جدید فقہی تحقیقات

نواقض صوم سے متعلق نئے مسائل

[سترہویں فقہی سمینار منعقدہ دارالعلوم شیخ علی متقی، برہان پور (ایم پی) مؤرخہ ۵ تا ۷/اپریل ۲۰۰۸ء کے ایک موضوع ''نواقض صوم سے متعلق نئے مسائل'' کے سلسلے میں علماء ہند کا فیصلہ، نیز اس میں پیش کئے گئے تحقیقی مقالات ومناقشات کا مجموعہ]

اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا)

جملہ حقوق بحق اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا) محفوظ

نام کتاب : نواقض صوم سے متعلق نئے مسائل

صفحات : ۶۹۸

قیمت :

سن طباعت : فروری ۲۰۰۹ء

ناشر

کتب خانہ نعیمیہ

دیوبند، ضلع سہارنپور (یوپی)

مجلس ادارت

۱- مولانا مفتی محمد ظفیر الدین مفتاحی

۲- مولانا محمد برہان الدین سنبھلی

۳- مولانا بدر الحسن قاسمی

۴- مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

۵- مولانا عتیق احمد بستوی

۶- مولانا محمد عبید اللہ اسعدی

بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست مضامین

۱-	ابتدائیہ:	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی	۹
۲-	خطبہ صدارت:	مفتی ظہیر الدین مفتاحی	۱۳

پہلا باب: تمہیدی امور

۱-	اکیڈمی کا فیصلہ		۱۹
۲-	سوالنامہ		۲۱
۳-	تلخیص مقالات	مولانا صفدر زبیر ندوی	۲۴
۴-	عرض مسئلہ	مولانا خورشید انور اعظمی	۹۹

دوسرا باب تفصیلی مقالات

۱-	مفطرات صوم اور عصر حاضر کے بعض مسائل	مولانا راشد حسین ندوی	۱۱۷
۲-	مفطرات صوم اور عصر حاضر	مفتی محمد شعیب اللہ خاں مفتاحی	۱۳۴
۳-	روزہ توڑنے والی بعض نئی شکلیں	مولانا خورشید انور اعظمی	۱۵۰
۴-	مفطرات صوم کے جدید مسائل	مولانا محفوظ الرحمن شاہین جمالی	۱۶۶
۵-	روزہ کو توڑنے والی بعض جدید صورتیں	مولانا ریاض احمد قاسمی رحمانی	۱۷۶
۶-	مفطرات صوم کی نئی صورتیں	مفتی عبد الرحیم قاسمی	۱۹۱
۷-	روزہ کے تعلق سے بعض اہم مسائل	مولانا محمد مصطفی عبد القدوس ندوی	۲۰۱
۸-	صوم اور اس کو توڑنے والی بعض صورتیں	مولانا محمد حذیفہ بن محمود	۲۱۴
۹-	افطار صوم اور پیش آنے والے جدید مسائل	مولانا رحمت اللہ ندوی	۲۲۷
۱۰-	صوم اور بعض جدید مفطرات صوم	مولانا محمد فاروق بارڈولی	۲۴۵
۱۱-	مفطرات صوم کی بعض نئی قسموں کا حکم	مولانا عزیز اختر قاسمی	۲۵۷

۱۲-	مفطرات صوم اور بعض نئے مسائل	مفتی محمد ممتاز خاں ندوی	۲۷۳
۱۳-	مفطرات صوم کی بعض جدید قسمیں	مولانا اقبال احمد قاسمی	۲۸۷
۱۴-	مفطرات صوم اور اس کا شرعی حکم	مولانا عبداللہ خالد	۲۹۹
۱۵-	نواقض صوم اور بعض نئے مسائل	مولانا خورشید احمد اعظمی	۳۰۹
۱۶-	عصر حاضر میں مفطرات صوم کی بعض صورتیں	مولانا محمد اعظم ندوی	۳۱۸
۱۷-	روزہ کو توڑنے والی بعض جدید قسموں کا حکم	مفتی تنظیم عالم قاسمی	۳۳۲
۱۸-	جدید مفطرات صوم اور اس کے احکام	مفتی محمد خالد حسین قاسمی	۳۴۲
۱۹-	نواقض صوم سے متعلق بعض نئے مسائل	مولانا نیاز احمد ناری	۳۵۳
۲۰-	روزہ کو توڑنے والی جدید صورتیں	ڈاکٹر محمد شمیم اختر قاسمی	۳۶۱
۲۱-	جدید مفطرات صوم کا حکم شرعی	مولانا محمد اقبال قاسمی	۳۷۲
۲۲-	مفطرات صوم	مولانا عبدالتواب ناوی	۳۸۴
۲۳-	روزہ کو توڑنے والی چیزیں	مولانا محمد عثمان گورینی	۳۹۳
۲۴-	صوم اور مفطرات صوم	مولانا منور سلطان ندوی	۴۰۲

تیسرا باب: مختصر تحریریں

۱-	مفطرات صوم اور بعض نئے مسائل	مفتی شبیر علی گجراتی	۴۱۳
۲-	روزہ کو توڑنے والی بعض نئی صورتیں	مولانا ڈاکٹر ظفر الاسلام صدیقی	۴۱۶
۳-	افطار صوم سے متعلق نئے مسائل	مفتی جمیل احمد نذیری	۴۲۳
۴-	مفطرات صوم کی بعض قسموں کا شرعی حکم	مفتی حبیب اللہ قاسمی	۴۲۷
۵-	روزہ سے متعلق بعض جدید مسائل	مولانا بدر احمد مجیبی	۴۳۰
۶-	مفطرات صوم کے شرعی احکام	مفتی انور علی اعظمی	۴۳۵
۷-	مفطرات صوم کی نئی صورتیں	قاضی عبدالجلیل قاسمی	۴۴۰
۸-	مفسدات صوم سے متعلق نئے مسائل	مولانا اسرار الحق سبیلی	۴۴۵
۹-	مفطر صوم- چند تحقیق طلب صورتیں	مفتی محمد ثناء الہدی قاسمی	۴۵۲
۱۰-	روزہ کو توڑنے والی چیزیں اور اس کے احکام	مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی	۴۵۸
۱۱-	عصر حاضر میں مفطرات صوم کے نئے مسائل	مولانا اشتیاق احمد اعظمی	۴۶۳

۱۲-	مفطرات صوم اور بعض جدید مسائل	مولانا سلطان احمد اصلاحی	۴۶۹
۱۳-	مفطرات صوم سے متعلق نئے مسائل	مفتی محمد سلمان منصورپوری	۴۷۳
۱۴-	روزہ کو توڑنے والی بعض جدید قسمیں	مفتی نعمت اللہ قاسمی کھکویا	۴۷۷
۱۵-	مفطرات صوم اور اس کے احکام	مولانا ابوسفیان مفتاحی	۴۸۲
۱۶-	مفطرات صوم کی بعض جدید شکلیں	مولانا ابوالبقا ندوی	۴۸۷
۱۷-	بعض جدید وسائل کے روزہ پر اثرات	مفتی محمد جعفر ملی رحمانی	۴۹۲
۱۸-	روزہ پر اثر ڈالنے والے بعض جدید وسائل	مولانا ارشاد احمد اعظمی	۵۰۱
۱۹-	مفطرات صوم کی بعض صورتوں کا حکم	مولانا عبدالقیوم پالنپوری	۵۰۷
۲۰-	مفطرات صوم کی نئی پیش آمدہ صورتیں	مولانا حفیظ الرحمن مدنی	۵۱۳
۲۱-	روزہ اور نئے وسائل کا استعمال	مولانا شوکت ثنا قاسمی	۵۱۸
۲۲-	مفطرات صوم اور عصر حاضر کے بعض مسائل کے شرعی احکام	مولانا محمد مصطفی قاسمی	۵۲۵
۲۳-	مفطرات صوم کی بعض جدید صورتوں کا حکم	مولانا غیاث الاسلام ندوی	۵۳۳
۲۴-	جدید وسائل اور روزہ پر پڑنے والے اثرات	مفتی محمد فیاض احمد قاسمی	۵۳۹
۲۵-	روزہ اور جدید وسائل کا استعمال	مفتی محمد جمال الدین قاسمی	۵۴۴
۲۶-	مفطرات صوم کی بعض شکلیں اور ان کا حکم	مولانا اقبال احمد ٹنکاروی	۵۴۸
۲۷-	مفطرات صوم کی بعض جدید صورتیں	مفتی عبدالکریم ہیری	۵۵۳
۲۸-	روزہ کو توڑنے والی بعض نئی شکلیں	مولانا عبداللطیف پالنپوری	۵۶۰
۲۹-	نواقض صوم کی نئی صورتیں	مولانا افتخار احمد مفتاحی	۵۶۴
۳۰-	نواقض صوم اور ان کی بعض جدید شکلیں	مفتی شاہد علی قاسمی	۵۷۰
۳۱-	نواقض صوم اور اس کے شرعی احکام	مفتی محمد مقصود رامپوری	۵۷۶
۳۲-	مفطرات صوم کے بعض نئے پہلو	مولانا محمد ابوبکر قاسمی	۵۸۰
۳۳-	جدید وسائل اور روزہ پر ان کے اثرات	مولانا محمد فاروق احمد تر الی	۵۸۷
۳۴-	مفطرات صوم اور جدید وسائل	مولانا اشتیاق احمد قاسمی	۵۹۵
۳۵-	روزہ پر اثر انداز ہونے والے نئے مسائل	مولانا شمس الدین مظاہری	۶۰۱

۳۶- نواقض صوم کے بعض نئے مسائل	مفتی ظہیر احمد کانپوری	۶۰۳
۳۷- نواقض صوم کے نئے مسائل کا حکم	مولانا عامر ظفر ایوبی مفتاحی	۶۰۶
۳۸- جدید وسائل کے روزہ پر اثرات	مولانا ابو عاصم اعظمی	۶۱۳
۳۹- روزہ اور پیش آنے والے جدید مسائل	مولانا عطاء اللہ قاسمی	۶۱۸
۴۰- نواقض صوم کے بعض جدید پہلو	مولانا محمد شاہد قاسمی	۶۲۳
۴۱- جدید وسائل کا روزہ پر اثر	مولانا نعیم اختر قاسمی	۶۲۸
۴۲- روزہ پر جدید وسائل کا اثر	مفتی محمد اکبر مظفر پوری	۶۳۴
۴۳- نواقض صوم اور اس کے شرعی احکام	مولانا محفوظ الرحمن مفتاحی	۶۳۸

چوتھا باب: اختتامی امور

مناقشہ	۶۴۳

☆☆☆

ابتدائیہ

شریعت اسلامی کے امتیازی اوصاف میں سے ایک اس کی جامعیت بھی ہے، یعنی وہ زندگی کے تمام شعبوں میں ایسے طریقہ کار کی رہنمائی کرتی ہے، جو انسان کے لئے دنیا میں بھی فائدہ مند ہو اور آخرت میں بھی، وہ جس عبادت کا طریقہ سکھاتی ہے، معاشرت کا سلیقہ بتاتی ہے، معاملات کے لئے منصفانہ اصول کی رہنمائی کرتی ہے، جرائم اور سزاؤں سے متعلق ایسے متوازن قوانین سے اس نے نوازا ہے جس میں عدل بھی ہے اور اعتدال بھی، اور وہ ہمیں اجتماعی اور بین قومی زندگی کے ایسے آداب بھی سکھاتی ہے، جو امن و آشتی اور انصاف کے لئے نسخہ کیمیا کا درجہ رکھتے ہیں۔

تاہم قانون شریعت کے بعض حصے وہ ہیں جن کی بنیاد زیادہ تر مصلحتوں پر ہے، حالات کی تبدیلی کے لحاظ سے ان کی تطبیق ہر عہدہ کی ضرورت کے لحاظ سے بعض اوقات مختلف صورت میں ہوتی ہے، اس لئے ان کے سلسلہ میں طریقہ کار میں اجمال برتا گیا ہے، اور اصول و مقاصد کو پوری طرح واضح کر دیا گیا ہے، کیونکہ اصول و مقاصد تبدیل نہیں ہو سکتے، ان کو حاصل کرنے کے طریقے مختلف ہو سکتے ہیں، اس کے برخلاف عبادات میں مقصد اور طریقہ کار دونوں متعین کر دیئے گئے ہیں، اللہ تعالی نے ہمیں نماز کا مقصد بھی بتایا ہے کہ: "إن الصلاة تنهى عن الفحشاء و المنكر" (العنکبوت:۴۵)، اور "أقم الصلاة لذكرى" (طہ:۱۴)، یعنی نماز کا مقصد برائیوں اور بے حیائی کی باتوں سے روکنا نیز بندوں کے ذہن میں اپنے رب کی یاد کو تازہ رکھنا ہے۔ اور نماز کا پورا طریقہ بھی آپ ﷺ نے متعین فرما دیا، نیت سے لے کر سلام تک نماز کے

تمام افعال کے لئے ہمیں رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ملتا ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے نماز پڑھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو عملی طریقہ بتایا اور ہدایت بھی فرمادی کہ تمہیں اسی طرح نماز پڑھنی ہے، ''صلوا کما رأیتمونی أصلي''۔

جن اعمال کو عبادات کی فہرست میں رکھا گیا ہے، ان میں چار کو بنیادی اہمیت حاصل ہے، نماز، روزہ، زکوۃ اور حج، ان کو ارکان اسلام میں شامل رکھا گیا ہے، اور ان کی اہمیت کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیعت لیتے تو توحید ورسالت کا اقرار کرانے کے ساتھ ساتھ ان عبادات پر بھی عہد لیا کرتے تھے، عبادات کے باب میں نئے مسائل نسبتاً کم پیدا ہوتے ہیں، تاہم جدید آلات ووسائل کی پیدائش اور بعض دوسرے اسباب کے تحت ان ابواب کا دامن بھی ایسے مسائل سے خالی نہیں جو صراحتاً قرآن وحدیث میں مذکور نہیں ہیں، یا ہمارے فقہاء کے اجتہادات میں واضح طور پر ان کا تذکرہ نہیں آیا ہے، ظاہر ہے ایسے مسائل کو حل کرنا اور شریعت کے اصول ونظائر کو سامنے رکھتے ہوئے ان کے بارے میں کوئی رائے قائم کرنا علماء وارباب افتاء کی ذمہ داری ہے، اور اسلامک فقہ اکیڈمی، انڈیا تقریباً گذشتہ بیس سالوں سے اسی فریضہ کو انجام دیتی آرہی ہے۔

چنانچہ زکوۃ، عشر، حج اور عبادات کے منجملہ اوقاف کے موضوعات پر مستقل سمینار ہوچکے ہیں، ان سمیناروں کے علاوہ بھی ضمنی طور پر حج کے بعض مسائل زیر بحث آتے رہے ہیں، لیکن روزہ کے مسائل پر اب تک غور وفکر کا موقع نہیں ملا تھا، اس پس منظر میں اکیڈمی کے سترہویں فقہی سمینار منعقدہ دار العلوم شیخ علی متقی برہان پور (ایم پی) بتاریخ ۵-۷/اپریل ۲۰۰۸ء مطابق ۲۸-۳۰/ربیع الاول ۱۴۲۹ھ میں روزہ کے مسائل کو خاص طور پر بحث اور اجتماعی غور وفکر کے لئے منتخب کیا گیا، روزہ کے بیشتر احکام منصوص ہیں اور حسن اتفاق ہے کہ بمقابلہ نماز اور حج کے روزہ کے سلسلہ میں فقہاء کے درمیان اختلافات بھی کم پائے جاتے ہیں، لیکن یہ بات کہ روزہ کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟ کے سلسلہ میں قرآن وحدیث میں صرف اصولی ہدایات دی گئی ہیں،

قرآن میں کھانے، پینے اور بیوی سے مخصوص تعلق کو منع کیا گیا ہے اور حدیث میں فرمایا گیا: کہ روزہ جسم میں داخل ہونے والی چیزوں سے ٹوٹتا ہے، لیکن کھانے پینے کا اطلاق کس کیفیت پر ہوگا اور کن راہوں سے جسم میں داخل ہونے والی چیزیں روزہ کے لئے ناقض ہوں گی؟ اس کی وضاحت کتاب وسنت میں نہیں ملتی، کیونکہ آلات و وسائل کی تبدیلی کی وجہ سے اس کی مختلف صورتیں پیدا ہوسکتی ہیں، لہذا یہ فقہاء وارباب افتاء کے غور وفکر کا میدان ہے۔

ہمارے قدیم فقہاء نے اس سلسلہ میں بڑی کاوشیں کی ہیں، لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ نواقض صوم کا تعلق جسمانی ساخت سے بھی ہے، ناک، کان، آنکھ، منہ اور شرمگاہیں کس حد تک معدہ میں کسی چیز کے پہنچانے میں معاون ہیں؟ کیا پیٹ کی طرح دماغ میں بھی کوئی جوف ہے اور کیا کان میں ڈالی جانے والی چیز دماغ کے اندر تک پہنچ جاتی ہے؟ ان کا تعلق ''علم الابدان'' سے ہے، اس فن سے یہ سوال بھی متعلق ہے کہ انجکشن وغیرہ کے ذریعہ رگوں اور ہڈیوں میں جو دوائیں پہنچائی جاتی ہیں ان کی آخری منزل کہاں ہوتی ہے؟ قدیم زمانہ میں اس علم نے اس قدر ترقی نہیں کی تھی، جتنی ترقی آج ہوچکی ہے، آج انسان نہ صرف جسم کے اندرونی راستوں سے واقف ہو چکا ہے، بلکہ وہ باریک ترین شریانوں یہاں تک کہ خلیات اور کھلی آنکھوں نظر نہ آنے والی جین سے بھی آگاہ ہو چکا ہے، اس لئے ان مسائل کے سلسلہ میں صورت مسئلہ سے آگاہ ہونا پہلے کے مقابلہ زیادہ آسان ہے۔

چنانچہ اس سمینار میں اسی موضوع پر گفتگو ہوئی، میڈیکل ماہرین نے بھی شرکت کی اور انہوں نے صورت مسئلہ بتائی، اور علماء نے کتاب وسنت اور فقہاء کے اجتہادات سے استفادہ کرتے ہوئے ان پر احکام شرعیہ کو مرتب کرنے کی کوشش کی، خوشی کی بات ہے کہ اس موضوع پر اہل علم کے مقالات بڑی تعداد میں آئے، اور جب کمیت بڑھتی ہے تو اس سے مجموعی کیفیت میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے، اس لئے یہ بڑے چشم کشا ثابت ہوئے، چنانچہ اس سمینار کے مقالات، جوابات کی تلخیص، ماہرین کی طبی معلومات پر مشتمل خطابات اور سمینار کے درمیان ہونے والے

مناقشات کا یہ مجموعہ قارئین کے سامنے ہے، اس پورے مجموعہ کا اصل لب لباب اور خلاصہ وہ تجاویز ہیں جو سمینار میں منظور کی گئی ہیں۔

اس مجموعہ کو محبّ عزیز جناب **مولانا** صفدر علی ندوی صاحب رفیق شعبہ علمی نے بڑی توجہ اور خوش سلیقگی سے ایڈیٹنگ اور ترتیب کا کام انجام دیا ہے، ادارہ ان کا شکر گذار ہے، اکیڈمی کے سارے علمی کام اس کے سکریٹریٹ کے ذریعہ انجام پاتے ہیں، رفیق محترم حضرت **مولانا محمد** عبید اللہ اسعدی سکریٹری برائے سمینار، محبّ گرامی حضرت **مولانا** عتیق احمد بستوی سکریٹری برائے علمی امور، نیز اکیڈمی کے انتظامی امور کے مدار المہام حضرت **مولانا** محمد امین عثمانی ندوی صاحب سکریٹری برائے انتظامی امور کی عملی کاوشیں علمی کاموں کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں، یہ حقیر اپنے ان تمام دوستوں کا بے حد شکر گذار ہے، امید ہے کہ فقہی سمینار کے مقالات کا یہ مجموعہ بھی پہلے مجموعوں کی طرح اہل علم کی بارگاہ میں پذیرائی حاصل کرے گا، واللہ ہو المستعان۔

۱۱ر محرم الحرام ۱۴۳۰ھ	خالد سیف اللہ رحمانی
۹ر جنوری ۲۰۰۹ء	(خادم اسلامک فقہ اکیڈمی، انڈیا)

خطبۂ صدارت

بموقع سترہواں فقہی سمینار برہانپور

نحمده و نصلی علی رسوله الكريم، أما بعد!

ہم اللہ تعالی کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے، کہ اس کی توفیق اور مدد سے ہم سب یہاں احکام شریعت پر غور کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں، جو یقیناً علماء کی بنیادی ذمہ داری اور ان کا منصبی فریضہ ہے اور جس سے بے اعتنائی برتنا علماء کے حق میں اپنی ذمہ داری سے تغافل کے مرادف ہے، کیونکہ علماء انبیاء کے وارث ہیں، رسول اللہ ﷺ امت کی تعلیم وتربیت کا بھی انتظام کرتے تھے، ان کا تزکیہ بھی فرماتے تھے، ان کے مقدمات کے فیصلے بھی کرتے تھے، ان کی دینی ضروریات کی تکمیل فرماتے تھے، ان کے استفتاءات کے جوابات دیتے تھے، اور کوئی نئی بات پیش آتی تو شرعی نقطہ نظر سے اس کے حل کی رہنمائی کرتے تھے، اس لئے امت کی ہمہ جہت فکر علماء دین کی ذمہ داری ہے اور انبیاء کی میراث میں داخل ہے، ان ذمہ داریوں میں ایک اہم ترین حصہ ان مسائل کے متعلق رہنمائی کرنا ہے جو مختلف زمانوں میں پیش آئیں، کیونکہ نبی کی بعض ذمہ داریاں تو ایسی ہیں کہ اس میں امت کے عام افراد بھی شامل ہوسکتے ہیں، لیکن مسائل شرعیہ کو حل کرنے کے لئے گہرے علم، دین پر استقامت، حالات زمانہ سے باخبر ہونا اور شریعت کے اصول ومقاصد کے سلسلہ میں بصیرت کا حامل ہونا ضروری ہے اور ظاہر ہے کہ علماء ہی کی جماعت ان صلاحیتوں کی حامل ہوتی ہے۔

حضرات!

اللہ کا شکر ہے کہ ہمارے ملک ہندوستان کے چپہ چپہ میں مدارس اسلامیہ کا جال بچھا ہوا ہے، اللہ تعالی بے حد جزاء عطافرمائے حجۃ الاسلام حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ اور ان کے رفقاء گرامی کو؛ کہ انہوں نے مستقبل کے حالات پر نظر رکھتے ہوئے تحریک مدارس کی بنیاد رکھی اور اس تحریک کا آغاز دیوبند سے فرمایا، جہاں مدرسہ دیوبند قائم ہوا جو آج دار العلوم دیوبند اور ’’ازہر ہند‘‘ کے نام سے جانا جاتا ہے، یہ صرف ایک مدرسہ کی بنیاد نہیں تھی، بلکہ ایک تحریک کی بنیاد تھی، ایک ایسی تحریک جو اپنے بانیوں کے اخلاص اور دردمندی کی وجہ سے نہایت تیزی کے ساتھ پھیلی، اور آج ہندوستان بلکہ برصغیر کے جس محلّہ میں چلے جائیں، وہاں اسلام کے یہ قلعے موجود ہیں اور ان کی حیثیت پاور ہاؤس کی ہے، جہاں سے اساتذہ بھی ملتے ہیں، قضاۃ ومفتیان کرام بھی فراہم ہوتے ہیں، مصنفین اور محققین بھی وجود میں آتے ہیں، ائمہ وخطباء بھی مہیا ہوتے ہیں اور وہ لوگ بھی نکلتے ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو دعوت دین کے لئے وقف کررکھا ہے۔ بہت سی جگہیں وہ ہیں کہ اگر مدارس نہ ہوتے تو ان کا فتنہ ارتداد سے بچنا دشوار ہوجاتا، گویا یہ مدارس مسلمانوں کے دین وایمان سے لے کر ان کی معاشرت اور ان کے قومی وملی حقوق کی حفاظت تک تمام ہی فرائض کو انجام دے رہے ہیں۔

ہمارے بزرگوں نے جہاں اور میدانوں میں کام کیا ہے، وہیں ہمیشہ احکام شرعیہ کی حفاظت اور مسائل فقہیہ کی رہنمائی ان کی توجہ کا خصوصی مرکز رہا ہے، حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحبؒ، حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عثمانیؒ، حضرت مفتی سہول احمد عثمانیؒ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ، حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحبؒ، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہیؒ، حضرت مولانا مفتی نظام الدین اعظمیؒ، حضرت مولانا سید منت اللہ رحمانیؒ، حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ، مفکر اسلام

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندویؒ، یہ وہ حضرات ہیں جنہوں نے شریعت اسلامی کی وضاحت یا اس کے تحفظ میں نمایاں ترین کردار ادا کیا ہے۔

مگر یہ بات محسوس کی جارہی تھی کہ علماء کی نوجوان نسل میں جذبۂ تحقیق کم ہوتا جارہا ہے، جو محنت انہیں کرنی چاہئے اس میں کمی ہوتی جارہی تھی، ایک جمود سا پیدا ہوگیا تھا، اللہ تعالی بہت بہت اجر خیر عطا فرمائے محبّ گرامی قدر حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ کو، جو دار العلوم دیوبند کے مایہ ناز فرزند تھے اور امیر شریعت حضرت مولانا سید منت اللہ رحمانیؒ کا جوہر شناس مزاج ان کو مدرسہ کی دنیا سے ملی خدمات کے وسیع میدان میں لایا تھا، کہ انہوں نے اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کی بنیاد رکھی، اکیڈمی نے نہ صرف نئے مسائل کا حل پیش کیا، بلکہ نوجوانوں میں فقہی موضوعات پر محنت کرنے کا جذبہ بھی بیدار کیا، ان میں حوصلہ پیدا کیا اور ان کو خواب غفلت سے جگایا، اللہ کا شکر ہے کہ اب ملک میں نوجوان فضلاء کی ایک بڑی جماعت ہے جو ان موضوعات پر مطالعہ کرتی اور لکھنے کی کوشش کرتی ہے، اللہ تعالی ان کوششوں کو قبول فرمائے۔

حضرت قاضی صاحبؒ کی وفات کے بعد بھی کسی توقف کے بغیر اکیڈمی کا قافلہ آگے بڑھ رہا ہے، اس پر ہم اللہ کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے، یہ یقیناً آپ حضرات کے علمی تعاون اور اکیڈمی کے ذمہ داروں کی مخلصانہ محنتوں کا نتیجہ ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اس بوڑھے بیمار شخص پر اس اہم علمی اور تحقیقی ادارہ کی جو ذمہ داری ڈالی گئی ہے، وہ اپنے فریضہ کو آپ سبھوں کے تعاون کے بغیر ادا نہیں کرسکتا۔

ہم مبارکباد بھی دیتے ہیں اور شکریہ بھی ادا کرتے ہیں برہانپور اور اس کے مضافات کے مسلمانوں، دار العلوم شیخ علی متقی کی انتظامیہ، اساتذہ وطلباء، بالخصوص عزیز گرامی مفتی رحمت اللہ قاسمی اور ان کے رفقاء ومعاونین کا، کہ آپ حضرات نے بڑی محبت کے ساتھ اس سمینار کے لئے دعوت دی اور شایان شان انتظام فرماکر ہم سبھوں کو مطمئن کیا، اللہ تعالی اس ادارہ کو خوب

خوب ترقی عطا فرمائے، اس کو ظاہری اور معنوی اعتبار سے آگے بڑھائے اور ہر طرح کے شرور وفتن سے اس کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمین۔

(حضرت مولانا مفتی) محمد ظفیر الدین مفتاحی

(صدر اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا، مفتی دار العلوم دیوبند)

پہلا باب

تمہیدی امور

دوسرا باب

تفصیلی مقالات

تیسرا باب

مختصر تحریریں

چوتھا باب

اختتامی امور

اکیڈمی کا فیصلہ:

مفطرات صوم اور عصر حاضر کے بعض مسائل

اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا (قائم شدہ ۱۹۸۹ء) کا سترہواں فقہی سمینار ہندوستان کی وسطی ریاست مدھیہ پردیش کے تاریخی شہر برہانپور کی ممتاز دینی درس گاہ دار العلوم شیخ علی متقیؒ میں منعقد ہوا، اس سمینار میں تقریباً چارسو ارباب افتاء اور بعض ماہرین نے شرکت کی، جہاں کشمیر سے لے کر آسام اور کیرالا تک ہر علاقہ کی نمائندگی رہی، وہیں ہندوستان کی تمام اہم دینی درسگاہوں اور مکاتب فکر کے علماء نے بھی شرکت فرمائی، خلیجی ریاست قطر کے علاوہ ایران سے بھی فقہاء کے وفود نے شرکت کی، یہ سمینار ۵-۷ / اپریل ۲۰۰۸ء مطابق ۲۸-۳۰/ربیع الاول ۱۴۲۹ھ منعقد ہوا، جس میں مجموعی طور پر آٹھ نشستیں ہوئیں، اس سمینار میں ماحولیات کے تحفظ، تعلیم گاہوں میں جنسی تعلیم، روزہ میں بعض جدید طریقہ علاج اور سفر سے متعلق بعض احکام پر بحث ہوئی، ایک مسئلہ میں اختلاف رائے کے ساتھ اور بقیہ مسائل میں متفقہ طور پر فیصلے ہوئے، جوحسب ذیل ہیں:

۱- امراض قلب سے متعلق جو دوا زبان کے نیچے رکھی جاتی ہے، اگر روزہ کی حالت میں اس کا استعمال کیا جائے اور اس کے اجزاء یا اس دواء کے ملے ہوئے لعاب کو نگلنے سے مکمل طور پر بچا جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

۲- تنفس وغیرہ کے مرض میں انہیلر کے استعمال سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔

۳- جو دوا بھاپ کی شکل میں منہ یا ناک کے ذریعہ کھینچی جائے، خواہ مشین کے ذریعہ کھینچی جاتی ہو یا کسی اور طریقے سے، ان سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔

۴- انجکشن کے ذریعہ جو دوا رگوں یا گوشت میں پہنچائی جاتی ہے، خواہ اس سے محض دوا کی ضرورت پوری کی جائے یا غذا کی، روزہ اس سے نہیں ٹوٹتا ہے، البتہ روزہ کی حالت میں غذائی ضرورت کی تکمیل اور تقویت کے لئے بلاضرورت انجکشن لینا مکروہ ہے۔

۵- گلوکوز چڑھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ چونکہ یہ ایک درجہ میں انسان کی غذائی ضرورت کو بھی پوری کرتا ہے، اس لئے بلاعذر گلوکوز چڑھانا مکروہ ہے۔

۶- (الف) روزہ کی حالت میں موضع حقنہ (فضلات کے اخراج کی نالی کا آخری حصہ، جہاں سے بڑی آنت شروع ہوتی ہے) تک اگر دوا پہنچا دی جائے تو اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا، خواہ دوا سیال ہو یا جامد۔

(ب) بواسیری مسّوں پر دوا لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، تاہم بلاضرورت شدیدہ روزہ میں اس کا استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

(ج) امراض معدہ کی تحقیق کے لئے پیچھے کے راستہ سے محض آلہ داخل کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ اگر اس آلہ میں کوئی دوا یا تر چیز لگائی گئی ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۷- (الف) عورت کی شرمگاہ کے باہری حصہ میں دوا لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، لیکن اندر کے حصہ میں دوا رکھنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(ب) مرد کی شرمگاہ میں دوا یا نلکی ڈالنے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

(ج) مرض کی تحقیق کے لئے رحم تک آلات پہنچائے جائیں اور ان آلات پر دوا یا کوئی اور شئ لگائی گئی ہو، تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

☆☆☆

سوالنامہ:

مفطرات صوم اور عصر حاضر کے بعض مسائل

اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک اہم رکن روزہ ہے، روزہ صبح صادق سے غروب آفتاب تک اکل وشرب اور جماع سے رکے رہنے کا نام ہے، اکل وشرب کا لفظ معروف ہے اور عام آدمی بھی اس کے متبادر مراد ومفہوم سے واقف ہے، کھانے اور پینے میں بنیادی طور پر حلق کے راستہ سے قابل خورد ونوش اشیاء انسان کے معدہ تک پہنچتی ہیں، فقہاء نے اس کو سامنے رکھتے ہوئے اجتہاد سے کام لے کر اکل وشرب کے دائرہ کو وسیع فرمایا ہے اور کسی بھی چیز کے فطری منافذ کے ذریعہ جوف معدہ یا جوف دماغ تک پہنچنے کو ناقض صوم قرار دیا ہے۔

اس پس منظر میں قدیم فقہاء نے ناک، کان، آنکھ اور آگے اور پیچھے کے راستہ سے جسم میں داخل ہونے والی اشیاء سے روزہ ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کا ذکر کیا ہے، نیز ان میں سے بعض صورتوں میں فقہاء کے درمیان اختلاف رائے بھی پایا جاتا ہے، فقہاء نے عام طور پر فطری منفذ اور غیر فطری منفذ کے درمیان فرق کیا ہے، اس بات کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے کہ داخل ہونے والی شی کسی جوف میں جا کر قرار پذیر ہوتی ہے یا نہیں ہوتی؟ نیز اس پر بھی بحث کی گئی ہے کہ مجوف اعضاء سے کون سے اعضاء مراد ہیں؟ اس موضوع کا تعلق ایک حد تک طب اور علم التشریح سے بھی ہے، مثلاً دماغ کو قدیم اطباء جوف مانتے تھے، غالباً اسی پس منظر میں فقہاء نے جوف دماغ اور جوف بطن کا ذکر کیا ہے، لیکن موجودہ دور میں سائنسداں جوف دماغ کے قائل نہیں ہیں، یعنی وہ دماغ کے اندر کوئی ایسا مجوف حصہ نہیں مانتے جس میں داخل ہو کر کوئی شی ٹھہر جائے اور قرار پذیر ہو۔

میڈیکل سائنس کی ترقی اور طریقہ علاج میں بعض اختراعات نے کچھ نئے مسائل پیدا کردیئے ہیں، جن پر قرآن وحدیث کے ارشادات اور سلف صالحین کے مقرر کئے ہوئے اصول و اجتہادات کی روشنی میں غور وفکر کرنے کی ضرورت ہے، اسی طرح کے چند سوالات آپ کی خدمت میں پیش ہیں:

۱- امراض قلب سے متعلق بعض دوائیں وہ ہیں جنہیں نگلا نہیں جاتا بلکہ زبان کے نیچے دبا کر رکھا جاتا ہے، اگر روزہ کی حالت میں اس طریقہ پر مذکورہ دوا کا استعمال کیا جائے اور اس دوا کو یا لعاب میں مل جانے والے اس کے اجزاء کو نگلنے سے بچا جائے تو اس کا کیا حکم ہوگا، یہ مفسد صوم ہوگا یا نہیں؟

۲- جن لوگوں کو تنفس کا مرض ہو انہیں بعض اوقات انہیلر استعمال کرنا پڑتا ہے، انہیلر کے ذریعہ ہوا اور اس کے ساتھ دوا- جو غالباً سفوف کی شکل میں ہوتی ہے- کا نہایت مختصر جز پھیپھڑے تک پہنچایا جاتا ہے، گویا یہ جاتا تو حلق کے راستہ ہی سے ہے، لیکن معدہ میں نہیں جاتا بلکہ پھیپھڑے میں جاتا ہے، کیا روزہ کی حالت میں اس کا استعمال درست ہوگا؟

۳- بعض دوائیں بھاپ کے ذریعہ اندر لی جاتی ہیں، اس کا ایک سادہ طریقہ تو وہی ہے جو قدیم زمانہ سے چلا آرہا ہے کہ ابلتے ہوئے گرم پانی میں دوا ڈال دی جاتی ہے اور اس سے نکلنے والی بھاپ کو ناک اور منہ کے ذریعہ کھینچا جاتا ہے، آج کل اس کے لئے بعض مشینی طریقے بھی ایجاد ہوئے ہیں، کیا اس طرح بھاپ کا لینا درست ہوگا؟

۴- موجودہ دور میں جسم کے اندر دواؤں کے پہنچانے کی ایک صورت انجکشن کی اختیار کی گئی ہے، جو جسم کے مختلف حصے میں لگائے جاسکتے ہیں، انجکشن کے ذریعہ دوا کسی خاص حصہ میں بھی پہنچائی جاتی ہے اور رگوں میں بھی پہنچائی جاتی ہے، تاکہ خون کے ساتھ پورے جسم میں اس کی رسائی ہوجائے، پھر بعض انجکشن محض دوا کی ضرورت پوری کرتے ہیں اور بعض وہ ہیں جو جسم کی غذا کی ضرورت پوری کرتے ہیں، پس انجکشن کے ذریعہ جسم کے اندر دوا پہنچانا یا جسم کی غذائی

ضرورت کو پوری کرنا مفسد صوم ہے یا نہیں یا اس سلسلہ میں کچھ تفصیل بھی ہے؟

۵- جسم میں نمکیات کی کمی کو پورا کرنے اور غذا سے مطلوبہ قوت فراہم کرنے کے لئے ''گلوکوز'' چڑھایا جاتا ہے، یہ چونکہ ایک حد تک غذا کا متبادل ہے، اس لئے اس سے بھوک کا احساس کم ہوجاتا ہے اور بھوک کی وجہ سے پیدا ہونے والی کمزوری سے بھی آدمی محفوظ رہتا ہے، روزہ کی حالت میں کیا اس طرح گلوکوز کا استعمال درست ہوگا، جبکہ یہ فطری منفذ سے داخل نہیں کیا جاتا، لیکن اس کی وجہ سے ترک اکل وشرب سے پیدا ہونے والی کیفیت بھی انسان کے اندر متحقق نہیں ہوتی۔

۶- بعض سیال یا غیر سیال دوائیں پیچھے کے راستہ سے اندر پہنچائی جاتی ہیں، اسی طرح بواسیر کے مرض میں اندرونی مسوں پر مرہم لگایا جاتا ہے، اور امراض معدہ کی تحقیق کے لئے بعض آلات بھی اندر داخل کئے جاتے ہیں، یہ صورتیں روزہ کے لئے مفسد ہوں گی یا نہیں؟

۷- آگے کی راہ سے بھی بعض اشیاء اندر تک پہنچائی جاتی ہیں، جیسے مرد وعورت کے جسم میں مثانہ تک نلکی پہنچائی جاتی ہے، بعض امراض میں خواتین کی شرمگاہ میں سیال یا جامد دوا رکھی جاتی ہے یا مرض کی تحقیق کے لئے بعض آلات رحم تک پہنچائے جاتے ہیں، یہ صورتیں ناقض صوم ہیں یا نہیں؟

☆☆☆

تلخیص مقالات:

مفطرات صوم اور عصر حاضر کے بعض مسائل

مولانا صفدر زبیر ندوی ☆

اسلامک فقہ اکیڈمی کے ہونے والے سترہویں فقہی سمینار کا ایک موضوع ”مفطرات صوم اور عصر حاضر کے بعض مسائل“ رکھا گیا ہے، جس پر اب تک اکیڈمی کو کل ۷۸ مقالات موصول ہو چکے ہیں۔ بیشتر مقالہ نگار حضرات نے اپنے مقالہ کے شروع میں صوم کے لغوی واصطلاحی معنی وتعریف مختلف کتب کے حوالوں سے درج کی ہیں، اسی طرح منافذ ومخارق اصلیہ فطریہ ومنافذ ومخارق غیر اصلیہ غیر فطریہ کی مختلف قسموں اور ان سے متعلق احکامات ومسائل پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے، پھر بعض حضرات نے اس کے اصول وقواعد کو بھی ترتیب وار پیش کیا ہے، لیکن تلخیص طویل نہ ہوجائے اس اندیشہ سے ان مباحث سے صرف نظر کرتے ہوئے اصل سوالات کی تلخیص ذیل میں پیش کی جارہی ہے:

سوال نمبر ۱: امراض قلب سے متعلق بعض دوائیں وہ ہیں جنہیں نگلا نہیں جاتا بلکہ زبان کے نیچے دبا کر رکھا جاتا ہے، اگر روزہ کی حالت میں اس طریقہ پر مذکورہ دوا کا استعمال کیا جائے اور اس دوا کو یا لعاب میں مل جانے والے اس کے اجزاء کو نگلنے سے بچا جائے تو اس کا کیا حکم ہوگا، یہ مفسد صوم ہوگا یا نہیں؟

☆ رفیق شعبہ علمی، اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا)۔

امراض قلب کی دواؤں کے استعمال سے روزہ پر اس کا اثر:

۱- مفسد صوم نہ ہونے کے قائلین:

امراض قلب کی بعض دوائیں جنہیں زبان کے نیچے دبا کر رکھا جاتا ہے اس سلسلہ میں اکثر مقالہ نگار حضرات کا کہنا ہے کہ روزہ کی حالت میں اگر زبان کے نیچے دوا اس طرح رکھی جائے کہ عین دوا یا اس کے اجزاء لعاب کے ساتھ مل کر حلق میں نہ جائیں تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا (دیکھئے مقالہ: مفتی محمد اکبر مظفر پوری، مفتی محمد فیاض قاسمی، مولانا ابو البقاء ندوی، مولانا عبد اللطیف پالنپوری، مولانا ابوسفیان مفتاحی، مفتی سید باقر ارشد قاسمی، مولانا عبد القیوم پالنپوری، مولانا ارشاد احمد اعظمی، مولانا محمد شعیب اللہ خاں، مفتی حبیب اللہ قاسمی، مولانا رشید احمد، مولانا خورشید احمد اعظمی، مولانا عبد التواب لاوی، مفتی شاہد علی قاسمی، مولانا محمد حذیفہ، مولانا افتخار احمد مفتاحی، مفتی محمد جعفر ملی، مولانا محمد جمال الدین قاسمی، مولانا نعیم اختر قاسمی، مولانا ابو عاصم اعظمی، مولانا محمد اعظم ندوی، ڈاکٹر ظفر الاسلام قاسمی، مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی، مولانا محمد مصطفی قاسمی، ڈاکٹر محمد شمیم اختر قاسمی، مفتی نعمت اللہ قاسمی، مفتی محمد سلمان منصور پوری، مولانا اقبال احمد قاسمی، مفتی عبد الرحیم قاسمی، مولانا خورشید انور اعظمی، مولانا حفیظ الرحمن اعظمی، مولانا محمد شاہد قاسمی، مولانا اشتیاق احمد اعظمی، مفتی محمد مقصود رامپور، مفتی جمیل احمد نذیری، مولانا سلطان احمد اصلاحی، مولانا محمد جمیل اختر ندوی، مولانا مظاہر حسین عماد قاسمی، مفتی محمد ثناء الہدی قاسمی، قاضی عبد الجلیل قاسمی، ڈاکٹر سید اسرار الحق سبیلی، مولانا نیاز احمد بنارسی، مولانا محمد اعظمی، مولانا بدر احمد مجیبی، مولانا محفوظ الرحمن شاہین جمالی، مولانا منور سلطان ندوی، مولانا محمد عثمان گورینی، مولانا عبد القادر عبد اللہ قادری، مولانا عزیر اختر قاسمی)۔

ان حضرات نے جن دلائل کو اپنا مستدل بنایا ہے انہیں ذیل میں اجمالاً درج کیا جارہا ہے:

حدیث:

۱-''قالت عائشةؓ: دخل عليّ رسول الله ﷺ فقال: يا عائشة! هل من كسرة؟ فأتيته بقرص فوضعه في فيه فقال: يا عائشة! هل دخل بطني منه شيء، كذلك قبلة الصائم، إنما الإفطار مما دخل وليس مما خرج''(ملتقی الأبحر ۱/۱۹۹، مجمع الزوائد ۳/۱۶۷، مسند ابو یعلی الموصلی بحوالہ نصب الرایہ ۲/۴۵۴)(مقالہ: مفتی محمد فیاض قاسمی، مفتی حبیب اللہ قاسمی، مولانا محمد جمال الدین قاسمی، مولانا شوکت ثنا قاسمی، مولانا محمد اعظم ندوی، مولانا محمد مصطفیٰ قاسمی، مولانا خورشید انور اعظمی)۔

۲-''الفطر مما دخل وليس مما خرج''(مصنف ابن ابی شیبہ ۳/۵۱، المحلی بالآثار ۴/۳۵۰، السنن الکبریٰ للبیہقی ۱/۱۱۶)(مقالہ: مولانا محمد جمال الدین قاسمی، مولانا محمد اعظم ندوی، مولانا محمد مصطفیٰ قاسمی)۔

۳-''الصوم مما دخل وليس مما خرج''(بخاری، باب الحجامة والقئ ۱/۲۶۰)(مقالہ: مولانا شوکت ثنا قاسمی)۔

۴-''من وقع في الشبهات وقع في الحرام كالراعي يرعى حول الحمى يوشك أن يرتع فيه ألا وإن لكل ملك حمى ألا وإن حمى الله محارمه''(مشکوۃ ۱/۲۴۱)(مقالہ: مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی، مولانا عطاء اللہ قاسمی)۔

۵-''عن إبراهيم قال: لا بأس أن تمضغ المرأة لصبيها وهي صائمة مالم تدخل حلقها ''(مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۳۰۶)''وعنه أنه رخص في مضغ العلك للصائم مالم يدخل حلقه''(مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۲۹۷) (مقالہ: مولانا اقبال احمد قاسمی)۔

۶-''لا بأس أن يتطاعم الصائم بالشيء يعني المرقة ونحوها''(السنن الکبریٰ للبیہقی، باب الصائم یذوق شیئا)(مقالہ: مولانا مظاہر حسین عماد قاسمی)۔

۷-"عن عمرؓ أنه سأل النبي ﷺ عن القبلة للصائم فقال: لومضمضت من الماء وأنت صائم قلت: لا بأس ، قال: فمه" (ابوداؤد بحوالہ الموسوعۃ الفقہیہ ۲۸/ ۴۷)(مقالہ: مولانا عزیر اختر قاسمی)۔

فقہی عبارتیں:

۱-ابن نجیم فرماتے ہیں: "وفی الولوالجیة والظهیریة ولو مص الهلیلج وجعل یمضغها فدخل البزاق حلقه ولا یدخل عینها فی جوفه لا یفسد صومه" (البحر الرائق ۲/ ۲۷۴، نیز الخانیہ علی الہندیہ ۱/ ۲۱۳، الفتاوی الہندیہ ۱/ ۲۰۳، بدائع الصنائع ۲/ ۱۵۰، رد المحتار ۳/ ۳۶۷)(مقالہ: مفتی محمد اکبر مظفر پوری، ڈاکٹر ظفر الاسلام قاسمی، مولانا محفوظ الرحمن شاہین جمالی، مولانا عبد القیوم پالنپوری، مولانا عبد التواب اناوی، مولانا محمد حذیفہ، مولانا ابو البقاء ندوی، مولانا خورشید انور اعظمی، مولانا شوکت ثنا قاسمی، مولانا اشتیاق احمد اعظمی، مولانا محمد اعظم ندوی وغیرہ)۔

۲-علامہ عبد الحی فرنگی محلی لکھتے ہیں: "یکره تنزیها للصائم ذوق شئ و مضغه بلا عذر فإن کانت هناک ضرورة یجوز کما فی إطعام الصبی" (عمدۃ الرعایۃ علی شرح الوقایہ ۱/ ۲۴۸)(مقالہ: مفتی محمد اکبر مظفر پوری، مفتی محمد مقصود رامپور)۔

۳-"ومن ذاق شیئا بفمه لم یفطر ویکره ذلک لما فیه من تعریض الصوم علی الفساد" (ہدایہ ۱/ ۲۰۰، قدوری/ ۵۳)(مقالہ: مولانا ابو البقاء ندوی، مولانا محمد حذیفہ، مولانا سلطان احمد اصلاحی، مولانا مظاہر حسین عماد قاسمی، مولانا عطاء اللہ قاسمی)۔

۴-"إذا ذاق شیئا بفمه وإن کره لم یفطر" (شامی ۲/ ۱۰۱)(مقالہ: مفتی محمد فیاض قاسمی، مولانا ابو البقاء ندوی، مولانا عبد اللطیف پالنپوری، مفتی حبیب اللہ قاسمی، مفتی ظہیر احمد قاسمی، مولانا نیاز احمد بناری، مولانا تنظیم عالم قاسمی)۔

۵-"قید بقوله بلاعذر......لأن الذوق بعذر لا یکره، کما فی الخانیة

فیمن کان زوجها سیئ الخلق أو سیدها لا بأس بأن تذوق بلسانها، ولیس من الأعذار المذوق عند الشراء" (البحر الرائق ۲/ ۲۷۹، نیز دیکھئے: ہدایہ ۱/ ۲۰۲، درمختار ۲/ ۴۱۵، فتاوی خانیہ ۱/ ۲۰۴) (مقالہ: مولانا عبدالعظیم قاسمی، مفتی سید باقر ارشد قاسمی، مولانا محمد شعیب اللہ خاں، مولانا شوکت ثنا قاسمی، مولانا ابو عاصم اعظمی، مولانا محمد شاہد قاسمی، مولانا عزیر اختر قاسمی، مفتی محمد خالد حسین قاسمی، ڈاکٹر ظفر الاسلام قاسمی، مفتی تنظیم عالم قاسمی)۔

۶-"والمضغ بعذر بأن لم تجد المرأة من یمضغ لصبیها من حائض أو نفساء أو غیرهما ممن لا یصوم ولم تجد طبیخا ولا لبنا لا بأس به للضرورة، ألا تری أنه یجوز لها الإفطار إذا خافت علی الولد فالمضغ أولی" (البحر الرائق ۲/ ۴۸۹، شامی ۲/ ۱۱۲) (مقالہ: مولانا عبدالعظیم قاسمی، مولانا محمد شعیب اللہ خاں، مولانا شاہد علی قاسمی، مفتی عبدالرحیم قاسمی، مولانا عزیر اختر قاسمی)۔

۷-"لأن العادة مضغة خصوصا للنساء لأنه سواکهن، کما یأتی، فکان مضغه عدم الکراهة فی الصیام للتوهم أن ذلک عذر" (شامی ۲/ ۱۱۲) (مقالہ: مولانا عبدالعظیم قاسمی، ڈاکٹر ظفر الاسلام قاسمی)۔

۸-"ولا بأس للصائم أن یستاک، سواء کان السواک یابساً أو رطباً، مبلولاً أو غیر مبلول" (بدائع الصنائع ۲/ ۲۶۶) (مقالہ: مولانا محمد شعیب اللہ خاں، مولانا عزیر اختر قاسمی)۔

۹-"وکره مضغه بلا عذر کالمرأة إذا وجدت من یمضغ الطعام لصبیها، أما إذا لم تجد بدا منه فلا بأس بمضغها لصیانة الولد" (مراقی الفلاح/ ۲۵۶، نیز ہدایہ، فتاوی سراجیہ ۱/ ۱۷۳) (مقالہ: مولانا محمد شعیب اللہ خاں، مولانا عامر ظفر مفتاحی، مولانا محفوظ الرحمٰن شاہین جمالی)۔

۱۰-"ولو مضغ حبة حنطة لا یفسد صومه لانها تتلاشی" (فتاوی ہندیہ ۱/ ۲۰۳)

(مقالہ: مفتی حبیب اللہ قاسمی، مولانا عبدالتواب ادای، مولانا خورشید انور اعظمی، ڈاکٹر سید اسرار الحق سبیلی)۔

۱۱-"ویکره للصائم أن يذوق العسل أو الدهن ليعرف الجيد من الردئ عند الشراء" (فتاوی قاضی خاں/......)(مقالہ: مولانا رشید احمد)۔

۱۲-"وقيل لا بأس به إذا لم يجد بدا من شرائه أو يخاف الغبن كذا في الزاهدي" (فتاوی ہندیہ ۱/۱۹۹)(مقالہ: مولانا رشید احمد)۔

۱۳-"وإذا ذاق الصائم بلسانه شيئاً ولم يدخل حلقه لم يفطر، لأن الفطر بوصول شئ إلى جوفه ولم يوجد، والفم في حكم الظاهر" (المبسوط للسرخسی ۳/۹۴)(مقالہ: مولانا خورشید احمد اعظمی، مولانا محمد حذیفہ، مولانا ابو عاصم اعظمی، مولانا خورشید انور اعظمی، مولانا عامر ظفر مفتاحی)۔

۱۴-"وفي الكافي و في السممسمة قال: إن مضغها لا يفسد إلا أن يجد طعمها في حلقه......وهذا حسن جدا، فليكن الأصل في كل قليل مضغه" (فتح القدیر ۲/۲۵۹)(مقالہ: مولانا خورشید احمد اعظمی، مولانا بدر احمد مجیبی، مولانا عامر ظفر مفتاحی، مولانا شمس الدین مظاہری)۔

۱۵-"ورخصت عائشة في مضغه، وبه قال عطاء، لأنه لا يصل منه شئ إلى الجوف، فهو كالحصاة يضعها في فيه، ومتى مضغه ولم يجد طعمه في حلقه لم يفطر، وإن وجد طعم في حلقه ففيه وجهان أحدهما يفطره كالكحل إذا وجد طعمه في حلقه والثاني لا يفطر، لأنه لم ينزل منه شئ، ومجرد الطعم لا يفطر" (المغنی ۴/۳۵۸)(مقالہ: مولانا خورشید احمد اعظمی)۔

۱۶-"قال ابن عباس: لا بأس أن يذوق الطعام الخل والشئ يريد شراء ه، والحسن كان يمضغ الجوز لابن ابنه وهو صائم ورخص فيه إبراهيم، قال ابن عقيل: يكره من غير حاجة، ولا بأس به مع الحاجة فإن فعل فوجد طعمه في

حلقه أفطر و إلا لم يفطر "(المغنی ۴/ ۳۵۹) (مقالہ: مولانا خورشید احمد اعظمی)۔

۱۷-"وكره له ذوق شئ وكذا مضغه بلا عذر ككون زوجها أو سيدها سئ الخلق فذاقت وفی كراهة المذوق عند الشراء قولان، ووفق فی النهر بأنه إن وجد بدًا ولم يخف غبناً كره، وإلا لا "(درمختار ۲/ ۱۱۲، نیز فتاوی ہندیہ ۱/ ۱۹۹، کنز الدقائق ۲/ ۴۸۹) (مقالہ: مولانا خورشید احمد اعظمی، مفتی عبدالرحیم قاسمی، مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی، مفتی جمیل احمد نذیری، مفتی محمد ممتاز خاں ندوی، مولانا راشد حسین ندوی، مولانا عبد اللطیف پالن پوری، مولانا عبد العظیم قاسمی، مولانا رشید احمد، مولانا عبد التواب اناوی، مفتی شاہد علی قاسمی، مفتی محمد سلمان منصور پوری، مفتی عبدالرحیم قاسمی وغیرہ)۔

۱۸-"إذا ابتلع سمسمة بين أسنانه لا يفسد صومه لأنه قليل وإن ابتلع من الخارج يفسد......وإن مضغها لا يفسد إلا أن يجد طعمها فی حلقه"(فتاوی ہندیہ ۱/ ۲۰۳) (مقالہ: مولانا محمد حذیفہ، ڈاکٹر سید اسرار الحق سبیلی)۔

۱۹-فتاوی ولوالجیہ میں ہے:"ويكره للصائم مضغ العلک ولا يفطر اما الكراهة لأنه تعريض للصوم على الفساد من غير حاجة ولأنه تشبه بالأكل وكل من يراه يتهمه بذلک وأما عدم الفطر لأن شيئا منه لم يجاوز حلقه قال مشائخنا المتأخرون: هذا إذا كان العلک أبيض وقد مضغه غيره فأما إذا لم يمضغه غيره أو كان أسود مضغه غيره أو لم يمضغه غيره يفطر لأنه إذا لم يمضغه غيره يفتت فيجاوز شئ منه حلقه وإذا مضغه غيره لا يفطر إلا أن الأسود يذوب بالمضغ فيجاوز شئ منه حلقه فأما الأبيض لا يذوب"(فتاوی ولوالجیہ ۲/ ۳۲۸) (مقالہ: مولانا محمد حذیفہ)۔

۲۰-"كطعم أدوية اى لو دق دواء فوجد طعمه فی حلقه زيلعی وغيره وفی القهستانی طعم الأدوية وريح العطر إذا وجد فی حلقه لم يفطر كما فی

المحیط" (رد المحتار ۳/ ۳۶۷) (مقالہ: مفتی محمد جعفر ملی، مفتی محمد سلمان منصور پوری، مفتی ظہیر احمد قاسمی، مولانا اشتیاق احمد اعظمی)۔

۲۱-"وإذا أوجر (جعل الدواء فی فمه) فما دام فی فمه لا یفسد صومه، فإذا وصل إلی الجوف یفسد صومه" (الفتاوی التاتار خانیہ ۲/ ۳۶۵) (مقالہ: مولانا محمد اعظم ندوی، مولانا خورشید انور اعظمی، مولانا بدر احمد مجیبی)۔

۲۲-"ولو مصّ سکرا حتی وصل الماء حلقه فعلیه الکفارة کذا فی محیط السرخسی" (الفتاوی الہندیہ ۱/ ۲۰۲) (مقالہ: مولانا محمد اعظم ندوی)۔

۲۳-"وکره أبوحنیفة أن یمضغ الصائم العلک لأنه لا یؤمن أن ینفصل شئ منه فیدخل حلقه فکان المضغ تعریضاً لصومه للفساد فیکره ولو فعل لا یفسد صومه" (بدائع الصنائع ۲/ ۱۰۴۴، نیز فتاوی قاضی خاں ۱/ ۱۰۴، مختصر القدوری/ ۳۵) (مقالہ: مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی، مفتی محمد خالد حسین قاسمی، مولانا بدر احمد مجیبی، مولانا سلطان احمد اصلاحی)۔

۲۴-"ویکره للمرأة أن تمضغ لصبیها طعاما وهی صائمة لأنه لا یؤمن أن یصل شئ منه إلی جوفه إلا إذا کان لابد لها من ذلک فلا یکره للضرورة" (بدائع الصنائع ۲/ ۱۰۴۴) (مقالہ: مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی)۔

۲۵-"ولو شدّ الطعام بخیط وأرسله فی حلقه وطرف الخیط فی یده لا یفسد الصوم إلا إذا انفصل" (البحر الرائق ۲/ ۳۰۰) (مقالہ: مولانا محمد مصطفی قاسمی)۔

۲۶-"ای کره مضغه فی ظاهر الروایة لما فیه من تعریض الصوم علی الفساد و لأنه یتهم بالإفطار" (البحر الرائق ۲/ ۲۸۰) (مقالہ: ڈاکٹر محمد شمیم اختر قاسمی)۔

۲۷-"وکذا إذا ذاقت شیئا بلسانها لأن فیه تعریض الصوم للفساد" (بزازیہ علی الہندیہ ۴/ ۲۰۴) (مقالہ: مفتی محمد سلمان منصور پوری)۔

۲۸-"والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ للاتفاق على أن من اغتسل في ماء فوجد برده في باطنه أنه لا يفطر" (شامی ۳/ ۳۶۷) (مقالہ: مفتی محمد سلمان منصور پوری، مولانا اشتیاق احمد قاسمی، مولانا محمد عثمان گورینی)۔

۲۹-"ويكره للمرأة أن تمضغ لصبيها الطعام إذا كان لها منه بدّ" (مختصر قدوری/ ۵۳) (مقالہ: مولانا سلطان احمد اصلاحی)۔

۳۰-"من لطخ باطن قدمه بالحنظل وجد طعمه ولا يفطر" (المغنی ۳/ ۴۵) (مقالہ: مولانا محمد اعظمی)۔

۳۱-"دخول الدخان أو الغبار لو كان غبار الطاحون، أو الذباب، أو طعم الأدوية إلى الحلق الخ" (الفقہ الاسلامی وأدلتہ ۳/ ۱۱۷) (مقالہ: مولانا محمد اعظمی)۔

۳۲-"وأما مضغ العلك والزفت والمصطكى فروينا من طريق لا يصح عن أم حبيبة أم المؤمنين: أنها كرهت العلك للصائم، وروينا عن الشعبي أنه لم ير به بأسا......وقد قلنا: إن مالم يكن أكلا ولا شربا ولا جماعا ولا معصية فهو مباح في الصوم، ولم يأت به نص ينهى الصائم عن شئ مما ذكرنا، وليس أكلا ولا شربا" (المحلی لابن حزم ۶/ ۲۱۷) (مقالہ: مولانا محمد اعظمی)۔

۳۳-"والفم والأنف وإن لم يكن بينهما وبين الجوف حاجز إلا أن الشارع اعتبرهما في الصوم ومن الخارج" (ردالمحتار ۳/ ۳۳۳) (مقالہ: مولانا بدر احمد مجیبی)۔

۳۴-"فإن مضغها لا يفسد صومه لانها تلزق بأسنانه فلا يصل إلى جوفه شئ" (فتاوی قاضی خاں ۱/ ۱۰۱) (مقالہ: مولانا محفوظ الرحمن شاہین جمالی)۔

۳۵-"أما الواصل إلى الحلق من المسام فالظاهر أنه مثل الريق فلا يفطر وإن وجد طعمه في جميع فمه" (شامی ۳/ ۳۷۸) (مقالہ: مولانا محمد عثمان گورینی)۔

فتاوی:

۱-مولانا ظفر احمد تھانوی تحریر فرماتے ہیں:

سفوف تمبا کو اس طرح دانتوں میں استعمال کرنا کہ حلق سے نیچے یقیناً نہ اترے مفسد صوم نہیں، اور اگر ذرا سا بھی حلق سے نیچے اتر جائے گا تو روزہ فاسد ہے، اور اس سفوف کا استعمال بحالت صوم بلاضرورت مکروہ ہے (امداد الاحکام ۳/ ۱۲۸) (مقالہ: مولانا عبد اللطیف پالنپوری، مولانا عبد القیوم پالنپوری، مولانا عبد التواب اناوی، مولانا منور سلطان ندوی)۔

۲-مولانا عبد الرشید صاحب نے ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ:

اگر زبان سے لفافہ کا گوند چاٹ کر تھوک نگل گیا تو روزہ فاسد ہوگا، اور چاٹ کر تھوک دیا تو روزہ فاسد نہ ہوگا، بلکہ مکروہ تنزیہی ہوگا، وفی الشامیة الظاهر أن الکراهة في هذه الأشياء تنزيهي۔

نیز ایک دوسرے سوال میں کہ "روزہ کی حالت میں دانت نکلوانا اور منہ میں دوا لگانا جائز ہے یا نہیں؟" جواباً نقل فرماتے ہیں کہ: بوقت ضرورت شدیدہ جائز ہے اور بلاضرورت مکروہ ہے، اگر دوا یا خون پیٹ کے اندر چلا جائے اور تھوک پر غالب ہو یا اس کے برابر ہو یا مزہ محسوس ہو تو روزہ ٹوٹے گا ورنہ نہیں (احسن الفتاوی ۴/ ۴۳۰) (مقالہ: مولانا عبد العظیم قاسمی، مولانا خورشید انور اعظمی)۔

۳-فتاوی دار العلوم میں ہے کہ منجن کے استعمال سے روزہ فاسد نہیں ہوتا (مگر منجن مل کر فوراً منہ دھولے اور کلی کر لے تاکہ اس کا اثر پیٹ میں نہ جائے، اور منجن ایسا ہو کہ عادۃً پیٹ میں نہ پہنچتا ہو، مگر بچنا اچھا ہے) (فتاوی دار العلوم جدید ۶/ ۴۰۳) (مقالہ: مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی، مولانا عبد التواب اناوی، مفتی تنظیم عالم قاسمی، مولانا محفوظ الرحمن شاہین جمالی، مولانا عزیر اختر قاسمی)۔

۴-مفتی عبد الرشید صاحب فرماتے ہیں:

روزہ میں منجن، ٹوتھ پیسٹ یا عورت کو مسی یا دندانہ لگانا بکراہت جائز ہے، اگر کوئی چیز حلق سے نیچے اتر گئی تو روزہ فاسد ہوجائے گا (احسن الفتاوی ۴/ ۴۳۹) (مقالہ: مولانا عبد التواب اناوی)۔

۵-سوال (۱۹۸) اگر کسی شخص کے دانت میں درد ہو اس کے دفعیہ کے لئے کوئی دوا استعمال کریں بایں طور کہ وہ دوا حلق کے اندر نہ جائے ،یا پان کھانے والا پان گلوری منہ میں رکھ کر چبائے اور لعاب اندر نہ جانے دے، یا نسوار (یعنی ناس) جو تمبا کو کو پیس کر بناتے ہیں اور پنجاب کے لوگ اکثر منہ میں ڈالتے ہیں اور بعض لوگ ناک سے سونگھتے ہیں اس کو یعنی نسوار کو صرف منہ میں رکھ کر عادت پوری کرے تو روزہ ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

جواب: في الدر المختار وكره له ذوق شئ وكذا مضغه بلا عذر قيد فيهما الخ ثم عد عذرا مست إليها الحاجة في الحال ككون الزوج سئ الخلق و خوف الغبن في الشراء۔ اس سے معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ عنہا سب مکروہ ہیں، لا سيما وقد أيد الكراهة الحديث من قوله عليه السلام أفطر الحاجم والمحجوم، وقوله عليه السلام من وقع حول الحمى أوشك أن يقع فيه (امداد الفتاوی ۲/ ۱۴۷)(مقالہ : مولانا اقبال احمد قاسمی، مفتی محمد ثناء الہدی قاسمی، قاضی عبد الجلیل قاسمی، مولانا منور سلطان ندوی، مولانا محمد عثمان گورینی)۔

تمام مقالہ نگاروں کے مستدلات وہی ہیں جو اوپر ذکر کئے گئے ہیں، البتہ بعض حضرات نے کچھ قیود کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس دوا کے استعمال سے روزہ فاسد تو نہ ہوگا لیکن مکروہ ہوگا۔

مولانا محمد فاروق بارڈولی لکھتے ہیں کہ اگر اس کا اثر حلق میں معلوم ہو تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔

مولانا اشتیاق احمد قاسمی کا کہنا ہے کہ لعاب میں ملے ہوئے مزہ کا دیر تک منہ میں باقی رکھنا اور حلق تک نہ پہنچنے دینا بہت دشوار بلکہ عادتاً محال ہے، ایسی صورت میں روزہ ٹوٹنے کا حکم لگانا ہی احوط ہے۔

مولانا عطاء اللہ قاسمی کا کہنا ہے کہ ایسی دوا کا استعمال مکروہ ہے، مزید لکھتے ہیں کہ

اگر خدشہ ہو کہ اس دوا سے پیدا شدہ لعاب حلق میں جاسکتا ہے تو اس کا استعمال مفسد صوم ہوگا، اور اس کی تائید میں الکفایہ (۳۴۸/۲) کی یہ عبارت دی ہے: "لأن الجاذبة قوية إذا كان صائماً فلايأمن من أن تجذب شيئاً منه إلى الباطن"۔

مفتی محمد ممتاز خاں ندوی کی رائے میں روزہ نہیں ٹوٹے گا لیکن اس کے باوجود دوا کا اثر لعاب کے ساتھ حلق میں جانے کا خاصا امکان ہے اس وجہ سے احتیاط بہتر ہے۔

مولانا شمس الدین مظاہری اور مولانا عبد اللہ خالد (گجرات) کے بقول اس دوا کے اجزاء کو بلا تکلف شدید حلق کے اندر داخل ہونے سے بچانا ناممکن ہے، اس لئے حتی الوسع روزہ کی حالت میں اس کے استعمال کرنے سے بچنا چاہئے۔

مولانا عامر ظفر مفتاحی لکھتے ہیں کہ زبان کے نیچے دوا رکھنے کے علاوہ کوئی دوسرا طریقہ علاج پائے جانے کی صورت میں مع الکراہت جائز ہوگا، لیکن اگر مریض دوا کا مزہ حلق پر محسوس کرے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، جبکہ آگے لکھتے ہیں کہ عدم امکان تحرز کی بنا پر حلق میں غبار، مکھی یا دھویں کے چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اس طرح اگر مریض لعاب کے ساتھ اس دوا کو تھوک دے پھر اس کی کڑواہٹ ہلکی سی حلق پر چلی جائے تو یہ مفطر صوم نہیں کیونکہ اس سے احتراز ممکن نہیں۔

مولانا راشد حسین ندوی اس بات کے حق میں ہیں کہ جہاں تک ہو سکے بحالت صوم اس گولی کا استعمال نہ کرے۔

مولانا محمد اقبال ٹنکاروی لکھتے ہیں کہ احتیاط اولی ہے کہ اس صورت میں اپنے روزہ کو خواہ مخواہ معرض فساد میں لانا ہے کہ ہر مریض اس کا خیال نہیں رکھ سکتا، اور اگر اس کے اجزاء لعاب میں مل کر نیچے چلے جاتے ہیں تو یہ مفسد صوم ہے۔

مولانا رحمت اللہ ندوی کے بقول اگر بحالت صوم دوا کا استعمال ناگزیر صورت میں غایت درجہ احتیاط کے ساتھ کیا جائے کہ اس کا کوئی جز لعاب دہن کے ساتھ حلق کے نیچے نہ جانے پائے تو بلا کراہت درست ہے، اور اگر اس کے بغیر کام چل سکتا ہو تو مذکورہ شرطوں کے ساتھ مع الکراہت جائز ہے۔

مفتی انور علی اعظمی کا کہنا ہے کہ ایک صحت مند آدمی لعاب کو اندر جانے سے نہیں روک پاتا تو مریض آدمی کیسے روک سکتا ہے، جبکہ روزہ کی حالت میں پیاس کی وجہ سے اس کا تقاضا اور زیادہ ہوتا ہے، اس لئے یہ صرف ایک مفروضہ ہے کہ دوا زبان کے نیچے رہے گی اور اس کے اجزاء اندر نہیں جائیں گے، لہذا احقر کی رائے یہ ہے کہ ایسا مریض اپنی جان بچانے کے لئے دوا کا استعمال کرلے اور بعد میں قضا کرے، دلیل کے طور پر موصوف نے فتاوی عالمگیری کی یہ عبارت درج کی ہے: "**عمل عمل الابریسم فأدخل الابریسم فی فیه و خرجت منه خضرة الصبغ أو صفرته أو حمرته واختلط بالریق فصار الریق أخضر أو أصفر أو أحمر فابتلعه وهو ذاکر صومه ففسد صومه هکذا فی الخلاصة**" (فتاوی عالمگیری ۱/ ۲۰۴)۔

مولانا عبدالعظیم قاسمی صاحب ایک ڈاکٹر کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ زبان کے نیچے دو رگیں ہوتی ہیں جس کو CAYA اور YENA کہتے ہیں، یہ ٹیکہ زبان کی رگ سے جونہی متصل ہوتی ہے برقی کرنٹ کی طرح کام کرتے ہوئے دل کی منجمد رگوں کو کھول دیتی ہے اور انسان راحت کی سانس لینے لگتا ہے۔ چنانچہ مولانا موصوف کی رائے ہے کہ اگر ٹکیہ اور اس کے لعاب کو باہر گرایا جائے تو روزہ فاسد نہ ہونے کی طرف گمان ہوتا ہے۔

فساد صوم کے قائلین:

بعض حضرات کا کہنا ہے کہ دوا کے اجزاء کا لعاب کے ذریعہ حلق میں جانے کا قوی امکان ہوتا ہے لہذا اس دوا کے استعمال سے روزہ فاسد ہوجائے گا (دیکھئے مقالہ: مولانا محمد ذکاء اللہ شبلی، مولانا محمد مصطفی عبد القدوس ندوی، مولانا محمد ابو ذر قاسمی، مولانا غیاث الاسلام ندوی، مولانا عبدالباری وغیرہ)۔

مولانا محمد مصطفی عبدالقدوس ندوی نے اپنے قول کی تائید میں یہ عبارتیں ذکر کی ہیں:

۱-"**لم یفطر......إلا أن یکون مصبوغا، وظهر لونه فی ریقه وابتلعه**

ذاکرا" (درمختار ۴۰۰/۲، نیز الدر المنتقی ۲۴۷/۱، فتاوی تاتارخانیہ ۳۷۰/۲، البحر الرائق ۲۸۰/۲)۔

۲-"إلا أن یجد الطعم حلقه کما مرّ، واستحسنه الکمال قائلا: وهو الأصل فی مضغه، قوله: (وهو) ای وجود الطعم فی الحلق" (درمختار مع الشامی ۳۹۴/۲)۔

۳-"الأصل عند أبی حنیفة أن الشیٔ إذا غلب علیه وجوده یجعل کالموجود حقیقة وإن لم یوجد، کالحدث من النائم المضطجع، لأنه غلب وجوده، فجعل کالموجود وإن لم یوجد" (تأسیس النظر للدبوسی/۵)۔

مزید لکھتے ہیں کہ احکام کے باب میں غالب گمان یقین کے قائم مقام ہوتا ہے اور اس سے مستفاد حکم واجب العمل ہوتا ہے (دیکھئے: الاشباہ لابن نجیم ۷۶/۱، بدائع الصنائع ۱۰۵/۲)۔

مولانا محمد ابوذر قاسمی کا کہنا ہے کہ باہر سے لے جانے والی دوا عرف وعادت میں بھی کھانے سے تعبیر ہوتی ہے اور اس سے مقصود بھی اصلاح بدن ہے، اس لئے روزہ ٹوٹ جائے گا، ان کے مستدلات درج ذیل ہیں:

۱-"إذا أکل أو شرب غذاء و دواء عمدا......قضی و کفر" (شرح الوقایہ)۔

۲-"ولو أکل أو شرب ما یتغذی به أو یداوی به فعلیه القضاء والکفارة" (ہدایہ)۔

۳-"الصائم إذا أکل ما یتداوی به وما یوکل عادة إما مقصودا بنفسه أو تبعا لغیره تلزمه الکفارة" (فتاوی تاتارخانیہ/......)۔

مولانا غیاث الاسلام ندوی کہتے ہیں کہ کسی بات کے پائے جانے کا قوی امکان ہو اور عملا اس کی تحقیق دشوار ہو تو امکان کو واقع کا درجہ دیا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ نیند کو ناقض وضو مانا گیا ہے، یہی صورت اس میں پائی جاتی ہے لہذا اس دوا کے استعمال کو مفسد صوم شمار کیا جائے گا، "لأنه لا یخلو عن وصوله إلی الحلق والجوف عادة والعادة محکمة"۔

مولانا ابوبکر قاسمی نے اس دوا کے استعمال سے روزہ کے ٹوٹ جانے کی دلیل یہ دی ہے:

۱-''إنما الإفطار مما دخل'' (مجمع الزوائد ۳/ ۱۶۷، نصب الرایہ ۲/ ۴۵۳)۔

۲-''والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ'' (شامی ۲/......)۔

مولانا عبدالباری نے فتاوی دارالعلوم (۶/ ۴۲۸) کی یہ عبارت نقل کی ہے: تمباکو منہ میں رکھنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔''إمساک النتن في الفم لا يجوز في الصوم لأنه لا يخلو عن وصوله إلى الحلق والجوف عادة والعادة محكمة فالحذر من أن يأكل التنباک بهذه الوسوسة في نهار رمضان كيف وقد قالوا في مضغ العلک كما في الشامي''۔

مولانا ریاض احمد قاسمی کہتے ہیں کہ دوا کا استعمال مفسد صوم ہے، اور بدرجہ مجبوری استعمال کی گئی ہو تو صرف قضا واجب ہے، اس سلسلہ میں درج ذیل دلیلیں دی ہیں:

۱-''قال الحصكفي: ولو أكل مثل سمسمة من خارج يقطع ويكفر في الأصح إلا إذا مضغ بحيث تلاشت في خمسه، إلا أن يجد الطعم في حلقه كما مرّ استحسنه الكمال قائلا: وهو الأصل في كل قليل مضغه'' (ردالمحتار ۳/ ۳۹۴)۔

۲-''وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من المخارق الأصلية، كالأنف والأذن والدبر، بأن استعط أو احتقن أو أقطر في أذنه فوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ فسد صومه'' (بدائع الصنائع)۔

۳-''وقال في الدر: وكره مضغ علک أبيض ممضوغ ملتئم وإلا فيفطر، وقال ابن عابدين: قوله (أبيض الخ) قيده بذلک، لأن الأسود، وغير الممضوغ، وغير الملتئم، يصل منه شئ إلى الجوف، وأطلق محمد...... المسئلة، وحملها الكمال تبعا للمتأخرين على ذلک للقطع بأنه معلل بعدم الوصول، فإن كان مما يصل عادة حكم بالفساد لأنه كالمتيقن'' (ردالمحتار ۳/ ۳۹۵)۔

۴- امارت شرعیہ کے مفتیان کرام تمبا کو اور گل استعمال کرنے کو مفسد صوم قرار دیتے ہیں (فتاوی امارت شرعیہ ۳/ ۱۷۷)۔

موصوف نے آگے چل کر اس دوا کے مفسد صوم نہ ہونے کے قائلین کی دو دلیلوں کا تجزیہ کیا ہے، وہ دو دلیلیں یہ ہیں:

۱-"قال الحصكفي: أو ادهن أو اكتحل أو احتجم، وإن وجد طعمه في حلقه، قال الشامي: وكذا لو بزق فوجد لونه في الأصح، بحر، وقال في النهر: لأن الموجود في حلقه أثر داخل من المسام الذي هو خلل البدن، والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ" (رد المحتار ۳/ ۳۶۷)۔

موصوف کا کہنا ہے کہ مذکورہ جزئیے میں سرمہ یا تیل کا استعمال آنکھ یا سرمہ میں کیا جاتا ہے، جو اشیاء کے اندر تک پہنچنے کا فطری منفذ نہیں ہے، اس لئے وہاں سے جو اثر حلق میں جائے گا وہ فطری منفذ سے جانے والا نہیں کہلائے گا، جبکہ زیر بحث مسئلہ میں دوا کا اثر حلق میں فطری منفذ کے ذریعہ پہنچنے والا کہلائے گا۔

۲-"قوله ومص إهليلج أي بأن مضغها فدخل البصاق في حلقه، ولا يدخل من عينها في جوفه لا يفسد صومه كما في التاتارخانية وغيره" (رد المحتار ۳/ ۳۶۷)۔

ہلیلج جسے ہندی میں "ہڑ" کہتے ہیں ایک ٹھوس دانہ ہوتا ہے، اس کو چبانے سے دانہ ریزہ ریزہ ہوجاتا ہے لیکن مذکورہ دوا کی طرح لعاب میں مل کر لعاب نہیں بن جاتا ہے، لہذا اس ٹھوس چیز پر اس سیال چیز کا قیاس درست نہیں ہے۔

سوال نمبر ۲: جن لوگوں کو تنفس کا مرض ہو انہیں بعض اوقات انہیلر استعمال کرنا پڑتا ہے، انہیلر کے ذریعہ ہوا اور اس کے ساتھ دوا – جو غالباً سفوف کی شکل میں ہوتی ہے – کا نہایت مختصر جز پھیپھڑے تک پہنچایا جاتا ہے، گویا یہ جاتا تو حلق کے راستہ ہی

سے ہے، لیکن معدہ میں نہیں جاتا بلکہ پھیپھڑے میں جاتا ہے، کیا روزہ کی حالت میں اس کا استعمال درست ہوگا؟

انہیلنگ (Inhaling) یا انہیلیشن (In halation) کے معنی ہی سانس اندر کی طرف کھینچنے اور کش لگانے کے ہیں، گویا انہیلر (inhaler) ایسے آلہ کو کہتے ہیں جو سانس لینے میں معاون ہو (مقالہ: **مولانا محمد اعظم ندوی**)۔

انہیلر ایک ایسا آلہ ہے جسے منہ کے پاس لے جاکر پچکاری کی طرح دبایا جاتا ہے، اس کو دبانے سے اس سے ہوا یا گیس اور دوا سفوف کی شکل میں نکلتی ہے، جو سانس کی نالی کے راستے سے پھیپھڑے تک جاتی ہے، اس طرح اس کے ذریعہ سانس کی تکلیف میں کمی آجاتی ہے (دیکھئے مقالہ: **مولانا افتخار احمد مفتاحی، مولانا محمد حذیفہ، مولانا خالد حسین قاسمی، مولانا عبد اللہ خالد** وغیرہ)۔

فساد صوم کے قائلین:

اکثر حضرات کی رائے یہ ہے کہ انہیلر کے استعمال سے روزہ فاسد ہوجائے گا، چونکہ دوا کے اثرات بلکہ سفوف کے کچھ اجزاء حلق کے ذریعہ پھیپھڑے میں داخل ہوتے ہیں، خواہ اس کے اجزاء یا اثرات جوف معدہ تک نہ پہنچیں (دیکھئے مقالہ: **مولانا ابوسفیان مفتاحی، مفتی محمد اکبر مظفرپوری، مفتی محمد فیاض قاسمی، مولانا ابو البقاء ندوی، مولانا محمد شعیب اللہ خاں، مفتی حبیب اللہ قاسمی، مولانا رشید احمد، مولانا خورشید احمد اعظمی، مفتی شاہد علی قاسمی، مولانا محمد حذیفہ، مولانا شیر علی گجراتی، مفتی محمد جعفر ملی، مولانا محمد جمال الدین قاسمی، مولانا شوکت ثنا قاسمی، مولانا نعیم اختر قاسمی، مولانا ابو عاصم اعظمی، مولانا محمد اعظم ندوی، مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی، مولانا محمد مصطفیٰ قاسمی، مولانا محمد نعمت اللہ قاسمی کھگڑیا، مفتی محمد سلمان منصورپوری، مفتی ظہیر احمد کانپور، مفتی عبد الرحیم قاسمی، مولانا خورشید انور اعظمی، مولانا محمد شاہد قاسمی، مولانا اشتیاق احمد اعظمی، مفتی جمیل احمد نذیری، مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی، قاضی عبد الجلیل قاسمی، ڈاکٹر سید اسرار الحق سبیلی، مولانا نیاز**

احمد بنارسی، مولانا بدر احمد مجیبی، مفتی تنظیم عالم قاسمی، مولانا اشتیاق احمد قاسمی، مولانا عطاء اللہ قاسمی، مفتی محمد ممتاز خاں ندوی، مولانا شمس الدین مظاہری، مولانا راشد حسین ندوی، مولانا منور سلطان ندوی، مولانا محمد عثمان گورینی، مولانا عبد القادر عبد اللہ قادری، مولانا محمد اقبال ٹنکاروی، مفتی انور علی اعظمی، مولانا محمد ذکاء اللہ شبلی، مولانا مصطفیٰ عبد القدوس ندوی، مولانا محفوظ الرحمن مفتاحی، مولانا غیاث الاسلام ندوی، مولانا ابوبکر قاسمی، مولانا عبد الباری، مولانا ریاض احمد قاسمی، مولانا عزیر اختر قاسمی، مولانا عبد اللطیف پالنپوری، مولانا خالد حسین قاسمی)۔

مذکورہ حضرات نے اس سلسلہ میں جن عبارتوں کو اپنا مستدل بنایا ہے وہ درج ذیل ہیں:

قرآن:

۱-"فمن كان منكم مريضا أو على سفر فعدة من أيام أخر" (سورۂ بقرہ/ ۱۸۴) (مقالہ: مولانا شوکت ثنا قاسمی، مولانا ابو عاصم اعظمی)۔

حدیث:

۱-"الفطر مما دخل" (مصنف ابن ابی شیبہ ۳/ ۵۱) (مقالہ: مولانا محمد جمال الدین قاسمی)۔

۲-"إن النبي ﷺ قال لقسط بن صبرة: بالغ في المضمضة والاستنشاق إلا أن تكون صائما" (ترمذی، ابواب الصیام) "فالنهي عن المبالغة التي فيها كمال السنة عند الصوم دليل على أن دخول الماء في حلقه مفسد لصومه" (المبسوط ۳/ ۶۶) (مقالہ: مولانا نیاز احمد بنارسی، مولانا غیاث الاسلام ندوی)۔

۳-حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إنما الإفطار مما دخل وليس مما خرج" (مجمع الزوائد ۳/ ۱۶۷، نصب الرایہ ۲/ ۴۵۴) (مقالہ: مولانا مصطفیٰ عبد القدوس ندوی)۔

فقہ:

"إنه لو أدخل حلقه الدخان أفطر، أيّ دخان كان ولو عودا أو عنبرا لو

ذاکرا لإمکان التحرز عنه، قوله "إنه لو أدخل حلقه الدخان"أی بأیّ صورة کان الإدخال حتی لو تبخر ببخور فآواه إلی نفسه واشتمه ذاکرا لصومه أفطر لإمکان التحرز عنه الخ و به علم حکم شرب الدخان (شامی ۱۰۶/۲، ۱۹۷،نیز مجمع الأنہر ۲۴۵/۱)(مقالہ: مولانا ابوسفیان مفتاحی، مفتی محمد فیاض قاسمی، مولانا عبد اللطیف پالنپوری، مفتی حبیب اللہ قاسمی، مولانا خورشید احمد اعظمی، مفتی محمد جعفر ملی، مولانا محمد جمال الدین قاسمی، مولانا شوکت ثنا قاسمی، مولانا ابو عاصم اعظمی، مولانا محمد اعظم ندوی، مفتی محمد سلمان منصور پوری، مفتی ظہیر احمد کانپور، مفتی عبدالرحیم قاسمی، مولانا خورشید انور اعظمی، مولانا محمد شاہد قاسمی، مولانا محمد جمیل اختر ندوی، مولانا نیاز احمد بنارسی، مولانا اشتیاق احمد قاسمی، مولانا شمس الدین مظاہری، مولانا راشد حسین ندوی، مولانا منور سلطان ندوی، مولانا مصطفیٰ عبد القدوس ندوی، مولانا ابوبکر قاسمی، مولانا عبد الباری، مولانا ریاض احمد قاسمی، مولانا عزیز اختر قاسمی، مولانا عبد اللطیف پالنپوری، مولانا عبداللہ خالد)۔

۲-"من أدخل بصنعه دخانا حلقه بأی صورة کان الإدخال فسد صومه سواء کان دخان عنبرا أو عودا أو غیرهما "(مراقی الفلاح علی الطحطاوی ۳۶۱/۱، حاشیۃ الطحطاوی ۳۷۰/)(مقالہ: مولانا افتخار احمد مفتاحی، مفتی شاہد علی قاسمی، مولانا شیر علی گجراتی، مفتی محمد سلمان منصور پوری، مولانا اقبال احمد قاسمی، مولانا محفوظ الرحمٰن مفتاحی، مولانا عبداللہ خالد)۔

۳-"لو دخل دمعه أو عرق جبینه أو دم رعافه حلقه فسد صومه...... علقه بوصوله إلی الحلق"(فتح القدیر ۳۳۷/۲)(مقالہ: مولانا ابو البقاء ندوی، مولانا عزیز اختر قاسمی)۔

۴-"وکذا لوخرج البزاق من فمه ثم ابتلعه"(الدر المختار ۳۸۷/۳) (مقالہ: مولانا خورشید احمد اعظمی)۔

۵-"أو دخل حلقه مطر أو ثلج بنفسه لإمكان التحرز عنه بضم فمه" (درمختار ۳/۳۷۸) (مقالہ: مولانا خورشید احمد اعظمی، مولانا محمد عثمان گورینی)۔

۶-"أكل سمسمة من خارج يقطع و يكفر في الأصح إلا إذا مضغ بحيث تلاشت في فمه إلا أن يجف في حلقه كما مر" (درمختار مع الشامی ۳/ ۳۹۴) (مقالہ: مولانا محمد حذیفہ، مفتی انور علی اعظمی، مولانا مصطفی عبد القدوس ندوی)۔

۷-"إذا ابتلع سمسمة بين أسنانه لا يفسد صومه لأنه قليل وإن ابتلع من الخارج يفسد......وإن مضغها لا يفسد إلا أن يجد طعما في حلقه" (فتاوی ہندیہ ۱/ ۲۰۳، نیز ہدایہ مع الفتح ۲/ ۲۵۹) (مقالہ: مولانا محمد حذیفہ، مفتی محمد ممتاز خان ندوی، مولانا راشد حسین ندوی)۔

۸-"لأنهم ذكروا أن الكفارة لا تجب إلا بالفطر صورة ومعنى، نفي الأكل، الفطر صورة هو الابتلاع، والمعنى كونه مما يصلح به البدن من غذاء أو دواء" (شامی ۳/ ۳۸۷) (مقالہ: مفتی شیر علی گجراتی)۔

۹-"وحاصله أن الإفساد منوط بما إذا كان بفعله أو فيه صلاح بدنه ويشترط أيضا استقراره داخل الجوف (شامی ۶/۲۶۶)......والضابط وصول ما فيه صلاح بدنه لجوفه" (شامی ۶/ ۳۰۷) (مقالہ: مولانا محمد اعظم ندوی، مفتی جمیل احمد نذیری)۔

۱۰-"أو أوجر بصب شيء في حلقه على الأصح، وجه الصحيح أن الكفارة موجب الإفطار صورة ومعنى، والصورة الابتلاع كما في الكافي وهي منعدمة، والنفع المجرد عنها يوجب القضاء فقط" (مراقی الفلاح شرح نور الإیضاح / ۶۷۲) (مقالہ: مولانا محمد اعظم ندوی)۔

۱۱-"وأما ما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ عن غير المخارق الأصلية بأن داوى الجائفة والآمة فإن داواها بدواء رطب يفسد عند أبي حنيفة

وعندهما لا يفسد، هما اعتبرا المخارق الأصلية، لأن الوصول إلى الجوف من المخارق الأصلية متيقن به ومن غيرها مشكوک فيه فلا نحكم بالفساد مع الشک ، ولأبي حنيفة أن الدواء إذا كان رطبا فالظاهر هو الوصول لوجود المنفذ إلى الجوف فيبنى الحكم على الظاهر" (بدائع الصنائع ۲/ ۹۳) (مقالہ: مفتی عبدالرحیم قاسمی، مولانا مصطفی عبدالقدوس ندوی)۔

۱۲-"فإن كان مما يصل عادة حكم بالفساد لأنه كالمتيقن" (شامی ۲/ ۱۱۲) (مقالہ: مفتی عبدالرحیم قاسمی)۔

۱۳-"لو استخدم مريض الرئة بخاخة الهواء عند ضيق النفس فإنه يفطر لأن ما يعفى عن جنسه كالتراب والهواء مقصود على حالة الابتلاء العام فإن كان الشئ خاصا كتعمد ابتلاع رائحة شواء لحم فيفطر لسهولة الاحتراز عنه ......ومثل ذلک تناول حب تصلب الشرائين عند الاحساس بالضيق" (الفقہ الاسلامی وأدلتہ ۳/ ۱۷۱۹) (مقالہ: مولانا خورشید انور اعظمی، ڈاکٹر ظفر الاسلام قاسمی)۔

۱۴- علامہ عبدالحئ لکھنوی لکھتے ہیں:

"دخان التنباک المروج في زماننا بعضهم يشربونه نفعا وبعضهم يشربونه قضاء لحاجة البطن ودفعا لشهوة النفس فتجب الكفارة بشربه في الصوم" (حاشیہ ہدایہ ۱/ ۲۱۹) (مقالہ: مولانا محمد جمیل اختر ندوی)۔

۱۵-"والمطر والثلج إذا دخل حلقه يفسد صومه وهو الصحيح كذا في الظهيرية" (فتاوی ہندیہ ۱/ ۲۰۳) (مقالہ: ڈاکٹر سید اسرار الحق سبیلی، مولانا عزیز اختر قاسمی)۔

۱۶-"قال النووي: جعلوا الحلق كالجوف في بطلان الصوم بوصول الواصل إليه وقال الإمام : إذا جاوز الشئ الحلقوم أفطر" (الموسوعۃ الفقہیہ ۲۸/ ۳۰) (مقالہ: مفتی تنظیم عالم قاسمی)۔

۱۷-"وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف والأذن والدبر بأن استعط أو احتقن أو أقطر في أذنه فوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ فسد صومه "(بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۳)(مقالہ: مفتی محمد ممتاز خاں ندوی، مولانا محمد اقبال ٹنکاروی)۔

۱۸-"إذا أكل متعمدا ما يتغذى به أو يتداوى به يلزم عليه الكفارة وهذا إذا كان مما يؤكل للغذاء أو للدواء"(فتاوی ہندیہ ۱/ ۳۸۶)(مقالہ: مولانا منور سلطان ندوی)۔

۱۹-"ولا يتوهم أنه كشم الورد وماءه والمسك لوضوح الفرق بين هواء تطيب بريح المسك وشبهه و بين جوهر دخان وصل إلى جوفه بفعله"(شامی ۳/ ۳۶۶)(مقالہ: مولانا منور سلطان ندوی، مولانا محفوظ الرحمن شاہین جمالی، ڈاکٹر شمیم اختر قاسمی)۔

۲۰-"والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ للاتفاق على أن من اغتسل في ماء فوجد برده في باطنه أنه لا يفطر"(شامی ۲/ ۹۶)(مقالہ: مولانا ابوبکر قاسمی وغیرہ)۔

۲۱-علامہ عبدالحئی لکھنوی نے رسائل الارکان سے ایک جزئیہ نقل کیا ہے:

"لو أدخل الدخان -يعتاده اليوم أكثر الناس - فينبغي أن يفسد به الصوم، خصوصا دخان التنباک، لأنه يورث الفرح ويحصل التسكين للمعتادين"(مجموعۃ الفتاوی ۱/ ۳۸۰)(مقالہ: مولانا ریاض احمد قاسمی)۔

فتاوی:

۱-مولانا تھانوی نے لکھا ہے کہ اگر روزہ دار کو ایسے فعل سے بچنا اور احتراز کرنا بغیر نقصان وحرج کے ممکن ہو جو اس کے حلق میں غبار یا دھوئیں کے داخل ہونے کا باعث ہو باوجود

اس کے اس فعل کو کرے تو روزہ فاسد ہوجائے گا (امداد الفتاوی ۲/ ۱۴۳) (مقالہ: مولانا افتخار احمد مفتاحی)۔

۲-مفتی محمود الحسنؒ لکھتے ہیں: ہوا منہ کے اندر جانے سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا، اگر چہ پمپ سے پہنچائی جائے جبکہ اس میں کوئی اور چیز نہ ہو، مطلب یہ ہوا کہ پمپ کے اندر اگر دوا ہے تو روزہ فاسد ہوگا (فتاوی محمودیہ ۱۰/ ۱۵۴، نیز خیر الفتاوی ۴/ ۹۸) (مقالہ: مفتی محمد جعفر ملی)۔

۳-اٹلوس ایک دوا ہے جس کو ناک میں لگا کر سونگھا جاتا ہے، اس کی تیزی دماغ تک پہنچتی ہے، فتاوی دار العلوم (۶/ ۴۱۸) میں اسے مفسد صوم قرار دیا گیا ہے (مقالہ: مولانا محمد اعظم ندوی)، اسی طرح اگر کوئی شخص حقہ پیتا ہے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے (حوالہ بالا) (مقالہ: مولانا عزیر اختر قاسمی)۔

۴-فتاوی محمودیہ میں ہے:

(سوال نمبر ۴۸۲۲) ہومیو پیتھک دوا کے سونگھنے سے مریض کو بالکل اتنا ہی اثر ہوتا ہے، جتنا کہ دوا کے کھانے سے، خواہ دوا کی صرف ایک ہی گولی چٹکی میں لے کر کسی روزہ دار مریض کو سونگھائی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

جواب: محض سونگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، فی الہامش: "أو دخل أثر طعم الأدوية فيه فلا يفسد الصوم فيها" (مراقی الفلاح /۶۶۱) (فتاوی محمودیہ ۱۰/ ۱۵۵) (مقالہ: مولانا اقبال احمد قاسمی)۔

۵-ہومیو پیتھک دوا کے سونگھنے سے متعلق سوال ۴۸۲۰ میں وضاحت کے ساتھ مفتی محمود الحسنؒ فرماتے ہیں:

الجواب: محض کسی خوشبو یا بدبو کے بے اختیار ناک میں جانے یا قصداً سونگھنے سے خواہ علاجاً ہو یا تنشیطاً روزہ فاسد نہیں ہوگا، اگر بتی، عطر، دوا سب کا حکم ایک ہے، البتہ اگر بتی وغیرہ سلگا کر اس کا دھواں ناک میں پہنچانا مفسد صوم ہے (فتاوی محمودیہ) (مقالہ: مولانا اقبال احمد قاسمی)۔

۶-خیر الفتاوی (۹۸/۴) میں ہے: انہیلر پمپ کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جائے گا (**مقالہ:** مفتی عبدالرحیم قاسمی، مولانا ابو بکر قاسمی)۔

۷-**مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے اپنی کتاب "آپ کے مسائل اور ان کا حل"** (۲۱۴/۳) میں انہیلر کے بارے میں مفطر صوم ہونے کی ہی رائے اختیار فرمائی ہے (**مقالہ: مولانا** اشتیاق احمد اعظمی، مفتی انور علی اعظمی)۔

۸-روزہ کی حالت میں اس دوا کا استعمال صحیح نہیں، اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا (**آپ کے مسائل اور ان کا حل ۲۸۸/۳**) (**مقالہ:** ڈاکٹر ظفر الاسلام اعظمی)۔

۹-**مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب لکھتے ہیں:**

انہیلر میں دوا سیال صورت میں موجود ہوتی ہے، حلق میں اس دوا کا ذائقہ بھی محسوس ہوتا ہے، ممکن ہے کہ پھیپھڑے میں پہنچ کر وہ گیس بن جاتی ہو، فقہاء کی تصریحات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ صورت روزہ کو فاسد کر دیتی ہے (**مقالہ:** مفتی عبدالرحیم قاسمی)، البتہ مجھے اس مسئلہ میں کسی قدر تامل ہے، اس لئے کہ حلق میں ایک نالی نظام تنفس سے متعلق ہے اور دوسری غذائی نالی ہے، جس سے انسان کھاتا پیتا ہے، تو اگر انہیلر کا اثر تنفس کی نالی سے متعلق ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص انہیلر لئے بغیر نہیں رہ سکتا تو وہ انہیلر لیتے ہوئے روزہ رکھ لے اور احتیاطاً ہر روزہ کا فدیہ بھی ادا کر دے (**مقالہ:** ڈاکٹر شمیم اختر قاسمی)۔

۱۰-انہیلر کے ذریعہ اجزاء دوا حلق کے نیچے پہنچتے ہیں یا یہ گیس میں تبدیل ہو کر حلق سے نیچے جاتی ہیں، بعض ڈاکٹروں سے گفتگو میں یہ بات واضح نہ ہو سکی اس لئے راقم الحروف یہ رائے دیا کرتا ہے کہ انہیلر لیتے ہوئے روزہ رکھ لیا جائے کہ اپنی طاقت وصلاحیت کے مطابق حکم خداوندی کی اطاعت ہو جائے اور جو لوگ صاحب استطاعت ہوں وہ فدیہ بھی ادا کر دیں کہ اگر روزہ کافی نہ ہو تو فدیہ سے اس کی تلافی ہو جائے (**کتاب الفتاوی ۳۹۴/۳**) (**مقالہ: مولانا** ڈاکٹر ظفر الاسلام قاسمی، مولانا عبداللہ خالد وغیرہ)۔

بعض حضرات نے اس صورت کو قصداً حلق میں دھواں داخل کرنے سے بھی مشابہ قرار دیا ہے کہ اس سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے (**مولانا** ابوسفیان مفتاحی، **مولانا** افتخار احمد مفتاحی، مفتی محمد فیاض قاسمی، مفتی شاہد علی قاسمی، **مولانا** شیر علی گجراتی، مفتی محمد جعفر ملی، **مولانا** شوکت ثنا قاسمی، **مولانا** ابوعاصم اعظمی، مفتی محمد سلمان منصورپوری، **مولانا** خورشید انور اعظمی، **مولانا** محمد جمیل اختر ندوی، مفتی تنظیم عالم قاسمی، **مولانا** اشتیاق احمد قاسمی، مفتی انور علی اعظمی، **مولانا** محمد مصطفی عبد القدوس ندوی، **مولانا** ریاض احمد قاسمی، **مولانا** عبد اللطیف پالنپوری، **مولانا** خالد حسین قاسمی، **مولانا** عبد اللہ خالد وغیرہ)۔

جبکہ بعض حضرات نے کچھ دوسرے وجوہات بیان کئے ہیں:

مولانا ارشاد احمد اعظمی کے بقول انہیلر کے استعمال سے صرف روزہ ہی فاسد نہیں ہوگا بلکہ مذہب حنفی کی رو سے اس پر کفارہ لازم آئے گا، چونکہ پھیپھڑے بھی جوف کا حصہ ہیں۔

مولانا محمد شعیب اللہ خاں لکھتے ہیں کہ انہیلر کے استعمال میں دوا کے کچھ اجزاء کا پھیپھڑوں کے بجائے معدے میں چلا جانا عین ممکن ہے، لہذا احتیاط اسی میں ہے کہ روزہ کو فاسد قرار دیا جائے، اس لئے کہ بدائع میں ہے: **"إن السبب يقوم مقام المسبب في موضع الاحتياط"** (بدائع ۱/۱۴۶)۔

مولانا رحمت اللہ ندوی لکھتے ہیں کہ انہیلر کا استعمال اسی صورت میں درست ہوگا جبکہ اس کے بغیر کام نہ چل سکتا ہو، اگر بلاضرورت ہو تو احتیاط نہ استعمال کرنے میں ہے۔

مولانا محمد حذیفہ کہتے ہیں کہ یہ بات بعید از امکان ہے کہ اس دوا کا کوئی نہ کوئی جز کسی درجہ میں کھانے کی نالی میں اور پھر وہاں سے معدہ میں نہ جائے، اس لئے انہیلر کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جائے گا، اور قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے، البتہ اضطرار اور سخت مجبوری کی وجہ سے کفارہ معاف ہوجائے گا۔

مولانا شیر علی گجراتی فرماتے ہیں کہ منہ سے داخل ہونے والی چیز کے لئے پیٹ تک پہنچنا ضروری نہیں، بلکہ اگر صرف اندر غائب ہوجائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

مولانا شوکت ثنا قاسمی کہتے ہیں کہ اگر سال بھر انہیلر کے بغیر چارہ نہ ہوتو انہیلر لیتے ہوئے روزہ رکھ لیا جائے تا کہ اپنی طاقت و استطاعت کے مطابق حکم خداوندی کی اطاعت ہوجائے، اور جولوگ صاحب استطاعت ہوں وہ فدیہ بھی ادا کریں، اور اگر صاحب استطاعت نہ ہوں تو انہیلر لیتے ہوئے روزہ رکھ لینا کافی ہوگا، (نیز دیکھئے مقالہ: مولانا محمد اعظم ندوی، مولانا خالد حسین قاسمی، مولانا عبداللہ خالد، ڈاکٹر شمیم اختر قاسمی)۔

ایسے مریضوں کے لئے رخصت ہے کہ مرض کی تخفیف کی صورت میں اگر استطاعت ہوتو دیگر ایام میں روزہ کی قضا کرلیں (مولانا ابو عاصم اعظمی، مولانا شوکت ثنا قاسمی، مولانا خالد حسین قاسمی وغیرہ)۔

مولانا محمد اعظم ندوی لکھتے ہیں کہ صرف اس وجہ سے کہ دوا کے اجزاء پھیپھڑے میں جاتے ہیں معدہ میں نہیں مسئلہ کی نوعیت میں فرق نہیں آئے گا، چونکہ روزہ ہر ایسی چیز جس سے بدن کو فائدہ پہنچ رہا ہو، منافذ اصلیہ سے داخل ہونے سے ٹوٹ جاتا ہے، مزید آگے لکھتے ہیں: روزہ میں انہیلر کے استعمال سے قضا واجب ہوگی، کفارہ واجب نہیں ہونا چاہئے، چونکہ معنوی طور پر تو حلق کے اندر ایک روزہ کو توڑنے والی چیز گئی ہے لیکن صورۃً کوئی چیز نہیں گئی، اور کفارہ صورۃً اور معنیً کسی مفطر چیز کے اندر پہنچنے سے واجب ہوتا ہے۔

قاضی عبد الجلیل قاسمی، مفتی محمد ثناء الہدی قاسمی، مولانا مصطفیٰ عبد القدوس ندوی، مفتی محمد خالد حسین قاسمی، مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی لکھتے ہیں کہ یہ کہنا کہ دوا معدہ تک نہیں جاتی ہے یہ محض ظن ہے اور ظن پر احکام شرعی کی بنیاد نہیں رکھی جاسکتی ہے، اس لئے کہ اصول فقہ کا یہ مسلمہ ضابطہ ہے کہ **الیقین لا یزول بالشک**۔

صرف قضا لازم ہوگی کفارہ واجب نہ ہوگا (مولانا محمد مصطفیٰ قاسمی)۔

مولانا اقبال احمد قاسمی کی ایک رائے ہے کہ انہیلر کو بظاہر ہومیوپیتھک کی دوا کے مشابہ قرار دے کر اس کو سونگھنے سے روزہ نہ ٹوٹنے کا حکم لگانا راجح ہے۔

مولانا محمد شاہد قاسمی نے فقہاء کا یہ اصول بیان کیا ہے کہ جس حکم کی علت امر مخفی ہو وہاں پر اس حکم کا مدار اس حقیقی علت پر نہیں رکھا جاتا بلکہ دلیل ظاہر پر اس حکم کا مدار رہتا ہے، روزہ ٹوٹنے کی حقیقی علت جوف میں کسی چیز کو پہنچانا ہے، مگر یہ امر مخفی ہے، اس لئے اس کی دلیل ظاہر یعنی حلق سے نیچے اتارنے کو مفسد صوم قرار دیا گیا ہے۔

مولانا افتخار مفتاحی نے یہ مشورہ دیا ہے کہ انہیلر کے بجائے اس انجکشن کو استعمال کرنا چاہئے جو سانس کی تکلیف میں مفید ہوتا ہے، کیونکہ انجکشن کی دوا براہ راست معدہ یا دماغ میں نہ پہنچے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا (نیز دیکھئے مقالہ: مولانا عطاء اللہ قاسمی)۔

مولانا عبد اللطیف پالنپوری نے لکھا ہے کہ اگر یقینی طور پر یہ محقق ہوجائے کہ وہ دوا سیدھے پھیپھڑے میں جاتی ہے، اور پھیپھڑے سے معدہ تک کوئی منفذ نہیں ہے اس لئے معدہ میں اس کے اجزاء نہیں پہنچتے تو روزہ فاسد نہیں ہونا چاہئے۔

عدم فساد صوم کے قائلین:

۱- ڈاکٹر ظفر الاسلام قاسمی اس سلسلہ میں یہ تفصیل بیان کرتے ہیں:

ترجمہ شرح اسباب ۲/۴۴۰-۴۴۹ سے چند اقتباسات بالترتیب پیش ہیں:

''مریٔ کی رفتار بالکل سیدھی نہیں ہے بلکہ پہلے گردن پر سیدھی خط وسطانی میں ہوتی ہے، گردن کے زیریں حصہ میں کسی قدر بائیں طرف مڑ جاتی ہے، پھر لوٹ کر خط وسطانی پر آجاتی ہے، اور اس کے بعد حجاب حاجز کے سوراخ میں داخل ہونے کے لئے سامنے کی طرف بڑھتی ہے پھر بائیں طرف مڑ کر معدہ سے متصل ہوجاتی ہے، اس کے پیچھے ریڑھ ہے اور سامنے گردن میں ہوا کی نالی، سینہ میں ہوا کی نالی اور قلب اور غلاف قلب ہے''۔

''ابو سہل مسیحی کا قول ہے کہ پیٹ کی ساری تجویف دو حصوں میں منقسم ہے، ایک اوپر والا حصہ (جوف صدر) جو پھیپھڑے و دل وغیرہ کو محیط ہے (دل دونوں پھیپھڑوں کے درمیان ہوتا ہے)، اور دوسرا نیچے والا حصہ (جوف بطن) جو غذا کے اعضاء (معدہ، امعاء، جگر، گردے، طحال

وغیرہ) کوگھیرے ہوئے ہے، اور ان دونوں جوفوں (سینہ وشکم) کے درمیان حجاب حاجز حائل ہے، حجاب حاجز سینہ کی ہڈی کے سرے سے شروع ہوکرترچھے طور پر دونوں طرف سے نیچے اور پیچھے کو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ پشت کے بارہویں مہرہ تک پہنچ جاتا ہے، اور زیریں حصہ کے متعلق اوپر ہی معلوم ہوچکا کہ وہ حجاب حاجز سے حاصل ہوتی ہے جو بالکل بندرہتی ہے''۔

''غشاء الصدر وغشاء الریہ وغشاء الاضلاع: اس جوف کے اندر جوجھلی استر کرتی ہے اس کوغشاء الصدر(سینہ کی جھلی) کہتے ہیں، یہ جھلی نہ صرف سینہ کی تمام دیواروں پر استر کرتی ہے بلکہ یہی جھلی لوٹ کر پھیپھڑے پر آجاتی ہے اور پھیپھڑے کو ہر طرف سے گھیر لیتی ہے، یہی جھلی قلب کے غلاف پر حجاب حاجز کی بالائی سطح پر اور پھیپھڑے کی زیریں سطح پر استر کرتی ہے''۔

اب یہ عرض کرنا ہے کہ اس طرح کے مریضوں کے لئے بہتر یہ ہے کہ رخصت پر عمل کریں"فعدة من أيام آخر'' کیونکہ جن مریضوں کے لئے افطار کی اجازت دی گئی ہے ان میں سے وہ مریض بھی ہے جومشقت شدیدہ کا شکار ہوجائے یا اسے ہلاکت کا خوف ہو یا ازدیاد مرض یا دیر سے صحت ہونے کا امکان ہو، وضابط المرض المبيح المفطر هو الذي يشق معه الصوم مشقة شديدة أو يخاف الهلاک منه إن صام أو يخاف بالصوم زيادة المرض أو بطء البرء أي تأخره (الفقہ الاسلامی وادلتہ ۱۶۸۹/۳)، انہیلر والا مریض ہلاک تو نہ ہوگا مگر مشقت شدیدہ کا شکار ہوگا اس لئے اسے دوسرے ایام میں قضا کرلینی چاہئے، کیونکہ دمہ کی بیماریاں گھٹتی بڑھتی رہتی ہیں، ڈاکٹروں سے رجوع کرنے نیز شرح اسباب کے مطالعہ اور اس طرح کے مریضوں سے گفتگو کے بعد یہ سمجھ میں آتا ہے کہ انہیلر کا کام صرف سانس کی نالیوں کی تنگی کو ختم کرنا ہے، پھر بھی اگر کسی طرح کا شبہ ہو تو حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی زیدمجدہ کی رائے پر عمل انسب معلوم ہوتا ہے۔

۲-مولانا عبدالقیوم پالنپوری اپنی رائے کا ذکر یوں کرتے ہیں:

اگر روزے کی حالت میں پمپ یا انہیلر کے ذریعہ ہوا کے ساتھ دوا کا مختصر سفوف بھی

حلق کے راستہ صرف پھیپھڑے تک پہنچایا جائے اور اس بات کا پورا یقین ہو کہ یہ دوا جوف معدہ میں بالکل نہیں پہنچتی ہے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا جیسا کہ فقہاء کرام کی حسب ذیل عبارات اور حضرت مفتی محمد شفیعؒ کی تحریر سے سمجھ میں آتا ہے:

عالمگیری میں ہے:"في دواء الجائفة والآمة أكثر المشائخ على العبرة للوصول الى الجوف والدماغ "۔اور علامہ شامی تحریر فرماتے ہیں:"قوله أو داوى جائفة أو آمة فوصل الدواء حقيقة إلى جوفه و دماغه" (الدر المختار)"قلت: ولم يقيدوا الاحتقان والاستعاط والإقطار بالوصول إلى الجوف لظهوره (أى الوصول إلى الجوف) فيها وإلا فلا بد منه(أى الوصول إلى الجوف والدماغ) حتى لوبقي السعوط في الأنف ولم يصل إلى الرأس لا يفطر ويمكن أن يكون الدواء راجعا إلى الكل تأمل" (رد المختار مع الدر ۲/۱۴۰)۔"في الدر المختار أو خرج الدم من بين أسنانه و دخل حلقه، يعني ولم يصل إلى جوفه، أما إذا وصل فإن غلب أو تساويا فسد وإلا لا، إلا إذا وجد طعمه، بزازيه" (الدر المختار ۲/۱۳۴)۔

حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ صحیح ہے کہ کسی چیز کا محض منہ کے اندر پہنچ جانا مفطر نہیں، کیونکہ دوسرا جزیعنی ابتلاع کا فساد صوم کے لئے موقوف علیہ ہونا قابل غور ہے، کیونکہ بتصریح فقہاء مدار فساد صوم یہ ہے کہ کوئی مفطر چیز جوف دماغ یا جوف معدہ میں پہنچ جائے، خواہ ابتلاع (نگلنے) کے ساتھ یا بغیر ابتلاع الخ (امداد المفتیین سوم چہارم/۱۷)، نیز حضرت مفتی شفیع صاحبؒ دوسری جگہ پر تحریر فرماتے ہیں:"فساد صوم کے لئے مفطر کا جوف دماغ میں یا جوف بطن میں پہنچنا ضروری ہے، مطلقاً (بدن) کے کسی عضو کے جوف میں یا عروق کے جوف میں پہنچنا مفسد صوم نہیں ہے (امداد المفتیین سوم و چہارم/۶۸، امداد الفتاوی ۲/۱۴۵)، اور بدائع میں ہے:"ولو وصل إلى الرأس ثم خرج لا يفسد، بأن استعط بالليل ثم خرج بالنهار لأنه لما خرج علم أنه لم يصل إلى الجوف أو لم يستقر فيه" (بدائع

الصنائع ۲/ ۲۴۳)۔

۳-مولانا سلطان احمد اصلاحی لکھتے ہیں کہ تنفس کے مریض کے لئے آج کے مروجہ اَنہیلر کا استعمال بلاکراہت جائز ہے۔

۴-مولانا شاہین جمالی صاحب نے اَنہیلر کے استعمال سے روزہ کے فاسد نہ ہونے کو بھارہ لینے کی کیفیت سے مشابہ قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ اَنہیلر دوا کے اثرات کے ساتھ آکسیجن لینے کے ہم معنی ہے، اس میں سفوف کی قسم سے جو دوا پمپ میں ہوتی ہے وہ ہوا میں مخلوط ہوکر حلق کے راستے معدے کے بجائے پھیپھڑے تک پہنچتی ہے، اس میں دوا کے کثیف اجزاء ہوا میں پگھل کر لطیف بن جاتے ہیں اور پھیپھڑوں میں اثر انداز ہوتے ہیں، اور دوسری وجہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ غیر مرئی لطیف جز سے متکیف ہوا کے جوف بدن میں داخل کرنے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور غالباً اَنہیلر میں یہی صورت ہے۔

۵-مولانا محمد فاروق بارڈولی لکھتے ہیں کہ اگر واقعی معلوم ہے کہ سفوف کا قدرے حصہ صرف پھیپھڑے تک پہنچتا ہے معدہ تک نہیں پہنچتا، تو اس صورت میں مفسد صوم نہیں۔

۶-مفتی محمد مقصود رامپوری دونوں منفذوں آمہ اور جائفہ کی تقسیم کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ پھیپھڑے کا تعلق جائفہ سے نہیں ہے، پس اگرچہ اَنہیلر کے ذریعہ وہ دوا حلق سے پھیپھڑے تک پہنچائی جاتی ہے مگر جائفہ سے الگ رہتی ہے اس لئے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

۷-مفتی سید باقر ارشد قاسمی ضرورت شدیدہ کی شرط لگاتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ یہ معدہ میں نہیں بلکہ سانس کی نالی سے ہوتے ہوئے پھیپھڑوں میں پہنچتی ہے، لہذا اَنہیلر کا استعمال مفسد صوم نہیں۔

۸-مولانا محمد اعظمی نے ہوا اور دوا کا سفوف پھیپھڑے تک پہنچائے جانے کو مباح قرار دیا ہے، آگے چل کر اسی ضمن میں ایک بات یہ لکھتے ہیں کہ فقہاء نے منافذ جسم کو فطری اور غیر فطری تقسیم کر کے ان کے درمیان فرق کیا ہے، اور اس کو شرعی حکم کا معیار بنایا ہے، یہ تقسیم وتعبیر

خلاف عقل و نقل ہے، اس لئے کہ جسم کے جتنے منافذ ہیں ان کو شرعی اور علمی اصطلاح میں خلقی کہا جاتا ہے، ان کو فطری اور غیر فطری سے تعبیر کرنا درست نہیں ہے، البتہ منافذ کو مفتوح (جیسے منہ اور ناک وغیرہ) اور غیر مفتوح (جیسے مسامات جسم) سے تعبیر و تقسیم کرنا موافق عقل و واقعہ ہے، لیکن ہر مسئلے میں اس فرق کو معیار حکم بنانا محل نظر ہے۔

اسی طرح مجوف اعضاء اور جوف دماغ و جوف معدہ کی تشریح خالص طبی ہے، اس کا تعلق کسی شرعی اصل سے نہیں ہے، اس لئے مجوف اعضاء کا سراغ لگانا اور ان میں داخل ہونے والی چیز سے روزہ کے ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کا حکم لگانا شرعی مسئلہ نہیں ہے۔

۹-مولانا حفیظ الرحمٰن اعظمی کا کہنا ہے کہ انہیلر کے ذریعہ دوا اور ہوا صرف پھیپھڑے تک پہنچتی ہے جو جوف دماغ اور بطن دونوں سے خارج ہے، اور فساد صوم کے لئے جوف تک پہنچنا شرط ہے، جو کہ مفقود ہے، لہذا مفسد صوم نہیں ہوگا (نیز دیکھئے مقالہ: مولانا محمد ابوذر قاسمی، مولانا عامر ظفر مفتاحی)، مولانا مفتاحی اس کی نظیر میں شامی کے حوالہ سے یہ کہتے ہیں کہ مرد کی پیشاب گاہ کے اندر دوا یا تیل وغیرہ چڑھانے سے باتفاق ائمہ ثلاثہ روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

۱۰-مولانا مظاہر حسین عماد قاسمی کے بقول آلہ تنفس کا استعمال، یہ صورت نہ عین اکل و شرب ہے اور نہ ہی اکل و شرب کے حکم میں ہے اور نہ اس صورت میں جوف معدہ تک ہوا یا دوا پہنچ رہی ہے، اس کی نظیر میں الاقطار فی الاحلیل کو پیش کرتے ہیں، یعنی مخرج البول میں کچھ ٹپکایا جائے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

۱۱-ڈاکٹر محمد شمیم اختر قاسمی اطباء کے حوالے سے بتاتے ہیں کہ انہیلر میں جو دوا ہوتی ہے وہ منجمد یا سفوف کی شکل میں ہوتی ہے جس کا صرف اثر حلق میں داخل ہو کر پھیپھڑے میں پہنچتا ہے نہ کہ بعینہ دوا، اس کا اثر معدہ میں جاتا بھی ہے تو اس کی مقدار بہت کم ہوتی ہے جس کا وہاں کوئی اثر نہیں ہوتا، اس صورت میں روزہ فاسد نہیں ہونا چاہئے۔

۱۲-مولانا عبد التواب اناوی اپنا تجربہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میں نے بھی

ایک مرتبہ انہیلر کو منہ میں لگایا اور بٹن دبا دیا، بس اتنا محسوس ہوا کہ منہ میں ایک زوردار ہوا کا دخول ہوا اور بس، نہ کوئی ذائقہ محسوس ہوا نہ کوئی جسم، جبکہ حقہ، بیڑی، سگریٹ کے دخان میں جسم بھی ہوتا ہے اور ذائقہ بھی، پھر اسی طرح جب کسی چیز کا جوف معدہ میں نہ پہنچنا یقینی ہو جیسا کہ سوال میں اس کی وضاحت کی گئی ہے، اس کو مفطر صوم قرار نہیں دیا جا سکتا، اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی چیز دھاگے میں باندھ کر حلق میں داخل کی جائے اور پھر اسے کھینچ لیا جائے تو وہ مفطر صوم نہیں ہوتی، اسی طرح آگے لکھتے ہیں کہ اگر یقین ہو جائے کہ کوئی چیز جوف دماغ میں داخل ہو کر وہیں رک جائے گی اور جوف معدہ میں نہ جائے گی تو اس صورت میں دخول الی جوف دماغ کو بھی مفطر صوم نہیں کہا جائے گا۔

سوال نمبر ۳: بعض دوائیں بھاپ کے ذریعہ اندر لی جاتی ہیں، اس کا ایک سادہ طریقہ تو وہی ہے جو قدیم زمانہ سے چلا آ رہا ہے کہ ابلتے ہوئے گرم پانی میں دوا ڈال دی جاتی ہے اور اس سے نکلنے والی بھاپ کو ناک اور منہ کے ذریعہ کھینچا جاتا ہے، آج کل اس کے لئے بعض مشینی طریقے بھی ایجاد ہوئے ہیں، کیا اس طرح بھاپ کا لینا درست ہوگا؟

فساد صوم کے قائلین:

اکثر حضرات کی رائے یہ ہے کہ روزہ کی حالت میں جو دوائیں بالقصد بھاپ کی صورت میں کسی بھی ذریعہ سے ناک اور منہ کے اندر کھینچی جاتی ہوں اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا (دیکھئے مقالہ: **مولانا** محمد ابوذر قاسمی، **مولانا** محمد فاروق بارڈولی، **مولانا** عبد الباری، **مولانا** ابوبکر قاسمی، **مولانا** غیاث الاسلام ندوی، **مولانا** محفوظ الرحمٰن مفتاحی، **مولانا** مصطفیٰ عبد القدوس ندوی، مفتی انور علی اعظمی، **مولانا** محمد اقبال ٹنکاروی، **مولانا** عبد القادر عبد اللہ قادری، **مولانا** محمد عثمان گورینی، **مولانا** منور سلطان ندوی، **مولانا** راشد حسین ندوی، **مولانا** شمس الدین مظاہری، مفتی محمد ممتاز خاں ندوی، **مولانا** عطاء اللہ قاسمی، **مولانا** اشتیاق احمد قاسمی، مفتی تنظیم عالم قاسمی، ڈاکٹر سید اسرار الحق سبیلی، قاضی عبد الجلیل قاسمی، مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی، **مولانا** محمد جمیل اختر ندوی، مفتی جمیل احمد

ندیری، مولانا اشتیاق احمد اعظمی، مولانا خورشید انور اعظمی، مفتی عبد الرحیم قاسمی، مفتی ظہیر احمد کانپور، مولانا نعمت اللہ قاسمی، مولانا محمد مصطفی قاسمی، مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی، مولانا محمد اعظم ندوی، مولانا ابو عاصم اعظمی، مولانا نعیم اختر قاسمی، مولانا شوکت ثنا قاسمی، مولانا محمد جمال الدین قاسمی، مفتی محمد جعفر ملی، مولانا شیر علی گجراتی، مفتی شاہد علی قاسمی، مولانا خورشید احمد اعظمی، مولانا رشید احمد، مفتی حبیب اللہ قاسمی، مولانا محمد شعیب اللہ خاں، مولانا محمد ارشاد اعظمی، مولانا ابو البقاء ندوی، مولانا افتخار احمد مفتاحی، مفتی محمد اکبر مظفر پوری، مولانا ابوسفیان مفتاحی)۔

ان حضرات نے اس سلسلہ میں عام طور پر ان ہی عبارتوں کو اپنا مستدل بنایا ہے جو جواب نمبر ۲ کے تحت آئے ہیں، چند دلائل ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

حدیث:

۱-''الفطر مما دخل وليس مما خرج''(ہدایہ اول، باب ما یفسد الصوم) (مقالہ: مولانا مظاہر حسین عماد قاسمی، مولانا عزیر اختر قاسمی)۔

فقہ:

۱-''من أدخل بصنعه دخانا حلقه بأى صورة كان الادخال فسد صومه حتى لوتبخر ببخور ولا يتوهم أنه كشم الورد و مائه والمسك لوضوح الفرق بين هواء تطيب بريح المسك وشبهه، وبين جوهر دخان وصل إلى جوفه بفعله''(شامی ۲/ ۳۳۳، مراقی الفلاح/ ۶۶۰) (مقالہ: مولانا عبدالقیوم پالن پوری، مولانا محمد ابوذر قاسمی، مفتی محمد خالد حسین قاسمی، مولانا عزیر اختر قاسمی، مولانا ریاض احمد قاسمی، مولانا غیاث الاسلام ندوی، مولانا محمد اقبال ٹنکاروی، مولانا محمد عثمان گورینی، مولانا عطاء اللہ قاسمی، مفتی تنظیم عالم قاسمی، مولانا بدر احمد مجیبی، مفتی محمد سلمان منصور پوری، مفتی محمد جعفر ملی، مولانا رشید احمد)۔

۲-''لو أدخل الدخان فسد صومه''(مجمع الأنہر ۱/ ۲۴۵) (مقالہ: مولانا عبداللہ خالد)۔

۳-"أو ادهن أو اكتحل أو احتجم وإن وجد طعمه في حلقه" (درمختار)، "لأن الموجود في حلقه أثر داخل من المسام الذي هو خلل البدن والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ للاتفاق على أن من اغتسل في ماء فوجد برده في باطنه أنه لا يفطر" (شامی ۲/۹۸) (مقالہ: مولانا عبداللطیف پالنپوری)۔

۴-"لو أدخل حلقه الدخان بأي صورة كان الادخال حتى لو تبخر ببخور فآواه إلى نفسه واشتمه ذاكرا لصومه أفطر لإمكان التحرز عنه" (ردالمختار ۲/۱۰۶، نیز مراقی الفلاح ر ۶۶۰، مجمع الأنہر ۵ ۴ ۲ ۳۲) (مقالہ: مولانا عبدالباری، مولانا ابوبکر قاسمی، مولانا محفوظ الرحمٰن مفتاحی، مولانا مصطفی عبدالقدوس ندوی، مفتی انور علی اعظمی، مولانا محمد اقبال ٹنکاروی، مولانا محمد عثمان گورینی، مولانا منور سلطان ندوی، مولانا راشد حسین ندوی، مولانا شمس الدین مظاہری، مفتی محمد ممتاز خاں ندوی، مولانا اشتیاق احمد قاسمی، مفتی جمیل احمد نذیری، مولانا اشتیاق احمد اعظمی، مولانا محمد شاہد قاسمی، مفتی عبدالرحیم قاسمی، مولانا نعمت اللہ قاسمی، مولانا محمد اعظم ندوی، مفتی محمد جعفر ملی، مولانا محمد حذیفہ، مفتی شاہد علی قاسمی، مولانا محمد ارشاد اعظمی، مولانا ابوالبقاء ندوی، مفتی محمد اکبر مظفر پوری، مولانا ابوسفیان مفتاحی، مولانا عبداللہ خالد)۔

۵-"وفي التحقيق أن بين الجوفين منفذاً أصلياً فما وصل إلى جوف الرأس يصل إلى جوف البطن كذا في النهاية والبدائع" (البحر الرائق ۲/۲۷۹) (مقالہ: مولانا نیاز احمد بنارسی)۔

۶-"(أو دخل حلقه غبار أو ذباب أو دخان) ولو ذاكراً استحساناً لعدم إمكان التحرز عنه ومفاده أنه لو أدخل حلقه الدخان أفطر، أي دخان كان، ولو عودا أو عنبرا، لو ذاكرا، لإمكان التحرز عنه" (درمختار مع شامی ۳/۳۶۶) (مقالہ: ڈاکٹر سید اسرار الحق سبیلی، مولانا محمد جمیل اختر ندوی، مفتی جمیل احمد نذیری، مولانا محمد شاہد قاسمی، مفتی عبدالرحیم قاسمی، مولانا نعمت اللہ قاسمی، مفتی سعید الرحمٰن قاسمی، مولانا شیر علی گجراتی، مولانا محمد حذیفہ، مولانا ابوالبقاء ندوی، مولانا افتخار احمد مفتاحی، مفتی محمد اکبر مظفر پوری)۔

۷-"بخار القدر متی وصل للحلق باستنشاق أوجب القضاء لأن دخان البخور و بخار القدر کل منهما جسم یتکیف به الدماغ ویتقوی به" (الموسوعۃ الفقہیہ ۲۸/ ۳۶)(مقالہ: مولانا اشتیاق احمد اعظمی)۔

۸-مولانا عبدالحی فرنگی محلی تحریر فرماتے ہیں:

"إن إدخال دخان التنباک المتعارف فی زماننا مفسد لأنه إدخال لا دخول ویمکن الاحتراز عنه" (حاشیہ ہدایہ ۱/ ۱۹۸)(مقالہ: مولانا خورشید انور اعظمی)۔

فتاوی:

۱-امداد الفتاوی (۲/ ۱۳۸) میں ہے کہ اگر روزہ دار کو ایسے فعل سے بچنا اور احتراز کرنا بغیر نقصان وحرج کے ممکن ہو جو اس کے حلق میں غبار یا دھوئیں کے داخل ہونے کا باعث ہو، باوجود اس کے اس فعل کو کرے تو روزہ فاسد ہو جائے گا (مقالہ: مفتی تنظیم عالم قاسمی)۔

۲-فتاوی دار العلوم (۶/ ۴۱۸) میں رد المحتار کے حوالہ سے بحالت روزہ دوا سونگھنے کو مفسد قرار دیا گیا ہے (مقالہ: مفتی تنظیم عالم قاسمی)۔

بعض حضرات نے اپنی رائے کا اظہار اس طرح کیا ہے:

۱-بھاپ دھواں کے مانند ہونے کی وجہ سے اور اس میں پانی کا کچھ نہ کچھ حصہ ہونے کی وجہ سے اور اس کے شرب کے دائرہ میں آجانے کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جائے گا (مقالہ: مولانا عبد القیوم پالنپوری، مولانا محمد اعظمی، مولانا عبد اللہ خالد، مفتی محمد خالد حسین قاسمی، مولانا عزیر اختر قاسمی، مولانا بدر احمد مجیبی، مولانا محمد شاہد قاسمی، مفتی محمد سلمان منصور پوری)۔

۲-ابلتے ہوئے گرم پانی میں دوا ڈال کر بشکل بھاپ منہ اور ناک سے کھینچنا تو درست معلوم نہیں ہوتا، البتہ بھاپ کو سامنے رکھ کر معمول کے مطابق سانس لینا جس سے بھاپ اور دوا کا اثر اندر پہنچ جائے درست ہونا چاہئے (مقالہ: مولانا رحمت اللہ ندوی)۔

۳-ناک کی نالیوں کا تعلق جوف معدہ سے ہوتا ہے اور دونوں کے درمیان ایسا منفذ

موجود ہے جس کے ذریعہ دونوں طرف سے چیزیں آجاسکتی ہیں اور بھاپ کی شکل میں دوا جوف معدہ تک پہنچتی ہے، لہذا اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا (مقالہ: مولانا مظاہر حسین عماد قاسمی، مولانا حفیظ الرحمن اعظمی)۔

۴-مولانا عبد اللطیف پالنپوری ایک رائے یہ دیتے ہیں کہ اگر مسامات کے ذریعہ بھاپ اندر پہنچائی جاتی ہو جس سے دوا کے اثرات بھی اندر پہنچتے ہوں تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

۵-مولانا عزیر اختر قاسمی لکھتے ہیں کہ بھاپ لینے کی صورت میں ایک شی کو خارج سے جوف معدہ یا جوف دماغ میں داخل کرنا لازم آتا ہے، لہذا اپھارہ لینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا (موسوعہ فقہیہ ۲۸/ ۳۰۶، جدید فقہی مسائل ر ۱۸۷)، یہی وجہ ہے کہ اگر بتی کا دھواں لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے (فتاوی دار العلوم)۔

۶-مولانا ریاض احمد قاسمی فساد صوم کے لئے قصد و ارادہ کے ساتھ دھواں کے داخل کرنے کو ضروری مانتے ہیں، اگر بالقصد نہیں بلکہ از خود داخل ہوجائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، اور اس کی نظیر میں مولانا ظفر احمد تھانوی کا یہ فتوی پیش کرتے ہیں:

سوال: حالت روزہ میں قرآن مجید پڑھتے وقت پاس ہی عود اور اگر بتی جلائی جائے اور اس سے دھواں حلق میں جائے تو روزہ فاسد ہوگا یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں روزہ فاسد نہیں ہوگا، ہاں اگر بتی کو پاس رکھ کر اس کے دھوئیں کو سونگھا جائے اور حلق میں داخل کیا جائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔

۷-مولانا نیاز احمد بنارسی لکھتے ہیں کہ جوف دماغ اور جوف بطن کے درمیان ایک منفذ اصلی ہوتا ہے، اس منفذ اصلی کے ذریعہ جو چیز جوف دماغ میں پہنچتی ہے وہ جوف بطن میں بھی لازماً پہنچ جاتی ہے، لہذا انہیلر اور بھاپ کے استعمال کے حکم میں کوئی فرق نہیں ہوگا اور مفسد صوم تصور کیا جائے گا۔

۸-مولانا محمد حذیفہ کا کہنا ہے کہ اس میں دوا کا اثر ہونے کی وجہ سے صلاح بدن بھی

ہے اور آدمی کے اختیار کو بھی دخل ہے اس لئے قضا کے ساتھ کفارہ بھی لازم ہونا چاہئے، اگر اضطرار اور سخت مجبوری ہو تو پھر کفارہ نہ ہوگا۔

۹-مفتی محمد فیاض قاسمی لکھتے ہیں کہ دوا کا بھاپ جوف دماغ یا جوف معدہ میں منفذ اصلی کے ذریعہ اندر تک پہنچتا ہے جو کہ مصلح للجسم بھی ہے اس لئے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۱۰-ڈاکٹر ظفر الاسلام اعظمی کی رائے ہے کہ ابلتے ہوئے گرم پانی میں دوائیں ڈال کر بھاپ لینا مفسد ہوگا، "وفي حكم المائع البخور و بخار القدر إذا استنشقهما فوصلا إلى حلقه" (الفقہ الاسلامی وأدلتہ ۳؍۱۷۱۴) (نیز دیکھئے مقالہ: مفتی محمد مقصود رامپور)۔

عدم فساد صوم کے قائلین:

بعض مقالہ نگار حضرات بھپارہ لینے کو ہوا اور آکسیجن پر قیاس کرتے ہوئے مختلف اسباب کی بنیاد پر روزہ نہ ٹوٹنے کے قائل ہیں، ان کی آراء درج ذیل ہیں:

۱-مولانا اقبال احمد قاسمی اور مولانا ذکاء اللہ شبلی کا کہنا ہے کہ بھپارہ یا بھاپ کے ذریعہ مریض کا علاج کرنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے، دلیل کے طور پر فتاوی محمودیہ کی یہ عبارت پیش کرتے ہیں:

یونانی اطباء بعض امراض کے علاج میں بھپارہ دیتے ہیں، جس سے مسامات کھل کر دوا کے اثرات اندر داخل ہوتے ہیں، اور اکثر مسامات سے ہی پسینہ کے راستے امراض باہر آجاتے ہیں، اور کبھی مادہ کثیفہ کو رقیق بنا کر بصورت اسہال یا پلٹس مادہ خارج کردیا جاتا ہے، غرضیکہ جو فائدہ حلق کی راہ سے دوا جوف معدہ میں پہنچانے سے حاصل ہوتا ہے، وہی بھپارہ دینے سے حاصل ہوتا ہے اور یہ طریقہ علاج طب قدیم میں موجود ہے، جدید انکشاف نہیں، فقہاء مجتہدین اس سے خوب واقف ہیں مگر اس کو مفسد صوم قرار نہیں دیا (فتاوی محمودیہ ۱۰؍۱۴۹) (نیز دیکھئے مقالہ: مولانا محفوظ الرحمن شاہین جمالی، مولانا عبدالتواب اناوی)۔

۲-ڈاکٹر ظفر الاسلام اعظمی کی رائے میں آج کل کے مشینی طریقے آکسیجن وغیرہ

ہوسکتی ہے، آکسیجن تو ایک طرح کی ہواہی ہے اس کو گیس پر قیاس کیا جاسکتا ہے، اور گیس کو بالقصد سونگھنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، اس لئے اس سے بھی روزہ فاسد نہ ہوگا، جیسا کہ **مولانا خالد** سیف اللہ رحمانی بھی گیس سے عدم فساد کے قائل ہیں (دیکھئے: کتاب الفتاوی ۳/ ۳۹۷)۔

۳-**مولانا** سلطان احمد اصلاحی کے نزدیک روزہ کی حالت میں بھاپ کے ذریعہ دواؤں کا لینا درست اور بلاکراہت جائز ہے، موصوف نے کہرے پر اسے قیاس کیا ہے کہ اگر کوئی شخص بحالت روزہ سخت کہرے میں گھر سے باہر نکلے تو کہرہ اس کی ناک اور حلق سے اس کے پھیپھڑے اور پیٹ میں لگاتار داخل ہوگا، اس سے روزہ ٹوٹنے کی رائے کسی صورت نہیں دی جاسکتی۔

۴-**مولانا** محفوظ الرحمٰن شاہین جمالی صاحب فتاوی محمودیہ کی عبارت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ دھواں اور بھپارہ لینے کے درمیان ایک بنیادی فرق ہے، اور وہ یہ کہ کسی مادہ کثیفہ کو رقیق بنا کر ہوا میں شامل کر کے اتنا لطیف بنا دینا کہ وہ ہوا میں گم ہوجائے اور ہوا کا حکم اختیار کرلے جیسا کہ بھپارہ میں ہوتا ہے، جبکہ دھواں میں یہ شکل نہیں ہوتی، اس کا مادہ کثیفہ ہوا میں بعینہ موجود رہتا ہے، لہذا دھواں کے ادخال فی الحلق سے روزہ فاسد ہوجائے گا لیکن بھپارہ میں دوا کے لطیف اجزاء مسامات کے راستے اندر داخل ہوتے ہیں، بنابریں اس صورت میں روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

۵-مفتی محمد مقصود کا کہنا ہے کہ کسی مشین کی مدد سے دوا کا اثر حاصل کرنا اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ مشین سے اثر لینے سے بھاپ کا وجود ہوتا ہے، دوا کا وجود نہیں ہوتا، اس صورت کو موصوف نے خوشبو پر قیاس کیا ہے، اور ولا یتوهم انه كشم الورد..... کو اپنا مستدل بنایا ہے۔

۶-مفتی سید باقر ارشد قاسمی کے بقول دوا کی تاثیر لئے ہوئے جو بخارات اٹھتے ہیں وہ گیس کی صورت میں ہوتے ہیں، اور یہ ناک اور منہ کے مسامات کے ذریعہ اندر پہنچتے ہیں، راست معدہ یا دماغ میں نہیں پہنچتے، لہذا عند الضرورت اس طریقہ سے دوا لی جاسکتی ہے۔

۷-ڈاکٹر شمیم اختر قاسمی کے مطابق پانی کا بھپارا لینے سے بھوک و پیاس کی شدت زائل نہیں ہوتی کیونکہ اس کے بھاپ میں اس طرح کی صلاحیت نہیں ہوتی،موصوف نے مراقی الفلاح کی عبارت: **لو أدخل دخانا بصنعه**......اور شامی کی عبارت: **دخل حلقه غبار أو ذباب**......ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ان جزئیات میں بلاضرورت دھواں کو اندر داخل کرنے کی بات کہی گئی ہے جبکہ یہاں بغرض علاج دوا کی ضرورت سے بھپارا لینے کا مسئلہ ہے، ان دونوں صورتوں میں اس کا معاملہ ایک دوسرے سے مختلف ہوگا،لہذا پانی کا بھپارا کسی دوا کے ساتھ لینے کی صورت میں بھی روزہ فاسد نہ ہوگا، اور بلاکراہت جائز ہوگا۔

۸-مولانا عبدالتواب اناوی کہتے ہیں کہ بھاپ میں دوا کے ذرات نہیں ہوتے بلکہ اس کا اثر ہوتا ہے، اور کسی چیز کا اثر معدہ میں داخل ہونا مفطر صوم نہیں ہوا کرتا جیسا کہ مسامات یا نسوں کے ذریعہ کوئی چیز جوف معدہ میں پہنچ جائے تو افطار کا حکم نہیں ہوتا،لہذا صورت مسئولہ میں خواہ ضرورت شدیدہ ہو یا غیر شدیدہ بھپارہ کے ذریعہ طریقہ علاج کو مفطر صوم قرار نہیں دینا چاہئے۔

سوال نمبر ۴:موجودہ دور میں جسم کے اندر دواؤں کے پہنچانے کی ایک صورت انجکشن کی اختیار کی گئی ہے،جو جسم کے مختلف حصے میں لگائے جاسکتے ہیں، انجکشن کے ذریعہ دوا کسی خاص حصہ میں بھی پہنچائی جاتی ہے اور رگوں میں بھی پہنچائی جاتی ہے، تاکہ خون کے ساتھ پورے جسم میں اس کی رسائی ہوجائے، پھر بعض انجکشن محض دوا کی ضرورت پوری کرتے ہیں اور بعض وہ ہیں جو جسم کی غذا کی ضرورت پوری کرتے ہیں، پس انجکشن کے ذریعہ جسم کے اندر دوا پہنچانا یا جسم کی غذائی ضرورت کو پوری کرنا مفسد صوم ہے یا نہیں یا اس سلسلہ میں کچھ تفصیل بھی ہے؟

عدم فساد صوم کے قائلین:

اکثر مقالہ نگار حضرات اس کے قائل ہیں کہ انجکشن کے ذریعہ جو دوا جسم میں داخل کی جاتی ہے چونکہ وہ براہ راست جوف معدہ یا جوف دماغ میں منفذ اصلی کے ذریعہ یا بطریق معتاد

نہیں پہنچتی ہے، لہذا اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا (مقالہ: مولانا محفوظ الرحمن شاہین جمالی، مولانا اقبال احمد قاسمی، مولانا افتخار احمد مفتاحی، مفتی محمد فیاض قاسمی، مفتی حبیب اللہ قاسمی، مولانا رشید احمد، مولانا خورشید احمد اعظمی، مفتی محمد جعفر ملی، مولانا محمد جمال الدین قاسمی، مفتی سید باقر ارشد قاسمی، مولانا شوکت ثنا قاسمی، مولانا نعیم اختر قاسمی، مولانا ابو عاصم اعظمی، مولانا نعمت اللہ قاسمی، مفتی محمد سلمان منصورپوری، مفتی ظہیر احمد کانپور، مفتی عبد الرحیم قاسمی، مولانا محمد شاہد قاسمی، مفتی جمیل احمد نذیری، مفتی محمد ثناء الہدی قاسمی، قاضی عبد الجلیل قاسمی، ڈاکٹر سید اسرار الحق سبیلی، مفتی تنظیم عالم قاسمی، مولانا عطاء اللہ قاسمی، مفتی محمد ممتاز خاں ندوی، مولانا عبد القادر عبد اللہ قادری، مولانا محمد اقبال ٹنکاروی، مولانا محفوظ الرحمن مفتاحی، مولانا غیاث الاسلام ندوی، مولانا ابوبکر قاسمی، مولانا عبد الباری، مولانا عزیر اختر قاسمی، مولانا عبد اللطیف پالنپوری، مولانا محمد فاروق بارڈولی، مولانا رحمت اللہ ندوی، مولانا حفیظ الرحمن اعظمی، مولانا عبد اللہ خالد، مولانا محمد ابو ذر قاسمی، مولانا عامر ظفر مفتاحی، مولانا محمد اعظمی، مولانا عبد القیوم پالنپوری وغیرہ)۔

بعض حضرات نے اس مسئلہ میں بھی ان دلائل کو اپنا مستدل بنایا ہے جن میں سے اکثر پیچھے گزر چکی ہیں، ان حضرات کے دلائل درج ذیل ہیں:

حدیث:

۱-''رأیت رسول الله ﷺ بالعرج یصب الماء علی رأسه وهو صائم من العطش أو من الحر'' (موطا امام مالک: باب ما جاء فی الصوم فی السفر، ابوداؤد: ۲۳۶۵) (مقالہ: مولانا شوکت ثنا قاسمی، مفتی محمد خالد حسین قاسمی)۔

۲-حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ: ''أنه کان یبلّ الثوب ویتلفف به وهو صائم'' (بدائع الصنائع ۲/۲۷۰) (مقالہ: مفتی خالد حسین قاسمی)۔

فقہ:

۱-''أو وصل من غیر الفم دواء إلی جوفه أو دماغه بأن داوی آمة وهی الشجة التی تبلغ أم الدماغ من غیر المسام قید به لأنه لو وصل إلی جوفه من

المسام لا يقضى كما لو اغتسل بالماء البارد ووجد برده في كبده وكما لو ادهن فوجد أثر الدهن في بوله أو اكتحل فوجد طعم الكحل في حلقه أو لونه في بزاقه" (شرح النقایہ ۱/۱۵۴) (مقالہ: مولانا عبدالتواب اناوی)۔

۲-"وما وصل إلى الجوف أو الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف والأذن والدبر بأن استعط أو احتقن أو أقطر في أذنه فوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ فسد صومه، وأما إذا وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من غير المخارق الأصلية بأن داوى الجائفة والآمة فإن داواها بدواء يابس لايفسد لأنه لم يصل إلى الجوف ولا إلى الدماغ ولو علم أنه وصل يفسد في قول أبي حنيفة" (بدائع الصنائع ۲/۲۴۴، ہدایہ ۱/۲۰۰) (مقالہ: مولانا عبدالتواب اناوی، مولانا ابوسفیان مفتاحی، مولانا افتخار احمد مفتاحی، مفتی محمد فیاض قاسمی، مولانا محمد شعیب اللہ خاں، مفتی حبیب اللہ قاسمی، مولانا خورشید احمد اعظمی، مفتی شاہد علی قاسمی، مفتی محمد جعفر ملی، مولانا شوکت ثنا قاسمی، مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی، مفتی محمد سلمان منصورپوری، مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی، مفتی محمد ممتاز خاں ندوی، مولانا راشد حسین ندوی، مولانا غیاث الاسلام ندوی، مولانا عبد الباری، مولانا ریاض احمد قاسمی، مولانا عبداللہ خالد، مولانا عامر ظفر مفتاحی، مولانا عطاء اللہ قاسمی)۔

۳-"لو أدهن الصائم رأسه أو شاربه لا يضره ذلك وكذا لو اختضب بحناء فوجد الطعم في حلقه لم يفسد صومه ولا يجب عليه القضاء إذ لا عبرة بما يكون من المسام وهذا قول الجمهور" (الموسوعۃ الفقہیہ ۲۸/۶۸) (مقالہ: مولانا عبدالتواب اناوی)۔

۴-"أو ادهن أو اكتحل أو احتجم وإن وجد طعمه في حلقه" (درمختار)، "لأن الموجود في حلقه أثر داخل من المسام الذي هو خلل البدن والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ للاتفاق على أن من اغتسل في ماء فوجد

برده في باطنه أنه لا يفطر" (ردالمحتار ٣/ ٣٦٧) (مقالہ: ڈاکٹر ظفر الاسلام اعظمی، مفتی محمد اکبر مظفر پوری، مولانا محمد شعیب اللہ خاں، مولانا رشید احمد، مولانا محمد حذیفہ گجرات، مفتی محمد جعفر ملی، مولانا ابو عاصم اعظمی، مفتی عبد الرحیم قاسمی، مفتی محمد ممتاز خاں ندوی، مولانا شمس الدین مظاہری، مولانا محمد عثمان گورینی، مولانا محمد مصطفیٰ عبد القدوس ندوی، مولانا ابوبکر قاسمی، مولانا ریاض احمد قاسمی، مولانا عزیر اختر قاسمی، مولانا عبداللہ خالد)۔

٥-"لأن الواصل إليه ليس من منفذ وانما من المسام، وقد روى البيهقي انه ﷺ كان يكتحل بالاثمد وهو صائم فلا يكره الاكتحال للصائم" (الفقہ الاسلامی وادلتہ ٣/ ١٧٢٠) (مقالہ: ڈاکٹر ظفر الاسلام اعظمی)۔

٦-"أو داوى جائفة أو آمة فوصل الدواء حقيقة إلى جوفه و دماغه" (درمختار) "أشار إلى أن ما وقع في ظاهر الرواية من تقييد الإفساد بالدواء الرطب مبني على العادة من أنه يصل وإلا فالمعتبر حقيقة الوصول حتى لو علم وصول اليابس أفسد أو عدم وصول الطرى لم يفسد" (شامی ٢/ ٤٠٢، کنز الدقائق / ٦٩) (مقالہ مولانا اقبال احمد قاسمی، مولانا شعیب اللہ خاں، مولانا محمد شاہد قاسمی، مولانا ریاض احمد قاسمی)۔

٧-"والداخل من المسام لا من المسالك فلا ينافيه كما لو اغتسل بالماء البارد ووجد برده في كبده وإنما كره الدخول في الماء والتلفف بالثوب المبلول لما فيه من إظهار الضجر في إقامة العبادة لأنه قريب من الافطار كذا في فتح القدير" (البحر الرائق ٢/ ٢٧٤، ردالمحتار ٣/ ٣٦٧) (مقالہ: مفتی محمد اکبر مظفر پوری، مولانا محمد شعیب اللہ خاں، مولانا محفوظ الرحمن مفتاحی، مولانا ریاض احمد قاسمی)۔

٨-"وما يدخل من مسام البدن من الدهن لا يفطر هكذا في شرح المجمع" (ہندیہ ١/ ٢٠٣) (مقالہ: مفتی محمد اکبر مظفر پوری، مولانا رشید احمد، مولانا محمد جمال

الدین قاسمی)۔"وفی دواء الجائفة والآمة أکثر المشائخ علی أن العبرة للوصول إلی الجوف والدماغ لا لکونه رطباً أو یابساً" (ہندیہ ۱/ ۲۰۳) (مقالہ: مولانا ابوسفیان مفتاحی، مولانا افتخار احمد مفتاحی، مفتی محمد جعفر ملی، مفتی ظہیر احمد کانپور، مفتی محمد ممتاز خاں ندوی)۔

۹- علامہ عبدالحیؒ لکھتے ہیں:

"والمفطر إنما هو وصول شئ بعینه من منفذ إلی الباطن ولذا لا یفطر شم العطر ونحوه" (عمدۃ الرعایہ ۱/ ۲۴۸) (مقالہ: مفتی محمد اکبر مظفر پوری)۔

۱۰-"والداخل من المسام لا ینافی کما لو اغتسل من الماء البارد" (ہدایہ ۱/ ۱۹۷)، "والمفطر الداخل من المنافذ کالمدخل والمخرج لا من المسام الذی هو خلل البدن للاتفاق فیمن شرع فی الماء یجد برده فی بطنه ولا یفطر" (فتح القدیر ۲/ ۲۵۷) (مقالہ: مولانا خورشید احمد اعظمی، مولانا محمد حذیفہ، مولانا ابوعاصم اعظمی، مولانا خورشید انور اعظمی، مولانا بدر احمد مجیبی، مولانا عبداللہ خالد)۔

۱۱-"لو أوصل الدواء إلی داخل الساق أو غرز فیه سکیناً أو غیرها فوصلت مخه لم یفطر بلاخلاف ، لأنه لا یعد عضوا مجوفا" (شرح مہذب ۵/ ۳۱۴) (مقالہ: مفتی شاہد علی قاسمی، مفتی محمد سلمان منصور پوری)۔

۱۲-"ولو داوی جائفة أو آمة بدواء فوصل إلی جوفه أو دماغه أفطر" (ہدایہ ۱/ ۲۰۰، حاشیہ ابن عابدین ۳/ ۳۳۶) (مقالہ: مولانا شوکت ثنا قاسمی، مولانا راشد حسین ندوی، مفتی محمد خالد حسین قاسمی)۔

۱۳-"ولو وضع فی عینه لبنا أو دواء مع الدهن (الأولی مع الکحل)فوجد طعمه فی حلقه لا یفسد صومه إذ لا عبرة بما یکون من المسام" (مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحاوی/ ۲۵۹) (مقالہ: مولانا محمد اعظم ندوی)۔

۱۴-"أن الدواء إذا کان رطبا فالظاهر هو الوصول لوجود المنفذ إلی

الجوف فینبنی الحکم علی الظاهر"(بدائع الصنائع ۲/ ۱۵۰، مراقی الفلاح ٦٧٢/)(مقالہ: مولانا محمد اعظم ندوی، مولانا عامر ظفر مفتاحی)۔

۱۵-"وإن أقطر فی إحلیله لا یفسد صومه فی قول أبی حنیفة و محمد رحمهما الله، وقال ابویوسفؒ علیه القضاء، وروی الحسن بن زیاد عن أبی حنیفة إذا صب فی إحلیله دهن فوصل إلی المثانة کان علیه القضاء، واضطرب قول محمدؒ، قال الفقیه أبوبکر البلخیؒ الخلاف فیما إذا وصل إلی المثانة، أما ما دام فی قصبة الذکر لا یفسد صومه بالاتفاق، لأبی حنیفةؒ أن المثانة لیس لها منفذ، وإنما یخرج البول منها بطریق الترشح وهذا الکلام یرجع إلی الطب" (فتاوی قاضی خاں ۱/ ۲۱۱)(مقالہ: ڈاکٹر اسرار الحق سبیلی، مولانا راشد حسین ندوی)۔

فتاوی:

۱-ڈاکٹروں سے تحقیق کرنے سے نیز تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ انجکشن کے ذریعہ دوا جوف عروق میں پہنچائی جاتی ہے اور خون کے ساتھ شرائین یا اوردہ میں اس کا سریان ہوتا ہے، جوف دماغ یا جوف بطن میں دوا نہیں پہنچتی، اور فساد صوم کے لئے مفطر کا جوف دماغ یا جوف بطن میں پہنچنا ضروری ہے، مطلقاً کسی عضو کے جوف میں یا عروق کے جوف میں پہنچنا مفسد صوم نہیں، لہٰذا انجکشن کے ذریعہ سے جو دوا بدن میں پہنچائی جاتی ہے وہ مفسد صوم نہیں ہے(امداد الفتاوی ۲/ ۱۴۵)(مقالہ: مولانا عبد التواب اناوی، مولانا محمد شعیب اللہ خاں، مفتی عبد الرحیم قاسمی، مولانا راشد حسین ندوی، مولانا عبد القیوم پالنپوری)۔

۲-فتاوی دار العلوم میں بدائع الصنائع کی عبارت:"وما وصل إلی الجوف أو إلی الدماغ...... "کے حوالہ سے لکھا ہے کہ انجکشن اور ٹیکہ لگوانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے(فتاوی دار العلوم ٦/ ۴۰۸)(مقالہ: مولانا عبد التواب اناوی، مولانا محمد شعیب اللہ خاں مفتاحی، مفتی عبد الرحیم قاسمی)۔

۳-مفتی عبد الرشید صاحب لکھتے ہیں:

روزہ اس چیز سے فاسد ہوتا ہے جو کسی منفذ کے ذریعہ معدہ یا دماغ میں پہنچ جائے، انجکشن سے دوا بذریعہ منفذ نہیں جاتی بلکہ عروق اور مسامات کے ذریعہ معدہ میں پہنچتی ہے اس لئے انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا (احسن الفتاوی ۴/ ۴۲۲) (مقالہ: مولانا عبد التواب اناوی، مولانا محمد مصطفیٰ قاسمی، مفتی محمد ممتاز خاں ندوی)۔

۴-مفتی نظام الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں:

عام انجکشن جو رگوں میں یا گوشت میں لگائے جاتے ہیں ان سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، روزہ فاسد صرف اس انجکشن سے ہوتا ہے، جس کے ذریعہ غذا یا دوا بعینہ قعر معدہ میں پہنچ جائے جیسے پاگل کتے کے کاٹے کا انجکشن، اس لئے جو انجکشن رگوں اور گوشت میں لگائے جاتے ہیں ان کا لگوانا بلا کراہت درست ہے، اور یہی حکم خون اور گلوکوز چڑھوانے کا ہے (نظام الفتاوی ۱/ ۱۳۳) (مقالہ: مولانا عبد التواب اناوی، مولانا محمد اعظم ندوی، مولانا محمد شاہد قاسمی)۔

۵-آنکھوں میں دوا ڈالنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا اور کان میں ڈالنے سے فاسد ہوجاتا ہے، اور قاعدہ کلیہ ہے کہ دوا یا غذا کی کوئی چیز جب بعینہ جوف معدہ میں پہنچ جائے گی خواہ کسی راستہ معتاد یا غیر معتاد سے ہو تو روزہ فاسد ہوجائے گا ورنہ نہیں (نظام الفتاوی ۱/......) (مقالہ: مولانا عبد التواب اناوی)۔

۶-مفسد صوم وہ چیزیں ہوتی ہیں کہ جوف معدہ میں دوا یا غذا بعینہ پہنچ جائے چاہے منفذ معتاد سے پہنچے چاہے منفذ غیر معتاد سے پہنچے، اور اگر دوا یا غذا بعینہ جوف معدہ میں نہ پہنچے بلکہ دوا یا غذا بعینہ صرف رگوں اور پٹھوں تک رہ جائے اور صرف اس کا اثر ونفع جوف معدہ تک پہنچے تو جب بھی روزہ فاسد نہیں ہوگا، پس ان تمام انجکشنوں میں جو شرائین ہوں یا وریدی یا استعمال سلائینی ہو، دوا یا غذا بعینہ جوف معدہ میں نہیں پہنچتی، لہذا ان میں سے کوئی مفسد صوم نہ ہوگا (منتخب نظام الفتاوی ۲/ ۱۲۵) (مقالہ: مولانا عبد التواب اناوی، مفتی عبد الرحیم قاسمی)۔

۷-مولانا ظفر احمد تھانوی اپنی کتاب ''امداد الاحکام'' میں ایک تمہیدی مقدمہ قائم کرنے کے بعد لکھتے ہیں: اس تمہید کے بعد طاعونی ٹیکہ کا حکم ظاہر ہے کہ وہ مفطر صوم نہیں ہے(امداد الاحکام ۲/۲/۱۳۲)(مقالہ: مولانا عبدالتواب اناوی، مولانا محمد مصطفیٰ قاسمی)۔

۸-مفتی محمود حسن صاحب ایک طویل سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

الجواب: روزے کی نقل کردہ تعریف، کھانے، پینے اور جماع سے صبح صادق سے غروب آفتاب تک پرہیز کرنا ہے۔

انجکشن سے چاہے وہ ۵۰ سی سی کا ہو یا اس سے کم زائد کا اس تعریف میں خلل نہیں آتا، کھانا پینا بدیہی ہے، انجکشن کو کھانا پینا نہیں کہا جاتا، رگ کاٹ کر پانی عروق (رگوں) میں پہنچانے سے جو فائدہ حاصل ہوتا ہے، یعنی رگوں کو تر اور سیراب کرنا وہ فائدہ کو پورا نہ سہی، لیکن کافی مقدار میں ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے، اس میں غوطہ لگانے، ایر کنڈیشنڈ میں داخل ہونے، سبز و شاداب مقام پر پہنچ جانے سے بھی حاصل ہوتا ہے، سر اور بدن پر تیل کی مالش سے بھی تیل اندر پہنچتا ہے اور رگوں میں تراوٹ پیدا ہوتی ہے اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، شدت گرمی کی وجہ سے کپڑا بھگو کر حالت صوم میں سر پر لپیٹنا حضرت نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے، ظاہر ہے کہ اس کا مقصد بھی رگوں کو ٹھنڈا کر کے تشنگی کی بے چینی کو ختم کرنا تھا جو بظاہر روزے کے مقصد کے خلاف ہے، یونانی اطباء بعض امراض کے علاج میں بپھارہ دیتے ہیں جس سے مسامات کھل کر دوا کے اثرات اندر داخل ہوتے ہیں اور اکثر مسامات سے ہی پسینہ کے راستہ امراض باہر آجاتے ہیں، اور کبھی مادہ کثیفہ کو رقیق بنا کر بصورت اسہال یا پلٹس مادہ خارج کر دیا جاتا ہے، غرض کہ جو فائدے حلق کی راہ دوا جوف معدہ میں پہنچانے سے حاصل ہوتا ہے وہی بپھارہ دینے سے حاصل ہوتا ہے اور یہ طریقہ علاج طب قدیم میں موجود ہے، جدید انکشاف نہیں، فقہاء ومجتہدین اس سے خوب واقف ہیں، مگر اس کو مفسد صوم نہیں قرار دیا، آج سائنس کی ترقی کی وجہ سے اگر ڈاکٹر پر اعتماد کرتے ہوئے اس کا یقین کیا جاتا ہے کہ رگوں کے ذریعہ پانی جسم میں پہنچانے سے پینے کا

مقصد حاصل ہوتا ہے اور خون رگوں میں پہنچانے سے کھانے کا مقصد حاصل ہوتا ہے اور بعض مریضوں پر تجربہ اس کا موید بھی ہے تو آج سے چودہ سو سال پہلے صادق ومصدق علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ سبحان اللہ، الحمدللہ، کھانے کا مقصد حاصل کرنے کے لئے مفید ہے اور جانثار پیروی کرنے والوں کو اس کا تجربہ بھی ہے، یہی یقین واعتقاد بہت زیادہ قوی ہے، سائنس اور ڈاکٹروں کے یقین واعتماد سے کیا اس کو بھی مفسد صوم قرار دیا جائے گا۔

غیبت کو قرآن پاک نے اکل فرمایا ہے: "أیحب أحدکم أن یأکل لحم أخیہ"۔ اور بعض کے متعلق تجربۃً قے کرا کے مشاہدہ کرنا بھی حدیث شریف میں مذکور ہے، کیا یہ بھی مفسد صوم ہے۔

بعض صورتیں ایسی بھی ہیں کہ وہاں مشاہدۃً اکل وشرب ہے مگر مقصد اکل وشرب اس پر کچھ بھی مرتب نہیں ہوتا پھر بھی وہ مفسد صوم ہے، مثلاً کسی نے ایک تل کھالیا اس سے بھوک کچھ بھی دفع نہیں ہوتی مگر روزہ فاسد ہوگیا، اور اگر بھول کر کھاپی لیا تو حقیقۃً اکل وشرب بھی پا گیا اور مقصد بھی پورا ہوگیا لیکن روزہ فاسد نہیں ہوا۔

بعض ایسی صورتیں بھی ہیں کہ جوف میں ایسی چیز داخل ہوگئی جو اکل وشرب کا فائدہ دینے کے بجائے وبال ومصیبت بن گئی مگر روزہ فاسد ہوگیا، مثلاً کسی روزے دار کے تیر مارا گیا اور لوہے کا حصہ اندر رہ گیا تو روزہ فاسد ہوگیا، سونے میں احتلام سے مقصد جماع حاصل ہوگیا، مگر روزہ فاسد نہیں ہوا، محض دیکھ کر انزال ہوگیا روزہ فاسد نہیں ہوا، سفر میں عامۃً مشقت ہوتی ہے جس کی رعایت سے شریعت نے قصر نماز کا حکم دیا اور اجازت افطار دی اور دوسرے بعض احکام میں بھی تخفیفاً سہولت اور رخصت دی اور مسافر سفر تین یوم (تین منزل تقریباً اڑتالیس میل) مقرر کی، لیکن اگر کوئی شخص تین دن کی مسافت تین گھنٹہ یا اس سے کم میں طے کرے اور بہت راحت کے ساتھ کہ کسی قسم کی مشقت پیش نہ آئے تو کیا وہ نماز قصر نہیں کرے گا یا اس کو رخصت افطار سے محروم کردیا جائے گا یا دوسرے احکام میں تخفیف کی سہولت ورخصت سے

فائدہ نہیں حاصل کر سکے گا۔

اصل یہ ہے کہ قانون پر عمل کی صورت شرعاً تجویز کر دی گئی ہے، اس طرح عمل کیا جائے اور اس پر حکم دیا جائے گا، اس کے خلاف اپنی دوسری صورت تجویز کر کے اپنے تجویز کردہ مقصد قانون کو پورا کیا گیا تو وہ شرعاً قانون پر عمل نہیں ہوگا، اور جو صورت حدود قانون کے اندر جائز ہے اس کو مقصد قانون کے خلاف قرار دے کر حدود جواز سے خارج نہیں کیا جائے گا، سرکاری قانون ہے کہ لفافہ پر ۲۵ پیسے کا ٹکٹ لگایا جائے، اب اگر کوئی شخص ۲۵ پیسے کا ٹکٹ نہیں لگاتا بلکہ ۲۵ پیسے لفافہ پر چپکا دیتا ہے اس تخیل سے کہ مقصد قانون یہ ہے کہ ۲۵ پیسے حکومت کے لئے خرچ کئے جائیں، سو میں نے ۲۵ پیسے خرچ کر دیئے تو اس کا یہ عمل قانون پر عمل نہیں ہوگا، بلکہ کہا جائے گا کہ اس نے قانون میں تحریف وترمیم کی ہے، جس کا اس کو حق نہیں تھا۔

(مقالہ: مولانا شاہین جمالی، مولانا اقبال احمد قاسمی، مفتی سید باقر ارشد قاسمی، مولانا عبداللہ اب اداوی، مفتی عبدالرحیم قاسمی)۔

۹-مولانا رحمانی لکھتے ہیں:

اب غور کیجئے تو انجکشن وگلوکوز کے ذریعہ معدے تک کوئی چیز براہ راست نہیں پہنچتی، بلکہ دوائیں رگوں میں پہنچتی ہیں اور رگوں کے ذریعہ پورے جسم پر پھیل جاتی ہیں اسی لئے انجکشن وگلوکوز کو کھانا پینا نہیں کہا جاتا، اس لئے انجکشن وگلوکوز کی وجہ سے روزہ نہ ٹوٹے گا، آگے لکھتے ہیں: ''البتہ میرا خیال یہ ہے کہ جس شخص کو بیماری کی وجہ سے گلوکوز چڑھانا ضروری نہ ہو محض تقویت کی غرض سے روزہ کی حالت میں گلوکوز چڑھانا ایک درجہ کی کراہت سے خالی نہیں، کیونکہ روزہ کا رکن اپنے آپ کو غذا سے محروم رکھنا ہے اور گلوکوز چونکہ غذا کی ضرورت ہی کو پورا کرتا ہے اس لئے گلوکوز چڑھانا گویا غذائی ضرورت کو پورا کرنا ہے، اس لئے محض تقویت کے لئے روزہ کی حالت میں گلوکوز چڑھانے سے بچنا چاہئے'' (کتاب الفتاوی ۳/ ۳۹۲) (مقالہ: ڈاکٹر ظفر الاسلام قاسمی، مفتی عبدالرحیم قاسمی)۔

۱۰-مولانا محمد یوسف لدھیانوی فرماتے ہیں:

کسی بھی انجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

عذر کی وجہ سے رگ میں بھی انجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

صرف طاقت کا انجکشن لگوانے سے روزہ مکروہ ہوجاتا ہے،گلوکوز کے انجکشن کا بھی یہی حکم ہے(آپ کے مسائل اوران کا حل ۳/۲۸۹)(مقالہ: ڈاکٹر ظفر الاسلام قاسمی)۔

۱۱-مفتی محمد شفیع عثمانی فرماتے ہیں:

انجکشن کے ذریعہ بلاشبہ دوایا اس کا اثر پورے بدن کے ہر حصے میں پہنچ جاتا ہے،مگر یہ پہنچنا منفذ اصلی کے راستے سے نہیں، بلکہ عروق (رگوں) کے راستے سے، یہ منفذ اصلی نہیں، اس لئے گرمی کے موسم میں کوئی شخص اگر ٹھنڈے پانی سے غسل کرتا ہے تو پیاس کم ہوجاتی ہے، کیونکہ پانی کے اجزاء مسامات کے راستے سے اندر جاتے ہیں،مگر اس کو کسی نے بھی مفسد صوم نہیں قرار دیا، اس سے یہ شبہ بھی رفع ہوگیا کہ گلوکوز وغیرہ کے انجکشن ایسے ہیں کہ ان کے ذریعہ بدن کو غذا جیسی قوت پہنچ جاتی ہے، اس لئے ان کا حکم غذا جیسا ہونا چاہئے؟ جواب واضح ہے کہ قوت پہنچانا مطلقاً مفسد نہیں جیسے ٹھنڈک پہنچانا مفسد نہیں، بلکہ منفذ اصلی کے راستے سے کسی چیز کا جوف معدہ یا دماغ میں پہنچنا مفسد ہے، وہ انجکشن میں نہیں پایا جاتا اگر چہ کہ قوت اس سے پہنچ جائے (جواہر الفقہ ۵/۱۵۶)۔

۱۲-انجکشن کے ذریعہ سے اگر دوا کا جسم جوف بدن میں نہ پہنچے تو روزہ فاسد نہ ہوگا، اگر چہ دوا کا اثر سارے جسم میں سرایت کرجاتا ہو(کفایت المفتی ۶/۲۴۰)،(مقالہ: مولانا محمد اعظم ندوی، مفتی عبدالرحیم قاسمی، مفتی محمد ممتاز خاں ندوی)۔

۱۳-بذریعہ انجکشن جسم میں دوا یا غذا پہنچانے سے روزہ ٹوٹتا نہیں ہے(فتاوی رحیمیہ ۲/۳۹)(مقالہ: مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی، مولانا عزیر اختر قاسمی)۔

۱۴-روزہ کی حالت میں انجکشن لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، اس سے روزہ فاسد نہیں

ہوتا (فتاوی امارت شرعیہ ۳/۱۶۷)(مقالہ مفتی محمد ممتاز خاں ندوی)۔

۱۵- علامہ ابن تیمیہ کے نزدیک کھانے پینے اور جماع کے معروف طریقہ کے علاوہ کسی چیز کے اندر داخل کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اس لئے انہوں نے انجکشن کے علاوہ حقنہ، تقطیر اور زخم کے ذریعہ پیٹ تک پہنچنے والی دواؤں کو بھی غیر مفسد قرار دیا (فتاوی ابن تیمیہ ۲۵/۲۳۴)(مقالہ: مولانا منور سلطان ندوی)۔

بعض حضرات نے احتیاط برتتے ہوئے کچھ قیود کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار کیا ہے:

۱- مولانا عبدالتواب اناوی یہ کہتے ہیں کہ "البتہ وہ انجکشن جو بلاواسطہ شرائین یا مسام کے دوا یا غذا جوف میں پہنچاتے ہیں وہ مفطر صوم ہیں، جیسے کتے کے کاٹے کا انجکشن کہ اس میں بلاواسطہ دوا جوف میں جاتی ہے (اسی طرح ہڑک کے مرض میں ہوتا ہے)"(مقالہ: مولانا محمد اعظم ندوی، مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی، مولانا جمیل اختر ندوی، مولانا مصطفیٰ عبدالقدوس ندوی، مفتی محمد خالد حسین قاسمی وغیرہ)۔

۲- مولانا سلطان احمد اصلاحی کہتے ہیں کہ انجکشن اگر غذا کے مقصد سے ہو تو روزہ اس سے فاسد نہ ہوگا لیکن یہ مکروہ ہوگا (مقالہ: ڈاکٹر ظفر الاسلام اعظمی، مفتی محمد اکبر مظفر پوری، مولانا محمد شعیب اللہ خاں، مفتی شاہد علی قاسمی، مولانا محمد حذیفہ، مولانا اشتیاق احمد اعظمی، مولانا جمیل اختر ندوی، مولانا نیاز احمد بنارسی، مولانا بدر احمد مجیبی، مولانا اشتیاق احمد قاسمی، مولانا شمس الدین مظاہری، مولانا محمد عثمان گورینی، مفتی انور علی اعظمی، مولانا ریاض احمد قاسمی، مولانا محمد قمر عالم قاسمی، مفتی محمد خالد حسین قاسمی)۔

۳- وہ انجکشن جو جسم کی غذائی ضرورت پوری کرے اگر وہ معدہ میں پہنچ جائے تو مفسد صوم ہوگا (مقالہ: مولانا ابوسفیان مفتاحی)۔

۴- مولانا محمد شعیب اللہ خاں لکھتے ہیں کہ انجکشن خواہ رگوں میں دیا جائے جیسے عام بیماریوں میں ہوتا ہے، یا گوشت یا پوست میں لگایا جائے جیسے ذیابیطس کے مریضوں کو انسولین

پوست میں لگاتے ہیں، یا پیٹ میں لگایا جائے، جیسے کتا کاٹے ہوئے کو پیٹ میں لگاتے ہیں، سب کا حکم ایک ہے کہ ان سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

۵-**مولانا محمد حذیفہ گجرات** کے بقول اگر کسی انجکشن سے دوا پیٹ میں پہنچتی ہے تو پھر اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا، ڈاکٹروں سے تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ اب تک تو کوئی ایسا انجکشن یہاں نہیں آیا ہے جس سے دوا پیٹ میں جاتی ہو، کتا کاٹنے کے وقت پیٹ پر ناف سے قریب جو انجکشن لگایا جاتا ہے اس میں دوا پیٹ میں نہیں جاتی، بلکہ چمڑی کے نیچے کی پرت میں جاتی ہے، اس لئے اس سے بھی روزہ فاسد نہ ہوگا (**نیز دیکھئے مقالہ: مولانا محمد مصطفیٰ قاسمی**)۔

۶-جبکہ **مولانا شیر علی گجراتی** لکھتے ہیں کہ جو انجکشن براہ راست پیٹ میں لیا جاتا ہے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، اس لئے کہ براہ راست دوا معدہ تک پہنچ رہی ہے، "أو داوی جائفة أو آمة فوصل الدواء حقیقة إلی جوفه و دماغه" (شامی ۳/۳۷۶)۔

۷-**مولانا خورشید انور اعظمی** لکھتے ہیں کہ ایسے انجکشن سے حتی الامکان بچنا بہتر ہے جس سے غذا کی ضرورت پوری ہورہی ہو، اس وجہ سے کہ یہ روزہ کے تعلق سے شریعت کی منشا و مزاج کے خلاف ہے۔

۸-**مفتی محمد ممتاز خاں ندوی** کی رائے یہ ہے کہ محض بھوک اور پیاس کی شدت کو کم کرنے کے لئے ڈرپ لگوانے سے زجراً روزہ فاسد ہوجانا چاہئے، کیونکہ ڈرپ لینے سے روزہ کا اصل مقصد ہی فوت ہوجائے گا۔

۹-**مولانا راشد حسین ندوی** لکھتے ہیں کہ چونکہ علماء کا اس کے بارے میں اختلاف ہے، لہذا احتیاطاً ضرورت شدیدہ کے بغیر روزہ کی حالت میں دن میں نہ لگوانا چاہئے۔

۱۰-**مولانا مظاہر حسین عماد قاسمی** لکھتے ہیں کہ جو انجکشن جسم کی غذائی ضرورت کے لئے کافی ہو اس کے استعمال سے روزہ فاسد ہوجائے گا، اس لئے کہ وہ انجکشن اکل وشرب کے حکم میں ہے (**نیز دیکھئے مقالہ: مولانا کلیم اللہ عمری**)۔

۱۱- جو انجکشن غذائیت وطاقت کا فائدہ دیتی ہے وہ مفسد صوم ہوگی (مقالہ مولانا محمد اعظمی)۔

۱۲- مولانا منور سلطان ندوی ''ادارۃ الاوقاف والبحوث دبئی'' کے فتوی کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ انجکشن اگر محض طاقت حاصل کرنے کے لئے یا روزہ کے نتیجہ میں پیدا کمزوری کو دور کرنے کے لئے لیا جائے تو ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا، اور محتاط قول یہی ہے۔

روزہ کے فاسد ہو جانے کے قائلین:

بعض حضرات نے انجکشن سے روزہ کے فاسد ہو جانے کی مختلف وجوہات بیان کی ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱- مفتی محمد مقصود رامپوری کی رائے ہے کہ اگر وہ دوا انجکشن کے ذریعہ مقام آمہ یا جائفہ تک پہنچے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، ورنہ نہیں۔ آگے لکھتے ہیں کہ مزید اس بارے میں ہمیں فقہ کا کوئی جزئیہ نظر نہیں آیا۔

۲- مولانا ابو البقاء ندوی لکھتے ہیں کہ اگر انجکشن کے ذریعہ دوا رگوں میں پہنچائی جائے تو وہ مفسد صوم ہے، ہاں اگر گوشت میں انجکشن لگایا جائے تو وہ مفسد نہ ہوگا، وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ جو دوا رگوں میں پہنچائی جاتی ہے وہ چند منٹوں میں تمام اجزائے جسم تک پہنچ کر استقرار حاصل کر لیتی ہے، اس کے بعد موصوف نے استاذ عبد الحمید کی کتاب ''الفقہ الحنفی فی ثوبہ الجدید'' (۱/ ۴۴۳) سے ایک طویل عبارت فساد صوم کے بارے میں نقل کی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ اصل اعتبار دوا کے یقینی طور پر جسم کے اندر پہنچنے اور نہ پہنچنے کا ہے، اور ظاہر ہے کہ دوا جسم میں داخل ہو کر تمام اجزائے جسم میں پھیل جاتی ہے، اور وہ جسم میں استقرار بھی کرتی ہے، اور اس میں صلاح بدن بھی موجود ہے، لہذا انجکشن کو مفسد صوم ہونا چاہئے۔

۳- مولانا ارشاد احمد اعظمی کا کہنا ہے کہ اگر انجکشن کے ذریعہ دوا رگوں تک پہنچائی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، دلیل کے طور پر المغنی (۴/ ۳۵۴) کی یہ عبارت: ''وکذلک لو جرح نفسه أو جرحه غيره باختياره فوصل إلى جوفه'' نقل کی ہے، اور کہتے ہیں کہ

امام ابوحنیفہ اسی بنیاد پر پیٹ کے گہرے زخم میں تر دوا کے استعمال سے روزہ ٹوٹنے کے قائل ہیں۔

۴-ڈاکٹر شمیم اختر قاسمی کی رائے ہے کہ انجکشن کے استعمال کی اجازت نہیں دی جانی چاہئے تا کہ روزہ کی روح برقرار رہ سکے، موصوف نے درج ذیل عبارتوں سے استدلال کیا ہے:

''مگر جو (انجکشن) انٹر وینس یعنی نسوں میں لگتا ہے وہ تو براہ راست دماغ اور معدہ تک پہنچتا ہے، شریعت کے بے شمار مسائل کا مدار گمان غالب پر ہے، اس لئے یہاں گمان غالب سے آگے ایک تجربہ اور مشاہدہ موجود ہے، اس لئے علماء کو اس مسئلہ پر نظر ثانی ضرور کرنی چاہئے، اس لئے کہ اگر ناک، کان اور سرین کے ذریعہ جس طرح دوا یا تیل وغیرہ کا اثر پہنچتا ہے، اس سے بھی زیادہ یقین کے ساتھ انجکشن سے ان چیزوں کا دماغ اور معدہ تک نہ صرف اثر پہنچتا ہے بلکہ اس سے اصلاح بدن بھی ہوتی ہے، اسی بنا پر فقہاء کان میں تیل ڈالنے کو مفسد صوم قرار دیتے ہیں اور کان میں پانی چلے جانے کو نہیں، صاحب ہدایہ لکھتے ہیں:

''ولو أقطر في أذنيه الماء أو دخلها لا يفسد صومه لانعدام المعنى والصورة بخلاف ما إذا أدخله الدهن''، پانی اور تیل میں فرق کیوں ہے، اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ:''اي صب في أذنه دهنا ونحوه مما فيه صلاح البدن'' یعنی پانی اگر کان میں ڈالا جائے تو بدن کو کوئی تقویت نہیں ہوتی، برخلاف تیل کے کہ اس سے بدن کو تقویت ملتی ہے، اگر کوئی شخص سرمہ لگائے اور اس کا اثر حلق تک محسوس ہو تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اس لئے کہ آنکھ اور حلق کے درمیان براہ راست کوئی منفذ نہیں ہے، اس کے سلسلہ میں مولانا عبدالحئی صاحب لکھتے ہیں:''والمفطر إنما وصول شئ بعينه من منفذ إلى الباطن'' (مفطر صوم وہ چیز ہے جو بعینہ ظاہری منفذ سے باطنی منفذ تک پہنچ جائے) ظاہر ہے کہ نسیں پورے جسم اور دماغ ومعدہ سب کے لئے نہ صرف منفذ ہیں بلکہ براہ راست ان کا تعلق دماغ سے ہوتا ہے، اس لئے جو دوا انجکشن کے ذریعہ داخل کی جاتی ہے وہ اپنی اصلی حالت میں معدہ اور دماغ تک پوری

سرعت کے ساتھ پہنچتی ہے اور اس کی وجہ سے اس کا اثر بھی جلد ہوتا ہے، ان وجوہ سے راقم الحروف کو انجکشن کے مسئلہ میں خاص طور پر جو انجکشن نسوں میں لگتے ہیں ان کے بارے میں برابر خلش رہی ہے، جب اس سے کم تر موثر چیزوں سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے تو پھر انجکشن سے کیوں نہ ہو؟ یہ حکم گلوکوز یا خون وغیرہ چڑھانے کا بھی ہے، یہ مسئلہ فن طب وڈاکٹری کا ہے، ہمارے قدیم فقہاء کو اپنی طبی تحقیقات کی بنا پر دماغ ومعدہ تک پہنچنے کی جو صورتیں مشاہدے سے معلوم ہوئیں ان پر فتوی دیا اور اب معدہ ودماغ تک پہنچنے کی صورتیں بدل گئی ہیں (اسلامی فقہ: مولانا مجیب اللہ ندوی: ۱/ ۳۹۴)۔

علامہ یوسف القرضاوی سے جب اس مسئلہ کے سلسلہ میں استفسار کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس بارے میں فقہاء کی دو متضاد رائیں ملتی ہیں، جواز اور عدم جواز کی، گرچہ میری رائے علماء کے ان گروہ کے ساتھ ہے جو جواز کے قائل ہیں، تاہم اس سلسلہ میں ان باتوں کا ضرور خیال رکھا جائے:

روزہ کی حالت میں اس قسم کے انجکشن سے پرہیز کرنا چاہئے، رمضان کی راتوں میں یہ انجکشن لئے جاسکتے ہیں، اگر دن کے وقت اس انجکشن کا لگانا ضروری ہو تو اللہ تعالی نے ویسے ہی مریض کے لئے روزے معاف کئے ہیں، اس قسم کے انجکشن سے معدہ میں براہ راست کوئی غذا تو نہیں پہنچتی، البتہ ان کے استعمال سے بدن میں ایک قسم کا نشاط اور قوت آجاتی ہے اور یہ باتیں روزہ کے منافی ہیں (فتاوی یوسف القرضاوی (اردو) ص/ ۱۶۸)۔

سوال نمبر ۵: جسم میں نمکیات کی کمی کو پورا کرنے اور غذا سے مطلوبہ قوت فراہم کرنے کے لئے "گلوکوز" چڑھایا جاتا ہے، یہ چونکہ ایک حد تک غذا کا متبادل ہے، اس لئے اس سے بھوک کا احساس کم ہو جاتا ہے اور بھوک کی وجہ سے پیدا ہونے والی کمزوری سے بھی آدمی محفوظ رہتا ہے، روزہ کی حالت میں کیا اس طرح گلوکوز کا استعمال درست ہوگا، جبکہ یہ فطری منفذ سے داخل نہیں کیا جاتا، لیکن اس کی وجہ سے ترک اکل وشرب سے پیدا ہونے والی کیفیت بھی انسان کے اندر متحقق نہیں ہوتی۔

روزہ فاسد نہ ہونے کے قائلین:

اکثر حضرات کا کہنا ہے کہ گلوکوز بھی چونکہ براہ راست جوف معدہ میں بذریعہ منفذ اصلی نہیں دیا جاتا ہے تو اس کو چڑھانے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا (مقالہ: مولانا عامر ظفر مفتاحی، مولانا محفوظ الرحمٰن شاہین جمالی، مولانا عبد القیوم پالنپوری، مولانا محمد ابوذر قاسمی، مولانا محمد فاروق بارڈولی، مولانا عبد اللطیف پالنپوری، مولانا عزیر اختر قاسمی، مولانا ریاض احمد قاسمی، مولانا عبد الباری، مولانا ابوبکر قاسمی، مولانا محفوظ الرحمٰن مفتاحی، مولانا مصطفیٰ عبد القدوس ندوی، مولانا عبد القادر عبد اللہ قادری، مولانا محمد عثمان گورینی، مولانا راشد حسین ندوی، مولانا شمس الدین مظاہری، مفتی محمد ممتاز خاں ندوی، مولانا عطاء اللہ قاسمی، مولانا اشتیاق احمد قاسمی، مولانا بدر احمد مجیبی، مولانا نیاز احمد بناری، مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی، مفتی جمیل احمد نذیری، مولانا محمد شاہد قاسمی، مولانا خورشید انور اعظمی، مفتی عبد الرحیم قاسمی، مفتی ظہیر احمد کانپور، مفتی محمد سلمان منصورپوری، مولانا نعمت اللہ قاسمی، مولانا محمد مصطفیٰ قاسمی، مولانا ابو عاصم اعظمی، مولانا نعیم اختر قاسمی، مولانا محمد جمال الدین قاسمی، مفتی محمد جعفر ملی، مولانا خورشید احمد اعظمی، مولانا رشید احمد، مفتی حبیب اللہ قاسمی، مولانا ابوسفیان مفتاحی، مولانا اقبال احمد قاسمی، مولانا محمد ذکاء اللہ شبلی، مولانا عبد التواب اناوی)۔

تمام حضرات کے دلائل تقریباً وہی ہیں جو جواب نمبر ۴ کے تحت گذر چکے ہیں اس لئے یہاں صرف چند دلائل پر اکتفا کیا جاتا ہے:

فقہ:

۱-''لأن الوصول إلی الجوف من المخارق الأصلية متيقن به ومن غيرها شكوک فيه فلا نحكم بالفساد مع الشک'' (بدائع الصنائع ۲/۲۹۳) (مقالہ: مولانا محمد ابوذر قاسمی)۔

۲-''المقصود من الصوم معناه وهو كونه وسيلة إلی الشكر والتقوی

و قهر الطبع الباعث علی الفساد ولا یحصل شئ من ذلک إذا وصل الغذاء إلی جوفه" (بدائع الصنائع ۲/۱۰۶) (مقالہ: مولانا ابو البقا ندوی)۔

۳-"کما لو اغتسل بالماء البارد فوجد برودته في کبده لکن ینبغي أن یکون مکروها" (مجمع الأنہر ۱/۲۴۵) (مقالہ: مولانا عبداللہ خالد)۔

۴-فلا یضر وصول الکحل من العین أو الدهن أو ماء الاغتسال وإن وجد له أثر باطن بتشرب المسام (وهي ثقب الجسد) لأن ذلک لیس من منفذ مفتوح انفتاحاً ظاهراً محسوساً، لأن انفتاح المسام لا یحس (حاشیہ الشیخ الیجوری علی متن ابی شجاع ۱/۴۳۳) (مقالہ: مولانا محمد اعظم ندوی)۔

۵-"وإنما کره أبوحنیفة ذلک أعني الدخول في الماء والتلفف بالثوب المبلول لما فیه من إظهار الضجر في إقامة العبادة لا لأنه قریب من الإفطار" (فتح القدیر ۲/۲۵۷، درمختار ۳/۳۶۷) (مقالہ: مولانا خورشید احمد اعظمی)۔

فتاوی:

۱-مولانا رحمانی صاحب تحریر فرماتے ہیں:

میرا خیال یہ ہے کہ جس شخص کو بیماری کی وجہ سے گلوکوز چڑھانا ضروری نہ ہو محض تقویت کی غرض سے روزہ کی حالت میں گلوکوز چڑھانا ایک درجہ کی کراہیت سے خالی نہیں، کیونکہ روزہ کا رکن اپنے آپ کو غذا سے محروم رکھنا ہے، اور گلوکوز چونکہ غذائی ضرورت ہی کو پورا کرتا ہے اس لئے گلوکوز چڑھانا گویا غذائی ضرورت کو پوری کرنا ہے، اس لئے محض تقویت کے لئے روزہ کی حالت میں گلوکوز چڑھانے سے بچنا چاہئے (کتاب الفتاوی ۳/۳۹۲) (مقالہ: ڈاکٹر ظفر الاسلام قاسمی، مفتی عبدالرحیم قاسمی)۔

۲-مولانا یوسف لدھیانوی لکھتے ہیں:

گلوکوز لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا - ایک جگہ اور تحریر فرماتے ہیں: گلوکوز لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، بشرطیکہ یہ گلوکوز کسی عذر کی وجہ سے لگایا جائے، بلا عذر گلوکوز چڑھانا مکروہ

ہے (آپ کے مسائل اور ان کا حل ۳؍ ۲۸۸) (مقالہ: ڈاکٹر ظفر الاسلام قاسمی، مولانا حفیظ الرحمٰن اعظمی، مفتی انور علی اعظمی، مولانا محمد مصطفی قاسمی)۔

بعض حضرات اس مسئلہ میں اپنی رائے دینے میں تفصیل سے کام لیتے ہیں، مثلاً:

☆ مولانا عامر ظفر مفتاحی کہتے ہیں کہ اگر کوئی عارضہ لاحق ہو جیسے کمزوری، بلڈ پریشر میں کمی، اور اس کی وجہ سے گلوکوز چڑھایا جائے تو روزہ فاسد بلکہ مکروہ بھی نہ ہوگا (نیز دیکھئے مقالہ: مولانا مظاہر حسین عماد قاسمی، مفتی تنظیم عالم قاسمی، مولانا خورشید احمد اعظمی)۔

☆ بلا ضرورت استعمال کرنا خلاف احتیاط ہے چونکہ اس سے روزہ کا مقصد فوت ہوجاتا ہے (مولانا رحمت اللہ ندوی)۔

☆ ''یا معشر الشباب ...... ومن لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء'' (مسلم) اس حدیث کے اشارۃ النص سے معلوم ہوتا ہے کہ تقوی اور وجاء کا تحقق بھوک اور ترک جماع پر موقوف ہے، لہذا ہر وہ بات جس سے بھوک وترک جماع کی حقیقت ختم ہوجائے اس کو مفطر صوم قرار دیا جائے گا (مولانا غیاث الاسلام ندوی، مولانا اشتیاق احمد اعظمی)۔

☆ روزہ فاسد تو نہ ہوگا مگر بلا ضرورت نہ چڑھائے (مولانا محمد اقبال ٹنکاروی، مولانا محمد جمیل اختر ندوی)۔

☆ ایسے گلوکوز کے استعمال سے حتی الامکان احتراز اولی ہے جس سے غذا کی ضرورت پوری ہورہی ہو (مولانا خورشید انور اعظمی)۔

☆ بلا شدید عذر کے روزے کی حالت میں گلوکوز نہیں چڑھوانا چاہئے کیونکہ یہ روزے کی حکمت کے خلاف ہے (مفتی محمد سلمان منصور پوری)۔

☆ مفسد صوم تو نہیں ہے لیکن احتیاط یہ ہے کہ اسے مغرب تک مؤخر کیا جائے تاکہ روزہ عزیمت کے ساتھ مکمل ہو (مولانا محمد اعظم ندوی)۔

☆ محض تقویت کے لئے روزہ کی حالت میں گلوکوز چڑھانے سے بچنا چاہئے (مولانا محمد جمال الدین قاسمی)۔

☆ بلاضرورت گلوکوز چڑھانا جائز نہیں ہوگا (مولانا محمد شعیب اللہ خاں)۔

☆ محض بھوک و پیاس کا احساس کم کرنے کے لئے اس کے استعمال سے بچنا بہتر ہے (مولانا خورشید احمد اعظمی)۔

☆ غذائی قوت حاصل کرنے کے لئے گلوکوز چڑھانے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے (مفتی حبیب اللہ قاسمی، مفتی محمد فیاض قاسمی)۔

☆ بلاضرورت گلوکوز چڑھانے سے احتراز کرنا مناسب ہے (مولانا افتخار احمد مفتاحی)۔

مکروہ ہونے کے قائلین:

☆ گلوکوز سے روزہ تو فاسد نہ ہوگا لیکن کراہت سے خالی نہیں (ڈاکٹر شمیم اختر قاسمی، ڈاکٹر ظفر الاسلام قاسمی، مولانا مصطفیٰ عبدالقدوس ندوی، مفتی انور علی اعظمی، مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی)۔

☆ بلاعذر اور بلاضرورت بحالت صوم گلوکوز چڑھانا مکروہ ہے (قاضی عبدالجلیل قاسمی، مفتی سید باقر ارشد قاسمی، مولانا عبداللہ خالد، مولانا قمر عالم قاسمی، مولانا ریاض احمد قاسمی، مولانا ابوبکر قاسمی، مولانا شمس الدین مظاہری، مولانا عطاء اللہ قاسمی)۔

☆ نشاط اور تقویت حاصل کرنے کے لئے چڑھوائے تو مکروہ ہوگا (مولانا راشد حسین ندوی، مفتی محمد ممتاز خاں ندوی، مولانا اشتیاق احمد قاسمی، مولانا بدر احمد مجیبی، مولانا نیاز احمد بناری، مفتی شوکت ثنا قاسمی، مولانا محمد حذیفہ، مفتی محمد اکبر مظفر پوری، مولانا سلطان احمد اصلاحی)۔

☆ مفسد صوم تو نہیں ہے لیکن یہ روزہ کی روح اور مقصد کے خلاف ہونے کی وجہ سے مکروہ ہوگا (ڈاکٹر سید اسرار الحق سبیلی، مولانا اشتیاق احمد اعظمی، مولانا محمد حذیفہ)۔

☆ روزہ فاسد تو نہیں ہوگا البتہ ضرورت شدیدہ کے بغیر اس کا استعمال مکروہ ہوگا (مفتی شاہد علی قاسمی)۔

فساد صوم کے قائلین:

☆ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ قوت وغذائیت کے حصول کے لئے گلوکوز چڑھانے

سے روزہ فاسد ہوجائے گا، کیونکہ یہ اکل وشرب کے دائرہ میں آتا ہے (مقالہ: مولانا محمد اعظمی، مولانا مظاہر حسین قاسمی، مولانا غیاث الاسلام ندوی)۔

☆ کیونکہ مصلح بدن چیز بدن کے اندر قرار پاتی ہے، اور یہ کہ روزہ کے بنیادی مقصد یعنی نفس امارہ اور شہوات نفسانیہ کو مغلوب و مقہور کرنا ہے، کے منافی ہے (مولانا ابو البقا ندوی)۔

☆ عام حالت میں بلا عذر گلوکوز لینے سے روزہ فاسد ہوجائے گا (مولانا منور سلطان ندوی، مفتی محمد مقصود)۔

☆ گلوکوز چڑھانا روزہ دار کے لئے مکروہ تحریمی ہے (مفتی محمد خالد حسین قاسمی)۔

☆ بغیر کسی عذر کے گلوکوز لینا بحالت صوم مکروہ ہے (مفتی سید باقر ارشد قاسمی، مولانا عبداللہ خالد)۔

☆ گلوکوز صرف معنی اکل وشرب ہے صورۃً نہیں لہذا روزہ فاسد ہوجائے گا، لیکن صرف قضا لازم آئے گی (مولانا ارشاد احمد اعظمی)۔

گلوکوز چڑھانے کے بعد پیشاب آتا ہے، اور پیشاب کا آنا دلیل ہے کہ گلوکوز معدہ تک پہنچتا ہے، لہذا گلوکوز سے روزہ ٹوٹ جائے گا (مفتی شیر علی گجراتی)۔

سوال نمبر ۶: بعض سیال یا غیر سیال دوائیں پیچھے کے راستہ سے اندر پہنچائی جاتی ہیں، اسی طرح بواسیر کے مرض میں اندرونی مسوں پر مرہم لگایا جاتا ہے، اور امراض معدہ کی تحقیق کے لئے بعض آلات بھی اندر داخل کئے جاتے ہیں، یہ صورتیں روزہ کے لئے مفسد ہوں گی یا نہیں؟

اس سوال کے تحت تین مسائل آتے ہیں: پیچھے کے راستے سے دوا ڈالنے کا مسئلہ، بواسیری مسّوں پر دوا لگانے کا مسئلہ، اور امراض معدہ کی تحقیق کے لئے پیچھے کے راستے سے آلہ کے داخل کئے جانے کا مسئلہ۔ سب سے پہلے پیچھے کے راستہ سے دوا ڈالنے کے مسئلہ پر مقالہ نگاروں کی آراء درج کی جارہی ہیں:

فسادِ صوم کے قائلین:

مقعد کے اندر سیال یا غیر سیال دواڈالنا وصول إلی الجوف ہونے کی وجہ سے مفسد صوم ہے (مفتی محمد اکبر مظفر پوری، مفتی محمد فیاض قاسمی، مولانا رشید احمد، مولانا محمد شعیب اللہ خاں، مفتی شاہد علی قاسمی، مولانا شیر علی گجراتی، مفتی محمد جعفر ملی، مولانا شوکت ثنا قاسمی، مولانا ابو عاصم اعظمی، مولانا محمد اعظم ندوی، مفتی حبیب اللہ قاسمی، مولانا محمد مصطفیٰ قاسمی، مفتی محمد سلمان منصور پوری، مفتی ظہیر احمد کانپور، مولانا خورشید انور اعظمی، مولانا محمد شاہد قاسمی، مفتی جمیل احمد نذیری، مولانا محمد جمیل اختر ندوی، مفتی ثناء الہدیٰ قاسمی، قاضی عبد الجلیل قاسمی، ڈاکٹر سید اسرار الحق قاسمی، مولانا نیاز احمد بنارسی، مفتی تنظیم عالم قاسمی، مولانا اشتیاق احمد قاسمی، مولانا عطاء اللہ قاسمی، مفتی محمد ممتاز خاں ندوی، مولانا شمس الدین مظاہری، مولانا راشد حسین ندوی، مولانا محمد عثمان گورینی، مولانا عبد القادر عبد اللہ نادری، مولانا محمد اقبال ٹنکاروی، مفتی انور علی اعظمی، مولانا مصطفیٰ عبد القدوس ندوی، مولانا محفوظ الرحمٰن مفتاحی، مولانا ابوبکر قاسمی، مولانا عبد الباری، مولانا ریاض احمد قاسمی، مولانا عزیر اختر قاسمی، مولانا محمد فاروق بارڈولی، مولانا رحمت اللہ ندوی، مولانا حفیظ الرحمٰن اعظمی، مولانا عبد اللہ خالد، مولانا مظاہر حسین عماد قاسمی، مولانا محمد ابو ذر قاسمی، مفتی محمد مقصود رامپور، مولانا ارشاد احمد اعظمی، مفتی محمد خالد حسین قاسمی، مولانا منور سلطان ندوی، مولانا ابو البقاء ندوی، مولانا عبد القیوم پالنپوری، ڈاکٹر ظفر الاسلام اعظمی، مولانا عامر ظفر مفتاحی)۔

عدم فسادِ صوم کے قائلین:

انسانی جسم کے پیچھے کے راستے سے جو چیز بھی اندر داخل کی جائے اگر وہ مقام حقنہ کے نیچے نیچے تک ہو اور خشک ہو تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا (مولانا محفوظ الرحمٰن شاہین جمالی، مولانا عبد التواب اناوی، مولانا سلطان احمد اصلاحی، مولانا اقبال احمد قاسمی، مولانا خورشید احمد اعظمی، مولانا محمد حذیفہ، مولانا محمد جمال الدین قاسمی، مولانا نعیم اختر قاسمی، مفتی محمد سعید الرحمٰن

قاسمی، مولانا نعمت اللہ قاسمی، مولانا بدر احمد مجیبی، مولانا عبد اللطیف پالنپوری، مولانا سید باقر ارشد قاسمی، ڈاکٹر شمیم اختر قاسمی)۔

بواسیری مسّے پر دوا لگانے کے سلسلہ میں فساد صوم وعدم فساد صوم کی رائے:

☆بواسیر کے مسّے مقام حقنہ سے نیچے ہوتے ہیں اس لئے اندرونی مسّوں پر دوا لگانے سے روزہ برقرار رہے گا، البتہ حقنہ کے منہ تک دوا لگانا فساد صوم کا سبب ہے (مولانا محفوظ الرحمٰن شاہین جمالی، مولانا عبد التواب اناوی، مولانا اقبال احمد قاسمی، مولانا ابوسفیان مفتاحی، مفتی محمد فیاض قاسمی، مولانا خورشید احمد اعظمی، مولانا محمد حذیفہ، مفتی محمد جعفر ملی، مولانا محمد جمال الدین قاسمی، مولانا ابو عاصم اعظمی، مولانا محمد اعظم ندوی، مفتی سعید الرحمٰن قاسمی، مفتی حبیب اللہ قاسمی، مفتی عبد الرحیم قاسمی، مولانا خورشید انور اعظمی، مولانا محمد شاہد قاسمی، مولانا اشتیاق احمد اعظمی، مفتی جمیل احمد نذیری، مفتی ثناء الہدی قاسمی، مولانا بدر احمد مجیبی، مولانا اشتیاق احمد قاسمی، مفتی محمد ممتاز خاں ندوی، مولانا راشد حسین ندوی، مولانا محمد عثمان گورینی، مولانا محمد اقبال ٹنکاروی، مفتی انور علی اعظمی، مولانا ریاض احمد قاسمی، مولانا عبد اللطیف پالنپوری، مولانا محمد فاروق بارڈولی، مولانا حفیظ الرحمٰن اعظمی، مولانا عبد القیوم پالنپوری)۔

☆اگر بواسیری مسّوں پر اس حد تک دوا یا پانی پہنچ جائے جہاں سے معدہ اسے جذب کرلے یا وہ خود معدہ میں پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا (مولانا افتخار احمد مفتاحی، مولانا شیر علی گجراتی، مولانا شوکت ثنا قاسمی، مفتی ظہیر احمد کانپوری، مولانا جمیل اختر ندوی، مولانا مصطفیٰ عبد القدوس ندوی، مولانا عبد اللہ خالد)۔

بواسیری مسّوں پر لگی دوا کے اندر پہنچ جانے کا مظنہ ضرور ہے، اس لئے احتیاط کرلینا بہتر ہے (مفتی شاہد علی قاسمی، مولانا محمد اعظم ندوی، مفتی تنظیم عالم قاسمی، مولانا غیاث الاسلام ندوی، مفتی محمد مقصود رامپور)۔

☆بواسیر کے اندرونی مسّوں پر مرہم لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا مگر خلاف احتیاط

ہے(مفتی ظہیر احمد کانپور)۔

☆ اگر بواسیر کے مریض کو پائپ کے ذریعہ دوا اندر تک پہنچائی جائے تو اس کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جائے گا(مفتی عبدالرحیم قاسمی، مولانا رحمت اللہ ندوی)۔

☆بواسیر کے اندرونی مسّوں پر دوالگانے سے روزہ فاسد ہوجائے گا(مفتی محمد اکبر مظفر پوری، ڈاکٹر سید اسرار الحق سبیلی، مولانا عطاء اللہ قاسمی، مولانا عزیر اختر قاسمی، مولانا ابو البقاء ندوی)۔

☆ کانچ کوتر کرنا اوراس پر دوالگانا مفسد صوم ہے(مولانا محمد شاہد قاسمی، مولانا خورشید انور اعظمی، مفتی ثناء الہدی قاسمی)۔

☆بواسیر کے اندرونی مسّوں پر مرہم لگایا جاسکتا ہے(مفتی سید باقر ارشد قاسمی)۔

☆ اگر یہ یقینی ہو کہ بواسیری مسّوں پر لگائے جانے والے مرہم کا کچھ بھی حصہ معدہ تک نہیں پہنچتا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا(مفتی محمد خالد حسین قاسمی، ڈاکٹر ظفر الاسلام قاسمی)۔

☆ احتیاط اسی میں ہے کہ اگر مرہم لگانا ضروری نہ ہو تو دن کے وقت اس کو استعمال کرنے سے پرہیز کرے(مولانا منور سلطان ندوی)۔

امراض معدہ کی تحقیق کے لئے آلات داخل کئے جانے کا روزے پر اثر:

☆ امراض معدہ کی تحقیق کے لئے پیچھے کے راستے سے آلات داخل کئے جائیں اور ان کا استقرار داخل جسم یا جوف بدن میں نہ ہو تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا(مولانا محفوظ الرحمٰن شاہین جمالی، مولانا عبدالتواب اناوی، مولانا سلطان احمد اصلاحی، مولانا اقبال احمد قاسمی، مولانا افتخار احمد مفتاحی، مولانا رشید احمد، مولانا محمد شعیب اللہ خاں، مفتی محمد جعفر ملی، مولانا محمد اعظم ندوی، مولانا محمد مصطفیٰ قاسمی، ڈاکٹر سید اسرار الحق سبیلی، مولانا نیاز احمد بنارسی، مولانا مصطفیٰ عبدالقدوس ندوی، مولانا ابوبکر قاسمی، مولانا محمد ابوذر قاسمی، مفتی محمد مقصود رامپور، مولانا ارشاد احمد اعظمی، مفتی سید باقر ارشد قاسمی، مفتی محمد خالد حسین قاسمی، مولانا منور سلطان ندوی، مولانا ابو البقاء ندوی،

مولانا عامر ظفر مفتاحی)۔

☆ اگر ان آلات پر پانی یا تیل لگا کر داخل بدن کیا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا چونکہ اس طرح موضع حقنہ تک پہنچنے کا خدشہ ہے (مولانا محفوظ الرحمٰن شاہین جمالی، مولانا عبد التواب انا وی، مولانا اقبال احمد قاسمی، مولانا ابوسفیان مفتاحی)۔

☆ اگر آلات خشک ہوں اور مقام حقنہ سے آگے جوف میں بھی پہنچ جائیں تو روزہ فاسد نہ ہوگا (مولانا عبد التواب ندوی، مفتی محمد اکبر مظفر پوری، مولانا خورشید احمد اعظمی ، مولانا محمد حذیفہ، مولانا شیر علی گجراتی، مولانا محمد جمال الدین قاسمی ، مولانا عبد القیوم پالنپوری)۔

☆ امراض معدہ کی تحقیق کے لئے جو آلات اندر مقعد میں داخل کئے جاتے ہیں اگر اس کا دوسرا سرا باہر رہتا ہے تو وہ مفسد صوم نہیں ہوگا (مفتی محمد فیاض قاسمی، مولانا خورشید احمد اعظمی ، مولانا شوکت ثنا قاسمی، مفتی حبیب اللہ قاسمی، مولانا محمد مصطفی قاسمی، مفتی محمد سلمان منصور پوری، مولانا خورشید انور اعظمی، مولانا محمد شاہد قاسمی، مولانا جمیل اختر ندوی، مفتی تنظیم عالم قاسمی، مولانا اشتیاق احمد قاسمی، مولانا مصطفی عبد القدوس ندوی، مولانا عزیر اختر قاسمی، مولانا رحمت اللہ ندوی، مولانا عبد اللہ خالد)۔

☆ اگر آلہ کو اندر داخل کرنے کے بعد کل یا بعض حصہ نکال کر پھر اندر داخل کر دیا جائے تو اس صورت میں روزہ فاسد ہو جائے گا (مفتی حبیب اللہ قاسمی، مفتی محمد ثناء الہدی قاسمی، ڈاکٹر ظفر الاسلام اعظمی)۔

☆ پچھلے راستہ میں آلات کے داخل کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، بشرطیکہ آلات پر کچھ لگا ہوا نہ ہو (مفتی ظہیر احمد کانپور)۔

☆ امراض معدہ کی تحقیق کے لئے بعض آلات اندر داخل کئے جائیں اور وہ اندر چھپ جائیں تو روزہ فاسد ہو جائے گا (قاضی عبد الجلیل قاسمی، مولانا اشتیاق احمد قاسمی، مولانا عزیر اختر قاسمی)۔

☆ اگر آلات معدہ تک پہنچ جائیں تو روزہ ٹوٹ جائے گا (**مولانا** بدر احمد مجیبی ،**مولانا** عطاء اللہ قاسمی)۔

☆ **آلات** وغیرہ کا داخل کرنا صلاح بدن کی غرض سے ہوتا ہے، اس لئے یہ بھی مفسد صوم ہے (**مولانا** عبد الباری متو،**مولانا** خورشید احمد اعظمی ،**مولانا** محمد شعیب اللہ خاں ،مفتی محمد جعفر ملی ،**مولانا** شوکت ثنا قاسمی ،**مولانا** ابو عاصم اعظمی ،مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی ،مفتی حبیب اللہ قاسمی ، **مولانا** نعمت اللہ قاسمی ،مفتی محمد سلمان منصور پوری ،**مولانا** خورشید انور اعظمی ،**مولانا** محمد شاہد قاسمی ، **مولانا** اشتیاق احمد اعظمی ،مفتی جمیل احمد نذیری ،مفتی ثناء الہدیٰ قاسمی ،**مولانا** نیاز احمد بنارسی ،مفتی تنظیم عالم قاسمی ،مفتی محمد ممتاز خاں ندوی ،**مولانا** راشد حسین ندوی ،**مولانا** محمد عثمان گورینی ،**مولانا** محمد اقبال ٹنکاروی ،**مولانا** ریاض احمد قاسمی ،**مولانا** عزیر اختر قاسمی ،**مولانا** عبد اللطیف پالنپوری ، **مولانا** محمد فاروق بارڈولی ،**مولانا** ارشاد احمد اعظمی ،**مولانا** عبد القیوم پالنپوری ،ڈاکٹر ظفر الاسلام اعظمی ،ڈاکٹر شمیم اختر قاسمی)۔

ان تینوں مسائل پر ذکر کئے جانے والے دلائل یکجا طور پر ذیل میں درج کئے جارہے ہیں:

فقہ:

۱-''**حتی لو علم أن الرطب لم یصل لم یفسد ولو علم أن الیابس وصل فسد صومه**'' (البحر الرائق ۲/ ۴۸۷) (**مولانا** محفوظ الرحمٰن شاہین جمالی)۔

۲-''**وقیل إن المرأة إذا حشت فرجها الداخل فسد صومها**'' (البحر الرائق ۲/ ۴۸۷) (**مولانا** محفوظ الرحمٰن شاہین جمالی)۔

۳-''**کذا لو أدخل إصبعه في إسته أو أدخلت المرأة في فرجها هو المختار إلا إذا کانت الإصبع مبتلة بالماء أو الدهن فحینئذ یفسد لوصول الماء أو الدهن**'' (البحر الرائق ۲/ ۴۸۷) (**مولانا** محفوظ الرحمٰن شاہین جمالی ،مفتی محمد اکبر مظفر پوری)۔

۴-"إذا أدخل الطبيب آلة جافة طبية إلى جوف الصائم ثم أخرجها لا يفطر" (الفقہ الحنفی ۱/ ۴۱۱) (مولانا اقبال احمد قاسمی)۔

۵-"ولو شد الطعام بخيط وأرسله في حلقه وطرف الخيط في يده لا يفسد الصوم إلا إذا انفصل ولو أدخل خشبة أو نحوها وطرفا منها بيده لم يفسد صومه، قال في البدائع وهذا يدل على أن استقرار الداخل في الجوف شرط لفساد الصوم"(البحر الرائق ۲/ ۴۸۷) (مولانا محفوظ الرحمن شاہین جمالی، مولانا افتخار احمد مفتاحی، مفتی شاہد علی قاسمی)۔

۵-"قال في الفتح والحد الذي يتعلق بالوصول إليه الفساد قدر المحقنة التي هي آلة الاحتقان، وعلى الأول فالمراد الموضع الذي ينصب منه الدواء إلى الأمعاء قلت وثبور البواسير التي تخرج وقت الاستنجاء إنها تكون داخلة قدر الإصبع والقدر الذي يصل إليه رأس المحقنة هو خمسة أصابع إلى ستة لا يكون أقل من ذلک كما أفاده الطبيب الحاذق القاضي بشير الدين اللكنوي" (شامی ۳/ ۳۹۷) (مولانا عبدالتواب اناوی)۔

۶-"ولو أدخل إصبعه في إسته أو المرأة في فرجها لا يفسد هو المختار" (ہندیہ ۲/ ۱۰۴) (مولانا عبدالتواب اناوی)۔

۷-"لا يفسد صومه لو أدخل ميزان الحرارة في دبره بشرط أن يكون جافاً لان قسماً منه يبقى في الخارج وكذلک إذا أدخل إصبعه الجافة في دبره أو أدخلتها في فرجها ويفسد الصوم إذا كانت الإصبع مبتلة لبقاء البلة في الداخل" (الفقہ الحنفی ۱/ ۴۱۲) (مولانا اقبال احمد قاسمی، مولانا ابوالبقاء ندوی)۔

۶-"أو أدخل عودا ونحوه في مقعدته وطرفه خارج وإن غيبه فسد" (شامی ۲/ ۹۹)......"أو ادخل إصبعه اليابسة فيه اى في دبره أو فرجها ولو

مبتلة فسد لبقاء شئ من البلة في الداخل''(شامی ۲/ ۹۹)(مفتی محمد فیاض قاسمی، مولانا خورشید احمد اعظمی)۔

۷-''ومن احتقن أو استعط أو أقطر في أذنه دهنا أفطر ولا كفارة عليه هكذا في الهداية''(فتاوی ہندیہ ۱/ ۲۰۴)(مولانا رشید احمد)۔

۸-''ومن ابتلع لحما مربوطا على خيط ثم انتزعه من ساعته لا يفسد وإن تركه فسد كذا في البدائع''(فتاوی ہندیہ ۱/ ۲۰۴)(مولانا رشید احمد)۔

۹-''إذا أدخل خشبة في المقعد أنه لا يفسد صومه إلا إذا غاب طرفا الخشبة، وهذا يدل على أن استقرار الداخل في الجوف شرط لفساد الصوم''(بدائع الصنائع ۲/ ۲۲۷)(مولانا رشید احمد، مولانا محمد شعیب اللہ خان)۔

۱۰-''ولم يقيدوا الاحتقان والاستعاط والإقطار بالوصول إلى الجوف، لظهوره فيها وإلا فلا بد منه، حتى لو بقي السعوط في الأنف ولم يصل إلى الرأس لا يفطر ويمكن أن يكون الدواء راجعا إلى الكل''(شامی ۳/ ۳۷۶) (مولانا خورشید احمد اعظمی، مفتی محمد جعفر ملی)۔

۱۱-''لو خرج سرمه فغسله فان قام قبل أن ينشفه فسد صومه وإلا لا، لأن الماء اتصل بظاهره ثم زال قبل أن يصل إلى الباطن بعود المقعدة''(شامی ۲/ ۱۰۸)(مولانا محمد جمال الدین قاسمی، مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی)۔

۱۲-''ولو بالغ في الاستنجاء حتى بلغ موضع الحقنة فسد وهذا قلما يكون، ولو كان فيورث داء عظيماً''(شامی ۲/ ۱۰۸)(مولانا محمد جمال الدین قاسمی)۔

۱۳-''وإذا احتقن يفسد صومه''(تاتارخانیہ ۲/ ۳۶۵)(مولانا محمد اعظم ندوی)۔

۱۴-''فإن داواها بدواء يابس لا يفسد، لأنه لم يصل إلى الجوف ولا إلى الدماغ''(بدائع ۲/ ۹۳)(مولانا محمد مصطفیٰ قاسمی)۔

۱۵-ما دخل في الجوف إن غاب فيه فسد وهو المراد بالاستقرار وإن لم يغب بل بقي طرف منه في الخارج أو كان متصلا بشئ خارج لا يفسد لعدم استقراره (شامی ۲/ ۱۰۷)(مولانا محمد مصطفی قاسمی)۔

فتاوی:

۲-مولانا ظفر احمد تھانوی فرماتے ہیں:

استنجے میں تری کا اندر پہنچنا اس وقت مفسد صوم ہے جبکہ تری قدر محقنہ پر پہنچ جائے، اس سے کم مقدار میں تری کا اندر پہنچنا مفسد صوم نہیں ہے، اور ہم کو ایک طبیب حاذق وثوق کے قول سے جن پر ہم کو اعتماد ہے معلوم ہوا کہ حالت احتقان میں راس محقنہ پانچ چھ انگل اندر پہنچایا جاتا ہے، تب احتقان ہوسکتا ہے اس سے کم میں نہیں، اور بواسیری مسّے اتنے اندر نہیں ہوتے بلکہ ایک دو انگل اندر رہوتے ہیں تو ان پر تری کا لگا رہنا اور اسی حالت میں اندر پہنچنا قدر محقنہ تک تری پہنچنے کو مستلزم نہیں، لہذا اس حالت میں روزہ فاسد بھی نہ ہوگا (امداد الاحکام ۲/ ۱۲۹)(مولانا عبدالتواب اناوی)۔

۳-مولانا رشید احمد گنگوہیؒ فرماتے ہیں:

پانی سے بواسیری مسّوں کو دبا کر اندر کرنے والے کا روزہ قائم رہے گا، روزہ میں کسی طرح کا نقصان نہ آوے گا، اس لئے کہ محل مسّوں کا جو کنارہ دبر ہے اس جگہ پر پانی پہنچنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، نہ معذور کا نہ غیر معذور کا (فتاوی رشیدیہ باب الصوم)(مولانا عبدالتواب اناوی)۔

۴-مولانا عبدالرشید صاحب لکھتے ہیں:

بواسیری مسّے پر دوا لگانا مفسد نہیں، کیونکہ بواسیری مسّے موضع حقنہ سے بہت نیچے ہوتے ہیں، اور براہ مقعد داخل ہونے والی چیز جب تک موضع حقنہ تک نہ پہنچے مفسد نہیں، لہذا مسّوں کو پانی سے تر کر کے چڑھانے سے یا مسوں پر دوا لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ کانچ کو تر کر کے چڑھانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ یہ موضع حقنہ تک پہنچ جاتی ہے (احسن الفتاوی

۲/.....)(مولانا عبدالتواب اناوی، مولانا اقبال احمد قاسمی، مولانا ابوسفیان مفتاحی)۔

۵-روزہ کی حالت میں اگر بواسیر کے مریض کو پائپ کے ذریعہ دوا اندر تک پہنچائی جاتی ہے تب تو اس کی وجہ سے روزہ ٹوٹ ہی جائے گا کہ قوی امکان دوا کے معدہ تک پہنچنے کا ہے، لیکن اگر صرف بواسیری مسوں پر یا اوپری سطح پر مرہم لگایا جائے تو میرا خیال ہے کہ معدہ میں چونکہ ایک حد تک جذب کرنے کی صلاحیت ہے لہذا اس سے احتیاط کرنا بہتر ہے، تاہم محض شک کی وجہ سے ظاہر ہے کہ روزہ ٹوٹ جانے کا حکم نہیں لگایا جاسکتا (جدید فقہی مسائل ۱/۱۸۵)(مولانا ابوسفیان مفتاحی)۔

۶-مفتی شفیع صاحب لکھتے ہیں: بخلاف مسّہ بواسیر کے کہ مبرز کے اوپر پیدا ہوجاتے ہیں، کبھی باہر، کبھی اندر، وہ موضع حقنہ تک عادۃً نہیں پہنچتے، اس لئے جو تری ان تک رہی وہ موضع حقنہ تک نہیں جاتی، اس لئے مفسد صوم نہیں (حاشیہ امداد الفتاوی ۲/۱۶۱)(مفتی محمد ثناء الہدی قاسمی)۔

سوال نمبر ۷: آگے کی راہ سے بھی بعض اشیاء اندر تک پہنچائی جاتی ہیں، جیسے مرد وعورت کے جسم میں مثانہ تک نلکی پہنچائی جاتی ہے، بعض امراض میں خواتین کی شرمگاہ میں سیال یا جامد دوا رکھی جاتی ہے یا مرض کی تحقیق کے لئے بعض آلات رحم تک پہنچائے جاتے ہیں، یہ صورتیں ناقض صوم ہیں یا نہیں؟

اس سوال میں بنیادی طور پر تین قسم کے مسائل آئے ہیں: مرد کی اگلی شرمگاہ میں دوا یا نلکی ڈالنے کا مسئلہ، عورت کی اگلی شرمگاہ میں دوا یا نلکی ڈالنے کا مسئلہ، اور مرض کی تحقیق کے لئے رحم میں آلات داخل کئے جانے کا مسئلہ۔ ذیل میں ان تینوں مسائل پر علماء کی اہم آراء درج کی جارہی ہیں:

مرد کی اگلی شرمگاہ میں دوا یا نلکی ڈالے جانے کا روزہ پر اثر:

مرد کی اگلی شرمگاہ میں جامد یا سیال دوا یا نلکی کے ذریعہ مثانہ میں پہنچائی جانے والی دوا مفسد صوم نہیں ہے (مولانا محفوظ الرحمٰن شاہین جمالی، ڈاکٹر ظفر الاسلام قاسمی، مولانا عبد القیوم

پالنپوری، مولانا عامر ظفر مفتاحی، مولانا مظاہر حسین عماد قاسمی، مولانا حفیظ الرحمٰن اعظمی، مولانا رحمت اللہ ندوی، مولانا عزیر اختر قاسمی، مولانا ریاض احمد قاسمی، مفتی انور علی اعظمی، مولانا محمد اقبال ٹنکاروی، مولانا اشتیاق احمد قاسمی، قاضی عبدالجلیل قاسمی، مولانا اشتیاق احمد اعظمی، مفتی حبیب اللہ قاسمی، مولانا محمد اعظم ندوی، مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی، مولانا محمد حذیفہ، مفتی شاہد علی قاسمی، مولانا محمد شعیب اللہ خاں، مولانا خورشید احمد اعظمی، مفتی محمد فیاض قاسمی، مفتی محمد اکبر مظفر پوری، مولانا محمد مصطفیٰ قاسمی، مولانا نعمت اللہ قاسمی، مفتی عبد الرحیم قاسمی، مولانا خورشید انور اعظمی، مولانا محمد شاہد قاسمی، مفتی محمد ممتاز خاں ندوی، مفتی محمد شوکت ثنا قاسمی، مولانا ابو عاصم اعظمی، مفتی جمیل احمد نذیری، مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی، مولانا نیاز احمد بنارسی)۔

☆مولانا محفوظ الرحمٰن شاہین جمالی اس کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ مرد کے عضو تناسل کی جڑ میں مثانہ ہوتا ہے جو معدہ اور عضو مخصوص کے درمیان حائل رہتا ہے، اور پیشاب کی تھیلی سے پیشاب کا ترشح ہوتا ہے، جو منفذ اصلی کے راستہ سے نہیں، بلکہ مثانہ کے مسامات کے ذریعہ ہوا کرتا ہے۔

☆ -اور مولانا ارشاد احمد اعظمی و مفتی محمد مقصود وغیرہ کی رائے ہے کہ مرد کے عضو میں ڈالی جانے والی دوا جب تک مثانہ تک نہیں پہنچتی بالاتفاق روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆ -جبکہ مولانا عبد القادر عبد اللہ قادری کہتے ہیں کہ مرد کے مثانہ تک اگر نلکی یا پائپ ڈالی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

☆ -اور مولانا راشد حسین ندوی کا کہنا ہے کہ دوا کے بغیر صرف نلکی مثانہ تک ڈالی تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔

عورت کی اگلی شرمگاہ میں دوا یا نلکی ڈالے جانے کا روزہ پر اثر:

فرج مرأۃ کے اندرونی حصے میں دوا لگانے یا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا (مولانا محفوظ الرحمٰن شاہین جمالی، ڈاکٹر ظفر الاسلام اعظمی، مولانا عبد القیوم پالنپوری، مولانا منور سلطان

ندوی، مفتی محمد خالد حسین قاسمی، مفتی محمد مقصود، مولانا عبداللہ خالد، مولانا حفیظ الرحمٰن اعظمی، مولانا رحمت اللہ ندوی، مولانا عبداللطیف پالنپوری، مولانا عزیر اختر قاسمی، مولانا ریاض احمد قاسمی، مولانا محمد اقبال ٹنکاروی، مولانا عبد القادر عبد اللہ قادری، مولانا محمد عثمان گورینی، مولانا راشد حسین ندوی، مولانا عطاء اللہ قاسمی، مولانا اشتیاق احمد قاسمی، مفتی تنظیم عالم قاسمی، قاضی عبدالجلیل قاسمی، مفتی حبیب اللہ قاسمی، مولانا محمد اعظم ندوی، مفتی محمد جعفر ملی، مولانا شیر علی گجراتی، مفتی شاہد علی قاسمی، مولانا خورشید احمد اعظمی، مولانا رشید احمد، مفتی محمد فیاض قاسمی، مولانا افتخار احمد مفتاحی، مفتی محمد اکبر مظفر پوری، مولانا اقبال احمد قاسمی، مولانا محمد مصطفیٰ قاسمی، مفتی ظہیر احمد کانپور، مفتی عبدالرحیم قاسمی، ڈاکٹر سید اسرار الحق سبیلی، مفتی محمد ممتاز خاں ندوی، مفتی محمد شوکت ثنا قاسمی، مولانا ابو عاصم اعظمی، مفتی محمد سلمان منصور پوری، مفتی جمیل احمد نذیری، مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی، مولانا نیاز احمد بنارسی، مولانا بدر احمد مجیبی)۔

☆مولانا محفوظ الرحمٰن شاہین جمالی وغیرہ نے اس کی وجہ یہ ذکر کی ہے کہ عورتوں کی اگلی شرمگاہ سے معدے تک منفذ اصلی موجود ہوتا ہے (نیز دیکھئے: مولانا حفیظ الرحمٰن اعظمی، مفتی تنظیم عالم قاسمی، مولانا ابوسفیان مفتاحی)۔

☆بحالت صوم خواتین کی شرمگاہ میں سیال یا جامد دوا رکھی جاسکتی ہے (مفتی سید باقر ارشد قاسمی)۔

☆فرج خارج میں دوا رکھنا مفسد صوم نہیں (مولانا محمد عثمان گورینی، مولانا محمد اعظم ندوی، مولانا محمد شعیب اللہ خاں، مولانا محمد شاہد قاسمی)۔

☆اگر دوا جامد ہو تو روزہ نہیں ٹوٹنا چاہئے (مفتی تنظیم عالم قاسمی، مولانا ابوسفیان مفتاحی)۔

☆آگے کی راہ سے مرد وعورت کے جسم میں مثانہ تک نلکی پہنچانا ناقض صوم نہیں (مفتی سید ارشد باقر قاسمی، مولانا محمد ابوذر قاسمی، مولانا مظاہر حسین عماد قاسمی، مفتی تنظیم عالم قاسمی، مولانا محمد جمال الدین قاسمی، مولانا سلطان احمد اصلاحی، ڈاکٹر سید اسرار الحق سبیلی)۔

☆ جبکہ مولانا منور سلطان ندوی کہتے ہیں کہ فرج کی راہ سے کوئی چیز داخل کی جائے اور وہ مثانہ تک پہنچ جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

☆ مولانا ریاض احمد قاسمی عورت کے مخرج بول اور فرج داخل کی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ عورت کے مخرج بول کے راستے مثانے تک نلکی یا دوا پہنچائی جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ جس طرح مرد کے مثانہ اور جوف کے درمیان کوئی منفذ نہیں اسی طرح عورت کے مثانہ اور جوف کے درمیان بھی کوئی منفذ نہیں۔

☆ مولانا عثمان گورینی لکھتے ہیں کہ عورت اور مرد کے مثانہ کے حکم میں کوئی فرق نہیں، البتہ اگر عورت کے مثانہ میں کوئی نلکی یا دوا کے پہنچاتے وقت دوا کے ذرات واجزا فرج داخل میں چلے جائیں تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا۔

☆ خواتین کی شرمگاہ میں رحم یا مثانہ تک کوئی پانی سے تر دوا یا سفوف لگا ہوا آلہ یا نلکی پہنچائی گئی تو روزہ فاسد ہو جائے گا (مولانا عبد القیوم پالنپوری، مولانا ریاض احمد قاسمی، مولانا محفوظ الرحمٰن مفتاحی، مولانا مصطفی عبد القدوس ندوی، مولانا محمد اقبال ٹنکاروی، مولانا راشد حسین ندوی، مولانا محمد اعظم ندوی، مفتی محمد جعفر ملی، مولانا محمد شعیب اللہ خاں، مولانا ابوسفیان مفتاحی، مولانا محمد اقبال قاسمی، مولانا عبد التواب اناوی، مولانا جمیل اختر ندوی، مولانا نعمت اللہ قاسمی، مفتی ظہیر احمد کانپور، مولانا خورشید انور اعظمی، مولانا نیاز احمد بناری، مولانا بدر احمد مجیبی، مفتی محمد ممتاز خاں ندوی، مولانا ابو عاصم اعظمی، مفتی محمد سلمان منصورپوری)۔

☆ ڈاکٹر شمیم اختر قاسمی کا کہنا ہے کہ ڈاکٹروں سے استفسار کرنے پر معلوم ہوا کہ اس طرح کوئی چیز ڈالنے یا ٹپکانے سے روزہ فاسد نہیں ہونا چاہئے کہ اس کا اثر معدہ میں نہیں پہنچتا اور نہ اس سے کوئی جسمانی طاقت حاصل ہوتی ہے۔

☆ داخل کیا جانے والا خشک آلہ یا نلکی کا ایک حصہ باہر رہے اور دوسرا حصہ فرج داخل میں ڈالا جائے تو روزہ فاسد نہ ہوگا (مولانا عبد القیوم پالنپوری، مولانا منور سلطان ندوی، مفتی محمد

خالد حسین قاسمی، مولانا ارشاد احمد اعظمی، مولانا عبداللطیف پالنپوری، مولانا عزیر اختر قاسمی، مولانا ریاض احمد قاسمی، مفتی انور علی اعظمی، مولانا اشتیاق احمد اعظمی، مولانا افتخار احمد مفتاحی، مولانا اقبال احمد قاسمی، مولانا عبدالتواب اناوی، مفتی عبدالرحیم قاسمی، مولانا خورشید انور اعظمی، مولانا ابو عاصم اعظمی)۔

☆ خشک آلہ یا نلکی داخل کر کے پورا یا کچھ حصہ باہر کھینچ کر پھر اندر کر دیا تو روزہ فاسد ہوجائے گا (مولانا عبدالقیوم پالنپوری، مولانا راشد حسین ندوی، مولانا شیر علی گجراتی، مولانا عبدالتواب اناوی)۔

پورا آلہ اگر اندر غائب ہوگیا تو اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا (مولانا ریاض احمد قاسمی)۔

رحم میں آلات داخل کئے جانے سے روزہ پر اس کا اثر:

☆ مرض کی تحقیق کے لئے رحم تک جو آلات داخل کئے جاتے ہیں اگر ان پر دوا نہیں لگی ہے تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا (مولانا منور سلطان ندوی، مفتی محمد خالد حسین قاسمی، مولانا عبداللہ خالد، مولانا رحمت اللہ ندوی، مولانا عبداللطیف پالنپوری، مولانا ابوبکر قاسمی، مولانا غیاث الاسلام ندوی، مولانا محمد اقبال ٹنکاروی، مولانا محمد عثمان گورینی، مولانا راشد حسین ندوی، مفتی تنظیم عالم قاسمی، مفتی شاہد علی قاسمی، مولانا ابوسفیان مفتاحی وغیرہ)۔

☆ جبکہ بعض لوگوں کی رائے ہے کہ مرض کی تحقیق کے لئے آلات رحم تک پہنچائے جاسکتے ہیں چونکہ یہ علاج کے قبیل سے ہے (مفتی سید ارشد باقر قاسمی، مفتی محمد مقصود رامپور، مولانا سلطان احمد اصلاحی وغیرہ)۔

ان تینوں مسائل پر ذکر کئے جانے والے مستدلات اجمالی طور پر ذیل میں درج کئے جارہے ہیں:

فقہ:

۱-’’إذا أقطر في إحليله لا يفسد صومه عند أبی حنيفة و محمد رحمهما الله، وفي الإقطار في إقبال النساء يفسد بلاخلاف وهو الصحيح‘‘

(فتاوی ہندیہ ۱/۱۳۱)(مولانا محفوظ الرحمٰن شاہین جمالی، مفتی محمد خالد حسین قاسمی، مولانا محمد ابوذر قاسمی، مولانا عبداللہ خالد)۔

۲-"ولو أقطر في إحليله لم يفطر عند أبي حنيفة وقال أبويوسف: يفطر، وقول محمد مضطرب فيه، فكأنه وقع عند أبي يوسف أن بينه و بين الجوف منفذا، و لهذا يخرج منه البول، ووقع عند أبي حنيفة أن المثانة بينهما حائل والبول يترشح منه، وهذا ليس من باب الفقه"(ہدایہ مع الدرایہ ۱/۲۲۰) (ڈاکٹر شمیم اختر قاسمی، مولانا عبداللہ خالد)۔

۳-"الحقنة في الإحليل أي ثقبة الذكر ولو بمائع؛ لأنه لا يصل عادة للمعدة، وأما في قبلها فمفسد إجماعاً، لأنه كالحقنة"(درمختار مع شامی ۳/۳۷۲) (ڈاکٹر ظفر الاسلام قاسمی)۔

۴-"أو أقطر في إحليله ماءً أو دهناً، وإن وصل إلى المثانة على المذهب "(درمختار)"قوله على المذهب أي قول أبي حنيفة و محمد معه في الأظهر، وقال أبويوسف: يفطر، والاختلاف مبني على أنه هل بين المثانة والجوف منفذ أو لا وهو ليس باختلاف على التحقيق، والأظهر أنه لا منفذ له وإنما يجتمع البول فيها بالترشيح كذا يقول الأطباء، زيلعي، وأفاد أنه لو بقي في قصبة الذكر لا يفسد اتفاقا"(شامی ۳/۳۷۲)(ڈاکٹر ظفر الاسلام قاسمی، مولانا محمد جمال الدین قاسمی، مولانا عبدالقیوم پالنپوری، مولانا عامر ظفر مفتاحی وغیرہ)۔

۵-"ولو أدخل إصبعه في إسته أو المرأة في فرجها لا يفسد وهو المختار إلا إذا كانت مبتلة بالماء أو الدهن، فحينئذ يفسد لوصول الماء أو الدهن"(فتاوی ہندیہ)(مولانا عبدالقیوم پالنپوری وغیرہ)۔

۶-"ولو مبتلة فسد لبقاء شئ من البلة في الداخل"(شامی ۲/۱۳۸)(مولانا عبدالقیوم پالنپوری وغیرہ)۔

۷-"أو أدخل عوداً ونحوه في مقعدته و طرفه خارج (اى لا يفسد)وإن غيبه فسد"(شامی ۳۹۸/۲)(مولانا عبدالقیوم پالنپوری وغیرہ)۔

۸-"أو أدخل إصبعه اليابسة فيه أى في دبره وفرجها ولو مبتلة فسد" (شامی ۳۹۸/۲)(مولانا عبدالقیوم پالنپوری وغیرہ)۔

۹-"والإقطار في إقبال النساء قالوا: أيضا هو على هذا الخلاف، وقال بعضهم: يفسد بلا خلاف؛ لأنه شبيه بالحقنة، قال في المبسوط: وهو الأصح"(فتح القدیر ۳۴۸/۲)(مولانا منور سلطان ندوی وغیرہ)۔

۱۰-"المرأة إذا جعلت القطنة في قبلها إن انتهت إلى الفرج الداخل وهو رحمها انتقض صومها؛ لأنه تم الدخول "(فتاوی تاتارخانیہ ۲۱۸/۱)(مولانا منور سلطان ندوی)۔

۱۱-"وعلى هذا لا يفسد عندهم الصوم بالفحص النسائي بإدخال آلة منظار وبقاء طرفها خارجاً"(الفقہ الاسلامی وادلتہ ۱۷۸/۳)(مولانا منور سلطان ندوی)۔

۱۲-"إن ما دخل في الجوف إن غاب فيه فسد هو المراد بالاستقرار، فإن لم يغب بل بقي طرف منه في الخارج أو كان متصلا بشئ خارج لا يفسد لعدم استقراره"(ردالمحتار ۱۰۷/۲)(مفتی محمد خالد حسین قاسمی، مولانا راشد حسین ندوی)۔

۱۳-"فأما في قبلها فمفسد إجماعا "کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ شامی لکھتے ہیں:"بأن الدبر والفرج الداخل من الجوف إذ لا حاجز بينهما وبينه، فهما في حكمه، وهذا بخلاف قصبة الذكر، فإن المثانة لا منفذ لها على قولهما ......"(شامی ۳۹۸/۲)(مفتی انور علی اعظمی، مولانا محمد اعظم ندوی)۔

۱۴-"(أو أدخل قطنة)أو خرقة أو خشبة أوحجرا (في دبره أو)أدخلته (في فرجها الداخل و غيبّها) لأنه تمّ الدخول"(مراقی الفلاح ۳۷۰)(مولانا عطاء اللہ قاسمی)۔

۱۵-"لو أدخلت قطنة، إن غابت فسد، وإن بقي طرفها في فرجها الخارج، لا" (شامی ۳/۳۶۹)(مولانا اشتیاق احمد اعظمی وغیرہ)۔

فتاوی:

۱-مولانا رشید احمد لدھیانوی فرماتے ہیں:

فرج میں خشک انگلی داخل کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا......البتہ انگلی گیلی ہو یا خشک انگلی فرج میں ڈال کر پوری یا کچھ حصہ باہر کھینچ کر پھر اندر کردی تو اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا (احسن الفتاوی ۴/۴۵۵)(مولانا عبدالقیوم پالنپوری)۔

۲-ایک سوال کہ روزہ کی حالت میں عورت کو اپنی شرمگاہ میں ٹیوب لگانا جائز ہے یا نہیں؟ کے جواب میں مفتی رشید احمد صاحب لکھتے ہیں: اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ فرج داخل میں دوا پہنچنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا، اوپر کے مستطیل سوراخ کے آخر میں گول سوراخ سے فرج داخل شروع ہوتا ہے (احسن الفتاوی ۴/۴۴۸)(مولانا محفوظ الرحمٰن شاہین جمالی، مولانا راشد حسین ندوی)۔

۳-عورتوں کی شرمگاہ میں کسی بھی قسم کی دوا ڈالنا مفسد صوم ہے (جدید فقہی مسائل ۱/۸۷)(مولانا راشد حسین ندوی)۔

۴-علامہ ابن تیمیہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی عورت منع حمل کے مقصد سے مباشرت سے قبل اپنے اندام نہانی میں کوئی دوا رکھے اور غسل کے بعد بھی اس کا کوئی حصہ اس کے اندر باقی رہ جائے تو اس کے باوجود بھی نماز کی طرح اس کا روزہ رکھنا درست ہوگا؟"فأجاب: أما صومها وصلاتها فصحيحة وإن كان ذلك الدواء في جوفها الخ"(فتاوی ابن تیمیہ ۳۲/۲۷۱)(مولانا سلطان احمد اصلاحی وغیرہ)۔

☆☆☆

عرض مسئلہ:

مفطرات صوم اور عصر حاضر کے بعض مسائل

مولانا خورشید انور اعظمی ☆

اسلامک فقہ اکیڈمی کے سترہویں فقہی سمینار کے سنہرے موقع پر مجھ بے بضاعت و کم مایہ کو یہ ذمہ داری سپرد کی گئی ہے کہ ''مفطرات صوم اور عصر حاضر کے بعض مسائل'' کے تعلق سے عرض مسئلہ پیش کروں، اس موضوع پر ۵۶ مقالات موصول ہوئے، ماشاء اللہ بیشتر مقالہ نگار حضرات نے موضوع کا پورا پورا حق ادا کیا ہے، اور بہت ہی محنت و جانفشانی اور تحقیق و تدقیق کے ساتھ مقالات مرتب کئے ہیں، مقالہ نگار حضرات کے اسمائے گرامی کچھ اس طرح ہیں:

مولانا فیاض احمد قاسمی، مولانا ابو البقاء ندوی، مفتی راشد حسین ندوی، مفتی محمد ممتاز خان ندوی، مولانا عبد اللطیف پالنپوری، مفتی حبیب اللہ قاسمی، مولانا رشید احمد مئوی، مولانا محفوظ الرحمٰن مفتاحی، مولانا رحمت اللہ ندوی، مولانا ابو ذر قاسمی، مولانا خورشید احمد اعظمی، مولانا غیاث الاسلام ندوی، مولانا عبد التواب اناوی، مولانا محمد مصطفی عبد القدوس ندوی، مولانا محمد جعفر ملی، ڈاکٹر ظفر الاسلام اعظمی، مفتی اقبال احمد قاسمی، مولانا شاہد علی قاسمی، مولانا محمد حذیفہ، مولانا عبد اللہ خالد، مولانا شوکت ثناء، مولانا افتخار احمد مفتاحی، مولانا سلمان منصور پوری، مولانا نعیم اختر قاسمی، مفتی جمال الدین قاسمی، مولانا عبد الباری مفتاحی، مفتی محمد اکبر مظفر پوری، مولانا محمد شاہد قاسمی، مفتی عبد الرحیم قاسمی، مولانا ابو عاصم اعظمی، مولانا عامر ظفر مفتاحی، مفتی انور علی اعظمی، مولانا محمد اعظم ندوی، مفتی مقصود احمد رامپوری، مفتی جمیل احمد نذیری، مفتی جمیل اختر ندوی، مولانا منور سلطان

☆ صدر مدرس مدرسہ مظہر العلوم بنارس۔

ندوی، مولانا محمد عثمان، مولانا سلطان احمد اصلاحی، مولانا عبد القادر عبد اللہ قادری، مولانا نعمت اللہ قاسمی، مولانا مظاہر حسین عماد قاسمی، مفتی نیاز احمد بنارسی، راقم سطور خورشید انور اعظمی۔

سوال:۱- امراض قلب سے متعلق بعض دوائیں وہ ہیں جنہیں نگلا نہیں جاتا بلکہ زبان کے نیچے دبا کر رکھا جاتا ہے، اگر روزہ کی حالت میں اس طریقہ پر مذکورہ دوا کا استعمال کیا جائے اور اس دوا کو یا لعاب میں مل جانے والے اس کے اجزاء کو نگلنے سے بچا جائے تو اس کا کیا حکم ہے، یہ مفسد صوم ہوگا یا نہیں؟

اس سوال کے جواب میں مفتی انور علی اعظمی، مولانا غیاث الاسلام ندوی، مولانا محفوظ الرحمن مفتاحی، مولانا عبد الباری مفتاحی، مولانا ابوذر قاسمی، مولانا ذکاء اللہ شبلی، مولانا محمد مصطفی عبد القدوس ندوی نے اس طریقہ پر مذکورہ دوا کے استعمال کو مفسد صوم قرار دیا ہے۔

مفتی انور علی اعظمی کی رائے ہے کہ ایسی صورت میں مریض دوا استعمال کرے اور بعد میں قضا کرے، فقہاء کے یہاں باہر سے داخل کی جانے والی اشیاء کا یہی حکم ہے، ایک صحت مند آدمی لعاب کو نہیں روک پاتا تو مریض کیسے روک سکتا ہے، جب کہ پیاس کے سبب اس کا تقاضا زیادہ ہوتا ہے، اس لئے یہ صرف ایک مفروضہ ہے کہ دوا زبان کے نیچے رہے گی اور اس کے اجزاء اندر نہیں جائیں گے، آپ نے فتاوی عالمگیری کے اس جزئیہ سے استدلال کیا ہے:

"من عمل عمل الإبريسم فأدخل الإبريسم في فيه وخرجت منه خضرة الصبغ أو صفرته أو حمرته واختلط بالريق فصار الريق أخضر أو أصفر أو أحمر فابتلعه وهو ذاكر صومه فسد صومه" (عالمگیری ۱/ ۱۰۴)۔

مولانا غیاث الاسلام ندوی نے کہا: شریعت میں جہاں کہیں کسی بات کا قوی امکان پایا جاتا ہے اور عملاً اس بات کی تحقیق دشوار ہوتی ہے کہ وہ بات واقع ہوگی یا نہیں تو وہاں امکان کو واقع کا درجہ دیا جاتا ہے، امراض قلب سے متعلق دوا یا لعاب میں مل جانے والے اجزاء کو نگلنے سے بچا جائے تب بھی قوی امکان ہے کہ وہ حلق تک پہنچ جائے، اور عملاً اس بات کی تحقیق دشوار

ہے کہ حلق تک دوا یا لعاب میں مل جانے والے اجزاء پہنچے یا نہیں، لہذا مفسد صوم ہے۔

تقریباً یہی بات مولانا محمد مصطفیٰ عبد القدوس ندوی نے بھی کہی ہے، اور انہوں نے اس سلسلہ میں امام ابوحنیفہ کا ایک اصول بھی نقل کیا ہے:

''والأصل عند أبي حنيفة أن الشئ إذا غلب عليه وجوده يجعل كالموجود حقيقة وإن لم توجد كالحدث من النائم المضطجع لأنه غلب وجوده فجعل كالموجود وإن لم يوجد'' (ناسس النظر، ۵)۔

مولانا محفوظ الرحمٰن مفتاحی اور مولانا عبد الباری مفتاحی صاحبان کے مستدلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے اسے اکل وشرب کا درجہ دیا ہے۔

مولانا ذکاء اللہ شبلی کی رائے ہے کہ اجزاء دوا لعاب کے ذریعہ حلق کے راستے سے اندر جاتے ہیں، اس لئے مفسد صوم ہیں۔

مولانا ابوذر قاسمی کا خیال ہے: دوا کا استعمال اس کے اثرات کو پہنچانے کے لئے ہوتا ہے، اس لئے اس کا عرق پہنچے گا جس سے روزہ فاسد ہوجائے گا، نیز باہر سے جانے والی دوا عرف وعادت میں کھانے سے تعبیر ہوتی ہے اور اس کا مقصد اصلاح بدن ہوتا ہے۔

بقیہ مقالہ نگار حضرات اس بات پر متفق ہیں کہ اس طریقہ پر مذکورہ دوا کا استعمال مفسد صوم نہیں ہے، لیکن بعض حضرات نے دوا کے مزہ کو حلق میں محسوس ہونے کو مفسد صوم مانا ہے، اور بعض حضرات نے اسے مفسد نہیں قرار دیا ہے، بیشتر حضرات نے اس بات کی صراحت کی ہے کہ بلاعذر ایسا کرنا مکروہ ہے، اور عذر کے سبب بلاکراہت درست ہے، چونکہ حلق میں دوا یا لعاب میں ملنے والے اجزاء کے چلے جانے کا احتمال ہے اس لئے حتی الامکان اس سے بچنا بہتر ہوگا، ان حضرات کے مستدلات حسب ذیل ہیں:

''عن رزين البكري قال: حدثتنا مولاة لنا يقال لها سلمى من بكر بن وائل أنها سمعت عائشة تقول: دخل عليّ رسول اللهﷺ فقال: يا عائشة! هل

من كسرة؟ فأتيته بقرص فوضعه في فيه وقال: يا عائشة! هل دخل بطني منه شيئ؟ كذلك قبلة الصائم، إنما الإفطار مما دخل وليس مما خرج" (رواه أبويعلى الموصلي في مسنده وقفه عبد الرزاق في مصنفه على ابن مسعود) (نصب الرایہ ۲/۶ ۳۰)۔

"إذا ذاق الصائم بلسانه شيئاً لم يدخل حلقه لم يفطر، لأن الفطر لوصول شئ إلى جوفه ولم يوجد والفم في حكم الظاهر" (مبسوط ۳/ ۹۳)۔

"من ذاق شيئاً بفمه لم يفطر ويكره له ذلك لما فيه تعريض الصوم على الفساد" (ہدایہ ۱/ ۲۰۰)۔

"في الدر المختار: كطعم أدوية ومص اهليلج وقال رد المحتار: بأن مضغها فدخل البصاق حلقه ولا يدخل من عينها في جوفه لا يفسد صومه كما في التاتارخانيه وغيره" (ردالمحتار ۳/ ۳۶۷)۔

"لأن المذوق بعذر لا يكره كما في الخانية فيمن كان زوجها سئ الخلق أو سيدها لا بأس بأن تذوق بلسانها" (البحرالرائق ۲/ ۲۸۹)۔

"كره مضغه بلا عذر كالمرأة إذا وجدت من يمضغ الطعام لصبيها أما إذا لم تجد بدا منه فلا بأس بمضغها صيانة الولد" (مراقی الفلاح/ ۲۵۶)۔

"المفطر الداخل من المنافذ كالمدخل والمخرج لا من المسام الذى هو خلل البدن" (فتح القدیر ۲/ ۲۵۷)۔

راقم سطور کے خیال میں یہ امر بھی غور طلب ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پیاس یا گرمی کے سبب حالت صوم میں اپنے سر پر پانی بہایا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے بحالت روزہ خارج سے تقویت حاصل کی ہے، مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری نے بذل المجہود میں آپ کے اس فعل کو ایک مخصوص حالت پر محمول کیا ہے، وہ یہ کہ جب گرمی کی شدت سے افطار کا اندیشہ

ہو، اس سے واضح ہوتا ہے کہ اگر افطار کا اندیشہ ہو تو خارج سے مدد لی جاسکتی ہے۔ امراض قلب کے مریض کا حال بھی یہ ہوتا ہے کہ اگر بوقت ضرورت فوری طور پر یہ دوا استعمال نہ کرے تو قوی امکان ہے کہ اس کا مرض بڑھ جائے اور نتیجتاً اس کو روزہ توڑنا پڑے، اس لئے ایسا مریض اگر بحالت صوم زبان کے نیچے دوا دبا لیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہونا چاہئے، اس لئے کہ اس میں روزہ اور روزہ دار دونوں کی حفاظت ملحوظ ہے۔

مولانا تھانوی نے بھی دانت کے درد کی دوا کو منہ میں رکھنے کو مفسد نہیں لکھا ہے، حتی کہ اندرون حلق نہ چلی جائے (امداد الفتاوی ۱۳۷/۲)، اسی طرح مولانا ظفر احمد تھانوی نے منہ میں تمباکو کے سفوف رکھنے کو مفسد نہیں مانا ہے (امداد الاحکام ۸/۳)۔

راقم سطور کی ناقص رائے ہے کہ روزہ کی حالت میں نشہ آور اشیاء کو منہ میں رکھنے سے روزہ فاسد ہوجائے گا، اس لئے کہ قضائے شہوت کے مسئلے کو اعذار کے مسئلے پر قیاس کرنا درست نہیں ہوگا۔

سوال نمبر: ۲- جن لوگوں کو تنفس کا مرض ہو انہیں بعض اوقات انہیلر استعمال کرنا پڑتا ہے، انہیلر کے ذریعہ ہوا اور اس کی دوا - جو غالباً سفوف کی شکل میں ہوتی ہے - کا نہایت مختصر جز پھیپھڑے تک پہنچایا جاتا ہے، گویا جاتا تو حلق کے راستے ہی سے ہے، لیکن معدہ میں نہیں جاتا، بلکہ پھیپھڑے میں جاتا ہے، کیا روزہ کی حالت میں اس کا استعمال درست ہوگا؟

اس سوال کے جواب میں مفتی سید باقر ارشد قاسمی، مولانا عبد القیوم قاسمی، مولانا عبد التواب اناوی، مولانا سلطان احمد اصلاحی، مولانا عبد اللہ خالد، مولانا شکیل انور، مفتی مقصود احمد رامپوری، مولانا مظاہر حسین عماد قاسمی، مولانا ابوذر قاسمی نے روزہ کی حالت میں تنفس کے مریض کے لئے انہیلر کے استعمال کو درست قرار دیا ہے، ان حضرات کا خیال ہے کہ فساد صوم کے لئے کسی چیز کا جوف معدہ تک پہنچنا ضروری ہے، اور انہیلر کے ذریعہ دوا سانس کی نالی کے توسط سے پھیپھڑے تک پہنچتی ہے، نہ کہ معدہ تک، اس لئے اس صورت میں روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

مولانا عبد التواب ناوی لکھتے ہیں: مفطر صوم اصلاً دخول شئی فی جوف معدہ ہے، اور حلق میں کسی چیز کا پہنچ جانا عامۃً معدہ تک پہنچنا ہوہی جاتا ہے، اس لئے کسی چیز کے حلق میں داخل ہونے کو مفطر صوم قرار دیا گیا ورنہ دخول حلق تنہا مفطر صوم نہیں ہے، لہذا انہیلر کے استعمال سے روزہ فاسد نہ ہونا چاہئے۔

مولانا عبد اللہ خالد کا خیال ہے کہ دھواں اس وقت مفسد ہے جب کہ جوف معدہ یا دماغ میں داخل کیا جائے اور انہیلر کے ذریعہ پھیپھڑے میں جاتا ہے، اس لئے مفسد صوم نہیں ہونا چاہئے، لیکن چونکہ عموماً فقہاء حلق کے اندر دھواں پہنچانے کو مفسد صوم قرار دیتے ہیں، اس لئے احتیاط یہی ہے کہ روزہ رکھ کر فدیہ دیدیا جائے۔

مولانا سلطان احمد اصلاحی نے کہا کہ اگر کوئی شخص بحالت روزہ سخت کہرے میں گھر سے باہر نکلے تو اس کی ہزار کوشش کے باوجود یہ کہرا اس کی ناک اور حلق سے اس کے پھیپھڑے اور پیٹ میں لگاتار داخل ہوگا، اس سے روزہ ٹوٹنے کی رائے کسی صورت نہیں دی جاسکتی۔

بقیہ مقالہ نگار حضرات نے انہیلر کے استعمال کو مفسد صوم قرار دیا ہے، ان کے دلائل حسب ذیل ہیں:

''(أنه لو أدخل حلقه الدخان أفطر) أي بأي صورة كان الإدخال حتى لو تبخر بخور فآواه إلى نفسه واشتمه ذاكراً لصومه أفطر لإمكان التحرز عنه'' (ردالمحتار ۳/ ۳۶۶)۔

''وإذا أكل متعمداً ما يتغذى به أو يتداوى به يلزم به الكفارة، وهذا إذا كان مما يؤكل للغذاء أو للدواء'' (فتاویٰ ہندیہ ۱/ ۳۸۶)۔

''إنما الإفطار مما دخل وليس مما خرج'' (نصب الرایہ للزیلعی)۔

''وإذا ابتلع سمسمة بين أسنانه لا يفسد صومه لأنه قليل وإن ابتلع من الخارج يفسد'' (فتاویٰ ہندیہ ۱/ ۲۰۳)۔

''وكذا لو خرج البزاق من فمه ثم ابتلعه'' (الدر المختار ۳/۳۸۲)۔

مذکورہ دلائل کا حاصل یہ ہے کہ دوا حلق سے گذرنے کے بعد مفسد صوم ہو جائے گی، اور اس کو دھاگے اور کپڑے پر قیاس کرنا درست نہیں ہوگا، اس وجہ سے کہ اول میں استقرار نہیں ہے اور ثانی میں ادخال نہیں ہے، اسی طرح اس کو خوشبو پر بھی قیاس کرنا صحیح نہیں ہوگا۔

''لايتوهم أنه كشم الورد ومائه والمسك لوضوح الفرق بين هواء تطيب بريح المسك وشبهه وبين جوهر دخان وصل إلى جوفه بفعله'' (رد المختار ۳/۳۶۶)۔

سوال نمبر: ۳- بعض دوائیں بھاپ کے ذریعہ اندر لی جاتی ہیں، اس کا ایک سادہ طریقہ تو وہی ہے جو قدیم زمانہ سے چلا آرہا ہے کہ ابلتے ہوئے گرم پانی میں دوا ڈال دی جاتی ہے، اور اس سے نکلنے والی بھاپ کو ناک منہ کے ذریعہ کھینچا جاتا ہے، آج کل اس کے لئے بعض مشینی طریقے بھی ایجاد ہوئے ہیں، کیا اس طرح بھاپ لینا درست ہوگا؟

اس سوال کے جواب میں مولانا سید باقر ارشد قاسمی کا خیال ہے کہ دوا لی جاسکتی ہے، بھاپ میں دوا کی تاثیر ہوتی ہے، وہ گیس کی صورت میں ناک اور منہ کے مسامات سے اندر پہنچتی ہے، براہ راست معدے یا دماغ میں نہیں پہنچتی، لہذا بھاپ غذا کے درجہ میں نہیں ہوگی، مولانا عبدالتواب اناوی کی رائے ہے کہ یہ دوا کا اثر ہے نہ کہ دوا، بخلاف دھواں کے کہ اس میں دوا شامل ہے، اقبال احمد قاسمی کا خیال ہے کہ جب تک دوا منفذ سے نہ پہنچے فاسد نہ ہوگا، مفتی مقصود احمد رامپوری نے کہا: ابلتے پانی کے دھواں سے بھاپ لینا مفسد ہے، مگر مشین کی مدد سے دوا کا اثر لینا مفسد نہیں وہ بمنزلہ خوشبو کے ہے، مولانا سلطان احمد اصلاحی کی رائے ہے کہ اسے کپڑے پر قیاس کیا جائے گا، بلاکراہت جائز ہے، یہی رائے مولانا ذکاء اللہ شبلی کی بھی ہے، ان حضرات کے علاوہ بقیہ تمام مقالہ نگار حضرات نے اس طرح بھاپ لینے کو مفسد صوم قرار دیا ہے، اور اسے ادخال دخان کے درجہ میں رکھا ہے اس لئے کہ اسے اندرون حلق اپنے اختیار سے کھینچا جاتا ہے، اور اس

سے احتراز ممکن ہے۔

سوال نمبر:۴- موجودہ دور میں جسم کے اندر دواؤں کے پہنچانے کی ایک صورت انجکشن کی اختیار کی گئی ہے، جو جسم کے مختلف حصے میں لگائے جاسکتے ہیں، انجکشن کے ذریعہ دوا کسی خاص حصہ میں بھی پہنچائی جاتی ہے اور رگوں میں بھی پہنچائی جاتی ہے، تاکہ خون کے ساتھ پورے جسم میں اس کی رسائی ہوجائے، پھر بعض انجکشن محض دوا کی ضرورت پوری کرتے ہیں، اور بعض وہ ہیں جو جسم کی غذا کی ضرورت پوری کرتے ہیں، پس انجکشن کے ذریعہ جسم کے اندر دوا پہنچانا یا جسم کی غذائی ضرورت کو پورا کرنا مفسد صوم ہے یا نہیں، یا اس سلسلہ میں کچھ تفصیل ہے؟

اس سوال کے جواب میں مولانا ابو البقاء ندوی اور مولانا ارشاد احمد اعظمی کا خیال ہے کہ اگر انجکشن رگ میں لگے تو مفسد صوم ہے، گوشت میں نہیں، اس وجہ سے کہ رگ میں دوا چند منٹوں میں تمام اجزاء میں پہنچ کر بدن میں استقرار کرتی ہے، مولانا مظاہر حسین عماد قاسمی کی رائے ہے کہ بطور غذا انجکشن لگوانا مفسد صوم ہے، اس وجہ سے کہ وہ اکل وشرب کے حکم میں ہے، اکثر مقالہ نگار حضرات نے پیٹ میں براہ راست انجکشن لگانے کو مفسد صوم مانا ہے، جبکہ مولانا محمد حذیفہ کا خیال ہے کہ کتے کے انجکشن میں دوا، از روئے تحقیق ڈاکٹران، پیٹ میں نہیں بلکہ چمڑے کے نیچے پرت میں لگتی ہے لہذا مفسد صوم نہیں، بقیہ حضرات نے انجکشن کو علی الاطلاق مفسد صوم نہیں مانا ہے، اس وجہ سے کہ انجکشن کے ذریعہ دوا جوف معدہ ودماغ تک فطری منفذ سے نہیں پہنچتی بلکہ مسامات کے ذریعہ پہنچتی ہے، جو مفسد صوم نہیں ہے:

"لو دهن رأسه أو أعضائه فتشرب فيه أن لا يضره لأنه وصل إليه الأثر لا عينه" (بدائع ۲/ ۹۳)۔

"للاتفاق على أن من اغتسل في ماء فوجد برده في باطنه أنه لا يفطر" (رد المحتار ۳/ ۳٦۷)۔

"الداخل من المسام لا ینافی" (ہدایہ ۱/ ۱۹۷)۔

یہ دوا صرف رگ میں گردش کرتی ہے یا گوشت میں تحلیل ہو جاتی ہے، براہ راست معدہ تک نہیں پہنچتی اس لئے دونوں صورتوں میں حکم یکساں ہوگا، نیز اصولی طور پر فساد صوم کی مقررہ علتیں انجکشن میں مفقود ہونے کے سبب انجکشن سے - خواہ دواءً ہو یا غذاءً- روزہ فاسد نہیں ہوگا، البتہ بلاضرورت شدیدہ اس طرح کا انجکشن لگوانا مکروہ اور خلاف اولی ہوگا۔

سوال نمبر: ۵- جسم میں نمکیات کی کمی کو پورا کرنے اور غذا سے مطلوبہ قوت فراہم کرنے کے لئے گلوکوز چڑھایا جاتا ہے، یہ چونکہ ایک حد تک غذا کا متبادل ہے، اس لئے اس سے بھوک کا احساس کم ہو جاتا ہے اور بھوک کی وجہ سے پیدا ہونے والی کمزوری سے بھی آدمی محفوظ رہتا ہے، روزہ کی حالت میں اس طرح گلوکوز کا استعمال درست ہوگا؟ جبکہ فطری منفذ سے داخل نہیں کیا جاتا، لیکن اس کی وجہ سے ترک اکل وشرب سے پیدا ہونے والی کیفیت بھی انسان کے اندر متحقق نہیں ہوتی۔

اس سوال کے جواب میں مولانا ابو البقا ندوی کا خیال ہے کہ روزہ کی حالت میں گلوکوز کا استعمال درست نہیں ہے، اس وجہ سے کہ اس میں مصلح بدن کا استقرار فی البدن ہے، نیز مقصد صوم کے منافی ہے، مولانا ارشاد احمد اعظمی کا خیال ہے کہ روزہ فاسد ہو جائے گا، اس وجہ سے کہ یہ گلوکوز صورۃً نہ سہی معنیً اکل وشرب کے درجہ میں ہے، مولانا غیاث الاسلام ندوی کا خیال ہے کہ انجکشن سے غذا کی ضرورت پوری کرنا اور گلوکوز سے غذا اور قوت حاصل کرنا مفسد صوم ہے، مولانا مظاہر حسین عماد قاسمی اور مولانا منور سلطان ندوی کی رائے ہے کہ گلوکوز بطور دوا مفسد نہیں ہے، بلاعذر مفسد ہے، اس وجہ سے کہ یہ اکل وشرب کے حکم میں ہے۔

بقیہ مقالہ نگار حضرات کا خیال ہے کہ گلوکوز کا استعمال مفسد صوم نہیں ہے، اس وجہ سے کہ گلوکوز جسم کے اندر فطری منفذ کے علاوہ دوسرے ذرائع سے پہنچایا جاتا ہے، جو مفطر صوم نہیں ہے۔

''المفطر إنما هو الداخل من المنافذ'' (ردالمحتار ۳/۳۶۷)۔

''المفطر الداخل من المنافذ کالمدخل والمخرج لا من المسام الذی هو خلل البدن'' (فتح القدیر ۲/۲۵۷)۔

''ما یدخل من مسامات البدن من الدهن لا یفطر'' (ہندیہ ۱/۲۰۳)۔

مولانا محمد مصطفیٰ عبد القدوس ندوی نے لکھا ہے کہ ایک امریکہ کے پڑھے ہوئے ڈاکٹر سے مراجعت سے معلوم ہوا کہ یہ معدہ تک نہیں پہنچتا، رگوں میں رہتا ہے، اس صورت میں ظاہر ہے کہ گلوکوز مفسد صوم نہیں ہوگا۔ البتہ ضرورت شدیدہ کے بغیر بلا عذر گلوکوز کے استعمال کو بیشتر مقالہ نگار حضرات نے مکروہ، غیر اولی، خلاف احتیاط، منافی مقصد صوم قرار دیا ہے، اور اس سے احتیاط کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

''وإذا احتقن یفسد صومه'' (فتاویٰ تاتارخانیہ ۲/۳۶۵)۔

سوال نمبر ۶: – بعض سیال یا غیر سیال دوائیں پیچھے کے راستے سے اندر پہنچائی جاتی ہیں، اسی طرح بواسیر کے مرض میں اندرونی مسوں پر مرہم لگایا جاتا ہے، اور امراض معدہ کی تحقیق کے لئے بعض آلات بھی اندر داخل کئے جاتے ہیں، یہ صورتیں روزہ کے لئے مفسد ہوں گی یا نہیں؟

اس سوال کے جواب میں تمام مقالہ نگار حضرات اس بات پر متفق ہیں کہ اگر آدمی کے پیچھے کے راستے میں سیال یا غیر سیال دوا داخل کی جائے اور موضع حقنہ تک پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔

''والحد الذی یتعلق بالوصول إلیه الفساد قدر الحقنة'' (فتح القدیر ۲/۲۶۶)۔

صرف مولانا سلطان احمد اصلاحی کی رائے ہے کہ پیچھے کے راستے میں دوا استعمال کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، فی الواقع آپ کی یہ رائے لفظ احلیل کے معنی کی غلط تعیین پر مبنی

ہے، لکھتے ہیں: طرفین یعنی امام ابوحنیفہ اور امام محمد کی رائے میں اگر پیچھے کے راستے میں کوئی دوا ٹپکائی جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

''وإن أقطر في إحليله لم يفطر عند أبي حنيفة ومحمد''۔

بواسیری مسوں پر مرہم کے سلسلے میں مولانا ابوالبقاءندوی، مولانا ارشاد احمد اعظمی، مولانا شعیب اللہ خان، مولانا محفوظ الرحمٰن مفتاحی اور مولانا سلمان منصورپوری کی رائے ہے کہ روزہ ٹوٹ جائے گا، ان حضرات کا خیال ہے کہ بواسیری مسے اس درجہ اندر ہوتے ہیں کہ ان پر لگنے والی دوا یا مرہم موضع حقنہ تک پہنچ جائے گا جو مفسد صوم ہے، مولانا سلمان منصورپوری لکھتے ہیں: خارج دبر سے موضع حقنہ کا فاصلہ تقریباً پانچ انچ ہے، لہٰذا بواسیر کے اندرونی مسوں پر دوا لگانے سے روزہ یقیناً ٹوٹ جائے گا، اس لئے کہ اس دوا یا مرہم کا موضع حقنہ تک پہنچنا تقریباً یقینی ہے۔ مولانا ارشاد احمد اعظمی کا خیال ہے کہ وہ جگہ ایسی ہے جہاں سے اندر جذب کی قوت پائی جاتی ہے، اور بواسیر کے مرہم کی ٹیوب خاص طور پر اس انداز سے بنائی جاتی ہے کہ اس کا معتد بہ حصہ آسانی سے اندر چلا جاتا ہے اور اس کے اطراف سے مرہم نکل کر پھیل جاتا ہے۔

بقیہ مقالہ نگار حضرات کا خیال ہے کہ بواسیری مسے موضع حقنہ سے نیچے ہوتے ہیں، اور ان پر لگنے والی دوا یا مرہم موضع حقنہ تک نہیں پہنچ پاتا اس لئے اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، جب کہ مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عثمانی (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ۶/۴۱۱)، مفتی محمد شفیع صاحب عثمانی (حاشیہ امدادالفتاوی ۲/۱۵) اور مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی (احسن الفتاوی ۴/۴۴۰) کی یہی تحقیق ہے، نیز حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ مسوں پر دوا لگانے سے روزہ کے ٹوٹ جانے کے قائل تھے، لیکن بعد میں انہوں نے اپنے اس قول سے رجوع فرمالیا تھا۔

پیچھے کے راستے میں اگر کوئی آلہ داخل کیا جائے اور اس کا ایک سرا باہر ہو تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور اگر اس میں دوا یا کوئی تر شئی لگادی جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، دخول آلہ کے سبب نہیں بلکہ اس دوا یا تر شئی کے سبب جو اندر داخل ہوئی، اور اگر آلہ اندر چلا جائے اور

اس کا باہر سے کوئی تعلق باقی نہ ہو تو استقرار فی الجوف کے سبب روزہ فاسد ہوجائے گا۔

تمام مقالہ نگار حضرات کا اس مسئلہ میں اتفاق ہے۔

سوال نمبر: ۷- آگے کی راہ سے بھی بعض اشیاء اندر تک پہنچائی جاتی ہیں، جیسے مرد وعورت کے جسم میں مثانہ تک نلکی پہنچائی جاتی ہے، بعض امراض میں خواتین کی شرمگاہ میں سیال یا جامد دوا رکھی جاتی ہے یا مرض کی تحقیق کے لئے بعض آلات رحم تک پہنچائے جاتے ہیں، یہ صورتیں ناقض صوم ہیں یا نہیں؟

اس سوال کے جواب میں **مولانا** سید باقر ارشد صاحب قاسمی کا خیال ہے کہ عورت کی شرمگاہ میں سیال وجامد دوا ڈالنے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، **مولانا** نے اپنے مدعا پر کوئی دلیل نہیں پیش کی ہے، ان کے علاوہ بقیہ مقالہ نگار حضرات کا خیال ہے کہ ایسی صورت میں اگر سیال دوا عورت کی شرمگاہ میں ڈالی جائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا، اور اگر جامد دوا ڈالی جائے تو **مولانا** ابوسفیان مفتاحی کی رائے ہے کہ روزہ فاسد نہیں ہوگا، **مولانا** نے "**ولو أدخلت قطنة إن غابت فسد فإن بقي طرفها في فرجها الخارج لا**'' سے استدلال کیا ہے، جب کہ اس میں عدم فساد عدم غیبوبت کا سبب ہے نہ کہ ادخال قطنہ کا سبب۔ اور بقیہ مقالہ نگار حضرات کا خیال ہے کہ اگر جامد دوا فرج داخل میں غائب ہوجائے اور اس کا تعلق باہر سے باقی نہ رہے تو روزہ فاسد ہوجائے گا، **مولانا** راشد حسین ندوی کا خیال ہے کہ اگر یقین ہو کہ فرج خارج میں لگائی گئی دوا فرج داخل میں پہنچ گئی ہے تب بھی روزہ فاسد ہوجائے گا، **مولانا** عبداللہ خالد شرمگاہ میں دوا داخل کرنے کو مفسد مانتے ہیں مگر اس حکم کو طبی تحقیق پر موقوف رکھتے ہیں۔

ان حضرات کے مستدلات مندرجہ ذیل اور اس طرح کی دیگر جزئیات فقہیہ ہیں:

''**الإقطار في قبل المرأة يفسد الصوم بلا خلاف على الصحيح**'' (البحر الرائق ۲/۲۷۹)۔

''**ولو أدخلت قطنة إن غابت فسد فإن بقي طرفها في فرجها الخارج**

لا" (درمختار ۳/ ۳۶۹)۔

"إن الدبر والفرج الداخل من الجوف إذ لا حاجز بينهما وبينه فهما في حكم" (فتاویٰ ہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

مرد کے آگے کے راستے سے دوا وغیرہ پہنچانے کی صورت میں دیکھا جائے گا کہ اگر وہ دوا ابھی قصبۂ ذکر ہی میں ہے تو روزہ بالاتفاق فاسد نہیں ہوگا، اور اگر مثانہ تک پہنچ گئی ہے تو اس سلسلہ میں اختلاف ہے، حضرات طرفین کے نزدیک روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور امام ابو یوسف کے نزدیک روزہ فاسد ہوجائے گا، اس اختلاف کی بنیاد اس بات پر ہے کہ مثانہ اور جوف کے درمیان منفذ ہے یا نہیں؟ چونکہ یہ مسئلہ طب سے متعلق ہے اس لئے علامہ شامی نے زیلعی کے حوالے سے اطباء کے قول پر اعتماد کرتے ہوئے دونوں کے درمیان منفذ نہیں مانا، اور طرفین کے قول کو راجح قرار دیا اور کہا کہ درحقیقت یہ اختلاف ہی نہیں ہے، لکھتے ہیں:

"والاختلاف مبني على أنه هل بين المثانة والجوف منفذ أو لا؟ وهو ليس باختلاف على التحقيق والأظهر أنه لا منفذ له وإنما يجتمع البول فيها بالترشيح كما يقول الأطباء" (زیلعی، ردالمحتار ۳/ ۳۷۲)۔

بیشتر مقالہ نگار حضرات نے قول راجح کو اختیار کیا ہے، اور مرد کے مثانہ تک دوا پہنچانے، نلکی ڈالنے یا کسی اور چیز کے داخل کرنے کو مفسد صوم نہیں مانا ہے، مولانا خورشید احمد اعظمی کا خیال ہے کہ اگر نلکی تر ہوتو مفسد صوم ہے لبقاء البلۃ فی الجوف، یہی خیال مولانا مصطفیٰ عبدالقدوس ندوی اور مولانا محمد جعفر ملی، مولانا جمیل اختر ندوی کا بھی ہے، مولانا عطاء اللہ صاحب قاسمی نے مثانہ تک نلکی پہنچانے کو علی الاطلاق مفسد صوم قرار دیا ہے، اور بہت سے حضرات نے اس بات کی بھی صراحت کی ہے کہ اگر نلکی کا سرا باہر ہوتو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور عورت کے مثانہ میں دوا یا نلکی ڈالنے کے سلسلے میں مولانا سید باقر ارشد قاسمی اور مولانا ابو البقا ندوی کا خیال ہے کہ اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، مولانا راشد حسین ندوی کی رائے ہے کہ صرف نلکی ڈالنے سے روزہ فاسد

نہیں ہوگا، لیکن اگر اس کے ساتھ دوا لگادی جائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا، انہوں نے کہا: مرد وعورت دونوں کے مجری البول کا حکم ایک جیسا ہونا چاہئے، بشرطیکہ طبی طور پر دونوں میں یکسانیت کی تصدیق ہوجائے، مولانا ارشاد احمد اعظمی کا خیال ہے کہ مرد وعورت دونوں کا روزہ ٹوٹ جانا چاہئے، کیونکہ مثانہ تک دوا پہنچ جانے کے بعد مرد وعورت میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا، گردوں سے مثانہ تک پیشاب جانے کے راستے دونوں کے ایک جیسے ہیں، مولانا محمد حذیفہ نے کہا کہ جدید طبی تحقیق کی بنا پر منفذ نہیں ہے اس وجہ سے دونوں کا روزہ نہیں ٹوٹنا چاہئے، مولانا محمد عثمان جونپوری کا خیال ہے کہ عورت ومرد کے مثانہ میں کوئی فرق نہیں ہے، البتہ عورت کے مثانہ میں نلکی یا دوا پہنچانے کے وقت دوا کے اجزاء اگر فرج داخل میں چلے جائیں تو روزہ فاسد ہوجائے گا، اور اکثر مقالہ نگار حضرات نے عورت کے آگے کے راستے میں خشک نلکی ڈالنے کو مفسد صوم نہیں کہا ہے، بشرطیکہ اس کا ایک سرا باہر ہو، لیکن دوا یا دوا کے ساتھ نلکی ڈالی گئی تو اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا۔

''أما في الإقطار في قبل المرأة فقد قال مشائخنا: إنه يفسد صومها بالإجماع لأن لمثانتها منفذا فيصل إلى الجوف كالإقطار في الأذن'' (بدائع ۲/۲۳۱)۔

''أما في قبلها فمفسد إجماعاً لأنه كالحقنة'' (درمختار ۳/۳۷۲)۔

''وفي الإقطار في إقبال النساء يفسد بلاخلاف وهو الصحيح'' (عالمگیری ۱/۱۰۴)۔

''الإقطار في قبل المرأة يفسد الصوم بلا خلاف على الصحيح'' (البحر الرائق ۲/۲۷۹)۔

یہ مسئلہ طب سے ضرور متعلق ہے تاہم عبارات فقہاء سے واضح ہوتا ہے کہ مرد وعورت کے درمیان زیر بحث مسئلے میں فرق ملحوظ رکھا گیا ہے، اور ان حضرات نے بھی اپنے وقت کے اطباء

سے مراجعت کے بعد ہی یہ رائے قائم کی ہوگی، جیسا کہ علامہ شامی کی فیصلہ کن رائے سے ظاہر ہے، پھر بھی تحقیق کا دروازہ بہرحال وا ہے۔

عورت کے رحم میں آلات داخل کرنے کے سلسلہ میں **مولانا** سید باقر ارشد قاسمی کا خیال ہے کہ **آلات** رحم میں پہنچائے جاسکتے ہیں، یہ علاج کے قبیل سے ہے اور علاج بحالت صوم ممنوع نہیں ہے، **مولانا** ابوالبقاء ندوی، **مولانا** ابوسفیان مفتاحی اور **مولانا** سلطان احمد اصلاحی کا خیال ہے کہ اس صورت میں روزہ فاسد نہیں ہوگا، **مولانا** سلطان احمد اصلاحی نے علامہ ابن تیمیہ کے فتوی سے **استدلال** کیا ہے جس میں رحم میں دوا پڑی رہنے کے باوجود روزہ کو درست قرار دیا ہے، جبکہ زیر بحث مسئلے میں بحالت صوم رحم میں **آلہ** پہنچانے کی **بات** ہے، **مولانا** ابوالبقاء ندوی نے **"إذا أدخل عوداً ونحوه في مقعدته وطرفه خارج وإن غيبه فسد"** (ردالمحتار ۳/۳۶۹) اور **"إذا أدخل الطبيب آلة طبية جافة إلى جوف الصائم ثم أخرجها لا يفطر الصائم"** (الفقہ المنہجی ۱/۳۱۲) سے **استدلال** کیا ہے، مذکورہ **دلائل** میں غیبوبت عود، اور **آلہ** غیر جافہ کا لحاظ نہ کرنے کے سبب مطلقاً عدم فساد کا حکم لگایا گیا ہے۔

بقیہ مقالہ نگار حضرات نے تفصیل کی ہے کہ اگر امراض کی تحقیق کے لئے کوئی خشک آلہ اندرون رحم داخل کیا گیا اور اس کا ایک سرا باہر ہے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، اس وجہ سے کہ استقرار فی الجوف نہیں پایا گیا، اور اگر وہ کسی دوا وغیرہ سے تر کر کے اندر داخل کیا گیا تو اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا۔

ان حضرات کے **دلائل** مندرجہ ذیل اور اس طرح کی دوسری عبارات فقہاء ہیں، جن سے اس مسئلے میں بھرپور رہنمائی ملتی ہے:

"وكذا لو أدخل إصبعه في إسته أو أدخلت المرأة في فرجها لا يفسد هو المختار إلا إذا كانت الإصبع مبتلة بالماء أو الدهن فحينئذ يفسد لوصول الماء أو الدهن" (البحرالرائق ۲/۲۷۹)۔

''إن الصائم إذا أدخل خشبة فی المقعد لا يفسد صومه إلا إذا غاب طرفا الخشبة'' (بدائع ۲/ ۲۴۴)۔

''وإذا أدخلت المرأة القطنة فی قبلها إذا انتهت إلی الفرج الداخل هو رحمها انتقض صومها، وفی فتاوی الخلاصة: هذا إذا أدخلت القطنة بالكلية فإن كان طرفها فی الفرج الخارج لا يفسد كما فی الحيطة'' (فتاوی تاتارخانیہ ۲/ ۳۷۰)۔

هذا ما عندی، والله أعلم بالصواب۔

☆☆☆

تفصیلی مقالات:

مفطرات صوم اور عصر حاضر کے بعض مسائل

مولانا راشد حسین ندوی ☆

صوم کے لغوی واصطلاحی معنی:

روزہ کو عربی میں صوم کہا جاتا ہے جس کے لغوی معنی: الامساک یعنی روک دینے کے ہیں (المعجم الوسیط، القاموس المحیط)۔

اور فقہی اصطلاح میں علامہ تمرتاشی اس کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"الإمساک عن المفطرات حقیقة أوحکما فی وقت مخصوص من شخص مخصوص مع النیة" (حاشیہ ردالمحتار ۲/۸۸) (یعنی نیت کے ساتھ مخصوص شخص کا وقت مخصوص میں مفطرات سے حقیقۃً یا حکماً امساک کرنا)۔

جبکہ صاحب فتح القدیر نے اس کی تعریف یوں کی ہے:

"وفی الشرع إمساک عن الجماع وعن إدخال شیء بطنا لوحکم البطن من الفجر إلی الغروب مع النیة" (فتح القدیر ۲/۲۳۴)۔

(شرع میں جماع نیز کسی چیز کو اس بطن میں داخل کرنے سے جس کو بطن کا حکم حاصل ہے، نیت کے ساتھ فجر تا غروب امساک کرنا ہے)۔

رہا یہ سوال کہ بطن کے حکم میں کونسی چیزیں داخل ہیں، اسکی تفصیل علامہ کاسانی نے ان

☆ مدرسہ ضیاء العلوم رائے بریلی۔

الفاظ سے کی ہے:

''وما وصل إلی الجوف أو إلی الدماغ من المخارق الأصلیة کالأنف والأذن والدبر بأن استعط أو احتقن أو أقطر فی أذنه فوصل إلی الجوف أو إلی الدماغ فسد صومه'' (بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۳)۔

(منافذ اصلیہ جیسے ناک، کان اور پچھلی شرمگاہ سے جو کچھ جوف یا دماغ تک پہنچ جائے، بایں طور کہ ناک سے دوا ڈالے یا حقنہ لگائے یا کان میں دوا ٹپکائے اور وہ جوف یا دماغ تک پہنچ جائے تو اس کا روزہ فاسد ہوجائے گا)۔

مندرجہ بالا تفصیل سے واضح ہوگیا کہ صرف کھانا پینا ہی مفطر صوم نہیں ہے بلکہ کسی منفذ اصلی کے ذریعہ جوف یا دماغ تک دوا یا غذا کا پہنچ جانا بھی مفسد صوم ہے۔

اب یہ سوال کہ وہ مخارق اصلیہ کون سے ہیں جن میں داخل ہونے کے بعد کوئی چیز جوف یا دماغ تک پہنچ جاتی ہے، فقہاء نے ان کی تحدید کی ہے لیکن اس بحث کو ان حضرات نے طب کے باب سے مربوط قرار دیا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر تشریح ابدان کی کوئی اور تفصیل ثابت ہوجائے تو اس میں تبدیلی ممکن ہے، چنانچہ صاحب ہدایہ مثانہ سے متعلق ہمارے ائمہ کا اختلاف نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

''وهذا لیس من باب الفقه'' (ہدایہ مع الفتح ۲/ ۲۶۷)۔

(اس اختلاف کا تعلق فقہ کے باب سے نہیں ہے)۔

صاحب الفتح فرماتے ہیں:

''وهذا اتفاق منهم علی إناطة الفساد بالوصول إلی الجوف، ویفید أنه إذا علم أنه لم یصل بعد، بل هو فی قصبة الذکر لایفسد، وبه صرح غیر واحد'' (فتح القدیر ۲/ ۲۶۸)۔

(اور یہ ان کی طرف سے اس پر اتفاق ہے کہ فساد جوف تک پہنچ جانے سے متعلق ہے،

اور اس کا فائدہ دے رہا ہے کہ اگر یہ معلوم ہو جائے کہ وہ ابھی تک نہیں پہنچا ہے بلکہ شرمگاہ کی نالی میں ہے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اس کی صراحت متعدد حضرات نے کی ہے)۔

اس تمہید کے بعد ہم اصل سوالات کے جوابات کی طرف رخ کرتے ہیں:

۱-زبان کے نیچے دوا رکھنے کا حکم:

فقہاء نے بلا عذر کسی چیز کو منہ میں رکھنے اور چکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے، البتہ اگر کسی عذر سے ایسا کرے تو کراہت نہیں ہوگی، لیکن اگر کوئی ایسی چیز منہ میں رکھی اور چبائی جس کا حلق کے نیچے اتر جانا ظن غالب کے درجہ میں ہے تو یقیناً فقہاء نے اسے مفسد صوم قرار دیا ہے، صاحب الدر المختار لکھتے ہیں:

''وكره له ذوق شيء وكذا مضغه بلا عذر قيد فيما قاله العيني ككون زوجها أوسيدها سيء الخلق فذاقت (إلى أن قال) وكره مضغ علك أبيض ممضوغ ملتئم (قوله أبيض) قيده بذلك لأن الأسود وغيرالممضوغ وغيرالملتئم يصل منه شيء إلى الجوف، وأطلق محمد المسئلة وحملها الكمال تبعا للمتأخرين على ذلك قال: للقطع بأنه معلل بعدم الوصول، فإن كان مما يصل عادة حكم بالفساد لأنه كالمتيقن'' (شامی ۲/۱۲۲، فتح القدیر ۲/۲۶۸)۔

(روزہ دار کے لیے بلا عذر کسی چیز کا چکھنا اسی طرح اس کا چبانا مکروہ ہے......، جیسے اس کا شوہر یا آقا درشت خو تھا لہذا اس نے چکھ لیا ہو (آگے فرماتے ہیں) سفید ممضوغ اور ملی ہوئی گوندھ کا چبانا مکروہ ہے، (قولہ ابیض) یہ قید اس لئے لگائی کہ غیر ممضوغ اور غیر ملتئم کالی گوندھ کا کچھ (حصہ) جوف تک پہنچ جاتا ہے، امام محمد نے مسئلہ کو مطلق بیان کیا تھا، اور ابن الہمام نے متاخرین کی تقلید کرتے ہوئے اس کو اس پر محمول کیا ہے، فرمایا: اس لئے کہ قطعی بات ہے کہ یہ معلل ہے عدم وصول سے، لہذا اگر ان چیزوں میں سے ہو جو عادۃً پہنچ جاتی ہیں تو فساد کا حکم لگایا جائے گا، اس لئے کہ یہ مثل متیقن کے ہے)۔

ان عبارات سے معلوم ہوا کہ:

۱-منہ میں اگر کوئی چیز رکھ لی جائے، تو اگر وہ ایسی چیز ہے جس کا حلق کے نیچے اتر جانا یقینی یا ظن غالب ہے جیسے مذکورہ بالا گوند تو روزہ ٹوٹ جائے گا، غالبًا اسی وجہ سے ہمارے علماء نے پان، تمباکو وغیرہ حلق سے نیچے اتارے بغیر بھی چبانے کو ناقض قرار دیا ہے، اس لئے کہ اس کے اثرات واضح طور پر حلق کے نیچے جاتے ہیں، اور تمباکو کی طلب پوری ہوجاتی ہے۔

۲-اگر حلق کے نیچے اترنے کا گمان نہ ہو تو صرف منہ میں رکھ لینا ناقض صوم نہیں ہے، لیکن بلاضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔

۳-شوہر بداخلاق اور سخت مزاج ہو تو اس کی بیوی کے لئے نمک وغیرہ کا پتہ لگانے کے لئے چکھنے کو فقہاء نے عذر میں سے قرار دیا ہے۔

اس تفصیل سے ہم آسانی کے ساتھ فیصلہ کرسکتے ہیں کہ دوا کا منہ میں رکھنا اس سے بھی بڑی ضرورت ہے، اور سوال صرف یہ رہ جاتا ہے کہ یہ دوا حلق کے نیچے تو نہیں اترتی؟ اگر احتیاط کے باوجود مخصوص گوند کی طرح دوا کے ذرات حلق کے نیچے اتر جاتے ہوں تو اس کے منہ میں رکھنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا، اور زبان کے نیچے رکھنے کے بعد افاقہ ہوجانے سے لگتا ہے کہ بظاہر یہی بات ہے، لیکن ایک ماہر ڈاکٹر اور مفتی کی تحریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ گولی علک اسود کے بجائے علک ابیض نیز ان عام چیزوں کے قبیل سے ہے جو از خود حلق کے نیچے نہیں اترتی ہیں، چنانچہ مفتی ڈاکٹر عبدالواحد صاحب M.B.B.S. لکھتے ہیں: انجائنا کے مریض اگر روزہ کی حالت میں Angised گولی زبان کے نیچے رکھ لیں، اور اس کا خیال رکھیں کہ لعاب حلق کے نیچے اترنے نہ پائے، تو منہ کی اندرونی تہہ سے اس کے جذب ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، اور اگر لعاب حلق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا، لہذا احتیاط بہتر ہے (مریض و معالج کے اسلامی احکام، ۱۴۴)۔

اور عصر حاضر کے مشہور محقق مفتی رشید احمد لدھیانویؒ اس گولی سے متعلق ایک سوال

کے جواب میں فرماتے ہیں: بوقت ضرورت شدیدہ جائز ہے، اور بلاضرورت مکروہ ہے (نیز دیکھئے: امداد الفتاوی ۲/ ۱۳۷)۔

خلاصہ بحث:

ان محققین کی تحقیق کی روشنی میں کہا جاسکتا ہے کہ جہاں تک ہوسکے اس گولی کا استعمال نہ کرے، لیکن اسکے استعمال سے روزہ اسی وقت فاسد ہوگا جب دوا ملا ہوا لعاب حلق کے نیچے اتر جائے، صرف گولی رکھنا مفسد صوم نہیں ہوگا۔

۲- انہیلر کے استعمال کا حکم:

جن لوگوں کو تنفس اور دمہ وغیرہ کی شکایت ہوتی ہے، ان کو انہیلر Inhaler کے ذریعہ دوا کا استعمال کرنا پڑتا ہے، اس کے ذریعہ جیسا کہ سوالنامہ میں بیان کیا گیا ہے، سفوف کا نہایت مختصر جز پھیپھڑے تک پہنچایا جاتا ہے، راقم کے نزدیک اس طریقہ علاج کے ذریعہ دوا کے استعمال سے روزہ فاسد ہوجائے گا، اس کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

۱- مخارق اصلیہ کے ذریعہ کوئی چیز جوف میں پہنچائی جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، جیسا کہ تمہید میں بیان کیا گیا ہے، اور اس میں بہر حال دوا کا خواہ معمولی حصہ ہی کیوں نہ ہو حلق کے نیچے اتارا جاتا ہے۔

۲- گولی چنے کی مقدار میں کوئی چیز نگل لی جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، لیکن اگر اس مقدار کو منہ میں چباتا رہے یہاں تک کہ وہ لاشی کی طرح ہوجائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا، الا یہ کہ اس کا مزہ حلق میں محسوس ہو تو روزہ چلا جائے گا۔

"وإذا ابتلع سمسة بين أسنانه لايفسد صومه لأنه قليل، وإن ابتلع من الخارج يفسد (إلى أن قال) وإن مضغها لايفسد إلا أن يجد طعمها في حلقه وهذا أحسن جدا" (ہندیہ ۱/ ۲۰۳)۔

معلوم ہوا کہ معمولی مقدار بھی اگر حلق کے نیچے اتر جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا

ہے، اور انہیلر کے استعمال میں بہر حال معمولی مقدار ہی سہی حلق کے نیچے جانا یقینی ہے۔

۳-دھویں کو منہ یا ناک سے کھینچ کر حلق کے نیچے کیا جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

"(قوله انه لو أدخل حلقه الدخان) أي بأي صورة كان الإدخال حتى لو تبخر ببخور فآواه إلى نفسه واشتمه ذاكرا لصومه أفطر لإمكان التحرز عنه" (شامی ۲/۱۰۶)۔

انہیلر کے ذریعہ دھوئیں سے بھی زیادہ کثیف شئی کا حلق کے نیچے ادخال ہے۔

۴- اوپر شامی اور فتح القدیر کے حوالہ سے آیا ہے کہ گوند کی ایسی قسم کا چبانا جس کا حلق کے نیچے اتر جانا عادۃً عام ہے مفسد ہے (دیکھئے: شامی ۲/۱۲۲، فتح القدیر ۲/۲۶۸)، اور انہیلر میں تو قصداً اس کو حلق کے نیچے اتارا جاتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ جزئیات فقہیہ سے صاف طور پر ظاہر ہو رہا ہے کہ منافذ اصلیہ سے جب کسی چیز کا ادخال کیا جا رہا ہو تو محض ادخال سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے، لہذا انہیلر کے استعمال سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔

۳- بھاپ کی شکل میں دوا کا استعمال:

سوال نمبر ۲ کے جواب میں شامی کی عبارت گزر چکی ہے کہ دھواں اور بھاپ قصداً منہ یا ناک کے ذریعہ اندر پہنچائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اس عبارت سے صراحت سے معلوم ہوا کہ بھاپ خواہ کسی آلہ کی مدد سے اندر پہنچائے یا سادہ طریقہ سے دونوں حالتوں میں روزہ ٹوٹ جائے گا۔

"ومفاده أنه لو أدخل حلقه الدخان أفطر ،أي دخان كان، ولو عودا أوعنبرا، لإمكان التحرز عنه" (شامی ۲/۱۰۶)۔

اور ڈاکٹر مفتی عبد الواحد صاحب دونوں سوالوں سے متعلق لکھتے ہیں:

۴-عنبر وعود کا دھواں قصداً اپنے منہ کے اندر لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

۵-کسی دوا مثلاً (Tinct benzoico) کی بھاپ لینے اور تنگی تنفس میں

Inhaler کے استعمال کا بھی یہی حکم ہے، اسی طرح Menthol وغیرہ سونگھنے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے (مریض ومعالج کے اسلامی احکام ۱۰۲)۔

۴- روزہ کی حالت میں انجکشن کا حکم:

بعض انجکشن رگوں میں لگائے جاتے ہیں، اور فوری طور پر ان کے اثرات پورے بدن میں محسوس ہوتے ہیں جبکہ بعض مختلف حالات میں مختلف مقامات پر گوشت میں لگائے جاتے ہیں، پھر بعض سے دوا پہنچائی جاتی ہے اور بعض سے غذا- انجکشن کے ذریعہ روزہ ٹوٹے گا یا نہیں، اس سوال کا جواب علماء پہلے ہی دے چکے ہیں، اور اس کے بارے میں میرے علم کی حد تک دو رائیں پائی جاتی ہیں:

پہلی رائے: بعض علماء کے نزدیک انجکشن جب رگ میں لگایا جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، دوسرے انجکشنوں سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ مولانا مجیب اللہ ندویؒ صاحب نے اپنی کتاب اسلامی فقہ، میں اسی قول کو اختیار کیا ہے اور اس کے لئے مندرجہ ذیل دلائل دیئے ہیں:

۱- صاحب ہدایہ نے امام ابوحنیفہ کی رائے نقل کی ہے: "ولو داوی جائفة أو آمة بدواء فوصل إلى جوفه أو دماغه أفطر والذي يصل هو الرطب" (۲۰۰/۱)، اس پر طویل بحث کرتے ہوئے مولانا مرحوم فرماتے ہیں: لیکن اس سے تو یہ معلوم ہوا کہ فم فرج کے علاوہ بھی کسی اور ذریعہ سے دوا یا غذا دماغ اور معدہ تک پہنچنے کا گمان غالب ہوجائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا، (آگے فرماتے ہیں) اس جزئیہ کی روشنی میں آپ انجکشن کے مسئلہ میں غور کریں، تو یہ بات بالکل عیاں ہوجاتی ہے کہ انجکشن کے ذریعہ دوا یا غذا کا دماغ یا معدہ تک پہنچنا ایک مسلمہ امر ہے (اسلامی فقہ ۱/ ۳۹۴)۔

۲- اس لئے کہ اگر ناک، کان اور سرین کے ذریعہ جس طرح دوا یا تیل وغیرہ کا اثر پہنچتا ہے، اس سے بھی زیادہ یقین کے ساتھ انجکشن سے ان چیزوں کا دماغ اور معدہ تک نہ صرف اثر پہنچتا ہے بلکہ اس سے اصلاح بدن بھی ہوتی ہے (ایضا ۱/ ۳۹۵)۔

۳- ظاہر ہے کہ نسیں پورے جسم اور دماغ ومعدہ سب کے لئے نہ صرف منفذ ہیں، بلکہ براہ راست ان کا تعلق دماغ سے ہوتا ہے، اس لئے جو دوا انجکشن کے ذریعہ داخل کی جاتی ہے، وہ اپنی اصلی حالت میں معدہ اور دماغ تک پوری سرعت کے ساتھ پہنچتی ہے، اور اس وجہ سے اس کا اثر بھی جلدی ہوتا ہے۔

دوسری رائے: یہ ہے کہ انجکشن خواہ کسی بھی قسم کا ہو، خواہ اس سے دوا داخل کی جائے یا غذا، اس کے استعمال سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، جمہور علماء ہند اسی کے قائل ہیں (دیکھئے: امداد الفتاوی ۲/ ۱۴۵، اور جواہر الفقہ (۳/ ۷۶) پر مفتی شفیع صاحب کا فتوی مصدقہ حضرت تھانوی، حضرت مدنی، حضرت میاں صاحب اصغر حسین دیوبندی، نیز احسن الفتاوی ۴/ ۴۲۲، درس ترمذی ۲/ ۶۲۶ تا ۶۲۸، فتاوی امارت شرعیہ ۳/ ۱۶۷، فتاوی رحیمیہ ۱۰/ ۱۶۹، کفایت المفتی ۴/ ۲۳۹، جدید فقہی مسائل ۱۳۸۷، منتخبات نظام الفتاوی ۱/ ۱۴۳، ۲/ ۱۴۵)۔

مفتی شفیع صاحبؒ اس رائے پر دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں: ''ڈاکٹروں سے تحقیق کرنے اور تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ انجکشن کے ذریعہ دوا جوف عروق میں پہنچائی جاتی ہے، اور خون کے ساتھ شرائین، یا اوردہ میں اس کا سریان ہوتا ہے، جوف دماغ یا بطن میں دوا نہیں پہنچتی، اور فساد صوم کے لئے مفطر کا جوف دماغ یا جوف بطن میں پہنچنا ضروری ہے (جواہر الفقہ ۳/ ۷۶)۔

پھر اس کے لئے کئی فقہی جزئیات سے استدلال کیا ہے:

۱- فقہاء نے زخم پر دوا ڈالنے کو مطلقاً مفسد نہیں قرار دیا، بلکہ جائفہ یا آمہ کی قید لگائی ہے، کیونکہ انہیں دو قسم کے زخموں سے دوا جوف دماغ یا جوف بدن کے اندر پہنچتی ہے، ورنہ جوف عروق کے اندر تو دوسرے قسم کے زخموں سے بھی دوا پہنچ جاتی ہے (ایضا)۔

۲- مرد کی پیشاب گاہ کے اندر دوا یا تیل وغیرہ چڑھانے سے بالاتفاق روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ دوا اگر مثانہ تک پہنچ جائے تو امام ابو یوسف کے نزدیک روزہ ٹوٹ جائے گا، طرفین کے نزدیک نہیں ٹوٹے گا، اس کی وجہ فقہاء نے یہ بیان کی ہے کہ پیشاب کی نالی میں دوا وغیرہ ڈالی

جائے تو جوف بدن میں نہیں پہنچتی، جبکہ مثانہ سے جوف بدن کے درمیان امام ابو یوسف کی تحقیق میں دوا پہنچ جاتی ہے، جبکہ طرفین کے نزدیک نہیں پہنچتی ہے، چنانچہ صاحب ہدایہ اس اختلاف کے بارے میں فرماتے ہیں:

''فکأنه وقع عند أبي يوسف أن بينه وبين الجوف منفذا، ولهذا يخرج منه البول، ووقع عند أبي حنيفة أن المثانة بينهما حائل والبول يترشح منه، وهذا ليس من باب الفقه''۔

مفتی صاحب فرماتے ہیں: اگر مطلق جوف بدن میں کسی شئے کا پہنچنا مفسد ہوتا، تو خود پیشاب گاہ بھی ایک جوف ہے، اور مثانہ بدرجہ اولی جوف ہے، کان اور حلق بھی جوف ہے، ان میں پہنچنا بلاخلاف مفسد صوم ہوتا، اس سے معلوم ہوا کہ مطلقاً جوف بدن میں مفطر چیزوں کا پہنچنا مفطر صوم نہیں، بلکہ خاص جوف دماغ اور جوف بطن مراد ہیں (جواہر الفقہ ۳/ ۷۷)۔

پھر کئی کتابوں کے حوالہ کے ساتھ بدائع کی یہ عبارت نقل کی ہے:

''وما وصل إلى الجوف (إلى أن قال) أما إذا وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من غير المخارق الأصلية، بأن داوى الجائفة والآمة فإن داواها بدواء يابس، لا يفسد لأنه لم يصل إلى الجوف ولا إلى الدماغ، ولو علم أنه وصل يفسد في قول أبي حنيفة'' (بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۳)۔

قائلین فساد کے دلائل پر ایک نظر:

فریقین کے دلائل پر غور کرنے سے جمہور کے دلائل راجح معلوم ہوتے ہیں، اس لئے کہ:

۱- مولانا مجیب اللہ ندویؒ صاحب نے اپنی پہلی دلیل میں فرمایا ہے کہ جس طرح جائفہ اور آمہ میں دماغ اور معدہ میں دوا پہنچ جاتی ہے، اسی طرح انجکشن کے ذریعہ دماغ یا جوف میں دوا یا غذا کا پہنچنا ایک مسلمہ امر ہے، جبکہ ہمارے علم کے مطابق رگوں کے ذریعہ دوا کا اثر پہنچتا ہے اصل دوا کا پہنچنا مسلمہ امر نہیں ہے، بلکہ مفتی شفیع صاحبؒ نے ڈاکٹروں کے حوالہ سے لکھا ہے کہ

ایسا نہیں ہوتا۔

۲- دوسری دلیل کے طور پر ناک کان وغیرہ کو پیش کیا گیا ہے، جبکہ ان چیزوں پر انجکشن کو قیاس نہیں کیا جا سکتا، اس لئے کہ کان ناک وغیرہ مخارق اصلیہ ہیں، اور انجکشن کے ذریعہ جو دوا پہنچائی جائے گی، ظاہر ہے وہ مخارق غیر اصلیہ کے ذریعہ پہنچائی جائے گی، اور بدائع کی صریح عبارت گزر چکی ہے کہ دونوں کے احکام میں فرق ہے۔

۳- جہاں تک تیسری دلیل کا تعلق ہے تو اگر یہ بات ثابت ہوجائے کہ انجکشن کے ذریعہ اصل دوا معدہ یا دماغ تک پہنچ جاتی ہے تو سارا اختلاف ہی ختم ہوجائے، لیکن دوسرا فریق یہ مانتا ہے کہ اصل دوا نہیں بلکہ اس کا اثر پہنچتا ہے، اور بظاہر انہی حضرات کی بات راجح معلوم ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ جمہور اس کے قائل ہوئے اور بعض محقق ڈاکٹروں نے ان کی تائید کی، چنانچہ ایک .M.B.B.S ڈاکٹر جو ماشاء اللہ مفتی بھی ہیں، یعنی ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب فرماتے ہیں: کسی بھی قسم کا ٹیکہ، خواہ وہ عضلاتی ہو یا وریدی ہو، لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، یہاں تک کہ اگر کسی طبی ضرورت سے گلوکوز کی بوتل بھی چڑھائی جائے تب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا، محض روزہ کی مشقت کم کرنے کیلئے Drip لگوانا مکروہ ہے، پھر بھی روزہ نہیں ٹوٹتا، اسی طرح خون چڑھانے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا (مریض و معالج کے اسلامی احکام، ۱۴۴)۔

ایک اشکال اور اس کا جواب:

اس پر یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ انجکشن سے قوت ونشاط حاصل ہوتی ہے، جو روزہ کے منافی ہے، اس سوال کا جواب دیتے ہوئے مولانا تقی عثمانی صاحب فرماتے ہیں: مطلق قوت یا نشاط روزہ کے منافی نہیں ہے بلکہ وہ قوت منافی صوم ہے جو مخارق اصلیہ کے ذریعہ کوئی چیز جوف بطن یا جوف دماغ تک پہنچا کر حاصل کی جائے، اس کے سوا کسی اور عمل سے اگر قوت آئے یا نشاط پیدا ہو یا پیاس مٹے، تو مفسد صوم نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ روزہ میں غسل کی اجازت ہے، حالانکہ غسل کے ذریعہ مسامات سے پانی اندر پہنچتا ہے، اور پیاس میں کمی ہوتی ہے (پھر فرمایا) اسی طرح روزہ

کی حالت میں کسی ٹھنڈے مقام پر چلے جانا مفسد نہیں، حالانکہ اس سے بھی پیاس مٹتی ہے، یہی معاملہ انجکشن کا ہے (ہدایہ مع الفتح ۲۶۶/۲)۔

اگر انجکشن پیٹ یا دماغ میں لگایا جائے:

مندرجہ بالا تفصیل سے واضح ہوگیا کہ انجکشن چاہے جس قسم کا ہو اس کو لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، البتہ علماء نے جو اصول اور جزئیات تحریر فرمائی ہیں ان کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی انجکشن براہ راست پیٹ یا دماغ میں اس طرح لگایا جائے کہ دوا براہ راست جوف دماغ یا جوف بطن تک پہنچ جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اس کے لئے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

۱- **"لو داوی جائفة أو آمة بدواء فوصل إلی جوفه أو دماغه أفطر عند أبی حنیفة والذی یصل هو الرطب وقالا لا یفطر لعدم التیقن بالوصول الخ"** (ہدایہ مع الفتح ۲۶۶/۲)۔

اور جائفہ اور آمہ زخم میں دوا ڈالی جانے والی دوا کے مقابلہ میں انجکشن اگر براہ راست پیٹ یا دماغ میں لگایا گیا ہو تو دوا کا اندر پہنچنا زیادہ یقینی ہے۔

۲- **"ولو طعن برمح، أو أصابه سهم، وبقی فی جوفه فسد، وإن بقی طرفه خارجا لا یفسد، کذا فی التبیین"** (ہندیہ ۲۰۴/۱)۔

نیزہ کے پھل اور تیر سے اصلاح بدن کے بجائے افساد بدن ہے، اس کے باوجود ان سے روزہ ٹوٹ جانے کا حکم لگایا گیا ہے، تو اگر براہ راست ان مقامات پر انجکشن لگایا جائے تب تو بدرجہ اولی روزہ ٹوٹ جائے گا، اس لئے کہ اس میں تو اصلاح بدن بھی ہے، اسی لئے مفتی نظام الدین صاحبؒ ایک استفتاء کے جواب میں فرماتے ہیں: روزہ فاسد صرف اس انجکشن سے ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے غذا یا دوا بعینہ قعر معدہ میں پہنچائی جائے جیسے پاگل کتے کے کاٹے کا انجکشن (منتخبات نظام الفتاوی ۱۳۳/۱)۔

خلاصہ بحث:

خلاصہ یہ کہ انجکشن خواہ کسی بھی قسم کا ہو اگر براہ راست جوف بدن یا جوف دماغ میں نہ

لگایا جائے تو مفسد صوم نہیں ہے، لیکن چونکہ علماء کا اس کے بارے میں اختلاف ہے لہذا احتیاطاً ضرورت شدیدہ کے بغیر روزہ کی حالت میں دن میں نہ لگوانا چاہیے۔

۵-گلوکوز کا حکم:

گلوکوز کی ڈرپ اپنے عمل میں رگوں میں لگائے جانے والے انجکشن سے مختلف نہیں ہے، لہذا اس کا وہی حکم ہوگا جو سوال نمبر ۴ کے تحت انجکشن کے بارے میں گزر چکا ہے، یعنی اس کے چڑھوانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، لیکن احتیاطاً دن میں نہ چڑھوائے، نیز اگر صرف نشاط حاصل کرنے اور تقویت کے لئے چڑھوائے گا تو مکروہ ہوگا۔

۶-پیچھے کے راستہ سے دوا پہنچانے کا حکم:

پیچھے سے دوائیں اندر پہنچانا مفسد صوم ہے، اس پر دلالت کرنے والی عبارتیں تمام کتابوں میں موجود ہیں، مثلاً بدائع میں ہے:

"وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف، والأذن والدبر بأن استعط أو احتقن أو أقطر في أذنه فوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ فسد صومه" (بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۳)۔

(اور جو چیز جوف یا دماغ تک مخارق اصلیہ جیسے ناک کان اور دبر سے پہنچ جائے اس طور پر کہ ناک سے دوا اندر لے جائے، یا حقنہ استعمال کرے یا کان میں دوا ٹپکائے اور وہ جوف یا دماغ تک پہنچ جائے تو اس کا روزہ فاسد ہوجائے گا)۔

لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ دوا یا کوئی بھی چیز موضع حقنہ تک پہنچ جائے، چنانچہ علامہ شامی فتح القدیر کے حوالہ سے فرماتے ہیں:

"والحد الذي يتعلق بالوصول إليه الفساد قدر المحقنة" (شامی ۲/ ۱۰۸)۔

(اور وہ حد جس تک پہنچ جانے سے فساد متعلق ہوجائے گا آلہ حقنہ کی مقدار ہے)۔

اور صاحب الدر کے قول: "ولو مبتلة فسد" (اگر تر انگلی داخل کی تو روزہ فاسد

ہوجائے گا) کے تحت فرماتے ہیں:

"لبقاء شيء من البلة في الداخل، وهذا لو أدخل الإصبع إلى موضع المحقنة" (شامی ۲/۱۰۸)۔

(اندر تراوٹ کے باقی رہ جانے کی وجہ سے (یہ حکم ہے)، اور یہ اس وقت ہوگا جب انگلی موضع حقنہ تک داخل کردے)۔

اور جب انگلی کی تراوٹ کے سبب فساد صوم کا حکم لگایا جارہا ہے، تو ہم آسانی سے قیاس کرسکتے ہیں کہ اگر دوا کا ادخال کیا جائے تو بدرجہ اولی فساد کا حکم لگایا جائے گا۔

بواسیری مسوں پر مرہم لگانے کا حکم:

ابھی بیان کیا گیا ہے کہ پیچھے کے راستہ سے دوا وغیرہ داخل کرتے وقت فساد صوم کا حکم اس بات پر معلق ہے کہ وہ دوا موضع حقنہ تک پہنچ جائے، یہ موضع حقنہ کیا ہے؟ اس کے بارے میں علامہ شامی فرماتے ہیں:

"ای قدر ما یصل إلیه رأس المحقنة التي هي آلة الاحتقان" (شامی ۲/۱۰۸)۔

(یعنی محقنہ جو کہ احتقان یعنی حقنہ لگانے کا آلہ ہے، کے سرے کے پہنچنے کی مقدار)۔

اور اگر دوا موضع حقنہ تک نہ پہنچے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اور بواسیری مسے چونکہ موضع حقنہ سے کافی نیچے ہوتے ہیں لہذا ان پر کسی دوا یا مرہم لگانے سے روزہ نہیں جائے گا، چنانچہ صاحب احسن الفتاوی فرماتے ہیں: "بواسیری مسے موضع حقنہ سے بہت نیچے ہوتے ہیں، اور براہ مقعد داخل ہونے والی چیز جب تک موضع حقنہ تک نہ پہنچے مفسد نہیں، لہذا مسوں کو پانی سے تر کرکے چڑھانے سے اور مسوں پر دوا لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا (احسن الفتاوی ۴/۴۳۰، نیز دیکھئے: مریض ومعالج کے اسلامی احکام/۱۲۱، امداد الفتاوی مع حاشیہ ۲/۱۴۹)۔

امراض کی تحقیق کے لئے آلات کا استعمال:

اگر ان آلات پر گریس یا تیل وغیرہ کوئی چیز لگائے بغیر ان کے خشک رہنے کی حالت

میں اندر کیا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ الدر المختار کی یہ عبارت اس پر صریح ہے:

”أو أدخل عودا أونحوه في مقعدته وطرفه خارج وإن غيبه فسد (قوله وإن غيبه) اى غيب الطرف أو العود بحيث لم يبق شيء منه في الخارج“(شامی ۱/ ۱۰۷)۔

اورظاہر بات ہے کہ ان آلات کا ایک سرا باہر رہتا ہے۔

لیکن اگر آلہ تحقیق پر کوئی تیل یا گریس وغیرہ لگا کر داخل کیا ہے تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔ صاحب الدر المختار فرماتے ہیں:

”أو أدخل إصبعه اليابسة فيه اى دبره أوفرجها ولو مبتلة فسد“ (شامی ۲/ ۱۰۸)۔

(اگر مقعد میں یا عورت نے اپنے فرج میں خشک انگلی داخل کی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، اوراگر تر انگلی داخل کی تو ٹوٹ جائے گا)۔

اسی معنی کی عبارات ہندیہ وغیرہ میں بھی متقارب الفاظ سے موجود ہیں، مثلاً ہندیہ میں ہے:

”ولو أدخل إصبعه في إسته أو المرأة في فرجها لايفسد وهو المختار إلا إذا كانت مبتلة بالماء أو الدهن فحينئذ يفسد لوصول الماء أو الدهن، هكذا في الظهيرية“ (ہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

(اگر اپنی سرین میں انگلی داخل کی یا عورت نے اپنی شرمگاہ میں انگلی داخل کی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، مختار یہی ہے، اور یہ کہ جب انگلی پانی یا تیل سے تر ہو تو اس وقت روزہ فاسد ہو جائے گا، اس لئے کہ پانی یا تیل پہنچ گیا ہے، ظہیریہ میں اسی طرح ہے)۔

۷-مثانہ تک نلکی پہنچانا:

اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر صرف نلکی ڈالی، اور اس میں کوئی دوا وغیرہ نہیں ڈالی تو مرد کے مثانہ تک نلکی ڈالنے سے کچھ نہیں ہوگا، اوراگر عورت کے ڈالی تو اگر نلکی میں گریس یا تیل لگا ہے

تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا، ورنہ نہیں ٹوٹے گا، اور اگر نلکی کے ذریعہ دوا پہنچائی اور عورت کی شرمگاہ میں یہ عمل کیا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا، مرد کی شرمگاہ میں کیا تو اگر دوا مثانہ تک پہنچ گئی تو امام ابو یوسف کے نزدیک روزہ ٹوٹ جائے گا، طرفین کے نزدیک نہیں ٹوٹے گا، چنانچہ ہندیہ میں ہے:

''وإذا أقطر في إحليله لا يفسد صومه عند أبي حنيفة ومحمدؒ كذا في المحيط سواء أقطر فيه الماء أو الدهن، وهذا الاختلاف فيما إذا وصل المثانة وأما إذا لم يصل بأن كان في القصبة بعد لايفطر بالاجماع كذا في التبيين، وفي الإقطار في إقبال النساء يفسد بلاخلاف وهو الصحيح هكذا في الظهيرية (ہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

(اگر مرد نے اپنی پیشاب گاہ میں کوئی چیز ٹپکائی تو امام ابوحنیفہ ومحمدؒ کے نزدیک اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا، خواہ اس میں پانی ٹپکائے یا تیل، اور یہ اختلاف اس صورت میں ہے جب وہ مثانہ تک پہنچ جائے، رہی وہ صورت جب وہ نہ پہنچے اس طور پر کہ ابھی شرمگاہ کی نالی ہی میں ہو تو بالاجماع مفسد نہیں ہے، اور عورتوں کی اگلی شرمگاہ میں ٹپکانا کسی اختلاف کے بغیر مفسد ہے، اور یہی صحیح ہے، نیز یہ عبارت بھی پچھلے سوال کے تحت گزر چکی ہے)۔

''أو أدخل إصبعه اليابسة فيه أو دبره أو فرجها ولو مبتلة فسد الخ'' (شامی ۲/ ۱۰۸)۔

مندرجہ بالا تفصیل مفتی بہ قول کے مطابق ہے، ایک قول یہ بھی ہے کہ جو تفصیل مرد کے متعلق ہے وہی عورتوں کی پیشاب گاہ میں بھی ہوگی، ''والإقطار في إقبال النساء، قالوا أيضا هو على هذا الخلاف الخ''۔ اس روایت کو اگرچہ مرجوح قرار دیا گیا ہے لیکن بظاہر مرد وعورت دونوں کے مجری البول کا حکم ایک جیسا ہونا چاہئے بشرطیکہ طبی طور پر دونوں میں یکسانیت کی تصدیق ہوجائے۔

عورت کا سامنے کی شرمگاہ میں دوا رکھنا:

عورت نے اگر اپنی سامنے کی شرمگاہ میں دوا رکھی یا لگائی تو اس میں کچھ تفصیل ہے،

چنانچہ اگرفرج داخل میں دوا رکھی، یا فرج خارج میں لگائی اور وہ فرج داخل تک پہنچ گئی تو روزہ ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں، الدر المختار میں ہے:

"أدخلت قطنة إن غابت فسد و إن بقي طرفها في فرجها الخارج لا" (ایضاً)۔

(اگر عورت نے شرمگاہ میں روئی داخل کی تو اگر وہ غائب ہوجائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، اور اگر اس کا کنارہ فرج خارج میں باقی رہا تو نہیں ٹوٹے گا)۔

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ فرج داخل میں خواہ کسی بھی طرح کی دوا خشک ہو یا تر، داخل کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا، اور فتاوی ہندیہ میں ہے:

"وفي الإقطار في إقبال النساء يفسد بلاخلاف وهو الصحيح هكذا في الظهيرية" (ہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

(عورتوں کی اگلی شرمگاہ میں ٹپکانا بغیر کسی اختلاف کے مفسد ہے)۔

اسی عبارت کا حوالہ دیکر مولانا خالد سیف اللہ صاحب رحمانی فرماتے ہیں: "عورتوں کی شرمگاہ میں کسی قسم کی دوا ڈالنا مفسد صوم ہے (جدید فقہی مسائل ۲/ ۸۷)۔

اورصاحب احسن الفتاوی فرماتے ہیں: "البتہ فرج داخل میں دوا پہنچنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا، اوپر کے مستطیل سوراخ کے آخر میں گول سوراخ سے فرج داخل شروع ہوتا ہے (احسن الفتاوی ۴/ ۴۳۸)۔

رحم تک آلات پہنچانا:

اگر خشک آلات اندر تک داخل کئے تو ان سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، اور اگر آلہ پر تیل یا گریس وغیرہ لگی ہے، یا ان آلات کو داخل کر کے نکال لیا اور دوبارہ داخل کیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا، ہندیہ کی یہ عبارت اس پر صراحتاً دلالت کررہی ہے:

"أو أدخل إصبعه في إسته أو المرأة في فرجها لايفسد، وهو المختار، إلا إذا كانت مبتلة بالماء أو الدهن لوصول الماء أو الدهن هكذا في الظهيرية" (ہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

الدرالمختار میں ہے: ’’أو أدخل إصبعه اليابسة فيه اى دبره أوفرجها ولو مبتلة فسد‘‘ (شامی ۲/۱۰۷۔۱۰۸)۔

شامی میں ہے: ’’(قوله و مفاده) اى مفاد ماذكر متنا وشرحا وهو أن ما دخل فى الجوف إن غاب فيه فسد وهو المراد بالاستقرار، وإن لم يغب بل بقى طرف منه فى الخارج أو كان متصلا بشىء خارج لايفسد لعدم استقراره‘‘ (شامی ۲/۱۰۷)۔

(جو کچھ جوف میں داخل ہو اگر اس میں غائب ہوجائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا، استقرار کا مطلب یہی ہے، اور اگر غائب نہ ہو بلکہ اس کا ایک حصہ باہر باقی رہے یا وہ کسی باہری چیز سے متصل ہو تو اس کے عدم استقرار کے سبب روزہ فاسد نہیں ہوگا)۔

مفتی ڈاکٹر عبدالواحد صاحب لکھتے ہیں: ’’رحم کی صفائی کے لئے اور فم رحم کشادہ کرنے کے لئے جو آلات استعمال کئے جاتے ہیں (Dilators) اور اندرونی رحم کھرچنے کا آلہ (Curette) اگر ان پر کوئی تیل وغیرہ لگا کر اس کو داخل کیا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اگر ان کو خشک داخل کیا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، لیکن اگر خشک داخل کرکے، اور ایک مرتبہ باہر نکال کر دوبارہ صاف کئے بغیر اگر ان کو پھر داخل کیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا (مریض ومعالج کے اسلامی احکام ۱۳۲)۔

☆☆☆

مفطرات صوم اور عصر حاضر

مفتی محمد شعیب اللہ خاں مفتاحی ☆

۱-روزے میں دوا کا زبان کے نیچے رکھنا:

قلبی امراض میں جو دوائیاں صرف زبان کے نیچے دبانے کی ہوتی ہیں اور حلق کے نیچے اتاری نہیں جاتیں، ان کا حکم یہ ہے کہ ان سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، اسکی فقہی نظیر مسواک کا روزے کی حالت میں استعمال ہے، جس کو بلا کراہت جائز قرار دیا گیا ہے، فقہاء نے لکھا ہے :

''ولا بأس للصائم أن يستاک، سواء كان السواک يابسا أو رطباً، مبلولا أو غير مبلول'' (بدائع الصنائع ۲/ ۲۶۶)۔

نیز اس کی نظیر یہ بھی ہوسکتی ہے کہ فقہاء نے عورت کو ضرورت کے موقعہ پر سالن کے چکھنے کی اجازت دی ہے، جیسے اسکا شوہر بد خلق ہو، بشرطیکہ وہ حلق کے نیچے نہ جائے (مراقی الفلاح ۲۵۶، البحر الرائق ۲/ ۴۸۹، ردالمحتار و شامی ۳/ ۳۹۵)۔

بلکہ ان سب سے زیادہ واضح نظیر یہ جزئیہ ہے کہ فقہاء نے عورت کو اپنے بچے کی حفاظت کی خاطر کھانا چبانے کی بلا کراہت گنجائش دی ہے، مراقی الفلاح میں ہے:

''وكره مضغه بلا عذر كالمرأة إذا وجدت من يمضغ الطعام لصبيها، أما إذا لم تجد بدا منه فلا بأس بمضغها لصيانة الولد'' (مراقی الفلاح/ ۲۵۶)۔

اور بحر الرائق اور شامی میں ہے:

☆ جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم بنگلور۔

"والمضغ بعذر بأن لم تجد المرأة من يمضغ لصبيها الطعام من حائض أو نفساء أو غير هما ممن لا يصوم ولم تجد طبيخاً" (البحر الرائق ۲/۲۸۹، شامی ۳/۳۹۵)۔

جب اپنے بچے کی خاطر کھانا چبانے کی اجازت ہے تو خود اپنی حفاظت کے لئے ایسی دوا کا استعمال جو حلق میں نہ جائے، صرف زبان کے نیچے دبالی جائے، جائز ہے، لیکن اس میں یہ شرط ہے کہ اسکا کوئی حصہ حلق میں داخل نہ ہو، ورنہ روزہ یقیناً فاسد ہو جائے گا۔

۲- روزہ میں ''انہیلر'' کا استعمال:

تنفس کی بیماری کے علاج کے لئے انہیلر کا استعمال درست نہیں، اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے، کیونکہ اس سے ایک دوا (بصورت سفوف جیسا کہ سوال میں ہے یا بصورت سیال چیز جیسا کہ بعض کا کہنا ہے) ہوا کے ذریعہ اندر پہنچائی جاتی ہے، اور یہ اگرچہ ڈاکٹروں کے مطابق پھیپھڑوں میں پہنچتی ہے، معدے میں نہیں، مگر یہ بات یقینی ہے کہ اس کو اسی راستہ سے پہنچایا جاتا ہے جس سے معدے کی طرف بھی راستہ جاتا ہے، اور معدے میں اس کے پہنچنے سے کوئی مانع بھی موجود نہیں ہوتا ہے، اس لئے یہ بات بالکل واضح ہے کہ اس کے کچھ اجزاء کا پھیپھڑوں کے بجائے معدے میں چلا جانا ممکن ہے، لہذا احتیاط اسی میں ہے کہ اس سے روزے کو فاسد قرار دیا جائے، وجہ یہ ہے کہ خود فقہاء کرام نے لکھا ہے:

"إن السبب يقوم مقام المسبب في موضع الاحتياط" (بدائع ۱/۲۴۶، ۲/۳۳۱)۔

اور یہاں دوا کا بذریعہ ''انہیلر'' پھیپھڑوں میں پہنچنا سبب ہے معدے میں پہنچنے کا، لہذا اس کو بھی مسبب کے درجے میں مان کر روزے کے لئے اس کو مفسد قرار دینا چاہئے، اور اسی اصول پر فقہاء کے کلام میں احتیاطاً وجوب کی کئی نظیریں ملتی ہیں، مثلاً:

۱۔ نوم کا ناقض وضو ہونا اسی سبب سے ہے کہ یہ سبب ہے استرخاء مفاصل کا، اور وہ سبب

ہے خروج ریح کا، جو حدث ہے، لہذا اس سبب کو مسبب کے قائم مقام قرار دیکر اس کو ناقض وضو مانا گیا ہے (بدائع ۲/ ۵۳۵)۔

۲۔ دخول بلا انزال میں وجوب غسل کی وجہ بھی یہی ہے کہ عموماً یہ انزال کا سبب ہے، لہذا اگر چہ انزال نہ ہو، مگر دخول ہو جائے تو غسل کو واجب قرار دیا گیا، فقہاء فرماتے ہیں:

"لأنه سبب للإنزال وهو متغيب عن البصر فقد يخفى عليه لقلته، فقيام مقامه لكمال السببية" (ہدایہ ۱/ ۱۹، اللباب فی شرح الکتاب/ ۱۰، بدائع ۱/ ۱۳۶)۔

۳۔ "ایلاج فی الدبر" کی صورت میں مفعول پر وجوب غسل کے بارے میں فقہاء نے لکھا ہے کہ یہ وجوب احتیاطاً ہے (ہدایہ ۱/ ۱۹، بدائع ۱/ ۱۳۶، شامی ۱/ ۲۹۹)۔

۴۔ اسی طرح اس شخص پر روزہ واجب قرار دیا گیا ہے جس نے چاند دیکھا مگر اس کی شہادت قاضی نے رد کردی، تو یہ شخص روزہ رکھے گا، اور اس کی وجہ احتیاط بیان کی گئی ہے (ہدایہ ۱/ ۱۷۷، البحر الرائق ۲/ ۲۶۴)۔

الغرض "انہیلر" اگر چہ پھیپھڑوں کے لئے بنایا گیا ہو اور اس سے اصل نشانہ پھیپھڑے بنتے ہوں مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ اس سے معدے کو جانے والے راستے ہی سے پھیپھڑوں میں یہ دوا پہنچائی جاتی ہے اور معدے میں اس کے اجزاء کا چلا جانا بہت ممکن ہے، لہذا اس کے استعمال سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔

ہاں چونکہ ایسا شخص بغیر "انہیلر" کے رہے گا تو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور بسا اوقات یہ بات اس کے لئے خطرہ بھی بن جاتی ہے اس لئے ایسے شخص کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہوگی، اور اگر صحت مل جائے تو قضا، ورنہ فدیہ ادا کرنا ہوگا۔

۳- روزہ میں بھاپ کے ذریعہ دوا:

بھاپ کے ذریعہ دوا کا اندر پہنچانا روزے کو فاسد کر دیتا ہے، خواہ وہ پرانے طریقے کے مطابق ہو یا کسی نئے طریقے کے مطابق کسی مشین کے ذریعہ ہو، اور وجہ ظاہر ہے کہ اس سے بھاپ

اور بھاپ کے ذریعہ دوائی حلق کے اندر جاتی ہے، اور اس کا مفسد صوم ہونا معلوم و مسلم ہے۔

۴- روزے میں انجکشن:

روزے کی حالت میں انجکشن کے سلسلہ میں اولاً دو باتیں قابل غور ہیں: ایک انجکشن کی صورت کے بارے میں کہ اس کا کیا اثر روزے پر پڑتا ہے؟ اور دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ انجکشن کس مقصد کے لئے لگایا جارہا ہے؟ اور مقصد کے مختلف ہونے کے لحاظ سے اس کے شرعی حکم میں کیا فرق پڑتا ہے؟

۱- جہاں تک پہلے مسئلہ کا تعلق ہے اہل طب نے بھی یہ بات واضح کردی ہے اور مشاہدہ بھی ہے کہ انجکشن میں سے بعض براہ راست گوشت میں اور بعض گوشت و پوست کے درمیان میں اور بعض راست طور پر پیٹ میں اور اکثر رگوں میں لگائے جاتے ہیں، لہذا اب غور یہ کرنا ہوگا کہ ان میں سے کون سے انجکشن کا کیا حکم ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ انجکشن خواہ رگوں میں دیا جائے، جیسے عام بیماریوں کے اندر ہوتا ہے، یا گوشت یا پوست میں لگایا جائے، جیسے ذیابیطس کے مریضوں کو ''انسولین'' پوست کے اندر لگاتے ہیں، یا پیٹ میں لگایا جائے، جیسے کتا کاٹے ہوئے کو پیٹ میں لگاتے ہیں، سب کا حکم ایک ہے کہ ان سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

انجکشن کے بارے میں جمہور علماء کی رائے یہی ہے کہ اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، حضرت حکیم الامت مولانا تھانویؒ نے اپنے فتاوی ''امداد الفتاوی'' میں اسی کو اختیار کیا ہے، اسی طرح حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب نے'' فتاوی دار العلوم دیوبند'' میں اور حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے'' آلات جدیدہ کے شرعی احکام'' میں اور ''کلمۃ القوم فی انجکشن فی الصوم'' میں اسی کو اختیار فرمایا ہے۔

وجہ یہ ہے کہ فقہاء کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ روزہ اس وقت ٹوٹتا ہے جب صورۃً یا معنًی افطار پایا جائے، صورۃً افطار یہ ہے کہ منہ سے کوئی چیز نگل کر جوف معدہ میں پہنچائی جائے،

اور معنی افطار یہ ہے کہ جوف میں ایسی چیز پہنچائی جائے جس میں بدن کے لئے فائدہ ہو نفع ہو خواہ وہ غذا ہو یا دوا ہو، پھر جوف تک پہنچانے کی شرط یہ ہے کہ منفذ اصلی کے ذریعہ پہنچائی جائے، جب یہ باتیں پائی جائیں تو روزہ فاسد ہوگا ورنہ روزہ باقی رہے گا، یہ تفصیل کتب فقہیہ میں موجود ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضرات فقہاء کے مطابق روزہ اس وقت فاسد ہوتا ہے جبکہ روزہ کو توڑنے والی چیز جوف معدہ یا جوف دماغ میں پہنچے یا پہنچائی جائے، اور یہ پہنچنا یا پہنچانا بھی ''منفذ اصلی'' کے ذریعہ ہو، جب یہ دو باتیں پائی جائیں تو روزہ فاسد ہوگا ورنہ نہیں، یعنی اگر روزے کو توڑنے والی چیز جوف معدہ یا جوف دماغ میں نہیں گئی یا گئی مگر ''منفذ اصلی'' کے ذریعہ نہیں گئی تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا۔

اس اصول پر غور کریں کہ انجکشن میں صورت افطار تو نہیں پائی جاتی، کیونکہ انجکشن میں منہ سے دوا نہیں پہنچائی جاتی، بلکہ جیسا کہ معلوم ہے رگوں یا گوشت سے دوا داخل کی جاتی ہے، ہاں انجکشن میں معنی افطار پایا جاتا ہے، کیونکہ بدن کے لئے فائدہ مند چیز ''دوا یا غذا'' جوف میں پہنچائی جاتی ہے، مگر اس کی شرط ہے کہ یہ پہنچانا ''منفذ اصلی'' کے ذریعہ ہو، یہ بات اس میں متحقق نہیں، اس لئے انجکشن سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

فقہاء کے کلام میں اس کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں کہ معنی افطار پائے جانے کے باوجود منفذ اصلی کے ذریعہ جوف میں نہ پہنچنے کی بنا پر اس کو غیر مفسد مانا گیا ہے۔

۱۔ فقہاء نے روزے میں سرمہ لگانے کی اجازت دی ہے، اگر چہ کہ سرمہ کا اثر حلق میں محسوس ہو، کیونکہ یہ سرمہ حلق میں کسی منفذ اصلی سے نہیں پہنچا، بلکہ مسامات سے پہنچا ہے، اور آنکھ اور معدے یا دماغ کے مابین کوئی منفذ نہیں ہے۔

علامہ کاسانی ''بدائع الصنائع'' میں آنکھوں میں سرمہ ڈالنے کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے اس کے جواز کی دلیل اس طرح بیان کر رہے ہیں:

"ولأنه لامنفذ من العين إلى الجوف، ولا إلى الدماغ، وما وجد من

طعمه فلذاک أثره، لا عينه، وأنه لا يفسد كالغبار والدخان'' (بدائع الصنائع ۲/ ۳۶۷)۔

اور علامہ شامی سرمہ لگانے کے مسئلہ پر وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''قال في النهر : لأن الموجود في حلقه أثر داخل من المسام الذي هو خلل البدن، والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ، للاتفاق على أن من اغتسل في ماء فوجد في باطنه أنه لا يفطر'' (شامی ۳/ ۳۶۷)۔

ان عبارات سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ محض جوف میں کسی چیز کا پہنچ جانا مفسد صوم نہیں ہے، بلکہ منفذ اصلی سے پہنچنا مفسد صوم ہے، اسی لئے سرمہ اگر چہ آنکھوں میں ڈالنے کے بعد حلق میں محسوس ہو، اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

۲۔فقہاء نے روزہ کی حالت میں سر میں تیل ڈالنے اور اعضاء بدن پر تیل لگانے کو جائز کہا ہے، حالانکہ اس سے تیل بدن کے اندر پہنچتا ہے، اور اس کی تری اندر محسوس بھی کی جاتی ہے، مگر چونکہ ''منفذ اصلی'' سے نہیں پہنچتا، اور اصل و عین چیز نہیں پہنچتی بلکہ اس کا اثر پہنچتا ہے اس لئے اس کو مفسد صوم نہیں مانا گیا، چنانچہ علامہ کاسانی علیہ الرحمہ کہتے ہیں:

''وكذا لو دهن رأسه وأعضاءه، فتشرب فيه أنه لا يضره، لأنه وصل إليه الأثر لا العين'' (بدائع ۲/ ۲۳۷)۔

اور علامہ شرنبلالی لکھتے ہیں:

''أو دهن لم يفسد صومه كما لو اغتسل ووجد برد الماء في كبده أو اكتحل ولو وجد طعمه في حلقه أو لونه في بزاقه أو نخامته في الأصح، وهو قول الأكثر.....''۔

آگے چل کر فرماتے ہیں:

'' ولو وضع في عينه لبنا أو دواء مع الدهن فوجد طعمه في حلقه لا يفسد صومه إذ لا عبرة مما يكون من المسام'' (مراقی الفلاح/ ۲۳۶)۔

۳۔غسل کرنے یا پانی سے بھگویا ہوا کپڑا سر یا بدن پر لپیٹنے سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا، حالانکہ اس عمل سے پانی کی ٹھنڈک وتری داخل بدن محسوس ہوتی ہے، وجہ اس کی بھی یہی ہے کہ اس کا اثر بدن میں محسوس کیا جاتا ہے، وہ دراصل مسامات کے ذریعہ پہنچتا ہے کسی منفذ اصلی سے نہیں پہنچتا۔علامہ شامی کہتے ہیں:

''والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ ، للاتفاق على أن من اغتسل في ماء فوجد في باطنه أنه لا يفطر'' (شامی ۳/ ۳۶۷)۔

۴۔فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ اگر کسی کو پیٹ میں یا سر کے اندر زخم ہو جائے اور وہ اس زخم میں اندر دوا پہنچائے تو اس سے اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا لیکن ان کے علاوہ کسی اور جگہ زخم ہو اور وہاں دوائی لگائی جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا، علامہ نسفی نے کنز الدقائق میں فرمایا:

''داوى جائفة أو آمة بدواء ووصل الدواء إلى جوفه أودماغه أفطر''

(کنز الدقائق/ ۶۹)۔

اس کی وجہ یہی ہے کہ پیٹ کا زخم جس کو جائفہ کہتے ہیں، اس میں دوا ڈالنے سے وہ جوف معدہ میں پہنچ جاتی ہے، اور سر کے اندر دماغ کے زخم میں دوا ڈالی جائے تو وہ جوف دماغ میں پہنچتی ہے اس لئے اس کو مفسد قرار دیا گیا۔

۵۔مرد کی پیشاب گاہ میں اگر کوئی دوا ٹپکائی جائے، اور وہ مثانہ تک پہنچ جائے تو فقہاء میں اختلاف ہے کہ اس سے روزہ فاسد ہوگا یا نہیں؟ امام ابوحنیفہ اور امام محمد فرماتے ہیں کہ روزہ فاسد نہ ہوگا، اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا، اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ مثانہ اور جوف بطن میں کوئی منفذ اصلی ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے، امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ ان دونوں میں کوئی راستہ اور منفذ نہیں ہے، جبکہ امام ابو یوسف کہتے ہیں کہ ان میں منفذ ہے، یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ یہ بات ہر کس وناکس محسوس کرتا ہے کہ پیشاب معدے ہی سے چل کر مثانہ میں آتا ہے، امام ابو یوسف نے اس سے یہ سمجھا کہ دونوں کے درمیان منفذ

ہے اس لئے پیشاب معدے سے مثانہ میں آتا ہے، مگر امام ابوحنیفہ نے کہا کہ نہیں، بلکہ پیشاب کا معدے سے مثانہ میں آنا منفذ سے نہیں بلکہ مسامات سے ہوتا ہے، وہ مسامات سے رس کر مثانہ میں جمع ہوتا ہے، اور اس کی دلیل یہ ہے کہ پیشاب واپس معدے میں نہیں جا سکتا، اگر وہاں منفذ ہوتا تو جس طرح آیا تھا اسی طرح واپس بھی جا سکتا، مگر ایسا نہیں ہے۔

ابن نجیم مصری نے "البحر الرائق" میں اسی مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے:

"وهو مبني على أنه هل بين المثانة والجوف منفذ أم لا؟ وهو ليس باختلاف فيه على التحقيق، فقالا: لا، ووصول البول من المقعدة إلى المثانة بالترشح، وما يخرج رشحا لا يعود رشحا، كالجرة إذا سد رأسها وألقي في الحوض يخرج منها الماء ولا يدخل فيها" (البحر الرائق ۲/ ۲۸۸)۔

اور شامی نے کہا:

"والاختلاف مبني على أنه هل بين المثانة والجوف أو لا؟ وهو ليس باختلاف على التحقيق، والأظهر أنه لا منفذ له، وإنما يجتمع البول فيها بالترشح، كذا يقول الأطباء" (شامی ۳/ ۳۷۴)۔

معلوم ہوا کہ اس مسئلہ میں اختلاف دراصل جوف بطن ومثانہ میں منفذ کے ہونے اور نہ ہونے میں اختلاف پر مبنی ہے، اس سے اتنی بات معلوم ہوگئی کہ اگر امام ابو یوسف کے نزدیک بھی یہ ثابت ہو جاتی کہ ان دو کے درمیان منفذ نہیں ہے تو وہ بھی یہی کہتے کہ اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، اور امام ابوحنیفہ وامام محمد کے نزدیک یہ متحقق ہو جاتا کہ دونوں میں منفذ ہے تو وہ بھی یہی فرماتے کہ روزہ فاسد ہو جائے گا۔

الغرض یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ مخارق اصلیہ ومنافذ اصلیہ سے جو چیز ڈالی جائے اور وہ جوف معدہ یا جوف دماغ میں پہنچ جائے وہی مفسد صوم ہے، بلکہ فقہاء کے کلام سے یہ بات بھی صاف ہو جاتی ہے کہ کسی چیز کے مفسد صوم ہونے میں اصل جوف معدہ ہے کہ اگر اس

میں کوئی چیز پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہوگا، اور جوف دماغ میں پہنچنے کو اس لئے مفسد صوم مانا گیا ہے کہ جوف معدہ اور جوف دماغ کے مابین بھی منفذ اصلی موجود ہے، لہذا جو چیز دماغ میں پہنچے گی وہ اس منفذ کے ذریعہ معدے میں بھی پہنچ جائے گی۔

علامہ ابن نجیم مصری نے لکھا ہے:

''وفی التحقیق أن بین الجوفین منفذا أصلیا، فما وصل إلی جوف الرأس یصل إلی جوف البطن'' (۲/ ۲۸۸)۔

اور شامی نے اسی کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے:

''قال فی البحر، والتحقیق أن بین الجوفین منفذاً أصلیا فما وصل إلی جوف الرأس یصل إلی جوف البطن'' (شامی ۳/ ۳۷۶)۔

الغرض ان سب سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ محض کسی چیز کے بدن میں پہنچانے سے روزہ فاسد نہیں ہوجاتا بلکہ اس وقت فاسد ہوتا ہے جبکہ دو باتیں پائی جائیں: ایک یہ کہ وہ چیز جوف بطن میں پہنچے، اور دوسرے یہ کہ ''منفذ اصلی'' کے ذریعے پہنچے۔

اس سلسلہ میں بدائع الصنائع میں علامہ کاسانی کی ایک عبارت بالکل صاف وواضح ہے، وہ فرماتے ہیں:

''وما وصل إلی الجوف أو إلی الدماغ من المخارق الأصلیة کالأنف، والأذن، والدبر فإن استعط أو احتقن أو أقطر فی أذنه فوصل إلی الجوف أو إلی الدماغ فسد صومه، أما إذا وصل إلی الجوف فلاشک فیه لوجود الأکل من حیث الصورة وکذا إذا وصل إلی الدماغ لأن له منفذا إلی الجوف فکان بمنزلة زاویة من زوایا الجوف...... وأما إذا وصل إلی الجوف أو إلی الدماغ من غیر المخارق الأصلیة بأن داوی الجائفة والآمة فإن داواها بدواء یابس لا یفسد لأنه لم یصل إلی الجوف ولا إلی الدماغ ولو علم أنه وصل یفسد فی

قول أبي حنيفة'' (بدائع الصنائع ۲/ ۲۲۷)۔

جب یہ بات معلوم ہوگئی تو اب یہ دیکھنا چاہئے کہ عام طور پر جو انجکشن لگائے جاتے ہیں وہ رگوں میں دئے جاتے ہیں، اور یہ رگیں نہ تو جوف ہیں اور نہ منفذ اصلی، اسی طرح گوشت میں یا گوشت وپوست کے درمیان جو انجکشن لگائے جاتے ہیں وہ بھی منافذ اصلیہ میں نہیں ہے، لہذا مسئلہ صاف ہوگیا کہ انجکشن سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

۲- اس کے بعد آیئے انجکشن کے مقصد کے لحاظ سے انجکشن کا حکم معلوم کرتے ہیں، انجکشن کبھی تو بیماری میں ضرورت کی وجہ سے لیا جاتا ہے کہ اس کے ذریعہ دوائی بدن میں پہنچائی جاسکے، اور کبھی محض اس لئے لیا جاتا ہے کہ بدن میں قوت وطاقت پیدا ہو، اور اس کے لئے غذا پہنچائی جائے، مگر روزہ کے فاسد ہونے یا نہ ہونے کے لحاظ سے اس میں وہی بات ملحوظ رکھنی چاہئے جو اوپر عرض کی گئی کہ انجکشن منفذ اصلی سے نہیں دیا جاتا، اس لئے انجکشن کی کسی بھی صورت میں اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، خواہ مقصد دوائی ضرورت ہو یا غذائی ضرورت، کیونکہ روزے کے فاسد ہونے کی علت نہیں پائی گئی جیسا کہ تفصیلاً عرض کیا گیا۔

ہاں انجکشن لگانے کے مقصد کے پیش نظر اس کے جائز ہونے یا مکروہ ہونے میں اختلاف ہوسکتا ہے کہ بلاضرورت روزہ میں انجکشن لینا مکروہ ہوگا اور ضرورت میں لینا مکروہ نہ ہوگا، اور ظاہر ہے کہ دوا تو ضرورت ہے مگر غذا روزے کی حالت میں کوئی ضرورت نہیں، بلکہ روزے کی حقیقت کے خلاف ہے، لہذا اول صورت مکروہ نہیں اور دوسری صورت مکروہ ہوگی۔

اور اس کی فقہی نظیر یہ ہے کہ فقہاء نے لکھا ہے کہ روزے کی حالت میں اطمینان حاصل کرنے کی غرض سے غسل کرنے، بھیگے ہوئے کپڑے بدن یا سر پر لپیٹنے، اور سر پر پانی ڈالنے کی امام ابو یوسف نے اجازت دی ہے، مگر امام ابو حنیفہ نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے، اور مکروہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس طرح کرنا گویا بے چینی اور پریشانی کا اظہار ہے، اور یہ بات کراہت سے خالی نہیں۔

امام شامیؒ نے لکھا ہے کہ:

"وإنما كره الإمام الدخول في الماء والتلفف بالثوب المبلول لما فيها من إظهار الضجر في إقامة العبادة لا لأنه مفطر" (شامی ۳؍۳۶۷، البحر الرائق ۲؍۲۷۱)۔

اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں: ایک تو یہ کہ روزہ میں پانی کا جسم پر یا سر پر ڈالنا، غسل کرنا، جسم پر کپڑا لپیٹنا مفسد و مفطر صوم نہیں، دوسرے یہ کہ امام صاحب نے اس کو مکروہ اس لئے کہا ہے کہ اس عمل سے عبادت سے بے چینی کا اظہار ہوتا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اسی طرح جب کوئی بلا ضرورت ایسا انجکشن لیتا ہے جو غذا فراہم کرتا ہے تو اس سے بھی اگر چہ کہ روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن روزے سے پریشانی و بے چینی کا مظاہرہ ہوتا ہے، اس لئے یہ مکروہ ہوگا، اس کے برخلاف دوا کے طور پر انجکشن لینا ایک ضرورت ہے اور اس سے روزہ رکھنے میں سہولت ہوتی ہے اور پریشانی سے حفاظت کا سامان ہوتا ہے، اس لئے دوا کے طور پر لینا بلا کراہت جائز ہے، جیسے پانی سے تر کیا ہوا کپڑا سر یا بدن پر لپیٹنا ضرورت پر جائز ہے، اور اللہ کے رسول ﷺ اور بعض صحابہ سے ثابت ہے۔

شامی لکھتے ہیں کہ اسی پر فتوی ہے، کیونکہ رسول ﷺ نے روزے کی حالت میں پیاس کی وجہ سے، یا گرمی کی وجہ سے سر پر پانی ڈالا تھا، اس کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے، اور ابن عمرؓ روزے کی حالت میں کپڑا بھگو کر اپنے اوپر لپیٹ لیتے تھے (شامی ۳؍۴۰۰)۔

اور علامہ ابن نجیم لکھتے ہیں:

"عن أبي حنيفة أنه للصائم المضمضة والاستنشاق لغير الوضوء لا بأس به للوضوء وكره الاغتسال وصب الماء على الرأس والاستنقاع في الماء والتلفف بالثوب المبلول لأنه إظهار الضجر عن العبادة، وقال أبو يوسف: لا يكره وهو الأظهر لما روى أن النبي ﷺ صب على رأسه من شدة الحر وهو صائم ولأن فيه إظهار ضعف بنيته وعجز بشريته فإن الإنسان خلق ضعيفا لا

إظهار الضجر ''(البحرالرائق ۲/۴۹۰)۔

خلاصہ یہ ہے کہ انجکشن اگر ضرورت کے لئے ہے تو بلاکراہت جائز ہے ورنہ بے چینی کا اظہار ہونے کی وجہ سے کراہت سے خالی نہیں۔

۵-روزہ میں گلوکوز چڑھانا:

گلوکوز بھی چونکہ عروق کے ذریعہ چڑھایا جاتا ہے، لہذا اس کا مسئلہ بھی وہی ہے جو انجکشن کا ہے کہ اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، کیونکہ منافذ اصلیہ سے وہ نہیں پہنچایا جاتا، البتہ یہ دیکھنا چاہئے کہ یہ ضرورت کی وجہ سے دیا جارہا ہے یا بلاضرورت؟ پہلی صورت میں جائز ہے اور دوسری صورت میں ناجائز و مکروہ، کیونکہ اس میں بھی وہی بات ہے جو اوپر عرض کی گئی کہ اس سے روزہ میں بے چینی کا مظاہرہ ہوتا ہے جو کہ عبادت سے بے چینی ہے اور یہ بات مکروہ ہے، پھر بلاضرورت لینا روزے کی حقیقت کے منافی ہے، کیونکہ روزہ کا مقصد اللہ کے لئے بھوکا پیاسا رہنا ہے اور اللہ سے عشق ومحبت کا مظاہرہ ہے، اور بلاضرورت گلوکوز چڑھانے سے بھوک و پیاس ختم ہو کر روزہ کی حقیقت بھی ختم ہو جاتی ہے اس لئے بلاضرورت یہ جائز نہیں ہوگا۔

۶-مقعد میں دوائی یا آلات کا روزے کی حالت میں داخل کرنا:

سیال ہو یا جامد کسی دوا کا مقعد میں داخل کرنا روزہ کو فاسد کر دیتا ہے، خواہ بواسیر کے اندرونی مسوں پر مرہم کی صورت میں ہو یا اور کسی وجہ سے ہو، کیونکہ سرین ایک منفذ ہے جس سے راست طور پر جوف معدہ کو راستہ ہے، اور یہ بات واضح ہے کہ جوف میں منفذ اصلی سے کسی بھی چیز کا داخل کرنا روزہ کو فاسد کر دیتا ہے، اسی لئے فقہاء نے لکھا ہے کہ: حقنہ لگانے سے روزہ فاسد ہو جائیگا (بدائع ۲/۲۲۷، شامی ۳/۳۶۷، البحرالرائق ۲/۴۸۶، عالمگیری ۱/۲۰۴)۔

اور رہا تشخیص و تحقیق کے لئے آلات کا داخل کرنا تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، اس کی نظیر فقہاء کا بیان کردہ یہ مسئلہ ہے کہ اگر کسی نے اپنے مقعد میں لکڑی یا انگلی داخل کی تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، بشرطیکہ لکڑی کا ایک حصہ باہر ہو، پورا اندر داخل نہ ہو جائے، اور انگلی خشک ہو

تر نہ ہو (درمختار مع الشامی ۳/ ۳۶۹)۔

علامہ کاسانی فرماتے ہیں:

"وكذا روى عن محمد فى الصائم: إذا أدخل خشبة فى المقعد أنه لا يفسد صومه إلا إذا غاب طرفا الخشبة، وهذا يدل على أن استقرار الداخل فى الجوف شرط فساد الصوم" (بدائع ۲/ ۲۲۷)۔

اور عالمگیری میں ہے:

"ولو أدخل إصبعه فى إسته أو المرأة فى فرجها لا يفسد وهو المختار إلا إذا كانت مبتلة بالماء أوالدهن فحينئذ يفسد لوصول الماء أو الدهن" (عالمگیری ۱/ ۲۰۴)۔

اس سے معلوم ہوا کہ اگر مقعد میں کوئی آلہ داخل کیا جائے اور اس میں کوئی دوا یا پانی وغیرہ لگا نہ ہو تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، اور اگر اس پر دوا یا پانی لگا ہو تو چونکہ وہ دوا یا پانی اندر رہ جائے گا اس لئے اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔

۷- پیشاب کے راستے سے دوا یا کوئی آلہ داخل کرنا:

روزے کی حالت میں پیشاب کے راستے سے دوا یا کسی نلکی و آلے کے داخل کرنے کے بارے میں عورت و مرد کا حکم مختلف ہے، جہاں تک عورت کا مسئلہ ہے تو اس بارے میں معلوم ہونا چاہئے کہ عورت کی فرج کے دو حصے ہیں: ایک داخل اور دوسرا خارج فرج داخل کا حکم یہ ہے کہ اس میں کسی چیز کا داخل کرنا مفسد صوم نہیں، کیونکہ یہ جوف نہیں اور نہ اس میں داخل کی گئی دوا وغیرہ جوف میں جاتی ہے، اسی لئے اس حصہ کو داخل بدن نہیں مانا جاتا بلکہ خارج مانا جاتا ہے۔

اور فرج داخل اس کے برخلاف جوف کا ایک حصہ ہے، علامہ شامی نے لکھا ہے:

"قلت: الأقرب التخلص بأن الدبر والفرج الداخل من الجوف إذ لا حاجز بينهما وبينه، فهما فى حكمه" (شامی ۳/ ۳۷۲)۔

اسی لئے فقہاء نے لکھا ہے کہ عورت کی شرمگاہ میں دوا وغیرہ ٹپکانے سے بالاتفاق اس کا روزہ جاتا رہے گا، کیونکہ اس سے جوف میں وہ دوا پہنچ جاتی ہے، چنانچہ علامہ کاسانی نے بدائع میں فرمایا ہے:

''وأما الإقطار في قبل المرأة فقد قال مشائخنا: أنه يفسد صومها بالإجماع، لأن لمثانتها منفذا، فيصل إلى الجوف'' (بدائع ۲/ ۲۴۷)۔

بحر الرائق میں ہے: ''لأن الإقطار في قبل المرأة يفسد الصوم بلا خلاف على الصحيح'' (البحر الرائق ۲/ ۲۸۸)۔

اس لئے عورت کی فرج داخل میں دوا کا داخل کرنا یا کسی اور چیز خواہ وہ نکلی ہو، یا کسی اور آلہ کا داخل کرنا روزہ کو فاسد کردیتا ہے، بشرطیکہ اس کا کوئی حصہ فرج خارج میں نہ رہے، ہاں اگر اس کا ایک حصہ فرج خارج میں یا باہر موجود ہو تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔

اس کی نظیر یہ جزئیہ ہے جو درمختار میں لکھا ہے:

''ولو أدخلت قطنة إن غابت فسد وإن بقي طرفها في فرجها الخارج لا'' (درمختار مع الشامی ۳/ ۳۶۹)۔

اور یہ بات ظاہر ہے کہ دوائیں جب اندر پہنچانا ہوتا ہے تو اس کو پوری طرح اندر داخل کردیا جاتا ہے، لہذا داخلی فرج میں دوا رکھ دینے سے روزہ فاسد ہوجائے گا، اسی طرح عورتیں جو لوپ لگا لیتی ہیں، اس سے بھی روزہ فاسد ہوجاتا ہے، کیونکہ یہ بھی فرج داخل میں اندر رکھ دیا جاتا ہے۔

لیکن ڈاکٹر لوگ تشخیص و تحقیق کے لئے جو آلات استعمال کرتے ہیں یہ چونکہ فرج میں داخل کر کے نکال لئے جاتے ہیں، وہیں چھوڑ نہیں دئے جاتے، اس لئے ان سے روزہ فاسد نہیں ہوگا بشرطیکہ ان آلات پر کوئی دوا یا پانی وغیرہ لگا ہوا نہ ہو، کیونکہ اندر داخل کی جانے والی چیز کا جوف ہی میں رہ جانا بھی فساد صوم کی شرط ہے۔

علامہ کاسانی نے اسی بات کو بیان کرتے ہوئے کہا ہے:

''هذا يدل على أن استقرار الداخل في الجوف شرط فساد الصوم'' (بدائع ۲/ ۲۴۲)۔

نیز علامہ شامی نے لکھا ہے: ''ويشترط أيضا استقراره داخل الجوف، فيفسد إذا غيبها لوجود الفعل مع الاستقرار، وإن لم يغيبها فلا، لعدم الاستقرار'' (شامی ۳/ ۳۶۸)۔

معلوم ہوا کہ ڈاکٹروں کے آلات اگر پانی ودوا لگے ہوئے نہ ہوں تو ان کے عورت کی شرمگاہ میں داخل کرنے سے اس کا روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

اور مرد کی پیشاب گاہ میں کسی چیز کا داخل کرنا اگر صرف ''ذکر'' کی حد تک ہو اور مثانہ تک نہ پہنچے تو بالاتفاق اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، شامی نے لکھا ہے:

''وأفاد أنه لو بقي في قصبة الذكر لا يفسد اتفاقا ولا شک فيه'' (اگر دوا یا پانی پیشاب کی نالی ہی میں رہ جائے تو بالاتفاق روزہ فاسد نہیں ہوتا) (شامی ۳/ ۳۷۷)۔

اور علامہ نجیم المصری نے ''البحر الرائق'' میں خلاصہ کے حوالے سے لکھا ہے:

''وأما ما دام في قصبة الذكر فلا يفسد اتفاقا'' (البحر الرائق ۲/ ۴۸۸)۔

معلوم ہوا کہ اگر پیشاب کی نالی میں دوا یا کوئی آلہ داخل کیا جائے اور وہیں تک محدود ہو تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور اگر وہ مثانہ تک پہنچے تو اس میں اختلاف ہے کہ اس سے روزہ فاسد ہوگا یا نہیں؟ امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ فرماتے ہیں: روزہ فاسد نہ ہوگا، اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں: اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا۔

البحر الرائق میں ہے:

''وإن أقطر في إحليله لا أي لا يفطر، أطلقه فشمل الماء والدهن، وهذا عندهما خلافا لأبي يوسف'' (اگر پیشاب گاہ کے سوراخ میں قطرہ ڈالا تو روزہ فاسد نہ ہوگا، قطرہ مطلق بیان کیا، لہذا پانی ودوا دونوں کے قطرات کو یہ شامل ہے، اور یہ فاسد نہ ہونا امام

ابوحنیفہ وامام محمد کے نزدیک ہے برخلاف امام ابو یوسف کے) (البحر الرائق ۲/ ۴۸۸)، اور اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ مثانہ اور جوف بطن میں منفذ اصلی کے پائے جانے کے بارے میں اختلاف ہے، امام ابوحنیفہ کی رائے یہ ہے کہ ان دونوں میں کوئی راستہ ومنفذ نہیں ہے، جبکہ امام ابو یوسف کہتے ہیں کہ ان میں منفذ ہے۔

ابن نجیم مصری نے ''البحر الرائق'' میں اسی مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے :

''وهو مبنی علی أنه هل بين المثانة والجوف منفذا أم لا؟ وهو ليس باختلاف فيه علی التحقيق، فقالا: لا، ووصول البول من المقعد إلی المثانة بالترشح، وما يخرج رشحا لا يعود رشحا، كالجرة إذا سدّ رأسها وألقی فی الحوض يخرج منها الماء ولا يدخل فيها'' (البحر الرائق ۲/ ۴۸۸)۔

اورشامی نے کہا:

''والاختلاف مبنی علی أنه هل بين المثانة والجوف منفذاً أو لا؟ وهو ليس باختلاف علی التحقيق، والأظهر أنه لا منفذ له، وإنما يجتمع بالترشح، كذا يقول الأطباء''(شامی ۳/ ۳۷۲)۔

معلوم ہوا کہ اس مسئلہ میں اختلاف دراصل جوف بطن ومثانہ میں منفذ کے ہونے اور نہ ہونے میں اختلاف پر مبنی ہے، اور ترجیح امام ابوحنیفہ کے قول کو دی گئی ہے۔

علامہ شامی نے لکھا ہے:

''والأظهر أنه لا منفذ له وإنما يجتمع البول فيها بالترشح،كذا يقول الأطباء'' (اورزیادہ ظاہر یہ ہے کہ اس کوکوئی منفذ نہیں ہے، اور پیشاب مثانہ میں رس کر جمع ہوتا ہے، ڈاکٹروں نے ایسا ہی کہا ہے)(شامی ۳/ ۳۷۲)۔

لہذا مرد کے پیشاب کے راستے سے کسی دوا یا آلہ کا داخل کرنا مفسد صوم نہ ہوگا، کیونکہ اس سے جوف میں کوئی چیز نہیں پہنچتی، بلکہ وہ جوف سے باہر ہی رہتی ہے، واللہ اعلم۔

روزہ توڑنے والی بعض نئی شکلیں

مولانا خورشید انور اعظمی ☆

روزہ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے، جس میں صبح صادق سے غروب شمس تک اکل وشرب اور جماع سے بالقصد رکنا ضروری ہوتا ہے، ملک العلماء علامہ کاسانیؒ اپنی مشہور کتاب بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع میں تحریر فرماتے ہیں:

''و أما ركنه فالإمساک عن الأكل و الشرب و الجماع''۔

(اور رہا روزہ کا رکن تو وہ اکل وشرب اور جماع سے رکنا ہے)۔

علامہ ابن ہمام اپنی مشہور آفاق تصنیف فتح القدیر میں روزہ کی تشریح کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''وفی الشرح إمساک عن الجماع وعن إدخال شئ بطنا له حكم البطن من الفجر إلى الغروب عن نية'' (فتح القدیر ۲/ ۲۳۴)۔

(اور شریعت میں روزہ نام ہے نیت کے ساتھ صبح صادق سے غروب آفتاب تک جماع سے اور کسی شئی کو ایسے اندرونی حصہ میں داخل کرنے سے رکنے کا جسے حکم بطن حاصل ہے)۔

اسی طرح علامہ ابن رشد مالکی، بدایۃ المجتہد میں لکھتے ہیں:

''تحصيل مذهب مالک أنه يجب الإمساک عما يصل إلى الحلق من أي المنافذ وصل مغذياً كان أو غير مغذ'' (بدایۃ المجتہد ۱/ ۳۵۶)۔

☆ جامعہ مظہر العلوم، وارانسی (یوپی)۔

(مذہب امام مالک کا حاصل یہ ہے کہ روزے میں حلق تک پہنچنے والی شئی سے رکنا واجب ہے خواہ جس منفذ سے بھی پہنچے، غذا بخش ہو یا غیر غذا بخش)۔

اور اگر کوئی شخص ان چیزوں سے نہ رکے بلکہ کھاپی لے یا جماع کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ علامہ کاسانی اس امر کی توضیح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''لأن انتقاض الشئ عند فوات رکنه أمر ضروری وذلک بالأکل والشرب والجماع سواء کان صورةً ومعنیً أوصورةً لا معنیً أو معنیً لا صورةً سواء کان بغیر عذر أو بعذر وسواء کان عمداً أوخطأً طوعاً أوکرهاً بعد أن کان ذاکراً لصومه لا ناسیاً ولا فی معنی الناسی'' (بدائع الصنائع ۲/ ۲۳۷)۔

(اس وجہ سے کہ رکن شئی کے فوت ہونے سے شئی کا ختم ہوجانا ایک ضروری امر ہے، اور یہ چیز اکل وشرب اور جماع کے ذریعہ ہوتی ہے، خواہ صورۃً اور معنًی دونوں طرح ہو، یاصرف صورۃ ہو یا معنیً ہو، خواہ عذر کے ساتھ ہو یا بغیر عذر کے، عمداً ہو یا خطأً، مرضی سے ہو یا جبراً، جبکہ اسے اپناروزہ یاد ہو، بھولا ہوا یا بھولنے والے کے حکم میں نہ ہو)۔

علامہ ابن الہمام نے فتح القدیر میں افطار کی صورت ومعنی کی تشریح کی ہے، لکھتے ہیں:

''لا یثبت الفطر إلا بصورته أو معناه وقد مر أن صورة الابتلاع وذکر أن معناه وصول ما فیه صلاح البدن إلی الجوف'' (فتح القدیر ۲/ ۲۶۶)۔

(افطار کا ثبوت صرف اکی صورت یا معنی سے ہوگا، یہ گزر چکا ہے کہ اس کی صورت نگلنا ہے، اور یہ بھی مذکور ہو چکا ہے کہ اس کا معنی جوف تک ایسی شئی کا پہنچنا ہے جس میں صلاح بدن ہو)۔

اس طرح اگر کوئی شئی جوف معدہ یا دماغ میں منفذ اصلی کے ذریعہ پہنچ جائے تب بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے، بدائع الصنائع میں ہے:

''وما وصل إلی الجوف أو إلی الدماغ من المخارق الأصلیة کالأنف،

والأذن، والدبر بأن استعط أو احتقن أو أقطر فی أذنه فوصل إلی الجوف أو إلی الدماغ فسد صومه'' (بدائع الصنائع ۲/ ۹۳)۔

(اور جو چیز منافذ اصلیہ جیسے ناک، کان اور دبر کے ذریعہ جوف یا دماغ تک پہنچی، بایں طور کہ ناک میں دوا ڈالی، یا حقنہ استعمال کیا، یا کان میں دوا ٹپکائی اور وہ جوف یا دماغ تک پہنچ گئی تو اس کا روزہ فاسد ہوجائے گا۔

المغنی میں ہے:

''وأنه یفطر بکل ما أدخله إلی جوفه أو مجوف فی جسده کدماغه وحلقه ونحو ذلک مما ینفذ إلی معدته إذا وصل باختیاره وکان مما یمکن التحرز عنه'' (المغنی لابن قدامہ ۴/ ۳۵۲)۔

(روزہ ہر اس شئی سے ٹوٹ جاتا ہے جس کو وہ اپنے جوف یا اپنے بدن کے مجوف حصے جیسے دماغ، حلق اور اس طرح کے معدہ تک پہنچنے والے دوسرے منفذ میں داخل کرے بشرطیکہ وہ شئی اس کے اختیار سے پہنچی ہو، اور اس سے بچنا ممکن ہو)۔

عبارات فقہاء سے واضح ہوتا ہے کہ افساد صوم کے باب میں اصل کسی شئی کا مدخل یا مخرج کے ذریعہ جوف معدہ تک پہنچنا ہے، دماغ تک پہنچنے والی اشیاء کو مفطر صوم محض اس وجہ سے مانا گیا ہے کہ دماغ اور بطن کے درمیان ایک منفذ اصلی ہے جس کے ذریعہ دماغ تک پہنچنے والی اشیاء بطن تک پہنچ جایا کرتی ہیں، جیسا کہ علامہ ابن عابدین شامیؒ رد المحتار میں البحر الرائق کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں:

''والتحقیق أن بین جوف الرأس وجوف المعدة منفذاً أصلیا فما وصل إلی جوف الرأس یصل إلی جوف البطن'' (رد المحتار ۳/ ۳۷۶)۔

(اور تحقیق یہ ہے کہ جوف راس اور جوف معدہ کے درمیان منفذ اصلی ہے، لہذا جو چیز جوف راس تک پہنچے گی وہ جوف بطن تک پہنچے گی)۔

اسی طرح بدائع الصنائع میں ہے:

''وكذا إذا وصل إلى الدماغ لأن له منفذا إلى الجوف فكان بمنزلة زاوية من زوايا الجوف'' (بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۳)۔

(اور اسی طرح اگر کوئی چیز دماغ تک پہنچی تو روزہ فاسد ہوجائے گا، اس وجہ سے کہ دماغ کا جوف تک ایک منفذ ہے، لہٰذا وہ بمنزلہ جوف کے ایک گوشہ کے ہوگیا)۔

اسی وجہ سے اگر کوئی شئ سر تک پہنچی لیکن کسی وجہ سے جوف معدہ تک نہیں پہنچ سکی تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، علامہ کاسانی نے اس کی وضاحت فرمائی ہے، لکھتے ہیں:

''لو وصل إلى الرأس ثم خرج لا يفسد بأن استعط بالليل ثم خرج بالنهار لأنه لما خرج علم أنه لم يصل إلى الجوف أو لم يستقر فيه'' (بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۳)۔

اگر کوئی چیز راس تک پہنچی، پھر باہر آگئی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اس طرح پر کہ رات میں ناک میں دوا ڈالی پھر دن میں باہر آگئی، اس وجہ سے کہ جب باہر آگئی تو معلوم ہوا کہ وہ جوف تک نہیں پہنچی یا اس میں استقرار نہیں ہوا)۔

حاصل یہ کہ کوئی دوا یا غذا منافذ اصلیہ کے ذریعہ جوف معدہ یا جوف دماغ تک پہنچے، اور جوف معدہ میں اس کا استقرار بھی ہوجائے تو اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا، اور اگر دوا یا غذا صرف منہ میں رہ جائے حلق میں داخل نہ ہو، یا کوئی دوا وغیرہ مسامات کے ذریعہ اندرون بدن میں سرایت کریں، یا جوف معدہ میں داخل ہونے والی اشیاء کا رشتہ باہر سے برقرار ہو تو ایسی صورت میں روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

۱- منہ میں دوا رکھنے کا مسئلہ:

اگر امراض قلب کا مریض کوئی دوا اپنی زبان کے نیچے دبا لے، نہ اسے نگلے اور نہ اسکے لعاب کو تو ایسی صورت میں اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا، اس وجہ سے کہ وہ زبان کے نیچے کی رگ

کے توسط سے قلب پر اثر انداز ہوتی ہے، جس کا تعلق حلق سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا، جبکہ مفطر ہونے کیلئے ضروری ہے کہ وہ منافذ اصلیہ کے ذریعہ جوف میں جائے مسامات کے ذریعہ اندرون بدن سرایت کرنے سے روزے پر کوئی فرق نہیں پڑیگا، فتح القدیر میں ہے:

''المفطر الداخل من المنافذ کالمدخل و المخرج لا من المسام الذی هو خلل البدن'' (فتح القدیر ۲/ ۲۵۷)۔

(مفطر وہ شی ہے جو داخل ہو منافذ جیسے مدخل ومخرج سے، نہ کہ مسامات سے جو بدن کے باریک سوراخ ہوتے ہیں)۔

پھر یہ کہ منہ کو ظاہر کا حکم حاصل ہے اس لئے بھی کسی دوا کو صرف منہ میں رکھنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا تاوقتیکہ وہ حلق میں داخل نہ ہوجائے، مبسوط میں ہے:

''وإن ذاق الصائم بلسانه شیئاً ولم یدخل حلقه لم یفطر بوصول شئ إلی جوفه ولم یوجد والفم فی حکم الظاهر'' (المبسوط ۳/ ۹۴)۔

(اور اگر روزہ دار کسی شئی کو اپنی زبان سے چکھ لے اور وہ شئی اس کی حلق میں نہ جائے تو وہ مفطر نہیں ہے، اس وجہ سے کہ افطار کسی شئی کے جوف تک پہنچنے سے ہوا کرتا ہے، اور وہ یہاں نہیں پایا گیا، اور منہ ظاہر کے حکم میں ہے)۔

''وإذا أوجر فما دام فی فمه لا یفسد صومه فإذا وصل إلی الجوف یفسد صومه'' (فتاویٰ تاتارخانیہ ۲/ ۳۶۵)۔

(اور اگر منہ میں دوا ڈالی گئی تو جب تک منہ میں باقی ہے روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور اگر جوف تک پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا)۔

اسی طرح ''مص ہلیلہ،، سے عدم افطار کے سلسلے میں فتاوی تاتارخانیہ میں ایک جزئیہ مذکور ہے:

''وإذا مص إهلیلجة یابسة ولم یدخل عینها فی جوفه لا یفسد صومه'' (فتاویٰ تاتارخانیہ ۲/ ۳۶۸)۔

اور اگر کسی نے گیہوں کا ایک دانہ چبایا تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا، اس وجہ سے کہ وہ ناپید ہوجاتا ہے۔

معلوم ہوا کہ کسی شئی کو صرف منہ میں رکھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، خود نبی اکرم ﷺ کے عمل سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے:

''عن رزین البکری قال: حدثنا مولاۃ لنا یقال لھا سلمی من بکر بن وائل أنھا سمعت عائشۃ تقول: دخل عليّ رسول اللہ ﷺ فقال یا عائشۃ ھل من کسرۃ؟ فأتیتہ بقرص فوضعہ فی فیہ وقال: یا عائشۃ ھل دخل بطنی منہ شیئ؟ کذلک قبلۃ الصائم، إنما الإفطار مما دخل ولیس مما خرج'' رواہ أبو یعلی الموصلی فی مسندہ ووقفہ عبدالرزاق فی مصنفہ علی ابن مسعود" (نصب الرایہ للزیلعی ۲/ ۴۵۴)۔

(رزین بکری نے کہا: ہم سے بکر بن وائل کی سلمی نامی ہماری آزاد کردہ باندی نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عائشہ سے کہتے ہوئے سنا کہ میرے پاس حضور اکرم ﷺ تشریف لائے اور کہا: اے عائشہ کوئی ٹکڑا ہے؟ تو میں ان کے پاس روٹی کی ایک ٹکیہ لے کر آئی، انہوں نے اسے اپنے منہ میں رکھ لیا اور کہا: اے عائشہ کیا میرے پیٹ میں اس سے کچھ گیا؟ ایسے ہی روزہ دار کا بوسہ ہے، افطار تو اس چیز سے ہے جو داخل ہو نہ اس چیز سے جو خارج ہو)۔

مذکورہ تفصیل سے یہ واضح ہوتا ہے کہ امراض قلب کے مریض کا دوا کو زبان کے نیچے دبانا مفطر صوم نہیں ہے، اس وجہ سے کہ اس میں افطار کا تحقق نہیں ہو رہا ہے، نہ صورۃً نہ معنیً، اسی کے ساتھ یہ امر بھی غور طلب ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پیاس یا گرمی کے سبب حالت صوم میں اپنے سر پر پانی بہایا ہے (سنن ابوداؤد، باب الصائم یصب علیہ الماء من العطش ویبالغ فی الاستنشاق) جس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ نے بحالت روزہ خارج سے تقویت حاصل کی ہے۔ مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ نے بذل المجہود میں آپ کے اس فعل کو ایک مخصوص حالت پر محمول کیا ہے، وہ

یہ کہ جب گرمی کی شدت سے افطار کا اندیشہ ہو (بذل المجہول المجہود ۱۱/ ۱۷۴) اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اگر افطار کا اندیشہ ہو تو خارج سے مدد لی جاسکتی ہے۔ امراض قلب کے مریض کا حال بھی یہ ہوتا ہے، اگر بوقت ضرورت فوری طور پر یہ دوا استعمال نہ کرے تو قوی امکان ہے کہ اسکا مرض بڑھ جائے اور نتیجۃً اس کو روزہ توڑنا پڑے، اس لئے ایسا مریض اگر بحالت صوم زبان کے نیچے دوا دباتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا، اس لئے کہ اسمیں اس کے روزے کی بھی حفاظت ہے، اور اس کی جان کی بھی۔ مفتی رشید احمد صاحب نے بھی روزہ میں ڈاڑھ نکلوانے اور منہ میں دوا لگانے کو بوقت ضرورت شدیدہ جائز قرار دیا ہے (احسن الفتاوی ۴/ ۴۳۲)، البتہ اگر کوئی شخص حالت صوم میں نشہ آور شئی کو منہ میں رکھتا ہے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، اس لئے کہ قضائے شہوت کے مسئلے کو اعذار کے مسئلے پر قیاس کرنا صحیح نہ ہوگا۔

۲- انہیلر کا مسئلہ:

جن لوگوں کو تنفس کا عارضہ ہوتا ہے انہیں انہیلر استعمال کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے، جس کے ذریعہ ہوا اور دوا کے بعض اجزاء حلق کے راستے سے پھیپھڑے تک پہنچائے جاتے ہیں، حالت صوم میں اس کا استعمال درست نہیں ہوگا، اور ایسا کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا، اس لئے کہ خارج سے کسی شئی کو حلق میں داخل کرنا صورۃً افطار ہے، جیسا کہ اگر کسی نے اپنے حلق میں دھواں داخل کیا تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، ردالمحتار میں ہے:

''أنه لو أدخل حلقه الدخان أفطر، اى بأى صورة كان الإدخال حتى لو تبخر ببخور فآواه إلى نفسه واشتمه ذاكرا لصومه أفطر لإمكان التحرز عنه'' (ردالمحتار ۳/ ۳۶۶)۔

(اگر اپنی حلق میں دھواں داخل کرے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، داخل کرنے کی جو بھی صورت ہو حتی کہ اگر بخور کا دھواں اٹھا، اور روزہ یاد رکھتے ہوئے اسے اپنی طرف کر کے سونگھ لیا تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، اس وجہ سے کہ اس سے احتراز ممکن ہے)۔

ڈاکٹر وہبہ زحیلی نے اپنی کتاب الفقہ الاسلامی وأدلتہ میں تحریر فرمایا ہے:

"لو استخدم مریض الربو بخاخة الهواء عند ضیق النفس فإنه یفطر لأن ما یعفی عن جنسه كالتراب والهواء مقصور علی حالة الابتلاء العام فان كان الشيء خاصاً كتعمد ابتلاع رائحة شواء لحم فیفطر لسهولة الاحتراز عنه"

(الفقہ الاسلامی وأدلتہ ۱۷۱۹/۳)۔

(اگر تنفس کا مریض سانس کی پریشانی میں انہیلر کا استعمال کرے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، اس وجہ سے کہ اس طرح کی جو چیز جیسے مٹی اور ہوا معاف ہوتی ہیں وہ ابتلاء عام کی حالت تک محدود رہتی ہے، اور اگر شئی خاص ہو جیسے بھنے ہوئے گوشت کی بو کو بالقصد نگلنا تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، اس وجہ سے کہ اس سے بچنا آسان ہے)۔

رہا یہ مسئلہ کہ وہ پھیپھڑے میں جاتی ہے، معدے میں نہیں جاتی ہے تو یہ بات معلوم ہوچکی ہے کہ یہاں افطار کی صورت یعنی نگلنا پایا جارہا ہے، جو مفطر صوم ہے۔

۳- بھاپ کا مسئلہ:

روزہ کی حالت میں بھاپ لینا خواہ قدیم طرز پر ہو یا کسی مشین کے ذریعہ بہر صورت درست نہیں ہوگا اور اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، اس وجہ سے کہ بھاپ کو اپنے فعل سے ناک اور کان اور منہ کے ذریعہ کھینچا جاتا ہے جو بمنزلہ ادخال دخان کے ہے، اور اس سے احتراز ممکن ہے۔ **مولانا** عبدالحی صاحب فرنگی محلیؒ نے کسی شئی کے حلق میں داخل کرنے کو اور داخل ہونے کے فرق کو ملحوظ رکھتے ہوئے تمباکو کو مفسد قرار دیا ہے، تحریر فرماتے ہیں:

"إن إدخال دخان التنباک المتعارف في زماننا مفسد؛ لأنه إدخال لا دخول ویمكن الاحتراز عنه" (حاشیہ ہدایہ ۱۹۸/۱)۔

(ہمارے زمانے کے متعارف تمباکو کے دھواں کا داخل کرنا مفسد صوم ہے، اس وجہ کہ وہ ادخال ہے نہ کہ دخول، اور اس سے بچنا ممکن ہے)۔

۴-انجکشن کا مسئلہ:

روزہ کی حالت میں انجکشن لگوانا درست ہے، خواہ گوشت میں لگ رہا ہو یا رگ میں، اس سے دوا کی ضرورت پوری ہورہی ہو یا غذا کی، بہرصورت اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اس لئے کہ مفطر صوم وہ اشیاء ہوتی ہیں جو منفذ اصلی کے ذریعہ معدہ یا دماغ تک پہنچیں (بدائع: ۲/ ۲۴۳)، اور اگر مسامات کے ذریعہ کوئی دوا اندرون بدن پہنچتی ہے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ فتح القدیر میں ہے:

''المفطر الداخل من المنافذ کالمدخل و المخرج لا من المسام الذی هو خلل البدن'' (فتح القدیر ۲/ ۲۵۷)۔

(مفطر وہ شئی ہے جو داخل ہو منافذ جیسے مدخل ومخرج سے، نہ کہ مسامات سے جو بدن کے باریک سوراخ ہوتے ہیں)۔

ہدایہ میں ہے:

'' الداخل من المسام لاینافی'' (ہدایہ ۱/ ۱۹۷) (مسامات سے داخل ہونے والی شئی منافی صوم نہیں ہے)۔

ردالمحتار میں ہے: ''المفطر إنما هو الداخل من المنافذ'' (ردالمحتار ۳/ ۲۶۷)۔

(مفطر صرف وہ شئی ہوتی ہے جو منافذ سے داخل ہو)۔

روزہ اس چیز سے فاسد ہوتا ہے، جو کسی منفذ کے ذریعہ معدہ یا دماغ میں پہنچ جائے، انجکشن سے دوا بذریعہ منفذ نہیں جاتی بلکہ عروق اور مسامات کے ذریعہ معدہ میں پہنچتی ہے، لہذا روزہ نہیں ٹوٹتا (احسن الفتاوی ۴/ ۴۳۲)۔

البتہ ایسے انجکشن سے حتی الامکان بچنا بہتر ہے جس سے غذا کی ضرورت پوری ہورہی ہو، اس وجہ سے کہ روزہ کے تعلق سے شریعت کے منشاء ومزاج کے خلاف ہے۔

۵-گلوکوز کا مسئلہ:

روزہ کی حالت میں گلوکوز چڑھوانا درست ہے، اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اس لئے کہ یہ

منفذ اصلی کے ذریعہ جوف معدہ تک نہیں پہنچتا بلکہ رگوں کے ذریعہ اندرون بدن پہنچایا جاتا ہے، جبکہ یہ بات معلوم ہوچکی ہے کہ مفطر صوم کے لئے دوا یا غذا کا منافذ اصلیہ سے معدہ تک پہنچنا ضروری ہے، مسامات کے ذریعہ پہنچنے والی اشیاء مفطر صوم نہیں ہوتیں (بدائع ۲/ ۲۴۳)۔

مفتی نظام الدین اعظمی تحریر فرماتے ہیں:

عام انجکشن جو رگوں یا گوشت میں لگائے جاتے ہیں ان سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، روزہ فاسد صرف اس انجکشن سے ہوتا ہے جس کے ذریعہ غذا یا دوا بعینہ قعر معدہ میں پہنچائی جائے جیسے پاگل کتے کے کاٹے کا انجکشن، اس لئے اگر روزہ کی حالت میں انجکشن نہ لگوانے سے مرض بڑھتا ہے تو بلا کراہت یعنی جو انجکشن محض رگوں اور گوشت میں لگائے جاتے ہیں، لگوا سکتے ہیں، یہی حکم خون اور گلوکوز چڑھانے کا ہے (منتخب نظام الفتاوی ۱/ ۱۳۳)۔

البتہ ایسے گلوکوز سے حتی الامکان احتراز اولی ہے جس سے غذا کی ضرورت پوری ہورہی ہو، اس لئے کہ یہ روزہ کے باب میں مزاج شریعت کے خلاف ہے۔

۶ - الف: حقنہ استعمال کرنا:

روزہ کی حالت میں اگر سیال یا غیر سیال دوا پیچھے کے راستے سے اندر پہنچائی گئی اور وہ جوف معدہ تک پہنچ گئی تو اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا، بدائع الصنائع میں ہے:

"وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف، والأذن، والدبر بأن استعط أو احتقن أو أقطر في أذنه فوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ فسد صومه" (بدائع الصنائع ۲/ ۹۳)۔

(اور جو چیز منافذ اصلیہ جیسے ناک، کان اور دبر کے ذریعہ جوف یا دماغ تک پہنچی، بایں طور کہ ناک میں دوا ڈالی، یا حقنہ استعمال کیا، یا کان میں دوا ٹپکائی اور وہ جوف یا دماغ تک پہنچ گئی تو اس کا روزہ فاسد ہوجائے گا)۔

اسی طرح اگر دوا موضع حقنہ تک پہنچ جائے تب بھی روزہ فاسد ہوجائے گا جیسا کہ

مندرجہ ذیل جزئیات سے اس پر روشنی پڑتی ہے۔البحر الرائق میں ہے:

''وذكر الولوالجی أن الصائم إذا استقصى فی الاستنجاء حتى بلغ مبلغ الحقنة فهذا أقل ما يكون ولو كان يفسد صومه'' (البحر الرائق ۲/ ۲۷۹)۔

(ولوالجی نے ذکر کیا ہے کہ اگر روزہ دار استنجاء میں خوب مبالغہ کرے یہاں تک کہ حقنہ کی جگہ تک پہنچ جائے، یہ بہت کم ہوتا ہے، اور اگر ہوجائے تو اس کا روزہ فاسد ہوجائے گا)۔

ردالمحتار میں ہے:

''ولو بالغ فی الاستنجاء حتى بلغ موضع الحقنة فسد، وهذا قلما يكون ولو كان فيورث داء أعظيما'' (ردالمحتار ۲/ ۴۰۸)۔

(اور اگر استنجاء میں مبالغہ کرے یہاں تک مقام حقنہ تک پہنچ جائے تو اسکا روزہ فاسد ہوجائے گا، ایسا کم ہی ہوتا ہے، اوراگر ہو تو اس سے ایک بڑا مرض پیدا ہوتا ہے)۔

اوراگر دوا موضع حقنہ تک نہیں پہنچی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، فتح القدیر میں ہے: ''والحد الذی يتعلق بالوصول إليه الفساد قدر المحقنة'' (فتح القدیر ۲/ ۲۶۶)۔

وہ حد جہاں تک پہنچنے سے فساد صوم متعلق ہوجاتا ہے وہ آلہ حقنہ کی مقدار ہے۔

ب- بواسیر کا مسئلہ:

بواسیر میں دوا لگانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، اس وجہ سے کہ بواسیری مسّے موضع حقنہ سے نیچے ہوتے ہیں، اور ان پر لگائی جانے والی دوائیں موضع حقنہ تک نہیں پہنچتیں، جبکہ فساد صوم کے لئے دوا کا موضع حقنہ تک پہنچنا ضروری ہے جیسا کہ گزرا۔

نیز مفتی رشید احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:

''بواسیری مسّے موضع حقنہ سے بہت نیچے ہوتے ہیں، اور براہ مقعد داخل ہونے والی چیز جب تک موضع حقنہ تک نہ پہنچے مفسد صوم نہیں، لہذا مسّوں کو پانی سے تر کر کے چڑھانے اور مسّوں پر دوا لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ کانچ کو تر کر کے چڑھانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اس لئے کہ یہ موضع حقنہ تک پہنچ جاتی ہے (احسن الفتاوی ۴/ ۴۴۰)۔

ج - پیچھے کے راستے سے آلات کا استعمال کرنا:

امراض معدہ کی تحقیق کے لئے اگر کوئی آلہ پیچھے کے راستے میں داخل کیا جائے اور اس کا ایک سرا باہر ہو تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

البحر الرائق میں ہے:

''**ولو أدخل خشبة أو نحوها وطرف منها بيده لم يفسد صومه**'' (البحر الرائق ۲/۲۷۹)۔

(اور اگر لکڑی وغیرہ داخل کی جبکہ اس کا ایک سرا باہر اس کے ہاتھ میں ہے تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا)۔

اور اگر وہ آلہ دوا یا کسی اور چیز سے تر کر کے اندر داخل کیا گیا ہو تو اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا، آلہ کے اندر داخل کرنے کی وجہ سے نہیں بلکہ اس دوا کی وجہ سے جو آلہ پر لگائی گئی ہے۔

البحر الرائق میں ہے:

''**وكذا أدخل إصبعه في إسته أو أدخلت المرأة في فرجها لا يفسد وهو المختار إلا إذا كانت الإصبع مبتلة بالماء أو الدهن فحينئذ يفسد لوصول الماء أو الدهن**'' (البحر الرائق ۲/۲۷۹)۔

(اسی طرح اگر مرد نے انگلی اپنی سرین میں داخل کیا یا عورت نے اپنی فرج میں داخل کی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، یہی قول مختار ہے، الا یہ کہ انگلی پانی یا تیل سے تر ہو تو اس وقت پانی یا تیل کے پہنچنے سے روزہ فاسد ہو جائے گا)۔

فتح القدیر میں ہے:

''**ولو أدخل الإصبع في دبره أوفرجها الداخل لا يفسد إلا أن تكون مبلولة بماء أو دهن على المختار**'' (فتح القدیر ۲/۲٦۷)۔

(اور اگر انگلی اپنی دبر یا عورت کی فرج داخل میں داخل کی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، الا یہ

کہ انگلی پانی یا تیل سے تر ہو مختار قول یہی ہے)۔

واضح رہے کہ عام طور پر اس طرح کے آلات، دوا یا کسی چیز سے تر کر کے اندر داخل کئے جاتے ہیں۔

۷-الف: مثانہ تک نلکی ڈالنا:

اگر روزہ کی حالت میں عورت کے آگے کے راستے سے مثانے تک خشک نلکی اندر داخل کی جائے اور اس کا ایک سرا باہر ہو تو محض اس کے اندر داخل کرنے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، اس وجہ سے کہ استقرار فی الجوف کا تحقق نہیں ہوا جو فساد صوم کے لئے شرط ہے، درمختار ہے:

''**إن استقرار الداخل في الجوف شرط للفساد**'' (درمختار ۳/۳۶۹)۔

(جوف میں داخل ہونے والی شئی کا استقرار فساد صوم کے لئے شرط ہے)۔

علامہ ابن عابدین شامی نے استقرار کی تشریح کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

''**إن ما دخل في الجوف إن غاب فيه فسد وهو المراد بالإستقرار وإن لم يغب بل بقي طرف منه في الخارج أو كان متصلا بشيئ خارج لا يفسد لعدم استقراره**'' (ردالمحتار ۳/۳۶۹)۔

(جوف میں داخل ہونے والی شئی اگر اس میں غائب ہو جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، استقرار سے یہی مراد ہے، اور اگر غائب نہ ہو بلکہ اس کا کچھ حصہ خارج میں ہو یا کسی شئی خارج سے متصل ہو تو عدم استقرار کے سبب روزہ فاسد نہیں ہوگا)۔

اور اگر نلکی کو دوا وغیرہ سے تر کیا گیا یا اس کے ذریعہ دوا اندر پہنچائی گئی تو اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا، اس وجہ سے کہ عورت کے آگے کے راستے میں دوا ڈالنا صحیح قول کے مطابق **بالاتفاق** مفسد صوم ہے۔

درمختار میں ہے:

''**و أما في قبلها فمفسد إجماعا لأنه كالحقنة**'' (درمختار ۳/۳۷۲)۔

(رہا عورت کے آگے کے راستے میں پانی وغیرہ کا ٹپکانا تو بالاجماع مفسد صوم ہے، اس وجہ سے کہ وہ حقنہ کی طرح ہے)۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"وفی الإقطار فی إقبال النساء یفسد بلا خلاف وھو الصحیح" (فتاوی عالمگیری ۱؍۲۰۴)۔

(اور عورتوں کے آگے کے راستے میں پانی وغیرہ کا ٹپکانا بلا اختلاف مفسد صوم ہے، صحیح یہی ہے)۔

اسی طرح البحر الرائق میں ہے:

"الإقطار فی قبل المرأۃ یفسد الصوم بلا خلاف علی الصحیح" (البحر الرائق ۲؍۲۷۹)۔

(عورت کے آگے کے راستے میں پانی وغیرہ کا ٹپکانا صحیح قول کے مطابق بلا اختلاف مفسد صوم ہے)۔

اور اگر نلکی مرد کے آگے کے راستے سے مثانہ تک ڈالی گئی ہوتو خواہ وہ خشک ہو یا تر بہر صورت مفسد صوم نہیں ہے، اس وجہ سے کہ ظاہر مذہب کے مطابق مرد کے آگے کے راستے میں دوا وغیرہ ڈالنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، درمختار میں ہے:

"أو أقطر فی إحلیلۃ ماءً أو دھناً وإن وصل إلی المثانۃ علی المذھب" (درمختار ۳؍۳۷۲)۔

(یا اپنے پیشاب کے راستے میں پانی یا تیل ٹپکایا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اگر چہ وہ مثانہ تک پہنچ جائے ظاہر مذہب کے مطابق)۔

اس سلسلے میں امام ابو یوسف کے اختلاف کی بنیاد اس بات پر ہے کہ ان کے یہاں احلیل اور جوف کے درمیان منفذ ہے، جبکہ تحقیق یہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان منفذ نہیں ہے،

اس لئے کہ یہ مسئلہ طب سے متعلق ہے، اور اطباء کے بقول منفذ نہیں ہے، علامہ شامی نے زیلعی کے حوالے سے تحریر فرمایا ہے:

''والأظهر أنه لا منفذ له وإنما يجتمع البول فيها بالترشح كما يقول الأطباء زيلعي'' (ردالمحتار ۳/۳۷۲)۔

(اظہر یہ ہے کہ جوف اور مثانہ کے درمیان منفذ نہیں ہے، اور مثانہ میں پیشاب بقول اطباء رس رس کر جمع ہوتا ہے)۔

ب- رحم میں آلات داخل کرنا:

اگر امراض کی تحقیق کے لئے کوئی خشک آلہ اندرون رحم داخل کیا گیا اور اس کا ایک سرا باہر ہے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، اس وجہ سے کہ استقرار فی الجوف نہیں پایا گیا، اور اگر وہ آلہ تر کر کے اندر داخل کیا گیا تو اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا، جیسا کہ البحر الرائق میں ہے:

''وكذا لو أدخل إصبعه في إسته أو أدخلت المرأة في فرجها لا يفسد هو المختار، إلا إذا كانت الإصبع مبتلة بالماء أو الدهن فحينئذ يفسد لوصول الماء أو الدهن'' (البحرالرائق ۲/۲۷۹)۔

(اسی طرح اگر مرد نے اپنی انگلی اپنی سرین میں داخل کی یا عورت نے اپنی فرج میں تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، مختار قول یہی ہے، الا یہ کہ انگلی پانی یا تیل سے تر ہو تو اس وقت پانی یا تیل کے پہنچنے سے روزہ فاسد ہوجائے گا)۔

ج- رحم میں دوا رکھنا:

اگر کسی عورت نے کوئی دوا اپنے رحم میں اس طرح رکھا کہ اس کا تعلق خارج سے باقی نہیں رہا تو اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا، ورنہ نہیں۔

فتاوی تاتارخانیہ میں ہے:

''وإذا أدخلت المرأة القطنة في قبلها إذا انتهت إلى الفرج الداخل

هو رحمها انتقض صومها وفى لفتاوى الخلاصة: هذا إذا أدخلت القطنة بالكلية فإن كان طرفها فى الفرج الخارج لا يفسد كما فى الخيطة" (فتاوی تاتارخانیہ ۲/ ۳۷۰)۔

(اور اگر عورت نے اپنے آگے راستے میں روئی داخل کی اور وہ فرج داخل یعنی رحم تک پہنچ گئی تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، فتاوی خلاصہ میں ہے کہ یہ اس صورت میں ہے جبکہ روئی پورے طور پر داخل کرے، اگر اس کا کچھ حصہ خارج میں باقی ہو تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، جیسا کہ دھاگے میں ہوتا ہے)۔

''ولو أدخلت قطنة إن غابت فسد وإن بقى طرفها فى فرجها الخارج لا'' (درمختار ۳/ ۳۶۹)۔

(اور اگر عورت نے روئی داخل کی اور وہ غائب ہوگئی تو روزہ فاسد ہو جائے گا، اور اگر اس کا کچھ حصہ اس کے فرج خارج میں باقی ہو تو نہیں)، واللہ اعلم بالصواب۔

☆☆☆

مفطرات صوم کے جدید مسائل

مولانا محفوظ الرحمٰن شاہین جمالی ☆

۱- امراض قلب میں جو دوا زبان کے نیچے دبا کر رکھی جاتی ہے وہ سفید رنگ کی ایک ٹکیہ (ٹبلیٹ) ہوتی ہے جس کا سائز چنے کے دانہ سے چھوٹا ہوتا ہے، اس طریقہ علاج میں دوا کے اثرات مسامات کے ذریعہ قلب تک پہنچتے ہیں اور خود دوا کے اجزاء منہ کے لعاب میں شامل ہوکر گم ہوجاتے ہیں، اس صورت میں اگر منہ کی رطوبت اور لعاب میں شامل دوا کے اجزاء کو نگلا نہ جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ جوف بدن میں ایسی چیز داخل نہیں ہوئی جس میں صلاح بدن تو ضرور ہے لیکن صورۃً ومعنیً اکل کی حقیقت نہیں پائی گئی جو دراصل مفسد صوم ہے۔

اس کی ایک نظیر وہ جزئیہ ہے جسے قاضی خانؒ نے نقل کیا ہے:

''فإن مضغها لايفسد صومه لأنها تلزق بأسنانه فلايصل إلی جوفه شيء'' (فتاویٰ قاضی خاں ۱/۱۰۱)۔

(اگر تل کے دانے کو باہر سے لیکر منہ سے چبا لیا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ وہ اس کے دانتوں میں چپک گیا اور اس کا کوئی جز جوف بدن میں نہیں پہنچا)۔

دوسری نظیر وہ ہے جسے علامہ ابن نجیم نے ذکر فرمایا ہے:

''وفي الولوالجية والظهيرية: لومص الهليلج وجعل يمضغها فدخل البزاق حلقه ولايدخل عينها في جوفه لايفسد صومه'' (البحرالرائق ۲/۲۷۷)۔

☆ مدرسہ امداد الاسلام میرٹھ۔

(فتاوی ولوالجیہ اورظہیریہ میں ہے کہ اگر کسی نے ہلیلہ (ایک دوا کا پھل) کو چوسا اور اسے چبانے لگا تو اس کے حلق میں لعاب (تھوک) داخل ہوگیا لیکن اس کے جوف بدن میں ہلیلہ کا جز داخل نہیں ہوا تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا)۔

یہاں قابل غور یہ ہے کہ لعاب میں ہلیلہ کے اجزاء چبانے کی وجہ سے شامل ہوگئے، لیکن چونکہ جوف بدن میں بعینہ ہلیلہ کا جز داخل نہیں ہوا بلکہ اس کا اثر پہنچا ہے اس لئے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

حلق اور منہ میں کسی چیز کے ذائقہ کی موجودگی جبکہ اس شی کا عین حلق میں نہ اترے روزے کیلئے مفسد نہیں، چنانچہ سرمہ جو دوا کے سفوف کی طرح ہی پتھر کا پسا ہوا پاؤڈر یا سفوف ہوتا ہے، آنکھ میں روزے کی حالت میں لگانے کی وجہ سے اگر حلق میں اس کا مزہ اور منہ کے لعاب میں اس کا رنگ اتر آئے تو روزہ نہیں ٹوٹتا، کیونکہ حلق میں اس کا اثر پہنچا ہے نہ کہ عین سرمہ (البحر الرائق ۲/۲۷۴)۔

اس مسئلہ کو منجن اور ٹوتھ پاؤڈر یا گل پر قیاس کیا جائے جو دانتوں پر لگایا جاتا ہے اور منہ کے لعاب میں اس کے اثرات شامل ہو کر حلق اور دماغ تک کو متاثر کرتے ہیں اور ان کے استعمال کو روزہ میں مکروہ قرار دینے کے باوجود فقہاء اور مفتیان کرام نے مفسد صوم نہیں بتایا ہے (فتاوی دارالعلوم مدلل مکمل ۶/۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۶، احسن الفتاوی ۴/۴۳۹)۔

اسی طرح ضرورت کی بنا پر اگر کوئی ماں اپنے بچے کو روٹی چبا کر کھلائے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔

"لابأس للمرأة الصائمة أن تمضغ لصبيها أو للمريض طعاماً إذا لم تجد منه بداً" (فتاوی سراجیہ علی ہامش فتاوی قاضی خان ۱/۱۷۳)۔

(روزہ دار عورت کیلئے اس میں کوئی حرج نہیں کہ اپنے بچے یا مریض کیلئے کھانا چبا کر کھلائے جبکہ اس کیلئے کوئی چارہ کار نہ ہو)۔

حالانکہ روٹی چبانے سے کھانے کا اثر لعاب میں شامل ہوکر پورے منہ میں پھیل جاتا ہے صرف زبان کی نوک تک نہیں رہتا ہے، اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ مریض قلب کسی دوا کی ٹکیہ یا ٹبلیٹ کو زبان کے نیچے دبالے اور لعاب کو حلق میں داخل نہ ہونے دے تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا، لیکن حلق میں اتر جائے تو جوف بدن میں مصلح بدن چیز کے داخل کرنے یا ہوجانے کے سبب روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۲- دمہ یا تنفس کے مریض کو انہیلر کے استعمال کی ضرورت ہوتی ہے، انہیلر دوا کے اثرات کے ساتھ آکسیجن لینے کے ہم معنی ہے، اس میں سفوف کی قسم سے جو دوا پائپ میں ہوتی ہے وہ ہوا میں مخلوط ہوکر حلق کے راستے معدہ کے بجائے پھیپھڑے تک پہنچتی ہے، اس میں دوا کے کثیف اجزاء ہوا میں گھل کر لطیف بن جاتے ہیں اور متکیف بکیفیتہ الدواہوکر پھیپھڑوں میں اثر انداز ہوتے ہیں، اس طرح بھارہ لینے کی ایک کیفیت بن جاتی ہے، اور فقہاء نے بھارہ لینے کو روزہ میں مفسد قرار نہیں دیا، جس سے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ انہیلر استعمال کرنے سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

ہوا قدرتی طور پر کسی نہ کسی کیفیت سے متکیف ہوتی ہے، اور ہوا میں دوا یا خوشبو اور بدبو کے اجزاء لطیفہ شامل ہوتے ہی ہیں، اور فقہاء نے گلاب اور مشک سونگھنے کو مفسد صوم نہیں لکھا ہے، دھواں کو روزہ دار جس شکل میں بھی حلق میں داخل کرے خواہ انگیٹھی سلگا کر یا اگربتی جلا کر سونگھے تو روزہ فاسد ہوجائیگا، کیونکہ دھواں کے کثیف اجزاء جوف بدن میں داخل کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اس کے برخلاف ہوا میں شامل خوشبو یا بدبو کے لطیف اجزاء کو داخل کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

شامی میں ہے:

''وهذا مما يغفل عنه كثير من الناس ولايتوهم أنه كشم الورد وماءه والمسک لوضوح الفرق بين هو إتطيب بريح المسک وشبهه وبين جوهر

دخان وصل إلی جوفه بفعله" (ردالمحتار باب مایفسد الصوم ۲/ ۱۳۳-۱۳۴)۔

(یہ وہ حقیقت ہے جس سے بہت سے لوگ غافل ہیں، اور یہ وہم بھی نہ ہو کہ دھواں داخل کرنے کا معاملہ گلاب یا عرق گلاب اور مشک سونگھنے جیسا ہے، کیونکہ جو ہوا مشک اور اس جیسی خوشبو سے ملا کر پاکیزہ ہوگئی ہو اس میں اور دھواں کے جوہر کے درمیان فرق واضح ہے جو جوف تک روزہ دار کے اپنے فعل سے پہنچ گیا ہو)۔

اس سے ظاہر ہوا کہ ہوا میں شامل کسی کثیف اور مرئی جز کے ادخال سے روزہ فاسد ہوجائے گا، مگر غیر مرئی لطیف جز سے متکیف ہوا کے جوف بدن میں داخل کرنے سے فاسد نہیں ہوگا، اور غالباً انہیلر میں یہی صورت ہوتی ہے۔

۳- اس سوال کا بالکل واضح جواب حضرت اقدس مفتی محمود حسن صاحب مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند نے دیا ہے جو فتاوی محمودیہ کے حوالہ سے درج ذیل ہے:

یونانی اطباء بعض امراض کے علاج میں بھپارہ دیتے ہیں جس سے مسامات کھل کر دوا کے اثرات اندر داخل ہوتے ہیں اور اکثر مسامات سے ہی پسینہ کے راستہ امراض باہر آجاتے ہیں، اور کبھی مادہ کثیفہ کو رقیق بنا کر بصورت اسہال یا پلٹس مادہ خارج کردیا جاتا ہے، غرض کہ جو فائدے حلق کی راہ سے دوا جوف معدہ میں پہنچانے سے حاصل ہوتا ہے وہی بھپارہ دینے سے حاصل ہوتا ہے، اور یہ طریقہ علاج قدیم میں موجود ہے، جدید انکشاف نہیں، فقہاء و مجتہدین اس سے خوب واقف ہیں مگر اسکو مفسد صوم نہیں قرار دیا (فتاوی محمودیہ ۳/ ۱۴۷)۔

کچھ حضرات نے بھپارہ لینے کو حلق میں اپنے ارادہ سے دھواں داخل کرنے پر قیاس کرکے اس کو مفسد صوم قرار دیا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ دھواں کے اجزاء کثیفہ کا ادخال فی الحلق بصعہ اور بھپارہ لینے کے درمیان ایک بنیادی فرق موجود ہے، اور وہ یہ ہے کہ کسی مادہ کثیفہ کو رقیق بنا کر ہوا میں شامل کرکے اتنا لطیف بنادینا کہ وہ ہوا میں گم ہوجائے اور ہوا کا حکم اختیار کرلے جیسا کہ بھپارہ میں ہوتا ہے، جبکہ دھواں میں یہ شکل نہیں ہوتی، اس کا مادہ کثیفہ ہوا

بعینہ موجود رہتا ہے، لہٰذا دونوں کے حکم میں فرق رہے گا، دھواں کے ادخال فی الحلق سے روزہ فاسد ہوجائے گا، کیونکہ وہ منفذ اصلی سے جوف بدن میں داخل ہوا ہے جبکہ بھپارہ میں دوا کے لطیف اجزاء مسامات یعنی جسم کے باریک شگاف کے راستے اندر داخل ہوتے ہیں، بناپریں پہلی صورت میں روزہ فاسد ہوجائے گا اور دوسری صورت میں فاسد نہیں ہوگا، اسی باریک وجہ فرق کی طرف ابن عابدین شامی نے اشارہ فرمایا ہے جس کا ذکر پچھلی سطروں میں کیا جاچکا ہے، اسی بات پر انھوں نے یہ تنبیہ فرمائی ہے:

''**هذا مما يغفل عنه كثير من الناس** '' اس سے اکثر لوگ غفلت میں مبتلا ہیں۔

۴، ۵- روزہ میں انجکشن اور گلوکوز:

ان دونوں سوالات کے جوابات سوالات کی نوعیت کی مزید وضاحت کے ساتھ حضرت اقدس مفتی محمود حسن صاحبؒ مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند نے مدلل مکمل اور مفصل طور پر دیدئے ہیں اس لئے علحدہ سے کچھ تحریر کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی، یہی جوابات کافی وشافی ہیں۔

الجواب (۹۴): روزے کی نقل کردہ تعریف کھانے پینے اور جماع سے صبح صادق سے غروب آفتاب تک پرہیز کرنا ہے۔

انجکشن سے چاہے وہ ۵۰ سی سی کا ہو یا اس سے کم زاید کا، اس تعریف میں خلل نہیں آتا، کھانا پینا بدیہی ہے، انجکشن کو کھانا پینا نہیں کہا جاتا، رگ کاٹ کر پانی عروق (رگوں) میں پہنچانے سے فائدہ حاصل ہوتا ہے یعنی رگوں کو تر اور سیراب کرنا، وہ فائدہ کو پورا نہ سہی لیکن کافی مقدار میں ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے، اس میں غوطہ لگانے، ایرکنڈیشن میں داخل ہونے، سبز وشاداب مقام پر پہنچ جانے سے بھی حاصل ہوتا ہے، سر اور بدن پر تیل کی مالش سے بھی تیل اندر پہنچتا ہے اور رگوں میں تراوٹ پیدا ہوتی ہے اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ شدت گرمی کی وجہ سے کپڑا بھگوکر حالت صوم میں سر پر لپیٹنا نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے، ظاہر ہے کہ اس کا مقصد بھی رگوں کو ٹھنڈا کرکے تشنگی کی بے چینی کو ختم کرنا تھا جو بظاہر روزہ کے مقصد کے خلاف ہے...... آج

سائنس کی ترقی کی وجہ سے اگر ڈاکٹر پر اعتماد کرتے ہوئے اس کا یقین کیا جاتا ہے کہ رگوں کے ذریعہ پانی جسم میں پہنچانے سے پینے کا مقصد حاصل ہوتا ہے اور خون رگوں میں پہنچانے سے کھانے کا مقصد حاصل ہوتا ہے اور بعض مریضوں پر تجربہ اس کا مؤید بھی ہے، تو آج سے چودہ سو سال پہلے صادق ومصدوق ﷺ نے خبر دی ہے کہ سبحان اللہ، الحمدللہ کھانے کا مقصد حاصل کرنے کیلئے مفید ہے، اور جاں نثار پیروی کرنے والوں کو اس کا تجربہ بھی ہے، یہ یقین واعتقاد بہت زیادہ قوی ہے، سائنس اور ڈاکٹروں کے یقین واعتماد سے کیا اس کو بھی مفسد صوم قرار دیا جائیگا۔ غیبت کو قرآن پاک نے اکل فرمایا ہے: ''أیحبّ أحدکم أن یاکل لحم أخیه الخ'' (سورۂ حجرات: ۱۲)۔

اور بعض کے متعلق تجربۃً قے کرا کے مشاہدہ کرانا بھی حدیث شریف میں مذکور ہے، کیا یہ بھی مفسد صوم ہے۔

بعض صورتیں ایسی بھی ہیں کہ وہاں مشاہدۃً اکل وشرب ہے مگر مقصد اکل وشرب اس پر کچھ بھی مرتب نہیں ہوتا پھر بھی وہ مفسد صوم ہے، مثلاً کسی نے ایک تل کھالیا اس سے بھوک کچھ بھی دفع نہیں ہوتی مگر روزہ فاسد ہوگیا، اور اگر بھول کر کھاپی لیا تو حقیقۃً اکل وشرب بھی پا گیا اور مقصد بھی پورا ہوگیا لیکن روزہ فاسد نہیں ہوا۔

بعض ایسی صورتیں بھی ہیں کہ جوف میں ایسی چیز داخل ہوگئی جو اکل وشرب کا فائدہ دینے کے بجائے وبال ومصیبت بن گئی مگر روزہ فاسد ہوگیا، سونے میں احتلام سے مقصد جماع حاصل ہوگیا مگر روزہ فاسد نہیں ہوا، محض دیکھ کر انزال ہوگیا روزہ فاسد نہیں ہوا۔ سفر میں عامۃً مشقت ہوتی ہے جس کی رعایت سے شریعت نے قصر نماز کا حکم دیا اور اجازت افطار دی، اور دوسرے بعض احکام میں بھی تخفیفاً سہولت اور رخصت دی، اور مسافت سفر تین یوم (تین منزل، تقریباً اڑتالیس (۴۸) میل) مقرر کی، لیکن اگر کوئی شخص تین دن کی مسافت تین گھنٹہ یا اس سے کم میں طے کرے اور بہت راحت کیساتھ کہ کسی قسم کی مشقت پیش نہ آئے تو کیا وہ نماز قصر نہیں

کرے گا، یا اس کو رخصت افطار سے محروم کردیا جائے گا، یا دوسرے احکام میں تخفیف کی سہولت و رخصت سے فائدہ نہیں حاصل کر سکے گا۔

اصل یہ ہے کہ قانون پرعمل کی صورت شرعاً تجویز کردی گئی ہے کہ اس طرح عمل کیا جائے اور اس پر حکم دیا جائے گا، اس کے خلاف اپنی دوسری صورت تجویز کر کے اپنے تجویز کردہ مقصد قانون کو پورا کیا گیا تو وہ شرعاً قانون پرعمل نہیں ہوگا، اور جوصورت حدود قانون کے اندر جائز ہے اسکومقصد قانون کے خلاف قرار دیکر حدود جواز سے خارج نہیں کیا جائے گا۔ سرکاری قانون ہے کہ لفافہ پر ۲۵ پیسے کا ٹکٹ لگایا جائے، اب اگر کوئی شخص ۲۵ پیسے کا ٹکٹ نہیں لگاتا ہے بلکہ ۲۵ پیسے لفافہ پر چپکا دیتا ہے اس تخیل سے کہ مقصد قانون یہ ہے کہ ۲۵ پیسے حکومت کے لئے خرچ کئے جائیں سو میں نے ۲۵ پیسے خرچ کردیئے، تو اس کا یہ عمل قانون پرعمل نہیں ہوگا بلکہ کہا جائے گا کہ اس نے قانون میں تحریف وترمیم کی ہے جس کا اس کو حق نہیں تھا (فتاوی محمودیہ ۱۴۵/۳)۔

۶- انسانی جسم میں پیچھے کے راستے سے جو چیز بھی اندر داخل کی جائے اگر وہ مقام حقنہ کے نیچے نیچے تک ہوتو روزہ فاسد نہیں ہوگا، بواسیر کے مسّے مقام حقنہ سے نیچے ہوتے ہیں اس لئے اندرونی مسّوں پر دوا لگانے سے روزہ برقرار رہے گا، البتہ حقنہ کے منہ تک دوا لگانا فساد صوم کا سبب ہے، کیونکہ اس صورت میں معدہ اسے اندر جذب کرسکتا ہے جو مفسد صوم ہے۔ دراصل اس مسئلہ کا دارومدار دوا کے معدہ میں پہنچ جانے کے یقین پر ہے، دوا خواہ خشک ہو یا تر، جامد ہو یا سیال، اگر اس کے معدہ میں پہنچ جانے کا ظن غالب ہو جائے جو یقین ہی کا ایک درجہ ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، صرف پہنچ جانے کے امکان پر فساد کا حکم نہیں لگایا جا سکتا مگر احتیاط بہتر ہے، اسی واسطے فقہاء نے استنجاء میں بھی مبالغہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

علامہ ابن نجیم تحریر فرماتے ہیں:

''حتی لو علم أن الرطب لم یصل لم یفسد ولو علم أن الیابس وصل

فسد صومه" (البحر الرائق ۲/۲۸۷)۔

اگر معلوم ہوجائے کہ گیلی دوا معدہ تک نہیں پہنچی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور اگر یہ علم ہوجائے کہ خشک دوا اندر پہنچ گئی تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

ایک سوال کہ: روزہ کی حالت میں دن میں عورت کو اپنی شرمگاہ میں ٹیوب لگانا جائز ہے یا نہیں؟ اور روزہ تو فاسد نہیں ہوگا جبکہ شرمگاہ میں زخم ہو،شرعاً کیا حکم ہے؟

اس کے جواب میں مفتی رشید احمد صاحب لکھتے ہیں:

اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ فرج داخل میں دوا پہنچنے سے ٹوٹ جائے گا، اوپر کے مستطیل سوراخ کے آخر میں گول سوراخ سے فرج داخل شروع ہوتا ہے (احسن الفتاوی ۴/۴۲۸)۔

عورت اپنی اندرونی شرمگاہ میں روئی بھر لے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

اور وجہ وہی ہے کہ اس صورت میں منفذ اصلی کے راستے رطوبت معدہ تک پہنچ جائیگی جو فساد صوم کا سبب ہے۔

رہا معاملہ آلات داخل کر کے تحقیق مرض کا تو ظاہر ہے کہ آلات چاہے قدرتی شگاف بدن، ناک، کان، حلق، شرمگاہ کسی بھی راستے سے داخل کئے جائیں ان کا استقرار داخل جسم یا جوف بدن میں نہیں ہوتا بلکہ محدود وقت کے بعد انہیں نکال لیا جاتا ہے اس لئے روزہ فاسد نہیں ہوگا، لیکن ان آلات پر پانی یا تیل لگا کر داخل بدن کیا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

علامہ ابن نجیم تحریر فرماتے ہیں:

"كذا لو أدخل إصبعه في إسته أو أدخلت المرأة في فرجها هو المختار -إلا إذا كانت الإصبع مبتلة بالماء أو الدهن فحينئذ يفسد لوصول الماء أو الدهن" (البحر الرائق ۲/۲۸۷)۔

جہاں تک امراض کی تحقیق کیلئے معدہ تک نلکی یا آلات داخل کرنے کا سوال ہے خواہ منہ کے راستہ سے داخل کیا جائے یا مقعد کے راستہ سے، اگر وہ خشک آلات ہیں تو روزہ فاسد نہیں

ہوگا، خواہ ان آلات کے ذریعہ اندر سے گوشت یا معدہ میں موجود کسی مادہ کو برائے تحقیق نکال لیا جائے روزہ پر کوئی مضر اثر نہیں پڑے گا، حدیث نبوی میں قے کے تعلق سے جو بات ارشاد فرمائی گئی ہے اس کے عموم سے اس صورت مسئلہ کا بھی حکم معلوم ہوسکتا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''الفطر مما دخل وليس مما خرج'' (رواہ ابویعلی الموصلی فی مسندہ، البحر الرائق ۴۸۶/۲)۔

(افطار (غذا، دوا) جیسی اندر داخل ہونے والی چیز سے ہوتا ہے، اندر سے باہر نکلنے والی چیز سے نہیں ہوتا)۔

اس سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ اندر داخل ہونے والی چیز جس کا منفعت جسم سے تعلق ہو یا نہ ہو، قلیل وکثیر ہر مقدار میں مفسد صوم ہے، البتہ اس میں ایک شرط اس کے جسم میں ٹھہر جانے کی بھی ہے۔ علامہ ابن نجیم نقل کرتے ہیں:

''**ولو شد الطعام بخيط وأرسله في حلقه وطرف الخيط في يده لايفسد الصوم إلا إذا انفصل**''۔

(اگر کسی شخص نے کھانا دھاگے میں باندھ کر حلق میں اتار دیا اور دھاگے کا ایک سرا اپنے ہاتھ میں رکھا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، لیکن دھاگہ ٹوٹ کر الگ ہوجائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا)۔

''**ولو أدخل خشبةً أو نحوها وطرفا منها بيده لم يفسد صومه**''۔

(اور اگر کسی نے مقعد میں لکڑی یا اسی جیسی چیز داخل کردی اور اس کا ایک سرا اپنے ہاتھ میں رکھا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا)۔

''**قال في البدائع وهذا يدل على أن استقرار الداخل في الجوف شرط لفساد الصوم**'' (البحر الرائق ۴۸۷/۲)۔

(علامہ کاسانی نے بدائع میں فرمایا کہ یہ (دونوں مسئلے) اس بات کی دلیل ہے کہ جوف بدن میں داخل ہونے والی چیز کا اندر ٹھہر جانا فساد صوم کیلئے شرط ہے)۔

اور آلات یا نلکی ڈالنے والی صورت میں چونکہ جوف بدن میں انکا استقرار نہیں ہوتا اس

لئے فساد صوم کی شرط بھی نہیں پائی گئی، بنا بریں روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ مسئلہ کی مذکورہ بالا دونوں جزئیات سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ ادخال اوپر کے راستے سے ہو یا نیچے کے راستے سے دونوں کا حکم ایک ہی ہے۔

۷- اس مسئلہ میں فقہاء نے مرد وعورت کے درمیان فرق کیا ہے، مرد کی اگلی شرمگاہ میں جامد یا سیال دوا نلکی کے ذریعہ مثانہ میں پہنچائی جانے والی دوا امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک مفسد صوم نہیں۔ دراصل ان حضرات کے نقطۂ نظر سے مرد کے عضو تناسل کی جڑ میں مثانہ ہوتا ہے جو معدے اور عضو مخصوص کے درمیان حائل رہتا ہے، اور پیشاب کی تھیلی سے پیشاب کا ترشح ہوتا ہے جو منفذ اصلی کے راستہ سے نہیں بلکہ مثانہ کے مسامات کے ذریعہ ہوا کرتا ہے، اس طرح اگر کوئی دوا نلکی کے ذریعہ یا براہ راست قدرتی سوراخ سے معدے میں نہیں پہنچتی بلکہ شگاف بدن کی راہ سے پہنچتی ہے اس لئے وہ مفسد صوم نہیں ہے۔

البتہ عورتوں کی اگلی شرمگاہ سے معدے تک منفذ اصلی موجود ہوتا ہے اس لئے فرج مرأۃ کے اندرونی حصے میں دوا لگانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

''إذا أقطر في إحليله لايفسد صومه عند أبي حنيفة ومحمد رحمهما الله، وفي الإقطار في إقبال النساء يفسد بلاخلاف وهوالصحيح'' (فتاویٰ ہندیہ ۱/۱۳۱)۔

(سوراخ ذکر میں کوئی دوا ڈالے تو امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا ......اور عورت کی شرمگاہ میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائیگا، اس میں کوئی اختلاف نہیں، اور یہی صحیح ہے)۔

☆☆☆

روزہ کوتوڑنے والی بعض جدید صورتیں

مولانا ریاض احمد قاسمی رحمانی ☆

۱- مذکورہ صورت میں وہ دوا مفسد صوم ہے، اور بدرجۂ مجبوری استعمال کی گئی ہو تو صرف قضا واجب ہے۔ فقہاء کے یہاں اس کی دو نظیریں ملتی ہیں:

پہلی نظیر:

"قال الحصكفي: ولو أكل مثل سمسمة من خارج، يقطع، ويكفر في الأصح، إلا إذا مضغ بحيث تلاشت في فمه؛ إلا أن يجد الطعم في حلقه كما مرّ، واستحسنه الكمال قائلا: وهو الأصل في كل قليل مضغه" (ردالمحتار ۳؍۳۹۴)۔

اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ اگر کوئی تل کے برابر دانہ منہ کے باہر سے لے کر کھائے، تو اس کی تین صورتیں ہوتی ہیں:

(الف) چبائے بغیر یا معمولی چبا کر نگل جائے، تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اور قضا وکفارہ دونوں واجب ہوں گے۔

(ب) اس کو منھ میں رکھ کر اتنا چبائے کہ وہ بالکل لعاب میں رل مل جائے، گویا لعاب ہی بن جائے اور حلق میں کسی قسم کا کوئی ذائقہ محسوس نہ ہو، تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

(ج) چبانے کے بعد وہ رل مل کے لعاب تو بن جائے، لیکن اس کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو، تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اور قضا وکفارہ دونوں واجب ہوں گے۔

☆ جامعہ رحمانی مونگیر۔

انطباق:

ہمارے یہاں ایک صاحب یہ دوا استعمال کرتے ہیں، ان سے تحقیق کرنے پر انھوں نے بتایا کہ دوا رفتہ رفتہ لعاب میں تحلیل ہوجاتی ہے اور اس کے اثر سے زبان پر ایک قسم کا ارتعاش اور سنسناہٹ محسوس ہونے کے ساتھ ساتھ حلق میں اس کی تلخی بھی محسوس ہوتی ہے، لہذا زیر بحث مسئلہ مذکورہ تینوں صورتوں میں سے تیسری صورت کے مشابہ ہے۔ پس اس پر قیاس کا تقاضہ یہ ہے کہ روزہ ٹوٹ جائے، اور عذر کی وجہ سے ایسا کیا ہو تو صرف قضا واجب ہو۔ خاص طور پر اس قیاس کی تائید علامہ الکمال کے اس قول سے ہوتی ہے: "وهو الاصل في كل قليل مضغه"۔

دوسری نظیر:

"قال في البدائع: وما وصل إلى الجوف، أو إلى الدماغ من المخارق الأصلية، كالأنف، والأذن، والدبر، بأن استعط، أو احتقن، أو أقطر في أذنه، فوصل إلى الجوف، أو إلى الدماغ، فسد صومه" (بدائع)۔

"وقال في الدر: وكره مضغ علك أبيض ممضوغ ملتئم، وإلا فيفطر۔ وقال ابن عابدين: قوله: أبيض الخ: قيده بذلك، لأن الأسود، وغير الممضوغ، وغير الملتئم، يصل منه شيء إلى الجوف۔ وأطلق محمد المسئلة، وحملها الكمال تبعاً للمتأخرين على ذلك للقطع بأنه معلل بعدم الوصول، فإن كان مما يصل عادة، حكم بالفساد لأنه كالمتيقن" (ردالمحتار ۳؍۳۹۵، ۳۹۶)۔

بدائع کی عبارت سے معلوم ہوا کہ جو چیز فطری منفذ کے ذریعے جوفِ دماغ، یا جوفِ بطن تک بالقصد پہنچائی جائے اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور شامی کی عبارت سے پتہ چلا کہ جوفِ دماغ یا جوفِ بطن تک پہنچنے کی تحقیق اور قطعی یقین کوئی ضروری نہیں، بلکہ اگر وہ چیز ایسی ہو جو عادۃً اندر تک پہنچ جاتی ہے، تو اس سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا، چاہے بظاہر اندر اترتے وقت

محسوس نہ ہو — اسی وجہ سے امارتِ شرعیہ کے مفتیان کرام تمباکو اور گُل استعمال کرنے کو مفسدِ صوم قرار دیتے ہیں (فتاویٰ امارت شرعیہ ۳/ ۱۷۷)۔

انطباق:

زیر بحث مسئلے میں بھی اگر چہ وہ دوا اندر اترتی ہوئی بظاہر محسوس نہیں ہوتی، لیکن فطری منفذ یعنی منھ کے ذریعے عادۃً اس کا کچھ نہ کچھ حصہ اندر پہنچ ہی جاتا ہے، جس کا ذائقہ حلق میں محسوس ہوتا ہے اور جس سے دل کی کیفیت معمول پر آ جاتی ہے، اس لیے جس طرح تمباکو گُل وغیرہ مفسدِ صوم ہے اسی طرح یہ دوا بھی مفسدِ صوم ہے۔

بعض شبہات کی تردید:

کتب فقہ میں دو جزیے اور ملتے ہیں، جن پر قیاس کا شبہ ہوسکتا ہے، لیکن یہ درست نہیں۔

پہلا جزئیہ:

"قال الحصكفي: أو ادهن، أو اكتحل، أو احتجم، وإن وجد طعمه في حلقه. قال الشامي: وكذا لو بزق، فوجد لونه في الأصح. بحر. وقال في النهر: لأن الموجود في حلقه أثر داخل من المسام الذي هو خلل البدن، والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ" (ردالمحتار ۳/ ۳۶۷)۔

یعنی جس طرح مذکورہ جزیے میں حلق کے اندر اثر محسوس ہونے کے باوجود تیل یا سرمہ مفسدِ صوم نہیں اسی طرح زیر بحث مسئلے میں بھی حلق کے اندر اثر محسوس ہونے کے باوجود یہ دوا مفسد صوم نہیں، کیونکہ دونوں صورتوں میں اثر مسامات کے ذریعے حلق تک پہنچتا ہے، براہِ راست فطری منفذ کے ذریعے نہیں۔

لیکن یہ شبہ اس لیے درست نہیں کہ مذکوہ جزیئے میں سرمہ یا تیل آنکھ یا سر میں استعمال

کیا جاتا ہے، جو اشیاء کے اندر تک پہنچنے کا فطری منفذ نہیں ہے، اس لیے وہاں سے جو اثر حلق میں جائے گا وہ فطری منفذ سے جانے والا نہیں کہلائے گا، جب کہ زیر بحث مسئلے میں وہ دوا منھ کے اندر زبان کے نیچے رکھی جاتی ہے، جو اشیاء کے اندر تک پہنچنے کا فطری منفذ ہے، اس لیے وہاں سے جو اثر حلق میں جائے گا وہ فطری منفذ کے ذریعے پہنچنے والا کہلائے گا، اگر چہ لعاب میں رل مل جانے کی وجہ سے دوا کا کوئی جز باضابطہ داخل ہوتا ہوا محسوس نہ ہو۔

دوسرا جزئیہ:

"قال ابن عابدین: قوله ومص إهليلج ای بأن مضغها، فدخل البصاق فی حلقه، ولا یدخل من عینها فی جوفه، لا یفسد صومه کما فی التاترخانیة وغیرها" (ردالمحتار ۳/۳۶۷)۔

یعنی جس طرح اہلیلج (ہڑ ہ) چوسنے کے بعد لعاب حلق میں داخل ہو جائے اور خود اہلیلج کا کوئی حصہ اندر نہ جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، اسی طرح یہ دوا منھ میں رکھنے کے بعد جب تک خود اس کا کوئی حصہ اندر نہ جائے اور لعاب وغیرہ بھی نہ نگلے اس وقت تک روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

لیکن یہ شبہ اس لیے درست نہیں کہ ''اہلیلج'' ایک ٹھوس دانہ ہوتا ہے، جسے ہندی میں ''ہڑ ہ'' کہتے ہیں، یہ دانہ چبانے کے بعد ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے، لیکن مذکورہ دوا کی طرح لعاب میں مل کر لعاب نہیں بن جاتا کہ لعاب کے ساتھ غیر محسوس طریقے پر اندر داخل ہو جائے، اس لیے شرط لگائی گئی کہ اگر خود ''اہلیلج'' کا کوئی ذرہ اندر پہنچ جائے تو روزہ ٹوٹے گا، ورنہ نہیں جبکہ مذکورہ دوا تھوڑی دیر کے بعد لعاب بن جاتی ہے، جو عادۃً اندر تک پہنچ ہی جاتی ہے، اس لیے محسوس طریقے پر اس کے کسی جز کا اندر داخل ہونا ضروری نہیں، بلکہ روزہ ٹوٹنے کے لیے صرف حلق میں اس کے ذائقے کا احساس کافی ہے۔ اس لیے ٹھوس چیز پر اس سیال چیز کا قیاس درست نہیں ہے۔

۲- روزہ کی حالت میں مذکورہ طریقے پر انہیلر کا استعمال درست نہیں ہے، اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ کتب فقہ میں اس کی واضح نظیر موجود ہے:

قال الحصكفي: ومفاده أنه لو أدخل حلقه الدخان، أفطر، اى دخان كان، ولو عودا أو عنبرا، لو ذاكرا، لإمكان التحرز عنه..... ولا يتوهم أنه كشم الورد ومائه، والمسک، لوضوح الفرق بين هواء تطيّب بريح المسک، وشبهه، وبين جوهر دخان وصل إلى جوفه بفعله. وبه علم حكم شرب الدخان" (ردالمحتار ۳/۳۶۶)۔

عبارت کا حاصل یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی اپنے حلق میں بالقصد دھواں داخل کر لے، تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا، یہی وجہ ہے کہ اگر کسی نے روزہ یاد ہونے کی حالت میں بھاپ لیا اور اسے سونگھا، تو اس کا روزہ بھی ٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ دھواں یا بھاپ ایک مستقل وجود ہے اور مستقل وجود رکھنے والی کوئی چیز جب اندر داخل ہوجائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی آدمی روزے کی حالت میں گلاب سونگھے، یا عطریات استعمال کرے، تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ اس صورت میں اگر چہ گلاب کی خوشبو اور عطر کی مہک ہوا کے ساتھ اس کے حلق میں داخل ہوجاتی ہے، پس کسی مستقل چیز کا اندر داخل ہونا نہیں پایا گیا اس لیے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

انطباق:

جس طرح مذکورہ مسئلے میں دھواں یا بھاپ حلق میں داخل ہونے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ حلق سے نیچے اترنے کے بعد عادۃً اس کا جوف تک پہنچنا ظاہر ہے۔ اسی طرح اُنہیلر استعمال کرنے سے ہوا کے ساتھ دوا معمولی مقدار میں سہی، حلق کے راستے پھیپھڑے تک پہنچ جاتی ہے، اس کے بعد عادۃً جوف تک پہنچنا ظاہر ہے، کیونکہ وہ دوا جوف کے فطری منفذ میں داخل ہوچکی ہے، اور حلق سے اترنے کے بعد پھیپھڑے تک ہی محدود رہے کوئی ضروری نہیں ہے، اس لیے حکم کا مدار ظاہر ہی پر رکھا جائے گا اور روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اس طرح کے مسائل میں حکم کا مدار ظاہر ہی پر رکھا جاتا ہے۔

اُنہیلر کی نظیر حقہ ہے، لہذا جو حقے کا حکم ہوگا وہی اُنہیلر کا بھی ہوگا۔ حقے کے بارے

میں علامہ عبدالحی صاحبؒ نے ''رسائل الارکان'' سے ایک جزئیہ نقل کیا ہے:

''**لو أدخل الدخان—کما یعتاده الیوم أکثر الناس—فینبغی أن یفسد به الصوم، خصوصاً دخان التنباک، لأنه یورث الفرح، ویحصل التسکین للمعتادین**'' (مجموعۃ الفتاویٰ ۱/ ۳۸۰)۔

ایک شبہ کا ازالہ:

کتب فقہ میں اس طرح کا ایک جزئیہ اور ملتا ہے، جس پر اس مسئلے کے قیاس کا شبہ ہوسکتا ہے، لیکن یہ درست نہیں۔ فقہ کا وہ جزئیہ یہ ہے کہ: روزہ توڑنے والی چیزوں کو شمار کرتے ہوئے علامہ حصکفیؒ نے ''**کطعم أدویة**'' ذکر فرمایا ہے۔ علامہ شامیؒ اس کی تشریح فرماتے ہیں:

''**قوله کطعم أدویة ای لو دق دواءً فوجد طعمه فی حلقه۔ زیلعی وغیره، وفی القهستانی: طعم الأدویة، وریح العطر، إذا وجد فی حلقه، لم یفطر، کما فی المحیط**'' (ردالمحتار ۳/ ۳۶۷)۔

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی آدمی دوا کوٹے اور اس کے دوران اس کے حلق میں دوا کا ذائقہ محسوس ہو تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا، اسی طرح انہیلر کو سمجھا جائے کہ اس کے ذریعے دوا کی بہت معمولی مقدار حلق کے اندر داخل ہو تو اس سے بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

لیکن یہ شبہ اس لیے درست نہیں کہ دوا کوٹنے کے دوران دوا کے ذرات کے ساتھ جو ہوا اس کے حلق میں داخل ہوئی، اس کو اس نے بالقصد اندر داخل نہیں کیا، بلکہ وہ خود بخود اندر داخل ہوئی، جس سے بچنا دوا کوٹنے والے کے لیے ممکن نہیں۔ اس لیے یہ صورت دخولِ غبار ودخان کے مشابہ ہے، جس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، جبکہ انہیلر کا استعمال اس نے اپنے فائدے کے لیے اپنے قصد واختیار سے کیا ہے، اس لیے وہ ادخالِ دخان کے مشابہ ہے جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

۳- سوال میں مذکور بھاپ لینے کی دونوں صورتیں روزہ کی حالت میں درست نہیں، ان سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ کتبِ فقہ میں اس طرح کا تقریباً صریح جزئیہ موجود ہے۔

"قال الشامیؒ: حتی لو تبخر ببخور، فآواہ إلی نفسه، واشتمّه ذاکرا لصومه، أفطر، لإمکان التحرز عنه. وھذا مما یغفل عنه کثیر من الناس" (ردالمحتار ۳۶۶/۳)۔

روزہ ٹوٹنے کی علت یہاں بھی وہی ہے کہ فطری منفذ کے ذریعے خارجی چیز جوف تک پہنچائی گئی، جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، چاہے اس کے لیے جو بھی طریقہ اختیار کیا جائے ــــ براہِ راست بھاپ لی جائے، یا مشین کے ذریعے لی جائے ــــ ہر صورت میں علت متحقق ہوگی اور روزہ ٹوٹے گا۔

اہم ملاحظہ:

واضح رہے کہ جواب نمبر ۲ میں "کطعم أدویة" والے جزئیے سے جو شبہ ہوا تھا وہ یہاں بھی ہوگا، لیکن عرض کیا جاچکا ہے کہ: چونکہ اس صورت میں بلا قصد واختیار دخول ہوتا ہے، اس لیے بالقصد ادخال والی صورتوں کو اس پر قیاس نہیں کرنا چاہیے۔ اس فرق کی وضاحت حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانیؒ کے ایک فتوی سے اچھی طرح ہوتی ہے؛ اس لیے ذیل میں ان کا فتوی مع استفتاء نقل کیا جاتا ہے:

الاستفتاء: حالتِ روزہ میں قرآن مجید پڑھتے وقت پاس ہی عود اور اگربتی جلائی جائے اور اس سے دھواں حلق میں جائے تو روزہ فاسد ہوگا یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ ہاں اگربتی کو پاس رکھ کر اس کے دھویں کو سونگھا جائے اور حلق میں داخل کیا جائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔ پھر مولاناؒ نے شامی کی مذکورہ بالا عبارت نقل کی ہے۔

اس سے دو اہم باتیں معلوم ہوئیں: ایک تو ظاہر ہے کہ دھواں کے دخول اور ادخال میں فرق ہے۔ دوسری یہ کہ قصد واختیار کا تعلق براہِ راست اس عمل سے ہے جو مفسدِ صوم ہے، نہ کہ اس کے مقدمات سے؛ جیسا کہ اگربتی کا دھواں حلق میں داخل کرنا یہ مفسد ہے، اور اگربتی جلانا

اس کا مقصد ہے، تو روزہ اس وقت ٹوٹے گا جب دھواں کو بالقصد حلق میں داخل کرے، یا سونگھے؛ لیکن اگر بتی تو بالقصد جلائے، مگر اس کا دھواں بالقصد داخل نہ کرے، بلکہ از خود داخل ہوجائے تو یہ ادخال بالواسطہ نہیں سمجھا جائے گا اور اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ اسی طرح بالقصد دوا کوٹے اور از خود اس کے ذرات ہوا کے ساتھ حلق میں داخل ہوں، تو یہ بالقصد ادخال نہیں سمجھا جائے گا اور روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

۴- سوال میں انجکشن کی دو قسموں کا حکم دریافت کیا گیا ہے: ایک یہ کہ انجکشن کے ذریعے دوا کی ضرورت پوری کی جائے تو کیا حکم ہے؟ دوسرے یہ کہ انجکشن کے ذریعے غذا کی ضرورت پوری کی جائے تو کیا حکم ہے؟

پھر ہر قسم کی دو دو صورتیں ہیں: (الف) دوا یا غذا براہ راست جوف میں پہنچائی جائے، اگرچہ یہ نادر ہے۔ (ب) دوا یا غذا رگوں یا گودوں میں پہنچائی جائے، جیسا کہ رائج ہے۔ ذیل میں ہر ایک کی تفصیل پیش کی جارہی ہے:

(الف) انجکشن کے ذریعے دوا سیدھے جوف میں پہنچائی جائے، جیسا کہ ماضی قریب میں کتے کا انجکشن براہ راست معدے کے اندر ہی دیا جاتا تھا— تو اس صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا (حاشیہ جواہر الفقہ از محمد رفیع عثمانی عن المفتی محمد شفیع صاحبؒ)۔

"قال الحصكفي: أو داوى جائفة، أو آمة، فوصل الدواء حقيقة إلى جوفه، ودماغه" (رد المحتار ۳/۳۷۶)۔

"وقال الكاساني: وأما ما وصل إلى الجوف، أو إلى الدماغ عن غير المخارق الأصلية، بأن داوى الجائفة، أو الآمة، فإن داواها بدواء يابس لا يفسد، لانه لم يصل إلى الجوف، ولا إلى الدماغ، ولو علم أنه وصل يفسد في قول أبي حنيفة" (بدائع ۲/۲۴۳)۔

ان عبارات سے اصولی طور پر دو باتیں معلوم ہوئیں: ایک یہ کہ روزہ ٹوٹنے کا مدار

ادخال من المنفذ پر ہے۔ دوسری یہ کہ منفذ سے وہ راستہ مراد ہے جو بلاواسطۂ عروق براہِ راست جوف سے ملتا ہو، چاہے وہ اصلی اور فطری ہو۔ جیسے منھ، ناک، کان، پچھلا راستہ یا عورت کا اگلا راستہ، یا عارضی اور غیر فطری ہو — جیسے آمہ اور جائفہ — کیونکہ یہ بھی امام صاحب کے نزدیک منفذ ہیں، جیسا کہ اوپر گزرا۔

انطباق: جس طرح ''آمہ اور جائفہ'' کو امام صاحب منفذ مانتے ہیں اور ان کے ذریعے جوف تک پہنچنے والی دوا کو مفسدِ صوم قرار دیتے ہیں (حالانکہ ان میں ایک گونہ تردد بھی ہے کہ زخم کا منھ کبھی کھلتا اور کبھی بند ہوجاتا ہے)، اسی طرح اگر انجکشن کو براہِ راست جوف تک پہنچا دیا جائے تو بلاشبہ وہ بھی ایک منفذ بن جائے گا، اب اس کے ذریعے جو دوا جوف تک پہنچائی جائے گی وہ بدرجۂ اولی مفسدِ صوم ہوگی — یہ الگ بات ہے کہ انجکشن کا یہ طریقہ عام طور پر رائج نہیں ہے۔

(ب) انجکشن کے ذریعے دوا رگوں یا گودوں میں پہنچائی جائے، جیسا کہ عام طور پر رائج ہے، تو اس صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ اس صورت کی نظیر کتب فقہ کی مندرجہ ذیل جزئیات ہیں:

''قال الحصكفي: أو ادهن، أو اكتحل، أو احتجم، وإن وجد طعمه في حلقه. وقال الشامي: قوله وإن وجد طعمه في حلقه اى طعم الكحل أو الدهن، ...... وقال في النهر: لأن الموجود في حلقه أثر داخل من المسام الذى هو خلل البدن، والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ، للاتفاق على أن من اغتسل في ماء، فوجد برده في باطنه أنه لايفطر'' (ردالمحتار ۳؍۳۶۷)۔

''وقال الحصكفي: أو أقطر في إحليله ماءً ا ودهناً، وإن وصل إلى المثانة على المذهب. وقال الشامي: قوله على المذهب اى قول أبي حنيفة، ومحمد معه في الأظهر، وقال أبو يوسف: يفطر، والاختلاف مبني على أنه هل

بين المثانة والجوف منفذ، أم لا؟ وهو ليس باختلاف على التحقيق''
(ردالمحتار ۳؍ ۳۷۲)۔

ان عبارات سے دو باتیں معلوم ہوئیں: پہلی عبارت سے معلوم ہوا کہ مسامات یا عروق کے ذریعے جو چیز اندر داخل ہو وہ مفسدِ صوم نہیں ہے۔ دوسری عبارت سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی چیز منفذ کے ذریعے جسم میں داخل ہو، لیکن جوف تک پہنچنے سے پہلے ہی وہ منفذ ختم ہو جائے تو وہ مفسدِ صوم نہیں ہے۔

انطباق:

زیر بحث مسئلے میں انجکشن جسم کے ایک حصے میں داخل ہوتا ہے، لیکن وہ جوف تک نہیں پہنچتا، جیسا کہ احلیل کا منفذ جوف تک نہیں پہنچتا، البتہ انجکشن کی دوا کا اثر مسامات اور عروق کے ذریعے جوف تک پہنچ جاتا ہے، جیسا کہ سرمے اور تیل کا اثر مسامات کے ذریعے حلق تک پہنچتا ہے، پس جس طرح سرمے اور تیل کا اثر مفسدِ صوم نہیں ہے، اسی طرح مسامات اور عروق کے ذریعے جوف تک پہنچنے والا دوا کا اثر بھی مفسدِ صوم نہیں ہے، لہٰذا مذکورہ طریقے پر انجکشن لینے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

ج- انجکشن کے ذریعے غذا کی ضرورت پوی کرنے کے لیے براہ راست جوف تک کوئی چیز پہنچائی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، جیسا کہ دوا والی صورت میں تفصیل کے ساتھ گزرا۔ یہاں اس کے اعادے کی ضرورت نہیں۔

د- انجکشن کے ذریعے غذا کی ضرورت پوری کرنے کے لیے رگوں یا گودوں میں انجکشن لیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، لیکن بلاضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔

تمام صورتوں کا خلاصہ یہ ہوا کہ براہِ راست جوف میں انجکشن لینا مفسدِ صوم ہے، چاہے وہ دوا کی ضرورت پوری کرے یا غذا کی؛ لیکن رگوں، پٹھوں یا گودوں میں انجکشن لیا تو مفسدِ صوم نہیں ہوگا، چاہے وہ دوا کی ضرورت پوری کرے یا غذا کی۔ گویا دوا اور غذا کی ضرورت پوری

کرنے والے انجکشنوں میں حکماً فرق نہیں ہے (مزید تفصیل کے لئے دیکھئے: الفقہ الاسلامی وأدلتہ ۲/ ۶۵۳، ردالمحتار ۳/ ۳۶۷، بدائع ۲/ ۲۴۳)۔

۵- سوال نمبر ۴ کے جواب میں سوال کے دوسرے جز میں جو تفصیلات پیش کی گئی ہیں ان کی روشنی میں گلوکوز چڑھانے کا بھی وہی حکم ہوگا جو غذائی ضرورت پوری کرنے والے انجکشن کا ہے، یعنی اگر بالفرض گلوکوز کسی پائپ وغیرہ کے ذریعے معدے تک براہِ راست پہنچایا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا — کیونکہ منفذ کے ذریعہ براہِ راست جوف تک پہنچنا پایا گیا جو معنیٔ اکل وشرب ہے۔ لیکن اگر رگوں یا مسامات کے ذریعہ معدے تک پہنچا جس سے غذا کی مطلوبہ قوت فراہم ہوگئی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ اکل وشرب نہ صورۃً پایا گیا نہ معنیٔ پایا گیا۔ البتہ بلاعذر ایسا کرنا مکروہ ہوگا۔

گلوکوز کے بارے میں مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے جواہر الفقہ (۱۵۶/۵) میں اس حکم کی صراحت کی ہے اور مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا حسین احمد مدنی، مولانا اعجاز علی اور مولانا اصغر حسین صاحب — رحمہم اللہ — جیسے جلیل القدر علماء نے اس کی تصدیق کی ہے۔

۶- اس سوال میں مسئلہ کی تین صورتوں کا حکم دریافت کیا گیا ہے، ذیل میں ہر صورت کا مفصل حکم الگ الگ ذکر کیا جاتا ہے:

پہلی صورت کا حکم:

سیال یا غیر سیال دوائیں جب پیچھے کے راستے سے اتنی اندر پہنچادی جائیں جہاں سے وہ باہر آنے کے بجائے ازخود اندر چلی جائیں تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، کیونکہ اب ظاہر یہی ہے کہ وہ جوف معدہ تک پہنچ جائے گی، اور جب جوف تک کسی چیز کا پہنچنا ظاہر ہو تو اس کے اندر داخل ہونے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، کتب فقہ میں اس کی صراحت موجود ہے (تفصیل کے لئے دیکھئے: درمختار مع شامی ۳/ ۳۶۹، ۳۷۶)۔

دوسری صورت کا حکم:

بواسیر کے مرض میں اندرونی مسوں پر مرہم لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ بواسیری مسے اس جگہ پر نہیں ہوتے جہاں سے دوا خود بخود اندر پہنچ جائے، جسے فقہاء ''موضع حقنہ'' سے تعبیر کرتے ہیں؛ بلکہ اس سے نیچے ابتداء راستہ میں ہوتے ہیں، اس لیے ان پر دوا لگانے سے جوف تک پہنچنا ظاہر نہیں ہے، اس لیے روزہ نہیں ٹوٹے گا؛ البتہ اس کا ایک گونہ احتمال ضرور ہے، اس لیے ''تعریض صوم للفساد'' کے پیش نظر ایسا کرنا مکروہ ہوگا (دیکھئے: ردالمحتار ۳/۳۶۹، امداد الاحکام ۳/۱۲۹، فتح القدیر ۲/۳۴۵)۔

تیسری صورت کا حکم:

امراضِ معدہ کی تحقیق کے لیے جو آلات اندر داخل کیے جاتے ہیں ان سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ جب صاحبِ واقعہ سے تحقیق کرنے پر پتہ چلا کہ ان آلات کے ظاہر پر تو کوئی دوا نہیں ہوتی، لیکن راستے کو نرم اور سہل الدخول بنانے کے لیے ایک مرہم قسم کی دوا کچھ اندر تک لگائی جاتی ہے، جو بذاتِ خود تو راسِ حقنہ کی جگہ تک نہیں پہنچتی لیکن جب وہ آلہ داخل کیا جاتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے اجزاء بھی جوف کے اندر پہنچ جاتے ہیں، اس لیے مذکورہ صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا (دیکھئے: درمختار مع شامی ۳/۳۶۹، ۳۷۶)۔

ایک شبہ کا ازالہ:

''قال الحصكفي: أو أدخل عوداً ونحوه في مقعدته، وطرفه خارج، وإن غيّبه فسد''۔

اس عبارت کی روشنی میں اگر شبہ ہو کہ جس طرح مذکورہ مسئلے میں لکڑی کا ایک سرا باہر رہتا ہے، اسی طرح مذکورہ آلات کو داخل کرنے کے بعد بھی اس کا ایک سرا باہر رہتا ہے، اس لیے روزہ نہیں ٹوٹنا چاہئے۔ تو یہ شبہ درست نہیں ہے، اس لیے کہ یہ حکم اس وقت ہے جب داخل کیے جانے والے آلے پر کوئی خارجی تری نہ ہو، لیکن اگر خارجی تری ہو تو اس تری کے جوف تک پہنچنے

کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ چنانچہ خود علامہ حصکفی نے مذکوہ مسئلہ بیان کرنے کے بعد فرمایا:

''أو أدخل إصبعه اليابسة فيه، اي في دبره، أو فرجها ولو مبتلّة فسد.
وقال الشامي: اى لبقاء شيء من البلّة في الداخل '' (ردالمحتار ۳/۳۶۹)۔

۷- اس سوال کے جواب میں مرد وعورت کا حکم الگ الگ ہے، اس لیے دونوں کی تفصیل الگ الگ کی جارہی ہے۔

مذکورہ مسئلے میں مرد کا حکم:

آلۂ تناسل کے راستے مثانے تک چاہے نلکی پہنچائی جائے یا دوا پہنچائی جائے، بہر حال روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ مثانہ اور جوف کے درمیان کوئی منفذ نہیں ہے، بلکہ مسامات ہیں جن کے ذریعے پیشاب مثانہ میں جمع ہوتا ہے (جیسا کہ سر دست جانوروں میں اس کا مشاہدہ احقر نے کیا)، لہذا اگر کوئی چیز مثانے تک چلی جائے، تب بھی آگے منفذ نہ ہونے کی وجہ سے جوف تک بذریعۂ منفذ پہنچنا متحقق نہیں ہوسکتا، اس لیے مذکورہ صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

صاحبین کے نزدیک مثانہ اور جوف کے درمیان منفذ ہے، اور علامہ کاسانیؒ نے اسی کو ظاہر قرار دیا ہے، اس لیے مذکورہ صورت میں روزہ ٹوٹ جانا چاہئے؛ لیکن علامہ کاسانی کی عبارت ''وهو كيفية خروج البول من الإحليل'' (بدائع ۲/۲۴۳) سے پتہ چلتا ہے کہ علامہ جوف اور مثانہ کے درمیان منفذ کی تحقیق نہیں فرما رہے ہیں۔ بلکہ وہ ایک دوسری بات کی طرف چلے گئے ہیں، احلیل سے پیشاب کا خروج کس طرح ہوتا ہے؟ ترشح کے طریقے پر، یا خروج من المنفذ کے طریقے پر؟ ظاہر ہے علامہ کے ذہن میں جب یہ نقطہ ہے، تو ترجیح اسی بات کی ہونی چاہئے، جسے علامہ نے ظاہر قرار دیا ہے کہ ''خروجِ بول من الاحلیل'' ترشح کے طریقے پر نہیں، بلکہ خروج من المنفذ کے طریقے پر ہوتا ہے، جیسا کہ مشاہدہ ہے؛ لیکن یہ بات آچکی ہے کہ مسئلہ کا مدار اس کی تحقیق پر نہیں بلکہ جوف اور مثانہ کے درمیان منفذ کی تحقیق پر ہے، اور اس کے بارے میں علامہ شامی کا قول ہے کہ: ''الأظهر أنه لا منفذ له، كذا يقول الأطباء''

(ردالمحتار ۳؍ ۳۷۲) اسلافِ عظام نے بھی امام ابوحنیفہؒ کے قول کو ہی اختیار فرمایا ہے۔

مذکورہ مسئلے میں عورت کا حکم:

عورت کا مخرجِ بول الگ اور فرجِ داخل الگ ہے اور دونوں کا حکم بھی الگ الگ ہے، اس لیے دونوں کی تفصیل ترتیب وار پیش کی جارہی ہے:

(الف) عورت کے ''مخرج بول'' کے راستے مثانے تک نلکی یا دوا پہنچائی جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا؛ کیونکہ جس طرح مرد کے مثانے اور جوف کے درمیان کوئی منفذ نہیں، اسی طرح عورت کے مثانہ اور جوف کے درمیان بھی کوئی منفذ نہیں، لہذا احلیلِ ذکر کا حکم گزرا، ''مخرج بول مرأۃ'' کا بھی وہی حکم ہوگا۔ اور یہ بات چونکہ ظاہر ہے اس لیے فقہاء نے اس کی صراحت نہیں کی، لیکن خروج کے ساتھ ''داخل'' کی قید لگانے سے اس جانب اشارہ ہوجاتا ہے، چنانچہ احلیلِ ذکر اور فرجِ مرأۃ کے درمیان فرق بیان کرتے ہوئے علامہ شامی فرماتے ہیں:

''قلتُ والأقرب التخلص بأن الدبر والفرج الداخل من الجوف إذ لاحاجز بينهما وبينه، فهو في حكمه'' (ردالمحتار ۳؍ ۳۷۲)۔

ایک شبہ کا ازالہ:

''قال في البدائع: وأما الإقطار في قبل المرأة، فقد قال مشائخنا: إنه يفسد صومها. بالإجماع، لأن لمثانتها منفذاً'' (بدائع ۲؍ ۲۴۴)۔

یہاں بھی علامہ نے ''قبلِ مرأۃ'' اور ''مخرج بول مرأۃ'' کے درمیان فرق نہیں کیا اور عورت کے مثانہ کے لیے منفذ کو ثابت نہیں کیا، حالانکہ مثانہ اور جوف کے درمیان کوئی منفذ نہیں، نہ مردوں میں نہ عورتوں میں؛ البتہ عورت کے قُبل اور جوف کے درمیان منفذ ہے، اس لیے علامہؒ کو ''لأن لمثانتها منفذاً'' کے بجائے، ''لأن لقبلها منفذاً'' کہنا چاہئے۔

(ب) عورت کے فرجِ داخل میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا، چاہے وہ دوا سیال ہو یا جامد۔

"قال الحصكفي: و أما في قبلها، فمفسد إجماعاً، لأنه كالحقنة. وقال الشامي: ولا مخلص إلا بإثبات أن المُدخل فيها —اي الدبر، والفرج الداخل—تجذبه الطبيعة، فلا يعود إلا مع الخارج المعتاد، وتمامه في الفتح. قلتُ: والأقرب التخلص بأن الدبر والفرج الداخل من الجوف، إذ لاحاجز بينهما وبينه، فهما في حكمه اي حكم الجوف" (ردالمحتار ۳/۳۷۲)۔

(ج) کسی مرض کی تحقیق کے لیے کوئی آلہ عورت کے رحم تک پہنچایا جائے تو اس کی تین صورتیں ہوسکتی ہیں:

۱-آلہ پر کسی قسم کی دوا لگائی گئی ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا، جیسا کہ اوپر گزرا۔

۲-آلہ پر کوئی دوا نہ لگائی گئی ہو، لیکن پورے آلے کو اس طرح اندر غائب کردیا گیا ہو کہ اس کا کوئی حصہ فرجِ خارج میں باقی نہ ہو، تو اس سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔

"قال الحصكفي: ولو أدخلت قطنة إن غابت فسد" (۳/۳۶۹)۔

۳-آلے پر نہ کوئی دوا لگائی گئی ہو، نہ پورے آلے کو اندر غائب کیا گیا ہو، بلکہ اس کا ایک سرا فرجِ خارج میں موجود ہو، یا باہر ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

"قال الحصكفي: وإن بقي طرفها في فرجها الخارج لا، اى لايفسد" (ردالمحتار ۳/۳۶۹)۔

نوٹ: واضح رہے کہ پچھلے راستے میں آلہ داخل کرنے میں بھی یہی تفصیلات ہیں، مگر وہاں صرف ایک ہی صورت اس لیے بتائی گئی کہ وہ معلوم اور متحقق ہے، لیکن رحم تک آلہ داخل کرنے کی صورتیں معلوم نہیں، اس لیے ممکنہ تمام صورتوں کا حکم ذکر کردیا گیا، واللہ اعلم۔

☆☆☆

مفطرات صوم کی نئی صورتیں

مفتی عبدالرحیم قاسمی ☆

۱ - امراض قلب کی دوا:

امراض قلب کی دوا کو زبان کے نیچے دبا کر رکھا جائے، اس دوا کو یا لعاب میں ملنے والے اس کے اجزاء کو نگلنے سے بچا جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، شوہر یا مالک کے بداخلاق ہونے اور تجارت میں نقصان و دھوکہ کے اندیشے کو عذر مان کر چکھنے اور چبانے کو بلا کراہت جائز کہا گیا ہے۔

"قال الحصکفی و کرہ له ذوق شئ کذا مضغه بلا عذر ککون زوجها أوسیدها سئ الخلق فذاقت وفی کراهة الذوق عند الشراء قولان: ووفق فی النهر بأنه إن وجد بدا ولم یخف غبنا کرہ وإلا لا" (درمختار علی ہامش الشامی ۲/ ۱۱۲)۔

دل کے مریض کے لئے دوا زبان کے نیچے نہ دبانے کی حالت میں جان کا خطرہ ہے، یہ چیز شوہر کے ظلم و زیادتی اور تجارت کے نقصان کے اندیشے سے زیادہ خطرناک ہے، لہذا دل کے مریض کے لئے اس دوا کے استعمال میں کراہت نہیں ہوگی۔

"قال الشامی: ومن العذر فی الثانی أن لا تجد من یمضغ لصبیها من حائض ونفساء أو غیرهما ممن لا یصوم ولم تجد طبیخا" (یہ بھی عذر ہے کہ حائضہ، نفساء اور بے روزہ کوئی نہ ملے جو بچے کو کھانا چبا کر دے سکے اور کوئی ایسی پکی ہوئی چیز بھی نہ ہو تو

☆ مدرسہ خیر العلوم نور محل بھوپال۔

روزہ دار عورت کھانا چبا کر اپنے بچے کے منھ میں دے سکتی ہے، اس میں کراہت نہیں ہوگی) (شامی ۲/۱۱۲)۔

قابل غور بات یہ بھی ہے کہ ایک افطار صوری ہوتا ہے اور ایک افطار معنوی ہوتا ہے، کسی چیز کو نگلنا افطار صوری ہے اور بدن کے لئے مصلح ہونا افطار معنوی ہے۔

''ففی الأکل الفطر صورة هو الابتلاع والمعنی کونه مما یصلح به البدن من غذاء أو دواء'' (شامی ۲/۱۰۸)۔

کھانے میں صورتاً افطار نگلنے سے ہوگا اور معنوی افطار بدن کے لئے اس غذا یا دوا کا مصلح ہونا ہے، لیکن اس دوا کو یا لعاب میں ملے ہوئے اس کے اجزاء کو نگلنا نہیں پایا گیا تو یہ دوا رگوں کے ذریعہ بدن میں پہنچ کر مصلح ہوگی، اور رگوں کے ذریعہ پہنچنے والی دوا سے روزہ نہیں ٹوٹتا جس طرح عام انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا، کیونکہ اکثر انجکشنوں کی دوائیں رگوں کے ذریعہ ہی بدن میں پہنچتی ہیں، سانپ کے ڈسنے سے زہر پورے بدن میں پھیل جاتا ہے مگر اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، دوا پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

''الرجل إذا لدغته حیة فأفطر بشرب الدواء'' (البحر الرائق ۲/۴۹۳)۔

ہاں لعاب میں دوا کے اجزاء ملے ہوئے ہوں اور اس لعاب کو روزہ دار نے نگل لیا تو روزہ فاسد ہوجائے گا، علامہ حصکفی کے قول ''فوصل الدواء حقیقة'' کے تحت علامہ شامی نے لکھا ہے: ''فأفسد بالطری حکما بالوصول نظرا إلی العادة'' (تر دوا کے عادتاً پہنچنے پر نظر رکھتے ہوئے اس کے پہنچنے کا حکم لگا کر روزہ کو فاسد قرار دیا گیا ہے) (شامی ۲/۱۰۲)۔

۲-انہیلر کو روزہ میں استعمال کرنا کیسا ہے:

تنفس اور دمہ کے مریض کا دوا آمیز ہوا کو انہیلر کے ذریعہ سانس کے ساتھ کھینچنا روزہ کو فاسد کردے گا۔ درمختار میں ہے:

''أنه لو أدخل حلقه الدخان أفطر أی دخان کان ولو عودا أو عنبرا لو

ذاكرا لإمكان التحرز عنه"۔

روزہ کی حالت میں اگر حلق کے اندر دھواں داخل کیا تو روزہ کو توڑ دے گا، کوئی بھی دھواں ہو اگر چہ عود اور عنبر کا دھواں ہو کیونکہ اس سے بچنا ممکن ہے (درمختار) اس پر علامہ شامی نے لکھا ہے:

''ولا يتوهم أنه كشم الورد ومائه والمسك لوضوح الفرق بين هواء تطيب بريح المسك وشبهه وبين جوهر دخان وصل إلى جوفه بفعله"۔

وہم نہ کیا جائے کہ یہ گلاب اور اس کے عرق اور مشک کو سونگھنے کی طرح ہے، کیونکہ اس چیز کے درمیان جو مشک وغیرہ سے ملکر خوشبودار ہوگئی ہو اور دھوئیں کے جوہر کے درمیان جو اس کے فعل سے پیٹ تک پہنچا ہے فرق واضح ہے (شامی ۲/ ۹۷)۔

خیر الفتاوی میں ہے: انہیلر پمپ کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جائے گا (خیر الفتاوی ۴/ ۹۸)۔

کتاب الفتاوی میں ہے: انہیلر میں دوا سیال صورت میں موجود ہوتی ہے، حلق میں اس دوا کا ذائقہ بھی محسوس ہوتا ہے، ممکن ہے کہ پھیپھڑے میں پہنچ کر وہ گیس بن جاتی ہو، فقہاء کی تصریحات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ صورت روزہ کو فاسد کردیتی ہے (کتاب الفتاوی ۳/ ۳۹۵)۔

تنفس کے مریض کو سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے، عام ہوا سے اس کو فائدہ نہیں ہوتا، انہیلر کے ذریعہ دوا آمیز ہوا اندر پہنچانے سے اس کو سکون محسوس ہوتا ہے اس لئے یہ ماننا پڑے گا کہ انہیلر کے ذریعہ صرف ہوا اندر نہیں پہنچتی بلکہ دوا بھی پہنچتی ہے، حلق سے نیچے اترنے کے بعد دوا سانس کی نالی میں پہنچتی ہے اور غذا کی نالی میں بھی اس کے اجزاء پہنچنا لازمی ہیں، کیونکہ منہ اور ناک ایسے سوراخ ہیں جن کے ذریعہ کوئی چیز اندر پہنچائی جائے تو پیٹ اور دماغ تک اس کا پہنچنا یقینی ہے۔ جائفہ اور آمہ پیٹ اور دماغ کے زخم میں براہ راست تر دوا لگانے سے روزہ ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے میں امام اعظم اور صاحبین کا اختلاف ہے لیکن مخارق اصلیہ سے جوف تک دوا پہنچنے کو تو صاحبین بھی یقینی مانتے ہیں، اور امام ابوحنیفہ تر دوا کو تو غیر مخارق میں بھی مفسد

مانتے ہیں، ائمہ ثلاثہ کے اختلاف سے فائدہ اٹھا کر روزہ کی حالت میں انہیلر کے ذریعہ دوا لینے کو غیر مفسد صوم ثابت کرنا درست نہیں ہوگا، فتاوی عالمگیری کی عبارت مجمل ہے، بدائع الصنائع کی عبارت اس سے زیادہ واضح ہے۔

علامہ کاسانی فرماتے ہیں:

''وأما ما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من المخارق الأصلية بأن داوى الجائفة والآمة فإن داواها بدواء رطب يفسد عند أبي حنيفة وعندهما لايفسد، هما اعتبرا المخارق الأصلية لأن الوصول إلى الجوف من المخارق الأصلية متيقن به ومن غيرهما مشكوك فيه فلا نحكم بالفساد مع الشك ولأبي حنيفة أن الدواء إذا كان رطباً، فالظاهر هوالوصول لوجود المنفذ إلى الجوف فيبنى الحكم على الظاهر'' (بدائع الصنائع ۲/ ۹۳)۔

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ مخارق اصلیہ سے کسی چیز کے پہنچنے کو صاحبین یقینی مانتے ہیں، لہذا مخارق اصلیہ سے پہنچنے والی دوا کے مفسد صوم ہونے میں صاحبین کا کوئی اختلاف نہیں، صرف غیر مخارق سے پہنچنے والی دوا میں ہی انکا اختلاف ہے، امام ابوحنیفہؒ غیر مخارق میں بھی جائفہ اور آمہ کے درمیان اور جوف کے درمیان منفذ مانتے ہیں اور مخارق تو منافذ اصلیہ ہی ہیں، انہیلر کے ذریعہ سانس کے ساتھ دوا آمیز ہوا کھینچنے سے جوف تک اس کا پہنچنا یقینی ہے، لہذا روزہ فاسد ہوجائے گا، علامہ شامی نے لکھا ہے:

''فإن كان مما يصل عادة حكم بالفساد لأنه كالمتيقن'' (شامی ۲/ ۱۱۴)۔

(جو چیزیں عادۃً اندر پہنچ جاتی ہیں ان میں سے ہوتو روزہ فاسد ہونے کا حکم لگایا جائے گا کیونکہ اس کا پہنچنا یقینی ہے)۔

۳-روزہ میں بھپارہ لینا:

جوش دئے ہوئے پانی میں دوائیں ڈال کر منھ اور ناک سے اس کی سانس اندر کھینچنے

سے حلق اور سینے تک اثر پہنچتا ہے لہذا اس طرح بھاپ لینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا (جدید فقہی مسائل ۱/۱۸۷)۔

درمختار میں ہے:

''لو أدخل حلقه المدخان أفطر أى دخان كان ولو عوداً أو عنبراً لو ذاكرا لإمكان التحرز عنه''۔

(روزہ یاد ہونے کی حالت میں اگر حلق میں دھواں داخل کیا تو روزہ کو توڑ دے گا کوئی دھواں ہو اگر چہ عود اور عنبر ہو، کیونکہ اس سے بچنا ممکن ہے)۔

اس کے تحت علامہ شامی نے لکھا ہے:

''بأى صورة كان الادخال حتى لو تبخر ببخور فآواه إلى نفسه واشتمه ذاكرا لصومه أفطر لإمكان التحرز عنه''۔

(دھواں داخل کرنا کسی بھی طریقے سے ہو یہاں تک کہ اگر بخور کی دھونی جلائی اور اس کو اپنے پاس رکھ کر سونگھ لیا روزہ یاد ہونے کی حالت میں تو یہ دھواں روزہ کو توڑ دے گا، اس سے بچنا ممکن ہونے کی وجہ سے)۔

۴- روزہ میں انجکشن لگانا:

سر میں انجکشن لگا کر براہ راست دماغ میں دوا پہنچائی جائے یا پیٹ میں انجکشن لگایا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، البتہ پیٹ اور سر کے علاوہ بدن کے دیگر حصوں جیسے بازو اور کمر پر انجکشن لگا کر رگوں اور گوشت کے ذریعہ جسم کے اندر دوا پہنچائی جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

''ادهن أو اكتحل أو احتجم وإن وجد طعمه فى حلقه (درمختار) ''قال الشامى: لأن الموجود فى حلقه أثر داخل من المسام الذى هو خلل البدن والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ للاتفاق على أن من اغتسل فى ماء فوجد

بردہ في باطنہ أنہ لا يفطر"۔

درمختار میں ہے: تیل لگایا یا سرمہ لگایا یا پچھنا لگوایا اگر چہ حلق میں اس کا مزا پائے، اس پر علامہ شامی نے فرمایا: اس لئے کہ مسامات سے داخل ہونے والی چیز کا اثر حلق میں پایا گیا ہے، اور روزہ توڑنے والی وہ چیز ہوتی ہے جو منفذ وں (فطری سوراخوں) سے اندر داخل ہو اس پر اتفاق کی بنا پر کہ غسل کرنے والا اندرون بدن جو ٹھنڈک محسوس کرتا ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا)۔

بذریعہ پچکاری یعنی انجکشن روزہ دار کے بدن میں دوا چڑھانے سے روزہ فاسد نہیں ہوا (فتاوی دار العلوم ۶/ ۴۰۸)۔

انجکشن کے ذریعہ اگر دوا جوف بدن میں نہ پہنچے تو روزہ فاسد نہ ہوگا اگر چہ دوا کا اثر سارے جسم میں سرایت کر جاتا ہو (کفایت المفتی ۴/ ۲۴۰)۔

امداد الفتاوی میں ہے: ڈاکٹروں سے تحقیق کرنے سے نیز تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ انجکشن کے ذریعہ دوا جوف عروق میں پہنچائی جاتی ہے اور خون کے ساتھ شرائین یا اوردہ میں اس کا سریان ہوتا ہے، جوف دماغ یا جوف بطن میں دوا نہیں پہنچتی، اور فساد صوم کے لئے مفطر کا جوف دماغ یا جوف بطن میں پہنچنا ضروری ہے، مطلق کسی عضو کے جوف میں یا عروق (شرائین واوردہ) کے جوف میں پہنچنا مفسد صوم نہیں۔ فقہاء کی عبارتیں دو طرح پر تقریباً بلکہ حقیقتاً اس دعوے کی تصریح کرتی ہیں: اول تو یہ کہ فقہاء نے زخم پر دوا ڈالنے کو مطلقاً مفسد صوم نہیں فرمایا بلکہ جائفہ یا آمہ کی قید لگائی ہے ورنہ جوف عروق کے اندر تو دوسری قسم کے زخموں سے بھی دوا پہنچ جاتی ہے، دوسرے بہت سی جزئیات فقہیہ مسلمات فقہاء میں سے ایسی ہیں جن میں دوا وغیرہ مطلقاً جوف بدن میں تو پہنچ گئی لیکن چونکہ جوف دماغ یا جوف بطن میں نہیں پہنچی اس لئے اسکو مفطر ومفسد صوم نہیں قرار دیا، جیسے مرد کی پیشاب گاہ کے اندر دوا یا تیل وغیرہ چڑھانے سے باتفاق ائمہ ثلاثہ روزہ فاسد نہیں ہوتا، اگر دوا مثانہ تک پہنچ جائے تب بھی امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک مفسد صوم نہیں، دوا مثانہ میں پہنچ جائے اس کو امام ابو یوسف مفسد صوم قرار دیتے ہیں، وہ

بھی اس بنا پر کہ ان کو یہ معلوم ہوا کہ مثانہ اور معدے کے درمیان منفذ ہے جس سے دوا معدے میں پہنچ جاتی ہے ورنہ نفس مثانہ میں پہنچنے کو وہ بھی مفسد نہیں فرماتے، اس سے معلوم ہوا کہ مطلقاً جوف بدن میں مفطر چیزوں کا پہنچنا مفطر صوم نہیں بلکہ خاص جوف دماغ اور جوف بطن میں پہنچنا مراد ہے، بلکہ جوف دماغ بھی اس میں اصل نہیں، وہ بھی اس وجہ سے لیا گیا کہ جوف دماغ میں پہنچنے کے بعد بذریعہ منفذ جوف معدہ میں پہنچ جانا عادت اکثریہ ہے جیسا کہ صاحب بحر کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے:

''والتحقيق أن بين جوف الرأس وجوف المعدة منفذا أصليا، الشامي'' (امداد الفتاوی ۲/ ۱۴۵، نیز دیکھئے: فتاوی محمودیہ ۳/ ۱۴۳)۔

حضرت مفتی شفیع صاحب نے تحریر فرمایا ہے: دوا کا اثر بذریعہ عروق یا مسامات پہنچ جانے سے فساد لازم نہیں آتا جیسے غسل کا اثر اور زہریلے جانور کے کاٹنے کا اثر اکثر بدن کے اندر سرایت کر جاتا ہے مگر وہ باتفاق مفسد روزہ نہیں، اسی طرح انجکشن بھی مفسد روزہ نہیں (امداد المفتیین: ۴۸۹)۔

ان تمام انجکشنوں میں جو شرائینی ہوں یا وریدی یا استعمال سلائینی ہو، دوا یا غذا بعینہ جوف معدہ میں نہیں پہنچتی، لہذا ان میں سے کوئی بھی مفسد نہیں ہوگا (نظام الفتاوی ۲/ ۱۴۵، نیز دیکھئے: فتاوی رحیمیہ ۲/ ۳۸، احسن الفتاوی ۴/ ۴۳۲)۔

مفسد صوم وہ چیز ہے جو جوف معدہ یا دماغ تک پہنچ جائے اور وریدی انجکشن کے ذریعہ جو دوا پہنچائی جاتی ہے وہ رگوں کے اندر رہتی ہے، جوف معدہ یا دماغ تک نہیں پہنچتی، اور اس کو ناک یا منہ میں ڈالی جانے والی دوا پر قیاس کرنا درست نہیں کیونکہ ان میں ڈالی جانے والی دوا براہ راست جوف تک پہنچ جاتی ہے (خیر الفتاوی ۴/ ۴۷)۔

انجکشن اور گلوکوز کے ذریعہ معدہ تک کوئی چیز براہ راست نہیں پہنچتی بلکہ دوائیں رگوں میں پہنچتی ہیں اور رگوں کے ذریعہ پورے جسم میں پھیل جاتی ہیں، اسی لئے انجکشن اور گلوکوز کو دوا، کھانا پینا نہیں کہا جاتا، اس لئے انجکشن اور گلوکوز کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، روزہ اصل شئ کے

پہنچنے سے ٹوٹتا ہے نا کہ کسی شئی کا اثر پہنچنے کی وجہ سے، غور کیجئے کہ پانی پینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا لیکن روزہ کی حالت میں ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے غسل کیا جائے یا حلق خشک ہو رہا ہو تھوک تک نہیں آرہا ہو اور تراوٹ پیدا کرنے کے لئے کلی کی جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، کیونکہ حلق میں پانی نہیں پہنچا بلکہ پانی کا اثر پہنچا ہے (کتاب الفتاوی ۳/ ۳۹۲)۔

۵-گلوکوز سے غذا حاصل کرنا:

بذریعہ انجکشن جسم میں دوا یا غذا پہنچانے سے روزہ ٹوٹتا نہیں (فتاوی رحیمیہ ۲/ ۳۸، نیز دیکھئے: نظام الفتاوی ۲/ ۱۲۵)۔

جس شخص کو بیماری کی وجہ سے گلوکوز چڑھانا ضروری نہ ہو، محض تقویت کے لئے روزہ کی حالت میں گلوکوز چڑھانا ایک درجہ کی کراہت سے خالی نہیں، کیونکہ روزہ کا رکن اپنے آپ کو غذا سے محروم رکھنا ہے، اور گلوکوز چونکہ غذا کی ضرورت ہی کو پورا کرتا ہے اس لئے گلوکوز چڑھانا گویا جسم کی غذائی ضروریات کو پورا کردیتا ہے (کتاب الفتاوی ۳/ ۳۹۲)۔

۶-روزہ میں بواسیر کے مسوں پر دوا لگانا:

بواسیری مسّے موضع حقنہ سے بہت نیچے ہوتے ہیں اور براہ مقعد داخل ہونے والی چیز جب تک موضع حقنہ تک نہ پہنچے مفسد روزہ نہیں، لہذا مسوں کو پانی سے تر کر کے چڑھانے سے اور مسوں پر دوا لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ کانچ کو تر کر کے چڑھانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اس لئے کہ یہ موضع حقنہ تک پہنچ جاتی ہے (احسن الفتاوی ۴/ ۴۴۰)۔

امداد الاحکام میں ہے: عبارات درمختار اور شامی اور فتح القدیر سے معلوم ہوا کہ استنجے میں تری کا اندر پہنچنا جب مفسد صوم ہے کہ تری قدر محقنہ پر پہنچ جائے، اس سے کم مقدار میں اندر تری پہنچنا مفسد نہیں، اور ہم کو طبیب حاذق کے قول سے جن پر ہمیں اعتماد و وثوق ہے معلوم ہوا کہ حالت اختقان میں راس محقنہ پانچ انگل اندر پہنچایا جاتا ہے تب اختقان ہوسکتا ہے اس سے کم میں نہیں، اور بواسیری مسے اتنے اندر نہیں ہوتے بلکہ ایک دو انگل اندر ہوتے ہیں تو ان پر تری کا لگا

رہنا اسی حالت سے اندر پہنچنا قدر محقنہ تک تر ی پہنچنے کو مستلزم نہ ہوگا لہذا اس حالت میں روزہ فاسد نہ ہوگا (امداد الاحکام ۳/۱۲۹، نیز دیکھئے: خیر الفتاوی ۴/۵۹)۔

روزہ کی حالت میں اگر بواسیر کے مریض کو پائپ کے ذریعہ دوا اندر تک پہنچائی جائے تب تو اس کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جائے گا کہ قوی امکان دوا کے معدہ تک پہنچنے کا ہے، لیکن اگر صرف بواسیری مسوں یا اوپری سطح پر مرہم لگایا جائے تو اس کے بارے میں ڈاکٹروں سے دریافت کرلینا چاہئے کہ یہ دوا معدہ تک پہنچتی ہے یا نہیں، معدہ میں چونکہ ایک حد تک جذب کرنے کی صلاحیت ہے اور اسی لئے فقہاء نے روزہ کی حالت میں استنجاء کی ضرورت سے پانی کے استعمال کرتے وقت زیادہ کشائش کو پسند نہیں کیا ہے لہذا اس سے احتیاط واجتناب بہتر ہے، تاہم محض شک کی وجہ سے ظاہر ہے کہ روزہ ٹوٹ جانے کا حکم نہیں لگایا جاسکتا (جدید فقہی مسائل ۱/۱۸۵)۔

مذکورہ عبارات سے معلوم ہوا کہ مسوں پر مرہم وغیرہ لگاسکتے ہیں، البتہ جو دوائیں یا آلات موضع حقنہ تک پہنچ جائیں ان سے روزہ ٹوٹ جائیگا۔

درمختار میں ہے: "أو أدخل إصبعه اليابسة فيه أى دبره أوفرجها ولو مبتلة فسد، قال الشامي: لبقاء شيء من البلة في الداخل وهذا لو أدخل الإصبع إلى موضع المحقنة كما يعلم مما بعده" (درمختار ہامش ردالمحتار ۲/۹۹)۔

روزہ دار مرد وعورت کی پیشاب گاہ میں دوا پہنچانا:

۷- مرد کی پیشاب گاہ میں مثانہ تک دوا کی نلکی ڈالنا پڑے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، شامی نے کہا ہے: اظہر یہ ہے کہ مثانہ اور جوف کے درمیان منفذ نہیں، صرف رس کر ٹپکنے سے پیشاب جمع ہوتا ہے۔

"والأظهر أنه لا منفذ له وانما يجتمع البول فيها بالترشيح" (شامی ۲/۱۰۰)۔

مرد کے بانسہ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ اس کی طرف طرفین کے قول پر مثانہ کا منفذ راستہ نہیں، اور امام ابو یوسفؒ کے قول پر اگرچہ جوف کی طرف منفذ ہے مگر

بانسہ کی طرف والا منفذ راستہ بند رہتا ہے بصرف پیشاب کے وقت ہی کھلتا ہے تو قصبہ کو جوف کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

"وهذا بخلاف قصبة الذكر فان المثانة لامنفذ لها على قولهما وعلى قول أبي يوسف وإن كان لها منفذا إلى الجوف إلا أن المنفذ الآخر المتصل بالقصبة منطبق لا ينفتح إلا عند خروج البول فلم يعط حكم الجوف" (شامی۲/۱۰۱)۔

خواتین کے آگے کی راہ میں سیال دوا پہنچانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

"وأما في قبلها فمفسد إجماعا لأنه كالحقنة، قال الشامي: والفرج الداخل من الجوف إذ لا حاجز بينهما وبينه" (شامی ۲/۱۰۰)۔

"وأما الإقطار في قبل المرأة فقد قال مشائخنا أنه يفسد صومها بالاجماع لأن لمثانتها منفذاً فيصل إلى الجوف كالإقطار في الأذن" (بدائع الصنائع ۲/۹۳)۔

(عورت کے آگے کے راستے میں دوا ٹپکانے سے روزہ فاسد ہوجائے گا متفقہ طور پر، کیونکہ اس کے مثانہ کا منفذ ہے تو دوا جوف تک پہنچ جائے گی جیسے کان میں دوا ٹپکانے سے)۔

خواتین کی شرمگاہ میں رکھی جانے والی خشک چیز پوری اندر رکھی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اگر خشک چیز کا کچھ حصہ باہر فرج خارج میں وہ چیز نکلی رہے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

"قال الحصكفي ولو أدخلت قطنة إن غابت فسد وإن بقي طرفها في فرجها الخارج لا" (درمختار علی ہامش ردالمختار ۲/۹۹)۔

خشک چیز کا تو بحال صوم رکھنا اسوقت موجب فطر ہے جب کہ پوری اندر رہو، اور اگر کچھ حصہ باہر فرج خارج میں نکلا رہے تو مفطر نہیں (امداد الاحکام ۳/۱۳۳)۔

نلکی وغیرہ جس کا کچھ حصہ باہر نکلا رہے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

"أو أدخل قطنة أوخرقة أوخشبة أوحجرا في دبره أو أدخلته في فرجها الداخل وغيبها لأنه تم الدخول" (مراقی الفلاح/ ۳۷۰)۔

روزہ کے تعلق سے بعض اہم مسائل

مولانا محمد مصطفی عبدالقدوس ندوی ☆

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ سائنسی ترقیات نے زندگی کے تمام شعبوں میں مسائل پیدا کردیے ہیں اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اسلام ہی واحد مذہب ہے جو عصر حاضر کے ہر چیلنج کا جواب دینے کی صلاحیت رکھتا ہے اور ہر طرح کے نت نئے مسائل حل کرنے کی طاقت رکھتا ہے اور لوگوں کو ان کی زندگی کے تمام شعبوں میں رہنمائی ہر زمانہ میں کرتا رہا ہے۔

اس وقت ہمارے سامنے مفطرات صوم (روزہ توڑنے والی چیزیں) سے متعلق چند اہم مسائل حل طلب ہیں، جو میڈیکل سائنس کی ترقی اور طریقہ علاج میں نئی دریافت نے پیدا کئے ہیں، اور وہ یہ ہیں:

۱-زبان کے نیچے دبا کر دوا کا استعمال:

اگر روزہ دار نے دوا کا مزہ حلق میں محسوس کیا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا، علامہ حصکفیؒ نے رنگین دھاگے چبانے سے روزہ کب ٹوٹتا ہے؟ کے بارے میں لکھا ہے:

"لم يفطر إلا أن يكون مصبوغاً وظهر لونه في ريقه وابتلعه ذاكراً"

(درمختار مع الرد ۲/ ۴۰۰، الدر المنتقی بہامش مجمع الانہر ۱/ ۲۴۷، فتاویٰ تاتارخانیہ ۲/ ۳۷۰، البحر الرائق ۲/ ۲۸۰)۔

نیز فقہاء نے لکھا ہے کہ دانتوں کے درمیان پھنسا ہوا گوشت کا ٹکڑا یا کوئی بھی شئی ہو، اس کو زبان سے نکال کر چبایا اس طور پر کہ وہ منہ میں غائب ہوگئی، پتہ نہیں اندر گئی یا منہ کے کسی

☆ المعہد العالی الاسلامی، حیدرآباد۔

گوشہ میں لاپتہ ہوگئی، تو اگر حلق میں اس کا مزہ ہوتو روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اگر حلق میں اس کا مزہ محسوس نہ ہوتو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

"وإلا أن يجد الطعم في حلقه كما مر، واستحسنه الكمال قائلاً. وهو الأصل في مضغه، قوله: أو هو، أي وجود الطعم في الحلق" (درمختار ورد المحتار ۲/ ۳۹۴)۔

ظاہر ہے کہ دوا زبان کے نیچے دبائے رہنے سے آہستہ آہستہ وہ دوا گلی ہوکر پھیلے گی۔ اس کے اجزاء لعاب میں ملیں گے، اس طرح لعاب کے ساتھ مل کر حلق کے اندر جانے کا قوی اندیشہ ہے۔ اور علامہ ابو زید دبوسیؒ نے امام ابوحنیفہؒ کا ایک اصول بیان کیا ہے:

''والأصل عند أبي حنيفةؒ أن الشيء إذا غلب عليه وجوده يجعل كالموجود حقيقة وإن لم يوجد كالحدث من النائم المضطجع، لأنه غلب وجوده، فجعل كالموجود وإن لم يوجد'' (تاسیس النظر: ۵)۔

(امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اصول یہ ہے کہ جب کسی شئی کے وجود کا غلبۂ ظن ہو، تو اس کو حقیقۃً موجود کی طرح بنادیا جاتا ہے، گو نہ پایا جائے، جیسے پہلو کے بل سونے والے کے حق میں حدث کے تحقق کو مانا گیا، کیونکہ اس کے وجود کا غالب گمان ہے، لہذا اس کو موجود کی طرح بنادیا گیا، گو حدث نہ پایا جائے)۔

احکام کے باب میں غالب گمان یقین کے قائم مقام ہوتا ہے اور اس سے مستفاد حکم واجب العمل ہوتا ہے۔

''غالب الظن عندهم ملحق باليقين، وهو الذي يبتني عليه الأحكام.....صرحوا في نواقض الوضوء بان الغالب كالمتحقق'' (الأشباہ لابن نجیم ۱/ ۷۶)۔

''غالب الرأي دليل واجب العمل به، بل هو في حق وجوب العمل في الأحكام بمنزلة اليقين'' (بدائع ۲/ ۱۰۵)۔

اسی اصول کے مطابق ہر اس صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا جس میں کسی چیز کا حلق کے اندر جانے کا غالب گمان ہو، جیسے کھینی (تمباکو)، بیڑی، سگریٹ، گانجا، حقہ اور پان وغیرہ کے کھانے سے اسی اصول پر روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۲-روزہ میں اُنہیلر کا استعمال:

روزہ کی حالت میں اُنہیلر (INHALER) کا استعمال درست نہیں ہوگا، جبکہ اس کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جائے گا، اس لیے کہ اس سے سفید پاؤڈر نکلتا ہے جو کہ دھواں کی طرح صاف نظر آتا ہے، اور فقہاء نے دھواں کے تعلق سے لکھا ہے کہ اگر کسی نے جان بوجھ کر دھواں یا گردوغبار ناک یا منہ میں داخل کرلیا یہاں تک کہ وہ حلق کے اندر چلا گیا، تو روزہ فاسد ہو جائے گا، علامہ حصکفی اور علامہ ابن عابدین کا بیان ہے:

''لو أدخل حلقه الدخان، أفطر أي دخان كان، ولو عوداً أو عنبراً لو ذاكراً لصومه، لإمكان التحرز عنه'' (درمختار ور دالمحتار ۳/ ۳۹۵)۔

(اگر کسی نے اپنے حلق میں روزہ یاد رہنے کے باوجود دھواں داخل کیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا، خواہ وہ دھواں کسی لکڑی یا عنبر کا ہو، کیونکہ اس سے بچنا ممکن ہے)۔

علامہ ابن عابدین شامیؒ ایک دوسری جگہ رقم طراز ہیں:

''لو تبخر ببخور فآواه إلى نفسه واشتمه ذاكراً لصومه أفطر'' (رد المحتار ۲/ ۱۶۶، مراقی الفلاح / ۳۶۱)۔

(اگر عود وعنبر کا دھواں اپنے قریب رکھ کر اندر کی طرف کھینچا حالانکہ روزہ سے ہونا بھی یاد ہے، تو روزہ ٹوٹ جائے گا)۔

جہاں تک یہ کہنا کہ دوا پھیپھڑے تک جاتی ہے، معدہ میں نہیں جاتی، حقیقت کے آئینہ میں مکمل درست بات معلوم نہیں ہوتی، اس لیے کہ یہ مسلم ہے کہ دوا حلق کے ذریعہ ہی اندر جاتی ہے، اور حلق کے ذریعہ جو چیز اندر جاتی ہے وہ ہر حال میں معدہ میں ضرور جاتی ہے، اس کے علاوہ

پھیپھڑے تک بھی جاتی ہوگی، جیسا کہ سوال میں بھی ظاہر کیا گیا کہ نہایت مختصر جز پھیپھڑے تک پہنچایا جاتا ہے، بقیہ اجزاءحلق کے اندر جانے کے بعد کہاں جاتے ہیں؟ ایک سوال پیدا ہوتا ہے، ظاہر ہے کہ وہ معدہ میں ہی جاتے ہوں گے۔

''الوصول إلى الجوف من المخارق الأصلية متيقن به'' (بدائع الصنائع ۲/ ۴۴۳)۔

نیز فقہاء کی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ حلق کے اندر کوئی چیز چلی جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے، حتی کہ اگر روزہ دار نے حلق کے اندر ٹھوس چیز کا مزہ محسوس کیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

جیسا کہ شامی نے لکھا ہے: دانتوں کے درمیان پھنسا ہوا گوشت کا ٹکڑا تل کے برابر تھا، اس کو زبان سے نکال کر اس طرح چبایا کہ وہ منہ میں لاپتہ ہوگیا، تو دیکھا جائے گا کہ اگر حلق میں اس کا مزہ محسوس ہوتو روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اگر حلق میں اس کا مزہ محسوس نہ ہوتو روزہ نہیں ٹوٹے گا (درمختار ورد المحتار ۳/ ۳۹۴)۔

جبکہ وہ اتنی مقدار میں ہوتی ہے کہ راستہ ہی میں رہ جاتی ہوگی، معدہ تک پہنچنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''إنما الإفطار مما دخل وليس مما خرج''۔ امام ہیثمی کا بیان ہے: ''رواه أبو يعلى وفيه من لم أعرفه'' (مجمع الزوائد ۳/ ۱۶۷، نصب الرایہ ۲/ ۴۵۴)۔

''روزہ اندر کوئی چیز داخل ہونے سے ٹوٹتا ہے نہ کہ نکلنے سے''۔

اسی طرح حضرت ابن مسعودؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عکرمہؓ سے آثار بھی منقول ہیں (بخاری: کتاب الصوم، باب الحجامۃ والقئی ۱/ ۲۶۰، سنن بیہقی ۴/ ۲۶۱)۔

۳- بھپارہ لینا:

روزہ کی حالت میں اس طرح بھاپ لینا درست نہیں ہوگا بلکہ روزہ ٹوٹ جائے گا، جیسا کہ فقہاء نے لکھا ہے کہ روزہ دار نے اگر ناک کے ذریعہ عمداً دھواں اوپر کی طرف کھینچا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

''لو أدخل حلقه الدخان أفطر'' (درمختار وردالمحتار ۲/ ۳۹۵)۔

۴- روزہ کی حالت میں انجکشن لینا:

اس میں تفصیل ہے اور وہ یہ ہے:

عام طور پر انجکشن گوشت میں لیا جاتا ہے، لہذا اگر کسی روزہ دار نے انجکشن گوشت میں لیا تو اس سے اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ انجکشن کی دوا گوشت ہی میں تحلیل ہوکر ختم ہوجاتی ہے، اور اگر وہ معدہ تک پہنچتی بھی ہے تو جسم کے مسامات کے ذریعہ رستے رستے پہنچتی ہے، اور جسم کے مسامات سے پہنچنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے، کیونکہ وہ دوا کا اثر ہوتا ہے نہ کہ خود دوا، جیسا کہ فقہاء نے پانی اور تیل کے بارے میں لکھا ہے:

''لو دهن رأسه أو أعضائه فتشرب فيه أن لا يضره لأنه وصل إليه الأثر لا عينه'' (بدائع ۲/ ۹۳، البحر الرائق ۲/ ۲۷۳)۔

اگر کسی نے سر یا دوسرے اعضاء میں تیل لگایا اور وہ جسم میں جذب کرگیا تو کوئی مضر نہیں یعنی روزہ نہیں ٹوٹے گا، اس لیے کہ اندر تیل کا اثر گیا ہے نہ کہ خود تیل۔

''للاتفاق على أن من اغتسل في ماء فوجد برده في باطنه أنه لا يفطر'' (ردالمحتار ۳/ ۳۶۷، طبع زکریا دیوبند)۔

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کسی شخص نے پانی میں نہایا اور اپنے اندر اس کی ٹھنڈک محسوس کی تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

مسامات کے ذریعہ معدہ تک خود دوا کا پہنچنا مشکوک ہے، اور احکام کی بنیاد شک پر نہیں ہوتی، نیز فقہ اسلامی کا مشہور قاعدہ ہے:

''اليقين لا يزول بالشک'' (الاشباہ والنظائر لابن نجیم)۔

یعنی شک سے یقین کا حکم زائل نہیں ہوتا ہے۔

مسئلہ ہذا میں پہلے سے معدہ تک دوا کا نہ پہنچنا یقین سے ثابت ہے، انجکشن لینے کے

بعد معدہ تک دوا کا نہ پہنچنے کے بارے میں شک ہے، نیز فقہا نے ایک اصول بیان کیا ہے:

''الأصل بقاء ما کان علی ما کان'' (حوالہ سابق)۔

یعنی اشیاء اپنی سابقہ حالت پر باقی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس کے خلاف اس درجہ یقین کی دلیل معارض آجائے۔

بعض مرتبہ دانت اکھڑواتے وقت مسوڑھے میں انجکشن دیا جاتا ہے۔ اس سے بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا، اس لیے کہ اس انجکشن کی دوا بھی نہ ہی حلق کے ذریعہ اور نہ جسمانی مسامات سے معدہ تک پہنچتی ہے بلکہ مسوڑھوں میں ہی تحلیل ہوکر رہ جاتی ہے، جس کی تاثیر سے وہ جگہ بے حس ہوجاتی ہے، اور دانت اکھڑوانے میں تکلیف نہیں ہوتی۔

ایک انجکشن ایسا بھی چلا ہے کہ ہاتھ کے گوشت میں دیا جاتا ہے اور حلق میں دوا کا کڑواپن محسوس ہوتا ہے، اس انجکشن سے بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ یہ کڑواپن جسم کے مسامات کے ذریعہ حلق تک پہنچتا ہے جو کہ دوا کا اثر ہوتا ہے، اور اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے، جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے (نیز دیکھئے: فتاویٰ تاتارخانیہ ۲/ ۳۶۸، حاشیہ طحطاوی/ ۳۶۱، البحر الرائق ۲/ ۲۷۳، جامع الرموز ۱/ ۱۵۸)۔

اور اگر انجکشن کے ذریعہ نس (VEIN) اور رگوں میں دوا پہنچائی گئی، تو اس سے بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا، اس لیے کہ دوا معدہ تک نہیں پہنچتی ہے بلکہ رگوں میں ہی گردش کرتے ہوئے تحلیل ہوجاتی ہے، خواہ یہ دوا علاج کی ضرورت پوری کرتی ہو یا جسم کی غذائی ضرورت پوری کرتی ہو، یا اس سے پیاس کی شدت کم ہوتی ہو، البتہ بلاضرورت اس مقصد یعنی غذائی ضرورت پوری کرنے یا پیاس کم کرنے کے لیے انجکشن لینا مکروہ ہے، کیونکہ روزہ کا مقصد قوت بہیمیت کو کم کرنا ہے، وہ اس صورت میں مفقود ہوجارہا ہے۔

ہاں اگر راست پیٹ میں انجکشن دیا گیا (جیسا کہ کتا کے کاٹنے سے پیٹ میں انجکشن دیا جاتا ہے) تو روزہ ٹوٹ جائے گا، کیونکہ دوا راست معدہ میں پہنچ رہی ہے، اور روزہ ٹوٹنے کے

سلسلہ میں اصل اعتبار دماغ و پیٹ تک کسی چیز کے پہنچنے کا ہے (ملاحظہ ہو: ہندیہ ۱؍ ۲۰۴، البحر الرائق ۲؍ ۲۷۹، جامع الرموز ۱؍ ۱۵۸)۔

۵-روزہ کی حالت میں گلوکوز چڑھانا:

اس سلسلہ میں چند امور قابل لحاظ ہیں:

اول-گلوکوز انسانی جسم میں فطری منفذ سے داخل نہیں کیا جاتا ہے۔

دوم-آیا گلوکوز معدہ تک پہنچتا ہے یا نہیں؟

سوم-گلوکوز بنیادی طور پر غذا کا کام کرتا ہے، اور یہ ایک امر مشاہدہ ہے کہ جن مریضوں کو حلق کے ذریعہ غذا نہیں پہنچائی جاسکتی ان کی غذا کی ضرورت گلوکوز کے ذریعہ طویل عرصہ تک پوری کی جاتی ہے۔

اس سلسلہ میں شرعی حکم یہ ہے کہ اگر گلوکوز معدہ تک پہنچتا ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، البتہ صرف قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں، کیونکہ مذکورہ صورت میں معنوی طور پر کھانا پایا جارہا ہے، اس لیے کہ غیر فطری راستہ سے معدہ تک گلوکوز پہنچایا جاتا ہے اور اس سے بدن کو غذا حاصل ہوتی ہے، فطری راستہ یعنی منہ کے ذریعہ دماغ تک ایسی چیز کا پہنچنا جس سے بدن کو غذا حاصل ہوتی ہو تو قضا و کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں، اگر دونوں میں سے کوئی ایک مفقود ہو تو صرف قضا لازم ہوتی ہے، علامہ شامیؒ فرماتے ہیں:

”ذکروا أن الکفارة لا تجب إلا بالفطر صورةً ومعنىً، ففی الأکل الفطر صورةً هو الابتلاع والمعنی کونه مما یصلح به البدن من غذاء أو دواء“ (رد المحتار ۲؍ ۴۱۰)۔

فقہاء کا بیان ہے کہ کفارہ اکل صوری اور معنوی دونوں کے تحقق سے واجب ہوتا ہے، اکل صوری محض فطری راستہ منہ سے نگلنا ہے اور اکل معنوی غذا یا دوا کا جسم کے لیے باعث صلاح و مفید ہونا ہے۔

اگر تحقیق وریسرچ سے معلوم ہوجائے کہ گلوکوز معدہ تک نہیں پہنچتا ہے بلکہ رگوں میں ہی خون کے ساتھ مل کر رہ جاتا ہے اور تحلیل ہوجاتا ہے، تو روزہ نہیں ٹوٹے گا کیونکہ غیر فطری راستے سے جسم کے لیے مفید شئی کا معدہ تک پہنچنے سے روزہ ٹوٹتا ہے، جیسا کہ اوپر اصول گذر چکا ہے۔

اس سلسلہ میں میں نے ایک بڑے ڈاکٹر سے رجوع کیا (جنہوں نے اعلیٰ میڈیکل تعلیم امریکہ میں حاصل کی ہے) تو انہوں نے انسان کے جسمانی نظام کو سمجھاتے ہوئے کہا: گلوکوز معدہ تک نہیں پہنچتا ہے بلکہ رگوں میں ہی رہ جاتا ہے، اس لیے زیر بحث مسئلہ گلوکوز کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ روزہ کی حالت میں گلوکوز کا استعمال درست ہوگا، اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، تاہم اگر کوئی بلاشدید ضرورت کے گلوکوز چڑھاتا ہے، جیسے معمولی کمزوری محسوس ہوئی اور قوت کے لیے گلوکوز چڑھالیا تو روزہ مکروہ ہوگا، کیونکہ جو روزہ کی روح اور مقصد بہیانہ قوت کو کم کرنا ہے، وہ فوت ہوجارہا ہے۔

۶- پیچھے کے راستہ سے اندر دوا پہنچانا:

دوا سیال ہو یا غیر سیال، نلکی کے ذریعہ یا کسی اور طریقے سے پیچھے کے راستہ سے اندر پہنچائی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر کسی نے اپنے پیچھے کے راستہ سے اندر لکڑی ڈالی، اور وہ لکڑی اندر جاکر اندر ہی رہ گئی تو اس کا روزہ فاسد ہوگیا۔

”**أدخل عوداً ونحوه في مقعدته، وإن غيبه فسد، قوله: وإن غيبه أي غيب الطرفين أو العود بحيث لم يبق منه شي في الخارج..... ما دخل في الجوف، إن غاب فيه فسد، وهو المراد بالاستقرار**“ (درمختار ورد المحتار ۳/۳۶۹)۔

قدیم زمانہ میں اس مقصد کے لیے حقنہ کا استعمال ہوتا تھا، یعنی اگر کوئی آدمی قبض میں مبتلا ہوجاتا، اجابت رک جاتی، تو اس کے پچھلے راستہ سے بذریعہ حقنہ دوا پہنچائی جاتی تو اجابت آسانی سے ہوجاتی اور پیٹ صاف ہوجاتا تھا، اس کے بارے میں فقہاء کا بیان ہے:

”**وإذا احتقن يفسد صومه**“ (فتاویٰ تاتارخانیہ ۳/۳۶۵، نیز دیکھئے کنز الدقائق ۲/۲۷۸)۔

(روزہ دار جب حقنہ لگوائے گا تو روزہ فاسد ہو جائے گا)۔

بواسیری مسوں پر مرہم:

بواسیر کے مرض میں اندرونی مسوں پر مرہم لگانے کے سلسلہ میں شرعی حکم یہ ہے کہ اگر یقین کے ساتھ معلوم ہو جائے یا کم از کم غلبہ ظن ہو کہ مرہم کا مادہ پیٹ میں پہنچ گیا ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اگر پہنچنے میں شک ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، اسی طرح اگر مرہم کا اثر پیٹ میں پہنچتا ہے نہ کہ اس کا مادہ تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، چنانچہ ملک العلماء علامہ کاسانی رقمطراز ہیں:

"**فلا تحكم بالفساد مع الشک........ولو دهن رأسه أو أعضائه فتشرب فيه أنه لا يضره لأنه وصل إليه الأثر لا عينه**" (بدائع ۲/ ۹۳، نیز دیکھئے: البحر الرائق ۲/ ۲۷۹)۔

(شک کے ساتھ فساد کا حکم نہیں لگائیں گے... اگر کسی نے اپنے سر یا دوسرے اعضاء میں تیل لگایا اور وہ جسم میں سرایت کر گیا تو کوئی مضائقہ نہیں، اس لیے کہ اندرون جسم تیل کا اثر گیا ہے، نہ کہ خود تیل)۔

انڈواسکوپی:

معدہ کے امراض کی شناخت کے لیے بعض آلات بھی اندر داخل کئے جاتے ہیں۔ اس کی ایک صورت انڈواسکوپی (ENDO SCOPY) کی ہے، یہ پیچھے کے راستہ سے اندر کیا جاتا ہے، اس میں ایک باریک پائپ ہوتا ہے، اس پائپ میں چھوٹا سا بلب لگا ہوتا ہے، اس کے ذریعہ اندرون بطن اور پاخانہ کے راستہ کا معائنہ کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور دوا وغیرہ اندر داخل نہیں کی جاتی، معائنہ کے بعد پائپ نکال لیا جاتا ہے۔

ایسا کرنا روزہ کی حالت میں درست ہے، اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ اندر کوئی چیز باقی نہیں رہتی ہے، اس کی نظیر کتب فقہ میں اس لکڑی اور اس جیسی دوسری چیز کی ملتی ہے، جو پیچھے کے راستہ میں داخل کی گئی، اور اس کا دوسرا کنارہ باہر ہے، تو روزہ نہیں ٹوٹتا، اور اگر پوری طرح

اندر چھپ گئی، باہر کچھ بھی باقی نہیں ہے تو روزہ فاسد ہوگیا۔

''أدخل عوداً ونحوه في مقعدته وطرفه خارج وإن غيبه فسد، قوله: وإن غيبه أي غيب الطرفين أو العود بحيث لم يبق منه شئ في الخارج..... ما دخل في الجوف ان غاب فيه فسد، وهو المراد بالاستقرار، وإن لم يغب، بل بقي طرف منه في الخارج أو كان متصلا بشئ خارج لا يفسد لعدم استقراره'' (درمختار ورد المحتار ۳/ ۳۶۹)۔

اسی طرح سے فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر کسی نے دھاگے میں لقمہ باندھ کر اندر نگل گیا، پھر صحیح سالم باہر نکالا، تو روزہ نہیں ٹوٹے گا (درمختار ورد المحتار ۳/ ۳۶۹)۔

۷- آگے کی راہ سے اندر اشیاء کا ادخال:

مثانہ تک نلکی پہنچانے کا حکم:

روزہ کی حالت میں مرد وعورت کے جسم میں مثانہ تک نلکی پہنچانے کی بنیادی طور پر دو صورتیں ہوں گی:

اول یہ کہ اس میں دوا بھی ہو، خواہ سیال ہو یا جامد، اندر چھوڑ دی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، فقہاء نے لکھا ہے:

''وفي الإقطار في إقبال النساء يفسد بلا خلاف وهو الصحيح'' (فتاویٰ عالمگیری ۱/ ۱۰۴)۔

عورت کی شرمگاہ میں کسی چیز کا قطرہ ٹپکانے سے بالاتفاق روزہ فاسد ہوجائے گا، یہی صحیح رائے ہے۔

علامہ شامیؒ نے دبر (پیچھے کا راستہ) اور فرج (عورت کی شرمگاہ) میں تر انگلی ڈالنے سے روزہ فاسد ہونے کی علت ''اندر تری باقی رہنے'' کو بیان کیا ہے۔

''قوله: ولو مبتلة فسد، لبقاء شئ من البلة في الداخل'' (رد المحتار ۳/ ۳۶۹)۔

دوسری صورت یہ ہے کہ صرف نلکی مثانہ تک پہنچایا گیا، اس میں کسی طرح کی دوا وغیرہ نہ تھی، پھر نلکی باہر نکال لیا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، اس لیے کہ روزہ ٹوٹنے کی شرط یہ ہے کہ کوئی چیز اندر داخل ہونے کے بعد اندر ہی رہ جائے۔

''وحاصله أن الإفساد منوط بما إذا كان بفعله أو فيه صلاح بدنه، ويشترط أيضاً استقراره داخل الجوف'' (رد المحتار ۳؍ ۳۶۸)۔''واستقراره الداخل في الجوف شرط فساد الصوم'' (بدائع ۲؍ ۲۴۴)۔

عورت کی شرمگاہ میں دوا یا ہاتھ ڈالنا:

بعض امراض میں خواتین کی شرمگاہ میں سیال یا جامد دوا رکھی جاتی ہے، اسی طرح جب بچہ کو ماں کے پیٹ میں نو مہینے پورے ہوجاتے ہیں، تو اس موقع سے شرمگاہ میں ہاتھ ڈال کر ولادت کی قریبی مدت کا اندازہ کیا جاتا ہے، کبھی عورت کے رحم میں تکلیف ہوتی ہے، وجہ تکلیف معلوم کرنے کے لیے بھی طبیبہ شرمگاہ میں ہاتھ ڈالتی ہے، کبھی عورت رحم دھلوانا چاہتی ہے، اس صورت میں ہاتھ شرمگاہ میں ڈال کر رحم کو مکمل طور پر صاف کیا جاتا ہے، تو کیا ان صورتوں میں روزہ فاسد ہوجائے گا؟

پہلی صورت میں روزہ فاسد ہوجائے گا، قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں۔ کیونکہ فقہاء لکھتے ہیں:

عورتوں کی شرمگاہ میں کسی بھی قسم کی دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، بقیہ صورتوں میں تفصیل ہے، اور وہ یہ ہے کہ اگر دایہ یا طبیبہ نے پانی یا تیل میں ہاتھ تر کیا، یا پلاسٹک کا دستانہ پانی میں دھویا یا اس کے اوپر کسی طرح کی دوا لگائی پھر شرمگاہ میں ہاتھ داخل کیا جیسا کہ نرسنگ ہوم میں ہوتا ہے، تو روزہ فاسد ہوجائے گا، صرف قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں۔ واضح رہے کہ ہاتھ داخل کرنے سے روزہ فاسد نہیں ہوا، بلکہ اندر دوا، تیل اور پانی کی تری جانے سے فاسد ہوا، کیونکہ حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً روایت گذر چکی ہے کہ اندر کوئی چیز داخل ہونے سے روزہ ٹوٹتا ہے (مجمع

الزوائد ۳/ ۱۶۷، سنن بیہقی ۴/ ۲۶۱)۔

اور اگر انگلیاں بالکل خشک تھیں، یا پلاسٹک کا خشک دستانہ پہن کر شرمگاہ میں ہاتھ ڈالا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، فتاویٰ عالمگیری میں صرف روزہ قضا لازم ہونے کی صورتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''وفی الإقطار فی إقبال النساء یفسد بلا خلاف، وهو الصحیح هکذا فی الظهیریة ......ولو أدخل إصبعه فی إسته أو المرأة فی فرجها لایفسد، وهو المختار، إلا إذا کانت مبتلة بالماء أو الدهن فحینئذ یفسد لوصول الماء أو الدهن، هکذا فی الظهیریة'' (فتاویٰ عالمگیری ۱/ ۱۰۴)۔

(عورت کی شرمگاہ میں کسی چیز کا قطرہ ٹپکانے سے بالاتفاق روزہ فاسد ہوجائے گا، یہی صحیح رائے ہے، ایسا ہی فتاویٰ ظہیریہ میں لکھا ہے، اور اگر مرد اپنی سرین میں یا عورت اپنی شرمگاہ میں انگلی داخل کرے تو روزہ فاسد نہ ہوگا، یہی مختار قول ہے۔ سوائے اس کے کہ انگلی پانی یا تیل میں تر ہو، ایسی صورت میں پانی یا تیل پہنچ جانے کی وجہ سے روزہ فاسد ہوجائے گا، ایسا ہی فتاویٰ ظہیریہ میں ہے)۔

رحم تک آلات پہنچانے کا حکم:

بعض اوقات مرض کی تحقیق کے لیے بعض آلات رحم تک پہنچائے جاتے ہیں۔ روزہ کی حالت میں ایسا کرنے سے اس وقت روزہ ٹوٹ جائے گا جب کہ آلات کے ذریعہ رحم کے اندر دوا ڈالی جائے۔

''وأما الإقطار فی قبل المرأة فقد قال مشایخنا: إنه یفسد صومها بالإجماع، لأن لمثانتها منفذاً، فیصل إلی الجوف کالإقطار فی الأذن'' (بدائع ۲/ ۲۴۴)۔

اور اگر صرف آلات رحم میں ڈال کر نکال لئے گئے، اندر دوا وغیرہ نہیں ڈالی گئی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

''روی عن محمد فی الصائم إذا أدخل خشبة فی المقعد أنه لا یفسد صومه إلا إذا غاب طرفا الخشبة''(بدائع ۲/ ۲۴۴)۔

علامہ تمرتاشی نے روزہ نہ ٹوٹنے کی صورتوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:''أو أدخل عوداً فی معقلته وطرفه خارج'' (تنویر الابصار مع الدر المختار ۳/ ۳۶۹)۔

علامہ حصکفیؒ اس کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: ''وإن غیبه فسد وکذا لو ابتلع خشبة أو خیطاً ولو فیه لقمة مربوطة إلا أن ینفصل منها بشئ۔ ومفاده أن استقرار الداخل فی الجوف شرط للفساد''(درمختار ۳/ ۳۶۹)۔

ہاں اگر آلات پانی سے تر تھے، یا اس میں مرہم یا تیل لگایا گیا تھا تو روزہ ٹوٹ جائے گا، جیسا کہ فقہاء نے لکھا ہے کہ تر انگلی شرمگاہ میں ڈالنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے، کیونکہ کچھ نہ کچھ شرمگاہ میں تراوٹ باقی رہ جاتی ہے۔

علامہ تمرتاشی اور علامہ حصکفی کا بیان ہے:''أو أدخل إصبعه الیابسة فیه أی دبره أو فرجها ولو مبتلة فسد، لبقاء شئ من البلة فی الداخل'' (تنویر الابصار والدر المختار مع رد المختار ۳/ ۳۶۹)۔

☆☆☆

صوم اور اس کو توڑنے والی بعض صورتیں

مولانا محمد حذیفہ بن محمود☆

۱- اس بارے میں اصل الاصول یہ ہے کہ جو چیز دماغ یا بطن کے جوف تک پہنچ جائے، جس کا پہنچنا عادی یا یقینی ہو، تو اس چیز سے روزہ ٹوٹ جائے گا، چاہے معتاد اور اصل منفذ سے پہنچے یا غیر معتاد اور غیر اصل منفذ سے، اور جو چیز دماغ یا بطن کے جوف تک عادۃً یا یقیناً نہیں پہنچتی اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ پس اعتبار جوف دماغ یا جوف بطن میں پہنچنے یا نہ پہنچنے کا ہے، معتاد منفذ اور راستہ سے ہو یا غیر معتاد منفذ اور راستہ سے ہو، یہی امام اعظم ابوحنیفہ کا مسلک ہے، منفذ معتاد جیسے منہ، ناک، مقعد وغیرہ، اور منفذ غیر معتاد جیسے دماغ یا پیٹ کا وہ زخم جو اندر تک گہرا ہو اور وہاں تک اتنا راستہ بن چکا ہو کہ اوپر ڈالی ہوئی دوا اندر تک پہنچ جائے، جس کو جائفہ اور آمہ کہا جاتا ہے، جیسا کہ اس تفصیل کو علامہ کاسانی نے بدائع الصنائع (۲/ ۲۴۳) میں بیان کیا ہے۔

احکام القرآن للتھانوی میں ہے:

"کل ما وصل إلی الجوف واستقر فیه مما یستطاع الامتناع عنه سواء کان وصوله من مجری الطعام والشراب أو من مخارق البدن التی هی خلقة فی بنیة الانسان أو من غیرها" (احکام القرآن ۱/۱۶۶)۔

تاتارخانیہ میں ہے:

"والمخارق المعتادة وغیرها سواء عند أبی حنیفة فیما یصل إلی

☆ دارالعلوم مدرسہ عربیہ تعلیم المسلمین لوناواڑہ، گجرات۔

الجوف والدماغ فی الفساد ''(تاتارخانیہ ۲/۱۰۳)۔

علامہ شامی لکھتے ہیں:

''فالمعتبر حقيقة الوصول حتى لو علم وصول اليابس أفسد أو عدم وصول الطرى لم يفسد وإنما الخلاف إذا لم يعلم يقينا فافسد بالطرى حكما بالوصول نظرا إلى العادة ونفياه''(ردالمحتار ۳/۳۷۶، کذا فی البحر الرائق ۲/۲۸۸)۔

نیز لکھتے ہیں:

''ولم يقيدوا لاحتقان والاستعاط والإقطار بالوصول إلى الجوف لظهوره فيها وإلا فلابد منه حتى لو بقي السعوط في الأنف ولم يصل إلى الرأس لا يفطر ''(۳/۳۷۶)۔

مذکورہ عبارات سے واضح ہورہا ہے کہ اعتبار وصول الی الجوف کا ہے، منفذ معتاد سے ہو یا غیر معتاد سے، ورنہ شئی داخل مفسد صوم نہیں۔

۲- کسی چیز کا بعینہ جوف تک پہنچنا مفسد ومفطر ہے، پس اگر کوئی چیز بعینہ نہ پہنچے، بلکہ اس کا اثر ونفع پہنچے تو وہ بھی مفسد نہیں۔

علامہ کاسانیؒ فرماتے ہیں:

''وكذا لو ادهن رأسه أو أعضاء فتشرب فيه أنه لايضره لأنه وصل إليه الأثر لا العين''(بدائع الصنائع ۲/۲۴۴)۔

نیز لکھتے ہیں:

''ولا بأس بأن يكتحل الصائم بالاثمد وغيره وإن وجد طعمه في حلقه....لما ذكرنا أنه ليس للعين منفذا إلى الجوف وإن وجد طعمه في حلقه فهو أثره لا عينه''(ایضا ۲/۲۶۸، کذا فی العنایۃ مع الفتح ۲/۳۳۰)۔

۳- مفسدات صوم کی تعیین کا تعلق ایک حد تک علم طب وتشریح سے بھی ہے۔

چنانچہ بعض مسائل کے اختلاف اور وجہ اختلاف کو ذکر کرتے ہوئے ''صاحب ہدایہ'' نے لکھا ہے:

''وهذا ليس من باب الفقه'' (فی حاشیۃ الفتح ۲/ ۳۳۴)۔

علامہ ابن نجیم'' لکھتے ہیں:

''قال في الهداية هذا ليس من باب الفقه لأنه متعلق بالطب'' (البحر الرائق ۲/ ۴۸۶)۔

علامہ شرنبلالی لکھتے ہیں:

''والأظهر أنه لا منفذ له......وكذا تقوله الأطباء''۔

اس کے ضمن میں ''علامہ طحطاوی'' فرماتے ہیں:

''إنما أسنده إليهم لأن هذا المقام يرجع إليهم فيه لكونه من علم التشريح'' (مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی/ ۳۶۴)۔

مرد کی پیشاب گاہ میں دوا ڈالنا مفسد صوم ہے یا نہیں؟ اس بارے میں امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے اختلاف کی بنیاد اس بات کو ذکر کیا گیا ہے کہ امام صاحب کی تحقیق میں مثانہ سے اوپر کوئی منفذ نہیں، جس سے دوا اوپر پیٹ میں جاسکے، لہٰذا وہ عدم فساد کے قائل ہوئے، اور امام ابو یوسف کی تحقیق میں مثانہ سے اوپر منفذ ہے، جس سے اوپر دوا جاسکتی ہے، پس وہ فساد کے قائل ہوئے، ظاہر ہے کہ اگر یہ طبی تحقیق بدل جاتی تو دونوں کے قول بدل جاتے، دونوں کی تحقیق یکساں ہوتی تو دونوں کے نزدیک مسئلہ ایک ہی ہوجاتا اور کوئی اختلاف باقی نہ رہتا۔

''صاحب ہدایہ'' نے اس مسئلہ کو اس طرح بیان کیا ہے:

''ولو أقطر في إحليله لم يفطر عند أبي حنيفة وقال أبو يوسف يفطر وقول محمد مضطرب فيه فكأنه وقع عند أبي يوسف أن بينه وبين الجوف منفذا ولهذا يخرج منه البول ووقع عند أبي حنيفة أن المثانة بينهما حائل

والبول یترشح منه وهذا لیس من باب الفقه‘‘(۲/ ۲۴۴فی حاشیہ الفتح، کذا فی البحر ۲/ ۲۴۳، المبسوط ۳/ ۶۸)۔

’’صاحب ہدایہ‘‘ کے اس بیان کے ذیل میں ’’محقق ابن ہمام‘‘ کی چشم کشا تحریر غور سے پڑھئے:

’’یفید أنه لا خلاف لو اتفقوا علی تشریح هذا العضو فإن قول أبی یوسف بالإفساد إنما هو بناء علی قیام المنفذ بین المثانة والجوف فیصل إلی الجوف ما یفطر فیها وقوله بعدمه بناء علی عدمه والبول یترشح من الجوف إلی المثانة فیجتمع فیها‘‘(فتح القدیر ۲/ ۲۴۴)۔

مذکورہ عبارات بالخصوص ’’ابن ہمام‘‘ کے قول ’’**لا خلاف لو اتفقوا علی تشریح هذا العضو**‘‘ سے واضح ہورہا ہے کہ مقام بول وغائط اور فرج مرأۃ سے داخل کی گئی دوا کے مفسد صوم ہونے، نہ ہونے میں بنیاد جوف تک پہنچنا اور نہ پہنچنا ہے، اور اس کا مدار طبی تحقیق پر ہے، یہی وجہ ہے کہ اقطار فی قبل المرأۃ کے مفسد ہونے میں امام صاحبؒ اور امام ابو یوسفؒ کے درمیان کوئی اختلاف نہ ہوا، کیونکہ اس سلسلہ میں دونوں کی تحقیق یکساں تھی۔

غرضیکہ اس موضوع کا تعلق ایک حد تک علم طب اور علم تشریح سے بھی ہے، طب وتشریح کے مطابق داخل کی گئی چیز جوف تک پہنچتی ہے تو وہ مفسد ہے، ورنہ مفسد نہیں۔

مذکورہ بالا بنیادی باتوں کی روشنی میں سوالات کے جوابات حسب ذیل ہیں:

۱- بعض مسلم اور غیر مسلم ڈاکٹروں سے تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ جس دوا کو زبان کے نیچے رکھا جاتا ہے، وہ تھوڑی ہی دیر میں پگھل کر منہ کی رال میں مل جاتی ہے، خدا تعالی نے بدن انسانی میں جگہ جگہ باریک رگیں اور مسامات بنائے ہیں، زبان کے نیچے کی ایسی ہی رگوں میں پگھلی ہوئی دوا کا انجذاب ہوجاتا ہے، پھر ان رگوں کے واسطہ سے وہ دوا دل پر اثر انداز ہوتی ہے، گویا یہ دوا حلق سے نیچے نہیں اترتی اور نہ ہی معدہ میں جاتی ہے، الا یہ کہ کوئی مریض دوا حلق

ہوئی رال کو نگلے، تو پھر رال کے ساتھ پگھلی ہوئی دوا بھی حلق سے نیچے اتر جائے گی۔

ظاہر ہے کہ جب دوا حلق سے نیچے نہیں اترتی اور جوف بطن میں نہیں پہنچتی تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا، تاہم کسی درجہ میں دوا ملی ہوئی رال کے نیچے اتر جانے کا احتمال اور اندیشہ ضرور ہے، گویا کہ اس طرح علاج کرنا روزہ کو فساد کی طرف لے جانا ہے، اس لئے عذر کے بغیر اس طرح دوا کا استعمال مکروہ ہوگا۔

لیکن اگر دوا ملی ہوئی رال حلق سے نیچے اتر جائے، مریض اس کو نگل لے - اور بظاہر یہ بات مشکل ہے کہ دوا ملی ہوئی رال کا کچھ نہ کچھ حصہ منہ میں باقی نہ رہے اور پھر تکلف شدید کے بغیر اس باقی حصہ کو نگلنے سے بچا جاسکے - پس اس صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا، قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

ہاں! البتہ اگر اضطرار اور سخت مجبوری کی وجہ سے اس طرح علاج کیا ہے، تو پھر کفارہ ساقط ہوجائے گا۔

اس مسئلہ کی نظائر یہ چند فقہی جزئیات بن سکتے ہیں:-

علامہ سرخسیؒ کا بیان ہے:

''وإذا ذاق الصائم بلسانه شيئاً ولم يدخل حلقه لم يفطر، لأن الفطر بوصول شئ إلى جوفه ولم يوجد'' (مبسوط ۳/۹۳)۔

صاحب ہدایہ تحریر فرماتے ہیں:

''ومن ذاق شيئا بفمه لم يفطر لعدم الفطر صورة ومعنى ويكره له ذلك لما فيه من تعريض الصوم على الفساد ويكره للمرأة أن تمضغ لصبيها الطعام إذا كان لها بد منه لما بينا ولا بأس إذا لم تجد منه بدا'' (ہدایہ مع الفتح ۲/۲۶۷)۔

''علامہ حصکفیؒ'' فرماتے ہیں:

''وكره ذوق شئ ومضغه بلا عذر'' (درمع الرد ۳/ ۳۹۵)۔

فتاویٰ ولوالجیہ میں ہے:

''ويكره للصائم مضغ العلك ولا يفطر أما الكراهة لأنه تعريض الصوم على الفساد من غير حاجة ولأنه تشبه بالأكل وكل من يراه يتهمه بذلك وأما عدم الفطر لأن شيئاً منه لم يجاوز حلقه ......'' (۲/ ۳۴۸، کذا فی الھدایۃ مع الفتح ۲/ ۲۶۷، والخانیۃ علی حاشیۃ الھندیہ ۱/ ۲۰۴، البحر ۲/ ۴۸۹، المبسوط ۳/ ۱۰۰)۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

''ولو مص الهليلج فدخل البزاق حلقه لم يفسد ما لم يدخل عينه....ولو مص سكرا حتى وصل الماء حلقه فعليه الكفارة'' (۱/ ۲۰۳، کذا فی البحر ۲/ ۴۷۷، التاتارخانیۃ ۲/ ۳۰۴، الولوالجیہ ۱/ ۲۱۸)۔

نیز لکھا ہے:

''إذا ابتلع سمسمة بين أسنانه لا يفسد صومه لأنه قليل وإن ابتلع من الخارج يفسد...وإن مضغها لا يفسد إلا أن يجد طعمها في حلقه'' (۱/ ۲۰۳، کذا فی الہدایۃ مع الفتح ۲/ ۲۵۹)۔

۲- انہیلر ایک قسم کا پمپ ہوتا ہے، جس کو منہ کے پاس لے جاکر پچکاری کی طرح دبا دیا جاتا ہے، دبانے اور اسپرے (SPRAY) کرنے سے پمپ میں سے ہوا اور اس کے ساتھ دوا سفوف اور پاؤڈر کی شکل میں نکلتی ہے، جو سانس کی نالی کے راستہ سے پھیپھڑے تک جاتی ہے، وہاں سے کہیں نہیں جاتی ہے، چونکہ سانس کی نالی کے قریب متصل ہی کھانے کی نالی ہوتی ہے جس سے چیز معدہ میں جاتی ہے، اس لئے یہ بات بعید از امکان ہے کہ اس دوا کا کوئی نہ کوئی جز کسی درجہ میں کھانے کی نالی میں اور پھر وہاں سے معدہ میں نہ جائے، اسی وجہ سے غالباً اس دوا کا ذائقہ بھی حلق میں محسوس ہوتا ہے۔

ظاہر ہے کہ اس طرح دوا یا غذا کا معدہ میں جانا مفسد صوم ہوتا ہے، اس لئے انہیلر کی وجہ سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا، قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

ہاں! البتہ اضطرار اور سخت مجبوری کی وجہ سے اس طرح علاج کیا ہے، تو پھر کفارہ معاف ہوجائے گا۔

لیکن اگر یقینی طور پر یہ معلوم ہوجائے کہ دوا کھانے کی نالی میں نہیں گئی تو پھر روزہ فاسد نہ ہوگا۔

درمختار میں ہے:

''أكل سمسمة من خارج يقطع ويكفر في الأصح إلا إذا مضغ بحيث تلاشت في فمه إلا أن يجد في حلقه كما مر'' (مع الرد ۳/۳۹۴)۔

فتاوی ہندیہ میں ہے:

''إذا ابتلع سمسمة بين أسنانه لا يفسد صومه لأنه قليل وإن ابتلع من الخارج يفسد۔۔۔۔وإن مضغها لا يفسد إلا أن يجد طعما في حلقه'' (۱/۲۰۳، کذا في الهداية مع الفتح ۲/۲۵۹)۔

۳- روزے کی حالت میں بھاپ لینا درست نہ ہوگا، بھاپ لینے سے روزہ فاسد ہوجائے گا، اس کا حکم وہی ہے جو دھوئیں کا ہے کہ بالقصد اندر داخل کرنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے، جیسا کہ فقہاء نے صراحت کی ہے۔

علامہ علاء الدین حصکفی کا بیان ہے:-

''لو أدخل حلقه الدخان أفطر أى دخان كان ولو عوداً أو عنبراً لو ذاكراً لإمكان التحرز عنه''۔

اس کے تحت ''علامہ شامی'' فرماتے ہیں:

''قوله (أدخل حلقه الدخان) أى باى صورة كان الإدخال حتى لو

تبخر ببخور فآواه إلی نفسه واشتمه ذاکراً لصومه أفطر لإمکان التحرز عنه ......''

(درمع الرد ۳/۳۶۶، کذا فی مراقی الفلاح/۳۶۱)۔

مگر چونکہ ساتھ میں دوا کا اثر ہونے کی وجہ سے اس میں صلاح بدن بھی ہے اور حلق کے راستہ سے آدمی کے اختیار سے اس کو داخل کیا جاتا ہے، اس بناپر یہ سمجھ میں آرہا ہے کہ قضا کے ساتھ کفارہ بھی لازم ہونا چاہئے، الا یہ کہ اضطرار اور سخت مجبوری کی حالت ہوتو پھر کفارہ نہ ہوگا۔

۴، ۵- پہلے وضاحت کی جاچکی ہے کہ مفسد صوم وہ چیز ہوتی ہے جو بعینہ معتاد یا غیر معتاد منفذ سے بطن یا دماغ کے جوف میں پہنچے، اور انجکشن کے ذریعہ جو چیز اندر پہنچائی جاتی ہے، چاہے وہ دوا ہو یا گلوکوز، وہ رگوں کے خون سے مخلوط ہوکر پورے بدن میں گردش کرتی ہے اور رگوں میں رہتی ہے، جوف بطن یا جوف دماغ میں نہیں جاتی، البتہ اس کا اثر ونفع بدن میں، بالخصوص اس جگہ جہاں تکلیف ہو، وہاں پہنچتا ہے— ظاہر ہے کہ جب وہ چیز پیٹ یا دماغ میں نہیں پہنچتی تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، عرف میں بھی اس کو کھانا، پینا نہیں کہا جاتا، یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی شخص غسل کرے یا اپنا سر بھگوئے یا تر کپڑا بدن پر ڈالے اور مسامات کے ذریعہ اس کا اثر بدن میں پہنچے اور ٹھنڈک محسوس ہو، خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کا عمل ثابت ہے، غرضیکہ انجکشن سے روزہ فاسد نہ ہوگا، چاہے اس کے ذریعہ گلوکوز چڑھایا جائے یا غذا کی ضرورت پوری کرنے والی کوئی اور دوا داخل کی جائے۔

چنانچہ صاحب ہدایہ لکھتے ہیں:

''والداخل من المسام لا ینافی کما لو اغتسل بالماء البارد''، وفی الکفایة تحته: ''فوجد برودة الماء فی کبده وذلک لایضره'' (۲/ ۲۵۷ مع الفتح)۔

''علامہ ابن ہمام'' تحریر فرماتے ہیں:

''لأن الموجود فی حلقه أثره داخلا من المسام والمفطر الداخل من المنافذ کالمدخل والمخرج لا من المسام الذی هو خلل البدن للاتفاق فی من

شرع فی الماء یجد بردہ فی بطنہ ولا یفطر" (۲/۳۳۰، کذا فی الشامی ۳/۳۶۷، البحر ۲/۲۷۶، المراقی مع الطحطاوی/۳۶۱)۔

ہاں البتہ عذر وضرورت شدیدہ کے بغیر ایسا انجکشن لینا مکروہ ہوگا جو غذا کی ضرورت پورا کرتا ہو، اسی طرح گلوکوز چڑھانا بھی مکروہ ہوگا، کیونکہ اس کی وجہ سے بھوک کا احساس کم ہوجاتا ہے اور ترک اکل وشرب سے پیدا ہونے والی کیفیت متحقق نہیں ہوتی، اور یہ روزے کی روح اور اس کے مقصود کے خلاف ہے، روزہ کا مقصود یہ ہے کہ شہوانی قوت کو توڑا جائے، بہیمانہ طاقت کو کم سے کم کیا جائے، ظاہر ہے کہ گلوکوز چڑھانے سے یا غذا کی ضرورت پوری کرنے والا یا طاقت پیدا کرنے والا انجکشن لینے سے یہ بات حاصل نہ ہوگی۔

لیکن اگر کسی انجکشن سے دوا پیٹ میں پہنچتی ہے تو پھر اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا، ڈاکٹروں سے تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ اب تک تو ایسا کوئی انجکشن یہاں نہیں آیا، جس سے دوا پیٹ میں جاتی ہو، کتا کاٹنے کے وقت پیٹ پر ناف سے قریب جو انجکشن لگایا جاتا ہے، اس میں بھی دوا پیٹ میں نہیں جاتی، بلکہ چمڑی کے نیچے کے پرت میں جاتی ہے، اس لئے اس سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

۶- براہ مقعد داخل ہونے والی چیز اس وقت مفسد ہوتی ہے، جب کہ وہ مقام حقنہ تک پہنچ جائے، مقام حقنہ سے وہ جگہ مراد ہے جہاں سے دوا آنت میں چلی جاتی ہے، یہ مقام ڈاکٹروں سے تحقیق کے مطابق چار پانچ انچ اندر رہتا ہے، جہاں سے دوا بڑی آنت میں جاتی ہے، قدیم طبی تحقیق کی طرح جدید طبی تحقیق کے مطابق بھی مقعد کے راستہ سے چیز اندر جاتی ہے، جب کہ وہ مقام حقنہ تک یعنی چار پانچ انچ اندر چلی جائے۔ لہذا:

(الف) بواسیری مسوں پر مرہم لگانے سے روزہ فاسد نہ ہوگا کیونکہ بواسیری مسے اندر مقام حقنہ تک نہیں ہوتے، ایک دو انچ ہی اندر ہوتے ہیں، اس وجہ سے اس مرہم کے آنت میں چلے جانے کا احتمال نہیں ہوتا۔

درمختار میں ہے:

”ولو بالغ فی الاستنجاء حتی بلغ موضع الحقنة فسد وهذا قلما یکون ولو کان فیورث داء عظیما“ (درمختار مع ردالمحتار ۳؍۳۶۹)۔

(ب) امراض معدہ کی تحقیق کے لئے جو آلہ مقعد میں داخل کیا جائے گا، ظاہر ہے کہ وہ مقام حقنہ سے بھی آگے بڑھ جائے گا، پس جو آلہ داخل کرکے نکال لیا گیا، اگر اس آلہ کے ساتھ کوئی دوا یا پانی وغیرہ کی تری لگی ہوئی تھی تو اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا، اور اگر کوئی دوا یا کسی قسم کی کوئی تری نہیں تھی تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔

درمختار میں ”غیر مفسد صوم“ چیزوں کے بیان میں لکھا ہے:

”أو أدخل عوداً ونحوه فی مقعدته وطرفه خارج وإن غیبه فسد...ومفاده إن استقرار الداخل فی الجوف شرط للفساد أو أدخل إصبعه الیابسة فیه أی فی دبره أو فرجها ولو مبتلة فسد“ (حوالہ بالا، کذا فی مراقی الفلاح ۳۶۱)۔

(ج) جو سیال یا غیر سیال دوا مقعد میں ڈالی گئی، اگر وہ مقام حقنہ سے نیچے ڈالی گئی ہے تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا کیونکہ یہ دوا اندر نہیں جائے گی، بلکہ جدید طبی تحقیق کے مطابق تو دوا جہاں ڈالی گئی ہے وہیں اس کا انجذاب ہوجاتا ہے، ہاں! اگر مقام حقنہ تک یعنی چار-پانچ انچ اندر ڈالی گئی ہے، جیسا کہ حقنہ (پچکاری) میں ہوتا ہے، تو پھر روزہ فاسد ہوجائے گا، کیونکہ وہاں اندر دوا چلے جانے کا راستہ ہے، جس سے وہ داخل ہوسکتی ہے۔

”علامہ تمرتاشی“ لکھتے ہیں:-

”احتقن أو استعط......قضی فقط“ (تنویر الابصار مع الدر المختار فی حاشیہ ردالمحتار ۳؍۳۷۶)۔

ہدایہ میں ہے:

”ومن احتقن أو استعط أو أقطر فی أذنه لقوله صلی الله علیه وسلم

الفطر مما دخل ولوجود معنى الفطر وهو وصول مافيه صلاح البدن إلى الجوف ولا كفارة عليه لانعدامه صورة''(مع الفتح ۲/۲۶۶)۔

شامی میں ہے:

''ولم يقيد والاحتقان والاستعاط والإقطار بالوصول إلى الجوف لظهوره فيها وإلا فلا بد منه حتى لو بقي السعوط في الأنف ولم يصل إلى الرأس لا يفطر''(۳/۳۷۶)۔

مذکورہ بالا تفصیل میں جن صورتوں میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے ان میں صرف قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں۔

۷- تمہید کے ذیل میں گزر چکا ہے کہ مفسد صوم وہ چیز ہوتی ہے جو عادۃً یا یقیناً منفذ معتاد یا غیر معتاد سے بطن یا دماغ کے جوف میں پہنچ جائے، اور یہ بھی گزر چکا ہے کہ زیر بحث موضوع کے بعض احکام ومسائل کا تعلق قدیم طبی تحقیق سے ہے- ظاہر ہے کہ جن اعضاء سے متعلق احکام ومسائل کی بنیاد قدیم طبی تحقیق پر ہے، اگر جدید طبی تحقیق سے ان اعضاء کی تشریح قدیم طبی تحقیق کی بنسبت مختلف ثابت ہوجائے، تو اس پر مبنی احکام ومسائل بھی مختلف ہوجائیں گے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قدیم طبی تحقیق پر مبنی، پیشاب گاہ اور شرمگاہ سے متعلق بیان کئے گئے احکام اور جدید طبی تحقیق کے مطابق ثابت ہونے والے احکام، دونوں کو علیحدہ علیحدہ بیان کیا جائے۔

قدیم طبی تحقیق کے مطابق مسئولہ صورتوں کے جوابات:

مرد کی پیشاب گاہ سے متعلق قدیم تحقیق یہ ہے کہ مرد کے مثانہ سے اوپر جوف بطن تک کوئی منفذ نہیں ہے، اس لئے مرد کی پیشاب گاہ میں دوا ڈالنا مفسد صوم نہ ہوگا، جب کہ عورت کی پیشاب گاہ میں دوا ٹپکانا مفسد صوم ہوگا، کیونکہ عورت کے مثانہ سے اوپر تک منفذ موجود ہے۔

ردالمحتار میں ہے: "قوله (على المذهب) أي قول أبي حنيفة ومحمد معه في الأظهر وقال أبو يوسف يفطر والاختلاف مبني على أنه هل بين المثانة

والجوف منفذاً أو لا وهو ليس باختلاف على التحقيق والأظهر أنه لا منفذ له وإنما يجتمع البول فيها بالترشيح كذا يقول الأطباء......فإن المثانة لا منفذ لها على قولهما وعلى قول أبي يوسفؒ وإن كان لها منفذ إلى الجوف إلا أن المنفذ الآخر المتصل بالقصبة منطبق لاينفتح إلا عند خروج البول فلم يعط للقصبة حكم الجوف''(۳/۴۷۲)۔

''وفي الدر المختار ايضاً: ''وأما في قبلها فمفسد إجماعا لأنه كالحقنة''(۳/۴۷۳مع الرد،کذا فی البدائع ۲/۲۴۴)۔

''وفي البدائع أيضاً: ''وأما الإقطار في قبل المرأة فقد قال مشائخنا أنه يفسد صومها بالإجماع لأن لمثانتها منفذا فيصل إلى الجوف كالإقطار في الأذن''(البدائع ۲/۲۴۴)۔

مذکورہ تفصیل کے مطابق ظاہر ہے کہ مرد کے مثانہ میں نلکی پہنچائی تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا، چاہے اس نلکی کے ساتھ کوئی دوا یا تری بھی ہو، اور اگر عورت کے مثانہ تک نلکی پہنچائی گئی تو اگر اس کے ساتھ کوئی دوا یا تری ہوگی تو روزہ فاسد ہوگا ورنہ نہیں۔

عورت کی شرمگاہ کے متعلق قدیم طبی تحقیق کے مطابق مسئلہ یہ ہے کہ اس میں کوئی دوا وغیرہ ڈالی گئی یا لکڑی یا انگلی داخل کی گئی اور اس کے ساتھ دوا یا تری تھی تو روزہ فاسد ہوگا، ظاہر ہے کہ اس کی وجہ یہی ہے کہ عورت کے فرج داخل سے اوپر جوف بطن میں کسی چیز کے چلے جانے کا امکان ہے۔

درمختار میں ہے:

''أو أدخل إصبعه اليابسة فيه أي في دبره أو فرجها ولو مبتلة فسد ولو أدخلت قطنة إن غابت فسد وإن بقي طرفها في فرجها الداخل لا'' (۳/۳۶۹)۔

پس اگر عورت کی شرمگاہ میں سیال یا غیر سیال دوا رکھی گئی یا کوئی آلہ اس راستہ سے رحم تک پہنچایا گیا، جس کے ساتھ دوا یا تری تھی تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔

جدید طبی تحقیق کے مطابق صورت مسئولہ کے احکام:

(الف) پیشاب گاہ سے متعلق جدید طبی تحقیق یہ ہے کہ مرد وعورت دونوں کی پیشاب گاہ سے اندرون کا حصہ یکساں ہوتا ہے یعنی دونوں کے مثانہ سے اوپر کسی چیز کے جانے کا کوئی امکان نہیں ہوتا—پس اس تحقیق کی روشنی میں اب حکم یہ ہوگا کہ —

مرد وعورت کے جسم میں مثانہ تک نلکی پہنچائی گئی تو روزہ فاسد نہ ہوگا، چاہے ساتھ میں دوا یا پانی وغیرہ کی تری ہو یا نہ ہو، کیونکہ وہ دوا یا تری معدہ میں نہیں جاسکتی۔

(ب) خواتین کی شرمگاہ سے متعلق جدید طبی تحقیق یہ ہے— جیسا کہ بعض مسلم اور غیر مسلم ڈاکٹروں سے تحقیق کرنے سے معلوم ہوا— کہ سیال یا غیر سیال دوا رکھی جاتی ہے، تو جہاں رکھی جاتی ہے وہاں سے آگے نہیں بڑھتی، بلکہ وہیں باریک رگوں اور مسامات میں اس کا انجذاب ہوجاتا ہے، تاہم اگر اس کو کوشش سے آگے بڑھایا جائے تو وہ آگے رحم میں جاسکتی ہے، اس سے آگے معدہ تک نہیں جاسکتی، نہ شرمگاہ سے معدہ تک چیز کے پہنچنے کا کوئی راستہ ہے اور نہ ہی رحم سے کسی چیز کے معدہ تک پہنچنے کا کوئی امکان ہے۔

پس اس تحقیق کی روشنی میں اب حکم یہ ہوگا کہ:

خواتین کی شرمگاہ میں سیال یا جامد دوا رکھی گئی تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا؛ کیونکہ یہ اندر رکھی ہوئی دوا جہاں رکھی گئی ہے اس جگہ سے آگے نہیں بڑھتی، اور اگر اندر دور تک داخل کی جائے تب بھی وہ رحم سے معدہ میں نہیں جاسکتی، اس طرح کوئی آلہ یا ہاتھ شرمگاہ میں داخل کیا گیا یا شرمگاہ سے رحم تک پہنچایا گیا تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا، چاہے ساتھ میں کوئی دوا یا تری ہو یا نہ ہو؛ کیونکہ دوا یا تری معدہ تک نہیں جاسکتی، واللہ اعلم۔

☆☆☆

افطار صوم اور پیش آنے والے جدید مسائل

مولانا رحمت اللہ ندوی ☆

مفطرات صوم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل اعتبار اور معیار غذا یا دوا یا کسی ایسی چیز کا نگلنا ہے، جس میں غذائیت چاہے نہ ہو لیکن باہر سے اندر پہنچائی گئی ہو۔

اسی طرح براہ راست مذکورہ بالا چیزوں میں سے کوئی چیز معدہ یا دماغ تک پہنچے، تب بھی روزہ ٹوٹ جائے گا، جیسے جائفہ (پیٹ کا گہرا زخم) یا آمہ (دماغ تک پہنچنے والا زخم) پر دوا رکھنا، لیکن اگر بالواسطہ پہنچے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا جیسے انجکشن وغیرہ، خواہ گلوکوز کا ہو یا خون کا، اسی لئے ان اعضاء میں دوا ڈالنے یا غذا پہنچانے سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا جن کا منفذ دماغ یا معدہ کی طرف ہے۔ جیسے حقنہ (پچھلے مقام سے دوا پہنچانا) یا ناک میں دوا یا تیل وغیرہ کا ڈالنا۔

روزہ کی حالت میں انجکشن:

روزہ کی حالت میں وہ انجکشن جس سے دوا براہ راست معدہ تک نہیں پہنچتی اور نہ ہی اس سے مریض کو غذا فراہم ہوتی ہے، علماء کے نزدیک بالاتفاق ایسا انجکشن لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

البتہ وہ انجکشن جس کا مقصد مریض کو غذا فراہم کرنا ہے، اس میں علماء کا اختلاف ہے، ایک طبقہ کا خیال ہے کہ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جب کہ دوسرے طبقہ کی رائے ہے کہ روزہ تو نہیں ٹوٹتا البتہ احتیاطاً اس قسم کا انجکشن نہیں لگوانا چاہیے۔

☆ مدرسہ فلاح المسلمین، تیندوہ، رائے بریلی۔

عصر حاضر کے مشہور فقیہ علامہ ڈاکٹر یوسف القرضاوی اپنے فتاویٰ میں اس پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''وہ انجکشن جن کی دوائیں معدہ تک نہیں جاتیں یا بالفاظ دیگر جن کا مقصد مریض کو غذا فراہم کرنا نہیں ہوتا، ان کے لگانے میں کوئی حرج نہیں، اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔

البتہ انجکشن کی وہ قسمیں جن کا مقصد مریض کو غذا فراہم کرنا ہوتا ہے مثلاً گلوکوز کا پانی چڑھانا وغیرہ تو اس سلسلہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ ایسی چیزوں کا وجود نہ حضور کے زمانے میں تھا اور نہ سلف صالحین کے دور میں، یہ عصر جدید کی ایجاد ہے۔

علماء کے ایک طبقے کا خیال ہے کہ اس قسم کے انجکشن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جب کہ دوسرا طبقہ روزے کی حالت میں مریض کے لیے اس کے استعمال کو جائز قرار دیتا ہے۔

اگر چہ میں دوسرے طبقے کی رائے کو قابل ترجیح سمجھتا ہوں، تاہم احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ روزے کی حالت میں اس قسم کے انجکشن سے پرہیز کرنا چاہیے۔ رمضان کی راتوں میں یہ انجکشن لئے جاسکتے ہیں، اور اگر دن کے وقت اس انجکشن کا لگانا ضروری ہو تو اللہ تعالیٰ نے ویسے ہی مریض کے لیے روزے معاف کئے ہیں۔ اس قسم کے انجکشن سے معدہ میں براہ راست کوئی غذا تو نہیں پہنچتی البتہ اس کے استعمال سے بدن میں ایک قسم کا نشاط اور قوت آجاتی ہے اور یہ بات روزے کے منافی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جو روزے ہم پر فرض کئے ہیں تو اس کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ہم بھوک پیاس کی تکلیف کو محسوس کرسکیں۔ اگر اس قسم کے انجکشن کی عام اجازت دے دی جائے تو صاحب حیثیت حضرات اس کا استعمال عام کردیں گے تاکہ وہ بھوک، پیاس کی تکلیف کو کم سے کم کرسکیں اور یوں روزے کا ایک مقصد فوت ہوجائے گا (فتاویٰ یوسف القرضاوی ۱/ ۱۶۷، ۱۶۸)۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی رائے ہے کہ انجکشن سے چونکہ عموماً رگوں کے واسطہ سے دماغ یا معدہ تک چیزیں پہنچتی ہیں لہذا روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

وہ اس سلسلہ میں تحریر کرتے ہیں:

''انجکشن کے ذریعہ جو چیزیں جسم میں داخل کی جاتی ہیں، وہ عموماً رگوں کے واسطہ سے قلب و دماغ یا معدہ تک پہنچتی ہیں اور ایک ایسی راہ سے گذرتی ہیں جو اس کی راہ اور فقہاء کی زبان میں ''منفذ'' نہیں ہے'' (جدید فقہی مسائل ۱/۱۷۹)۔

حاصل کلام پیش کرتے ہوئے آگے تحریر کرتے ہیں:

''حاصل یہ ہے کہ انجکشن کے ذریعہ چاہے خون پہنچایا جائے یا دوا، مفسدِ صوم نہ ہوگا۔ چونکہ گلوکوز وغیرہ کی نوعیت بھی یہی ہوتی ہے کہ رگوں کے واسطہ سے پہنچایا جاتا ہے، معدہ یا دماغ کے کسی منفذ کے ذریعہ نہیں پہنچایا جاتا، اس لیے روزہ نہیں ٹوٹے گا، واللہ اعلم'' (ایضاً/ص ۱۸۲)۔

مفتی عبد الرحیم لاجپوری صاحبؒ کی بھی یہی رائے ہے کہ انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا (فتاوی رحیمیہ ۲/۳۹)۔

مفتی محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ صاحب صاف تحریر فرماتے ہیں:

''کسی بھی انجکشن کے لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اور رگ اور بازو دونوں میں انجکشن لگانے کا ایک ہی حکم ہے'' (آپ کے مسائل اور ان کا حل ۳/۲۸۸)۔

ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

''انجکشن کی دوا اگر براہ راست معدہ یا دماغ میں نہ پہنچے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا''

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ۳/۲۸۸)۔

ایک اور استفتاء کے جواب میں تحریر کرتے ہیں:

''گلوکوز کو لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا بشرطیکہ یہ گلوکوز کسی عذر کی وجہ سے لگایا جائے، بلا عذر گلوکوز چڑھانا مکروہ ہے'' (آپ کے مسائل اور ان کا حل ۳/۲۸۸)۔

مزید لکھتے ہیں:

عذر کی وجہ سے رگ میں بھی انجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا صرف طاقت کا انجکشن

لگوانے سے روزہ مکروہ ہوجاتا ہے، گلوکوز کے انجکشن کا بھی یہی حکم ہے''۔

شیخ عبدالعزیز محمد سلمان اس مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

''و أما الإبرة فهي تنقسم إلى قسمين: إبرة دوائية، وإبرة غذائية، فإيصال الأغذية بالإبرة حقنا في الدم أو شرباً أو يصالها إلى الجوف بأي طريق، فلاشک في فطره بها، لأنها في معنى الأكل والشرب من غير فرق''۔

وأما إيصال الدواء بالإبرة فعلى القول الأول يفطر، وعلى ما اختاره الشيخ تقي الدين، فالذي يظهر لي أنها لا تفطر، والذي تطمئن إليه النفس تجنبها'' (الأسئلہ والأجوبہ الفقہیہ ۲/۱۴۹)۔

اس عبارت کا خلاصہ اور حاصل یہ ہے کہ انجکشن اگر بطور غذا ہو، خواہ رگوں میں ہو یا خون میں یا کسی اور طریقہ سے تو بلاشبہ اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، کیونکہ یہ اکل وشرب کے مفہوم میں ہے، لیکن اگر بطور دوا ہو تو پہلے قول کے مطابق روزہ ٹوٹ جائے گا، اور شیخ تقی الدینؒ نے اسے اختیار کیا ہے کہ اس سے روزہ اگر چہ نہیں ٹوٹے گا لیکن پرہیز بہتر ہے۔

اس کے آگے مزید لکھتے ہیں:

''انجکشن کی وہ قسم جو بطور غذا استعمال ہوتی ہے اس سے جسمانی غذائیت کی کمی پوری کی جاتی ہے اور وٹامن حاصل ہوتا ہے جیسے گلوکوز، بلاشبہ اس طرح کے انجکشن سے روزہ ٹوٹ جائے گا، کیونکہ اطباء کا کہنا ہے کہ ہر غذائی مادہ جسے انسان استعمال کرتا ہے اس سے بدن انسانی کو فائدہ اسی وقت ملتا ہے جب کہ وہ گلوکوز میں تحویل ہوجاتا ہے، اسی وجہ سے اسپتالوں میں ہر اس مریض کو گلوکوز چڑھایا جاتا ہے جس کے لیے از خود کھانا دشوار ہوتا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ یہ گلوکوز کھانے کے قائم مقام ہے لہذا کھانے کی طرح مفطر صوم ہے'' (الأسئلۃ والأجوبۃ الفقہیہ ۲/۱۴۹)۔

چونکہ عربی عبارت طویل ہے اس وجہ سے یہاں صرف خلاصۂ کلام پیش کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

مذکورہ بالا عبارت میں شیخ نے جو اطباء کا قول نقل کرکے گلوکوز کو اکل کا قائم مقام مان کر اسے مفسد صوم قرار دیا ہے، وہ ناچیز کی رائے میں درست نہیں ہے، کیونکہ یہ غذا براہ راست معدہ کو نہیں پہنچ رہی ہے بلکہ بالواسطہ پہنچ رہی ہے، دوسری وجہ یہ ہے کہ اصل اور قائم مقام میں حکماً بہت سی چیزیں مختلف ہوتی ہیں، بالکلیہ جو اصل کا حکم ہے، من وعن خلف اور بدل کو نہیں دیا جاتا، ورنہ پھر بدل، بدل نہیں رہے گا بلکہ اصل بن جائے گا۔

درست یہی معلوم ہوتا ہے کہ کسی بھی طرح کے انجکشن سے روزہ نہ ٹوٹے، البتہ بلاوجہ کے انجکشن کو خواہ غذا ہو یا دوا مستحسن قرار نہیں دیا جائے گا، مجبوری کی صورت میں بلا کراہت جائز ہوگا۔

معلوم ہونا چاہیے کہ اگر کوئی شخص مریض ہے تو افطار کرکے بعد میں روزہ کی قضا کرسکتا ہے۔ ''وإن كنتم مرضى أو على سفر فعدة من أيام أخر'' یا روزہ افطار کرکے انجکشن وغیرہ لے سکتا ہے۔لیکن اگر بیمار نہیں ہے تو بہرصورت اس کے حق میں بہتر یہی ہے کہ وہ اپنے روزہ کو ان چیزوں سے بھی بچائے اور احتیاط برتے جن کے مفطر ہونے اور نہ ہونے میں اطباء کا اختلاف ہے۔ارشاد نبوی ہے:

''دع مايريبک إلى ما لا يريبک'' (شک وشبہ والی چیز چھوڑ کر غیر مشکوک اور غیر مشتبہ چیز کو اپناؤ)۔

یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ مریض اور غیر مریض (جس کو اپنے مریض ہونے کا اندیشہ ہو حالانکہ وہ مریض نہ ہو) کا دارومدار طبیب مسلم پر ہے۔

دماغ، جوف اور معدہ تک پہنچنے والی اشیاء:

براہ راست دماغ، یا جوف یا معدہ میں غذا یا دوا کے پہنچنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اسی طرح ان اعضاء کے اندر دوا یا غذا پہنچانے سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا جن کا براہ راست ان سے تعلق ہے یا ان کے درمیان منفذ ہے لیکن جس عضو کا منفذ دماغ یا جوف یا معدہ کی طرف نہیں ہے اس عضو میں دوا کے پہنچنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

اس سلسلہ میں مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب تحریر فرماتے ہیں:

"مختلف ڈاکٹروں سے تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ کان اور دماغ یا معدہ کے درمیان کوئی منفذ نہیں ہے، بلکہ کان کے سرے پر ایک پردہ موجود ہے جو اس راستہ کو بند کر دیتا ہے، اس کے برخلاف آنکھ کا حلق کی طرف منفذ موجود ہے، چنانچہ تجربہ ہے کہ کان میں جو دوائیں ڈالی جاتی ہیں آدمی اس کا مزا محسوس نہیں کرتا، اور آنکھ کی دواؤں کا ذائقہ فوراً حلق میں محسوس ہوتا ہے اس لیے آنکھ میں سیال دواؤں کا ڈالنا مفسد صوم ہونا چاہئے، اور کان میں ڈالی جانے والی دواؤں کو بھی ازراہ احتیاط ناقضِ صوم مان لیا جائے گا (جدید فقہی مسائل ۱/۱۸۵)۔

امام نوویؒ شرح مہذب میں تحریر فرماتے ہیں:

"وأما السعوط فإن وصل إلى الدماغ أفطر بلا خلاف"۔

(نسوار (ناک میں چڑھانے کی دوا) اگر دماغ تک پہنچ جائے تو بالاتفاق روزہ ٹوٹ جائے گا)۔

آگے تحریر کرتے ہیں:

"لو أوصل الدواء إلى داخل لحم الساق أو غرز فيه سكيناً أو غيرها فوصلت مخه لم يفطر بلا خلاف لأنه لا يعد عضواً مجوفاً" (کتاب المجموع شرح المہذب ۶/۳۲۷)۔

(اگر دوا پنڈلی کے گوشت میں پہنچائے یا اس میں کوئی چھری وغیرہ چبھوئے اور گودے تک پہنچ جائے تو بالاتفاق روزہ نہیں ٹوٹے گا کیونکہ وہ عضو مجوف میں شمار نہیں)۔

علامہ محدث سید محمد یوسف بنوریؒ صاحب "معارف السنن" میں رقم طراز ہیں:

"كل ما يصل إلى الدماغ أو الجوف فهو مفسد للصوم عندنا" (معارف السنن ۵/۵۱۰)۔

(ہمارے نزدیک دماغ یا جوف تک پہنچنے والی ہر چیز مفسد صوم ہے)۔

آگے تحریر فرماتے ہیں:

''إن التحقيق أن بين الجوفين منفذا أصليا، فما وصل إلى جوف الرأس يصل الى جوف البطن'' (معارف السنن ۵/۵۱۱)۔

(تحقیق یہی ہے کہ جوفین کے مابین ایک اصلی منفذ ہے، لہٰذا جو شئی جوفِ راس تک پہنچی ہے وہ جوف بطن تک بھی پہنچتی ہے)۔

شیخ ابو بکر الجزائری اپنی کتاب ''منہاج المسلم'' میں مفطرات صوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ما وصل إلى الجوف بالمبالغة في المضمضة والاستنشاق في الوضوء وغيره'' (منہاج المسلم/ ۳۱۴) (وضو وغیرہ میں مبالغہ کے ساتھ کلی کرنے یا ناک میں پانی ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا)۔

مزید تحریر کرتے ہیں:

''وصول ما ليس بطعام أو شراب إلى الجوف بواسطة الفم كابتلاع جوهرة أو خيط لما روى أن ابن عباس رضي الله عنهما قال: الصوم لما دخل وليس لما خرج يريد رضي الله عنه بهذا أن الصوم يفسد بما يدخل في الجوف، لا بما يخرج كالدم والقئ'' (منہاج المسلم/ص ۳۱۴)۔

(مفطرات صوم میں منہ کے ذریعہ جوف تک ایسی چیز کا پہنچنا بھی ہے جو کھانے پینے کی چیز نہ ہو جیسے جوہر یا کسی ڈورے کا نگلنا۔ کیونکہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں: روزہ اندر پہنچنے والی چیز سے فاسد ہوتا ہے نہ کہ باہر نکلنے والی چیز سے، اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ روزہ جوف میں کسی شئی کے داخل ہونے سے فاسد ہوتا ہے نہ کہ کسی چیز کے اندر سے باہر نکلنے سے، جیسے خون اور قئی)۔

مؤلف ''کتاب الفقہ علی المذاہب الأربعۃ'' مفطراتِ صوم کے بیان میں مالکیہ کا

مسلک نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''وصول أی شئ إلی المعدۃ، سواء کان مائعاً أو غیرہ عمداً بدون عذر سواء وصل من الأعلی أو من الأسفل، لکن ماوصل من الأسفل لا یفسد الصوم إلا إذا وصل من منفذ، کالدبر، فلا یفسد الصوم بسریان زیت أو نحوہ من المسام إلی المعدۃ'' (کتاب الفقہ علی المذاہب الأربعہ ۱/ ۵۶۳)۔

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ معدہ تک کسی چیز کا پہنچنا مفسد صوم ہے خواہ وہ شئ سیال ہو یا غیر سیال، خواہ اوپر سے پہنچے یا نیچے سے، جیسے دبر، لہذا اگر مسامات سے معدہ تک پہنچے تو مفسد نہیں، جیسے تیل وغیرہ کا مسامات میں سرایت کرنا۔

دھواں یا بھاپ کا حکم:

دھواں یا بھاپ حلق کے نیچے اگر قصداً وارادۃً منہ یا کان یا آنکھ یا ناک وغیرہ کے ذریعہ (جن کا منفذ حلق کی طرف ہے) سے پہنچایا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ لیکن اگر بلاقصد و ارادہ ازخود حلق میں داخل ہوجائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ جیسے گردوغبار، مکھی، مچھر وغیرہ، چنانچہ مؤلف ''کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ'' نے مالکیہ کا مسلک اس سلسلہ میں یہ نقل کیا ہے:

''وصول مائع إلی الحلق من فم أو أذن أوعین أو أنف وفی حکم المائع البخور وبخار القدر إذا استنشقھما فوصلا إلی حلق، وکذلک الدخان الذی اعتادہ الناس شربہ، وھو مفسد للصوم بمجرد وصولہ إلی الحلق، وإن لم یصل إلی المعدۃ'' (کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ۱/ ۵۶۳)۔

یعنی منافذ کے ذریعہ حلق تک کسی سیال چیز کا پہنچنا مفسد صوم ہے اور سیال کے حکم میں دھونی اور بھپارہ ہے، اگر دھونی یا بھپارہ ناک سے لے اور حلق تک پہنچ جائے اور اسی طرح حقہ، بیڑی وغیرہ کا دھواں ہے جس کے لوگ عادی ہیں۔ یہ چیزیں محض حلق تک پہنچنے سے روزہ توڑ دیں گی خواہ معدہ تک نہ پہنچیں۔

حنفیہ کے مسلک کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ولا يفطر أيضاً بشم الروائح العطرية كالورد والنرجس ولا يفطر بدخول غبار طريق أو غربلة دقيق، أو ذباب أو بعوض إلى حلقه رغماً عنه''

(کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ۱/۵۶۶)۔

(خوشبو سونگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا جیسے گلاب اور نرگس اور راستہ کا غبار یا آٹا یا مکھی یا مچھر وغیرہ، اگر بلا اختیار داخل ہوجائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا)۔

صاحب ''معارف السنن'' تحریر فرماتے ہیں:

دھواں اگر از خود داخل ہوجائے تو مفسد نہیں ہے، لیکن اگر قصداً داخل کرے تو مفسد ہے، یہی حکم عود وغیرہ سے دھونی لینے کا ہے۔ البتہ خوشبو سونگھنا مفسد نہیں (معارف السنن ۵/۵۱۱)۔

مؤلف ''مظاہر حق'' تحریر فرماتے ہیں:

''جو شخص قصداً اپنے فعل سے کسی چیز کا دھواں اپنے دماغ یا پیٹ میں داخل کرے گا تو اس کا روزہ فاسد ہوجائے گا تو بعید نہیں کہ کفارہ بھی لازم ہوجائے، کیونکہ ان کا دھواں نہ صرف یہ کہ قابل انتفاع ہے بلکہ اکثر دواءً استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح سگریٹ، بیڑی اور حقہ کا دھواں داخل کرنے کی صورت میں بھی کفارہ لازم ہوسکتا ہے'' (مظاہر حق جدید ۲/ ۶۳۴، نیز مرض ومعالج کے اسلامی احکام ص ۱۴۰)۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی بھپارہ کے تعلق سے تحریر فرماتے ہیں:

''بعض یونانی اور آیورویدک دواؤں میں استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ ان کو جوش دیتے ہوئے پانی میں ڈال کر اس کا بھاپ لیا جاتا ہے جس کا اثر بلا تاخیر حلق بلکہ سینہ تک پہنچتا ہے، اس کو بھپارہ کہتے ہیں۔ اس طرح بھپارہ لینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص قصداً حلق میں دھواں داخل کرے تو اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا۔ ظاہر ہے کہ یہی حکم بھپارہ کا بھی ہوگا تو اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا۔ علامہ شرنبلالی لکھتے ہیں:

''من أدخل بصنعه دخانا حلقه بأی صورة کان الإدخال فسد صومه، سواء کان دخان عنبر أو عود أو غیرهما'' (جدید فقہی مسائل ۱/ ۱۸۸)۔

امام شافعیؒ کے یہاں مبطلاتِ صوم گیارہ ہیں: ان میں سے ایک '' دخول عین إلی ما یسمی جوفا من منفذ مفتوح'' ہے (الیاقوت النفیس/ ۶۶)۔

یعنی عین کا کھلے منفذ سے ایسی چیز میں داخل ہونا جسے جوف کہا جاتا ہے۔ محشی لکھتے ہیں: اگر عین نہیں ہے بلکہ اثر ہے جیسے ذائقہ یا بوتو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ خواہ یہ جوف میں پہنچ جائے۔

میری رائے ہے کہ بھپارہ اگر بحالت صوم پھیپھڑے وغیرہ کے مریض کے لیے ناگزیر ہوتو دواءً بھپارہ لے سکتا ہے۔ لیکن اگر روزہ کی حالت میں نہ لینے سے حالت بہتر رہتی ہے اور طبیعت نہیں بگڑتی ہے تو بلاعذر بھپارہ لینا مفسد صوم ہوگا۔

یوں تو پھیپھڑے کے مریض کو شرعاً روزہ نہ رکھنے اور افطار کر لینے کی رخصت ہے لیکن اگر روزہ رکھنے کی پوزیشن میں ہو لیکن بھپارہ ناگریز ہوتو آکسیجن اور ہوا کی طرح اس کے لیے بھپارہ کی گنجائش ہونی چاہیے۔ اور سانس کے ذریعہ آکسیجن (Oxygen Inhalation) لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مؤلف ''مریض ومعالج کے اسلامی احکام'' ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب نے بھی دیگر علماء کی طرح بھاپ اور انہیلر سے روزہ ٹوٹ جانے کی رائے ظاہر کی ہے لیکن اس پر کوئی دلیل نقل نہیں کی ہے۔

وہ تحریر فرماتے ہیں:

''کسی دوا مثلاً (Tinct Benzoin Co) کی بھاپ لینے اور تنگی تنفس میں (INHALER) کے استعمال کا بھی یہی حکم ہے، اسی طرح (MENTHOL) وغیرہ سونگھنے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے'' (مریض ومعالج کے اسلامی احکام/ ۱۴۰)۔

حقنہ کا حکم:

حقنہ (مقعد سے دوا معدہ تک پہنچانا) مفطر صوم ہے (ملاحظہ ہو: مرض وعلاج کے اسلامی احکام ر۱۲۰)۔

امام نوویؒ شرح مہذب میں تحریر فرماتے ہیں:

''أما الحقنة فتفطر علی المذهب، وبه قطع المصنف والجمهور......قال أصحابنا: سواء كانت الحقنة قليلة أو كثيرة، وسواء وصلت إلی المعدة أم لا، فهي مفطرة بكل حال عندنا'' (کتاب المجموع شرح المہذب ۶ر ۲۷۲)۔

حقنہ مذہب شافعی کے مطابق مفطر صوم ہے، مصنف اور جمہور کا اسی پر فیصلہ ہے...... ہمارے اصحاب کا کہنا ہے کہ خواہ حقنہ تھوڑا ہو یا زیادہ، خواہ معدہ تک پہنچے یا نہ پہنچے، ہمارے نزدیک بہر صورت مفطر ہے۔

مالکیہ کے یہاں اگر حقنہ انجکشن کے ذریعہ بازو یا سرین وغیرہ میں ہو تو مفسد صوم نہیں، اور اگر احلیل (ذکر کا سوراخ) میں ہو تو مطلقاً مفسد نہیں، البتہ اگر معدہ میں ایک کنکری یا ایک درہم پہنچ جائے تو فاسد ہو جائے گا، اگر صرف منہ کے ذریعہ پہنچا ہو، مذکورہ تفصیل کے مطابق معدہ تک پہنچنے والی ہر چیز مفسد صوم ہے۔

''فالحقنة بالإبرة في الذراع أو الإلية أو غير ذلک لا تفطر أما الحقنة في الإحليل، وهو الذكر، فلا تفسد الصوم مطلقا، ولو وصل إلی المعدة حصاة أو درهم، فسد صومه إن كان واصلا من الفم فقط، وكل ما وصل إلی المعدة علی ما بين يبطل الصوم'' (کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ۱ر ۵۶۳)۔

عند الاحناف مفسد صوم پانی یا دوا پیٹ میں حقنہ کے ذریعہ دبر یا ناک یا عورت کی شرمگاہ سے داخل کرنا بھی ہے۔

''أو أدخل ماء أو دواء في جوفه بواسطة الحقنة من الدبر أو الأنف أو

قبل المرأة'' (کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ/ ۵۶۵)۔

(اگر آدمی اپنی شرمگاہ کے سوراخ میں بطور دوا اور علاج پانی یا تیل ڈالے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا)۔

''ولا یفسد صومه لو صبّ ماء أو دهنا فی إحلیله للتداوی'' (کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ۵۶۶)۔

امام نوویؒ تحریر فرماتے ہیں:

''وأما إذا أقطر فی إحلیله شیئاً، ولم یصل إلی المثانة أو زرق فیه میلا، ففیه ثلاثة أوجه: (أصحها) یفطر وبه قطع الأکثرون، لما ذکره المصنف، (والثانی) لا، (والثالث) إن جاوز الحشفة أفطر وإلا فلا، والله أعلم'' (کتاب المجموع شرح المہذب للنووی ۶/ ۲۷۲)۔

(اگر احلیل (ذکر کا سوراخ) میں کوئی چیز ٹپکائے اور وہ مثانہ تک نہ پہنچے یا اس میں سلائی ڈالے، تو اس میں تین وجہیں ہیں: (۱) روزہ ٹوٹ جائے گا، یہی اکثر کا فیصلہ ہے، مؤلف کے ذکر کردہ وجہ سے، (۲) نہیں ٹوٹے گا، (۳) اگر حشفہ سے آگے بڑھ جائے تو ٹوٹ جائیگا ورنہ نہیں)۔

مؤلف ''منہاج المسلم لکھتے ہیں:

''وصل مائع إلی الجوف بواسطة الأنف کالسعوط، أو العین والأذن کالتقطیر، أو الدبر وقبل المرأة کالحقنة'' (منہاج المسلم/ ۳۱۴)۔

مؤلف ''مظاہر حق'' لکھتے ہیں:

''اگر کسی عورت نے اپنی شرمگاہ میں پانی یا دوا ٹپکائی، یا کسی نے تیل یا پانی سے بھیگی ہوئی انگلی اپنے مقعد میں داخل کی یا کسی نے اس طرح استنجا کیا کہ پانی حقنہ کی جگہ تک پہنچ گیا، اگرچہ ایسا کم ہوتا ہے یا استنجا کرنے میں زیادتی ومبالغہ کی وجہ سے پانی فرج داخل تک پہنچ گیا تو قضا واجب ہوگی۔

چند سطور کے بعد لکھتے ہیں:

''اگر کوئی عورت تیل یا پانی سے تر کی ہوئی انگلی اپنی شرمگاہ کے اندرونی حصہ میں داخل کریگی، یا کوئی شخص روئی یا کپڑا یا پتھر اپنی دبر میں داخل کرے گا، یا کوئی عورت ان چیزوں کو اپنی شرمگاہ کے اندرونی حصہ میں داخل کرے گی اور یہ چیزیں اندر غائب ہوجائیں گی تو روزہ جاتا رہے گا، اور قضا لازم ہوگی، ہاں اگر لکڑی وغیرہ کا ایک سرا ہاتھ میں رہے یا یہ چیزیں عورت کی شرمگاہ کے بیرونی حصہ ہی تک پہنچیں تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

اسی طرح اگر کسی شخص نے ڈورا نگل لیا بایں طور کہ اسکا ایک سرا اس کے ہاتھ میں ہواور پھر وہ اس ڈورے کو باہر نکال لے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور اگر اس کا ایک سرا ہاتھ میں نہ ہو بلکہ سب نگل جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا لازم ہوگی'' (مظاہر حق جدید ۲/ ۶۳۴)۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب تحریر فرماتے ہیں:

عورتوں کی شرم گاہ میں کسی بھی قسم کی دوا ڈالنا مفسد صوم ہے، فتاوی عالمگیری میں ہے:

''وفي الإقطار في إقبال النساء يفسد بلا خلاف، وهوا لصحيح''۔

عورت کے شرمگاہ میں کسی چیز کا قطرہ ٹپکانے سے بالاتفاق روزہ فاسد ہوجائیگا، یہی صحیح رائے ہے (جدید فقہی مسائل ۱۸۵)۔

حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم لاجپوریؒ کی رائے یہ ہے کہ اگر عورت نے اپنی شرمگاہ میں داخل فرج روزہ شروع ہونے سے پہلے دوا رکھی اور روزہ شروع ہوجانے کے بعد بھی دوا باقی رہی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، ہاں بحالت صوم دوا رکھنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا (فتاوی رحیمیہ ۱۸۵/۲)۔

میری رائے یہ ہے کہ فرج خارج میں بحالت صوم دوا رکھنا مفسد نہیں ہے، البتہ فرج داخل میں بحالت صوم رکھنا مفسد ہے، لیکن بقاءِ روزہ شروع کرنا مفسد نہیں۔

بواسیری مسے:

بواسیری مسوں کی ظاہری سطح پر مرہم اور دوا لگانے یا پائپ کے ذریعہ اندر تک دوا

پہنچانے سے روزہ ٹوٹے گا یا نہیں؟ اس کا اصل مدار دوا کے معدہ تک پہنچنے اور نہ پہنچنے پر ہے، چونکہ پائپ کے ذریعہ اندر دوا پہنچانے میں معدہ تک دوا کے پہنچنے کا قوی امکان ہے، لہذا اس صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا، لیکن اوپر کی سطح پر مرہم اور دوا لگانے میں یہ امکان نہیں لہذا روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے غایت درجہ احتیاط کے ساتھ اس مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے اور اس کا حکم واضح کیا ہے، وہ لکھتے ہیں:

روزہ کی حالت میں اگر بواسیر کے مریض کو پائپ کے ذریعہ دوا اندر تک پہنچائی جائے تب تو اسکی وجہ سے روزہ ٹوٹ ہی جائیگا کہ قوی امکان دوا کے معدہ تک پہنچنے کا ہے، لیکن اگر صرف بواسیری مسّوں یا اوپری سطح پر مرہم لگایا جائے تو اس کے بارے میں ڈاکٹروں سے دریافت کرلینا چاہئے کہ یہ دوا معدہ تک پہنچتی ہے یا نہیں (جدید فقہی مسائل ۱/۱۸۵)۔

مؤلف مظاہر حق تحریر فرماتے ہیں:

کسی شخص کو بواسیر ہو اور اسکے مسّے باہر نکل آئیں اور وہ ان کو دھوئے تو اگر مسّوں کو اوپر اٹھنے سے پہلے خشک کرلیا جائے، تو ان کے اوپر چڑھ جانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ اس طرح پانی بدن کے ایک ظاہری حصہ پر پہنچا تھا اور پھر بدن کے اندرونی حصہ میں پہنچنے سے پہلے زائل ہوگیا، ہاں اگر مسّے اوپر چڑھنے سے پہلے خشک نہ ہوں گے تو روزہ فاسد ہوجائے گا (مظاہر حق جدید ۲/ ۶۳۴)۔

مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی رائے یہ ہے کہ بواسیر کے مسّوں کو دبانے یا اس جگہ پانی پہنچنے سے روزہ پر اثر نہیں پڑے گا، خواہ معذور ہو یا غیر معذور، کیونکہ مسّوں پر رطوبت جو جوف میں داخل ہوتی ہے اس سے احتراز ممکن نہیں (فتاوی رشیدیہ مکمل/۴۵۹)۔

ان چند اقتباسات سے یہ بات واضح طور پر سامنے آجاتی ہے کہ بواسیری مسّوں پر مرہم یا دوا رکھنا مفسد صوم نہیں، کیونکہ معدہ تک دوا پہنچنے کا امکان نہیں ہے، اور جو رطوبت جوف

میں داخل ہوتی ہے اس سے احتراز ممکن نہیں ہے۔ البتہ نلکی یا پائپ کے ذریعہ دوا پہنچائی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، کیونکہ قوی امکان پایا جاتا ہے معدہ تک پہنچنے کا۔

عِلک (مصطگی) مکروہ ہے:

علک (مصطگی) چبانا بحالت صوم مکروہ ہے، بشرطیکہ اس کا کوئی حصہ جوف تک نہ پہنچے۔

''من المکروہ مضغ العلک، اللبان۔ الذی لا یصل منہ شیٔ إلی الجوف'' (کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ)۔

فقہ شافعی کی معروف کتاب ''الیا قوت النفیس'' میں ''مضغ نحو العلک'' کو مکروہات صوم میں شمار کیا ہے (الیاقوت النفیس/۶۶)۔

اس کے حاشیہ میں ہے:

''وھوما یمضغ، ومحلہ فی غیر ما تیقنت، أما ھو فإن تیقن وصول بعض جرمہ عمداً إلی جوفہ أفطر وحینئذ یحرم مضغہ''

کہ علک وہ ہے جسے چبایا جاتا ہے، مکروہ اس وقت ہے جب ٹکڑے نہ ہوں، اگر اسکے ٹکڑے ہوجائیں اور بعض اجزاء کا عمداً پیٹ میں پہنچنا متیقن ہوجائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اسوقت اسکا چبانا حرام ہوگا۔

مؤلف مظاہر حق لکھتے ہیں:

روزہ دار کو مصطگی چبانا مکروہ ہے، خواہ مرد ہو یا عورت کیونکہ اس کے چبانے سے روزہ ختم کرنے یا روزہ نہ رکھنے کا اشتباہ ہوتا ہے، ویسے تو مصطگی مرد کو غیر روزہ کی حالت میں بھی چبانا مکروہ ہے، ہاں کسی عذر کی بنا پر اور وہ بھی خلوت میں چبانا جائز ہے، بعض حضرات نے کہا ہے کہ مصطگی چبانا مردوں کے لئے مباح ہے، جبکہ عورتوں کیلئے مستحب، کیونکہ وہ ان کے حق میں مسواک کے قائم مقام ہے (مظاہر حق جدید ۲/ ۶۳۵)۔

’’عن عطاء قال: إن مضمض ثم أفرغ ما في فيه من الماء لا يضيره أن يزدرد ريقه، وما بقي في فيه، ولا يمضغ العلك، فان ازدرد ريق العلك لا أقول إنه يفطر ولكن ينهى عنه‘‘ (رواہ البخاری فی ترجمۃ)۔

حضرت عطاءؒ (تابعی) کہتے ہیں کہ اگر روزہ دار کلی کرے اور پھر پانی کو منھ سے (بالکل) نکال دے تو اس کے روزہ کو اس بات سے نقصان نہیں پہنچے گا کہ وہ اپنا تھوک اور وہ چیز جو منہ کے اندر باقی ہے نگل جائے، اور روزے دار مصطگی نہ چبائے، اور اگر روزے دار مصطگی کا تھوک نگل جائے تو میں یہ نہیں کہتا کہ اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا، البتہ اس سے منع کیا جاتا ہے۔

مصطگی:

علک کا ترجمہ مصطگی ہے، یہ گوند کی قسم سے ایک دوا ہے جو دانت کے امراض میں اور دانتوں کی تقویت کے لئے بھی استعمال ہوتی ہے، پہلے زمانے میں بھی لوگ اسے دانت کی تقویت کے لئے منہ میں رکھ لیا کرتے تھے اور چباتے تھے، چنانچہ روزہ کی حالت میں اسے چبانے سے منع فرمایا گیا ہے۔ آجکل کے رائج چیلغم کی طرح سمجھنا چاہئے۔

البتہ مذکورہ بالا حدیث میں اس بات کی وضاحت کردی گئی ہے کہ مصطگی کو چباتے ہوئے جو تھوک منہ میں جمع ہوجائے اسکو نگلنے سے روزہ نہیں جاتا، کیونکہ وہ تو منہ میں چپک کر رہ جاتی ہے، اسکا کوئی جز علاحدہ نہیں ہوتا کہ وہ حلق میں اتر جائے اور اس سے روزہ ٹوٹ جائے، تاہم بطور احتیاط اس کے تھوک کو بھی نگلنے سے منع فرمایا گیا ہے، لہذا حدیث کے الفاظ ’’ولكن ينهى عنه‘‘ میں مذکورہ نہی تنزیہی ہے۔

کیونکہ علماء فرماتے ہیں کہ کسی بھی چیز کو چبانا خواہ وہ مصطگی ہو یا اور کوئی چیز مکروہ ہے، ہاں ضرورت کے وقت کسی بچہ کے منہ میں دینے کیلئے اسکا کوئی ٹکڑا چبانا جائز ہے، لیکن یہ بات ملحوظ رہے کہ یہ مصطگی وغیرہ چبانے کی کراہت اس صورت میں ہے جبکہ اس کا یقین ہو کہ اس کا کوئی جز حلق کے نیچے نہیں اترا ہے، اور اگر حلق کے نیچے اتر جانے کا یقین ہو تو پھر روزہ ٹوٹ جائے گا۔

اگر کوئی درزی یا کوئی بھی شخص رنگا ہوا ڈورا منہ میں لے اور اس کا تھوک ڈورے کے رنگ جیسا ہو جائے اور پھر وہ اس تھوک کو نگل جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، اور اگر تھوک پر رنگ غالب نہ آئے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا (مظاہر حق جدید ۲/ ۶۵۰)۔

علک (مصطگی) کی کراہت معلوم ہو جانے کے بعد جاننا چاہئے کہ امراض قلب میں جو بعض دوائیں صرف زبان کے نیچے دبا کر رکھی جاتی ہیں، اور انکے اجزاء کو لعاب دہن کے ساتھ نگلنے سے احتیاط کی جاتی ہے، اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا، البتہ اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ اگر بحالت صوم اس کی ضرورت نہ ہو تو بلا ضرورت کرنا مکروہ ہوگا، لیکن بوقت ضرورت بلا کراہت یہ عمل درست ہوگا۔

خلاصۂ بحث:

مفطرات صوم سے متعلق بعض امور پر تحقیقی بحث کے بعد اب سوالنامہ کی روشنی میں جواب پیش خدمت ہے:

۱- امراض قلب سے متعلق بعض وہ دوائیں جنہیں نگلا نہیں جاتا بلکہ زبان کے نیچے دبا رکھا کرجاتا ہے، اگر بحالت صوم ان کا استعمال ناگزیر صورت میں غایت درجہ احتیاط کے ساتھ کیا جائے کہ اس کا کوئی جز لعاب دہن کے ساتھ حلق کے نیچے نہ جانے پائے تو بلا کراہت درست ہے، اور اگر اس کے بغیر کام چل سکتا ہو تو مذکورہ شرطوں کے ساتھ مع الکراہت جائز ہے۔ مفسد صوم صرف اسی صورت میں ہوگا جبکہ اس کے بعض اجزاء حلق کے اندر داخل ہو جائیں۔

۲- امراض تنفس کے شکار لوگوں کا بحالت صوم انہیلر کے ذریعہ ہوا اور اس کے ساتھ دوا کا استعمال کرنا اسی صورت میں درست ہوگا جبکہ اس کے بغیر کام نہ چل سکتا ہو، اگر بلا ضرورت ہو تو احتیاط نہ استعمال کرنے میں ہے۔

۳- ابلتے ہوئے گرم پانی میں دوا ڈال کر بشکل بھاپ منہ اور ناک سے کھینچنا درست معلوم نہیں ہوتا البتہ بھاپ کو سامنے رکھ کر معمول کے مطابق سانس لینا جس سے بھاپ اور دوا کا اثر اندر پہنچ جائے درست ہونا چاہئے۔

۴- انجکشن خواہ رگوں میں ہو یا بازو میں، اگر بطور دوا ہو تو بلا کراہت جائز ہے، اور اگر بطور غذا ہو اور ضرورۃً ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے، لیکن وہ انجکشن جو غذائی ضرورت پوری کرے حالانکہ ایسے انجکشن کی اسے ضرورت نہ ہو تو احتیاط کے خلاف ہے، اس سے مقصد صوم فوت ہو جاتا ہے لیکن مفسد بہر صورت نہیں ہوگا کیونکہ غذا بالواسطہ جسم میں پہنچ رہی ہے۔

۵- گلوکوز کی ضرورت اور نمکیات کی کمی پوری کر کے جسم کو قوت فراہم ضرور کرتا ہے لیکن اسے اکل وشرب کا درجہ دے کر اس کا حکم نہیں دیا جا سکتا، کیونکہ فطری منفذ سے داخل نہیں، اس لئے گلوکوز کو کسی بھی صورت میں مفسد صوم قرار نہیں دیا جا سکتا۔ بلا ضرورت استعمال کرنے کو زیادہ سے زیادہ خلاف احتیاط کہا جا سکتا ہے، چونکہ اس سے روزہ کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔

۶- پیچھے کے راستے سے پہنچائی جانے والی دوا خواہ سیال ہو یا غیر سیال اگر معدہ تک پہنچ جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اسی طرح بواسیر کے مرض میں اندرونی مسّوں پر اگر نلکی یا پائپ کے ذریعہ دوا لگائی جائے تو معدہ تک دوا کے اثر پہنچنے کے قوی امکان کی وجہ سے روزہ فاسد ہو جائیگا۔

لیکن اگر اوپری سطح پر مرہم لگایا جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ معدہ تک اثر پہنچنے کا ایک تو امکان نہیں، دوسرے اس سے احتراز بھی ممکن نہیں۔

امراض معدہ کی تحقیق کے لئے صرف آلات بغیر دوا کے اندر داخل کرنے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا جبکہ اس کا کوئی حصہ باہر ہو۔

۷- اگر مرد اپنی شرمگاہ کے سوراخ میں دوا یا تیل ڈالے تو یہ مفسد صوم نہیں ہوگا۔ لیکن اگر عورت اپنی شرمگاہ میں کسی بھی قسم کی سیال یا جامد دوا رکھے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، البتہ اگر عورت روزہ شروع ہونے سے قبل فرج داخل میں دوا رکھی اور اسی حال میں روزہ شروع ہو جائے تو دوا کے باقی رہنے سے روزہ فاسد نہ ہوگا۔ ہاں روزہ شروع ہو جانے کے بعد ایسا کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

مرض کی تحقیق کے لئے آلات رحم تک داخل کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا جبکہ ان آلات کے ساتھ دوا نہ ہو اور اس کا کچھ حصہ باہر ہو، یہی حکم مرد کے مثانہ تک نلکی پہنچانے کا بھی ہوگا۔

صوم اور بعض جدید مفطرات صوم

مولانا محمد فاروق☆

شریعت نے روزہ کی حقیقت، مفطرات ثلاثہ، کھانے پینے اور جماع سے، نیت کے ساتھ ایک خاص وقت تک رکے رہنے سے بیان کی ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ افطار کا مدار صرف دو چیزوں پر ہے:

۱-جماع یا اسکے ہم معنی امور کا پیش آجانا۔

۲-جوف میں خوردونوش یا کسی اور دیگر اشیاء کا داخل ہوجانا۔

چنانچہ جزئیات فقہیہ پر بغور نظر کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جن امور سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ان سبھوں کا مرجع ومآل یہی مذکورہ دونوں چیزوں میں سے کوئی ایک ہے، البتہ بادی الرائے میں مسئلہ استقاء سے مذکورہ انحصار پر اعتراض ہوسکتا ہے کہ اس میں نہ تو پہلے امور سے تعلق ہے جیسا کہ ظاہر ہے، اور نہ دوسرے امور سے، کیونکہ استقاء میں جوف بدن سے خروج پایا جاتا ہے نہ کہ دخول، اسکے باوجود روزہ فاسد ہوجاتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ افطار کا مدار وہی مذکورہ دوچیزوں میں سے کسی ایک کا پیش آجانا ہے جن میں سے دوسرے امور سے گفتگو کرنی ہے، اور ہماری گفتگو کا محور دو امور کی توضیح وتشریح ہے:

۱-ان منافذ کی مراد جو جوف تک وصول کرتے ہیں۔

۲-مجوف اعضاء کی مراد۔

☆ جامعہ دار الاحسان بارڈولی، سورت۔

البتہ ان امور کے ضمن میں فساد صوم کی شرطوں اور وصول الی الجوف کے تحقق سے بھی گفتگو ہوگی، پھر خلاصہ جوابات پیش کیا جائے گا۔

واصل الی الجوف منفذ کی مراد:

اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ مدار افطار احد الامرین کا پیش آجانا ہے، اور ان میں سے دوسرے امر یعنی جوف میں خورد ونوش وغیرہ اشیاء کے دخول سے بحث کرنی ہے، اس لئے سب سے پہلے ضروری ہے کہ ان منافذ ومخارق کی مراد متعین کی جائے جن کے ذریعہ اشیاء داخل جوف ہوکر مفطر صوم ہوتی ہیں، چنانچہ اس سلسلے میں جزئیات فقہیہ پر غور کرنے سے تین قسم کے منافذ سامنے آتے ہیں، جنکی تقسیم اس طرح ہے کہ خارجی چیزیں براہ راست جوف تک پہنچیں گی یا بالواسطہ، اگر بلاواسطہ جوف تک پہنچتی ہیں تو جوف تک پہنچنے کے دو راستے ہیں:

۱-منافذ اصلیہ طبعیہ، ۲-منافذ غیر اصلیہ۔

اور اگر بلاواسطہ جوف تک نہیں پہنچتیں بلکہ کسی واسطے سے پہنچتی ہیں تو وہ راستے عروق ومسامات کہلاتے ہیں، اب ہر ایک کی تفصیل حسب ذیل ہے:

منافذ اصلیہ:

منافذ اصلیہ ان منافذ کو کہتے ہیں جو منجانب اللہ فطری طور سے بدن انسانی میں بنے ہوئے ہیں جن سے داخل ہونے والی چیز براہ راست جوف دماغ یا جوف بطن تک پہنچتی ہے، جیسے منہ، ناک، کان، دبر وغیرہ، تو یہ وہ منافذ ہیں جہاں سے احد الجوفین تک پہنچنے والی اشیاء بلاواسطہ پہنچتی ہیں، اس لئے اگر کوئی بھی چیز ان منافذ کے ذریعہ احد الجوفین تک پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا، جیسا کہ بڑی وضاحت کے ساتھ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں:

”وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف، والأذن والدبر إن استعط أو احتقن أو أقطر في أذنه فوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ فسد صومه أما إذا وصل إلى الجوف فلا شك فيه لوجود الأكل من

حیث الصورۃ وکذا إذا وصل إلی الدماغ لأن لہ منفذا إلی الجوف فکان زاویۃ من زوایا الجوف" (بدائع الصنائع ۲/۲۴۳)۔

منافذ غیر اصلیہ :

منافذ غیر اصلیہ ان منافذ ومخارق کو کہتے ہیں جو بدن انسانی میں فطری طور سے موجود تو نہ ہو، تاہم کسی عوارض کی وجہ سے پیدا ہو گئے ہوں، اور وہاں سے اشیاء مفطرہ احد الجوفین تک براہ راست پہنچتی ہوں، جیسے جائفہ اور آمہ، جائفہ اس زخم کو کہتے ہیں جو جوف بطن تک پہنچ چکا ہو (شامی ۳/۳۳۶)۔

اور آمہ سر کے ایسے زخم (چوٹ) کو کہتے ہیں جو دماغ کی جھلی تک پہنچ چکا ہو (لغۃ الفقہاء ۳۷)۔

اور چونکہ ان دونوں زخموں میں جوف ودماغ تک بلاواسطہ منفذ ہے، اور بہت ممکن ہے کہ ان میں رکھی جانے والی دوا براہ راست جوف تک پہنچ جائے، چنانچہ اگر دوا وغیرہ ان دونوں زخموں میں سے کسی پر رکھی گئی تو وہ دو حال سے خالی نہیں، یا تو وہ دوا خشک ہوگی یا تر، اگر خشک ہے اور یقین ہے کہ وصول الی الجوف نہیں ہوا ہے تو بالاتفاق مفسد نہیں، لیکن اگر وصول إلی الجوف کا یقین ہو جائے، یا دوا تر ہو تو ان دونوں صورتوں میں ہمارے اصحاب احناف کے مابین اختلاف ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ان دونوں صورتوں میں روزہ فاسد ہو جائیگا، اور صاحبین علیہما الرحمہ کے نزدیک کسی بھی صورت میں روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ حضرات صاحبین صرف مخارق اصلیہ کا اعتبار کرتے ہیں اور منافذ غیر اصلیہ کا اعتبار نہیں کرتے، اس لئے کہ اس راستے سے وصول الی الجوف یقینی نہیں بلکہ مشکوک ہے، اور شک کی وجہ سے فساد کا حکم لازم نہیں آتا، جبکہ منافذ اصلیہ سے وصول الی الجوف یقینی ہے اس لئے وہ مفسد ہے، لیکن حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جسطرح منافذ اصلیہ کا اعتبار ہے اسی طرح منافذ غیر اصلیہ کا بھی اعتبار ہے، اس لئے کہ جب منافذ غیر اصلیہ میں منفذ کا جوف تک ہونا مسلّم ہے تو دواء رطب کے سلسلے

میں ظاہر یہی ہے کہ وہ جوف تک وصول کرچکی ہے، لہذا روزہ کے لئے مفسد ہوگی، البتہ زخم اگر پیٹ یا سر پر تو ہو لیکن جائفہ اور آمہ کی حد تک نہ پہنچا ہو یعنی جوف دماغ یا جوف بطن تک نہ پہنچا ہو تو امام صاحب کے نزدیک بھی اس کے ذریعہ سے وصول مفطر نہیں۔

"لأن المفطر إنما هو الداخل من المنافذ" (امداد الاحکام ۱۳۲/۳)۔

"وأما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ عن غير المخارق الأصلية الخ" (بدائع الصنائع ۲۴۳/۲)۔

مذکورہ تفصیلات سے معلوم ہوگیا کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک منافذ اصلیہ وغیر اصلیہ دونوں سے جوف تک پہنچنے والی چیز مفطر شمار ہوگی اگرچہ حضرات صاحبین صرف منافذ اصلیہ کا اعتبار کرتے ہیں، اور غیر اصلیہ سے جوف تک پہنچنے والی چیزوں کو مفطر نہیں شمار کرتے ہیں۔

عروق ومسامات:

جوف تک چیزوں کی رسائی کے یہ تیسرے منافذ ہیں، ان کے ذریعہ بھی چیزیں جوف تک پہنچ سکتی ہیں لیکن براہ راست نہیں بلکہ واسطہ سے پہنچیں گی، کیونکہ ان مسامات وعروق سے جوف تک براہ راست کوئی راستہ اور منفذ موجود نہیں کہ جس کے ذریعہ بلاواسطہ کوئی چیز جوف تک پہنچ سکے، اس لئے شدت گرمی اور شدت پیاس کیوجہ سے کپڑا بھگو کر بدن پر لپیٹنا، سر پر پانی بہانا خود جناب نبی کریم ﷺ سے اور آپ ﷺ کے بعض صحابہ سے ثابت ہے۔

"عن بكر بن عبدالرحمن عن بعض أصحاب النبي ﷺ قال رأيت رسول الله ﷺ بالعرج يصب على رأسه الماء وهو صائم من العطش أو من الحر" (ابوداؤد، باب الصائم یصب علیہ الماء من العطش، رقم: ۲۳۶۰)۔

نیز آپ ﷺ کے بعد حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے بھی بدن پر بھیگے ہوئے کپڑے کو لپیٹنا ثابت ہے جیسا کہ امام بخاری نے اپنے صحیح میں نقل فرمایا ہے:

''وبلّ ابن عمرؓ ثوبا فألقاه علیه وهو صائم'' (باب اغتسال الصائم)۔

جبکہ حالت صوم میں اس طریقہ کو اختیار کرنے سے جہاں شدت حرارت سے راحت ملتی ہے وہیں ازالہ تشنگی میں مدد ملتی ہے، اور اس طریقہ سے رگ و پے میں ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں بلکہ بسا اوقات خارجی برودت کثرت پیشاب کا ذریعہ ہوتی ہے، اور یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جبکہ مسامات کے ذریعہ برودت اندرون بدن میں سرایت کرجاتی ہو بلکہ جوف بطن تک تراوٹ چلی جاتی ہو، لیکن کسی کے نزدیک یہ مفسد صوم نہیں ہے، پتہ چلا کہ مسامات کے ذریعہ جوف تک پہنچنے والی چیز مفسد نہیں، اس لئے کہ براہ راست جوف تک پہنچنے کا کوئی راستہ اور منفذ نہیں ہے۔

اسی طرح عروق میں ٹیکہ لگانے، انجکشن لگانے یا گلوکوز وغیرہ چڑھانے سے تراوٹ اور اسکے اثرات اگرچہ جوف تک پہنچ جاتے ہیں لیکن یہ وصول بالواسطہ ہے بلاواسطہ نہیں، کیونکہ اولاً موضع عمل کے خون میں پہنچتا ہے پھر اس خون کے دوران سے بقیہ جسم کے خون میں پہنچتا ہے، پھر ممکن ہے کہ کچھ خون اس دوا وغیرہ کا اثر لئے ہوئے جوف میں پہنچتا ہو، تو گویا اس طریقہ کا وصول الی الجوف رل مل جانے کے بعد ہے۔

''کما إذا مضغ العلک والسمسم ثم ابتعله'' اور یہ مفسد صوم نہیں (مستفاد از امداد الاحکام ۳/ ۱۳۲)۔

یہ الگ بات ہے کہ بعض علماء اس نوع کو بھی مفطر قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ افطار کے لئے داخل جسم میں غذا کا پہنچ جانا اور اس سے انتفاع کا حاصل ہونا کافی ہے، اور گلوکوز وغیرہ داخل کرنے میں یہ مقصد بدرجہ اتم حاصل ہے، اس لئے عروق سے گلوکوز وغیرہ داخل کرنے سے روزہ فاسد ہوجائیگا جیسا کہ اس اختلاف مع الوجوہ کو ڈاکٹر قرضاوی اس طرح تحریر فرماتے ہیں:

''وأما الذی اختلف فیه علماء العصر فهو فی شأن الحقن -الإبر- التی تعطی من طریق الورید و یقصد بها التغذیة مثل الجلوکوز و ما شابهه، فمن العلماء من یری هذا النوع مفطر لأنه یحمل غذاء یصل إلی داخل الجسم

وينتفع به، وإذا كان الغذاء عن طريق الفم بالنص والاجماع فينبغي أن يفطر هذا أيضا، لأنه خلاصة الغذاء تصل إلى الدم مباشرة، ومن العلماء من يرى أن هذا النوع لا يفطر فهو من ناحية قواعد الفقهاء لم يدخل إلى الجوف من منفذ طبيعي مفتوح، بل لم يدخل إلى الجوف أصلا لأنهم يقصدون بالجوف المعدة، وهذا الرأي هو الذي أرجحه و أميل إليه'' (حاشیہ علی الشامی ۳/ ۳۳۰، مکتبہ دار الکتاب)۔

لیکن مذکورہ دونوں رایوں میں سے اکابرین کا مفتی بہ قول وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا، اور اسی کو علامہ قرضاوی نے راجح اور قابل میلان قرار دیا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ جن منافذ سے براہ راست چیزیں جوف تک پہنچ کر مفطر صوم ہوتی ہیں ان سے بالاتفاق منافذ اصلیہ مراد ہیں، البتہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک منافذ غیر اصلیہ کا بھی اعتبار ہے جب کہ جوف تک پہنچنے کا یقین ہو یا شک ہو لیکن کوئی خارجی یا ظاہری دلیل پہنچنے پر قائم ہو، لہذا عروق ومسامات کے ذریعہ جو چیزیں جوف تک پہنچ سکتی ہیں اگر چہ ان سے غذائیت اور انتفاع کا حصول ہو جائے مگر مفطر صوم نہیں، اس لئے کہ یہ وصول بلاواسطہ نہیں ہے بلکہ واسطہ کے ساتھ ہے، اور یہ معتبر نہیں۔

اعضاء مجوف کی مراد:

جس جوف میں اشیاء خارجہ کا دخول مفطر صوم ہے اس سے مطلق جوف مراد نہیں بلکہ جوف دماغ یا جوف بطن مراد ہے، چنانچہ اشیاء مفطرہ میں سے جونسی بھی چیز احد الجوفین میں داخل ہوگئی تو روزہ فاسد ہو جائیگا، اور اس موقع پر جوفین میں سے جوف دماغ کی حیثیت اصل کی نہیں بلکہ جوف بطن ہی اصل ہے، لیکن جوف دماغ کو اسی وجہ سے اختیار کیا گیا ہے کہ جوف بطن اور جوف دماغ کے مابین براہ راست ایک منفذ ہے جس کے ذریعہ جوف دماغ میں داخل ہونے والی چیزیں جوف بطن میں پہنچ جاتی ہیں:

''والتحقيق أن بين جوف الرأس وجوف المعدة منفذا أصليا فما

وصل إلى جوف الرأس یصل إلى جوف البطن " (شامی ۳/۳۳۶)۔

گویا جوف دماغ کی حیثیت جوف بطن کے گوشوں میں سے ایک گوشہ کی ہے جیسا کہ صاحب بدائع فرماتے ہیں:

"وکذا إذا وصل إلى الدماغ لأن له منفذاً إلى الجوف فکان زاویة من زوایا الجوف" (بدائع الصنائع ۲/۲۴۳)۔

چنانچہ اگر کوئی چیز مذکورہ دونوں جوف کے علاوہ مطلق جوف بدن میں چلی گئی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، جیسے قصب ذکر، کان، کہ ان دونوں میں جوف موجود ہے، لیکن اشیاء کا صرف وہاں پہنچ جانا مفطر صوم نہیں۔

"وأفاد أنه لوبقي في قصب الذکر لایفسد اتفاقاً" (شامی ۳/ ۳۳۳) أو دخل الماء في أذنه وإن کان بفعله علی المختار" (الدرالمختار مع الشامی ۳/ ۳۲۸)۔

اسی لئے وہ دوا جو احلیل میں ڈالنے سے مثانہ تک پہنچ جائے طرفین کے نزدیک مفطر نہیں، جبکہ مثانہ بھی جوف ہے، تو اسکی وجہ یہی ہے کہ مثانہ اور جوف بطن کے مابین منفذ نہ ہونے کی وجہ سے وہ دوا جوف بطن تک نہیں پہنچی بلکہ جوف مثانہ میں باقی ہے، اور یہ مفطر صوم نہیں، البتہ امام ابو یوسفؒ اس صورت میں فساد صوم کے قائل ہیں، لیکن اس وجہ سے نہیں کہ مثانہ ایک ایسا جوف ہے جہاں اشیاء کا وصول مفسد ہے بلکہ اس وجہ سے کہ وہ مثانہ اور جوف بطن کے مابین منفذ کے قائل ہیں جیسا کہ علامہ شامی فرماتے ہیں:

"أو أقطر في إحلیله ماءا ودهنا وإن وصل إلى المثانة علی المذهب ای قول أبي حنیفة ومحمد معه في الأظهر وقال أبویوسف یفطر والاختلاف مبني علی أنه هل بین المثانة والجوف منفذ أولا،وهولیس باختلاف علی التحقیق والأظهر أنه لامنفذ له" (شامی ۳/ ۳۳۲)۔

مذکورہ تفصیلات سے معلوم ہوگیا کہ جس جوف میں اشیاء کا وصول مفطر صوم ہے اس

جوف سے جوف بطن ودماغ مراد ہے نہ کہ دوسرا، نیز جوف دماغ کی حیثیت اصل کی نہیں بلکہ جوف بطن کے ایک گوشہ اور جز کی ہے۔

افساد صوم کی شرطیں:

داخل جوف اشیاء کے مفسد صوم ہونے کیلئے حسب ذیل چند شرطوں کیساتھ مشروط ہونا ضروری ہے:

۱-شئی کا وصول الی الجوف منفذ خاص سے ہو، عروق ومسامات سے نہ ہو۔

۲-صائم کے فعل واختیار سے ہو، یا ایسی چیز داخل جوف ہو جسمیں صلاح بدن ہو۔

۳-ذاکر صوم کی حالت میں ہو نسیاناً نہ ہو۔

۴-خارجی شی کا کوئی جز بقاء عین کے ساتھ داخل ہو، رل مل جانے کے بعد داخل نہ ہو۔

۵-شئی واصل داخل جوف میں مستقر ہو۔

چنانچہ کوئی بھی چیز منافذ خاص کے ذریعہ صائم کے فعل واختیار سے ذاکر صوم ہونے کی حالت میں اپنے بقاء عین کے ساتھ جوف تک پہنچ کر مستقر ہوجائے تو روزہ فاسد ہوجائیگا، اور اگر صائم کے فعل واختیار سے نہ ہو بلکہ مکرہاً یا نائماً ہو لیکن اسمیں صلاح بدن ہو تو اس صورت میں بھی روزہ فاسد ہوجائیگا جیسا کہ فقہاء کی مختلف عبارتوں سے ان شرطوں کا ثبوت ہوتا ہے، علامہ شامی فرماتے ہیں:

''حاصله أن الإفساد منوط بما إذا كان بفعله أوفيه صلاح بدنه ويشترط أيضا استقراره داخل الجوف فيفسد بالخشبة إذا غيّبها لوجود الفعل مع الاستقرار وإن لم بغيبها فلا، لعدم الاستقرار ويفسد أيضا فيما لو أوجر مكرها أو نائما كما سيأتي لأن فيه صلاحه'' (شامی ۳/۳۲۹)۔

حاصل یہ کہ افساد صوم ایسی چیز کے ساتھ متعلق ہے جو صائم کے فعل واختیار سے ہو یا اسمیں صلاح بدن ہو، نیز افساد کیلئے یہ بھی شرط ہے کہ وہ داخل جوف میں مستقر ہو، چنانچہ اس لکڑی

کیونکہ سے روزہ فاسد ہوجائے گا جسکو جوف میں چھپادیا ہو، فعل مع الاستقرار پائے جانے کی وجہ سے، اور اس لکڑی کو جوف میں چھپایا نہیں تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، استقرار فی الجوف نہ پائے جانے کی وجہ سے، نیز اس صورت میں بھی روزہ فاسد ہوجائیگا جبکہ حالت نوم یا اکراہ میں منہ میں کوئی چیز ڈالدی گئی۔

شرائط مذکورہ کے فوائد:

لہذا پہلی شرط کے مطابق حالت صوم میں گلوکوز و انجکشن وغیرہ لگانا مفسد صوم نہیں کیونکہ منافذ اصلیہ سے جوف تک وصول ضروری ہے اور اس میں ایسا نہیں۔

دوسری شرط کے مطابق اگر گردوغبار، دھواں، مکھی وغیرہ حلق سے نیچے اتر کر جوف تک پہنچ جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اس لئے کہ اس سے احتراز کرنا صائم کے فعل واختیار میں نہیں، البتہ اگر صائم خود سے دھواں وغیرہ کو داخل کرلیا تو شرط مذکور کے پائے جانے کی وجہ سے روزہ فاسد ہوجائیگا (الدر المختار علی الشامی ۳؍ ۳۷۷)۔

تیسری شرط کے مطابق اگر نسیاناً کھاپی لیا یا جماع کرلیا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا جیسا کہ درمختار میں ہے:

''إذا أكل الصائم أوشرب أوجامع حال كونه ناسيا (إلى قوله) لم **يفطر**'' (درمختار علی الشامی ۳؍۳۶۶)۔

چوتھی شرط کے مطابق اگر خارجی شی کا کوئی جز بقاءعین کے ساتھ داخل جوف نہ ہوا بلکہ تاثی اور لعاب میں رل مل جانے کے بعد داخل ہوا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا جیسے کہ کسی نے خارج سے تل اٹھا کر اسطرح چبایا کہ لعاب میں رل مل گیا حتی کہ حلق میں اس کا اثر تک باقی نہ رہا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا (درمختار علی الشامی ۳؍ ۳۵۴)۔

اسی طرح اگر کسی نے ''مٹر'' کو اس طرح چبایا کہ وہ لعاب میں ملکر داخل جوف ہوا تو مفسد صوم نہیں، کیونکہ عین شئی داخل جوف نہیں ہوئی بلکہ لعاب کے تابع ہوکر داخل ہوئی۔

''ومص إهليلج اى بأن مضغها فدخل البصاق حلقه ولايدخل من عينها فى جوفه لايفسد صومه'' (تاتارخانیہ ۳/ ۳۲۸)۔

جبکہ خارج سے اٹھا کر عین حل کو کوئی صائم نگل جائے تو روزہ فاسد ہوجائیگا بلکہ صحیح قول کے مطابق کفارہ بھی واجب ہوگا۔

پانچویں شرط کے مطابق اگر کوئی چیز جوف میں مستقر نہ ہو یعنی مکمل طور سے چھپی نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، مثلاً اگر کسی نے مقعد میں لکڑی داخل کی اور اس کا ایک سرا جوف تک پہنچ چکا ہے لیکن دوسرا سرا ابھی خارج میں ہے پورے طور سے اندر چھپا نہیں ہے، یا دھاگہ میں باندھ کر کوئی چیز نگل لیا لیکن منہ کے باہر دھاگہ کو پکڑے ہوا ہے تو ان صورتوں میں چونکہ استقرار فی الجوف نہیں پایا گیا اس لئے روزہ فاسد نہیں ہوگا (شامی ۳/ ۳۹۲)۔

خلاصہ یہ کہ فساد صوم کیلئے منافذ اصلیہ سے کوئی چیز مذکورہ شرطوں کے ساتھ داخل جوف ہو تو روزہ فاسد ہوجائیگا اور چونکہ یہ شرطیں استقرائی ہیں اس لئے بہت ممکن ہے کہ اسکے علاوہ اور طریقہ سے بھی فساد ہوجائے۔

وصول الی الجوف کا تحقق:

مذکورہ تفصیلات سے معلوم ہوگیا کہ فساد صوم کیلئے استقرار فی الجوف ہونا ضروری ہے، لیکن قابل غور بات یہ ہے کہ جوف تک پہنچنے اور مستقر ہونے کا ثبوت کیسے ہوگا؟ تو اس سلسلے میں فقہاءؒ کی عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ منافذ جن سے اشیاء کا وصول الی الجوف معتبر ہے اگر کوئی چیز داخل ہوئی اور یقینی طور سے معلوم ہوگیا کہ جوف تک پہنچ کر مستقر ہوچکی ہے تو روزہ فاسد ہوجائیگا، اور اگر یقینی اعتبار سے معلوم ہوگیا کہ جوف تک پہنچ کر مستقر نہیں ہوتی ہے خواہ سیال مادہ ہو یا جامد، تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، البتہ جن صورتوں میں کچھ پتہ نہ ہو کہ جوف تک پہنچی ہے یا نہیں تو ان صورتوں میں دلیل ظاہر فیصل بنے گی، اگر عادۃً وہ چیز جوف تک پہنچ سکتی ہے تو مفسد ورنہ نہیں۔

خلاصۂ جوابات:

تفصیلات مذکورہ کے بعد سوالنامہ میں ذکر کردہ سوالات کے ترتیب وار جوابات حسب ذیل ہیں:

۱- امراض قلب سے متعلق جو دوائیں زبان کے نیچے دبا کر رکھی جاتی ہیں اگر ان کا عین جز حلق کے نیچے نہیں اتر تا اور نہ اس کا اثر حلق میں معلوم ہو تو مفسد صوم نہیں، لیکن اگر عین جز داخل حلق ہو یا اس کا اثر حلق میں معلوم ہو تو روزہ فاسد ہو جائیگا۔

۲- امراض تنفس میں انہیلر کے استعمال سے اگر واقعی معلوم ہے کہ سفوف کا قدرے حصہ صرف پھیپھڑے تک پہنچتا ہے معدہ تک نہیں پہنچتا تو اس صورت میں مفسد صوم نہیں، اور اگر علم نہیں بلکہ شک ہے تو روزہ فاسد ہو جائیگا، کما مر فی الشرط الاخیر۔

۳- بھاپ لینا خواہ طریقہ قدیم کے مطابق ہو یا مشینی طریقہ سے ہو مفسد صوم ہے، کما مر فی الشرط الثانی۔

۴- انجکشن جو مخارق اصلیہ کے علاوہ میں دیئے جاتے ہیں خواہ غذاء ہو یا دواء ہو، کسی بھی طرح مفسد صوم نہیں، کما مر فی الشرط الاول۔

۵- گلوکوز ایک حد تک غذا کا متبادل ضرور ہے اور اس سے بھوک پیاس کا احساس بھی کم ہو جاتا ہے لیکن اسکے باوجود مفسد صوم نہیں، کمائی الشرط الاول۔

۶- بعض سیال یا غیر سیال دوائیں اگر پیچھے کے راستے سے اندر پہنچائی جائیں اور قدر حقنہ یا اس سے آگے پہنچ جائیں تو روزہ فاسد ہو جائیگا ورنہ نہیں۔

''قال ابن الهمام والحد الذی یتعلق بالوصول إلیه الفساد قدر المحقنة قال فی الخلاصة وقلما یکون ذلک'' (فتح القدیر ۲/ ۳۴۷)۔

اسی طرح بواسیری مسّوں پر اگر مرہم لگایا جائے تو اس سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ بواسیری مسہ محقنہ کی طرح اندر نہیں ہوتا بلکہ صرف ایک دو انگل اندر ہوتا ہے جبکہ محقنہ پانچ

چھ انگل اندر رہتا ہے، جیسا کہ علامہ ظفر صاحب تھانویؒ نے طبیب حاذق سے نقل کیا ہے:

"قلت: وثبور البواسير التى تخرج وقت الاستنجاء إنما تكون داخلة قدر الاصبع، والقدر الذى يصل إليه رأس المحقنة هو خمسة أصابع إلى ستة ولا يكون أقل من ذلک كما أفاده الطبيب الحاذق القاضى بشير المبين اللكنوى فالبلّة الكائنة على تلک الثبور لا تبلغ قدر المحقنة أصلا فلزم القول بعدم فساد الصوم بتلک البلة" (امداد الاحکام ۳/۱۲۹)۔

اور امراض معدہ کی تحقیق کیلئے جو آلات اندر داخل کئے جاتے ہیں اگر کسی دوا یا کیمیکل وغیرہ سے تر کر کے داخل کئے جائیں اور قدر حقنہ تک پہنچ جائے تو مفسد صوم ہونگے ورنہ نہیں۔

"كما لو دخل إصبعه (إلى قوله) ولو مبتلة فسد، قال الشامى لبقاء شئ من البلة فى الداخل وهذا لو أدخل الإصبع إلى موضع الحقنة" (شامی ۳/۳۲۹)۔

۷- مرد کے مثانہ تک خواہ کوئی نلکی پہنچائی جائے یا کوئی دوا رکھی جائے حضرات طرفین کے نزدیک مفسد نہیں، کیونکہ مثانہ اور جوف کے مابین کوئی منفذ موجود نہیں، البتہ حضرت امام ابو یوسف کے نزدیک بعض صورتوں میں فساد لازم آئے گا، "أو أقطر فى إحليله ماءاً ودهنا وإن وصل إلى المثانة على المذهب" (درمختار علی الشامی ۳/۳۳۳)۔

البتہ عورت کے فرج داخل میں کوئی دوا خشک ہو یا تر پہنچائی جائے تو روزہ فاسد ہوجائیگا، اسی طرح بعض آلات کو دوا یا تیل وغیرہ سے تر کر کے داخل کیا گیا تو اس صورت میں بھی روزہ فاسد ہوجائیگا، البتہ خشک آلہ ڈالا گیا اور اس کا کنارہ فرج داخل سے خارج ہے مکمل فرج داخل میں چھپا ہوا نہیں ہے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

"أو أدخل إصبعه اليابسة فيه اى دبره أو فرجها لا يفسد، ولو مبتلة فسد، وقال ولو أدخلت قطنة إن غابت فسد وإن بقى طرفها فى فرجها الخارج لا" (درمختار مع شامی ۳/۳۲۹)۔

مفطرات صوم کی بعض نئی قسموں کا حکم

مولانا عزیر اختر قاسمی ☆

۱- زبان کے نیچے کسی دوا کو رکھنے سے روزہ فاسد نہ ہوگا:

اگر کوئی مریض قلب کسی دوا کو اپنی زبان کے نیچے دبا کر رکھتا ہے اور اس دوا کو یا اس کے ان اجزاء کو جو لعاب دہن میں مل گئے ہیں حلق کے نیچے معدہ کی طرف لے جانے سے پورا احتیاط کرتا ہے اور بچتا ہے تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا اور نہ مکروہ ہوگا۔

دلیل: اس وجہ سے کہ روزہ دار کا کسی چیز کو صرف منہ میں رکھنا روزہ کو فاسد نہیں کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ کلی کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اسی طرح رطب و یابس مسواک کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، منجن کے استعمال سے روزہ نہیں ٹوٹتا (الفقہ الاسلامی وادلتہ ۱۶۷۰/۳، ہدایہ ۲۰۱/۱)۔

اور مکروہ بھی نہیں ہوتا، کیونکہ یہ فعل ایک ضرورت کی وجہ سے ہے، اور ضرورت کی وجہ سے تو بعض حرام چیزیں بسا اوقات مباح ہوجاتی ہیں، کیونکہ قاعدہ ہے: "الضرورات تبیح المحظورات" (الاشباہ والنظائر)۔ نیز فقہ وفتاوی کی کتابوں میں یہ جزئیہ بھی لکھا ہے کہ کوئی عورت اپنے بچے کو کوئی چیز چبا کر کھلاتی ہے جب کہ اس کے بچہ کو کھلانے کے لیے کوئی غیر صائم آدمی موجود نہ ہو اور نہ اس کا کوئی متبادل موجود ہو تو اس عورت کا یہ فعل جائز ہے مفسد صوم نہیں اور نہ کراہت کا سبب ہے۔ چنانچہ علامہ زیلعی تبیین الحقائق میں تحریر فرماتے ہیں:

"وإن كان بعذر بأن لم تجد المرأة من يمضغ لصبيها الطعام من

☆ جامعہ اسلامیہ بالاساتھ، سیتامڑھی۔

حائض أو نفساء أو غيرهما ممن لايصوم ولم تجد طبيخا ولا لبنا حليبا فلا بأس به للضرورة" (۱۸۵/۲)۔

دوسرے اس وجہ سے کہ منہ کے لیے خارج بدن حکم ہے، چنانچہ غسل میں یہ ضروری ہے کہ تمام ظاہر بدن کو دھویا جائے اور منہ کو بھی دھویا جائے یعنی کلی کیا جائے، اگر کوئی شخص غسل فرض میں کلی نہیں کرتا ہے تو اس کو طہارت حاصل نہ ہوگی جیسا کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ، سفیان ثوری، امام احمد بن حنبل، اسحق بن راہویہ اور عبداللہ بن مبارک رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔ اور خارج بدن میں کسی چیز کے رکھ لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اس لیے مریض قلب اگر کسی دوا کو اپنے منہ میں رکھ کر زبان کے نیچے دبائے رکھتا ہے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا (ترمذی شریف، درس ترمذی ۱/ ۲۳۵، ہدایہ ۱/ ۱۲)۔

اور اسی وجہ سے کلی کرنے، مسواک کرنے اور منجن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا جب کہ ان صورتوں میں منہ میں ایک چیز داخل کی جاتی ہے۔ امام ابوداؤد نے اس کے متعلق ایک حدیث بھی نقل فرمائی ہے، حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:

"عن عمرؓ أنه سأل النبي ﷺ عن القبلة للصائم، فقال: لومضمضت من الماء و أنت صائم؟ قلت: لا بأس، قال: فمه"۔

اس حدیث کو الموسوعۃ الفقہیہ میں نقل کرنے کے بعد یہ عبارت اضافہ کی گئی ہے:

"لأن الفم في حكم الظاهر لاتبطل الصوم بالواصل إليه كالأنف والعين" (۲۸/ ۷۴)۔

اور اسی وجہ سے فقہ کی تقریباً تمام کتابوں میں لکھا ہے کہ اگر کسی عورت کا خاوند بدمعاش ہو تو اس عورت کے لیے کھانے کی چیزوں کو چکھنا بلا کراہت جائز ہے۔ علامہ ابن نجیم البحر الرائق میں تحریر فرماتے ہیں:

"كما قال في الخانية فيمن كان زوجها سيء الخلق أوسيدها لابأس بأن تذوق بلسانها" (۲۷۹/۲، ۲۸۰)۔

اور اس وجہ سے بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا کہ اس طرح دوا کے استعمال سے ارکان روزہ میں سے کوئی رکن نہیں چھوٹتا اور نہ اس کی خلاف ورزی لازم آتی ہے اور نہ شرائط روزہ میں سے کوئی شرط فوت ہوتی ہے۔

نیز فتاویٰ ہندیہ میں یہ جزئیہ لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص ہڑّے (ہلیلہ) کو منہ میں رکھ کر چوستا ہے اور تھوک اس کے حلق کے نیچے بھی آجاتا ہے تب بھی اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ تھوک کے حلق کے اندر جانے سے ہلیلہ کا کوئی جز اندر نہیں جاتا جو روزہ کے لیے مفسد ہو سکے۔ عبارت اس طرح ہے:

''لو مص الهليلج فدخل البزاق حلقه لم يفسد مالم يدخل عينه'' (الہندیہ ۱/۲۰۳)۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مریض قلب اگر کسی دوا کو اپنی زبان کے نیچے دبا کر رکھتا ہے تو اس کا روزہ فاسد نہ ہوگا۔

۲- حالت روزہ میں انہیلر کے استعمال کا شرعی حکم:

انہیلر کے استعمال کرنے سے ایک جوہر جو دوا کا سفوف ہوتا ہے وہ براہ حلق پھیپھڑے میں جاتا ہے تو اس سے روزہ دار کا روزہ فاسد ہو جائے گا، خواہ کسی عذر کی وجہ سے استعمال کیا ہو یا بلا عذر۔

دلیل: روزہ کے فاسد ہونے کے لیے کسی شئی کا بذات خود یا روزہ دار کے عمل سے حلق کے اندر معدہ کی طرف چلا جانا کافی ہے، خاص جوف معدہ یا جوف دماغ میں پہنچنا ضروری نہیں، اور انہیلر کے استعمال کرنے سے دوا براہ حلق پھیپھڑے میں پہنچتا ہے اور حلق کے نیچے معدہ کی طرف کسی چیز کے چلے جانے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ اس لئے یہاں بھی روزہ فاسد ہو جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ دھواں اگر حلق میں داخل ہو جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ علامہ شامی تحریر فرماتے ہیں:

''ومفاده أنه لو أدخل حلقه الدخان أفطر'' (ردالمحتار ۳/۳۶۶)۔

اور علامہ کاسانی نے بھی یہ وضاحت فرمائی ہے کہ اگر کوئی شخص دانت میں پھنسی ہوئی چیز کو حلق کے اندر بالقصد داخل کر لے تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ عبارت اس طرح ہے:

''إن أدخله حلقه متعمدا روی عن أبی یوسف أنه إن تعمد علیه القضاء ولا کفارة علیه'' (بدائع الصنائع ۲/۲۳۸)۔

اور علامہ ابن ہمام نے بھی فتح القدیر میں یہ ذکر کیا ہے کہ اگر اس کا آنسو یا محبوب کا پسینہ یا نکسیر کا خون اس کے حلق کے اندر داخل ہو جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ عبارت اس طرح ہے:

''ومافی فتاویٰ قاضی خان لودخل دمعه أو عرق حبیبه أودم رعافه حلقه فسد صومه'' (۲/۲۵۸)۔

نیز علامہ ابن رشد مالکی نے یہ واضح فرمایا ہے کہ روزہ کے صحیح ہونے کے لیے ان تمام چیزوں سے بچنا ضروری ہے جو حلق کے نیچے جائے خواہ وہ کسی منفذ سے داخل ہو۔ عبارت اس طرح ہے:

''وتحصیل مذهب مالک أنه یجب الإمساک عما یصل إلی الحلق من أی المنافذ وصل الخ'' (الموسوعۃ الفقہیہ ۲۸/۳۱)۔

مذکورہ بالا تصریحات وتوضیحات سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ اندرون حلق کا حکم معدہ کے جیسا ہے یعنی جس طرح معدہ میں کسی چیز کے پہنچ جانے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے اسی طرح اندرون حلق کسی چیز کے اندر داخل ہو جانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ بشرطیکہ وہ شخص اس کو بالارادہ کیا ہو جب کہ اس سے اجتناب اس کے لیے ممکن تھا۔ چنانچہ فتاویٰ ہندیہ میں یہ جزئیہ لکھا ہے کہ پانی کا کوئی قطرہ یا برف کا کوئی ٹکڑا اس کے حلق کے نیچے چلا جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ عبارت اس طرح ہے:

''والمطر والثلج إذا دخل حلقه يفسد صومه وهو الصحيح الخ''

(الہندیہ ۱/ ۲۰۳)۔

اور اس وجہ سے بھی کہ انہیلر کے استعمال سے ایک جوہر جو دوا کا سفوف ہوتا ہے حلق کے اندر رجاتا ہے، اور کسی جوہر کے حلق کے اندر داخل ہونے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی شخص حقہ پیتا ہے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے (فتاوی دارالعلوم دیوبند ۶/ ۴۱۸)۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ انہیلر کے استعمال سے روزہ فاسد ہوجائے گا۔

۳- بھاپ کے ذریعہ دوا لینا بھی مفسد صوم ہے:

بھاپ کے ذریعہ بعض دوائیں لی جاتی ہیں خواہ اس کا جو بھی طریقہ اختیار کیا جائے۔ اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا۔

دلیل: وجہ یہ ہے کہ جب کوئی دوا جسم کے اندر اس طرح پہنچائی جائے کہ وہ براہ راست منفذ معتاد سے داخل ہو وہ مفسد صوم ہے،خواہ وہ کسی جوف میں جا کر مستقر ہو۔ اسی طرح وہ چیز جو غیر منفذ سے جسم کے اندر داخل کی جائے اور کسی جوف میں جا کر ٹھہر جائے تو وہ مفسد صوم ہے۔اس کی کئی مثالیں اوپر آچکی ہیں۔مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں روزہ کا فاسد ہونا اس لیے ہے کہ اس طرح ''اکل'' کی حقیقت کا تحقق ہوجاتا ہے اور اس کا مقصد حاصل ہوجاتا ہے۔کیونکہ کھانے کا پہلا مقصد معدہ میں کسی چیز کا پہنچانا ہے۔پھر اس کے ذریعہ بھوک کی شدت کو دفع کرنا ہے۔یہی وجہ ہے کہ درخت کا پتہ اور اس کی کھال اور سڑا ہوا گوشت جو کھانے کی چیز نہیں ہے مگر جب کوئی روزہ دار اس کو اپنے معدہ میں داخل کرلیتا ہے تو اس کا روزہ فاسد ہوجائے گا۔ اور ضابطہ ہے: اشیاء کا اعتبار اس کے مقاصد کے اعتبار سے ہوتا ہے، ''الأمور بمقاصدها''

(الاشباہ والنظائر)۔

اور بھاپ کے ذریعہ بھی دوا کا جز ناک یا منہ کے ذریعہ معدہ میں پہنچتا ہے یا دماغ میں پہنچتا ہے۔اور ابھی ذکر کر آئے ہیں کہ معدہ میں یا دماغ میں کسی چیز کا پہنچ جانا مفسد صوم ہے۔فقہ

وفتاویٰ کی کتابوں میں اس کی مثالیں بھی ملتی ہیں۔ چنانچہ ردالمحتار میں یہ صراحت موجود ہے کہ اگر کوئی شخص حلق میں دھواں داخل کر لے خواہ کسی قسم کا دھواں ہو اور جس طرح سے بھی ہو وہ مفسد صوم ہے۔ عبارت اس طرح ہے:

''لو أدخل حلقه الدخان بأی صورة كان الإدخال الخ'' (۲/۲۴۲)۔

اور اس وجہ سے بھی روزہ فاسد ہو جائے گا کہ بھاپ لینے کی صورت میں ایک شئی کو خارج سے جوف معدہ یا جوف دماغ میں داخل کرنا لازم آتا ہے۔

اور حدیث میں فرمایا گیا: ''الفطر مما دخل وليس مما خرج'' (ہدایہ جلد اول: باب ما یفسد الصوم)، اور بدائع الصنائع میں اس طرح روایت مذکور ہے: ''الفطر مما دخل والوضوء مما خرج'' (۲/۲۴۲)۔

رفع اشتباہ: کسی کو یہ شبہ نہ ہو کہ عطورات کے استعمال سے بھی روزہ ٹوٹ جانا چاہئے کہ اس کے ذریعہ بھی ایک چیز ہوا میں تحلیل ہو کر دماغ میں پہنچتی ہے، حالانکہ عطر کے استعمال سے روزہ کے فاسد ہونے کا کوئی قائل نہیں ہے، تو شبہ اس لئے نہیں ہونا چاہئے کہ عطورات کے استعمال میں عطر کا جسم اور اس کا جوہر دماغ میں نہیں پہنچتا ہے، بلکہ اس کا وصف ہوا میں تحلیل ہو جاتا ہے پھر وہ ہوا جو عطر کی صفت یعنی خوشبو کے ساتھ متصف ہوگئی ہے وہی ہوا جاتی ہے، بخلاف بھاپ لینے کے کہ اس صورت میں دوا کا جز گرمی پہنچنے سے بھاپ میں تبدیل ہو جاتا ہے اور پھر وہ جز دماغ میں یا معدہ میں پہنچتا ہے، ان دونوں میں بڑا فرق ہے، اس لئے ایک کو دوسرے پر قیاس نہیں کیا جا سکتا، اسی لئے بحوالہ ردالمحتار یہ لکھ آئے ہیں: '' لو أدخل حلقه الدخان أفطر'' (۳/۳۶۶)۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ بھاپ کے ذریعہ دوا کا جز دماغ میں پہنچ جاتا ہے، اور دماغ میں کسی چیز کا پہنچنا روزہ کو فاسد کر دیتا ہے، اس لئے بھپارہ لینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا (الموسوعہ ۳۸/۲۸، اور جدید فقہی مسائل ص ۱۸۷، ۱۸۸)۔ یہی وجہ ہے کہ اگربتی کا دھواں لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا

ہے (فتاوی دارالعلوم دیوبند)، ہاں اگر دھواں کو روزہ دار نے داخل نہیں کیا ہے بلکہ از خود داخل ہوگیا ہے تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا مثلاً کھانا پکانے والے حضرات کے لئے اس سے بچنا ممکن نہیں یا غبار یا مکمل غیر اختیاری طور پر حلق میں داخل ہوجائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۴-انجکشن کے ذریعہ دوا پہنچانا مفسد صوم نہیں:

انجکشن کے ذریعہ دوا جسم کے مختلف حصوں میں پہنچائی جاتی ہے، بسا اوقات وہ مفسد صوم ہوسکتی ہے اس لئے کچھ تفصیل پیش خدمت ہے:

انجکشن کے ذریعہ دوا گوشت یا خون کی رگوں میں پہنچانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

اس لئے کہ روزہ کے فاسد ہونے کے لئے جوف دماغ میں یا جوف معدہ میں یا حلق کے نیچے یا آنت میں دوا یا اور کسی چیز کا داخل کرنا یا اس سے اجتناب ممکن ہونے کی حالت میں اس کا از خود داخل ہوجانا ضروری ہے، اور مذکورہ انجکشن کے ذریعہ دوا مذکورہ چاروں مقامات پر نہیں پہنچتی ہے، بلکہ وہ گوشت میں یا خون کی رگوں میں تحلیل ہوتی ہے خواہ اس کے ذریعہ بھوک و پیاس کی شدت کیوں نہ کم ہوجائے روزہ فاسد نہیں ہوگا (فتاوی رحیمیہ ۶/......)۔

نیز اس وجہ سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوگا کہ بھوک و پیاس کی شدت کا کم ہوجانا دوا کے اثر سے ہوتا ہے اور اثر کا حلق کے اندر یا معدہ کے اندر یا جسم کے کسی حصہ میں پہنچنا مفسد صوم نہیں ہے، چنانچہ اگر کوئی شخص سرمہ لگاتا ہے اور اس کا اثر حلق میں محسوس کرتا ہے یا تلخ لکڑی کا مسواک کرتا ہے اور اس کی تلخی کا اثر حلق میں محسوس کرتا ہے یا غسل کرتا ہے اور برودت کا اثر اندرون بدن محسوس کرتا ہے یا کلی کرتا ہے اور پانی پھینک کر پانی حلق میں محسوس کرتا ہے یا مرد کے آگے کی شرمگاہ میں کوئی چیز ڈالی گئی اور اس کا اثر مثانہ میں پایا جاتا ہے تو ان تمام صورتوں میں روزہ اسی لئے فاسد نہیں ہوتا کہ کوئی چیز بذات خود داخل نہیں ہوتی، اور روزہ تو داخل ہونے والی شئی سے فاسد ہوتا ہے۔ علامہ شامی تحریر فرماتے ہیں:

''والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ الأصلية للاتفاق على من

اغتسل في ماء فوجد برده في باطنه أنه لا يفطر "یعنی روزہ کو فاسد کرنے والی چیز تو وہ ہے جو اصلی منفذ اور قدرتی سوراخ سے داخل ہو (شامی ۲/۹۸ بیروت)۔

اسی سے یہ بھی سمجھ میں آیا کہ مسامات کے ذریعہ اگر کوئی چیز معدہ میں جاتی ہے یا دماغ میں جاتی ہے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا تو انجکشن جو گوشت میں رگوں میں لگایا جائے اس کا اثر اگرچہ پورے بدن میں جاتا ہے مگر اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا (فتاوی رحیمیہ ۲/۳۹)۔

اور انجکشن کے ذریعہ اگر دوا جوف معدہ یا جوف دماغ مین پہنچائی جائے تو اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا، اس کی مثال ایسی ہے کہ تیر کسی کے معدہ میں لگ گیا اور بعد میں اس کو نکالا گیا تو تیر کا پھل اندر ہی رہ گیا اور لکڑی نکل آئی تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔ علامہ کاسانی نے بدائع الصنائع میں تحریر فرمایا ہے، عبارت اس طرح ہے:

"**ولو طعن برمح فوصل إلى جوفه أو إلى دماغه فإن أخرجه مع النصل لم يفسد و إن بقي النصل فيه يفسد**" (۲/۲۴۴)۔

اور اگر معدہ، دماغ، حلق کی نالی اور بچہ دانی کے علاوہ جسم کے کسی حصہ میں انجکشن کے ذریعہ دوا پہنچائی جائے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

۵- حالت روزہ میں اگر کوئی شخص جسم میں پیدا ہونے والی کمی کو پورا کرنے کے لئے جسم کے کسی حصہ میں گلوکوز کا انجکشن لیتا ہے تو اس سے اس شخص کا روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ فساد روزہ کا شبہ اس لئے ہوتا ہے کہ گلوکوز کو بذریعہ انجکشن جسم میں پہنچانے کی وجہ سے روزہ کے ذریعہ جسم میں پیدا ہونے والی کمزوری دور ہوجاتی ہے اور بسا اوقات یہ غذا کا متبادل بھی ہوجاتا ہے، بھوک کی شدت اور پیاس کی سختی ختم ہوجاتی ہے اور ترک اکل وشرب کی وجہ سے پیدا ہونے والی کیفیت بھی روزہ دار کے اندر متحقق نہیں ہوتی۔

تو یہ شبہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ روزہ کا حکم دینے سے اللہ تعالی کا یہ مقصد بالکل نہیں ہے کہ بندہ کو بھوک و پیاس کی سختی میں مبتلا کیا جائے بلکہ روزہ کا مقصد اللہ تعالی کی نعمتوں کی شکر گذاری

اور اللہ تعالی کے دوسرے بندوں کی غم خواری کا جذبہ بیدار کرنا اورتقوی وتقرب الٰہی کا پیدا کرنا ہے، ہاں بھوکا پیاسا رہنا اس کے اسباب میں سے ایک سبب ہے اور اسباب میں تخلف ممکن ہے، یعنی ایسا ہونا ممکن ہے کہ ایک خاص سبب کسی شئی کا نہ پایا جائے اور مسبب موجود ہو، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس سبب کا کوئی دوسرا سبب بھی ہو جس کی وجہ سے مسبب کا وجود ہوگیا ہے، ٹھیک اسی طرح روزہ کا مقصد ہے کہ وہ بھوک و پیاس کی شدت میں گرفتار ہوئے بغیر بھی حاصل ہوسکتا ہے۔

دلیل: مذکورہ طریقہ پر روزہ فاسد نہیں ہوگا اس کی ایک دلیل تو یہ ہے کہ روزہ کے فاسد ہونے کے لئے ضروری ہے کہ کوئی شئی دماغ میں پہنچائی جائے جو بذات خود ایک جوہر ہو وصف نہ ہو، یہی وجہ ہے کہ عطر کی خوشبو دماغ میں پہنچتی ہے مگر چونکہ وہ ایک وصف ہے اس لئے روزہ فاسد نہیں ہوتا (ردالمحتار ۳/۳۶۶)۔

اسی طرح اگر کوئی شخص سرمہ لگائے اور اس کا مزہ حلق میں محسوس کرے تو اس سے اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ سرمہ حلق میں نہیں گیا ہے، بلکہ اس کا وصف اور اثر گیا ہے اور اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا (البحر الرائق ۲/ ۲۷۳)، عبارت اس طرح ہے: ''وكذا الاكتحال واطلقه فأفاد أنه لا فرق بين أن يجد طعمه في حلقه أو لا''۔

نیز روزہ ٹوٹنے کے لئے ضروری ہے کہ کوئی چیز جوف معدہ نہیں کم از کم حلق کے اندر معدہ کی طرف خارج سے پہنچائی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، کیونکہ اندرون حلق کا حکم بھی جوف معدہ کے جیسا ہے، چنانچہ الموسوعہ میں بحوالہ علامہ نووی لکھا ہے کہ حلق جوف کی طرح ہے کہ جس طرح جوف معدہ میں جب کوئی چیز خارج سے داخل کی جائے تو روزہ فاسد ہوجاتا ہے اسی طرح حلق کے اندر اگر کوئی چیز داخل کی جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے، عبارت اس طرح ہے:

''قال النووي جعلوا الحلق كالجوف في بطلان الصوم بوصول الواصل إليه الخ'' (الموسوعہ ۲۸/ ۳۰)۔

اور گلوکوز چڑھانے کی صورت میں نہ کوئی چیز حلق کے اندر جاتی ہے اور نہ جوف دماغ

میں اور نہ جوف معدہ میں، ہاں اس کا اثر پورے بدن میں سرایت کرجاتا ہے، جو مفسد صوم نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی شخص روزہ کی حالت میں بار بار غسل کرتا ہے تو یقینی طور پر پانی کی ٹھنڈک کا اثر اندرون بدن سرایت کرجاتا ہے، مگر اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، چنانچہ رد المحتار میں بحوالہ ابوداؤد یہ روایت مذکور ہے کہ نبی پاک ﷺ نے حالت روزہ میں سر پر پانی ڈالا ہے، اور آگے ابن عمرؓ کا عمل نقل کیا ہے کہ وہ کپڑا بھگوکر اپنے بدن پر حالت روزہ میں لپیٹ لیا کرتے تھے (رد المحتار ۳/۳۹۹)۔

نیز اس وجہ سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا کہ روزہ ٹوٹنے کے لئے ضروری ہے کہ کوئی چیز خارج سے بدن کے اندر فطری منفذ سے داخل کی جائے، یہی وجہ ہے کہ ناک، منہ، پیچھے کی شرمگاہ اور عورت کے آگے کی شرمگاہ سے کوئی چیز داخل کی جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے، مگر صورت مذکورہ میں ایسی صورت پائی نہیں جاتی اس لئے گلوکوز کا چڑھانا مفسد صوم نہ ہوگا۔

۶- حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ روزہ ان چیزوں سے فاسد ہوجاتا ہے جو داخل بدن ہو اور ان چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا جو بدن سے خارج ہو، حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں: "**الفطر مما دخل و لیس مما خرج**"۔ اس کی بنا پر حیض ونفاس اور جان بوجھ کر بھر منہ بھرتے کرنے کی صورت میں روزہ کے ٹوٹ جانے پر اعتراض نہ کیا جائے کیونکہ ان چیزوں سے روزہ کا فاسد ہونا خلاف قیاس اجماع امت سے ثابت ہے (البحر الرائق ۲/۲۷۸، الفقہ الاسلامی وادلتہ ۳/۱۷۱۲)۔

مذکورہ بالا حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ روزہ ان چیزوں کے اندرون بدن داخل ہونے سے فاسد ہوجاتا ہے جو منفذ سے داخل ہو، منفذ کی قید اس لئے لگائی گئی ہے کہ منفذ سے کسی چیز کا داخل ہونا دلیل ہے اس بات کی کہ وہ چیز معدہ میں پہنچ جاتی ہے اور معدہ میں کسی چیز کا داخل ہونا روزہ کو فاسد کردیتا ہے۔ دراصل وجہ یہ ہے کہ کسی چیز کا منفذ سے داخل ہوکر معدہ میں پہنچ جانا ایک امر مخفی ہے اس کا صحیح طور پر اندازہ نہیں کیا جاسکتا، اور جب کوئی حکم کسی امر مخفی پر دائر ہوتو شریعت اس امر مخفی کی تحقیق میں نہیں جاتی بلکہ اس کے سبب پر حکم لگادیتی ہے، جیسے سفر میں

مشقت کے لاحق ہونے پر رخصت کا حکم دائر ہے مگر سفر میں کسی کو مشقت لاحق ہوئی یا نہیں شریعت اس کی تحقیق میں نہیں پڑتی بلکہ اس کے سبب یعنی سفر پر ہی رخصت کا حکم لگا دیتی ہے، ٹھیک اسی طرح کسی چیز کا معدہ میں پہنچنا مفسد صوم ہے، مگر یہ امر مخفی ہے عام طور پر نظر نہیں آتا تو شریعت اس کی تحقیق میں نہیں جاتی بلکہ اس کے سبب پر ہی مفسد صوم کا حکم لگا دیتی ہے اور کسی چیز کا منفذ سے داخل ہونا سبب ہے اس کے معدہ تک پہنچنے کا، تو اب حکم فساد صوم اسی پر دائر ہوگا، اور ایسی صورت کے پائے جاتے ہی فساد صوم کا حکم لگا دیا جائے گا۔

لہذا اگر سیال چیز خواہ دوا ہو یا اس کے علاوہ کوئی چیز جب کسی روزہ دار کے پیچھے کے راستہ میں داخل کی جائے تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا۔

ایک تو اس وجہ سے جو ہم اوپر لکھ آئے ہیں کہ کسی چیز کا منفذ سے داخل ہونا اس کے معدہ تک پہنچ جانے کا سبب ہے اور حکم فساد صوم اسی سبب کے وجود پر لگا دیا جائے گا، کیونکہ اس طرح صورت اکل پائی جاتی ہے اور صورت اکل سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے، چنانچہ علامہ کاسانی نے کسی چیز کے معدہ تک پہنچنے کو مفسد صوم قرار دیا ہے اور علت یہ بیان فرمائی ہے کہ پیچھے کے راستے سے کسی چیز کے داخل ہونے کی صورت اکل پائی جاتی ہے، وہ عبارت اس طرح ہے:

''لوجود الأكل من حيث الصورة'' (بدائع ۲/۲۴۳)۔

دوسرے اس وجہ سے کہ حدیث اوپر آ چکی ہے کہ حدیث میں فرمایا گیا: "الفطر مما دخل" اور صورت مذکورہ میں دخول پایا جا رہا ہے اور منفذ سے ہو رہا ہے اس لئے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

تیسرے اس وجہ سے بھی کہ حدیث میں استنشاق میں مبالغہ کرنے سے منع فرمایا گیا ہے، جبکہ وہ شخص روزہ دار ہو حالانکہ مضمضہ اور استنشاق میں عام حالات میں مبالغہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو حالت روزہ میں مبالغہ فی المضمضہ سے اسی لئے منع کیا گیا ہے کہ مبادا پانی کا کوئی قطرہ معدہ تک پہنچنے کی راہ نہ اختیار کرلے ورنہ روزہ فاسد ہو جائے گا، حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:

''عن النبی ﷺ أنه قال للقیط بن صبرة بالغ فی المضمضه والاستنشاق إلا أن تکون صائما'' (بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۳)۔

اس حدیث سے بھی یہی سمجھ میں آتا ہے کہ منفذ سے کسی چیز کا داخل ہونا اس کے معدہ تک پہنچنے کو مستلزم ہے جو مفسد صوم ہے۔

اور آدمی کے پیچھے کی شرمگاہ بھی ایک منفذ ہے، جو معدہ تک پہنچتا ہے لہذا کسی سیال چیز کا اس راستہ سے داخل کرنا مفسد صوم ہوگا۔

اسی طرح مرہم لگانا بھی مفسد صوم ہوگا، کیونکہ پیچھے کی شرمگاہ سے کسی دوا کا پہنچانا شریعت کی اصطلاح میں حقنہ کہلاتا ہے۔

جو شخص بواسیر کا مریض ہے اور حالت روزہ میں بواسیر کے مسوں پر جو اندر کی طرف ہوتا ہے دوائیں اور مرہم لگائے جاتے ہیں تو جب یہ صورت متحقق ہوجائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

دلیل: اگر منفذ معتاد سے کوئی چیز جسم کے اندر داخل ہو یا داخل کی جائے تو اس کی وجہ سے روزہ فاسد ہوجائے گا، اور مذکورہ صورت میں دوائیں اور مرہم آدمی کے پیچھے کی شرمگاہ سے اندر داخل ہوجاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ باتفاق فقہاء حقنہ کی وجہ سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے، فتاوی ہندیہ کی عبارت اس طرح ہے:

''ومن احتقن أو استعط أو أقطر فی أذنه دهنا أفطر ولا کفارة علیه'' (الہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

یعنی جو شخص پیچھے کی شرمگاہ میں کوئی چیز دوا وغیرہ میں داخل کیا یا ناک میں دوا ڈالا یا کان میں تیل ڈالا تو اس کا روزہ فاسد ہوگیا اور اس پر کفارہ واجب نہ ہوگا۔

اور اس وجہ سے بھی کہ اس سے داخل ہونے والی شئی جوف معدہ تک پہنچ جاتی ہے مخرج پر رکی اور ٹھہری نہیں رہتی۔ اور جب کوئی شئی معدہ میں پہنچ جائے خواہ منفذ معتاد سے ہو یا غیر معتاد سے بہر دو صورت روزہ فاسد ہوجاتا ہے، اس لئے مذکورہ صورت میں روزہ فاسد ہوجائے گا (الموسوعۃ الفقہیہ ۲۸/ ۳۸، ۳۹)۔

اور اس وجہ سے بھی کہ مذکورہ صورت میں دوا اندر داخل ہوجاتی ہے، اور حدیث میں فرمایا گیا: "**الفطر مما دخل**"، اور بواسیری مسوں پر مرہم لگانے سے دوا اندر داخل ہوجاتی ہے۔

نیز حنفیہ کا یہ مذہب ہے کہ اگر کسی شخص کا مقعد اپنے مقام سے باہر آ جائے پھر اس کو دھو کر کپڑا وغیرہ سے خشک کئے بغیر اندر اس کے مقام پر پہنچا دیا جائے تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا، علامہ زیلعی حنفیؒ نے اس کی وضاحت تبیین الحقائق میں فرمائی ہے، عبارت اس طرح ہے:

"**ولو خرجت مقعدته فغسلها ثم أدخلها فسد صومه**" (تبیین الحقائق ۲/۱۸۳)۔

کسی کو یہ شبہ نہ ہو کہ بواسیر کے مسوں پر جو دوائیں اور مرہم لگایا جاتا ہے وہ پیٹ یعنی جوف معدہ میں نہیں پہنچتا ہے، اس لئے اس صورت میں روزہ فاسد نہیں ہونا چاہئے۔ اور علامہ کاسانی کی تحریر: "**فإن داواها بدواء يابس لا يفسد لأنه لم يصل إلى الجوف ولا إلى الدماغ**" کو اس کی نظیر میں پیش نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ علامہ کاسانی کی عبارت اس دوا سے متعلق ہے جو جوف اور دماغ کے زخم پر لگائی جائے اور منفذ معتاد سے اس کا تعلق نہ ہو، اور یہاں بحث اس دوا سے متعلق ہے جو منفذ کشادہ میں داخل کی جائے، اس لئے یہ قیاس مع الفارق ہوگا جو کسی بھی حال میں قابل احتجاج نہیں ہے۔

امراض معدہ کی تحقیق کے لئے بعض آلات کا معدہ میں داخل کرنا:

اس سے متعلق کچھ تفصیل ہے، بعض دفعہ کسی آلہ معالجہ کو پیچھے کے راستے سے معدہ میں داخل کیا جاتا ہے تاکہ معدہ یا آنت میں موجود تکلیف کا سبب معلوم کیا جائے، اس سے بحث نہیں کہ وہ آلہ کیسا ہوتا ہے بحث یہ ہے کہ روزہ کی حالت میں اگر ایسا کیا جائے تو کیا روزہ متاثر ہوگا یا نہیں۔

تو جاننا چاہئے کہ وہ آلہ اگر ٹھوس اور جامد ہے اور اس کو بھگو کر یا دوا وغیرہ لگا کر مقعد میں داخل کیا گیا تو بالاتفاق روزہ فاسد ہو جائے گا، چنانچہ اس کی مثال علامہ زیلعی حنفیؒ نے "تبیین الحقائق" میں اس طرح ذکر فرمائی ہے کہ اگر کسی روزہ دار عورت نے اپنی انگلی آگے یا پیچھے کی

شرمگاہ میں داخل کی تو مذہب مختار یہ ہے کہ اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا، مگر یہ کہ وہ انگلی پانی یا تیل سے تر ہو، عبارت اس طرح ہے:

"لو أدخلت الصائمة إصبعها فی فرجها أو دبرها لا یفسد علی المختار إلا أن تکون مبلولة بماء أو دهن" (۲/ ۱۸۳، الہندیہ ۱/ ۲۰۳)۔

اور اگر اس آلہ کو پانی یا تیل وغیرہ سے تر کئے بغیر داخل کیا جائے تو وہ آلہ اگر پورا کا پورا اندرون مقعد داخل ہوکر چھپ گیا اور اس کا کوئی حصہ باہر نہیں رہا تو اس صورت میں بھی روزہ فاسد ہوجائے گا، کیونکہ اس صورت میں ادخال الشئی فی المقعد مکمل طور پر پایا گیا، اور ہم ماقبل میں یہ واضح کرآئے ہیں کہ منفذ سے کسی چیز کا داخل کرنا مفسد صوم ہے خواہ وہ کسی عذر کی وجہ سے ہو یا بلا عذر، مفید ہو یا مضر سب سے روزہ فاسد ہوجائے گا۔ نیز اس کی مثال بھی کتابوں میں موجود ہے، چنانچہ علامہ زیلعی نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص نے خشک روئی اپنے مقعد میں اس طرح ڈالی کہ وہ بالکل غائب ہوگئی تو اس کا روزہ فاسد ہوجائے گا۔ عبارت اس طرح ہے:

"أدخل قطنة فی دبره أو ذکره فغیبها قضاه......" (تبیین الحقائق ۲/ ۱۸۳، الموسوعہ ۲۹/ ۳۹، مراقی الفلاح)۔

اور اگر اس خشک اور جامد شی کو مقعد میں داخل تو کیا مگر اس کا ایک کنارہ باہر ہی ہے تو روزہ فاسد نہ ہوگا، کیونکہ نہ تو کوئی چیز غیر محسوس انداز میں معدہ میں پہنچی اور نہ ہی مقعد کی راہ سے کسی چیز کا ادخال مع الغیبوبۃ متحقق ہوا۔ فقہ وفتاوی کی کتابوں میں اس کی صراحت ملتی ہے، چنانچہ فتاوی ہندیہ میں ہے کہ اگر کسی شخص نے اپنی انگلی اپنی سرین میں یا عورت نے اپنی آگے کی شرمگاہ میں اس طرح داخل کیا کہ نہ تو اس کو پانی سے تر کیا اور نہ ہی اس پر تیل وغیرہ کوئی چیز لگائی تھی تو روزہ فاسد نہ ہوگا، عبارت اس طرح ہے:

"ولو أدخل إصبعه فی إسة أو المرأة فی فرجها لا یفسد" (الہندیہ ۱/ ۲۰۴، تبیین الحقائق ۲/ ۱۸۳، الموسوعہ ۲۸/ ۳۹)۔

یہی وجہ ہے کہ اگر بذریعہ منہ بھی کوئی چیز اندر داخل کی جائے اور وہ پوری طرح داخل نہ ہو تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا مثلاً گوشت کا کوئی ٹکڑہ دھاگے میں باندھ کر حلق میں داخل کیا گیا تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ اور اگر کوئی خشک لکڑی اس طرح داخل کی کہ اس کا ایک کنارہ داخل کرنے والے کے ہاتھ میں ہے تو روزہ فاسد نہ ہوگا (البحر الرائق ۲/۲۸۹ مطبوعہ کوئٹہ پاکستان)۔

خلاصہ یہ ہے کہ اگر کوئی آلہ معالجہ پیچھے کی شرمگاہ میں اس طرح داخل کرے کہ نہ اس کو پانی سے تر کیا گیا ہے اور نہ ہی اس پر کوئی تیل یا دوا وغیرہ لگائی گئی اور اس کا ایک کنارہ باہر ہی ہے تو اس کی وجہ سے روزہ دار کا روزہ فاسد نہ ہوگا۔

۷- مرد کے آگے کی شرمگاہ میں اگر کوئی سیال یا جامد اشیاء داخل کی تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا، کیونکہ مرد کے آگے کی شرمگاہ سے اگر کوئی چیز داخل کی جائے گی تو وہ زیادہ سے زیادہ مثانہ تک پہنچے گی معدہ میں نہیں جائے گی، اور نیچے کی راہ سے داخل ہونے والی شی کے مفسد صوم ہونے کے لئے معدہ تک پہنچنا ضروری ہے۔ اور مرد کے مثانہ اور معدہ کے درمیان کوئی ایسا راستہ نہیں ہے کہ وہ معدہ میں پہنچ جائے، اس لئے حضرات طرفین رحمہما اللہ کا خیال یہ ہے کہ اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا۔ علامہ ابن نجیم مصری نے البحر الرائق میں اس کی وضاحت فرمائی ہے۔ عبارت اس طرح ہے:

''قوله إن اقطر في إحليله لا أي لايفطر، أطلقه فشمل الماء والدهن وهذا عندهما خلافا لأبي يوسف......الخ'' (البحر الرائق ۲/۲۷۹)۔

اور اگر مرد کے آگے کی شرمگاہ میں کوئی ٹھوس اور جامد چیز داخل کی جائے تو بدرجہ اولی یہ مفسد صوم نہ ہوگی (البحر الرائق ۲/۲۷۹)۔

عورت کے آگے کی شرمگاہ میں اگر کوئی سیال چیز داخل کی جائے تو اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا، البحر الرائق کی عبارت سے اس کی وضاحت ہوتی ہے، عبارت اس طرح ہے:

''وقيد بالإحليل الذي هو مخرج البول من الذكر لأن الإقطار في قبل

المرأة يفسد الصوم بلاخلاف" (۲۷۹/۲)۔

اور اگر ٹھوس وجامد چیز پانی یا تیل وغیرہ لگا کر عورت کے آگے کی شرمگاہ میں داخل کیا جائے تو بھی باتفاق فقہاء روزہ فاسد ہو جائے گا، اس لئے کہ یہ پانی یا تیل وغیرہ عورت کی شرمگاہ میں آگے کی طرف چلا جائے گا تو یہ سیال چیز کو داخل کرنے کی طرح ہو گیا۔

اور اگر بغیر دوا وغیرہ لگائے عورت کے آگے کی شرمگاہ میں داخل کی جائے تو اگر اس کا ایک کنارہ باہر ہے تو بالاتفاق روزہ فاسد نہ ہوگا، اس لئے کہ اس صورت میں ادخال من کل الوجوہ متحقق نہیں ہوا۔ اور استقرار فی المعدہ بھی ثابت نہیں ہوا۔ اور اس کے بغیر روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

☆☆☆

مفطرات صوم اور بعض نئے مسائل

مفتی محمد ممتاز خاں ندوی ☆

صوم کی تعریف:

صوم کے لغوی معنی: إمساک یعنی رکنے کے آتے ہیں۔

صوم کی شرعی تعریف ہے:

''أما الشرعی فهو الامساک عن أشیاء مخصوصة وهی الأکل والشرب والجماع بشرائط مخصوصة'' (بدائع الصنائع ۲/۲۰۹)۔

یعنی شریعت میں روزہ چند مخصوص چیزوں جیسے کھانے، پینے، اور جماع سے مخصوص شرائط کے ساتھ رک جانے کا نام ہے۔

صوم کی لغوی وشرعی تعریف کے بعد اب ہم اصل مسئلہ کی طرف آتے ہیں۔

۱- روزہ دار اگر روزہ کی حالت میں زبان کے نیچے دوا رکھتا ہے اور دوا کا اثر لعاب کے ساتھ حلق میں نہیں جاتا ہے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، اور اگر لعاب کے ساتھ دوا کا اثر حلق میں چلا جاتا ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب ایم بی بی ایس تحریر فرماتے ہیں:

''انجائنا (Anginapectors) کے مریض اگر روزہ کی حالت میں (Angised) گولی زبان کے نیچے رکھ لیں اور اس کا خیال رکھیں کہ لعاب حلق کے نیچے اتر نے نہ پائے تو منھ کی اندرونی تہہ سے اس کے جذب ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، اگر لعاب حلق

☆ مدرسہ ضیاء العلوم میدان پور، رائے بریلی۔

میں چلا جاتا ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا لہذا احتیاط بہتر ہے (مریض و معالج کے اسلامی احکام ۱۴۴، نیز دیکھئے: امداد الفتاوی ۲/ ۱۳۷)۔

روزہ کی حالت میں کسی چیز کے منہ میں رکھنے سے متعلق جبکہ اس کا اثر حلق میں نہ گیا ہو فقہ کی کتابوں میں دو طرح کا حکم ملتا ہے:

۱- بغیر کسی عذر کے کسی چیز کا منھ میں رکھنا جبکہ اس کا اثر حلق میں نہ گیا ہو مکروہ ہے۔

"وکره ذوق شيء ومضغه بلا عذر كذا في الكنز" (ہندیہ ۱/۱۹۹، شامی ۲/ ۱۴۲)۔

۲- عذر کی وجہ سے کسی چیز کا منھ میں رکھنا جبکہ اس کا اثر حلق میں نہ جائے تو مکروہ بھی نہیں ہے، جیسے کسی عورت کا شوہر سخت مزاج ہے تو عورت سالن کا مزہ چکھ سکتی ہے۔

"ومن العذر في الأول مالو كان زوج المرأة وسيدها سيء الخلق فذاقت المرقة" (ہندیہ ۱/۱۹۹، شامی ۲/ ۱۴۲)۔

اسی طرح زیر بحث صورت میں امراض قلب کے سبب جو کہ عذر ہے اگر مریض زبان کے نیچے دوا دبا لیتا ہے اور لعاب کے ساتھ اس کا اثر حلق میں نہیں پہنچتا ہے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا بلکہ روزہ میں کوئی کراہت بھی نہیں ہوگی۔

لیکن اس کے باوجود زبان کے نیچے دوا دبانے میں چونکہ لعاب کے ذریعہ اس کا اثر حلق میں پہنچنے کا خاصہ امکان ہے اس وجہ سے احتیاط بہتر ہے۔

۲- انہیلر (Inhaler) جس کے ذریعہ ہوا اور اس کے ساتھ دوا حلق میں داخل کی جاتی ہے، اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا چاہے دوا پیٹ میں جائے یا پھیپھڑوں میں جائے (مریض و معالج کے اسلامی احکام ص ۱۴۰)۔

فقہاء کرام نے روزہ ٹوٹنے کا یہ اصول متعین فرمایا ہے کہ اگر مخارق اصلیہ سے یعنی فطری منفذ سے کوئی چیز داخل ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا، ظاہر ہے کہ حلق فطری منفذ ہے۔

بدائع الصنائع میں ہے: "وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من

المخارق الأصلية كالأنف،والأذن ،والدبر فإن استعط أواحتقن أو أقطر فى أذنه فوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ فسد صومه" (بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۳)۔

زیر بحث صورت میں بھی دوا حلق کے راستہ سے اندر جارہی ہے اس وجہ سے اس صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا،بعض فقہی جزئیات ایسی بھی مل جاتی ہیں کہ صرف کسی چیز کے نگل لینے سے اگر چہ وہ بالکل معمولی ہی کیوں نہ ہو محض حلق میں چلی جانے سے فقہاءکرام روزہ ٹوٹ جانے کا قول نقل کرتے ہیں۔

"وإذا ابتلع سمسمة بين أسنانه لا يفسد صومه لأنه قليل وإن ابتلع من الخارج يفسد" (ہندیہ ۱/ ۲۰۳)۔

اسی طرح اگر دانتوں میں چنے کے دانہ سے زیادہ کوئی چیز لگی ہو اور روزہ دار اس کو نگل لے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

"وإن أكل ما بين أسنانه لم يفسد إن كان قليلا وإن كان كثيرا يفسد والحمصة مافوقها كثير ومادونها قليل" (ہندیہ ۱/ ۲۰۳)۔

معلوم ہوا کہ اگر روزہ کی حالت میں کوئی چیز حلق کے راستہ سے چلی جائے تو محض حلق کے راستہ سے چلی جانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۳- بھاپ جس میں دوائیں ملی ہوں اس بھاپ کو ناک یا منھ کے ذریعہ کھینچنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اگر ناک یا منھ کے ذریعہ بھاپ کو نہ کھینچا جائے بلکہ کسی مشین یا آلہ کے ذریعہ کھینچا جائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے (مریض ومعالج کے اسلامی احکام/ ۱۲۰)۔

اس کی بہت واضح نظیر شامی کی درج ذیل عبارت ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ اگر روزہ دار قصداً دھواں حلق میں داخل کرے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

"ومفاده أنه أدخل حلقه الدخان أفطر اى دخان كان عوداً أوعنبراً لو ذاكراً لإمكان التحرز عنه، أى بأى صورة كان الإدخال حتى لو تبخر ببخور

فآواه إلى نفسه واشتمّه ذاكراً لصومه أفطر لإمكان التحرز عنه وهذا مما يغفل عنه كثير من الناس ولا تتوهم أنه كشم الورد ومائه والمسک لوضوح الفرق بين هواء تطيب بريح المسک وشبهه وبين جوهر دخان وصل إلى جوفه بفعله امداد، وبه علم حكم شرب الدخان" (شامی: ۱۰۶/۲)۔

زیر بحث صورت کی تائید فتاوی دار العلوم دیوبند کے ایک فتوی سے بھی ہوتی ہے:

سوال: اٹلوس ایک دوا ہے کہ نوسادر اور چونا ملا کر شیشی میں بھر کر ناک سے لگا کر سونگھا جاتا ہے، اس کی تیزی دماغ تک پہنچ جاتی ہے، اس کے سونگھنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟۔

جواب: اس صورت میں روزہ اس کا ٹوٹ جائے گا، قضا لازم ہے۔ كما في الدر المختار ومفاده أنه لو أدخل حلقه الدخان أفطر أى دخان كان ولو عوداً أو عنبراً لو ذاكراً لإمكان التحرز عنه (فتاوی دار العلوم دیوبند ۶/ ۴۱۸)۔

۴- روزہ کی حالت میں انجکشن:

اکثر علماء کرام کا رجحان یہ ہے کہ روزہ کی حالت میں انجکشن لگوانے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، احقر کا رجحان بھی اسی طرف ہے کہ روزہ کی حالت میں انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، اس سلسلہ میں چند علماء کرام کے اقوال ملاحظہ ہوں:

۱- حضرت مولانا مفتی شفیع صاحبؒ فرماتے ہیں: ''ڈاکٹروں سے تحقیق کرنے اور تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ انجکشن کے ذریعہ دوا جوف عروق میں پہنچائی جاتی ہے اور خون کے ساتھ شرائین اور اوردہ میں اس کا سریان ہوتا ہے، جوف دماغ یا جوف بطن میں دوا نہیں پہنچتی ہے، اور فساد صوم کے لئے مفطر کا جوف دماغ یا جوف بطن میں پہنچنا ضروری ہے، مطلقاً کسی عضو کے خون میں یا عروق و شرائین کے خون میں پہنچنا مفسد صوم نہیں، لہذا انجکشن کے ذریعہ جو دوا بدن میں پہنچائی جاتی ہے مفسد نہیں'' (جواہر الفقہ ۳/ ۷۶)۔

۲- حضرت مفتی کفایت اللہؒ صاحب فرماتے ہیں: ''انجکشن کے ذریعہ سے اگر دوا کا

جسم جوف بدن میں نہ پہنچے تو روزہ فاسد نہ ہوگا اگرچہ دوا کا اثر سارے جسم میں سرایت کر جائے ، (کفایت المفتی ۴؍۲۴۰)۔

۳-حضرت مفتی رشید احمد صاحب لدھیانویؒ فرماتے ہیں: ''روزہ اس چیز سے فاسد ہوتا ہے جو چیز منفذ کے ذریعہ معدہ یا دماغ میں پہنچ جائے، انجکشن سے دوا بذریعہ منفذ نہیں جاتی ہے بلکہ عروق اور مسامات کے ذریعہ معدہ میں پہنچتی ہے، لہذا انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا (احسن الفتاوی ۴؍۴۲۲)۔

حضرت مولانا عبد الصمد صاحب رحمانیؒ فرماتے ہیں: ''روزہ کی حالت میں انجکشن لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا'' (فتاوی امارت شرعیہ ۳؍۱۶۷)۔

یہ حضرات درج ذیل فقہی جزئیات سے استدلال کرتے ہیں:

۱-''وفی دواء الجائفة والآمة أکثر المشائخ علی أن العبرة للوصول إلی الجوف والدماغ'' (عالمگیری ۱؍۲۰۲)۔

۲-''وما وصل إلی الجوف أو إلی الدماغ من المخارق الأصلیة کالأنف،والأذن، والدبر فإن استعط أو احتقن أو أقطر فی أذنه فوصل إلی الجوف أو إلی الدماغ فسد صومه وأما إذا وصل إلی الدماغ لأن له منفذا إلی الجوف فکان بمنزلة زاویة من زوایا الجوف (إلی قوله) وأما إذا وصل إلی الجوف أو إلی الدماغ من غیر المخارق الأصلیة بأن داوی الجائفة والآمة فإن داواها بدواء یابس لا یفسد لأنه لم یصل إلی الجوف ولا إلی الدماغ ولو علم أنه وصل یفسد فی قول أبی حنیفة'' (بدائع الصنائع ۲؍۲۴۳)۔

حضرت مولانا مجیب اللہ صاحب ندویؒ کے نزدیک انجکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا (اسلامی فقہ ۱؍۳۹۳)۔ ان کے دلائل حسب ذیل ہیں:

۱-فم فرج کے علاوہ کسی اور ذریعہ سے دوا یا غذا دماغ اور معدہ تک پہنچنے کا گمان غالب

ہوجائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا، اس جزئیہ کی روشنی میں انجکشن کے مسئلہ پر غور کریں تو یہ بات بالکل عیاں ہوجاتی ہے کہ انجکشن کے ذریعہ دوا یا غذا کا دماغ تک پہنچنا ایک مسلم امر ہے (اسلامی فقہ ۱/ ۳۹۳)۔

۲-جس طرح دوا یا تیل وغیرہ کا اثر پہنچتا ہے اس سے بھی زیادہ یقین کے ساتھ انجکشن سے ان چیزوں کا دماغ اور معدہ تک نہ صرف اثر پہنچتا ہے بلکہ اس سے اصلاح بدن بھی ہوتی ہے (ایضاً ۱/ ۳۹۴)۔

۳-ظاہر ہے کہ نسیں پورے جسم اور دماغ ومعدہ سب کے لئے نہ صرف منفذ ہیں بلکہ براہ راست ان کا تعلق دماغ سے ہوتا ہے اس لئے جو دوا انجکشن کے ذریعہ داخل کی جاتی ہے وہ اپنی اصل حالت میں معدہ اور دماغ تک پوری سرعت کے ساتھ جاتی ہے اس وجہ سے اس کا اثر بھی جلد ہوتا ہے (ایضاً)۔

واضح رہے کہ دلائل کے اعتبار سے ان علماء کرام کا مسلک راجح اور مضبوط ہے جو علماء کرام انجکشن لگوانے سے روزہ کے نہ ٹوٹنے کے قائل ہیں، اوران حضرات کا مسلک فقہی جزئیات سے بھی ہم آہنگ نظر آتا ہے، اورحضرت مولانا مجیب اللہ ندویؒ نے جو دلائل پیش کئے ہیں وہ استدلال میں کمزور نظر آتے ہیں۔

عروق کے ذریعہ دوا کا جوف دماغ یا جوف بطن میں پہنچنا مفسد صوم نہیں:

انجکشن دو طرح کے ہوتے ہیں: بعض انجکشن ایسے ہوتے ہیں جن سے دوا جوف بطن یا جوف دماغ تک نہیں پہنچتی ہے، اگر دوا جوف بطن یا جوف دماغ تک نہیں پہنچتی ہے تو اس سے روزہ کا فاسد نہ ہونا ظاہر ہے۔ بعض انجکشن وہ ہوتے ہیں جن کا اثر جوف بطن یا جوف دماغ تک پہنچ جاتا ہے تو ایسے انجکشن سے بھی روزہ فاسد نہ ہوگا، اس لئے کہ روزہ کے فساد کے لئے ضروری ہے کہ جوف تک پہنچنے والی چیز منافذ اصلیہ کے ذریعہ پہنچے اور غیر منافذ اصلیہ سے کسی چیز کا پہنچنا مفسد صوم نہیں ہے، اور ظاہر ہے کہ انجکشن سے جو دوا جوف میں پہنچتی ہے وہ منافذ اصلیہ کے

ذریعہ نہیں پہنچتی، لہذا روزہ فاسد نہیں ہوگا (دیکھئے: بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۳ کی مذکورہ بالا عبارت)۔

انجکشن سے بھوک اور پیاس میں کمی ہو جائے اور قوت ونشاط پیدا ہو جائے:

اگر انجکشن کے ذریعہ بھوک اور پیاس میں کمی آجاتی ہے یا قوت ونشاط پیدا ہو جاتی ہے تو یہ چیز روزہ کے لئے مفسد نہیں ہے بلکہ روزہ اس چیز سے فاسد ہوتا ہے جو چیز مخارق اصلیہ کے ذریعہ جوف بطن یا جوف دماغ تک پہنچا کر حاصل کی جائے، اس کے سوا کسی اور طرح سے بھوک اور پیاس میں کمی آجاتی ہے یا قوت ونشاط پیدا ہو جاتی ہے تو یہ چیز روزہ کو فاسد نہیں کرے گی، یہی وجہ ہے کہ روزہ میں غسل کی اجازت ہے حالانکہ غسل سے مسامات کے ذریعہ پانی اندر پہنچتا ہے اور پیاس میں بھی کمی ہو جاتی ہے، لیکن چونکہ پانی منافذ اصلیہ کے ذریعہ اندر نہیں جاتا ہے اس لئے مفسد صوم نہیں، اسی طرح روزہ کی حالت میں کسی ٹھنڈے مقام پر چلے جانا مفسد نہیں، حالانکہ اس سے بھی پیاس مٹتی ہے، یہی معاملہ انجکشن کا بھی ہے، شامی کی درج ذیل عبارت سے بھی اس مسئلہ پر خاصی روشنی پڑتی ہے:

''والمضر إنما هو الداخل من المنافذ للاتفاق على من اغتسل في ماء فوجد برده في باطنه أنه لا يفطر إنما كره الامامؒ الدخول في الماء والتلفف بالثوب المبلول لما فيه من إظهار الضجر في إقامة العبادة لا لأنه مفطر'' (شامی ۲/ ۱۰۶)۔

انجکشن خاص جوف بطن یا جوف دماغ میں لگایا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا:

اگر انجکشن خاص جوف دماغ یا خاص جوف بطن میں لگایا جائے اس طور سے کہ دوا دماغ یا معدہ میں بغیر عروق کے سیدھے دماغ اور معدہ میں پہنچ جائے تو ایسے انجکشن سے روزہ ٹوٹ جائے گا، اس کی واضح نظیر جائفہ ہے یعنی پیٹ کا زخم، اگر اس میں دوا ڈالی جائے اور دوا جوف بطن میں چلی جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

''وفي دواء الجائفة والآمة أكثر المشائخ على أن العبرة للوصول إلى

الجوف والدماغ'' (عالمگیری ۱/ ۲۰۲)۔

صرف بھوک اور پیاس کی شدت کم کرنے کے لئے انجکشن لگوانا:

بعض لوگ روزہ کی حالت میں بھوک اور پیاس کی شدت کم کرنے کے لئے ڈرپ لگوا لیتے ہیں جس کی وجہ سے روزہ کی حالت میں بھوک اور پیاس میں کمی آجاتی ہے، احقر کو اس سلسلہ میں کسی مفتی کا فتوی تو نہیں مل سکا، لیکن ڈاکٹر مفتی عبدالواحد ایم بی بی ایس مفتی جامعہ مدینہ لاہور نے ایسی صورت میں ڈرپ کو مکروہ قرار دیا ہے (مریض و معالج کے اسلامی احکام ۱۲۴)۔ شامی کے اس جزئیہ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے:

''کرہ الإمام الدخول فی الماء والتلفف بالثوب المبلول لما فیہ من إظھار الضجر فی إقامة العبادة لا لأنہ مفطر'' (شامی ۲/ ۲۰۶)۔

اس سلسلہ میں میری رائے یہ ہے کہ محض بھوک اور پیاس کی شدت کو کم کرنے کے لئے ڈرپ لگوانے سے زجراً روزہ فاسد ہوجانا چاہئے، کیونکہ ڈرپ لینے سے روزہ کا اصل مقصد ہی فوت ہوجائے گا۔

۵- روزہ کی حالت میں گلوز چڑھوانا:

اکثر علماء کرام کے نزدیک روزہ کی حالت میں انجکشن کا جو حکم ہے وہی گلوکوز چڑھوانے کا بھی ہے اور ان کے دلائل وہی ہیں جو انجکشن کی بحث میں گذر چکے ہیں۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب فرماتے ہیں: ''گلوکوز چڑھوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے، وجہ یہ لکھتے ہیں: انجکشن کے ذریعہ جو چیز جسم میں داخل کی جاتی ہے وہ عموماً رگوں کے واسطے سے قلب یا دماغ میں پہنچتی ہے، اور ایک ایسی راہ سے گذرتی ہے جو اس کی حقیقی راہ اور فقہاء کی زبان میں منفذ نہیں ہے، کتب فقہ کی مختلف نظائر کو سامنے رکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ فقہاء کرام ایسی صورتوں کو مفسد صوم نہیں قرار دیتے (جدید فقہی مسائل ۱/ ۸۵)۔

حضرت مولانا مجیب اللہ صاحب ندویؒ کے نزدیک گلوکوز چڑھوانے سے روزہ ٹوٹ

جائے گا، اوران کے دلائل وہی ہیں جوانجکشن کی بحث میں گذر چکے ہیں۔

گلوکوز سے نمکیات کی کمی کرنا:

اگر گلوکوز نمکیات کی کمی پوری کرنے کے لئے چڑھویا جاتا ہے، لیکن اس کی وجہ سے بھوک میں کمی کا احساس ہوجاتا ہے اور انسان کے اندر توانائی پیدا ہوجاتی ہے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، گلوکوز سے روزہ اس وجہ سے نہیں ٹوٹے گا کہ گلوکوز دماغ اور پیٹ کے اندر فطری منفذ سے داخل نہیں ہورہا ہے (دیکھئے: بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۳ کی مذکورہ بالا عبارت)۔

اور رہا یہ مسئلہ کہ گلوکوز سے بھوک اور پیاس میں کمی ہوجائے اور اس کے چڑھنے سے توانائی پیدا ہوجائے، تو اس سلسلہ میں حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی تحریر فرماتے ہیں: ''مطلق قوت یا نشاط روزہ کے منافی نہیں ہے بلکہ وہ قوت منافی صوم ہے جو مخارق اصلیہ کے ذریعہ کوئی چیز جوف بطن یا جوف دماغ تک پہنچا کر حاصل کی جائے، اس کے سوا کسی اور عمل سے اگر قوت آجائے یا نشاط پیدا ہو یا پیاس مٹے تو مفسد صوم نہیں، یہی وجہ ہے کہ روزہ میں غسل کی اجازت ہے حالانکہ غسل سے مسامات کے ذریعہ پانی اندر پہنچتا ہے (درس ترمذی ۲/ ۶۲۸)۔

شامی کی اس عبارت سے بھی اس مسئلہ پر خاصی روشنی پڑتی ہے:

''والمضر إنما هو الداخل من المنافذ للاتفاق على من اغتسل في ماء فوجد برده في باطنه أنه لا يفطر وإنما كره الإمام رحمه الله تعالى الدخول في الماء والتلفف بالثوب المبلول لما فيه من إظهار الضجر في إقامة العبادة لا لأنه مفطر'' (شامی ۱/ ۲۰۶)۔

اس بحث کی روشنی میں اگر گلوکوز سے بھوک اور پیاس میں کمی کا احساس ہوجاتا ہے یا قوت ونشاط پیدا ہوجاتی ہے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

لیکن اگر گلوکوز صرف بھوک اور پیاس کی شدت میں کمی کرنے کے لئے چڑھویا جائے تو ایسی صورت میں روزہ فاسد تو نہیں ہوگا، لیکن روزہ مکروہ ہوجائے گا۔

گلوکوز خاص جوف دماغ یا جوف بطن میں پہنچانا:

اگر گلوکوز خاص جوف دماغ یا جوف بطن میں پہنچایا جائے، اس طور سے کہ گلوکوز بغیر عروق کے سیدھے جوف دماغ یا جوف بطن میں پہنچ جائے تو ایسی صورت میں روزہ فاسد ہوجائے گا، اس کی واضح نظیر ہدایہ کی یہ عبارت ہے:

''ولو داوی جائفة أو آمة بدواء فوصل إلی جوفه أو دماغه أفطر عند أبی حنیفة والذی هو الرطب'' (ہدایہ ۱/۲۲۰)۔

روزہ کی حالت میں گلوکوز چڑھوانے کا مسئلہ اختلافی ہے، اس وجہ سے روزہ کی حالت میں گلوکوز چڑھوانے سے احتیاط کرنی چاہئے۔

۶- سیال یا غیر سیال دوائیں پیچھے کے راستہ سے داخل کرنا:

روزہ کی حالت میں پیچھے کے راستہ سے اگر دوا خواہ وہ سیال ہو یا غیر سیال اندر پہنچائی جاتی ہے اور وہ معدہ میں پہنچ جاتی ہے تو روزہ ٹوٹ جائیگا، اور اگر معدہ میں نہیں پہنچتی ہے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، بدائع میں ہے:

''وما وصل إلی الجوف أو إلی الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف، والأذن، والدبر فإن استعط أواحتقن أو أقطر فی أذنه فوصل إلی الجوف أو إلی الدماغ فسد صومه'' (بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۳)۔

اسی وجہ سے اگر روزہ دار نے پانی یا تیل میں تر انگلی اپنی سرین میں داخل کرلی تو روزہ فاسد ہوجائے گا کیونکہ پانی یا تیل کی تری معدہ میں پہنچ جائے گی۔

''ولو أدخل إصبعه فی إسته لا يفسد هو المختار إلا إذا كانت مبتلة بالماء أو الدهن فحينئذ يفسد لوصول الماء أو الدهن'' (ہندیہ ۱/ ۱۰۴)۔

اسی طرح اگر روزہ کی حالت میں کانچ نکل آئی اور بغیر خشک کئے ہوئے روزہ دار اس کو چڑھالے تو روزہ فاسد ہوجائے گا، کیونکہ کانچ کے ساتھ جو تری لگی ہوئی ہے وہ معدہ تک

پہنچ جائے گی۔

"خرج سرمه فغسله فإن قام قبل أن تنشف فسد صومه وإلا فلا لأن الماء اتصل بظاهره ثم زال قبل أن يصل إلى الباطن بعود المقعدة" (شامی ۲/۱۰۸)۔

بواسیری مسوں پر مرہم لگانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

عام فقہاء کرام کا رجحان یہ ہے کہ بواسیری مسوں پر دوا یا مرہم لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ بواسیری مسوں پر دوا یا مرہم لگانے سے دوا اور مرہم معدہ تک نہیں پہنچتا ہے۔

احقر کا رجحان بھی بواسیری مسوں پر دوا یا مرہم لگانے سے روزہ کے نہ ٹوٹنے کی طرف ہے۔

اس سلسلہ میں چند فقہاء کرام کے اقوال نقل کئے جاتے ہیں، جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بواسیری مسوں پر دوا یا مرہم لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

۱- صاحب احسن الفتاوی مفتی رشید احمد لدھیانویؒ فرماتے ہیں: بواسیری مسے موضع حقنہ سے بہت نیچے ہوتے ہیں اور براہ مقعد داخل ہونے والی چیز جب تک موضع حقنہ تک نہ پہنچے مفسد نہیں ہے، لہذا مسوں کو پانی سے تر کر کے چڑھانے اور مسوں پر دوا لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

۲- حضرت مفتی شفیع صاحبؒ فرماتے ہیں: "مسے بواسیر جو کہ مبرز کے اوپر پیدا ہوجاتے ہیں کبھی باہر اور کبھی اندر، وہ موضع حقنہ تک عادۃً نہیں پہنچتے، اسلئے جو تری ان تک رہتی ہے وہ موضع حقنہ تک نہیں جاتی، اس سے مفسد صوم نہیں (امداد الفتاوی ۲/۱۵۰)۔

۳- مفتی عزیز الرحمان عثمانیؒ فرماتے ہیں: "بواسیری مسوں پر دوا اور مرہم لگانے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا مگر احتیاط بہتر ہے (فتاوی دار العلوم دیوبند ۶/۴۱۱)۔

۴- حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ مسوں پر دوا لگانے سے روزہ کے ٹوٹ جانے کے قائل تھے لیکن بعد میں انہوں نے اپنے اس قول سے رجوع فرمالیا، اور وہ بھی روزہ کے نہ ٹوٹنے کے قائل ہوگئے۔

فقہی جزئیات سے بھی واضح ہوتا ہے کہ بواسیری مسوں پر دوا لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، مخارق اصلیہ کے ذریعہ کوئی چیز دماغ یا پیٹ میں جانے سے روزہ ٹوٹتا ہے، بواسیری مسوں پر جو دوا یا مرہم لگایا جاتا ہے اس کا اثر معدہ تک نہیں پہنچتا ہے اس وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

۱- بدائع میں ہے: "**وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف، والأذن، والدبر فإن استعط أو احتقن أو أقطر في أذنه فوصل إلى الجوف أو الدماغ**" (بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۳)۔

۲- ہندیہ میں ہے: "**وفي دواء الجائفة والآمة أكثر المشائخ على أن العبرة للوصول إلى الجوف والدماغ**" (ہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

خلاصہ بحث یہ ہے کہ بواسیری مسے چونکہ موضع حقنہ سے بہت نیچے ہوتے ہیں اس وجہ سے ان پر دوا یا مرہم معدہ کے اندر نہیں پہنچتا ہے اس وجہ سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

امراض کی تحقیق کے لئے پچھلے راستہ سے آلات داخل کرنے کا حکم:

پیچھے کے راستہ سے امراض معدہ کی تحقیق کے لئے جو آلات داخل کئے جارہے ہیں اگر ان آلات پر گریس اور تیل یا کوئی دوا وغیرہ لگی ہوئی ہے تو ایسے آلات کے داخل کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اگر آلات خشک داخل کئے جارہے ہیں، ان میں گریس، تیل یا کوئی دوا وغیرہ نہیں لگی ہوئی ہے تو ایسے خشک آلات داخل کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، اس سلسلہ میں ہندیہ کی درج ذیل عبارت بہترین نظیر ہے:

"**ولو أدخل إصبعه في إسته والمرأة في فرجها لا يفسد وهو المختار إلا إذا كانت مبتلة الماء أو الدهن فحينئذ يفسد لوصول الماء أو الدهن**" (ہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

(اگر مرد اپنی سرین یا عورت اپنی شرمگاہ میں انگلی داخل کرے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، یہی قول مختار ہے، سوائے اس کے کہ انگلی پانی یا تیل میں تر ہو، ایسی صورت میں پانی یا تیل پہنچ

جانے کی وجہ سے روزہ فاسد ہو جائے گا)۔

۷-آگے کی راہ سے مرد وعورت کے جسم میں مثانہ تک نلکی پہنچانا:

آگے کی راہ سے مرد وعورت کے جسم میں مثانہ تک جو نلکی پہنچائی جاتی ہے، اگر اس نلکی سے دوا وغیرہ داخل کی جاتی ہے تو اس صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اگر کسی مرض کے معائنہ کے لئے صرف نلکی داخل کی جاتی ہے، اور اس سے دوا وغیرہ اندر داخل نہیں کی جاتی ہے اور نلکی پر تیل، گریس اور کوئی دوا وغیرہ نہیں لگی ہوئی ہے تو ایسی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا، ہندیہ کی درج ذیل عبارت اس کی واضح نظیر ہے:

"ولو أدخل إصبعه في إسته والمرأة في فرجها لا يفسد وهو المختار إلا إذا كانت مبتلة الماء أوالدهن فحينئذ يفسد لوصول الماء أوالدهن" (ہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

امراض کے سبب خواتین کی شرمگاہ میں سیال یا جامد دوا رکھنا:

عورتوں کی شرمگاہ کے اندرونی حصہ میں کوئی دوا رکھی گئی خواہ دوا سیال ہو یا غیر سیال، صحیح قول کے مطابق روزہ فاسد ہو جائے گا، اس لئے کہ عورتوں کے اندر یہ فطری منفذ موجود ہے جو بطن تک پہنچتا ہے، البتہ مردوں کے عضو تناسل میں کوئی دوا وغیرہ ڈالی جائے تو امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹے گا اس لئے کہ معدہ اور اس نالی کے درمیان براہ راست منفذ نہیں ہے بلکہ مثانہ کا واسطہ ہے جہاں سے قطرہ قطرہ آ کر جمع ہوتا ہے، فتاوی ہندیہ میں ہے:

"إذا أقطر في إحليله لا يفسد صومه عند أبي حنيفة ومحمد .. وفي الإقطار في إقبال النساء ويفسد بلا خلاف وهو الصحيح" (ہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

واضح رہے کہ اگر دوا شرمگاہ کے اندر نہیں رکھی گئی ہے بلکہ باہر کے حصہ میں رکھی گئی ہے اس طور سے کہ دوا شرمگاہ کے اندر نہیں گئی ہے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ روزہ اسی وقت ٹوٹتا ہے جب کہ کوئی چیز فطری منفذ سے معدہ یا دماغ میں پہنچے۔

"وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف،

والأذن، والدبر فإن استعط أو احتقن أو أقطر في أذنه فوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ فسد صومه'' (بدائع الصنائع ۲؍۲۴۳)۔

مرض کی تحقیق کے لئے بعض آلات رحم میں پہنچانا:

اگر مرض کی تحقیق کے لئے رحم میں ایسے آلات داخل کئے جاتے ہیں جن پر تیل یا گریس یا کوئی دوا وغیرہ لگی ہوئی ہے تو ایسے آلات رحم میں داخل کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا، لیکن اگر آلات میں گریس، تیل یا کوئی دوا وغیرہ نہیں ہوتی ہے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، لیکن خشک آلہ ایک مرتبہ داخل کرنے کے بعد جب تک اس کو صاف نہ کرلیا جائے دوبارہ داخل نہ کیا جائے، اگر صاف کئے بغیر دوبارہ آلہ داخل کیا گیا تو آلہ میں تری ہونے کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب ایم بی بی ایس فرماتے ہیں:

''رحم کی صفائی کے لئے، رحم کشادہ کرنے کے لئے جو آلات استعمال کئے جاتے ہیں (Dilator) اور اندرونی رحم کھرچنے کا آلہ (curette)، اگر ان پر کوئی تیل وغیرہ لگا کر ان کو داخل کیا گیا ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اگر ان کو خشک داخل کیا گیا ہے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، لیکن اگر خشک داخل کر کے پھر ایک مرتبہ نکال کر دوبارہ صاف کئے بغیر ان کو پھر اندر داخل کیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا'' (مریض ومعالج کے اسلامی احکام ص ۱۳۳)۔

اس کی واضح نظیر ہندیہ کی درج ذیل عبارت ہے:

"ولو أدخل إصبعه في إسته والمرأة في فرجها لا يفسد وهو المختار إلا إذا كانت مبتلة الماء أو الدهن فحينئذ يفسد لوصول الماء أو الدهن" (ہندیہ ۱؍۲۰۴)۔

خلاصہ بحث یہ ہے کہ اگر آلات خشک ہیں، ان پر تیل، گریس، اور کوئی دوا وغیرہ نہیں لگی ہے تو ایسی آلات کے رحم میں داخل کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، مگر یہ کہ خشک آلات ایک مرتبہ رحم میں داخل کرنے کے بعد بغیر صاف کئے ہوئے دوبارہ داخل نہ کئے جائیں۔

☆☆☆

مفطرات صوم کی بعض جدید قسمیں

مولانا اقبال احمد قاسمی ☆

۱-زبان کے نیچے دوا دبانا مفسد نہیں :

امراض قلب یا کسی اور مرض میں کوئی ایسی دوا روزہ میں استعمال کرنا کہ جنہیں نگلا نہیں جاتا بلکہ زبان کے نیچے دبا کر رکھا جاتا ہے اگر اس احتیاط کے ساتھ یہ دوائیں دانتوں میں یا زبان کے نیچے دبا کر استعمال کی جائیں کہ اس دوا کو یا لعاب میں مل جانے والے اجزاء کو حلق میں نہ جانے دیا جائے تو یہ مفسد صوم نہیں، اور بلا شدید عذر کے ایسا کرنا صرف مکروہ ہوگا۔

”**عن إبراهيم قال لا بأس أن تمضغ المرأة لصبيها وهي صائمة مالم تدخل حلقها**“ (مصنف ابن ابی شیبہ ۲/ ۳۶۰)”**وعنه أنه رخص في مضغ العلك للصائم مالم يدخل حلقه**“ (ایضا ۲/ ۲۹۷)۔

(حضرت ابراہیم سے منقول ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ عورت اپنے بچہ کے لئے روزہ کی حالت میں کوئی چیز چبائے بشرطیکہ حلق میں وہ نہ جائے، نیز موصوف نے علک (گوند) کے چبانے کی رخصت دی ہے روزہ کی حالت میں جب تک کہ حلق میں نہ داخل ہو)۔

ان آثار سے معلوم ہوا کہ جب تک کوئی چیز حلق میں نہ جائے محض چبانے، دبانے، چکھنے سے روزہ فاسد نہ ہوگا۔ امداد الفتاوی میں ایک سوال کے جواب سے یہ مسئلہ مزید منقح ہوجاتا ہے۔

☆ مدرسہ مظہر العلوم بیکن گنج کانپور۔

سوال نمبر ۱۹۸: اگر کسی شخص کے دانت میں درد ہو، اس کے دفعیہ کے لئے کوئی دوا استعمال کریں بایں طور کہ وہ دوا حلق کے اندر نہ جائے، یا پان کھانے والا پان گلوری منہ میں رکھ کر چبائے اور لعاب اندر نہ جانے دے، یا نسوار (یعنی ناس) جو تمباکو کو پیس کر بناتے ہیں، اور پنجاب کے لوگ اکثر منہ میں ڈال کر اور بعض لوگ ناک سے سونگھتے ہیں اسکو یعنی نسوار کو صرف منھ میں رکھکر عادت پوری کرے تو روزہ ٹوٹ جائے گا یا نہیں،؟

الجواب: " فی الدر المختار وکرہ لہ ذوق شیء وکذا مضغہ بلا عذر قید فیھما الخ ثم عدّ عذرا مست إلیھا الحاجة فی الحال ککون الزوج سیء الخلق وخوف الغبن فی الشراء"۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسئول عنہا تمام صورتیں مکروہ ہیں، "لاسیما وقد أید الکراھة الحدیث من قولہ علیہ أفطر الحاجم والمحجوم، وقولہ علیہ السلام من وقع حول الحمی أوشک أن یقع فیہ" (امداد الفتاویٰ ۲/ ۱۳۷)۔

۲-انہیلر مفسد صوم ہے یا نہیں:

غالب رائے یہ ہے کہ انہیلر میں دوا کا جوہر ہوتا ہے جو ناک اور حلق کے راستہ سے اندر جاتا ہے، فقہاء نے اس خوشبو کو تو سونگھنے کی اجازت دی ہے جس سے کوئی جوہر متصل نہیں ہوتا لیکن لوبان، عود وغیرہ جیسی چیزیں جو سونگھنے سے ان کے مادے حلق یا دماغ تک پہنچ جائیں، انہیں مفسد صوم قرار دیا ہے۔

"من أدخل بصنعہ دخاناً حلقہ بأی صورة کان الادخال فسد صومہ سواء کان دخان عنبر أوعود أو غیرھما ...... لا یکرہ للصائم شم رائحة المسک والورد ونحوہ مما لایکون جوھرا متصلا کالدخان" (مراقی الفلاح/ ۶۵۹)۔

جس نے اپنی حرکت سے حلق میں دھواں داخل کیا خواہ کوئی صورت ادخال کی ہو روزہ فاسد ہوجائے گا خواہ وہ دھواں عنبر کا ہو یا عود وغیرہ کا..... روزہ دار کے لئے مشک اور گلاب وغیرہ کی

خوشبو سونگھنا مکروہ نہیں، چونکہ ان کا جوہر ان کے ساتھ متصل نہیں ہوتا جیسا کہ دھواں میں ہوتا ہے۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ انہیلر کو مفسد صوم قرار دیا جائے کیونکہ جیسے منھ کے راستہ سے کسی چیز کا حلق سے نیچے پہنچانا روزہ کو توڑ دیتا ہے اسی طرح ناک کے ذریعہ بھی کسی چیز کا پہنچانا روزہ کے لئے مفسد ہے، اس لئے انہیلر کا استعمال منھ سے ہو یا ناک سے دونوں صورتوں میں ایک ہی حکم ہے، لیکن یہ فساد صوم کا حکم جب ہی ہے جب کہ انہیلر کے سونگھنے سے اجزاء حلق کے اندر جاتے ہوں، اور اگر اس کے استعمال سے کوئی چیز حلق وغیرہ میں نہیں جاتی صرف دوا سونگھنے سے فائدہ ہوجاتا ہے تو وہ مفسد نہیں، جیسا کہ فتاوی محمودیہ کے ایک سوال کے جواب سے واضح ہے:

سوال (۴۸۲۲): ہومیو پیتھک دوا کے سونگھنے سے مریض کو بالکل اتنا ہی اثر ہوتا ہے جتنا کہ دوا کے کھانے سے، خواہ دوا کی صرف ایک ہی گولی چٹکی میں لے کر کسی روزہ دار مریض کو سونگھائی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟۔

الجواب: محض سونگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

’’ فی الهامش أو دخل أثر طعم الأدوية فيه فلا يفسد الصوم فيها‘‘

(فتاوی محمودیہ ۱۰/۱۵۵)۔

ایک اور سوال وجواب میں اس کی مزید وضاحت ہے۔

سوال (۴۸۲۰): ہومیو پیتھک میں ایک اصول معالجہ یہ بھی ہے کہ شکر کی سادہ گولیوں کی شیشی میں دوا کے دو تین قطرے ڈال کر رکھ دیتے ہیں، جب گولیاں خشک ہوجائیں تو انہیں مریض کو سونگھنے کی ہدایت کریں، اس طرح کہ ناک کے ایک راستہ کو بند کرکے دوسرا راستہ کھول دیں، ایک یا دو مرتبہ سونگھنا کافی ہوتا ہے، اس عمل سے روزہ فاسد ہوتا ہے کہ نہیں؟۔

الجواب: محض کسی خوشبو یا بدبو کے بے اختیار ناک میں جانے سے یا قصداً سونگھنے سے خواہ علاجاً ہو یا تنشیطاً روزہ فاسد نہیں ہوگا، اگر بتی، عطر، دوا سب کا حکم ایک ہی ہے، البتہ اگر بتی

وغیرہ سلگا کر اس کا دھواں ناک میں پہنچانا مفسد صوم ہے (کذا فی الطحطاوی ر ۶۶۰)۔

اس مسئلہ میں مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کے فتاوی میں اضطراب اور تردد پایا جاتا ہے، اس لئے کہ وہ فرماتے ہیں: ''مریض انہیلر لیتے ہوئے روزہ رکھ لے اور احتیاطاً ہر روزہ کا فطرہ بھی ادا کرتا جائے'' (کتاب الفتاوی ۳ر ۳۹۵)۔ موصوف نے قطعی حکم لگانے سے گریز کیا ہے۔

انہیلر کو بظاہر ہومیو پیتھک کی دوا کے مشابہ قرار دیکر سونگھنے سے روزہ نہ ٹوٹنے کا حکم لگانا راجح ہے۔

۳-روزہ میں بھاپ، گیس، اور پمپ سے منہ میں ہوا لینے کا حکم:

بھپارہ یا بھاپ کے ذریعہ مریض کا علاج کرنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، فتاوی محمودیہ میں ہے:

یونانی اطباء امراض کے علاج میں بھپارہ دیتے ہیں، جس سے مسامات کھل کر دوا کے اثرات اندر داخل ہوتے ہیں، اور اکثر مسامات سے ہی پسینہ کے راستہ امراض باہر آجاتے ہیں، اور کبھی مادہ کثیفہ کو رقیق بنا کر بصورت اسہال یا پلٹس مادہ خارج کردیا جاتا ہے، غرضیکہ جو فائدے حلق کی راہ سے دوا جوف معدہ میں پہنچانے سے حاصل ہوتا ہے وہی بھپارہ دینے سے حاصل ہوتا ہے، اور یہ طریقہ علاج طب قدیم میں موجود ہے، جدید انکشاف نہیں، فقہاء مجتہدین اس سے خوب واقف ہیں مگر اس کو مفسد صوم قرار نہیں دیا (فتاوی محمودیہ ۱۰ر ۱۴۹)۔

اس طرح پمپ سے منہ میں ہوا لینے کو جائز قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

ہوا منہ کے اندر جانے سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا اگر چہ پمپ سے پہنچائی جائے جبکہ اس میں کوئی اور چیز نہ ہو (ص ر ۱۵۴) لیکن فتاوی کے مرتب ومحشی نے اس پر متنبہ کیا ہے کہ: آجکل جو پمپ استعمال ہوتا ہے اس میں دوا کے اجزاء ہوتے ہیں، اور ان اجزاء کا معدہ میں پہنچنا یقینی ہوتا ہے لہذا اسکے استعمال سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے (فتاوی محمودیہ مع حاشیہ ۱۰ر ۱۵۵) غرضیکہ بھاپ، گیس اور پمپ کے ذریعہ جب تک دوا کے اجزاء کا منفذ سے جوف میں داخل ہونے کی

شکل وصورت نہ پیدا ہوتو یہ چیزیں مفسد نہیں، اسی لئے زنڈ وبام وغیرہ لگانے سے متعلق ایک سوال کے جواب میں مولانا خالد سیف اللہ رحمانی رقم طراز ہیں:

روزہ اسی وقت ٹوٹتا ہے جب کوئی چیز بعینہ منفذ کے ذریعہ پیٹ یا دماغ تک پہنچے، اگر کوئی چیز مسامات بدن کے ذریعہ جسم میں داخل ہوتو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ''وما یدخل فی مسامات البدن من الدھن لا یفطر''۔ نیز اگر اصل شئ کے بجائے صرف اس کا اثر جسم کے اندر پہنچے تو اس سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا ہے، بام وغیرہ لگانے سے جسم کے اندر صرف اس کا اثر پہنچتا ہے نہ کہ اصل شئ، نیز وہ بھی جسم کے مسامات کے ذریعہ اندر جاتا ہے، اس لئے اس کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹے گا (کتاب الفتاوی ۳/ ۳۹۶)۔

۴، ۵- روزہ میں انجکشن اور گلوکوز وغیرہ کا حکم:

انجکشن، گلوکوز وغیرہ کے ذریعہ بدن میں جو دوا وغیرہ پہنچائی جاتی ہے، تو وہ جوف عروق (رگوں کے اندر) میں پہنچتی ہے اور خون کے ذریعہ شرائین یا اوردہ میں اس کا سریان ہوتا ہے تو جس جس جگہ خون کا دوران ہوگا صرف اسی جگہ میں خون کے ساتھ دوا بھی پہنچے گی، اور جو انجکشن گوشت میں لگتے ہیں ان میں رفتہ رفتہ خون تک رسائی ہوتی ہے، بہر حال انجکشن گوشت میں لگے یا نسوں میں لگے وہ منفذ سے جوف معدہ تک نہیں پہنچتا کیونکہ عروق میں کوئی منفذ نہیں جس سے ہوکر دوا وغیرہ معدہ میں پہنچ جائے، البتہ مسامات کے ذریعہ چھن کر دوا کا اثر معدہ میں پہنچتا ہے لیکن چونکہ فساد صوم کے لئے دوا وغذا کا جوف معدہ میں بذریعہ منفذ کے پہنچنا شرط ہے، مسامات کے ذریعہ بدن میں پہنچنا مفسد صوم نہیں، کیونکہ مسامات کے ذریعہ دوا کا اثر ہی پہنچتا ہے جوہر نہیں پہنچتا، اور اگر جوہر کا پہنچنا ثابت ہوجائے تو بھی مفسد صوم نہیں کیونکہ بذریعہ منفذ نہیں پہنچا، جیسا کہ فقہاء نے ہر زخم پر دوا ڈالنے کو مفسد نہیں کہا ہے بلکہ جائفہ اور آمہ کی قید لگائی ہے کیونکہ ان ہی دو قسم کے زخموں کے ذریعہ دوا جوف بطن اور جوف دماغ میں پہنچتی ہے، اگر جوف عروق میں دوا کا پہنچنا مفسد ہوتا تو جوف عروق کے اندر تو جائفہ اور آمہ کے علاوہ دوسری قسم کے زخموں سے بھی دوا

پہنچ جاتی ہے۔

"أو داوی جائفة أو آمة فوصل الدواء حقيقة إلى جوفه ودماغه (در مختار) أشار إلى إن ما وقع في ظاهر الرواية من تقييد الإفساد بالدواء الرطب مبني على العادة من أنه يصل وإلا فالمعتبر حقيقة الوصول حتى لو علم وصول اليابس أفسد أو عدم وصول الطرى لم يفسد" (شامی ۲/۴۰۱)۔

(سر یا پیٹ کے زخم میں دوا لگائی پس وہ دوائی الواقع جوف یا دماغ تک پہنچ گئی (در مختار) ظاہر الروایہ میں جو عبارت واقع ہے یعنی فساد صوم کو تر دوا کے ساتھ مقید کرنا وہ عادت پر مبنی ہے کہ وہ عادتاً پہنچ جاتی ہے، ورنہ اعتبار حقیقت وصول کا ہے، حتی کہ اگر خشک کا پہنچنا معلوم ہو جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، اور اگر تر دوا کا نہ پہنچنا واضح ہو جائے تو فاسد نہ ہوگا)۔

گلوکوز وانجکشن وغیرہ سے روزہ ٹوٹنے پر اشکالات وجوابات:

گلوکوز اور انجکشن وغیرہ کے مسئلہ میں بعض معاصر علماء کی رائے ان چیزوں سے روزہ کے فساد کی ہے، ان کے استدلالات کا خلاصہ مع جوابات ذکر کئے جاتے ہیں:

۱۔بعض انجکشن غذا کا بعض پینے کا مقصد پورا کرتے ہیں، اور جو کھانے پینے سے مقصد ہے وہ سائنس کی ترقی اس طریقے سے پورا کردیتی ہے، اصول فقہ کا قاعدہ ہے: "الأمور بمقاصدها" لہٰذا مقصد اور افادیت کے پیش نظر کھانے پینے کے مقصد کو پورا کرنیوالی چیزوں پر بھی کھانے پینے کا حکم لگنا چاہئے۔

جواب: روزہ کی صحت یا فساد کا دارومدار مقصد اکل وشرب کے وجود اور عدم پر نہیں ہے بلکہ حقیقۃً یا حکماً اکل وشرب کے پائے جانے پر ہے یعنی جوف معدہ میں از راہ منفذ کسی چیز کا پہنچ جانا، چنانچہ بعض صورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اکل وشرب کا مقصد بالکل پورا نہیں ہوتا لیکن اکل وشرب بالمشاہدہ ہونے کے سبب روزہ فاسد قرار پاتا ہے مثلاً کسی نے ایک تل کھالیا اس سے بھوک کچھ دفع نہیں ہوتی مگر روزہ فاسد ہوگیا، "إن ابتلع سمسمة عن الخارج يفسد" (عالمگیری)۔

اس کے برعکس مقصد اکل وشرب پورا ہونے پر بھی روزہ کو فاسد نہیں کہا گیا مثلاً بھول کر کھا پی لیا تو مقصد بھی پورا ہوگیا حقیقۃً کھانا بھی ہوگیا، لیکن روزہ فاسد نہیں ہوا، ”**إذا أكل الصائم ناسياً لا يفطر**“ (درمختار)۔ اس سے معلوم ہوا کہ دارومدار کھانے پینے کے مقصد کے پورا ہونے نہ ہونے پر نہیں ہے بلکہ خود کھانے پینے کے تحقق پر ہے، اور انجکشن یا گلوکوز کو کھانا پینا نہیں کہا جاتا، رگ کاٹ کر پانی عروق (رگوں) میں پہنچانے سے جو فائدہ حاصل ہوتا ہے، یعنی رگوں کو تر اور سیراب کرنا، وہ فائدہ گو پورا نہ سہی لیکن کافی مقدار میں ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے، ایرکنڈیشن میں رہنے، ٹھنڈی سرسبز جگہ رہنے سے بھی حاصل ہوتا ہے، سر اور بدن پر تیل کی مالش سے بھی تیل اندر پہنچتا ہے اور رگوں میں تراوٹ پیدا ہوتی ہے لیکن اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا (درمختار)۔ شدت گرمی کی وجہ سے کپڑا بھگو کر حالت صوم میں سر پر لپیٹنا حضرت نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے (موطا امام مالک: ۳۳۴، باب الصیام فی السفر)۔ ظاہر ہے کہ اس کا مقصد بھی رگوں کو ٹھنڈا کرکے تشنگی کی بے چینی ختم کرنا تھا جو بظاہر روزہ کے مقصد کے خلاف ہے، اس کے علاوہ یونانی اطباء کے یہاں ایک طریقہ علاج بھپارہ دینے کا پایا جاتا ہے اور جو فائدے حلق کی راہ سے دوا جوف معدہ میں پہنچانے سے حاصل ہوتے ہیں وہی بھپارہ دینے سے حاصل ہوتے ہیں، بھپارہ کے ذریعہ مسامات کھل کر دوا کے اثرات اندر داخل ہوتے ہیں، اور اکثر مسامات سے ہی پسینہ کے راستہ امراض باہر آجاتے ہیں، اور کبھی مادہ کثیفہ کو رقیق بناکر بصورت اسہال یا پلٹس مادہ خارج کردیا جاتا ہے، فقہاء ومجتہدین اس سے خوب واقف ہیں مگر اس کو مفسد صوم قرار نہیں دیا، اسی طرح انجکشن وغیرہ سے بھلے ہی اکل وشرب کے مقاصد حاصل ہوجائیں مفسد صوم نہیں کہا جائے گا۔

۲- جس طرح ناک، کان اور سرین کے ذریعہ دوا، تیل کا اثر پہنچتا ہے اس سے بھی زیادہ یقین کے ساتھ انجکشن سے ان چیزوں کا دماغ اور معدہ تک نہ صرف اثر پہنچتا ہے بلکہ اس سے اصلاح بدن بھی ہوتی ہے، اسی بناپر فقہاء کان میں تیل ڈالنے کو مفسد صوم قرار دیتے ہیں، اور کان میں پانی چلے جانے یا ڈالنے کو نہیں، پانی اور تیل میں فرق صلاح بدن ہونے نہ ہونے کا

ہے، اس لئے انجکشن کو اس پر قیاس کرنا چاہئے۔

جواب: انجکشن کو حقنہ یا قطور (کان میں دوا ڈالنا) یا سعوط (ناک میں دوا ڈالنا) پر قیاس کر کے اس کو مفسد صوم قرار دینا صحیح نہیں بلکہ یہ قیاس مع الفارق ہے، کیونکہ حقنہ اور سعوط میں دوا معدہ کے اندر بذریعہ منفذ پہنچتی ہے اور اسی پر افطار کا مدار ہے، جب کہ انجکشن کے ذریعہ دوا معدہ میں بواسطہ منفذ کے نہیں پہنچتی بلکہ اس کا اثر پہنچتا ہے اور محض اثر پہنچنا مفسد نہیں، رہا قطور کا مسئلہ یعنی کان میں دوا ڈالنے کا تو فقہاء لکھتے ہیں کہ کان سے جوف دماغ تک اور وہاں سے جوف بطن تک منفذ ہے اسی لئے کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اور اگر پانی خود بخود داخل ہوجائے تو فاسد نہیں ہوتا، اور قصداً داخل کیا جائے تو اس میں اختلاف ہے، ایک قول پر فاسد نہیں اور دوسرے قول پر فاسد ہوجاتا ہے، اور اکثر حضرات نے دوسرے قول کو ترجیح دی ہے، کذا فی الدر المختار، وجہ ظاہر ہے کہ نہاتے ہوئے از خود پانی چلے جانے سے احتیاط دشوار ہے، تیل اور قصداً پانی ڈالنے سے بچنے میں کوئی دشواری نہیں غرضیکہ کان کے مسئلہ پر بھی قیاس مفید مقصد نہیں۔

۳-حدیث میں ہے: ''الفطر مما دخل ولیس مما خرج'' (شرح وقایہ، ۱۹۷) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انجکشن بھی ''مما دخل'' کا مصداق ہے لہذا مفسد صوم ہونا چاہئے۔

جواب: اس کے جواب میں مفتی محمود صاحبؒ کی جامع عبارت نقل کردینا کافی ہے، فرماتے ہیں: ''الفطر مما دخل ولیس مما خرج'' اول تو کلیہ نہیں بلکہ خاص موقعہ کے متعلق ہے: ''کما یظہر بأدنی تامل۔ دوسرے حصر کے لئے نہیں۔ تیسرے جو منفذ سے داخل ہو وہ مفطر صوم ہے'' والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ'' (شامی ۲/ ۱۳۴)۔ چوتھے مطلقاً داخل بھی مفطر نہیں بلکہ جوف معدہ میں جو داخل ہو وہ مفطر صوم ہے (فتاوی محمودیہ ۱۰/ ۱۳۵)۔

٦-پیچھے کی راہ سے دوا یا آلات کو اندر پہنچانے کا حکم نیز بواسیری مسوں پر دوا کا حکم:

جو دوائیں خشک یا تر، سیال یا غیر سیال دبر کے راستہ سے اندر اس طرح پہنچائی جاتی

ہیں کہ وہ براہ راست معدہ تک پہنچ جاتی ہیں یا موضع حقنہ تک پہنچ جاتی ہیں، ان سے روزہ فاسد ہوجائے گا، اور اگر پیچھے کے راستہ سے خشک دوا موضع حقنہ سے پہلے ہی حصہ تک پہنچائی یا لگائی جائے جس کی تری حقنہ تک نہیں پہنچی تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا، اس لئے بواسیری مسوں پر ہر طرح کی دوالگانا درست ہے، کیونکہ بواسیری مسے موضع حقنہ سے بہت نیچے ہوتے ہیں، اور براہ مقعد داخل ہونے والی چیز جب تک موضع حقنہ تک نہ پہنچے مفسد نہیں، لہذا مسّوں پر دوالگانا یا ان کو پانی سے تر کرکے اندر چڑھانا مفسد صوم نہیں، البتہ کانچ کو تر کرکے اندر چڑھانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اس لئے کہ یہ موضع حقنہ تک پہنچ جاتی ہے (کذا فی احسن الفتاوی ۴/ ۴۴۰)۔

''عن الثوری قال یفطر الذی یحتقن'' (مصنف عبد الرزاق ۴/ ۱۹۹) (حضرت ثوریؒ سے منقول ہے کہ جس کے حقنہ لگایا جائے اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے)۔

''فی رد المحتار وفی الفتح خرج سرمہ فغسله فإن قام قبل أن ینشفه فسد صومه وإلا فلا، لأن الماء اتصل بظاهره ثم زال قبل أن یصل إلی الباطن بعود المقعدة'' (۲/ ۲۵۸)۔

اس عبارت سے حضرت تھانویؒ نے بواسیری مسّوں کو تر کرکے اندر دبانے سے مفسد صوم ہونے پر استدلال کیا ہے، اور فرمایا ہے کہ اس صورت میں روزہ جاتا رہے گا، پس دن کے وقت ایسا کرنے سے احتراز کرے، البتہ اگر ایسا کرے کہ تر کرکے کپڑے سے پونچھ ڈالے پھر اندر داخل کردے تو روزہ نہ جائے گا (امداد الفتاوی ۲/ ۱۵۰)۔

لیکن ردالمحتار کی مذکورہ عبارت پر حاشیہ میں جو نوٹ مفتی شفیع صاحب نے لکھا ہے وہ بھی محقق بات معلوم ہوتی ہے، مفتی صاحب لکھتے ہیں: ردالمحتار کی عبارت میں جو جزئیہ بلفظ ''خرج سرمہ'' مذکور ہے وہ بواسیر کے لئے صریح نہیں، کیونکہ سرم اور چیز ہے مسہ بواسیر اور، سرم حسب تصریح اہل لغت وکتب تشریح ''معٰی مستقیم'' کا نام ہے جس کو اردو میں کانچ بولتے ہیں، وہ بعض اوقات باہر آجاتی ہے اور جب چڑھائی جاتی ہے تو موضع حقنہ تک پہنچ جاتی ہے بخلاف مسہ

بواسیر کے کہ مسے کے اوپر پیدا ہوجاتے ہیں، کبھی باہر اور کبھی اندر، وہ موضع حقنہ تک عادۃً نہیں پہنچتے اس لئے جو تری ان تک رہی وہ موضع حقنہ تک نہیں جاتی اس لئے مفسد صوم نہیں (حاشیہ امداد الفتاوی ۲/ ۱۵۰)۔

امراض معدہ یا دیگر امراض کی جانچ کے لئے اگر مشترک حصہ سے کوئی طبی آلات اندر داخل کئے جاتے ہیں تو اگر وہ خشک ہوں، انہیں معدہ تک داخل کر کے پھر باہر کرلیا جائے تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا، البتہ تر ہونے کی صورت میں روزہ فاسد ہوجائے گا، جیسا کہ اگر کوئی شخص مقعد میں تر انگلی داخل کردے تو روزہ فاسد ہوجاتا ہے جبکہ خشک انگلی اندر کرنے سے فاسد نہیں ہوتا۔

”إذا أدخل الطبيب آلة جافة طبية إلى جوف الصائم ثم أخرجها لا يفطر...... لا يفسد صومه لو أدخل ميزان الحرارة في دبره بشرط أن يكون جافا لأن قسما منه يبقى في الخارج وكذلك إذا أدخل إصبعه الجافة في دبره أو أدخلتها في فرجها ويفسد الصوم إذا كانت الإصبع مبتلة لبقاء البلة في الداخل“ (الفقہ الحنفی: ۱/ ۴۱۱، ۴۱۲)۔

(جب طبیب کوئی خشک طبی آلہ روزہ دار کے جوف میں داخل کرے پھر اس کو نکال لے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا...... اگر تھرمامیٹر پاخانہ کے مقام میں داخل کیا تو روزہ نہ جائے گا، بشرطیکہ وہ خشک ہو، کیونکہ اس کا ایک حصہ باہر ہی باقی رہ جاتا ہے، اور ایسے ہی جب کہ مرد اپنی خشک انگلی اپنے مشترک حصہ میں داخل کی یا عورت نے اپنی شرمگاہ میں داخل کی تو روزہ فاسد نہ ہوگا، اور جب تر انگلی داخل کرے تو روزہ فاسد ہوجائے گا، کیونکہ تری اندر باقی رہ جائے گی جو مفسد صوم ہے)۔

۷-پیشاب گاہ سے نلکی یا دوا اور آلات اندر تک پہنچانے کا حکم:

فقہاء کے یہاں اس کی صراحت ہے کہ خواتین کی پیشاب گاہ میں کوئی دوا رکھنا یا تیل

وغیرہ رکھنا یا کوئی چیز ڈالنا روزہ کو فاسد کردیتا ہے جبکہ مرد کی پیشاب گاہ کی جگہ سوراخ میں دوا تیل وغیرہ ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

''أو أقطر في إحليله ماء أو دهنا وإن وصل إلى المثانة على المذهب وأما في قبلها فمفسد بالاجماع'' (شرح التنویر ۲/۱۶۱)۔

(اپنے ذکر کے سوراخ میں پانی یا تیل ڈالنا مفسد نہیں اگرچہ مثانہ تک وہ پہنچ جائے (صحیح مذہب پر) البتہ عورت اپنے قبل میں ڈالے تو بالاتفاق مفسد ہے)۔

پیشاب کی نلکی ڈالنے کا مسئلہ مشترک حصہ میں انگلی ڈالنے کے مشابہ ہے، فقہاء لکھتے ہیں: اگر کسی ضرورت سے دائی نے یا خود اس نے پیشاب کی جگہ اپنی خشک انگلی ڈالی تو روزہ فاسد نہیں ہوتا بشرطیکہ نکالنے کے بعد دوبارہ نہ ڈالی ہو، اگر انگلی نکالنے کے بعد بغیر خشک کئے پھر داخل کردی تو روزہ چلا جائے گا، یہی مسئلہ مشترک حصہ میں انگلی وغیرہ ڈالنے کا گزر چکا ہے۔

''ولو دخل إصبعه في إسته والمرأة في فرجها لا يفسد وهو المختار إلا إذا كانت مبتلة بالماء أو الدهن فحينئذ يفسد لوصول الماء أو الدهن'' (فتاوی ہندیہ ۱/۱۳۱)۔

(اگر مرد نے انگلی اپنی سرین میں داخل کی یا عورت نے اپنے فرج میں تو روزہ فاسد نہیں، اور یہی قول مختار ہے، مگر جبکہ انگلی پانی یا تیل سے تر ہو تو روزہ فاسد ہوجائے گا پانی یا تیل پہنچ جانے کی وجہ سے)۔

اس مسئلہ پر مثانہ کی نلکی کو قیاس کرنا چاہئے کہ اگر خشک نلکی عورت کی پیشاب گاہ میں ڈالی گئی تو محض نلکی ڈالنے سے روزہ فاسد نہ ہوگا، بشرطیکہ تر نہ ہو، اور نکال کر بغیر خشک کئے دوبارہ نہ ڈالی ہو، اس مسئلہ میں مرد کی پیشاب گاہ کی نلکی کا بھی یہی حکم ہوگا لیکن ساتھ ہی امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کا اختلاف بھی ہے، جیسا کہ ذکر کی سوراخ میں دوا ڈالنے کے مسئلہ میں ہے کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک وہ مفسد نہیں ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک مفسد ہے، جب کہ عورت کی

پیشاب گاہ میں دوا وغیرہ ڈالنے کے مسئلہ میں اتفاق ہے کہ یہ مفسد ہے۔

رحم میں آلات پہنچانے کا حکم یہ ہے کہ اگر حالت صوم میں کوئی چیز وہاں اندر ڈال کر چھوڑ دی جائے کہ وہ وہیں رہ جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، اور اگر آلات خشک ڈال کر نکال لے یا اس کا کچھ حصہ باہر باقی رہے کچھ اندر رہے جیسے نلکی میں تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔ امداد الفتاوی میں ہے:

عنوان ہے: حکم ادخال ربڑ اندرون فرج در صوم، اس کے تحت میں سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: (رحم میں داخلا ربڑ کا حلقہ) خود روزہ کی حالت میں یہ چھلا چڑھانا مفسد صوم ہے، لیکن اگر غیر حالت صوم میں چڑھایا ہوا حالت صوم میں داخل بدن باقی رہے تو اس سے روزہ میں کوئی خلل نہیں آتا (امداد الفتاوی ۲/ ۱۴۴)۔

"إذا أدخل الطبيب آلة طبية جافة إلى جوف الصائم ثم أخرجها لا يفطر الصائم" (جب کوئی خشک طبی آلہ روزہ دار کے جوف میں ڈاکٹر داخل کرے پھر اس کو نکال لے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا)۔

"وهذا كله إذا لم يستقر الداخل في الجوف أما إذا استقر الداخل في الجوف، ينظر إن لم يكن بفعل الصائم أو لم يكن فيه صلاح بدنه لا يفسد الصوم وإن كان بفعله أو كان فيه صلاح بدنه فإنه يفسد الصوم" (الفقہ الحنفی فی ثوبہ الجدید ۱: ۴۱۲)۔

(اور یہ سب جبکہ جوف میں داخل ہونے والی چیز مستقر نہ ہو جائے، بہر حال جب استقرار پکڑ لے تو دیکھا جائے گا اگر روزہ دار کا فعل یا اس کے بدن کی صلاح نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور اگر اس کا فعل یا اس کے بدن کی صلاح اس میں ہے تو روزہ فاسد ہو جائے گا)۔

غرضیکہ رحم کے اندر کسی شئی کے داخل کرنے کے مسئلہ میں تفصیل کی جائے گی، کہ اگر روزہ کی حالت میں کوئی چیز اندر ڈالکر چھوڑ دی گئی جیسے کاپر ٹی وغیرہ تو روزہ فاسد ہو جائے گا، اور اگر کوئی خشک آلہ جانچ کے لئے مکمل داخل کر دیا گیا لیکن پھر باہر بھی نکال لیا گیا یا اس طرح داخل کیا گیا کہ کچھ اندر کچھ باہر جیسے نلکی، تھرمامیٹر وغیرہ تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا۔

مفطرات صوم اور اس کا شرعی حکم

مولانا عبداللہ خالد☆

قرآن وحدیث میں جس چیز سے روزہ کی حالت میں منع کیا گیا ہے وہ کھانا اور پینا ہے، جب انسان کوئی چیز کھاتا اور پیتا ہے تو حلق کے فطری راستہ سے یہ چیز انسان کے معدہ تک پہنچتی ہے، فقہاء نے بطور احتیاط کھانے اور پینے پر ایسی تمام صورتوں کو قیاس کیا ہے جس میں کوئی چیز انسان کے پیٹ یا دماغ تک براہ راست پہنچائی جائے، اسی لئے ایسے زخم جو پیٹ اور سر میں ہوں اور معدہ اور دماغ تک زخم کے ذریعہ راستہ بن گیا ہو ان میں دواڈالنے کو روزہ ٹوٹ جانے کا باعث قرار دیا گیا، کیونکہ اس طرح دوا براہ راست دماغ اور معدہ تک پہنچ جاتی ہے۔ ایسے زخم کو ''آمہ'' اور ''جائفہ'' کہتے ہیں، چنانچہ بحر الرائق میں ہے:

''أو داوی جائفة أو آمة بدواء ووصل الدواء إلی جوفه أو دماغه أفطر'' (البحر الرائق ۲/۲۸۶)۔

اسی طرح وہ اشیاء جو معدہ یا دماغ تک منافذ اصلیہ کے ذریعہ داخل ہو وہ بھی مفسد صوم ہوگی۔

علامہ کاسانی فرماتے ہیں:

''وما وصل إلی الجوف أو إلی الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف والأذن والدبر بأن استعط أو احتقن أو أقطر في أذنه فوصل إلی الجوف أو إلی الدماغ فسد صومه'' (بدائع الصنائع ۲/۹۳)۔

☆ دار العلوم مدرسہ عربیہ تعلیم المسلمین لوناواڑہ، گجرات۔

اگر یہ اشیاء منافذ اصلیہ کے علاوہ اگر مسامات کے ذریعہ داخل کی جائیں تو مفسد صوم نہیں ہوں گی، چنانچہ علامہ شامی فرماتے ہیں:

''أو أدهن أو اکتحل أو احتجم وإن وجد طعمه فی حلقه وکذا لو بزق فوجد لونه قال فی الأصح قال فی النهر لأن الموجود فی حلقه أثر داخل من المسام الذی هو خلل البدن والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ للاتفاق علی من اغتسل فی ماء فوجد برده فی باطنه أنه لا یفطر'' (رد المحتار ۲/ ۹۸)۔

اور جو اشیاء منافذ اصلیہ کے ذریعہ جوف یا دماغ تک پہنچ جائے ان کا قرار پانا بھی ضروری ہے، چنانچہ علامہ کاسانی فرماتے ہیں:

''وهذا یدل علی أن استقرار الداخل فی الجوف شرط لفساد الصوم'' (بدائع ۲/ ۹۳)۔

اسی طرح علامہ شامی فرماتے ہیں:

''ویشترط أیضاً استقراره داخل الجوف فیفسد بالخشبة إذا غیبها لوجود الفعل مع الاستقرار وإن لم یغیبها فلا لعدم الاستقرار'' (رد المحتار ۲/ ۹۸)۔

مفسدات صوم کا تعلق ایک حد تک علم طب سے بھی ہے، پس کسی منفذ کا موجود ہونا یا نہ ہونا، اسی طرح کسی چیز کا استقرار پانا یا نہ پانا علم طب سے تعلق رکھتا ہے، اس لئے ان میں تحقیق بدلنے سے حکم میں تبدیلی ہوسکتی ہے۔

اس تمہید کے بعد اصل سوالات کے جواب دیئے جاتے ہیں:

۱- فقہاء نے بلاضرورت کسی چیز کو روزہ کی حالت میں چکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے، اور اگر کسی عذر کی وجہ سے ہے تو مکروہ نہیں قرار دیا ہے، یہ اس شرط کے ساتھ ہے کہ وہ حلق کے اندر نہ جائے، اور اگر اس کے اجزاء حلق کے اندر چلے گئے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

چنانچہ فتاوی ولوالجیہ میں ہے:

''الصائم إذا ذاق شيئاً بأسنانه ولم يدخل حلقه لم يفطر لأنه لم يجاوز حمله فأشبهه المضمضة'' (الفتاویٰ الولوالجیہ ۲۱۹/۱)۔

اسی طرح علامہ ابن نجیم مصری فرماتے ہیں:

''وكره ذوق شيئ ومضغه بلا عذر لما فيه من تعريض الصوم لفساد ولا يفسد صومه لعدم الفطر صورة ومعنى قيد بقوله بلا عذر لأن الذوق بعذر لا يكره'' (البحر الرائق ۴۸۹/۲)۔

اسی طرح فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے:

''ويكره للصائم أن يذوق شيئا بأسنانه إذا كان له منه بد وأما إذا لم يكن منه بد لا يكره'' (الفتاویٰ التاتارخانیہ ۱۱۲/۲)۔

اسی طرح الجوہرۃ النیرہ میں ہے:

''ومن ذاق شيئا بفمه لم يفطر لعدم المفطر صورة ومعنى ويكره له ذلك'' (الجوہرۃ النیرہ ۱۴۵/۱)۔

اسی طرح اس دوا کا حکم بھی یہی ہوگا کہ اگر اس کو صرف زبان کے نیچے دبا کر رکھا گیا اور اس دوا کو یا لعاب میں مل جانے والے اس کے اجزا کو نگلنے سے بچایا گیا تو اس صورت میں روزہ فاسد نہ ہوگا، اور مکروہ بھی نہ ہوگا اگر ضرورت کی وجہ سے ہے، لیکن اگر اس کے اجزاء حلق میں داخل ہوگئے تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔

لیکن جبکہ دوا کو زبان کے نیچے رکھا جائے تو اس صورت میں دوا کو یا اس کے اجزاء کو بغیر تکلف شدید حلق کے اندر داخل ہونے سے بچانا ناممکن ہے اس لئے حتی الوسع روزہ کی حالت میں اس کے استعمال کرنے سے بچنا چاہئے۔

۲- عمداً دھواں کو ناک سے اوپر کی طرف کھینچنے کو فقہاء مفسد صوم قرار دیتے ہیں۔

علامہ شامی فرماتے ہیں:

’’(قوله أنه لو أدخل حلقه الدخان) أی بأی صورة كان الإدخال حتی لو تبخر ببخور فآواه إلی نفسه واشتمه ذاكراً لصومه أفطر لإمكان التحرز عنه‘‘ (در المختار ۲/ ۹۸)۔

اسی طرح مجمع الانہر میں ہے:

’’وعلی هذا لو أدخل حلقه فسد صومه حتی أن من تبخر ببخور فاستشم دخانه فأدخله حلقه ذاكراً لصومه أفطر‘‘ (مجمع الانہر ۱/ ۲۴۴)۔

حلق کے اندر دھواں کو داخل کرنے کو فقہاء اس لئے مفسد صوم قرار دیتے ہیں کہ عموماً حلق کے ذریعہ پیٹ یا دماغ میں چلا جاتا ہے جیسا کہ علامہ طحطاوی کے قول سے وضاحت ہوتی ہے، وہ فرماتے ہیں:

’’أو أدخل دخانا بصنعه متعمداً إلی جوفه أو دماغه لوجود الفطر وهذا فی دخان غیر العنبر والعود‘‘ (حاشیۃ الطحطاوی/ ۳۷۰)۔

ان کے اس قول سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جس دھواں کو پیٹ یا دماغ میں داخل کیا جائے تو مفسد صوم ہوگا۔

انہیلر کو منہ کے پاس لے جاکر پچکاری کی طرح دبایا جاتا ہے جس سے خشک پاؤڈر کی طرح نکلتا ہے، اسے ناک کے ذریعہ کھینچا جاتا ہے اور حلق کے راستہ سے پھیپھڑے تک جاتا ہے لیکن معدہ تک نہیں پہنچتا ہے جیسا کہ سوال نامہ میں مذکور ہے، تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر معدہ تک نہیں پہنچتا ہے تو مفسد صوم نہیں ہونا چاہئے جیسا کہ اصول ہے۔

اور علامہ طحطاوی فرماتے ہیں لیکن چونکہ عموماً فقہاء حلق کے اندر دھواں پہنچانے کو مفسد صوم قرار دیتے ہیں اس لئے احتیاط یہی ہے کہ روزہ رکھ کر فدیہ دے دیا جائے جیسا کہ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کی رائے ہے، وہ فرماتے ہیں:

اگر کوئی شخص انہیلر لئے بغیر دن بھر نہیں رہ سکتا ہو تو وہ انہیلر لیتے ہوئے روزہ رکھ لے

اور احتیاطاً روزہ کا فدیہ بھی ادا کرتا جائے (کتاب الفتاوی ۳/ ۳۹۵)۔

اس لئے بندہ کی رائے یہ ہے کہ روزہ رکھ کر فدیہ بھی ادا کرتا رہے۔

۳- اگر اس بھاپ کو ناک اور منہ کے ذریعہ کھینچا جاتا ہو تو مفسد صوم ہوگا، اس لئے کہ دھواں کا ناک سے اوپر کی طرف کھینچنے کو فقہاء مفسد صوم قرار دیتے ہیں، جیسا کہ علامہ شامی فرماتے ہیں:

''لو أدخل حلقه بأی صورة کان الإدخال حتی لو تبخر ببخور فآواه إلی نفسه ذاکراً لصومه أفطر'' (ردالمحتار ۲/ ۹۸)۔

اسی طرح مجمع الانہر میں ہے:

''لو أدخل حلقه الدخان فسد صومه'' (مجمع الانہر ۱/ ۲۴۵)۔

۴- انجکشن مفسد صوم نہیں ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ روزہ اس وقت فاسد ہوتا ہے جبکہ کوئی چیز جوف بطن یا جوف دماغ تک منافذ اصلیہ کے ذریعہ پہنچائی جائے، علامہ کاسانی فرماتے ہیں:

''وما وصل إلی الجوف الدماغ من المخارق الأصلية کالأنف والأذن والدبر بأن استعط أو احتقن أو أقطر فی أذنه فوصل إلی الجوف أو إلی الدماغ فسد صومه'' (بدائع الصنائع ۲/ ۹۳)۔

لیکن جو چیز منافذ اصلیہ کے علاوہ مسامات یا رگوں کے ذریعہ پہنچائی جائے اس کو فقہاء مفسد صوم نہیں مانتے۔ ہدایہ میں ہے:-

"والداخل من المسام لاینافی کما لو اغتسل بالماء البارد" (ہدایہ اولین/ ۲۱۷)۔

اسی طرح علامہ شامی فرماتے ہیں:

''قال فی النهر لأن الموجود فی حلقه أثر داخل من المسام الذی هو خلل البدن والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ للاتفاق'' (ردالمحتار ۲/ ۹۸، نیز دیکھئے: مجمع الانہر ۱/ ۲۴۵)۔

اسی طرح تبیین الحقائق میں ہے:

''والداخل من المسام لاینافیه علی ما ذکرنا'' (تبیین الحقائق ۱/۳۲۳)۔

چونکہ انجکشن کے ذریعہ جو دوا یا غذا بدن میں داخل ہوتی ہے وہ منافذ اصلیہ کے ذریعہ نہیں داخل کی جاتی بلکہ مسامات یا رگوں کے ذریعہ داخل کی جاتی ہے اس لئے انجکشن مفسد صوم نہیں ہوگا۔

یہی رائے علماء ہند میں اکثر علماء کی ہے جیسے مفتی شفیع صاحب، مفتی محمود الحسن صاحب، مفتی عبدالرحیم لاجپوری صاحب، مفتی تقی صاحب اور مفتی خالد سیف اللہ صاحب کی ہے۔

۵- جو چیز منافذ اصلیہ کے علاوہ مسامات یا رگوں کے ذریعہ داخل کی جائے وہ مفسد صوم نہیں ہوگی اور چونکہ گلوکوز میں کوئی چیز معدہ تک براہ راست نہیں پہنچتی بلکہ پہلے رگوں میں پہنچتی ہے پھر رگوں کے ذریعہ پورے جسم میں پھیل جاتی ہے، دوسری بات یہ ہے کہ روزہ اصل شئی کے پہنچنے کی وجہ سے ٹوٹ جاتا ہے نہ کہ کسی شئی کا اثر پہنچنے کی وجہ سے، جیسا کہ روزہ کی حالت میں پانی پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، لیکن روزہ کی حالت میں ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے غسل کیا جائے تو اس صورت میں روزہ نہیں ٹوٹتا، جیسا کہ ہدایہ میں ہے:

''والداخل من المسام لاینافی کما لو اغتسل بالماء البارد'' (ہدایہ ص ۲۱۷)۔

اسی طرح شامی میں ہے:

''والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ للاتفاق علی من اغتسل فی ماء فوجد برده فی باطنه أنه لا یفطر'' (ردالمحتار ۲/ ۹۸)۔

گلوکوز کے ذریعہ بھی اس غذا یا دوا کا اثر پہنچتا ہے نہ کہ اصل شئی پہنچتی ہے، اسی وجہ سے اس کو کھانا کھانا نہیں کہتے۔

پھر یہ اشکال کہ اس میں قوت پیدا ہوتی ہے جو روزہ کے لئے منافی ہے۔

اس کا جواب دیتے ہوئے علامہ تقی عثمانی صاحب فرماتے ہیں:

مطلق قوت یا نشاط روزہ کے لئے منافی نہیں ہے بلکہ وہ قوت منافی صوم ہے جو مخارق

اصلیہ کے ذریعہ کوئی چیز جوف بطن یا جوف دماغ تک پہنچ کر حاصل کی جائے، اس کے سوا کسی اور عمل سے اگر قوت آئے یا نشاط پیدا ہو یا پیاس مٹے وہ مفسد صوم نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ روزہ میں غسل کی اجازت ہے حالانکہ غسل سے مسامات کے ذریعہ پانی اندر پہنچتا ہے اور پیاس میں بھی کمی آتی ہے لیکن چونکہ وہ منافذ اصلیہ نہیں ہے اس لئے مفسد صوم نہیں ہے، اسی طرح روزہ کی حالت میں کسی ٹھنڈے مقام پر چلے جانا مفسد صوم نہیں ہے (درس ترمذی ۲/۶۲۷)۔

لیکن بغیر ضرورت شدیدہ کے گلوکوز چڑھانا مکروہ ہوگا، کیونکہ روزہ کی اصل روح اور مقصد بہیمانہ طاقت کو کم کرنا ہے اور وہ فوت ہو جارہا ہے، اس لئے کہ مجمع الانہر میں مذکور ہے کہ روزہ کی حالت میں ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا مفسد صوم تو نہیں ہوگا لیکن مناسب ہے کہ مکروہ قرار دیا جائے۔

"كما لواغتسل بالماء البارد فوجد برودته في كبده لكن ينبغي أن يكون مكروهاً" (مجمع الانہر ۱/۲۴۵)۔

۶- کان، ناک اور سرین کے راستے سے معدہ یا دماغ تک پہنچنے والی چیزوں کو فقہاء مفسد صوم قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ علامہ کاسانی فرماتے ہیں:-

"وما وصل إلى الجوف أو الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف والأذن والدبر استعط أو احتقن أو أقطر في أذنه فوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ فسد صومه" (بدائع الصنائع ۲/۹۳، نیز دیکھئے: تبیین الحقائق ۱/۳۰۳)۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو دوائیں پیچھے کے راستہ سے داخل کی جائیں اور معدہ تک پہنچ جائیں تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

چونکہ عموماً سیال دوائیں جو پیچھے کے راستہ سے داخل کی جاتی ہیں وہ معدہ میں پہنچ جاتی ہیں، اسی وجہ سے فقہاء نے پانی یا تیل میں تر انگلی کو پیچھے کے راستہ میں داخل کرنے کو مفسد صوم قرار دیا ہے، چنانچہ فتاوی ہندیہ میں ہے:

"ولو أدخل إصبعه في إسته أو المرأة في فرجها لايفسد وهو المختار إلا ان كانت مبتلة بالماء أو الدهن فحينئذ يفسد لوصول الماء والدهن"۔

اسی طرح فتح القدیر میں ہے:

"ولو أدخل الإصبع في دبره أو فرجها الداخل لايفسد الصوم إلا أن تكون مبلولة بماء أو دهن" (فتح القدیر ۲/۲۶۸، نیز دیکھئے: النہر الفائق ۲/۲۳)۔

اسی طرح سیال دوا کو پیچھے کے راستہ میں داخل کرنا مفسد صوم ہوگا، اور جو دوا جامد ہے اس کا مسئلہ یہ ہے کہ اگر وہ معدہ تک پہنچ گئی تو مفسد صوم ہوگی، اور اگر معدہ تک نہیں پہنچی تو مفسد صوم نہیں ہوگی، اس لئے کہ اصل اعتبار وصول الی الجوف کا ہے، علامہ ابن نجیم مصری اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وأطلق الدواء فشمل الرطب واليابس لأن العبرة للوصول لا لكونه رطباً أو يابساً وإنما شرطه القدوري لأن الرطب وهو الذي يصل إلى الجوف عادة" (البحر الرائق ۲/۴۸۷)۔

اسی طرح بواسیر کے مرض میں اندرونی مسوں پر جو مرہم لگایا جاتا ہے اس سے بھی روزہ ٹوٹ جانا چاہئے اس لئے کہ معدہ اس کو جذب کرلیتا ہے، لیکن اگر معدہ تک نہیں پہنچا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

امراض کی تحقیق کے لئے جو آلات اندر داخل کئے جاتے ہیں ان کا حکم یہ ہے کہ اگر آلات کے ساتھ کوئی دوائی نہ ہو اور اس کا ایک کنارہ باہر ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، اس کی نظیر فقہاء کی عبارت میں لکڑی اور اس جیسی دوسری چیز کی ملتی ہے جو پیچھے کے راستہ میں داخل کی گئی، اور اس کا دوسرا کنارہ باہر ہے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، اور اگر پوری طرح اندر چھپ گئی کہ باہر کچھ بھی باقی نہیں تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔

فتاوی تاتارخانیہ میں ہے:

''وإذا أدخل خشبة في دبره إن كان طرفها خارجاً لا يفسد'' (الفتاوی التاتارخانیہ ۲/ ۱۰۳، نیز دیکھئے: البحر الرائق ۲/ ۲۸۷)۔

مفسد صوم ہونے کے لئے جو چیز پیٹ یا دماغ میں داخل کی جائے اس کا قرار پانا بھی ضروری ہے۔ علامہ کاسانی فرماتے ہیں:-

''وهذا يدل على أن استقرار الداخل في الجوف شرط لفساد الصوم'' (بدائع الصنائع ۲/ ۹۳)۔

اسی طرح علامہ شامی فرماتے ہیں:

''أن ما دخل في الجوف إن غاب فيه فسد وهو المراد بالاستقرار وإن لم يغب بل بقي طرف منه في الخارج أو كان متصلاً بشئ خارج لايفسد لعدم استقراره'' (ردالمحتار ۲/ ۹۹)۔

۷- عورتوں کی شرمگاہ کے اندرونی حصہ میں کسی بھی طرح دوا ڈالنے کو فقہاء مفسد صوم قرار دیتے ہیں، اس لئے کہ عورتوں کے اندر ریۂ طری منفذ موجود ہے جو بطن تک پہنچتا ہے۔ اور مردوں کے عضو تناسل میں کوئی دوا داخل کی جائے تو امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹے گا، اس لئے کہ معدہ اور نالی کے درمیان براہ راست منفذ نہیں ہے بلکہ مثانہ کا واسطہ ہے، چنانچہ فتاوی ہندیہ میں ہے:

''إذا أقطر في إحليله لا يفسد صومه عند أبي حنيفة ومحمد وفي الإقطار في إقبال النساء يفسد بلا خلاف هو الصحيح'' (الفتاوی الہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

اسی طرح بحر الرائق میں ہے:

''وإن أقطر في إحليله لا يفطر أطلقه فشمل الماء والدهن وهذا عندهما خلافا لأبي يوسف وهو مبني على أنه هل بين المثانة والجوف منفذ أم لا ----- الإقطار في قبل المرأة يفسد الصوم'' (البحر الرائق ۲/ ۲۸۸)۔

اسی طرح ہدایہ میں ہے:

''وإن أقطر في إحليله لم يفطر عند أبي حنيفة وقال أبي يوسف يفطر وقول محمد مضطرب فيه فكأنه وقع عند أبي يوسف أن بينه وبين الجوف منفذا ولهذا يخرج منه البول ووقع عند أبي حنيفة أن المثانة بينهما حائل والبول يترشح منه وهذا ليس من باب الفقه''۔

اس لئے عورت کی شرمگاہ میں کسی طرح کی دوائیں ڈالنا مفسد صوم ہوگا، لیکن مرد کے عضو تناسل میں دواڈالنا یا کسی چیز کو داخل کرنا مفسد صوم نہیں ہوگا، اس لئے کہ مثانہ اور جوف کے درمیان کوئی منفذ نہیں ہے جیسا کہ طرفین کی رائے ہے، اور امام ابو یوسف کے نزدیک روزہ ٹوٹ جائے گا، اس لئے کہ جوف اور مثانہ کے درمیان منفذ موجود ہے۔

اسی لئے جو طبی اعتبار سے تحقیق ہوگی ویسا حکم ہوگا، یعنی اگر منفذ ہے تو روزہ ٹوٹ جائیگا، اگر منفذ نہیں ہے تو نہیں ٹوٹے گا، اس لئے کہ اس مسئلہ کا تعلق طبی اعتبار سے ہے نہ کہ فقہ کے اعتبار سے۔

مرض کی تحقیق کے لئے جو آلات رحم تک پہنچائے جاتے ہیں اس کا حکم یہ ہے کہ اگر آلات پر کسی قسم کی دوا یا تری لگی ہوئی نہیں ہے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اگر پانی یا دوا سے تر ہے تو روزہ فاسد ہوجائے گا، علامہ حصکفی فرماتے ہیں:

''أو أدخل إصبعه اليابسة فيه أي دبره أو فرجها و لو مبتلة فسد'' (ردالمحتار ۲/۹۹)۔

اسی طرح فتح القدیر میں ہے:

''ولو أدخل الإصبع في دبره أو فرجها الداخل لايفسد الصوم إلا إذا تكون مبلولة بماء أو دهن'' (فتح القدیر ۲/۲۶۸)۔

☆☆☆

نواقض صوم اور بعض نئے مسائل

مولانا خورشید احمد اعظمی ☆

۱- امراض قلب سے متعلق وہ دوائیں جن کو نگلا نہیں جاتا، بلکہ وہ زبان کے نیچے رکھی جاتی ہیں، اگر روزہ دار اس دوا کو یا لعاب میں مل جانے والے اس کے اجزاء کو نگلنے سے بچے، اور حلق میں نہ جانے دے تو یہ دوا مفطر اور روزہ کے لئے مفسد نہیں ہوگی، اس لئے کہ صورت افطار یعنی ابتلاع یا معنی افطار یعنی وصول إلی الجوف نہیں پایا گیا۔ اور اس لئے کہ منہ کا حکم ظاہر اور خارج کا ہے (ہدایہ ۱/ ۱۹۸)۔

فتح القدیر میں ہے: "وإلی باطن فمه وأنفه لا یفسد" (۲/ ۲۳۴)، اور مبسوط للسرخسی (۳/ ۹۴) میں مذکور ہے: "وإذا ذاق الصائم بلسانه شیئا ولم یدخل حلقه لم ینظر، لأن الفطر لوصول شئ إلی جوفه ولم یوجد والفم فی حکم الظاهر"، نیز ہدایہ (۱/ ۲۰۰) اور شامی (۳/ ۳۹۵) میں اس مفہوم کی عبارتیں موجود ہیں کہ "وکره ذوق شئ و مضغه بلا عذر ومضغ العلک" (کنز مع البحر ۲/ ۴۸۹)، یعنی کسی چیز کا چکھنا، اس کا چبانا اور گوند کا چبانا بلاعذر، مکروہ ہے، صاحب بحر اس کے تحت لکھتے ہیں: "ولا یفسد صومه لعدم الفطر صورةً و معنی" یعنی صورۃً یا معنی فطر نہ پائے جانے کی وجہ سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور علامہ شامی "کرہ" کے تحت لکھتے ہیں: "الظاهر أن الکراهة فی هذه الأشیاء تنزیهیة" (درمختار ۳/ ۳۹۵)، یعنی ظاہر یہ ہے کہ ان اشیاء میں کراہت تنزیہی ہے۔

☆ رکھوا تھ پورہ، مئو (یوپی)۔

نیز کتب فقہیہ میں یہ بھی مذکور ہے کہ کوئی روزہ دار عورت اپنے بچہ کے لئے کھانا چبائے اور کوئی دوسرا غیر صائم موجود نہیں جو یہ کام کر سکے، تو ایسا کرنا اس روزہ دار عورت کے لئے مکروہ بھی نہیں ہے "صیانة للولد" (ہدایہ ۱/۲۰۰)، لہذا یہاں بھی صیانۃً للمریض صرف اس دوا کے منہ میں رکھنے یا لعاب میں مل جانے سے روزہ فاسد نہیں ہونا چاہئے جب تک حلق میں داخل نہ ہو۔

اور فتح القدیر (۲/۲۵۹) میں "الکافی" کے حوالہ سے مذکور ہے:

"وفی الکافی فی السمسمة قال إن مضغها لا یفسد، إلا أن یجد طعمه فی حلقه" (تل کے بارے میں کہا کہ اس کا چبانا فاسد نہیں کرے گا، مگر یہ کہ اس کا مزہ اپنی حلق میں پائے)، صاحب فتح اس کے آگے لکھتے ہیں:

"وهذا حسن جدا، فلیکن الأصل فی کل قلیل مضغه" (اور یہ بہت عمدہ ہے، لہذا چاہئے کہ اصل ہو ہر اس قلیل شی کے متعلق جس کو چبائے)۔

اور فقہ حنبلی کی معروف کتاب "المغنی" میں "علک" (گوند) کے بارے میں لکھا ہے:

"ورخصت عائشة فی مضغه، وبه قال عطاء، لأنه لا یصل منه شئ إلی الجوف، فهو کالحصاة یضعها فی فیه، ومتی مضغه ولم یجد طعمه فی حلقه لم یفطر، وإن وجد طعم فی حلقه ففیه وجهان أحدهما یفطره، کالکحل إذا وجد طعم فی حلقه والثانی لا یفطر لأنه لم ینزل منه شئ ومجرد الطعم لایفطر" (المغنی ۴/۳۵۸)۔

(اور حضرت عائشہؓ نے اس کے چبانے کی رخصت دی ہے، اور حضرت عطاء نے بھی اسی کا قول کیا ہے، اس لئے کہ جوف تک اس سے کوئی چیز نہیں پہنچتی، لہذا وہ کنکری کی طرح ہے جس کو اپنے منہ میں رکھ لے، اور جب اس کو چبائے اور اس کا مزہ اپنی حلق میں نہ پائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور اگر اس کا مزہ اپنی حلق میں پائے تو اس میں دو صورتیں ہیں: ایک تو یہ کہ مفطر ہوگا، سرمہ کی طرح سے جب اس کا مزہ اپنی حلق میں پائے (حنفیہ کے یہاں یہ مفسد نہیں ہے)،

اور دوسری صورت یہ ہے کہ وہ مفطر نہیں اس لئے کہ اس میں سے کوئی چیز (یعنی عین شی) حلق میں نہیں گئی، اور محض مزہ مفطر نہیں)۔

اور حنفیہ کی کتابوں میں اس کی رخصت ملتی ہے، چنانچہ مذکور ہے:

''وفی کراھة الذوق عند الشراء قولان، ووفق فی النھر بأنه إن وجد بدا ولم یخف غبنا کرہ وإلا لا'' (درمختار ۳/۳۹۵)۔

(اور خریدتے وقت چکھنے کے مکروہ ہونے میں دو قول ہیں، اور نہر میں یہ تطبیق دیا ہے کہ اگر اس کے علاوہ کوئی صورت ہو اور غبن کا اندیشہ نہ ہو تو مکروہ ہے، ورنہ نہیں)۔

اور کسی شی کا مزہ حلق میں محسوس ہونے کے متعلق یہ ملحوظ ہونا چاہئے کہ بعینہ اس شی کا حلق میں پایا جانا معتبر ہے صرف اس کے اثر کا پایا جانا نہیں، جیسا کہ حالت صوم میں سرمہ استعمال کرنے کی بحث میں علامہ کاسانی نے ذکر کیا ہے: ''لأنه وصل إلیه الأثر لا العین'' (بدائع ۲/۲۴۴)۔

یا پھر یہ ممکن ہے کہ کچل کے چبانے پر اس کا مزہ حلق میں محسوس ہونے سے فساد روزہ، اور سرمہ کا مزہ محسوس ہونے سے عدم فساد کے حکم میں فرق کی وجہ یہ ہو کہ سرمہ کا اثر غیر منفذ میں پہنچتا ہے، اور کچل کا مزہ منفذ سے، حنفیہ کے نزدیک آنکھ کا شمار منافذ جوف میں نہیں ہے، حنابلہ کے نزدیک اس کو منفذ مانا گیا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جب تک کوئی شی حلق میں داخل نہ ہو یا جوف تک نہ پہنچے وہ مفسد نہیں، اس لئے اس قسم کی ادویہ کو صرف منہ میں رکھنے سے روزہ فاسد نہیں ہونا چاہئے۔

۲- تنفس کے مرض میں انہیلر کا استعمال ہوتا ہے، جس کے ذریعہ دوا، جو غالباً سفوف کی شکل میں ہوتی ہے، حلق میں داخل ہوتی ہے، اگر روزہ دار شخص انہیلر کا استعمال کرے گا تو اس کا روزہ فاسد ہوگا، اس لئے کہ صورۃً مفطر کا وجود پایا گیا، یعنی اس دوا کا ابتلاع اور نگلنا، اگر چہ وہ سفوف جو حلق کے اندر جاتا ہے، قلیل ہو، کیونکہ یہ دوا خارج منہ سے لے جاتی ہے، اور اپنے

اختیار سے لے جاتی ہے، جیسا کہ کوئی شخص اپنا تھوک ہی منہ سے باہر نکالے اور پھر نگل جائے تو اس کا روزہ فاسد ہوجاتا ہے۔

''وکذا لو خرج البزاق من فمه ثم ابتلعه'' (الدر المختار ۳/۳۸۷)۔

(اور ایسے (صرف قضا واجب ہے) جب کہ تھوک اس کے منہ سے باہر نکل گیا پھر اس نے نگل لیا)۔

یا اس کی حلق میں بارش کا قطرہ، یا برف خود بخود داخل ہوگیا، تو بھی روزہ فاسد ہوجاتا ہے (دیکھئے: درمختار ۳/۳۷۸)۔

روزہ کی حالت میں دوا یا انہیلر کے استعمال سے بچنا ممکن ہے، اب روزہ دار اس کو اپنے ارادہ واختیار سے استعمال کرتا ہے اور وہ حلق میں داخل ہوجاتی ہے، تو اس کی وجہ سے اس کا روزہ جاتا رہے گا (الدر المختار ۳/۳۶۶)۔

امام مالکؒ کے مذہب کا خلاصہ یہ ہے کہ روزہ کی حالت میں کسی بھی چیز کے حلق میں پہنچنے سے بچنا اور رکنا ضروری ہے، خواہ وہ شی غذا دینے والی ہو یا نہ ہو، اور خواہ کسی بھی منفذ سے پہنچے (بدایۃ المجتہد لابن رشد ۱/۳۵۶)۔

حنابلہ کے نزدیک بھی اپنے اختیار سے کسی چیز کو نگلنا مفسد صوم ہے۔

''فإن خرج ريقه إلى ثوبه أو بين أصابعه أو بين شفتيه ثم عاد فابتعله أو بلع ريق غيره أفطر'' (المغنی ۴/۳۵۴)۔

(تو اگر اس کا تھوک نکل کر اس کے کپڑے پر آیا یا اس کی انگلیوں یا ہونٹوں پر آ گیا، پھر وہ لوٹ گیا، اور اس نے نگل لیا، یا اپنے غیر کے تھوک کو نگل لیا، تو روزہ جاتا رہے گا)۔

۳- بھاپ کے ذریعہ منہ یا ناک کے راستہ دوا کا کھینچنا بھی مفسد صوم ہے، اس لئے کہ اس میں بھی اپنے اختیار اور فعل سے منہ یا ناک کے ذریعہ بھاپ کا حلق میں داخل کرنا لازم آیا، جبکہ اس سے بچنا بھی ممکن ہے، لہذا یہ اس غبار، دھواں یا بخور کی طرح ہوا جس کو اپنے فعل سے حلق میں داخل کیا۔

۴- روزہ کی حالت میں انجکشن کے استعمال کی اجازت فقہاء اور مفتیان کرام نے دی ہے، اور اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، اس لئے کہ روزہ کے فساد کے لئے منافذ ومخارق اصلیہ کے ذریعہ جوف معدہ یا دماغ تک کسی چیز کا پہنچنا ضروری ہے، اور انجکشن کے ذریعہ دوا منافذ اصلیہ کے ذریعہ نہیں جاتی، لہذا انجکشن خواہ کسی بھی قسم کا ہو محض دوا کی ضرورت پوری کررہا ہو یا غذا کی کمی دور کررہا ہو، اور رگ میں لگایا جانے والا ہو یا گوشت میں، مفسد صوم نہیں ہے۔

''وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف والأذن والدبر بأن استعط، أو احتقن، أو اقطر فی أذنه فوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ فسد صومه'' (بدائع الصنائع ۲/۲۴۳)۔

(اور جو کچھ اس کے مخارق اصلیہ جیسے ناک، کان، پیچھے کا راستہ کے ذریعہ جوف یا دماغ تک پہنچے، بایں طور کہ ناک میں دوا ڈالی، یا پیچھے کے راستہ میں دوا کا استعمال کیا، یا اپنے کان میں ٹپکایا اور وہ جوف یا دماغ تک پہنچ گئی تو روزہ فاسد ہوگیا)۔

ہدایہ میں ہے:

''والداخل من المسام لا ينافي كما لو اغتسل بالماء البارد'' (۱/۱۹۷)۔

(اور مسام کے ذریعہ داخل ہونے والی چیز (روزہ کے) منافی نہیں ہے، جیسا کہ ٹھنڈے پانی سے غسل کرلیا)۔

لہذا ان انجکشن کا استعمال روزہ کے منافی نہیں ہے۔

۵- اسی طرح جسم میں نمکیات کی کمی پورا کرنے اور غذا سے مطلوبہ قوت فراہم کرنے کے لئے گلوکوز کا چڑھایا جانا بھی چونکہ فطری منفذ سے نہیں ہوتا، اس لئے اس سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور ایسے لوگ جن کو روزہ میں بھوک یا غذا کی کمی کی وجہ سے بلڈ پریشر کی کمی کی شکایت ہوجاتی ہے یا کوئی عارضہ لاحق ہوتا ہے، ان کے لئے مکروہ بھی نہیں ہے۔

محض بھوک کا احساس کم کرنے کے لئے اس کے استعمال سے بچنا بہتر ہے، اس لئے

کہ روزہ کی منشاء کے مناسب نہیں معلوم ہوتا۔

''وإنما كره أبو حنيفة ذلك أعني الدخول في الماء والتلفف بالثوب المبلول لما فيه من إظهار الضجر في إقامة العبادة لا لأنه قريب من الإفطار'' (فتح القدیر ۲/ ۲۵۷، درمختار ۳/ ۳۶۷)۔

(ابوحنیفہؒ نے اس کو ناپسند کیا ہے یعنی پانی میں داخل ہونے کو (صرف تبرد کے لئے نہانے کو) اور بھیگا کپڑا لپیٹنے کو اس لئے کہ اس میں عبادت سے اکتاہٹ کا اظہار ہوتا ہے، نہ کہ اس لئے کہ وہ افطار کے قریب ہے)۔

۶- پیچھے کے راستہ سے جو دوائیں اندر پہنچائی جاتی ہیں، سیال ہوں یا غیر سیال، اگر وہ جوف یا موضع حقنہ تک پہنچ جاتی ہیں تو مفسد صوم ہوں گی، ورنہ نہیں۔

''وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف والأذن والدبر بأن استعط او احتقن أو أقطر في أذنه فوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ فسد صومه'' (بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۳، نیز دیکھئے: ردالمحتار ۳/ ۳۷۲)۔

(اور جو کچھ بھی مخارق اصلیہ، ناک، کان، دبر کے راستہ جوف یا دماغ تک پہنچ جائے بایں طور کہ ناک میں دوا ٹپکائے، یا دبر میں دوا کا استعمال کرے، یا کان میں ٹپکائے، اور وہ جوف یا دماغ تک پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہوگیا)۔

(اور فقہاء نے احتقان، اسعاط، اور اقطار کو وصول إلی الجوف سے مقید نہیں کیا، اس کے (وصول إلی الجوف) اس میں ظاہر ہونے کی وجہ سے ورنہ وہ (وصول إلی الجوف) ضروری ہے، یہاں تک کہ اگر دوا ناک میں ہی رہ گئی اور سر تک نہیں پہنچی تو مفطر نہیں ہوگی، اور ممکن ہے کہ لفظ دوا راجع ہو ان سب (احتقان، استعاط، اقطار، جائفہ، آمہ میں دوا کے استعمال) کی جانب۔

درمختار یا دیگر کتب فقہ میں جو یہ عبارت مذکور ہے کہ: ''أو احتقن أو استعط في

أنفه شيئا أو أقطر في أذنه دهنا أو داوى جائفة أو آمة فوصل الدواء حقيقة إلى جوفه و دماغه"اس میں بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ "**فوصل الدواء حقيقة**....کا تعلق **داوى جائفة أو آمة**" سے ہے مگر یہ بھی احتمال ہے کہ **فوصل الدواء** کا تعلق اس کے ساتھ ساتھ دبر، ناک یا کان میں بھی دوا کے استعمال سے ہو، اور ان راستوں سے بھی استعمال کی گئی دوا جب تک جوف تک نہ پہنچے مفسد صوم نہیں ہوگی۔

لہذا بواسیر کے مرض میں اندرونی مسوں پر بھی مرہم یا دوا کے استعمال کا یہی حکم ہوگا، کہ اگر اس دوا کے موضع حقنہ یا جوف تک پہنچنے کا یقین ہوتو مفسد ہوگا، لیکن چونکہ یہ مسے موضع حقنہ سے کافی نیچے ہوتے ہیں اس لئے غالب گمان یہ ہے کہ جوف تک اس دوا یا مرہم کا اثر نہیں پہنچے گا، اس لئے مفسد نہیں ہوگا، چنانچہ مفتی رشید صاحب نے مسوں پر مرہم لگانے کو مفسد نہ ہونے کا فتوی دیا ہے (احسن الفتاوی ۴؍۴۳۰)۔

اسی طرح امراض معدہ کی تحقیق کے لئے جو آلات پیچھے کے راستہ سے داخل کئے جاتے ہیں یا کسی بھی راستہ سے اگر ان آلات پر رطوبت اورتری ہو، ان پر کوئی دوا لگی ہوئی ہوتو اس کے اندر داخل ہونے سے روزہ فاسد ہوجائے گا، اور اگر وہ آلات خشک ہیں اور وہ بالکلیہ داخل نہیں ہوتے، بلکہ ان کا دوسرا سرا اور کنارہ باہر رہتا ہے (جیسا کہ یہی متصور ہے) تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

"**أو أدخل عودا و نحوه في مقعلته وطرفه خارج وإن غيبه فسد وكذا لو ابتلع خشبة أو خيطا ولو فيه لقمة مربوطة إلا أن ينفصل منها شئ ومفاده أن استقرار الداخل في الجوف شرط للفساد -بدائع أو أدخل إصبعه اليابسة فيه أي دبره أو فرجها ولو مبتلة فسد**" (درمختار مع شامی ۳؍۳۶۸)۔

علامہ شامیؒ اس کے تحت لکھتے ہیں:

"لبقاء شئ من البلة في الداخل، وهذا لو أدخل الأصبع إلى موضع المحقنه" (اندر کچھ تری باقی رہ جانے کی وجہ سے اور یہ تب ہے جب کہ انگلی کو موضع حقنہ تک داخل کیا ہو)۔

لہذا دوا سیال ہو یا غیر سیال، موضع حقنہ تک پہنچے گی تو وہ جوف تک پہنچنے کے حکم میں ہے، روزہ فاسد ہوگا، ورنہ نہیں، اور اسی طرح داخل کئے جانے والے آلات دوا یا کسی مادہ سے بھیگے اور تر ہوں، اور وہ موضع حقنہ تک پہنچ گئے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، اگر چہ ان کا کچھ حصہ باہر ہو۔

اور اگر آلات خشک ہیں اور ان کا کچھ حصہ باہر ہے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اگر چہ وہ جوف تک پہنچ جائیں۔

۷- آگے کے راستہ سے نلکی یا دیگر آلات جو رحم تک پہنچائے جاتے ہیں، اگر وہ خشک ہیں تو محض ان کے ڈالنے اور نکال لینے سے روزہ پر اثر نہیں پڑے گا، اور اگر وہ نلکی یا آلات بھیگے ہوئے ہیں یا ان کو آگے پیچھے حرکت دی گئی تو عورت کا روزہ فاسد ہو جائے گا، عدم فساد تو اس لئے کہ اس نلکی یا آلہ کا استقرار فی الجوف نہیں ہوا، اور تر ہونے کی حالت میں فساد صوم اس لئے کہ اس کی تری کے اندر باقی رہنے کا امکان ہے، جیسا کہ درمختار کی عبارت گذر چکی "أو فرجها ولو مبتلة فسد"۔

ایسے ہی عورت کے آگے کے راستہ میں کسی سیال دوا کا استعمال، یا خشک دوا ڈالی گئی اور وہ اندر غائب ہوگئی تو مفطر صوم ہوگی، اس لئے کہ وہ حقنہ اور جوف کے حکم میں ہے۔

"ولو أدخلت قطنة إن غابت فسد، وإن بقي طرفها في فرجها الخارج لا" (درمختار ۳/۳۶۹)۔

اور مرد کے پیشاب کے راستہ میں کسی بھی دوا وغیرہ کا استعمال مفسد صوم نہیں ہے، درمختار کی عبارت ہے:

"أو أقطر في إحليله ماء أو دهنا وإن وصل إلى المثانة على المذهب،

و أما في قبلها فمفسد إجماعا لأنه كالحقنة" (۳۷۲/۳)۔

(یا اپنے پیشاب کے راستہ میں پانی یا تیل ٹپکانا (تو مفطر نہیں) اگر چہ وہ مثانہ تک پہنچ جائے، ظاہر مذہب پر، اور عورت کے آگے کے راستہ میں پانی یا تیل وغیرہ کا ڈالنا بالاجماع مفسد صوم ہے، اس لئے کہ وہ حقنہ کی طرح ہے)۔

نیز یہ وضاحت بھی مذکور ہے:

"**أنه لو بقي في قصبة الذكر لا يفسد اتفاقا**" (رد المحتار ۳۷۲/۳)۔

(اگر وہ پانی یا تیل وغیرہ ذکر کی نالی میں ہی رہ گیا تو بالاتفاق مفسد نہیں)۔

☆☆☆

عصر حاضر میں مفطرات صوم کی بعض صورتیں

مولانا محمد اعظم ندوی☆

روزہ دراصل کھانے، پینے اور عمل زوجیت کے فطری تقاضوں پر کنٹرول رکھنے کا نام ہے، روزہ بڑی جواں مردی اور رجولت چاہتا ہے، صرف بھوک اور گرسنگی سے روزہ مکمل نہیں ہوجاتا، ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی نے لکھا ہے: ''**الصیام رجولة مستعلنة وإرادة مستعلیه**'' (احکام الصیام وفلسفیہ) یعنی روزہ کھلی ہوئی مردانگی اور مضبوط ارادہ سے عبارت ہے۔

روزہ چھوٹی بڑی چیز کے اندر چلے جانے یا باہر نکل آنے سے نہیں ٹوٹ جاتا بلکہ اس کا ضابطہ ہے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''**إنما الإفطار مما دخل ولیس مما خرج**'' (مجمع الزوائد للہیثمی)۔

یعنی روزہ کسی چیز کے اندر داخل ہونے کی وجہ سے ٹوٹتا ہے، باہر کسی چیز کے نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:

''**الفطر مما دخل ولیس مما خرج والوضوء مما خرج ولیس مما دخل**'' (المحلی بالآثار ۴؍ ۳۵۰)۔

روزہ کسی چیز کے اندر داخل ہونے سے ٹوٹتا ہے، باہر آنے سے نہیں، اسی طرح وضو کسی چیز کے باہر نکلنے سے ٹوٹتا ہے اندر داخل ہونے سے نہیں (یہ ایک اساسی قاعدہ ہے، لیکن بعض

☆ جامعہ سید احمد شہید، کٹولی، ملیح آباد، لکھنؤ۔

جزئیات اس سے مستثنیٰ ہیں، جیسے احناف کے یہاں قے کی بعض شکلیں مفسد صوم ہیں، اسی طرح خروج حیض وغیرہ بھی اس سے مستثنیٰ ہیں)۔

اس قاعدہ میں اتنا اضافہ اور ضروری ہے کہ جب کوئی غذا یا دوا معدہ میں فطری راستے سے پہنچے تو روزہ فاسد ہوگا، ورنہ نہیں (الفتاوی البزازیہ علی ہامش الہندیہ ۴/ ۱۰۰)۔

۱- وہ دوائیں جو زبان کے نیچے رکھی جائیں:

صرف دوا کے منہ میں رکھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، چونکہ دوا یا غذا کا جوف معدہ یا جوف دماغ میں پہنچنا روزہ کے فساد کا باعث ہوتا ہے (دیکھئے بدائع الصنائع: ۲/ ۲۴۳)۔

چنانچہ اگر زبان کے اوپر اسپرٹ کی شکل میں دوا رکھی جائے اور لعاب باہر پھینک دیا جائے یا زبان کے نیچے دوا رکھی جائے اور لعاب کو نگلنے سے بچا جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، مشہور حنفی عالم عالم بن علاء اندر پتی تحریر فرماتے ہیں:

"وإذا أوجر (جعل الدواء في فمه) فما دام في فمه لا يفسد صومه فإذا وصل إلى الجوف يفسد صومه" (الفتاوی التاتارخانیہ ۲/ ۳۶۵)۔

(اگر کسی نے منہ میں دوا رکھی تو جب تک دوا منہ میں ہے روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور اگر جوف تک پہنچ گئی تو روزہ فاسد ہو جائے گا)۔

ہاں شدید ضرورت کے بغیر منہ میں دوا رکھنا مکروہ ہے، اس لئے کہ لعاب کو اندر جانے سے بچانا بہت مشکل کام ہے، اسی لئے فقہاء نے مضغ العلک (گوند چبانے) کو مکروہ قرار دیا ہے، اور وہ بھی ایسے گوند کو چبانے کی اجازت مع الکراہت دی ہے جو سفید ہوتا ہے، اور جڑا ہوا ہوتا ہے، سیاہ گوند جس کے اجزاء تحلیل ہوتے ہیں اس کا منہ میں رکھنا بھی درست نہیں چونکہ اس کے اجزاء عامۃً معدہ میں پہنچ جاتے ہیں (دیکھئے: رد المحتار ۶/ ۳۳۱، الروض المربع للبہوتی: ۱۹۳)۔

ملا علی قاری فرماتے ہیں:

"فإذا فرض في بعض العلك معرفة الوصول منه عادة وجب الحكم

فیہ بالفساد لأنہ کالمتیقن" (مرقاۃ المفاتیح ۴؍ ۵۱۴)۔

(اگر کسی گوند کے بارے میں یہ فرض کرلیا جائے کہ عام طور سے اس کے اجزاء معدہ میں پہنچ جاتے ہیں تو فساد کا حکم لگایا جائے گا، چونکہ گویا اس کا پہنچ جانا یقینی ہے)۔

علامہ شامی نے بھی یہی بات لکھی ہے:

"**فإن کان مما یصل عادۃ حکم بالفساد لأنہ کالمتیقن**" (ردالمحتار ۶؍ ۲۳۱)۔

اسی احتیاط کے پیش نظر حضرت ام حبیبہؓ فرماتی ہیں: "**لا یمضغ العلک الصائم**" (روزہ دار گوند نہ چبائے) (السنن الکبری للبیہقی ۶؍ ۳۲۷)۔

تمام فقہاء نے بلاعذر کسی چیز کے چکھنے یا چبانے کو مکروہ تنزیہی اور خلاف اولیٰ قرار دیا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی معقول عذر ہو تو ایسا کرنا جائز ہوگا، علامہ حصکفی فرماتے ہیں: "**و کرہ لہ ذوق شیئ بلا عذر**" (درمختار ۶؍ ۳۲۹)۔ (بلاعذر کسی چیز کو چکھنا یا چبانا مکروہ ہے)، مثلاً کسی کا شوہر یا آقا بدخلق ہو تو اس کے لئے پکاتے وقت کھانے کو چکھ لینا جائز ہوگا، یا بچہ کو کوئی چیز چبا کر کھلانا ہو اور کوئی بے روزہ دار اس کام کے لئے میسر نہ آئے تو اس کا چبانا بھی بلاکراہت جائز ہوگا۔ بلاعذر منہ میں نسوار (تمباکو پیس کر ایک دوا بنائی جاتی ہے) یا کسی اور دوا کے رکھنے سے یا منجن ملنے سے روزہ کو ہند و پاک کے حضرات ارباب فتاوی نے مکروہ قرار دیا ہے، اور عذر ہو تو بلاکراہت جائز ہے (دیکھئے: امداد الفتاوی ۲؍ ۱۳۲، احسن الفتاوی ۴؍ ۴۳۷)۔

فتاوی دار العلوم میں ہے:

"پس معلوم شد کہ نسوار در دہان دادن بدون آنکہ در حلق داخل شود مکروہ است وبعذر جائز است" (فتاوی دار العلوم ۶؍ ۴۰۶)۔

اس لئے اگر دوا ایسی ہو کہ مریض روزہ میں اسے صرف چکھتا ہو یا زبان پر رکھتا ہو لیکن وہ اسپرٹ کی طرح اڑ جاتی ہو تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، اسی طرح زبان کے نیچے رکھتا ہو اور عامۃً اس کے اجزاء یا لعاب حلق کے اندر نہیں جاتے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، لیکن اگر دوا یا اس

کے اجزاء لعاب میں مل کر حلق کے اندر چلے گئے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضاء کے ساتھ کفارہ بھی لازم ہوگا، ہلیلج (جسے اردو میں ہڑ یا ہلیلہ کہتے ہیں اور وہ بھی علاج ومعالجہ کے کام میں آتی ہے) کے بارے میں فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ اگر کوئی اسے نگل جائے تو قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہے، امام کرخیؒ فرماتے ہیں: ''وهذا أقيس عندی لأنه يتداوی بها علی هذه الصفة'' (بدائع الصنائع ۲/۱۵۰)۔

میرے نزدیک یہی موقف قیاس کے مطابق ہے، اسلئے کہ ہلیلہ سے اسی طرح علاج کیا جاتا ہے لیکن اگر کسی نے صرف ہلیلہ کو چوسا ہو اور پانی حلق میں چلا گیا ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

''ولو مص إهليلجة فدخل الماء حلقه قال: لا يفسد صومه، ذكره في الفتاوی'' (بدائع الصنائع ۲/۱۵۰)۔

اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ صرف چوسنے سے گنے کیطرح کوئی شیرہ نہیں نکلتا ہے، ورنہ قاعدہ کے اعتبار سے روزہ ٹوٹ جاتا، اس کے برخلاف اگر کسی نے جان بوجھ کر روزہ کی حالت میں گنا چوس لیا اور پانی حلق میں چلا گیا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا، اور قضا کے ساتھ کفارہ بھی لازم ہوگا۔

اس بے بساط کے خیال میں دوا بھی اگر لعاب کے برابر ہو یا اس پر غالب ہو اور وہ معدہ میں پہنچ جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اور قضاء کے ساتھ کفارہ بھی لازم ہوگا۔

۲-روزہ میں انہیلر کا استعمال:

انہیلنگ (Inhaling) یا انہیلیشن (Inhalation) کے معنی ہی سانس اندر کی طرف کھینچنے اور کش لگانے کے ہیں، گویا انہیلر (Inhaler) ایسے آلہ کو کہتے ہیں جو سانس لینے میں معاون ہو، آکسفورڈ ڈکشنری میں درج ہے:

Inhaler: a small device containing medicine that you breath in through your mouth, used by people who have

problems with breething" (Oxford advanced learners dictionary 7th edition).

(دوا پر مشتمل ایک چھوٹا سا آلہ جس کے ذریعہ منہ کے راستہ سے آپ سانس لیتے ہیں، اس کو تنفس کے مریض استعمال کرتے ہیں)۔

دمہ (Asthma) یا تنفس کے مرض میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے، اس سے چونکہ سفوف کی شکل میں دوا اندر جاتی ہے اس لئے روزہ ٹوٹ جائے گا، اس کی تائید علامہ حصکفیؒ کی اس عبارت سے بھی ہوتی ہے:

"ومفاده أنه لو أدخل حلقه الدخان أفطر" (درمختار ۶/۲۶۱)۔

اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر دھواں اپنے حلق میں داخل کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا، علامہ شامی نے اس مسئلے کے ذیل میں بڑی باریک بینی سے دھواں اور خوشبو کے فرق کو واضح کیا ہے کہ خوشبو محض ہوا ہے اور دھواں جوہر ہے اس لئے خوشبو سے روزہ نہیں ٹوٹے گا لیکن دھواں اگر قصداً داخل کیا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، دوا تو بدرجہ اولی جوہر ہے اس سے روزہ کے فاسد ہونے میں کیا شک ہے۔

"اٹلوس" ایک دوا ہے جسے ناک میں لگا کر سونگھا جاتا ہے اس کی تیزی دماغ تک پہنچتی ہے، فتاوی دار العلوم میں اسے مفسد صوم قرار دیا گیا ہے (فتاوی دار العلوم ۶/۴۱۸)۔

صرف اس وجہ سے کہ دوا کے اجزاء پھیپھڑے میں جاتے ہیں معدہ میں نہیں مسئلہ کی نوعیت میں فرق نہیں آئے گا چونکہ روزہ ہر ایسی چیز کے منافذ اصلیہ سے داخل ہونے سے ٹوٹ جاتا ہے جس سے بدن کو فائدہ پہنچ رہا ہو، شامی میں ہے:

"وحاصله أن الإفساد منوط بما إذا كان بفعله أو فيه صلاح بدنه" (ردالمحتار ۶/۲۶۶)۔

(حاصل کلام یہ کہ روزہ کا ٹوٹنا اس بات پر منحصر ہے کہ کوئی چیز اس نے خود سے داخل کی ہے یعنی اس کا عمل پایا گیا ہو یا اس سے صلاح بدن وابستہ ہو)۔

اگر انہیلر کے بغیر کوئی شخص روزہ نہ رکھ پاتا ہو اور سانس لینے میں سخت دشواری کا سامنا ہو جو موجب ہلاکت ہوسکتا ہو تو روزہ چھوڑنا جائز ہوگا اور اگر صحت کی امید نہ ہو تو اس کے بدلہ میں فدیہ دینا چاہئے۔

لیکن روزہ میں انہیلر کے استعمال سے قضا واجب ہوگی، کفارہ واجب نہیں ہونا چاہئے، چونکہ معنوی طور پر تو حلق کے اندر ایک روزہ کو توڑنے والی چیز گئی ہے لیکن صورۃً کوئی چیز نہیں گئی، اور کفارہ صورۃً اور معنیً کسی مفطر چیز کے اندر پہنچنے سے واجب ہوتا ہے (دیکھئے: مراقی الفلاح شرح نور الایضاح / ۶۷۲)۔

۳- بھاپ کے ذریعہ دواؤں کا اندر لے جانا:

بھپارہ کے ذریعہ دواؤں کا اندر لے جانا روزہ میں درست نہیں ہوگا، اور اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، خواہ قدیم طریقہ پر بھپارہ لیا جائے یا جدید مشینی طریقہ پر، چونکہ مشین تو محض ایک وسیلہ ہے، جو چیز روزہ دار اپنے حلق میں لے جارہا ہے وہ تو بھاپ یا دھواں ہے جو مفسد صوم ہے، علامہ شرنبلالیؒ فرماتے ہیں:

"من تبخر ببخور فآواه إلى نفسه واشتم دخانه ذاكرا لصومه أفطر لإمكان التحرز من إدخال المفطر جوفه و دماغه" (مراقی الفلاح رص ۶۶۰، رد المحتار ۳۶۱/۶)۔

(جس نے لوبان وغیرہ کی دھونی دی اور اپنے قریب رکھ کر اس کے دھوئیں کو اوپر کی طرف چڑھایا اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا، اس لئے کہ ایک مفطر صوم چیز کو جوف یا دماغ میں داخل کرنے سے بچنا ممکن تھا)۔

اس کی وجوہات پر روشنی ڈالتے ہوئے مالکی فقیہ شیخ محمد علیش مالکیؒ نے لکھا ہے:

"متى وصل دخان البخور أو بخار القدر للحلق وجب القضاء أي لأن دخان البخور و بخار القدر كل منهما جسم يتكيف به الدماغ ويتقوى به أي تحصل له قوة كالتي تحصل من الأكل" (حاشیۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر للدردیر ۱/ ۸۱۸)۔

(جب دھونی وغیرہ کا دھواں یا دیگچی کا بھاپ حلق میں پہنچ جائے تو قضا واجب ہوجائے گی، اس لئے کہ دھوئیں اور بھاپ کا ایک جسم ہوتا ہے جس سے دماغ اثر قبول کرتا ہے اور طاقت پاتا ہے یعنی ایسی قوت اس سے حاصل ہوتی ہے، جیسا کہ کھانے سے حاصل ہوتی ہے)۔

۴- روزہ میں انجکشن لگوانا:

روزہ کے فاسد ہونے کا اصول یہ ہے کہ کوئی چیز اصلی منافذ سے معدہ میں پہنچی ہو، اگر رگوں کے مسامات سے کوئی شئی معدہ میں پہنچے تو مفسد صوم نہیں (تفصیل کے لئے دیکھئے: بدائع الصنائع ۲/۱۵۰)، اور انجکشن کے ذریعہ دوا کا اثر مسامات کے ذریعہ ہی معدہ تک پہنچتا ہے اس لئے اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، ایسے انجکشن جو غذائی فائدہ بھی پہنچاتے ہوں اور ان سے بدن کو کچھ توانائی پہنچانا بھی مقصود ہو ان کا بھی روزہ میں لگوانا جائز ہوگا، علامہ شرنبلالی کی اس عبارت سے اس کی تائید ہوتی ہے:

"ولو وضع في عينه لبنا أو دواء مع الدهن (الأولی مع الكحل) فوجد طعمه في حلقه لا يفسد صومه إذ لا عبرة بما يكون من المسام" (مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی/ص ۶۵۹)۔

(اور اگر اپنی آنکھ میں دودھ یا تیل (بلکہ سرمہ) کے ساتھ دوا بھی رکھی اور حلق میں اس کا مزہ محسوس ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، اس لئے کہ مسامات سے داخل ہونے والی چیز کا کوئی اعتبار نہیں)، لیکن چونکہ روزہ کا اصل مقصد قوت بہیمیہ کو گھٹانا ہے، اس لئے اگر اس سے یہ قوت بڑھ رہی ہے تو یہ عمل مکروہ ہوگا (ارکان اربعہ/ص ۲۳۳ بحوالہ احیاء العلوم و زاد المعاد)۔

وہ انجکشن جو جسم کے کسی اور حصہ کے بجائے بلا واسطہ پیٹ میں دیا جائے جیسے ہڑک کے مرض میں دیا جاتا ہے، تو چونکہ اس سے دوا جوف معدہ میں پہنچ جاتی ہے، اگر چہ منفذ اصلی سے نہیں پہنچتی لیکن ترشح کے ساتھ نہیں بلکہ مکمل طور پر پہنچتی ہے اس لئے اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، قضا واجب ہے کفارہ نہیں۔ جائفہ (وہ زخم جس کا اثر جوف کے اندر تک پہنچا ہوا ہو) اور

آمہ (جس زخم کا اثر دماغ تک پہنچا ہوا ہو) (مراقی الفلاح رص ۶۷۲) کے بارے میں امام ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ اس میں اگر خشک دوا ڈالی جائے تو مفسد صوم نہیں، اس لئے کہ یہ جوف یا دماغ تک نہیں پہنچتی، ہاں اگر بالیقین معلوم ہوجائے کہ پہنچ گئی ہے تو اس صورت میں بھی روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اگر تر دوا ڈالی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ:

''أن الدواء إذا كان رطبا فالظاهر هو الوصول لوجود المنفذ إلى الجوف فيبنى الحكم على الظاهر'' (بدائع الصنائع ۲/ ۱۵۰، مراقی الفلاح رص ۶۷۲)۔

(دوا جب تر ہوگی تو پہنچنا ظاہر ہے چونکہ جوف تک منفذ ہے چنانچہ حکم کا مدار ظاہر پر ہوگا)۔

چنانچہ اگر دوا کے اثر کے ساتھ خود دوا بھی جوف یا دماغ میں پہنچ جائے تو پھر روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس وقت منفذ اصلی اور غیر اصلی میں فرق نہیں رہ جائے گا، عالم بن علاؔ فرماتے ہیں:

''والمخارق المعتادة وغيرها سواء عند أبي حنيفة فيما يصل إلى الجوف والدماغ في الفساد'' (تاتارخانیہ ۲/ ۳۶۷)، چنانچہ اگر ایسی شکل پائی جائے تو دوا (Drug) کو براہ راست کھانے اور سرنج (Syringe) کے ذریعہ سے اندر داخل کرنے (Inject) میں کوئی فرق نہیں رہ جائے گا۔ شیخ اسعد صاغرجی نے جائفہ اور آمہ کے مسئلہ پر قیاس کرتے ہوئے لکھا ہے: ''وعليه فالإبر العضلية لا تفطر الصائم'' (الفقہ الحنفی وادلتہ رص ۳۷۸، فقہ العبادات) (اس بنیاد پر پٹھوں اور گوشت میں دیئے جانے والے انجکشن سے روزہ فاسد نہیں ہوگا)۔

صاغرجی نے رگوں میں دیئے جانے والے انجکشن کو مفسد صوم قرار دیا ہے، کہتے ہیں:
''والإبر في العرق تفطر الصائم عنده لوصول الدواء إلى الداخل يقينا'' (الفقہ الحنفی رص ۳۷۸)، لیکن یہ قیاس درست نہیں معلوم ہوتا چونکہ مذکورہ زخموں میں جوف بن جاتا ہے اور رگوں میں جوف نہیں بنتا اس لئے دوا کا ان سے معدہ میں پہنچنا یقینی نہیں، ہاں اگر پیٹ پر ہی دیا جائے جیسے کتے کے کاٹے کا انجکشن تو چونکہ ڈائرکٹ دوا اندر پہنچائی جاتی ہے اس لئے مفسد صوم ہوگا۔

عام انجکشن کے سلسلہ میں ہندوستان کے بیشتر فقہاء کا نقطۂ نظر عدم فساد کا ہے (تفصیل کے لئے دیکھئے: کفایت المفتی ۲۳۹/۴، ۲۴۰، فتاوی دار العلوم ۴۰۹/۶، فتاوی محمودیہ ۱۶۷/۳، فتاوی رحیمیہ ۳۸/۴، نظام الفتاوی رص ۱۳۳ مطبوعہ اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا وغیرہ)۔

اس مسئلہ کو ختم کرتے ہوئے اس سلسلہ میں پاکستان کے عالم دین مولانا گل حسن صاحب کا ایک دلچسپ استدلال ملاحظہ فرمائیں:

"ما يدل على أن إبرة الأطباء (الدكتور) في نحو العضد والألية غير مفسد للصوم، ونقيسه على لدغ العقرب، وعليه الفتوى في زماننا" (علی ہامش ردالمحتار ۴۰۹/۲، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ پاکستان)

"مثانہ اور معدہ کے درمیان منفذ نہیں، اس لئے اس تک کسی چیز کا پہنچنا مفسد صوم نہیں"، اس مسئلہ پر قیاس کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

(اس سے اس مسئلہ پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ بازو یا کولہے وغیرہ میں دی جانے والی ڈاکٹروں کی سوئی بھی مفسد صوم نہیں اور ہم اسے بچھو کے ڈنک مارنے پر قیاس کرتے ہیں اور ہمارے زمانہ میں اسی پر فتوی ہے)۔

۵- روزہ میں گلوکوز چڑھوانا:

روزہ میں گلوکوز چڑھوانے کا حکم بھی وہی ہوگا جو انجکشن کا ہے جیسا کہ اوپر تفصیل سے ذکر کیا گیا، نظیر کے طور پر ہم ایک دو عبارتیں پیش کرسکتے ہیں:

"وما يدخل من مسام البدن من الدهن لا يفطر هكذا في شرح المجمع" (فتاوی ہندیہ ۲۰۳/۱)۔

(بدن کے مسامات سے جو تیل داخل ہو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، شرح المجمع میں اسی طرح مذکور ہے)۔

فقہ شافعیؒ کی مشہور کتاب "متن ابی شجاع" کی شرح کے حاشیہ پر مذکور ہے:

"فلا يضر وصول الكحل من العين أو الدهن أو ماء الاغتسال وإن وجد له أثراً باطنًا بتشرب المسام(وهي ثقب الجسد)، لأن ذلک ليس من منفذ مفتوح انفتاحا ظاهرا محسوسا ، لأن انفتاح المسام لا يحس" (حاشیہ الشیخ الباجوری ۱/۴۳۳)۔

ان عبارتوں سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ گلوکوز چڑھوانا مفسد صوم نہیں، لیکن انجکشن لگوانے، گلوکوز اور خون وغیرہ چڑھوانے میں احتیاط یہی ہے کہ انہیں مغرب تک مؤخر کیا جائے تا کہ روزہ عزیمت کے ساتھ مکمل ہو، صاغر جی لکھتے ہیں: "والاحتياط في تأخيرها إلى وقت الإفطار مراعاة للخلاف" (الفقہ الحنفی: ۳۷۸)۔

۶- پیچھے کے راستہ سے دوائیں اندر پہنچانا:

پیچھے کے راستہ سے جو سیال یا غیر سیال دوائیں اندر داخل کی جاتی ہیں وہ چونکہ معدہ میں داخل ہوتی ہیں، اس لئے ان سے روزہ فاسد ہوجائے گا، قدیم کتب فقہ میں علاج کی اسی صورت کو "حقنہ" (لسان العرب مادہ: ح ق ن) کہا گیا ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ اس سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے، صرف قضاء واجب ہوتی ہے، کفارہ نہیں، علامہ عالم بن علاءؒ لکھتے ہیں:

"وإذا احتقن يفسد صومه" (تاتارخانیہ ۲/۳۶۵) (اور جب حقنہ لگوائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا)۔

مشہور حنفی فقیہ امام قاضی خاںؒ فرماتے ہیں: "والحقنة توجب القضاء...... لأنه وصل إلى الجوف ما فيه صلاح البدن" (فتاوی قاضی خاں علی ہامش الہندیہ ۱/۲۱۰)۔

(حقنہ قضاء کو واجب کرتا ہے...... چونکہ جوف میں ایسی چیز پہنچ گئی ہے جس سے بدن کو فائدہ ہے)۔ چنانچہ پیچھے کے راستہ سے سیال یا غیر سیال دوا کا اندر پہنچانا مفطر صوم ہے، چونکہ دوا کا جسم اندر پہنچتا ہے، غیر سیال دواؤں کے بارے میں اگر یہ یقین ہو کہ وہ کنارے ہی ہے تو اس کا حکم بواسیری مسوں پر مرہم لگانے کی طرح ہوگا جو آگے آرہا ہے۔

بواسیر کے مرض میں اندرونی مسوں پر جو مرہم لگایا جاتا ہے وہ اگر اس جگہ تک نہیں پہنچتا جہاں سے وہ خود بخود اندر چلا جاتا ہے یا معدہ اسے جذب کرلیتا ہے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، علامہ شرنبلالیؒ نے تیل یا پانی سے تر انگلی کو پیچھے کے راستہ سے اندر داخل کرنے کے سلسلہ میں فرمایا ہے:

''والحد الفاصل الذي يتعلق بالوصول إليه الفساد قدر المحققة''

(مراقی الفلاح رص ۱۲۷) (وہ جگہ جہاں تک پہنچنے سے فساد صوم متعلق ہے وہ موضع حقنہ ہے، اگر وہاں تک دوا نہیں پہنچی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا)، قدر المحقنہ کی تشریح شامی میں ان الفاظ میں ہے: ''والمراد الموضع الذی ینصب منه الدواء إلی الأمعاء'' (ردالمحتار ۲۶۸/۲) (وہ جگہ مراد ہے جہاں سے دوا آنتوں میں بہہ کر چلی جائے)۔

علامہ حصکفیؒ نے بڑی صراحت کے ساتھ تحریر فرمایا ہے:

''ولو بالغ في الاستنجاء حتی بلغ موضع الحقنة فسد'' (درمختار ۲۶۸/۲)۔

(کہ اگر استنجاء خوب اندر تک پہنچادے (مبالغہ کرے) اور موضع حقنہ تک پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا)۔

بواسیری مسے چونکہ دبر کے بالکل اندرونی حصوں میں نہیں ہوتے اس لئے ان پر مرہم لگایا جائے یا نہیں پانی سے تر کیا جائے تو معدہ سے دور ہونے کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

اس سوال کا تیسرا جزء ان آلات سے متعلق ہے جو امراض معدہ کی تحقیق کے لئے پیچھے کے راستہ سے اندر داخل کئے جائیں، یہ دراصل ایک قسم کا آپریشن ہے جس میں انڈوسکوپ (Endoscope) نامی ایک آلہ کے ذریعہ جسم انسانی کے اندرون کو دیکھا جاسکتا ہے اور اس طریقہ تحقیق کو انڈوسکوپی (Endoscopy) کہتے ہیں۔

اس طریقہ تحقیق میں چونکہ ایک پتلا پائپ اندر داخل کیا جاتا ہے (غالب گمان یہ ہے کہ اس کا ایک کنارہ باہر رہتا ہوگا، اور حکم اسی اعتبار سے لگایا گیا ہے) اور تحقیق کے بعد نکال لیا جاتا ہے اس لئے اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، قاعدہ یہ ہے کہ اگر کوئی چیز اندر پوری طرح نہیں

چھپتی بلکہ اس کا ایک کنارہ باہر رہتا ہے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا، علامہ حصکفیؒ فرماتے ہیں:

''أو أدخل عودا ونحوه في مقعدته وطرفه خارج، وإن غيبه فسد.....ومفاده أن استقرار الداخل في الجوف شرط للفساد'' (درمختار ۲۶۷/۲)۔

(یا لکڑی وغیرہ اپنے مقعد میں اس طرح داخل کی ہو کہ اس کا ایک کنارہ باہر ہو (تو روزہ نہیں ٹوٹے گا)، اور اگر اسے پوری طرح اندر چھپا دے تو فاسد ہو جائے گا۔ اس کا مستفاد یہ ہے کہ داخل ہونے والی شی کا جوف میں استقرار روزہ کے فاسد ہونے کے لئے شرط ہے ''استقرار'' سے مراد پوری طرح اندر چھپ جانا ہے)۔

چنانچہ انڈوسکوپی سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوگا، لیکن ایسی نلکی جس کے ذریعہ دوا پہنچائی جائے اس کا حکم الگ ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

۷-مرد وعورت کے جسم میں نلکی پہنچانا:

مرد کے جسم میں آگے کے راستہ سے دوا کے ساتھ نلکی پہنچائی جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، چونکہ مثانہ اور جوف کے درمیان منفذ نہیں ہوتا، مشہور حنفیہ فقیہ ابن نجیم مصری فرماتے ہیں:

''ليس بين باطن الذكر والجوف منفذ'' (البحر الرائق ۲۷۸/۲) (آلہ تناسل کے اندرونی حصہ اور مثانہ کے درمیان منفذ نہیں ہوتا)، اور اسی لئے جو چیز اس راہ سے اندر ڈالی جاتی ہے وہ معدہ تک نہیں پہنچتی، علامہ حصکفیؒ نے بڑی وضاحت کے ساتھ رقم فرمایا ہے:

''أو أقطر في إحليله ماء ا أو دهنا وإن وصل إلى المثانة على المذهب'' (درمختار ۲۷۳/۲)۔

(یا اپنے پیشاب کے راستہ میں پانی یا تیل ٹپکایا ہو، اگر چہ مثانہ تک پہنچ جائے، مفتی بہ قول کے مطابق (روزہ فاسد نہیں ہوگا)۔

عبد الرحمٰن جزیریؒ لکھتے ہیں: "ولا يفسد صومه لوصب ماء ا أو دهنا في إحليله للتداوی'' (الفقہ علی المذاہب الاربعۃ ۴۸۰/۱) (یعنی اگر پیشاب کی نالی میں پانی یا تیل

علاج کے لئے ڈالے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا)۔

جہاں تک عورت کا تعلق ہے تو اگر دواؤں کے بغیر امراض کی تحقیق کے لئے آلات رحم تک پہنچائے جائیں یا نلکی مثانہ تک پہنچائی جائے تو اس کا حکم انڈوسکوپی کے مسئلہ کا سا ہوگا کہ روزہ فاسد نہیں ہوگا، لیکن اگر نلکی دوا کے ساتھ مثانہ تک پہنچائی جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، اسی طرح اگر خواتین کی شرمگاہ میں سیال یا جامد دوائیں رکھی جائیں تو یہ دیکھنا ہوگا کہ یہ فرج خارج میں رکھی گئی ہیں یا فرج داخل میں، اگر فرج خارج میں دوا رکھی جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، لیکن اگر فرج داخل میں رکھی جائیں تو فاسد ہوگا۔

علامہ حصکفیؒ فرماتے ہیں: "و أما في قبلها فمفسد إجماعا" (درمختار ۶/ ۲۷۳)

(عورت اگر اپنی اندرونی شرمگاہ میں پانی یا تیل وغیرہ ڈالے تو بالاجماع روزہ فاسد ہو جائے گا)،

فقہاء ذکر کرتے ہیں کہ اگر مرد اپنے دبر میں یا عورت اپنے فرج داخل میں روئی، لکڑی یا پتھر وغیرہ داخل کرے اور اسے بالکل اندر لے جائے اور اس طرح چھپادے کہ باہر اس کا کچھ بھی حصہ باقی نہ رہے تو روزہ فاسد ہوگا، اسی طرح یہ دونوں اپنے انہیں مذکورہ مقامات میں پانی، تیل یا دوا وغیرہ سے تر انگلی داخل کریں تو بھی روزہ ٹوٹ جائے گا (دیکھئے: مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی رص ۲۷۷)۔

علامہ شامیؒ نے مرد وعورت کے اس نوعیت کے مسائل کے لئے بڑا مفید اصول ذکر کیا ہے:

"قلت: الأقرب التخلص بأن الدبر والفرج الداخل من الجوف، إلا حاجز بينهما وبينه فهما في حكمه...... وهذا بخلاف قصبة الذكر فإن المثانة لا منفذ لها على قولهما، وعلى قول أبي يوسف وإن كان لها منفذ إلى الجوف إلا أن المنفذ الآخر المتصل بالقصبة منطبق لا ينفتح إلا عند خروج البول، فلم يعط للقصبة حكم الجوف" (ردالمحتار ۶/ ۲۷۵)۔

(میں کہتا ہوں: اقرب ہے کہ اس مسئلہ میں خلاصہ کلام صرف اس قدر ہے: دبر اور فرج داخل جوف کے ہی حصے ہیں، اس لئے کہ جوف اور ان کے درمیان کوئی رکاوٹ (فاصل)

نہیں، گویا دونوں جوف ہی کے حکم میں ہیں، برخلاف عضو خاص کی نالی کے کہ امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے قول کے مطابق جوف اور مثانہ کے درمیان منفذ ہی نہیں، امام ابو یوسفؒ کے قول کے مطابق اگر چہ جوف تک اس کا منفذ ہے لیکن منفذ کا وہ آخری حصہ جو نالی سے ملا ہوا ہے بند ہے، صرف پیشاب نکلنے کے وقت کھلتا ہے تو عضو خاص کی نالی کو ان کے نزدیک بھی جوف کا حکم نہیں دیا جائے گا)۔

چنانچہ عورت کے مثانہ تک دوا کے ساتھ نلکی پہنچانا، یا شرمگاہ میں سیال یا جامد دوائیں رکھنا مذکورہ تفصیلات کی رو سے مفسد صوم ہوگا، جس سے صرف قضا واجب ہوگی، تاہم آلات وغیرہ کی جب تک صحیح کیفیت معلوم نہ ہو کوئی قطعی حکم نہیں لگایا جا سکتا، واللہ اعلم بالصواب۔

☆☆☆

روزہ کو توڑنے والی بعض جدید قسموں کا حکم

مفتی تنظیم عالم قاسمی ☆

فسادِ صوم کے لئے دو چیزوں کا ہونا شرط ہے:

۱- جوف دماغ یا جوف بطن میں پہنچنا۔

۲- راست طریقہ پر پہنچنا۔

دونوں کے بارے میں بالترتیب گفتگو کی جائے گی تاکہ حل مسائل میں آسانی ہو۔

جوف دماغ کو مفسد صوم کہنے کی دو وجہ ہو سکتی ہے: پہلی وجہ تو یہ ہے کہ انسانی بدن کو قوت بخشنے میں جس طرح معدہ کا دخل ہے اسی طرح دماغ بھی بدن کو قوت فراہم کرتا ہے، اگر دماغ تر و تازہ نہ رہے تو بدن کی ساری قوت کے باوجود انسان کسی کام کا اہل نہیں رہتا، سائنس سے بھی ثابت ہے کہ بدن کی تمام رگیں دماغ سے ملتی ہیں اور دماغ پورے بدن کو قوت فراہم کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ایک آدمی شراب پینے کے بعد جب مست ہو جاتا ہے تو دماغ وقتی طور پر اپنا کام چھوڑ دیتا ہے، اس وقت وہ بدن کی ساری توانائی کے باوجود چلنے پھرنے سے معذور رہتا ہے، گویا معدہ دانہ پانی ہضم کر کے خون تیار کرتا ہے اور دماغ اس خون سے بننے والی طاقت پر کنٹرول رکھتا ہے، اس لئے معدہ کو طاقت پہنچانا جس طرح مفسد صوم ہے ایسے ہی جوف دماغ میں بھی براہ راست طور پر کسی چیز کا پہنچانا مفسد قرار دیا گیا ہے۔ آج تک کسی فقیہ نے اس میں اختلاف نہیں کیا ہے۔

☆ دار العلوم سبیل السلام حیدرآباد۔

''والدماغ جوف کما قرروا والواصل إلیه یغذیه فیفطره کجوف البدن'' (المغنی ۳؍۳۷)۔

فقہاء کرام نے دماغ کو جوف کہنے کی یہ وجہ بھی بتائی ہے کہ بدن میں معدہ جس طرح غذا اور دوا کو تحلیل کرتا ہے اسی طرح دماغ بھی دوا تحلیل کرتا ہے، دماغ میں فطری طور پر وہ صلاحیت ہے کہ دوا کا اثر قبول کرے اور پورے بدن میں اس کے اثرات کو منتقل کرے۔

''والجوف هو الباطن سواء أکان مما یحیل الغذاء أو الدواء ای یغیرهما کالبطن والأمعاء أم کان مما یحیل الدواء فقط کباطن الرأس أو الأذن أم کان شیئا کباطن الحقل'' (الموسوعۃ الفقہیہ ۲۸؍۳۰)۔

اس عبارت میں جوف کے معنیٰ میں وسعت دیتے ہوئے معدہ اور دماغ کے ساتھ کان اور حلق کو بھی جوف قرار دیا گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ کان کے اندرونی حصہ اور حلق تک کسی دوا یا کسی بھی چیز کے ایصال کو مفسد صوم قرار دیا گیا ہے۔

جوف دماغ میں کسی بھی چیز کے پہنچانے کو مفسد قرار دینے کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ دماغ میں جو کچھ بھی پہنچتا ہے وہاں قرار نہیں پاتا بلکہ ڈھلک کر معدہ تک پہنچ جاتا ہے۔ اس لئے اسے تبعاً لجوف المعدہ مفسد قرار دیا گیا ہے، سائنسداں کی یہ کوئی نئی تحقیق نہیں ہے کہ دماغ میں کوئی ایسا مجوف نہیں ہے جس میں کوئی چیز جا کر ٹھہرے اور قرار پذیر ہو، یہ پرانی بات ہے، فقہاء کرام کی نظر اور تحقیق میں پہلے سے یہ بات تھی اس کے باوجود صرف اس لئے اس کو فساد کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے کہ اس کے واسطے سے معدہ تک کوئی بھی چیز پہنچ جاتی ہے (دیکھئے: شامی ۲؍۱۶۷، جواہر الفقہ ۵؍۱۵۵)۔

یہی وجہ ہے کہ فقہاء کرام نے حقنہ کو تبعاً لجوف المعدہ مفسد صوم قرار دیا ہے، ہر وہ جگہ جہاں سے معدہ یا دماغ میں بذریعہ منفذ دوا، پانی وغیرہ پہنچتا ہو اسے تبعاً مفسد قرار دیا جائے گا بشرطیکہ معدہ یا دماغ تک منفذ ثابت ہو، جیسے عورت کی شرمگاہ میں دوا ڈالنا مفسد ہے، ناک میں

دوا ڈالنا مفسد ہے اس طرح کہ دوا خیشوم سے آگے بڑھ کر دماغ تک پہنچ جائے، یا آمہ اور جائفہ میں دوا کا ڈالنا وغیرہ (دیکھئے بدائع الصنائع ۲ / ۹۳)۔

فساد صوم کے لئے دوسری شرط یہ تھی کہ دوا وغیرہ منفذ کے راستے سے پہنچائی جائے، اگر منفذ کے بغیر کسی سائنسی اور کیمیاوی طریقے سے کوئی چیز جوف دماغ یا جوف معدہ میں داخل کیا جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیمیاوی سے مراد رگوں اور مسامات کے ذریعہ دوا پہنچانا ہے، ٹھنڈے پانی کے استعمال کو کسی نے مفسد نہیں کہا ہے حالانکہ اس کا اثر یعنی ٹھنڈک جسم کو محسوس ہوتی ہے، اسی طرح سر میں تیل ڈالنا بھی مفسد نہیں ہے جب کہ دماغ میں اس سے تازگی محسوس ہوتی ہے۔ معلوم ہوا کہ روزہ ٹوٹنے کے لئے منافذ اور مخارق اصلیہ سے پہنچنا ضروری ہے، اگر منفذ کا استعمال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، جیسے انجکشن کے ذریعہ دوا یا گلوکوز وغیرہ کا چڑھانا، انجکشن کے ذریعہ بلاشبہ دوا یا اس کا اثر پورے بدن کے ہر حصہ میں پہنچ جاتا ہے مگر یہ پہنچنا منفذ اصلی کے راستہ سے نہیں ہے بلکہ رگوں اور شریانوں سے ہوتا ہے اس لئے انجکشن کو مفسد صوم قرار نہیں دیا گیا ہے، خواہ انجکشن سے دوا یا خون چڑھایا جائے یا گلوکوز چڑھایا جائے ان تمام کا ایک ہی حکم ہے۔ بعض فقہاء نے انجکشن کے ذریعہ روزہ نہ ٹوٹنے کی نظیر یہ بیان کی ہے کہ سانپ اور بچھو کے کاٹنے سے زہر معدہ اور دماغ سمیت پورے بدن میں پہنچتا ہے، اور بسا اوقات بدن پھول بھی جاتا ہے مگر اسے کسی نے بھی فساد صوم کا سبب قرار نہیں دیا ہے، اس کی وجہ ظاہر ہے کہ اس کے ذریعہ رگوں میں زہر پہنچتا ہے اور رگوں سے پورے بدن میں پھیلتا ہے، ہاں البتہ اگر کوئی انجکشن ایسا ہو جو پیٹ میں براہ راست پہنچایا جائے جیسے کتے کے کاٹنے پر آج کل لگایا جاتا ہے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائیگا (جواہر الفقہ ۵ / ۱۵۷)۔

مذکورہ اصولی بحث کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سوالنامہ میں دیئے گئے تمام جزئیات کا علیحدہ علیحدہ جائزہ لیا جائے۔

۱- امراض قلب سے متعلق بعض دوائیں وہ ہیں جنہیں نگلا نہیں جاتا بلکہ زبان کے نیچے دبا

کر رکھا جاتا ہے، اس کے اجزاء کو اگر نگلنے سے بچا جائے تو روزہ کا کیا حکم ہے؟

روزہ ٹوٹنے کی علت جوف دماغ یا جوف معدہ میں کسی چیز کا پہنچنا ہے، اگر زبان پر رکھی ہوئی دوا پگھلنے والی نہ ہو اور اس دوا کا کوئی جز حلق کے اندر نہ جائے بلکہ محض زبان پر قدرتی طور پر پھیلے ہوئے پٹھوں اور رگوں کے ذریعہ بدن میں اس کا اثر پہنچتا ہو تو راقم کے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹے گا، اور چوں کہ یہ ضرورت کی بنیاد پر ہے اسلئے ایسا کرنا درست ہوگا اگر چہ خلاف اولی ہے، جیسے شوہر کے ظلم سے بچنے کے لئے عورتوں کے لئے روزہ کی حالت میں سالن چکھنے کی اجازت دی گئی ہے جب کہ اس کے اجزاء یا سالن ملا ہو العاب نگلنے سے مکمل بچا جائے ورنہ روزہ ٹوٹ جائے گا، چکھنے میں پٹھوں اور زبان کی رگوں کے ذریعہ کیفیت معلوم کی جاتی ہے، ویسے یہاں بھی زبان پر دوا رکھنا جائز ہوگا، ''أو ذاق شيئاً بفمه وإن كره لعذر لم يفطر'' (شامی زکریا ۳؍۳۷۴)۔

یا اسی طرح دانت سے نکلنے والے خون کو روکنے کے لئے بدرجہ مجبوری منجن کے استعمال کو جائز قرار دیا گیا ہے اس شرط کے ساتھ کہ منجن کا کوئی حصہ پیٹ میں نہ جائے۔

فتاویٰ دار العلوم میں رد المحتار کے حوالہ سے لکھا ہوا ہے:

ایسا منجن جو خون کو روکے اور دفع مواد ہو بحالت روزہ جائز ہے، مگر منجن مل کر فوراً منہ دھولے اور کلی کر لے تاکہ اس کا اثر پیٹ میں نہ جائے اور منجن ایسا ہو کہ عادتاً پیٹ میں نہ پہنچتا ہو مگر بچنا اچھا ہے اس لئے کہ کراہت تنزیہی تو بہر حال ہے (۶؍۴۰۴)۔

زبان کے نیچے دوا بحالت روزہ رکھنے کو اس پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔ اگر دوا پگھلتی ہو اور اس کا لعاب یا اس کے اجزاء منہ کے اندر یعنی حلق کے نیچے جاتے ہوں تو روزہ ٹوٹ جائے گا، جیسے مولانا تھانویؒ نے منہ میں پان لے کر بحالت روزہ سونے والوں کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اگر سوتے وقت منہ میں پان لے کر سوئے اور صبح تک منہ میں رہا تو روزہ جاتا رہے گا، جس کے منہ میں پان نہ پایا گیا ہو تو ظاہر ہے کہ وہ اس کو نگل گیا ہوگا، اور یہی کہا جائیگا کہ صبح کے بعد نگلا ہے، اور اگر پان سالم بھی پایا گیا تب بھی غالب ہے کہ اس کا عرق حلق میں گیا ہوگا (امداد الفتاویٰ ۱؍۱۴۷)۔

زبان کے نیچے دوا رکھنے کو اس پر بھی قیاس کیا جا سکتا ہے، اگر دوا منہ میں لے کر سو گیا تو یقیناً اس کے اجزاء منہ سے حلق میں اتریں گے اور روزہ ٹوٹ جائے گا، اور بیداری کی حالت میں لعاب اور اجزاء کے اندر جانے سے پرہیز کرنے کی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا، اگر دوا پگھلنے والی نہ ہو اور اس کے اجزاء بھی علحدہ نہ ہوتے ہوں تو بدرجہ اولی روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

۲- جن لوگوں کو تنفس کا مرض ہو ان کے لئے انہیلر کے ذریعہ دوا پھیپھڑے تک پہنچانا درست یا نہیں؟

تنفس کے مریضوں کو انہیلر کے ذریعہ یہ دوا جو سفوف کی شکل میں ہوتی ہے اگر چہ پھیپھڑے تک ہی پہنچائی جاتی ہے، معدہ تک اس کا کوئی حصہ نہیں جاتا لیکن اس کا گزر حلق کے راستے سے ہوتا ہے اس لئے روزہ ٹوٹ جائے گا، چونکہ فقہاء نے حلق کو جوف کے درجے میں مانا ہے اور حلق کے نیچے جانے والی تمام چیزوں کو مفسد قرار دیا ہے۔

"قال النووي: جعلوا الحلق كالجوف في بطلان الصوم بوصول الواصل إليه وقال الإمام إذا جاوز الشيء الحلقوم أفطر" (الموسوعة الفقهية ۲۸/۳۰)۔

جیسے عمداً کسی شخص نے دھواں حلق تک پہنچایا تو اس کا روزہ جاتا رہا یا ہانڈی وغیرہ کا بھاپ حلق تک جان بوجھ کر پہنچایا تو روزہ ٹوٹ جائیگا۔ ظاہر ہے کہ دھواں یا بھاپ میں معدہ تک کوئی حصہ نہیں پہنچتا ہے اور اس کی کسی نے شرط بھی نہیں لگائی ہے محض حلق تک پہنچانا مفسد قرار دیا گیا ہے، اس پر انہیلر کے ذریعہ پھیپھڑے تک پہنچانے والی دوا کو قیاس کیا جا سکتا ہے۔

۳- بعض مشینی طریقوں سے منہ اور ناک کے راستے سے بھاپ اندر کھینچنا:

ہر ایسی چیز جس سے آدمی کا بچنا متعذر ہو جیسے راستے کی گرد وغبار یا اڑتا ہوا دھواں وغیرہ، اس کے از خود اندر چلے جانے سے روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔

" فإن لم يمكن الاحتراز عنه كالذباب يطير إلى الحلق وغبار الطريق لم يفطر وهذا استحسان والقياس الفساد لوصول المفطر إلى جوفه وجه

الاستحسان أنه لا يستطاع الاحتراز عنه فأشبه الدخان'' (الموسوعۃ الفقہیہ ۲۸/۳۰)۔

دھواں یا بھاپ جس قبیل سے بھی ہو عمداً اس کو کھینچنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، لہٰذا یہاں بھی روزہ فاسد ہوجائے گا۔

امداد الفتاویٰ میں ہے: اگر روزہ دار کو ایسے فعل سے بچنا اور احتراز کرنا بغیر نقصان وحرج کے ممکن ہو جو اس کے حلق میں غبار یا دھوئیں کے داخل ہونے کا باعث ہو باوجود اس کے اس فعل کو کرے تو روزہ فاسد ہوجائیگا (۱۳۸/۲)۔

فتاویٰ دار العلوم میں رد المحتار کے حوالہ سے بحالت روزہ دوا سونگھنے کو مفسد قرار دیا گیا ہے (۴۱۸/۶)۔

''فمن أدخل بصنعه دخانا حلقه بأية صورة كان الإدخال فسد صومه سواء أكان دخان عنبر أم عود أم غيرهما حتىٰ من تبخر بعود فا واه إلى نفسه واشتم دخانه ذاكراً لصومه أفطر لإمكان التحرز من إدخال المفطر جوفه و دماغه'' (شامی زکریا ۳/۳۶۶)۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کے دھواں یا بھاپ جس طرح بھی ہو عمداً ادخال مفسد ہے۔

۴-انجکشن کے ذریعہ دوا یا غذا کا بدن کے اندر پہنچانا کیسا ہے؟

فساد روزہ کے لئے شرط ہے کہ منافذ واسعہ اور مخارق اصلیہ کے ذریعہ جوف دماغ یا جوف معدہ میں کوئی چیز پہنچائی جائے، مسامات یا رگوں کے ذریعہ پہنچانے کا اعتبار نہیں جیسے بحالت روزہ بار بار غسل کرنے سے بدن کو ٹھنڈک بلکہ ایک طرح سے قوت ملتی ہے اسی طرح سر میں تیل لگانے سے دماغ کو قوت ملتی ہے مگر کسی نے اسے مفسد نہیں کہا ہے، اس لئے انجکشن بھی مطلقاً مفسد نہیں ہوگا خواہ اس کے ذریعہ دوا کی ضرورت پوری کی جاتی ہو یا غذا کی، اور اس سے طاقت حاصل کی جاتی ہو۔حضرت مفتی محمد شفیعؒ ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

انجکشن کے متعلق جہاں تک تحقیق کی گئی ہے یہ معلوم ہوا کہ اس میں بذریعہ مسامات دوا بدن میں پہنچائی جاتی ہے اس لئے ناقض روزہ نہیں، ناقض صوم وہ ہے جو بذریعہ کسی منفذ کے اندر پہنچے نہ بذریعہ مسامات (فتاوی دار العلوم قدیم ۳/۸ ۶)۔

ہاں اگر انجکشن کے ذریعہ براہ راست دوا یا غذا جوف معدہ یا دماغ میں پہنچائی جائے اور ماہر ڈاکٹر اس کی تصدیق کریں تو روزہ ٹوٹ جائیگا۔

۵-جسم میں نمکیات کی کمی پورا کرنے اور قوت کے حصول کے لئے گلوکوز چڑھانا:

ٹھنڈے پانی سے بار بار غسل سے پیاس کم ہوتی ہے یا بھیگے رومال کو سر پر رکھنے سے بھی پیاس کا احساس ہوتا ہے مگر اسے کسی نے مفسد نہیں کہا ہے، کیونکہ منفذ اصلی کے راستہ سے کسی چیز کا جوف معدہ یا دماغ میں پہنچانا ہی مفسد ہے اور یہاں ایسا نہیں ہے، اسی طرح گلوکوز اگر چہ طاقت فراہم کرتا ہے اور بھوک و پیاس کا احساس اس سے کم ہوتا ہے مگر منفذ نہ ہونے کے سبب مفسد نہیں ہوگا۔

تاہم عمداً ایسا کرنا بہتر نہیں ہے اس لئے کہ روزے کا مقصد ہے نفس پر قابو اور کنٹرول حاصل کرنا، جس کو تقویٰ کہا گیا ہے، یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب کہ بھوکے اور پیاسے صبح سے شام تک وقت گزارا جائے، جب انجکشن یا گلوکوز کے ذریعہ طاقت حاصل کرلی گئی تو پھر یہ مقصد حاصل کہاں ہوا، ہاں بیمار، کمزور اور مجبور افراد کے لئے کراہت نہیں ہے یعنی ان کے لئے کوئی حرج نہیں ہے۔

۶- اس سوال میں ۳/اجزاء ہیں:

الف-پچھلے راستے سے دوا اندر پہنچانا، ب-بواسیر کے مرض میں اندرونی مسوں پر دوا لگانا، ج-اندر آلات داخل کرنا۔

الف-دبر کے راستے سے معدہ تک فطری طور پر منفذ موجود ہے اس لئے اس راستے سے دوا کا اندر پہنچانا مفسد صوم ہوگا۔فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ اگر کسی شخص نے اپنے مقعد میں تر انگلی داخل کی تو روزہ ٹوٹ جائیگا جب کہ انگلی حقنہ تک پہنچ جائے، اسی لئے بحالت روزہ استنجاء

میں مبالغہ سے منع کیا گیا ہے چوں کہ اندر پانی پہنچنے کا امکان ہے۔

''أو أدخله إصبعه اليابسة فيه اى دبره أو فرجها لايفسد ولو مبتلة فسد ولو بالغ في الاستنجاء حتىٰ بلغ موضع الحقنة فسد وهذا قلما يكون'' (درمختار مع الشامی ۳/۳۶۹)۔

جب تر انگلی سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے تو دوا کا اندر پہنچنا بدرجہ اولی مفسد ہوگا۔

ب-فساد صوم کی علت جوف معدہ میں کسی شئی کا ادخال ہے لہٰذا ایسی جگہ دوا یا پانی کا پہنچانا جہاں سے معدہ جذب کرلیتا ہو سبب فساد صوم ہے۔ بواسیر کے مرض میں اندرونی مسوں پر دوا لگانا مفسد صوم نہیں ہے کیوں کہ اندر تک دوا نہیں پہنچائی جارہی ہے تاہم احتیاط بہتر ہے۔ فتاویٰ دارالعلوم میں ہے: روزہ اس کا صحیح ہے مگر احتیاط بہتر ہے (حاشیہ میں ہے کہ صورت مسئولہ میں اندر اس حد تک دوا پہنچ جائے یا پانی جہاں سے معدہ اس کو جذب کرلیتا ہے یا وہ خود معدہ میں پہنچ جاتا ہے تو روزہ فاسد ہوگیا، اور اسی وجہ سے حضرت مفتی علامہ نے احتیاط کو بہتر کہا ہے، اس لئے کہ اس کا لحاظ وخیال ہر شخص کے لئے ممکن نہیں) (۶/۴۱۱)۔

سائل نے بواسیر کے مسوں پر مرہم یا تیل لگانے کے بارے میں سوال کیا ہے کہ وہ مفسد ہے یا نہیں؟ جواب سے ظاہر ہے کہ احتیاط کے ساتھ اجازت دی گئی۔

ج-فقہی کتابوں میں یہ جزئیہ درج ہے کہ اگر کسی نے پیٹ میں لکڑی یا نیزہ وغیرہ داخل کیا تو صحیح قول کے مطابق روزہ نہیں ٹوٹتا۔

''أوطعن برمح فوصل إلىٰ جوفه أو أدخل عوداً ونحوه في مقعدته وطرفه خارج وإن غيبه فسد''۔

نیزہ کا کچھ حصہ باہر رہا یا نیزہ آرپار ہوگیا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، دوسرا جزئیہ ہے کہ اگر گوشت یا انگور وغیرہ دھاگے سے باندھ کر اندر داخل کیا اور پھر نکال لیا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

''وعلى هذا لو ابتلع عنبا مربوطا بخيط ثم أخرجه لا يفسد صومه'' (ہندیہ ۱/۲۶۰)۔

تیسرا جزئیہ ہے کہ کسی نے کوئی لکڑی پیچھے کی راہ میں داخل کیا اور اس کا کچھ حصہ خارج میں ہے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

''أو أدخل عودا ونحوه في مقعدته وطرفه خارج وإن غيبه فسد'' (شامی ۳۶۹/۳)۔

مذکورہ تینوں جزئیات پر آلات کے داخل کرنے کو قیاس کیا جاسکتا ہے، آلات کا کچھ حصہ ہاتھ میں ہوتا ہے اور کچھ اندر، لہذا خشک آلات کا ادخال سبب فساد نہیں ہوگا، اور اگر آلات میں پانی ہو تو پانی کے اندر جانے کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جائیگا، جیسے تر انگلی مقعد میں داخل کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

۷- اس سوال میں بھی کئی اجزاء ہیں:

الف- عورت یا مرد کے آگے کی راہ سے اشیاء اندر تک پہنچانا، ب- خواتین کی شرمگاہ میں جامد یا سیال دوا کا رکھنا، ج- تحقیق مرض کے لئے آلات رحم تک پہنچانا۔

الف- ذکر میں پانی یا دوا یا تیل وغیرہ ڈالنے کو امام ابوحنیفہ مفسد نہیں کہتے، کیونکہ ان کی تحقیق میں مرد کی پیشاب گاہ سے معدہ تک منفذ نہیں ہے، البتہ امام ابو یوسفؒ منفذ ماننے کے سبب مفسد قرار دیتے ہیں۔

''ولو أقطر في إحليله لم يفطر عند أبي حنيفة وقال أبويوسف يفطر فكأنه وقع عند أبي يوسفؒ أن بينه وبين الجوف منفذا ولهذا يخرج منه البول ووقع عند أبي حنيفة أن المثانة بنيهما حائل والبول يترشح منه'' (ہدایہ ۲۲۰/۱)۔

البتہ عورت کی شرمگاہ میں سیال دوا تیل یا پانی ڈالنا مفسد صوم ہے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔

''وفي الإقطار في إقبال النساء يفسد بلا خلاف وهو الصحيح'' (عالمگیری ۱۰۴/۱)۔

وجہ یہ ہے کہ عورت کی شرمگاہ اور معدہ میں منفذ محقق ہے۔ معلوم ہوا کہ مرد کے آگے کے راستے میں مثانہ تک نلکی پہنچانے میں کوئی حرج نہیں ہے، روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ عورت کی شرمگاہ میں اگرچہ منفذ ہے مگر راقم الحروف کی رائے میں مثانہ تک نلکی یا کوئی چیز پہنچانا جب کہ خشک ہو مفسد نہیں ہے، جیسے خشک انگلی شرمگاہ میں ڈالنا مفسد نہیں ہے، اس لئے کہ فساد صوم کے لئے معدہ تک ایصال یا غالب گمان ضروری ہے۔

''ولو أدخل إصبعه في إسته أو المرأة في فرجها لايفسد وهو المختار''

(عالمگیری ۱/ ۱۰۴)۔

ب- خواتین کی شرمگاہ میں سیال دوا ڈالنا مفسد ہے، کیونکہ منفذ موجود ہے، البتہ جامد دوا ہو تو احقر کے خیال میں روزہ نہیں ٹوٹنا چاہیے۔

ج- تحقیق مرض کے لئے آلات کا رحم تک پہنچانے سے روزہ ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے میں وہی تفصیل ہے جو مقعد میں آلات کے داخل کرنے میں ہے، چونکہ رحم الگ ہے، معدہ الگ ہے، رحم میں کسی چیز کا پہنچنا جوف معدہ میں پہنچنے کے حکم میں نہیں ہے، لہذا صورت رحم میں آلات وغیرہ کا محض داخل کرنا جب کہ آلات تر نہ ہوں تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، اور اگر آلات تر ہوں تو ٹوٹ جائیگا۔

''إلا إذا كانت مبتلة بالماء أو الدهن فحينئذ يفسد لوصول الماء أو الدهن'' (عالمگیری ۱/ ۱۰۴)۔

☆☆☆

جدید مفطرات صوم اور اس کے احکام

مفتی محمد خالد حسین نیموی قاسمی ☆

مختلف آیات واحادیث وآثار کو پیش نظر رکھ کر اجتہاد کے ذریعہ فقہاء امت نے روزہ کے فاسد ہونے یا نہ ہونے کے لئے یہ اصول نکالا کہ:

۱- جو چیزیں بھی بعینہ فطری منفذ منہ اور پیچھے کے راستہ سے معدہ یا دماغ تک پہنچ جائیں وہ چیزیں اکل وشرب کے زمرہ میں شامل ہوں گی اور ان کے ذریعہ روزہ فاسد ہو جائے گا، چاہے ان چیزوں پر عرف میں اکل وشرب کا اطلاق نہ ہوتا ہو اور خواہ وہ چیزیں پیٹ میں پہنچ کر جسم کو فائدہ پہنچانے کی صلاحیت رکھتی ہوں یا نہ رکھتی ہوں، چنانچہ علامہ ابن نجیم مصریؒ ترک اکل کے ذیل میں لکھتے ہیں:

”والمراد بترک الأكل ترک إدخال شيء بطنه أعم من كونه مأكولا أو لا“ (البحر الرائق ۲/۲۵۹)۔

یعنی کھانے کے ترک سے مراد روزہ دار کا پیٹ میں کسی بھی چیز کے داخل کرنے سے پرہیز کرنا ہے، چاہے وہ چیز اشیاء خوردنی کے قبیل سے ہو یا نہ ہو۔

۲- اسی طرح اگر کوئی چیز براہ راست بعینہ دماغ تک پہنچ جائے تو اس سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا، اس لیے کہ جو چیز دماغ تک پہنچتی ہے وہ لازمی طور پر منفذ کے ذریعہ معدہ تک پہنچ جاتی ہے۔

☆ جامعہ رشیدیہ جامع مسجد، بیگوسرائے۔

چنانچہ علامہ علاء الدین کاسانی حنفی المتوفی ۵۸۲ھ اپنی معرکۃ الآراء کتاب بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع میں فرماتے ہیں:

''وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف والأذن والدبر أو أقطر في أذنه فوصل إلى الدماغ فسد صومه أما إذا وصل إلى الجوف فلاشک فيه لوجود الأكل من حيث الصورة وكذا إذا وصل إلى الدماغ لأن له منفذا إلى الجوف فكان بمنزلة زاوية من زوايا الجوف'' (بدائع الصنائع کتاب الصوم ۲/ ۲۴۳)۔

یعنی جو چیز معدہ یا دماغ تک منفذ اصلی جیسے کان، ناک، سرین وغیرہ کے ذریعے پہنچتی ہے مثلاً کسی نے کان میں دوا ٹپکائی تو وہ پیٹ یا دماغ تک پہنچ گئی تو اس کا روزہ فاسد ہوجائے گا، معدہ تک پہنچنے کی شکل میں روزہ اس لیے ٹوٹے گا کہ شکلاً کھانے کی صورت پائی جارہی ہے، اور اسی طرح دماغ تک پہنچنے کی صورت میں روزہ اس لیے ٹوٹے گا کہ دماغ سے براہ راست معدہ تک ایک منفذ ہے لہٰذا دماغ معدہ کے ایک گوشہ کی مانند ہوگیا۔

۳- کسی چیز کے خارجی استعمال سے اگر چہ اس کا اثر حلق میں محسوس ہو، روزہ نہیں ٹوٹے گا جب تک کہ بعینہ وہ چیز اندر نہ چلی جائے، مثلاً سر یا جسم میں تیل لگانے اور آنکھوں میں سرمہ لگانے سے جو اثر یا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہے اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، اس لیے کہ حلق میں جو چیز محسوس ہورہی ہے وہ مسامات کے ذریعہ پہنچنے والا اثر ہے، علامہ محمد بن عابدینؒ الشامی تحریر فرماتے ہیں:

''لأن الموجود في حلقه أثر داخل من المسام الذي هو خلل البدن والمفطر هو الداخل من المنافذ للاتفاق على أن من اغتسل في ماء فوجد برده في باطنه أنه لا يفطر'' (رد المحتار مع الدر المختار ۲/ ۳۹۵)۔

یعنی روزہ اس لیے نہیں ٹوٹے گا کہ جو چیز حلق میں پائی جارہی ہے وہ ایسا اثر ہے جو جسم

کے مسامات کے ذریعہ اندر داخل ہوا ہے، اور مفسد صوم وہ چیز ہے جو فطری منافذ سے اندر داخل ہو، چنانچہ امت کا اس پر اتفاق ہے کہ جو شخص پانی میں غسل کرے اور جسم کے اندر اس کی ٹھنڈک محسوس کرے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، علامہ کاسانی تحریر فرماتے ہیں:

''لو ادهن رأسه أو أعضائه فتشرب فيه أنه لا يضره لأنه وصل إليه الأثر لا عينه و ما وجد طعمه فذلك أثره لا عينه و أنه لا يفسد'' (بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۴)۔

یعنی اگر کسی شخص نے اپنے سر یا دوسرے اعضاء پر تیل لگایا اور وہ تیل جسم کے اندر سرایت کر گیا تو کوئی مضائقہ نہیں، اس لیے کہ اندر جو چیز گئی ہے وہ تیل کا اثر ہے بعینہ تیل نہیں ہے، اور اندر جو مزہ محسوس ہو رہا ہے وہ بھی اثر کا ہے عین شئی کا نہیں، اور اثر کے اندر جانے کی وجہ سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے۔

۴- مفسد صوم ہونے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ جو چیز معدہ میں داخل ہو رہی ہے وہ چیز یا تو قصداً داخل کی گئی ہو یا اس چیز سے بدن کو قوت اور غذائیت حاصل ہوتی ہو اور وہ چیز داخل ہو کر پیٹ میں ٹھہر جائے، لہٰذا اگر کوئی چیز داخل کرنے کے بعد دھاگے یا پائپ وغیرہ کی مدد سے فوراً صحیح سالم نکال لی تو اس سے بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا، علامہ کاسانی لکھتے ہیں:

''ولو طعن برمح فوصل إلى جوفه أو إلى دماغه فإن أخرجه مع النصل لم يفسد، وكذا قالوا فيمن ابتلع لحماً مربوطاً على خيط ثم انتزعه من ساعته أنه لا يفسد وإن تركه فسد'' (بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۴)۔

۵- جن چیزوں سے بچنا عملاً ناممکن ہے اور وہ چیزیں از خود منہ یا ناک کے راستے معدہ تک پہنچ جاتی ہیں تو وہ معفو عنہ ہیں اور ان سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے، مثلاً راہ چلتے گرد وغبار حلق کے اندر چلا گیا یا دھواں اندر داخل ہو گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

''لو دخل الغبار أو الدخان أو الرائحة في حلقه لم يفطره لما قلنا'' (بدائع الصنائع ۲/ ۲۳۸)۔

اگر گردوغبار یا دھواں یا خوشبو روزہ دار کے حلق میں ازخود چلا گیا تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، اس لیے کہ اس سے بچنا ممکن نہیں، لہذا وہ بھولنے والے کے مشابہ ہوگیا، اور بھولنے والے کے بارے میں ارشاد نبوی ہے:

''من نسي وهو صائم فأكل أو شرب فليتم صومه فإن الله عزوجل أطعمه وسقاه'' (صحیح بخاری: باب الصائم إذا أكل أو شرب ناسياً، رقم الحدیث: ۱۹۳۳)۔

کہ جو شخص روزہ کی حالت میں بھول کر کچھ کھا پی لے تو وہ اپنا روزہ مکمل کرے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کھلایا پلایا۔

لیکن اگر روزہ دار جان بوجھ کر گردوغبار ناک یا منہ میں داخل کرے اور وہ حلق کے اندر چلا جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، چنانچہ علامہ حصکفی اور علامہ شامی لکھتے ہیں:

''ومفاده أنه لو أدخل حلقه الدخان أفطر أي دخان كان ولو عوداً أوعنبراً لو ذاكرا لإمكان التحرز عنه'' (الدرالمختار: ۲/۳۹۵)۔

اور اس کا حاصل یہ کہ اگر کسی نے اپنے حلق میں روزہ یاد رہنے کے باوجود دھواں داخل کیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا، خواہ دھواں کسی لکڑی یا عنبر کا ہو، کیونکہ اس سے بچنا ممکن ہے۔

۶- دھواں اور غبار کے برعکس عطر جیسے گلاب، مشک وغیرہ کی خوشبو سونگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، اس لیے کہ دھواں اور غبار ایک جوہر ہے جو اپنا وجود رکھتا ہے جب کہ عطر وغیرہ کی خوشبو محض خوش گوار ہوا ہوتی ہے (ردالمحتار ۲/۳۹۵)۔

مذکورہ اصولوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے مسائل کا حل اور سوالنامہ میں مذکور سوالات کا بالترتیب جواب درج کیا جاتا ہے:

۱- امراض قلب میں مفید ایسی دوائیں جو عام دواؤں کی طرح کھائی نہیں جاتی ہیں بلکہ محض زبان کے نیچے دبا کر رکھی جاتی ہیں، اگر روزہ کی حالت میں اس طرح کی دواؤں کا استعمال درج ذیل شرطوں کے مطابق کیا جائے تو اس صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا:

الف- دوا کا استعمال سخت ضرورت کے تحت کیا گیا ہو۔

ب- دوا کے تحلیل ہونے سے حتی الامکان بچا جائے۔

ج- دوا اور لعاب سے ملے اس کے اجزاء کو کسی بھی حال میں حلق کے اندر نہ جانے دے۔ ضرورت شدیدہ کے بغیر ایسی دواؤں کا زبان کے نیچے رکھنا مکروہ ہوگا، اور اگر دوا کے اجزاء یا دوا کے اجزاء سے ملا ہوا لعاب حلق میں گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

علامہ ابن نجیم مصری البحر الرائق شرح کنز الدقائق میں تحریر فرماتے ہیں: بغیر عذر کے کسی بھی چیز کا چکھنا اور چبانا مکروہ ہے، اس لیے کہ اس میں روزہ فاسد ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے، مگر چکھنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ نہ صورتاً افطار پایا گیا نہ معناً۔ مصنف نے بلا عذر کی قید لگائی، اس لیے کہ عذر کی وجہ سے چکھنا مکروہ نہیں ہے (البحر الرائق مع کنز الدقائق ۲۷۹/۲، عالمگیری ۱۰۲/۱)۔

علامہ کاسانی تحریر فرماتے ہیں:

''وکرہ أبو حنیفة أن یمضغ الصائم العلک لأنه لا یؤمن أن ینفصل شئ منه فیدخل حلقه، وکان المضغ تعریضا لصومه للفساد۔ فبکرہ ۔ ولو فعل لا یفسد صومه۔ وقیل هذا إذا کان معجونا فأما إذا لم یکن یفطره ۔ لأنه ......فیصل سئ منه إلی جوفه ظاهرا و غالبا''۔

(کہ امام ابو حنیفہ نے مکروہ قرار دیا ہے روزہ دار کے لئے گوندھ چبانے کو، اس لئے اس کا امکان ہے کہ کوئی چیز گوندھ سے جدا ہو کر حلق میں داخل ہو جائے، لہذا یہ عمل روزہ کو فساد کے دہانے پر پہنچانے والا ہوگا اس لئے یہ مکروہ ہے، لیکن اگر کسی نے ایسا کر لیا تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا، یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ یہ مسئلہ اس وقت ہے جبکہ وہ معجون کی شکل میں ملا ہوا گوندھا ہوا ہو، ورنہ اس عمل سے بھی روزہ فاسد ہو جائے گا، اس لئے کہ اس کے اجزاء جدا ہوں گے تو کچھ نہ کچھ غالباً معدہ تک پہنچ جائے گا)۔

۲- دمہ (Asthama) کے مریض کی راحت اور اس کے نظام تنفس کو برقرار رکھنے کے لئے ان دنوں اَنہیلر (Inhaler) کے استعمال کا طریقہ رائج ہے، جسے مریض کے منہ کے پاس لے جا کر پچکاری کی طرح دبایا جاتا ہے اور مریض اسے ناک کے ذریعہ اندر کھینچتا ہے، اس طرح دوا کے اجزاء جو دھواں یا گیس کی طرح ہوتے ہیں، حلق کے اندر پہنچتے ہیں، جس سے پھیپھڑوں کو سکون ملتا ہے، اور گیس اندر جا کر پھیپھڑوں کو کھولتی ہے، دمہ کی حالت میں اَنہیلر لینے کا یہ عمل دھواں اور بخور وغیرہ کے سونگھنے کے عمل سے کافی حد تک مشابہت رکھتا ہے، جس طرح دھویں میں معتد بہ جوہر حلق کے اندر داخل ہوتا ہے اور وہ پھیپھڑوں کے ساتھ ساتھ معدہ تک بھی پہنچتا ہے، اسی طرح اَنہیلر لینے میں گیس کے ساتھ دوا کا سفوف ایک جوہر کی شکل میں حلق کے نیچے جاتا ہے، اور حلق کے نیچے اترتے ہوئے جس طرح وہ پھیپھڑوں تک پہنچتا ہے، کچھ نہ کچھ معدہ میں بھی پہنچتا ہے، یہ کہنا کہ معدہ میں بالکلیہ نہیں جاتا، شاید خلاف حقیقت ہے، لہٰذا دھویں اور غبار کے قصداً سونگھنے اور حلق تک پہنچانے کا جو حکم ہے وہی حکم اَنہیلر لینے کا بھی ہوگا، یعنی اَنہیلر لینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ رہا یہ امر کہ دمہ کا مریض رمضان المبارک میں کیا کرے، تو اس سلسلے میں یہ رائے دی جاسکتی ہے کہ دمہ کا ایسا مریض جسے بار بار اَنہیلر لینے کی ضرورت پڑتی ہے اور اَنہیلر کے بغیر اس پر کھانسی کے شدید دورے پڑنے لگتے ہوں اور جان پر بن آتی ہو، ایسے مریض کے لئے اَنہیلر لیتے ہوئے روزہ رکھنے اور ہر روزہ کے عوض فدیہ دینے کی گنجائش نکالی جاسکتی ہے، تا کہ اپنی طاقت و وسعت کے مطابق احکام الٰہی پر عمل بھی ہوجائے اور اَنہیلر کی وجہ سے اگر چہ روزہ ٹوٹ جائے گا، لیکن روزہ داروں کی مشابہت برقرار رہے گی، اور فدیہ جو ایک مسکین کو دو وقت کا کھانا کھلانا ہے۔ دے کر اس کی تلافی کرلی جائے گی۔

علامہ کاسانی لکھتے ہیں:

''أما وجوب الإمساک تشبها بالصائمین فکل من کان له عذر فی صوم رمضان فی أول النهار ......وکذا من وجب علیه الصوم فی أول النهار

لوجود سبب الوجوب ثم تعذر عليه المضى فإنه يجب عليه الإمساك فى بقية النهار تشبها بالصائمين……لقوله عليه السلام: ألا من أكل فلا يأكلن بقية يومه"۔

۳- نزلہ، زکام، کھانسی، سردی اور دیگر امراض صدر میں مریض دواؤں کا بھپارہ لیتا ہے، یعنی کھولتے ہوئے گرم پانی میں جوشاندہ، کیپسول یا اور کوئی محلول دوا ڈال دی جاتی ہے، اور اس سے نکلنے والی بھاپ کو ناک اور منہ کے ذریعہ اندر کھینچا جاتا ہے، میڈیکل سائنس کی موجودہ ترقی نے اس کے لئے کچھ اور بھی مشینی طریقے ایجاد کئے ہیں، اس عمل میں چونکہ بھاپ اور دوا کا حصہ حلق کے اندر پہنچتا ہے، لہذا اس عمل سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا، چونکہ اس عمل میں بھاپ کو بالقصد اندر پہنچایا جاتا ہے، جس طرح روزہ دار اگر بالقصد دھواں کو حلق کے اندر داخل کرتا ہے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے، البتہ اگر بلا ارادہ بھاپ اندر چلی گئی اور روزہ دار نے بالقصد اوپر نہیں کھینچا، تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، اس لئے کہ یہ انسان کا غیر اختیاری عمل ہے، اس سے بچنا ممکن نہیں، علامہ ابن عابدین تحریر فرماتے ہیں:

"**لو تبخر ببخور فآواه إلى نفسه واشتمه ذاكرا لصومه أفطر لامكان التحرز عنه**" (مراقی الفلاح ۳۶۱)۔ تفصیل اصول نمبر ۵ میں آچکی ہے۔

۴- موجودہ زمانے میں انجکشن کے ذریعہ دوا جسم کے مختلف حصوں میں پہنچائی جاتی ہے، حالت صوم میں اگر روزہ دار انجکشن لگواتا ہے تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر اس انجکشن کے ذریعہ دوا براہ راست معدہ یا دماغ تک پہنچتی ہے، جیسا کہ جس شخص کو کتا، بندر وغیرہ کاٹ لے تو اسے ناف میں انجکشن دیا جاتا ہے، تو ایسے انجکشن لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جائے گا، جیسا کہ وہ زخم جو پیٹ اور سر میں ہو اور زخم کی وجہ سے معدہ اور دماغ تک راستہ بن گیا ہو، تو اس میں دوا ڈالنے کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ اس طرح دوا براہ راست دماغ اور معدہ تک پہنچ جاتی ہے، علامہ مرغینانی فرماتے ہیں:

''ولو داوی جائفة أو آمة بدواء فوصل إلی جوفه أو دماغه أفطر'' (ہدایہ ۲۲۰/۲)۔

اور جامع الرموز میں ہے:

''أو وصل دواء أو نحوه ما فیه صلاح البدن إلی جوفه وهو ذاکر لصومه أو دماغه'' (۱۵۸/۱)۔

لیکن اگر انجکشن رگوں میں لگائی جائے تا کہ دوا خون کے ساتھ مل کر پورے جسم میں پہنچ جائے یا گوشت میں دی جائے تا کہ مسامات کے ذریعہ اس کے اثرات پورے جسم میں پہنچ جائیں تو اس سے روزہ دار کا روزہ نہیں ٹوٹے گا، اس لئے کہ ایسے انجکشن سے دوا معدہ یا دماغ تک براہ راست نہیں پہنچتی، بلکہ پہلے دوائیں رگوں میں پہنچتی ہیں اور رگوں میں پہنچنے کے بعد پورے جسم میں پھیل جاتی ہیں، اور اس کا کچھ نہ کچھ اثر معدہ اور دماغ تک بھی پہنچتا ہے، لیکن معدہ میں کسی چیز کے اثر کے پہنچنے کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا، جس طرح سرمہ لگانے کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا، جب کہ اس کا اثر حلق میں محسوس ہوتا ہے، اسی طرح روزہ میں ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے غسل کیا جاتا ہے یا سر اور جسم پر بھگا ہوا کپڑا رکھ کر تازگی حاصل کی جاتی ہے، یا حلق کی خشکی دور کرنے کے لئے کلی کی جاتی ہے، تو روزہ نہیں ٹوٹتا ہے، جیسا کہ ذیل کی روایات سے معلوم ہوتا ہے:

''ان رسول الله ﷺ صبّ علی رأسه ماء من شدة حر وهو صائم'' (المؤطا للامام مالک ۲۹۴/۱)، اور حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے: ''أنه کان یبل الثوب ویتلفف به وهو صائم'' (بدائع الصنائع ۲۷۰/۲) مزید تفصیل کے لئے اصول نمبر ۳ ملاحظہ فرمائیں۔

البتہ اگر کسی شخص کو بیماری میں ڈاکٹری تشخیص کی وجہ سے انجکشن لینا ضروری نہ ہو محض قوت حاصل کرنے کے لئے طاقت کا انجکشن لیتا ہے، تو شرعی نقطہ نظر سے مکروہ ہوگا، اس لئے کہ اس کی وجہ سے روزہ کے مصالح جو کہ قوت بہیمیہ کو کمزور کرنا اور ختم کرنا ہے وہ حاصل نہ ہوں گے،

اور اس میں ایک طرح سے ''نظام صوم'' سے بیزاری کا اظہار بھی ہوتا ہے، لہذا اسے مکروہ قرار دیا جائے گا۔

۵- روزے کی حالت میں گلوکوز چڑھانے کا بھی وہی حکم ہے جو طاقت کے انجکشن لینے کا حکم ہے، گلوکوز درحقیقت غذا کا متبادل ہے، اور اس کے ذریعہ غذا سے مطلوبہ قوت جسم کو فراہم کیا جاتا ہے، اور جسم میں پیدا ہونے والی نمکیات کی کمی کو دور کیا جاتا ہے، اس لئے گلوکوز لینے کی وجہ سے بھوک کی شدت بالکل کم ہوجاتی ہے اور انسان کئی دنوں تک کھائے پیے بغیر محض گلوکوز پر انحصار کرسکتا ہے، لہذا گلوکوز کا چڑھانا روزہ کی روح کے خلاف ہے۔

لہذا قوت کا انجکشن لینا اور گلوکوز چڑھانا روزہ دار کے لئے مکروہ تحریمی ہے، چونکہ ان صورتوں میں دوا منفذ اصلیہ سے معدہ اور دماغ تک نہیں پہنچتی اس لئے اس کو مفسد صوم تو نہیں قرار دیا جائے گا لیکن روزہ دار کو حتی الامکان گلوکوز چڑھانے سے بچنے کی تلقین کی جائے گی، تاکہ اس کی یہ اہم ترین عبادت بے روح نہ ہوجائے۔

۶- امراض معدہ کی تحقیق کے لیے بعض آلات (انڈواسکوپی وغیرہ) جو پیچھے کے راستے سے اندرداخل کیے جاتے ہیں اور اس کے ذریعہ نظام معدہ اور پاخانہ کے راستے کا معائنہ کیا جاتا ہے تو اس عمل کی وجہ سے روزہ دار کا روزہ نہیں ٹوٹے گا، اس لیے کہ اس صورت میں محض ایک پتلا پائپ جس کے سرے پر بلب یا بلیڈ نصیب ہوتا ہے، اندرداخل ہورہا ہے، اس میں کوئی مرطوب دواوغیرہ اندر نہیں پہنچائی جاتی ہے، اور محض خشک چیز کے اندرداخل ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے فقہ کی کتابوں میں اس کی نظیر یہ جزئیہ ہے:

''ولو طعن برمح فوصل إلى جوفه أو إلى دماغه فإن أخرجه مع النصل لم يفسد وإن بقي النصل فيه يفسد، وكذا قالوا فيمن ابتلع لحماً مربوطاً على خيط ثم انتزعه من ساعته أنه لا يفسد وإن تركه فسد، وكذا روي عن محمد في الصائم إذا أدخل خشبة في المقعد أنه لا يفسد صومه'' (بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۴)۔

بعض سیال یا غیر سیال دوائیں جو پیچھے کے راستے سے اندر پہنچائی جائیں تو چونکہ عام طور پر وہ دوائیں معدہ تک پہنچ جاتی ہیں اسی لیے ان دواؤں کے اندرونی استعمال کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جائے گا جیسا کہ حقنہ لگوانے کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

''قال فی الھدایة: ومن احتقن أو استعط أفطر...... لوجود معنی الفطر وھو ما فیه صلاح البدن إلی الجوف'' (۱/ ۲۲۰)۔

بواسیری مسوں پر مرہم لگانے کے سلسلے میں یہ امر قابل غور ہے کہ وہ مرہم کسی درجے میں معدہ تک تو نہیں پہنچتا؟ اگر تحقیق سے یہ بات معلوم ہوجائے کہ مرہم کا کچھ بھی حصہ معدہ تک نہیں پہنچتا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، اور اگر پہنچنے کا محض احتمال ہو تو بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا، البتہ اگر دوا یا اس کے کچھ حصے کا پہنچنا متیقن ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا، عالمگیری میں ہے:

''ولو أدخل إصبعه فی إسته أو المرأة فی فرجھا لایفسد وھو المختار إلا إذا کانت مبتلة بالماء فحینئذ یفسد لوصول الماء أو الدھن ھکذا فی الظھیریة'' (عالمگیریہ ۱/ ۱۰۴)۔

کہ اگر کسی شخص نے اپنی انگلیاں سرین میں یا عورت نے شرمگاہ میں ڈالی تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا، یہی پسندیدہ قول ہے، البتہ اگر انگلیاں بھیگی ہوئی ہوں تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔

۷- عورت یا مرد کے پیشاب کے راستے جو نلکی مثانہ تک پہنچائی جاتی ہے تاکہ پیشاب اسی نلکی سے باہر نکلے تو اس کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، البتہ خواتین کی شرمگاہ میں سیال یا جامد دوا رکھنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ علامہ کاسانی لکھتے ہیں:

''وأما الإقطار فی قبل المرأة فقال مشائخنا أنه یفسد صومھا بالإجماع لأن لمثانتھا منفذاً فیصل إلی الجوف کالإقطار فی الأذن'' (بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۴)۔

اور عالمگیریہ میں ہے:

''وفی الإقطار فی إقبال النساء یفسد بلا خلاف وھو الصحیح''۔

عورت کی شرمگاہ میں کسی چیز کا قطرہ ٹپکانے سے بالاتفاق روزہ فاسد ہوجائے گا۔

مرض کی تحقیق کے لیے جو آلات رحم تک یا اندرکسی اور حصہ تک نلکی وغیرہ کی شکل میں پہنچائے جاتے ہیں جو بعض دفعہ گوشت کا ٹکڑا کاٹ کر اپنے ساتھ لاتے ہیں، اگر یہ آلات اور نلکیاں خشک ہوں، ان پر دوا نہ لگی ہو تو ان آلات اور نلکیوں کے داخل کرنے کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، علامہ شامی لکھتے ہیں:

''وما دخل فی الجوف إن غاب فیه فسد ھو المراد بالاستقرار فإن لم یغب بل بقی طرف منه فی الخارج أو کان متصلا بشئ خارج لا یفسد'' (ردالمحتار ۲۶۶/۴)۔

جو کچھ بھی پیٹ میں داخل ہو اگر وہ پیٹ میں رہ جائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا، استقرار سے یہی مراد ہے، اگر پیٹ میں ٹھہرا نہیں رہا بلکہ اس کا ایک کنارہ باہر ہے، یا باہر کی کسی چیز سے جڑا ہوا ہے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ اس شئ کا استقرار نہیں پایا گیا۔

☆☆☆

نواقض صوم سے متعلق بعض نئے مسائل

مولانا نیاز احمد بنارسی ☆

۱ - شریعت اسلامیہ میں عبادت کی غرض سے مخصوص وقت میں کھانے پینے اور مجامعت سے رک جانے کو روزہ کہا جاتا ہے اور اس پابندی کی مخالفت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، ائمہ مجتہدین کی اس سلسلے میں جو تصریحات ملتی ہیں اس سے قدر ے مشترک یہ ثابت ہوتا ہے کہ دماغ، پیٹ، آنت، مثانہ، کان، ناک اور حلق کے باطنی حصہ میں کسی چیز کے داخل ہوجانے، یا داخل کر لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اس لئے کہ ان تمام اعضاء کا ایک جوف ہوتا ہے، اور جوف میں داخل ہوجانے والی چیز براہ منفذ مفتوح سے داخل ہوتی ہے، البتہ مخرج بول ولبن سے کسی چیز کا دخول امام ابوحنیفہ ومحمد رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک مفسد صوم نہیں ہے، امام ابو یوسفؒ کے نزدیک مفسد ہے، بروایت امام حسن تقاطر احلیل سے اگر وہ قطرہ مثانہ تک پہنچ جائے تو اس صورت میں امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔

”أما الإقطار في الإحليل لا يفطره عند أبي حنيفة ومحمد رحمهما الله ويفطر عند أبي يوسف رحمه الله“ (مبسوط ۳/ ۶۷)۔

”وروى الحسن عن أبي حنيفة أنه إذا صب الدهن في إحليله فوصل إلى مثانته فسد صومه“ (مبسوط ۳/ ۶۸)۔

لیکن جوف میں دخول کے طریقہ میں امام ابوحنیفہ اور صاحبین رحمہم اللہ تعالیٰ مختلف

☆ جامعہ مظہر العلوم کول گڈھا، وارانسی۔

ہیں۔ صاحبین کے نزدیک جوف تک پہنچنے والی چیز کا دخول فطری راستہ سے ہونا چاہیے، اس لیے کہ شریعت کا مقصد اکل وشرب اور مجامعت سے روکنا ہے، اور یہ اکل وشرب کا اطلاق اس صورت میں ہوگا جب کہ یہ عمل فطری راستہ سے واقع ہو، اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اصل ناقض شئی مفطر کا باطن یعنی جوف تک پہنچ جانا ہے، گویا اعتبار پہنچنے والی چیز کے دخول کا ہے، راستہ کا اعتبار نہیں ہے۔ جیسا کہ ان حضرات کا اختلاف جائفہ اور آمہ میں منقول ہے کہ امام ابوحنیفہؒ ناقض مانتے ہیں اور صاحبینؒ ناقض نہیں مانتے، اس مثال کو اس سے بہت مماثلت ہے کہ کتے کے زہر سے بچنے کے لیے جو انجکشن براہ راست پیٹ میں لگایا جاتا ہے کہ اس سے صاحبینؒ کے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹے گا، اس لیے کہ یہ دوا منفذ فطری سے جوف میں داخل نہیں ہوئی، اور امام ابوحنیفہؒ جوف میں پہنچنے کا اعتبار کرتے ہیں، اور وہ دوا پیٹ میں پہنچ گئی خواہ غیر فطری طریقہ سے کیوں نہ ہو (دیکھئے: المبسوط ۳/۶۸)۔

دوسری صورت یہ ہے کہ بدن میں کسی مفطر یعنی روزہ کو توڑ دینے والی چیز نہ منفذ اصلی سے داخل ہوئی اور نہ غیر فطری طریقہ سے داخل ہوئی بلکہ وہ مسامات یعنی جلد کے سوراخوں سے براہ راست خون میں داخل ہوگئی تو یہ صورت باتفاق ائمہ ثلاثہ ناقض صوم نہیں۔ مثلاً سر یا بدن میں تیل لگانا، آنکھ میں سرمہ لگانا، اس لیے کہ یہ تیل یا سرمہ کا بدن میں حلول کر جانا روزہ کے مقصد کے منافی نہیں ہے، اس لیے کہ اس میں افطار کا معنی حقیقتاً یا مجازاً پایا نہیں جاتا ہے، بلکہ یہ چیزیں مسامات کے ذریعہ بدن میں داخل ہوگئی ہیں، کسی جوف میں داخل نہیں ہوئی ہیں، لہذا سرمہ آنکھ میں لگا لینے سے اگر حلق میں اس کی سیاہی نظر آجائے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ چونکہ آنکھ اور حلق کے مابین کوئی راستہ مسلک نہیں ہے، لہذا یہ اثر مسامات کے ذریعہ حلق تک پہنچا ہے منفذ کے ذریعہ نہیں پہنچا ہے لہذا یہ ناقض نہ ہوگا، جیسا کہ روزہ دار اگر گرمی میں غسل کرلے تو پانی اس کے بدن میں حلول کر جاتا ہے اور ٹھنڈک دل تک پہنچ جاتی ہے، جو مسامات کے ذریعہ ہوتی ہے (دیکھئے: المبسوط ۳/۶۷)۔

اسی طریقہ سے اگر نمک کا اندازہ لگانے کے لیے زبان پر کسی کھانے کی چیز کو رکھ لیا جائے نگلا نہ جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ "**إذا ذاق شيئا بفمه وإن كره لم يفطر**" (شامی ۳/ ۳۷۳)۔

مسلک احناف کی تنقیح اور ان کے دلائل سے یہ بات متحقق ہوگئی کہ امراض قلب میں جو دوا صرف زبان کے نیچے دبالی جاتی ہے نگلا نہیں جاتا یا وہ دوا لعاب میں تحلیل ہوئی اور پھر دوا کے اثرات مسامات کے ذریعہ قلب وخون تک پہنچادیے گئے بعدہ لعاب تھوک دیا گیا تو اس صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا، اس لیے کہ لعاب کے ذریعہ دوا نگل لی گئی تو بالاتفاق روزہ ٹوٹ جائے گا، جیسا کہ مذکورہ بالا تصریحات سے واضح ہے۔

میڈیکل سائنس کی تصریحات سے بھی اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ یہ دوا اگر معدہ اور پیٹ کے واسطہ سے خون وقلب میں پہنچائی جائے تو یہ دیرپا علاج ہوگا اور اس میں موت کا قوی احتمال ہوگا، ایسی صورت میں میڈیکل سائنس نے دوا کو براہ راست قلب وجگر میں پہنچا دینے کا یہ راستہ متعین کیا کہ اسے زبان کے نیچے دبایا جائے، اس لیے کہ جو مسامات زبان کے نیچے ہیں وہ بہت سرعت کے ساتھ خون تک دوا کو پہنچا دیتے ہیں، ان کی تشخیص میں بھی دوا کو نگلنا نہیں ہے، بلکہ مسامات کے ذریعہ بدن میں دوا کا حلول کرانا ہے، اور اب اس کے لیے دوسرا طریقہ بھی ایجاد ہوا ہے، مثلاً ٹیوب یا مرہم کو قلب کے مقام پر رکھ کر مسامات کے ذریعہ دوا کو جگر تک پہنچایا جارہا ہے، گویا میڈیکل کے مطابق یہ دوا منفذ اصلی یا غیر فطری طریقہ سے جوف تک نہیں پہنچی بلکہ براہ راست یہ خون میں حلول کر جاتی ہے، لہذا اسے مفسد صوم نہیں کہا جاسکتا، میڈیکل سائنس کی تصریحات کے لئے مندرجہ ذیل عبارتیں ملاحظہ فرمائیں:

None of the long acting nitrates is as effective as sublingual nitroglycerin for the acute relief of angina. These preparations can be swallowed, chewed, or administered as a patch or paste by the transdermal route.

(دیر تک باقی رہنے والے نائٹریٹ (شورہ) ملی ہوئی دواؤں میں سے کوئی بھی دل کے درد میں فوری آرام

کے لئے Nitroglycerin سے زیادہ زود اثر کوئی دوسری نہیں ہے۔ یہ دوائیں نگلی جاسکتی ہیں، چبائی جاسکتی ہیں، اور انہیں مرہم کے طور پر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے) (Harrison's Principles of Internal Medicine, 13th edition).

The tablet or pellet containing the drug is placed under the toungue or crushed in the mouth and spread over the buccal mucosa. Only lipid soluble and non-irritating drugs can be so administered. Absorption is relatively rapid - action can be produced in minut es. Though it is some what inconvenient, one can spit the drug after the desired effect has been obtained. The chief advantage is that liver is bypassed and drugs with high first pass metabolism can be absorbed directly into systemic circulation.

(ٹیبلیٹ جو دوا پر مشتمل ہوتی ہے زبان کے نیچے رکھی جاتی ہے یا منہ کے اندر غشائے مخاطی پر توڑ کر پھیلا دی جاتی ہے اس طرح صرف وہی دوائیں دی جاسکتی ہیں جو ایسے نامیاتی مرکبات پر مشتمل ہوں جو پانی میں حل پذیر نہیں ہوتے۔ جذبیت کا عمل نسبتاً تیز ہوتا ہے اور چند منٹوں کے اندر نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں، اگر کوئی چاہے تو مطلوبہ اثرات حاصل کرنے کے بعد دوا کو تھوک سکتا ہے۔ اس طریقہ کا بنیادی فائدہ یہ ہے کہ دوا جگر کے بجائے تحول کے عمل کے ذریعہ بلاواسطہ طور پر دوران خون کے نظام میں جذب ہوجاتی ہے)۔

(Essencials of Medical Pharmocology: K. D. Tripathi, 4th edition)

۲،۳- تنفس کے مریض کا انہیلر کے ذریعہ دوا کو پھیپھڑے تک پہنچانا یا بھاپ کے ذریعہ دوا کا پھیپھڑے تک پہنچا دینا، حلق میں دوا کو داخل کر دینا ہے، خواہ انہیلر کے ذریعہ یا بھاپ کے ذریعہ ہو یہ ناقض ہوگا۔

''أنه لو أدخل حلقه ای بأی صورة کان الإدخال حتی لو تبخر ببخور فآواه إلی نفسه واشتمه ذاکرا لصومه أفطر لإمکان التحرز عنه وبه علم حکم شرب الدخان'' (شامی ۳۶۶/۳)۔

اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے لقیط بن صبرہ سے فرمایا کہ مضمضہ واستنشاق میں مبالغہ کرو، مگر یہ کہ تم روزہ سے ہو۔

''إن النبی ﷺ قال لقیط بن صبرة بالغ فی المضمضة والاستنشاق إلا أن تکون صائماً، فالنهی عن المبالغة التی فیها کمال السنة عند الصوم دلیل

علی أن دخول الماء فی حلقه مفسد لصومه" (مبسوط ۳/۶۶)۔

تو رسول اللہ ﷺ کا کمال سنت مبالغہ سے منع کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ حلق میں دخول ماء مفسد صوم ہے، اس لیے کہ حلق میں دخول ماء جوف معدہ میں دخول کا سبب ہوگا، اس طریقہ سے جب انہیلر یا بھاپ کے ذریعہ دوا حلق میں داخل کی گئی تو گویا بھاپ اگر چہ بظاہر جوف معدہ میں نہیں پہنچی لیکن مثل دھواں کے جوف دماغ میں تو ضرور پہنچی، اور پھر جوف دماغ میں استقرار کے بعد وہ دوا پھیپھڑے تک پہنچی، شرعاً اس طرح بالواسطہ وہ دوا جوف بطن میں پہنچ گئی، اس لیے کہ جوف دماغ اور جوف بطن کے درمیان ایک منفذ اصلی ہوتا ہے، اس منفذ اصلی کے ذریعہ جو چیز جوف دماغ میں پہنچ جاتی ہے تو وہ جوف بطن میں بھی لازماً پہنچ جاتی ہے۔

"**وفی التحقیق أن بین الجوفین منفذاً أصلیاً فما وصل إلی جوف الرأس یصل إلی جوف البطن کذا فی النهایة والبدائع**" (البحر الرائق ۲/۲۷۹)۔

ایسی صورت حال میں انہیلر یا بھاپ کا استعمال مفسد صوم تصور کیا جائے گا، اور یہی حکم اس مشینی طریقہ کا ہوگا، فرق صرف یہ ہے کہ دیسی طریقہ میں مشقتیں ہوتی ہیں اور مشین میں سہولت ہوتی ہے کہ بھاپ اور دوا اس مشین میں مہیا ہوتی ہے، صرف بٹن دبا دینے سے وہ بھاپ یا دوا منزل تک مختصر سے وقت میں پہنچ جاتی ہے، لہذا دونوں کے حکم میں کوئی فرق نہ ہوگا، اس لیے شرعاً یہ ادخال بالمقصد ہے، اور شریعت میں دھواں کا ادخال مفسد صوم ہے، اور اگر بالقصد نہ ہو تو یہ مفسد نہ ہوگا۔

۴، ۵- انجکشن کے ذریعہ جسم میں دوا پہنچانا یا کسی خاص حصہ میں پہنچانا خواہ مقصد بدن میں دوا کا حلول کر دینا ہو یا اس کے ذریعہ جسمانی طاقت کی کمی یا ضرورت کو پوری کرنا ہو، مفسدات صوم میں نہ ہوگا، اس لیے کہ مفسد صوم جوف بطن یا جوف دماغ میں کسی چیز کا دخول ہے، جوف عرق میں پہنچانا مفسد نہیں ہے، اس لیے کہ مسامات کے ذریعہ جس طرح دوا یا پانی بدن میں داخل ہوتا ہے، اسی طرح انجکشن سے براہ راست اندرون جسم دوا داخل کر دی جاتی ہے، انجکشن کے

ذریعہ سارے جسم یا بعض جسم میں دوا پہنچا دینے کا مقصد یا تو دوا کی ضرورت کی تکمیل ہوگی یا جسمانی طاقت کی کمی وضرورت کو پورا کرنا ہوگا، خواہ جلد یا گوشت کے ذریعہ بدن میں دوا کا حلول ہوا ہو یا رگ کے ذریعہ ہوا ہو، کسی بھی صورت میں یہ مفسد صوم نہ ہوگا، اس لیے کہ مفسد صوم جوف بطن یا جوف دماغ میں کسی چیز کا دخول ہے، بدن یا عرق کے جوف میں کسی چیز کا دخول یا ادخال مفسد صوم نہیں ہے، فرق صرف یہ ہے کہ روزہ دار کے غسل کرلینے یا تیل لگا لینے سے پانی اور تیل تدریجی طور پر بدن میں داخل ہوتا ہے، جس کا مفسد صوم نہ ہونا متفق علیہ مسئلہ ہے۔

اسی طرح انجکشن کے ذریعہ دوا ایک وقت بدن یا خون وجگر میں داخل کردی، لہذا یہ بھی مفسد صوم نہ ہوگا، البتہ انجکشن کا مقصد اگر جسمانی طاقت وغذا کا حصول ہے خواہ وہ دوا انجکشن کے ذریعہ گوشت میں داخل کی گئی ہو یا رگ میں داخل کیا گیا ہو مکروہ ہے، اور اگر مرض کی ضرورت کے پیش نظر طاقت پہنچائی جارہی ہے تو اس کی موت کا اندیشہ ہو یا کسی جسمانی ضرر کے پہنچ جانے کا احتمال ہو تو اس میں یہ کراہت ضرورت وحاجت کے پیش نظر رفع ہوجائے گی، اس پس منظر میں گلوکوز کے انجکشن کی شرعی صورت بھی واضح ہوجاتی ہے کہ وہ مفسد صوم نہیں ہے، البتہ محض قوت کے حصول کے لیے گلوکوز کا انجکشن لگانا مکروہ ہوگا۔

۶- شرعاً چونکہ دبر مخارق اصلیہ میں سے ہے، لہذا دبر میں سیال دوا ڈالی جائے یا غیر سیال دوا ڈالی جائے، یہ مفسد صوم ہوگی، اس لیے کہ مخارق اصلیہ کے واسطہ سے وہ دوا جوف بطن تک پہنچ جاتی ہے اور پھر بعد حلول اس کا اخراج اسی ساعت ممکن نہیں ہوتا، اور اگر کسی آلہ کو مرض کی ضرورت کے پیش نظر مقعد میں داخل کردیا جائے اور پھر فوراً اسے نکال لیا جائے استقرار نہ ہو تو یہ صورت مفسد صوم کی نہیں ہے۔

فقہاء کرام نے اس مسئلہ کی تشریح اس طور پر کی ہے کہ کسی نے لکڑی کو مقعد میں داخل کیا اس طور پر کہ اس لکڑی کے دونوں کنارے غائب ہوگئے تو اس سے روزہ اس لیے ٹوٹ جائے گا کہ دونوں کناروں کی غیبوبیت دلیل استقرار ہے، اور فساد صوم کے لیے دخول کرنے والی چیز کا

استقرار ضروری ہے، لہذا ایسا استقرار پایا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اگر کسی نے گوشت کے ٹکڑے کو کسی دھاگہ میں باندھا اور اسے نگل گیا پھر فوراً اسے نکال دیا تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹا، اس لیے کہ اس میں استقرار پایا نہیں گیا، جیسا کہ امام محمدؒ نے اس مسئلہ کو نقل کیا ہے۔

''وكذا قالوا فيمن ابتلع لحماً مربوطا على خيط ثم انتزعه من ساعته أنه لا يفسد وإن تركه فسد، وكذا روى عن محمد في الصائم إذا أدخل خشبة في المقعد أنه لا يفسد صومه إلا إذا غاب طرف الخشبة وهذا يدل على أن استقرار الداخل في الجوف شرط فساد الصوم'' (بدائع الصنائع ۲/ ۹۳)۔

اور اگر آلہ اس طرح مقعد میں داخل کیا گیا کہ اس آلہ سے دوا منسلک ہے خواہ سیال ہو یا غیر سیال ہو، یہ مفسد صوم ہوگا۔

۷- مرد کے پیشاب کے راستہ سے کسی چیز کے ادخال کے سلسلہ میں ائمہ ثلاثہ کی روایات مختلف ہیں، کاسانی نے عدم فساد صوم کی روایت امام اعظم سے نقل کیا ہے، اور صاحبین سے فساد صوم کی روایت نقل کی ہے، اور ایک روایت امام اعظم سے مثل صاحبین بھی تحریر کیا ہے۔

''وأما الاقطار في الإحليل فلا يفسد في قول أبي حنيفة وعندهما يفسد قيل أن الاختلاف بينهم بناء على أمر خفي وهو كيفية خروج البول من الإحليل فعندهما أن خروجه منه لأن له منفذا فإذا أقطر فيه يصل إلى الجوف كالإقطار في الأذن وعند أبي حنيفة أن خروج البول منه من طريق كترشح الماء من الخذف الجديد فلا يصل بالإقطار فيه إلى الجوف والظاهر أن البول يخرج منه خروج الشئ من منفذه كما قال وروى الحسن عن أبي حنيفة مثل قولهما'' (بدائع الصنائع ۲/ ۹۳)۔

صاحب ہدایہ کی عبارت سے فساد صوم کی روایت امام ابو یوسف سے ثابت ہوتی ہے، امام ابو یوسف کی دلیل فساد صوم کی یہ ہے کہ ان کے نزدیک مثانہ اور جوف کے مابین ایک منفذ

ہے، لہذا جب مثانہ میں کوئی چیز داخل ہوگی تو لازماً وہ چیز منفذ کے ذریعہ جوف تک پہنچ جائے گی، اور شرعاً جوف میں کسی شئی کا دخول مفسد صوم ہوتا ہے، لہذا ان کے نزدیک احلیل کے توسط سے مثانہ تک کسی چیز کا پہنچ جانا ناقض صوم ہوگا۔

''ودليل أبي يوسف أن من المثانة إلى الجوف منفذ حتى لا تقدر المرأة على استمساك البول'' (مبسوط ۳/۱۶۸)۔

اور امام اعظم ابوحنیفہ کی روایت عدم فساد صوم کی دلیل یہ ہے کہ پیشاب رس کر خارج ہوتا ہے، اور جو چیز رس کر خارج ہوتی ہے وہ لوٹتی نہیں ہے، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پیشاب کے راستہ سے کسی شئی کا دخول جوف تک پہنچ جانے کی دلیل نہیں ہے، لہذا ایسا ناقض صوم نہ ہوگی۔

ان تفصیلات کی روشنی میں امام اعظم ابوحنیفہؒ کی وہ روایت جو عدم فساد صوم کی ہے، وہ دلائل کے اعتبار سے بہت قوی ہے، لہذا ان کی اس روایت عدم فساد صوم کو ترجیح دیا جانا درست ہے کہ اس صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا، اور کسی آلہ کو احلیل کے ذریعہ مثانہ تک پہنچا دینا اور اسے لوٹا لینا فساد صوم کی دلیل نہ ہوگا، البتہ عورت کی شرمگاہ میں کسی چیز کا ادخال خواہ سیال ہو یا جامد ہو ناقض صوم ہوگا، اس لیے کہ بالاتفاق عورت کے مثانہ کا ایک منفذ ہوتا ہے اور منفذ کے ذریعہ وہ دوا جوف تک لازماً پہنچ جائے گی، جیسے کان میں دوا ڈالنے سے وہ دوا جوف تک پہنچ جاتی ہے، لہذا عورت کی شرمگاہ میں دوا کا ادخال مفسد صوم ہوگا۔

''أما الإقطار في قبل المرأة فقد قال مشائخنا أنه يفسد صومها بالإجماع لأن له منفذاً فيصل إلى الجوف كالإقطار في الأذن'' (بدائع الصنائع ۲/۹۳)۔

اور اگر کسی آلہ کو اس کے رحم میں ڈال دیا جائے جبکہ اس پر کوئی دوا نہ ہو اور پھر آلہ کو فوراً نکال لیا جائے تو یہ صورت مفسد صوم کی نہ ہوگی، اس لئے کہ جوف تک پہنچنے والی چیز کے لیے استقرار لازمی ہے، اور اس صورت میں استقرار نہیں پایا گیا۔

☆☆☆

روزہ کو توڑنے والی جدید صورتیں

ڈاکٹر محمد شمیم اختر قاسمی ☆

۱-امراض قلب سے متعلق بعض دواؤں کے استعمال کا حکم:

مفطرات صوم کی جو علت فقہاء نے بیان کی ہے وہ یہ کہ کوئی خارجی شئے جو عادتاً کھانے پینے اور دوا کے قبیل سے ہو اور ارادی طور پر فطری منفذ کے ذریعہ اسے جوف معدہ میں پہنچائی جائے۔ اس صورت میں قضا اور کفارہ دونوں لازم آئے گا۔ جب کہ ہدایہ اور فقہ کی دوسری کتابوں میں یہ بھی لکھا ہے:

''ومضغ العلک لایفطر الصائم، لأنه لایصل إلی جوفه''(۱)۔

(اور گوند چبانا روزے دار کو مفطر نہیں کرتا، کیونکہ وہ اس کے جوف تک نہیں پہنچتا ہے)۔

یہاں روزہ کے فاسد نہ ہونے کی علت یہ بیان کی گئی ہے کہ گوند کا اثر معدہ تک نہیں پہنچتا۔ جب کہ دوسرے مقام پر یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ حل ہونے کے بجائے دانتوں میں چپکا رہتا ہے۔

غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ چبانے کی وجہ سے تھوک ضرور پیدا ہوگا اور اس کا اثر یا ذائقہ معدہ میں پہنچے گا، باوجود اس کے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ زیادہ سے زیادہ اس کی کراہیت کا حکم لگایا گیا ہے تا کہ روزہ دار متہم نہ ہو کہ وہ روزہ سے ہے یا نہیں۔

☆ شعبہ دینیات، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ۔

"ای یکرہ مضغة فی ظاهر الروایة لما فیه من تعریض الصوم علی الفساد و لأنه یتهم بالإفطار" (۲)۔

اس کے علاوہ فقہاء نے اس کی بھی اجازت دی ہے کہ اگر کسی عورت کا خاوند بدمزاج ہے تو وہ کھانا پکاتے وقت نمک چکھ لے (۳)۔

اس صورت میں بھی نمک یا کھانے کا ذائقہ محسوس ہوتا ہے، چہ جائے کہ فوراً تھوک دیا جائے۔ نیز اگر کوئی آدمی بیماری کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے روٹی چبانے کی طاقت نہیں رکھتا اور ڈر ہے کہ اسے بروقت نہ کھلایا جائے تو اس کے مرض میں زیادتی ہوجائے گی یا بھاری نقصان سے دوچار ہونا پڑے گا تو ایسی صورت میں فقہاء یہ اجازت دیتے ہیں کہ روزہ دار روٹی چبا کر اسے کھلا سکتا ہے۔ یہ صورت بچہ کی بھی ہے کہ اس کی ماں روٹی چبا کر اس کے منہ میں رکھے (۴)۔ جس کا کچھ نہ کچھ اثر حلق سے نیچے اترتا ہے، جو مفسد صوم ہے۔ مگر چوں کہ یہ شرعی عذر ہے، اس لیے اس کی اجازت کتب فقہیہ میں موجود ہے۔

امراض قلب سے متعلق جو دوا استعمال کی جاتی ہے، اس پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک چھوٹی سی ٹکیہ ہے جو زبان کے نیچے رکھی جاتی ہے، تاکہ وہ حل ہوجائے اور وہ عارضی پریشانی جو چند منٹوں یا گھنٹوں کی ہوتی ہے، سے سکون مل جائے۔

دوا کے مؤخر کرنے اور بروقت نہ لینے کی وجہ سے اندیشہ ہے کہ اس کی بیماری میں اضافہ ہوجائے۔ ایسی صورت میں امراض قلب سے متعلق دوا کے استعمال سے روزہ فاسد نہ ہونا چاہیے اور نہ ہی اس میں کراہت ہونی چاہیے، جب کہ اس کے لعاب کو نگلنے سے بچا جارہا ہے، بلکہ اسے باہر نکالا جارہا ہے۔ ماہرین اطباء یقین سے کہتے ہیں کہ اس دوا کا اثر معدہ میں نہیں پہنچتا ہے اور نہ ہی حلق سے نیچے اترتا ہے، بلکہ دوا جہاں رکھی جاتی ہے وہیں سے اس کا اثر جلد سے پیوست ہوکر خون کے ذریعہ جسم میں پہنچ جاتا ہے۔ ان تفصیلات کی روشنی میں ہماری رائے میں روزہ فاسد نہیں ہونا چاہیے۔ البتہ اس کے لینے میں یہ احتیاط ضرور برتیں کہ جب شدید

ضرورت ہوتو اسے زبان کے نیچے دبالیا جائے (۵)۔

۲- روزہ کی حالت میں 'انہیلر' کے استعمال کا حکم:

عمر کے کسی حصے میں بعض اوقات اور بڑی عمر میں اکثر وبیش تر آدمی تنفس کی بیماری میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ جس کی پریشانی سے بچنے کے لیے انہیلر کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ سیال اور سفوف (Solution or Powder) دونوں طرح کا ہوتا ہے۔ اطباء بتاتے ہیں کہ انہیلر میں جو دوا ہوتی ہے وہ منجمد یا سفوف کی شکل میں ہوتی ہے جس کا صرف اثر حلق میں داخل ہوکر پھیپھڑے میں پہنچتا ہے، نہ کہ بعینہ دوا۔ اس کا اثر معدہ میں جاتا بھی ہے تو اس کی مقدار بہت کم ہوتی ہے، جس کا وہاں کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اس صورت میں روزہ فاسد نہیں ہونا چاہیے۔

اس سلسلہ میں فقہاء کے یہاں جو نظیر ملتی ہے اس کو پیش نظر رکھا جائے تو اس کے جواز کی دلیل فراہم ہوتی ہے۔ فتاویٰ عالم گیری میں ہے:

''اگر کسی کے حلق میں پسینے یا کوٹنے کا غبار یا دوا کا مزہ یا خاک کا غبار جو ہوا یا جانوروں کے سم سے اڑتا ہے، داخل ہوتو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا (۶)۔

یہی صورت 'وکس' کی بھی ہے کہ اس کے سونگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اگر وہ سفوف کی شکل میں نہیں ہے تو۔ ردالمحتار کی مندرجہ ذیل عبارت سے اس کے جواز کی دلیل فراہم ہوتی ہے:

''أنه كشم الورد ومائه والمسک لوضوح الفرق بين هواء تطيب بريح المسک وشبهه'' (۷)۔

اس سلسلے میں مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی رائے بھی قابل عمل معلوم ہوتی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

''انہیلر کے بارے میں مجھے جہاں تک علم ہے اس میں دوا سیال صورت میں موجود ہوتی ہے، حلق میں اس کا ذائقہ بھی محسوس ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ پھیپھڑے میں پہنچ کر وہ گیس بن جاتی ہو۔ فقہاء کی تصریحات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ صورت روزہ کو فاسد کردیتی ہے۔ البتہ

مجھے اس مسئلہ میں کسی قدر تامل ہے، اس لیے کہ حلق میں ایک نالی نظام تنفس سے متعلق ہے اور دوسری غذائی نالی ہے، جس سے انسان کھاتا پیتا ہے۔ تو اگر انہیلر کا اثر تنفس کی نالی سے متعلق ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص انہیلر لیے بغیر نہیں رہ سکتا تو وہ انہیلر لیتے ہوئے روزہ رکھ لے اور احتیاطاً بر روزہ کا فدیہ بھی ادا کردے'' (۸)۔

البتہ اس موقعہ پر فدیہ کی جو بات کہی گئی ہے اس کو استطاعت کے ساتھ مشروط ہونا چاہیے۔ استطاعت نہ ہونے پر ایسے شخص کا روزہ بلا کراہت درست ہوگا۔

۳- پانی کے بھپارا کا حکم:

پانی کا بھپارا لینے سے (چاہے وہ سادہ ہو یا اس میں دوا یا وکس ڈالا گیا ہو) بھوک و پیاس کی شدت زائل نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس کے بھاپ میں اس طرح کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ اس کا اثر پوری طرح معدہ میں بھی نہیں پہنچتا۔ غور کیا جائے کہ کسی کے گلے میں شدید خراش ہے، یا سر میں درد ہے، یا پھر نزلہ جما ہوا ہے، جس کی پریشانی تھوڑی دیر میں زائل ہوسکتی ہے اور وقت بھی لگ سکتا ہے۔ اگر اس کے علاج کی تدبیر نہ کی جائے تو یہ شخص صحت کی خرابی کے ساتھ رمضان کے فرض روزے سے محروم رہے گا۔ جب کہ علاج کی اس صورت کو اپنا کر وہ آسانی سے یہ روزے رکھ سکتا ہے۔ اگر فقہی جزئیات کو سامنے رکھا جائے تو روزہ کی حالت میں بہ مجبوری بھپارہ لینے کا جواز فراہم ہوتا ہے۔ کیونکہ جان بوجھ کر کوئی آدمی دھواں حلق کے نیچے اتارتا ہے تو روزہ فاسد ہوتا ہے:

''دخل حلقه غبار أو ذباب أودخان ولوذاكرا استحسانا لعدم إمكان التحرز عنه، ومفاده أنه لو أدخل حلقه الدخان أفطر أى دخان كان ولو عودا أوعنبرا لوذاكرا لإمكان التحرز عنه'' (۹)۔

ان جزئیات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بھپارہ لینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ لیکن گہرائی سے دیکھا جائے تو ایسا نہیں ہے۔ اس لیے کہ ان جزئیات میں بلاضرورت عود وعنبر کے دھواں کو

اندر داخل کرنے کی بات کہی گئی ہے۔ جب کہ یہاں بغرض علاج دوائی ضرورت سے پانی کے بھپارا لینے کا مسئلہ زیر بحث ہے، جن میں بعض اوقات اسی ضرورت سے ویکس جیسی کسی دوا کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔لیکن ہر دو صورت میں اس کا معاملہ بلاضرورت عود وعنبر کے دھواں کو اندر داخل کرنے سے مختلف ہوگا۔ ہماری رائے میں پانی کا بھپارا کسی دوا کے ساتھ لینے کی صورت میں بھی روزہ دار کا روزہ فاسد نہ ہوگا اور بلا کراہت جائز ہوگا۔

۴،۵-مقوی انجکشن اور گلوکوز چڑھانے کا حکم:

سادہ انجکشن لینے میں تو کوئی مضائقہ نہیں، کیونکہ غیر فطری منفذ کے ذریعہ اس کا اثر گوشت یا خون میں پہنچتا ہے، جسے دفع مضرت کے لیے لگایا جاتا ہے۔لیکن وہ انجکشن جو جسم کو غذا کی ضرورت پوری کرتے ہیں، اس کے متعلق سنجیدگی سے غور وفکر کرنے کی ضرورت ہے۔ یہی نوعیت گلوکوز کی بھی ہے، جو غذا کا متبادل نہیں، بلکہ حاصل ہے۔

یہاں مسئلہ کی دو نوعیت ہے: ایک دفع مضرت اور دوسری کھانے پینے کے ترک سے جو کیفیت روزہ دار پر مرتب ہوتی ہے اس کی تلافی۔ دوسرے لفظوں میں حصول لذت بھی کہا جاسکتا ہے۔ظاہر بات ہے کہ شریعت اسے قبول نہیں کرسکتی۔ اس مسئلہ میں جو لوگ جواز کے قائل ہیں اس سے اختلاف کیا جاسکتا ہے۔ مولانا مجیب اللہ ندوی صاحب کو اس مسئلہ میں ہمیشہ تردد رہا ہے۔چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

”مگر جو (انجکشن) انٹرا وینس یعنی نسوں میں لگتا ہے وہ تو براہ راست دماغ اور معدہ تک پہنچتا ہے۔شریعت کے بے شمار مسائل کا مدار گمان غالب پر ہے۔ اس لیے یہاں گمان غالب سے آگے ایک تجربہ اور مشاہدہ موجود ہے۔ اس لیے علماء کو اس مسئلہ پر نظر ثانی ضرور کرنی چاہیے۔ اس لئے کہ اگر ناک، کان اور سرین کے ذریعہ جس طرح دوا یا تیل وغیرہ کا اثر پہنچتا ہے اس سے بھی زیادہ یقین کے ساتھ انجکشن سے ان چیزوں کا دماغ اور معدہ تک نہ صرف اثر پہنچتا ہے بلکہ اس سے اصلاح بدن بھی ہوتی ہے۔ اسی بنا پر فقہاء کان میں تیل ڈالنے کو مفسد صوم قرار دیتے ہیں

اورکان میں پانی چلے جانے کو نہیں......۔ظاہر ہے کہ نسیں پورے جسم میں اور دماغ ومعدہ سب کے لیے نہ صرف منفذ ہیں بلکہ براہ راست ان کا تعلق دماغ سے ہوتا ہے۔اس لیے جو دوا انجکشن کے ذریعہ داخل کی جاتی ہے وہ اپنی اصلی حالت میں معدہ اور دماغ تک پوری سرعت کے ساتھ پہنچتی ہے اور اس کی وجہ سے اس کا اثر بھی جلد ہوتا ہے۔ان وجوہ سے راقم الحروف کو انجکشن کے مسئلہ میں خاص طور پر جو انجکشن نسوں میں لگتے ہیں، ان کے بارے میں برابر خلش رہی ہے۔ جب اس سے کم تر موثر چیزوں سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے تو پھر انجکشن سے کیوں نہ ہو؟ یہ حکم گلوکوز یا خون وغیرہ چڑھانے کا بھی ہے۔ یہ مسئلہ فن طب وڈاکٹری کا ہے۔ہمارے قدیم فقہاء کو اپنی طبی تحقیقات کی بناپر دماغ ومعدہ تک پہنچنے کی جو صورتیں مشاہدے سے معلوم ہوئیں ان پر فتویٰ دیا، اوراب معدہ ودماغ تک پہنچنے کی صورتیں بدل گئی ہیں''(۱۰)۔

علامہ یوسف القرضاوی سے جب اس مسئلہ کے سلسلہ میں استفسار کیا گیا تو انھوں نے جواب دیا کہ اس بارے میں فقہاء کی دو متضاد رائیں ملتی ہیں۔ جواز اور عدم جواز کی۔گرچہ میری رائے علماء کے ان گروہ کے ساتھ ہے جو جواز کے قائل ہیں۔ تاہم اس سلسلہ میں ان باتوں کا ضرور خیال رکھا جائے:

''روزہ کی حالت میں اس قسم کے انجکشن سے پرہیز کرنا چاہیے۔رمضان کی راتوں میں یہ انجکشن لیے جاسکتے ہیں، اگر دن کے وقت اس انجکشن کا لگانا ضروری ہو تو اللہ تعالیٰ نے ویسے ہی مریض کے لیے روزے معاف کئے ہیں۔اس قسم کے انجکشن سے معدہ میں براہ راست کوئی غذا تو نہیں پہنچتی، البتہ ان کے استعمال سے بدن میں ایک قسم کا نشاط اور قوت آجاتی ہے، اور یہ باتیں روزہ کے منافی ہیں''(۱۱)۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس کے استعمال کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔تاکہ روزہ کی روح برقرار رہ سکے۔ ورنہ پھر اسلامی روزے اور دوسری قوموں کے روزہ میں کوئی فرق نہ رہ جائے گا۔ لیکن چونکہ نفس انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اس بناپر مقوی انجکشن یا گلوکوز سے بہر حال روزہ تو فاسد

نہ ہوگا، لیکن کراہیت کا حکم ضرور لگانا چاہیے، تا کہ اس کا رواج عام نہ ہوجائے۔

۶، ۷- آگے اور پیچھے کی راہ سے دوا پہنچانا اور مثانہ، معدہ ورحم میں نلکی وآلات داخل کرنے کا حکم:

پیچھے کے راہ سے جو دوا اندرون جسم میں پہنچائی جاتی ہے اس سے روزہ کے فساد کے سلسلہ میں تردد ہے۔ فقہاء کی آراء کا ماحاصل یہ ہے کہ اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا، اس لیے کہ فطری منفذ کے ذریعہ خارجی شئی اندرون جسم میں داخل ہورہی ہے۔ نیز معدہ اپنی خصوصیت کی بنا پر دوا کے اثر کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ جب کہ جدید طبی تحقیق کے مطابق اس قسم کی دوا کا اثر معدہ تک نہیں پہنچتا، کیونکہ معدہ کافی اوپر ہوتا ہے۔ اس کے نیچے آنت بھی ہے اور جو لمبائی میں کم سے کم چھ میٹر کی ہوتی ہے۔ جو چیز پیچھے کی راہ سے اندر داخل ہوگی وہ آنت میں پہنچے گی۔ دوا کا اثر اسی کے اندر محصور ہوکر رہ جائے گا۔ لہٰذا اس صورت میں روزہ فاسد نہ ہونا چاہیے۔ پھر فقہی جزئیات کو سامنے رکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس مسئلہ میں خود قدیم فقہاء کے یہاں تردد پایا جاتا ہے اور وہ دوا کے تر اور خشک ہونے کا اعتبار کرتے ہیں۔

یہی صورت بواسیری مسوں پر مرہم لگانے کی ہے۔ شامی کی عبارت سے تو ایسا ہی پتہ چلتا ہے کہ اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا۔

''أو أدخل إصبعه اليابسة فيه اى دبره أو فرجها و لو مبتلة فسد'' (۱۳)۔

یعنی اگر کسی نے اپنی تر انگلی چاہے وہ پانی سے تر ہو یا تیل سے، اپنے دبر میں یا فرج میں داخل کیا تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔ فتاویٰ عالم گیری میں یہ تصریح بھی ملتی ہے:

''اگر کسی کی کانچ باہر نکل آئے اور وہ روزہ دار ہو تو اس کو چاہیے کہ جب تک اس کو کپڑے سے نہ پونچھ لے تب تک جگہ سے نہ اٹھے، تا کہ اس کے اندر پانی داخل ہونے سے روزہ نہ ٹوٹ جائے، اور اسی واسطے فقہاء نے کہا ہے کہ روزہ دار ہو تو استنجا کرنے میں سانس نہ لے۔ اگر روزہ دار استنجا دیر تک کرے، یہاں تک کہ پانی حقنہ کے مقام تک پہنچ جائے تو روزہ فاسد

ہو جائے گا'' (۱۳)۔

جب کہ بحر الرائق میں ہے کہ اگر کسی نے دوا پہنچائی خشک یا تر تو اس کے پہنچنے کا اعتبار کیا جائے گا۔ خشک اور تر کی کوئی قید نہیں ہے۔ صاحب قدوری نے تر دوا کی شرط لگائی ہے۔ اس لیے کہ اس کا اثر پیٹ تک پہنچتا ہے۔ اگر یہ معلوم ہو جائے کہ تر دوا کا اثر اندر تک نہیں پہنچے گا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور یہی صورت اس کے برعکس ہے (۱۴)۔

فتاویٰ رشیدیہ میں جو تفصیل ملتی ہے اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ بواسیری مسوں پر چاہے وہ اندر کی جانب ہوں یا باہر کی جانب دوا یا مرہم لگانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا (۱۵)۔

احسن الفتاویٰ میں اسی بات کو زیادہ وضاحت اور یقین کے ساتھ اس طرح بیان کی گئی ہے جس سے مسوں پر دوا یا مرہم لگانے سے روزہ کے فاسد نہ ہونے کی دلیل فراہم ہوتی ہے:

''بواسیری مسے موضع حقنہ سے بہت نیچے ہوتے ہیں اور براہ مقعد داخل ہونے والی چیز جب تک موضع حقنہ تک نہ پہنچے مفسد نہیں۔ لہٰذا مسوں کو پانی سے تر کر کے چڑھانے سے اور مسوں پر دوا لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ کانچ کو تر کر کے چڑھانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس لیے کہ یہ موضع حقنہ تک پہنچ جاتے ہیں'' (۱۶)۔

اسی طرح جو چیز آگے کی راہ سے اندر پہنچائی جاتی ہے اس کی بھی دونوعیت معلوم ہوتی ہے۔ ایک کا تعلق مرد کے پیشاب کے راستہ سے ہے اور دوسرے کا تعلق عورت کے فرج سے ہے۔ مرد کے آگے کے راستے سے جو چیز اندر پہنچائی جاتی ہے، یا دوا ٹپکایا جاتا ہے اس کے متعلق علامہ مرغینانی لکھتے ہیں کہ اگر روزہ دار نے اپنے ذکر کے سوراخ میں دوا ٹپکائی تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹے گا، اور امام ابو یوسف نے کہا کہ روزہ ٹوٹ جائے گا، اور امام محمد کا قول اس میں مضطرب ہے۔ گویا کہ ابو یوسف کے نزدیک یہ ثابت ہوا کہ اس کے احلیل اور جوف کے درمیان پہنچنے کی راہ ہے اور اسی وجہ سے اس سے پیشاب نکلتا ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک یہ ثابت ہوا کہ احلیل اور جوف کے درمیان مثانہ ہے اور پیشاب اس سے مترشح ہوتا ہے، اور یہ باب فقہ

میں سے نہیں ہے (۱۷)۔

لیکن اس مسئلہ میں طبقہ نسواں کے متعلق فقہاء کی آراء میں شدت پائی جاتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر عورتیں اپنے پیشاب کے مقام میں کچھ ٹپکائیں تو بااختلاف روزہ ٹوٹ جائے گا (۱۹) حالانکہ مثانہ تو عورتوں کے بھی ناف کے نیچے ہوتا ہے، اس لیے وہی حکم یہاں بھی لگنا چاہیے تھا۔ ہدایہ کی عبارت سے تو یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اس مسئلہ سے فقہاء کما حقہ واقف نہیں ہیں اور وہ بھی اطباء کی رائے کو قابل ترجیح مانتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹروں سے استفسار کرنے پر معلوم ہوا کہ اس طرح کوئی چیز ڈالنے یا ٹپکانے سے روزہ فاسد بایں طور نہیں ہونا چاہیے کہ اس کا اثر معدہ میں نہیں پہنچتا اور نہ اس سے کوئی جسمانی قوت حاصل ہوتی ہے۔

امراض معدہ کی تحقیق کے لئے جو آلات اندر داخل کیے جاتے ہیں اس کے متعلق فقہاء کے یہاں جو نظیر ملتی ہے اس پر قیاس کر کے بہ آسانی فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ صورتیں مفسد صوم ہوں گی یا نہیں۔ بحر الرائق میں ہے کہ اگر کوئی شخص کھانا دھاگے سے باندھ کر اپنے حلق میں داخل کرے اور اس کا ایک کنارہ اس کے ہاتھ میں ہے تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔

''ولو شد طعاما بخيط و أرسله في حلقه و طرف الخيط في يده لايفسد الصوم'' (۱۸)۔

جب کہ علامہ کاسانی اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھ یہ بھی لکھتے ہیں کہ:

''فيمن ابتلع لحما مربوطا على خيط ثم انتزعه من ساعته أنه لايفسد وإن تركه فسد وكذا روى عن محمد في الصائم إذا أدخل خشبة في المقعد أنه لايفسد صومه إلا إذا غاب طرفا الخشبة وهذا يدل على أن استقرار الداخل في الجوف شرط فساد الصوم'' (۱۹)۔

کسی نے گوشت کا ٹکڑا دھاگے سے باندھ کر اسے کچھ ساعتوں کے لیے اندر داخل کیا اور پھر اسے نکال لیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، اور اگر چھوڑ دیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ اسی طرح امام

محمد سے روایت ہے کہ روزہ دار نے اپنے مقعد میں لکڑی داخل کیا تو روزہ فاسد نہ ہوگا مگر اس صورت میں کہ وہ پورا داخل ہوجائے۔ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ مفسد صوم وہ چیز ہے جو اندر جا کر ٹھہر جاتی ہو۔

حاصل بحث کے طور پر کہا جاسکتا ہے کہ مرد وعورت کے آگے اور پیچھے کے راستے میں سیال یا غیر سیال دوا کا استعمال اگر صرف اوپر کے حصے میں ہوتو روزہ فاسد نہ ہوگا۔ البتہ اگر یہ دوا کسی آلہ کے ذریعہ سے جھٹکے کے ساتھ اندر داخل کی جائے، جس سے کہ اس کے جوف معدہ تک پہنچنے کا امکان غالب ہو، جیسا کہ حقنہ لگانے کی صورت میں ہوتا ہے تو ایسی حالت میں اس کا روزہ فاسد ہونے کی رائے دی جاسکتی ہے۔ کیونکہ حقنہ کے حوالے سے ہمارے قدیم فقہاء کے یہاں اس کی صراحت ملتی ہے۔ یہی بات مرد وعورت کے آگے اور پیچھے کے راستے سے کسی دوا کے ساتھ آلہ کے داخل کرنے کے سلسلے میں کہی جاسکتی ہے۔ اگر آلہ ایسا ہو کہ اس کے ساتھ لگی ہوئی دوا کے اندر تک پہنچنے کا ظن غالب ہوتو اس صورت میں روزہ فاسد ہوگا، دوسری صورت میں آلہ داخل کرنے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

مأخذ ومراجع:

۱- ابوالحسن المرغینانی، ہدایہ مع الدرایہ کتاب الصوم باب مایوجب القضاء والکفارہ، ص: ۲۲۰، ج: ۱، فیصل پبلیکیشنز، دیوبند۔
ابوالحسن احمد بن محمد بن جعفر البغدادی المعروف بالقدوری، مختصر القدوری، ص: ۵۳، یاسر ندیم اینڈ کمپنی، دیوبند۔
ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی، کنز الدقائق، ص: ۶۹، مکتبہ تھانوی، دیوبند۔
۲- زین الدین الشہیر بابن نجیم، البحر الرائق شرح کنز الدقائق، ص: ۲۸۰، ج: ۲، دار الکتب العربی، مصر۔
۳- فتاویٰ عالم گیری (ترجمہ اردو) ص: ۱۱، ج: ۲، حامد اینڈ کمپنی، دہلی، ۱۹۸۸ء........مختصر القدوری، ص: ۵۳۔
۴- فتاویٰ عالم گیری (ترجمہ اردو) ص: ۱۱، ج: ۲۔
۵- فتاویٰ عالم گیری (ترجمہ اردو) ص: ۱۷، ج: ۲۔
۶- رد المحتار علی الدر المختار، ص: ۳۲۷، ج: ۳۔
۷- مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، کتاب الفتاویٰ ۳/ ۳۹۴-۳۹۵ مکتبہ نعیمیہ دیوبند ۲۰۰۵ء۔
۸- احمد الطحطاوی، مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، کتاب الصوم باب یایفسد صوم من غیر الکفارۃ ۱/ ۵۵۲،

ردالمحتار علی الدرالمختار ۳/ ۳۲۷۔

۹- مولانا مجیب اللہ ندوی، اسلامی فقہ ۱/ ۳۹۴-۳۹۶،تاج کمپنی دہلی ۲۰۰۲ء۔

۱۰- یوسف القرضاوی، فتاوی یوسف القرضاوی (ترجمہ اردو) ص ۱۶۸، مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی ۲۰۰۵ء۔

۱۱- ردالمحتار علی الدرالمختار ۳/ ۳۲۹۔

۱۲- فتاوی عالمگیری (اردو ترجمہ) ۲/ ۱۹۔

۱۳- المختصر القدوری ص ۵۲، البحر الرائق ۲/ ۲۷۹۔

۱۴- مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، فتاوی رشیدیہ ص ۴۷۳، کتب خانہ رحیمیہ دیوبند۔

۱۵- احسن الفتاوی ۴/ ۴۳۰۔

۱۶- ہدایہ مع الدرایہ ۱/ ۲۲۰۔

۱۷- فتاوی عالمگیری (اردو ترجمہ) ۲/ ۱۸۔

۱۸- البحر الرائق ۲/ ۲۷۹۔

۱۹- بدائع الصنائع ۲/ ۹۳۔

☆☆☆

جدید مفطرات صوم کا حکم شرعی

مولانا محمد اقبال قاسمی ☆

۱-امراض قلب سے متعلق بعض دواؤں کا حکم:

سوال واضح نہیں ہے، کیونکہ دوا کی تاثیر کا علم نہیں ہے، کیا اس دوا کو زبان کے نیچے رکھنا اور زبان سے اسکا مس ہونا امراض قلب کیلئے مفید ہے، یا اسکے اجزاء کو بعینہ یا تحلیل ہونے کے بعد لعاب کو نگلنا اس مرض کے لئے مفید ہے؟ اگر شق اول ہو اور وہ شخص دوا کو صرف زبان کے نیچے رکھے اور لعاب کو باہر پھینکتا رہے اور دوا کا کوئی جز اندر نہ جانے پائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، اور یہ چونکہ عذر کی وجہ سے ہے اسلئے مکروہ بھی نہیں، البتہ بغیر عذر کے ایسا کرنا مکروہ ہے، جیسا کہ فقہاء نے لکھا ہے:

"یکره للصائم أن یذوق العسل أو الدهن لیعرف الجید من الردئ"

(فتاوی ہندیہ ۱/۱۹۹)۔

(روزہ دار کیلئے شہد یا تیل کو چکھنا تاکہ اچھے یا خراب کا علم ہو سکے مکروہ ہے)۔

اور اگر شق ثانی ہو اور اس دوا کو یا اسکے لعاب کو نگلنا اس مرض کیلئے ضروری ہو تو پھر یہ سوال بیجا ہے کہ اس دوا کو یا لعاب میں مل جانے والے اجزاء کو نگلنے سے بچا جائے، کیونکہ پھر اس دوا کو استعمال کرنے سے فائدہ کیا ہے، اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو مکروہ ہے، کیونکہ علماء نے اس گوند کے چبانے کو مکروہ قرار دیا ہے، جس کے اجزاء تحلیل نہ ہوں اور اس کا کوئی جز جوف میں نہ پہنچے۔

☆ مدرسہ اسلامیہ شکرپور بھروارہ، دربھنگہ۔

”ویکرہ مضغ العلک الذی لا یتحلل منہ أجزاء فلا یصل شئ إلی الجوف“ (الموسوعۃ الفقہیہ بحوالہ حاشیہ الطحطاوی علی المراقی ۶۹/۳۸)۔

اور اس گوند کو چبانا جس کے اجزاء تحلیل ہوجائیں حرام ہے اگر چہ اسکا لعاب نہ نگلے، اور اگر وہ گوند چورہ ہوجائے اور اسکا کوئی جز جوف میں پہنچ جائے تو روزہ ٹوٹ جائیگا، اور اگر پہنچنے میں شک ہوتو نہیں ٹوٹے گا، حاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے:

”أما ما یتحلل منہ أجزاء فیحرم مضغہ ولو لم یبتلع ریقہ، فإن تفتت فوصل شئ منہ إلی جوفہ عمداً أفطر وإن شک فی الوصول لم یفطر“ (حوالہ سابق)۔

اگر اس دوا کا اثر حلق میں چلا گیا یا لعاب میں مل جانے والا جز اسکے حلق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا) ”وإن وجد طعم الملذوق فی حلقہ أفطر“ (حاشیۃ الطحطاوی:۳۷۱) (اور اگر چکھی ہوئی چیز کا مزہ حلق میں محسوس کیا تو روزہ ٹوٹ جائیگا۔

خلاصہ یہ ہے کہ روزہ کی حالت میں بیماری کی وجہ سے کسی خشک دوا کو زبان کے نیچے دبا کر رکھنا اور اسکے لعاب کو باہر پھینک دینا اور اسکے مزہ کو حلق میں جانے نہ دینا مفسد صوم نہیں ہے، اور ایسا کیا جا سکتا ہے لیکن چونکہ اندیشہ ہے دوا یا لعاب کا یا اسکے مزہ کا حلق میں چلے جانے کا اس لئے ایسا نہ کرنا بہتر ہے، اور اگر دوا یا لعاب میں مل جانے والا جز یا اسکا مزہ حلق میں گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۲-تنفس کے مریض کا انہیلر استعمال کرنا:

تنفس یا دمہ کے مریض کا بحالت روزہ انہیلر استعمال کرنا درست نہیں، اور اس کو استعمال کرنے سے روزہ ٹوٹ جائیگا، انہیلر سفوف کی شکل میں ہو یا سیال صورت میں، کیونکہ انہیلر کے ذریعہ ہوا اور اس کے ساتھ دوا کا نہایت مختصر جز حلق کے راستہ سے پھیپھڑے تک پہنچایا جاتا ہے، اور حلق کے راستہ سے جو چیز بھی اندر جائیگی روزہ ٹوٹ جائیگا، کیونکہ حلق کا اندرونی حصہ جوف کے حکم میں ہے۔

موسوعہ فقہیہ میں ہے:

''إذا جاوز الشئ الحلقوم أفطر (الموسوعۃ الفقہیہ: ۲۸/ ۳۰)۔

(جب کوئی چیز حلق سے پار ہوجائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے)۔

فقہاء نے فساد صوم کیلئے کسی بھی چیز کے جوف میں پہنچنے کی شرط لگائی ہے، اور جوف پیٹ کو نہیں کہتے بلکہ جوف جسم کے اندرونی حصہ کو کہتے ہیں، اور حلق کا اندرونی حصہ بھی جوف میں داخل ہے۔

موسوعہ فقہیہ میں ہے:

''والجوف هو الباطن سواء كان مما يحيل الغذاء والدواء... كالبطن والأمعاء أم كان مما يحيل الدواء فقط كباطن الرأس أو الأذن أم كان مما لا يحيل شيئاً كباطن الحلق'' (الموسوعۃ الفقہیہ ۲۸/ ۳۰)۔

(جوف جسم کے اندرونی حصہ کو کہا جاتا ہے، خواہ بدن کا وہ حصہ ہو جو غذا اور دوا دونوں کو تحلیل کرتا ہو، جیسے پیٹ اور آنت، یا وہ حصہ ہو جو صرف دوا کو تحلیل کرتا ہو، جیسے سر اور کان کا اندرونی حصہ، یا کچھ بھی تحلیل نہ کرتا ہو، جیسے حلق کا اندرونی حصہ)۔

یہ عبارت بالکل صریح ہے کہ جب کوئی چیز حلق سے پار ہوگئی تو وہ جوف میں پہنچ گئی، اب خواہ وہ پھیپھڑے میں جائے یا کہیں اور جائے، رہ گیا یہ سوال کہ وہ نہایت مختصر جز ہوتا ہے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑیگا، کیونکہ اگر کسی چیز کو باہر سے منھ میں ڈال کر نگل لے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، وہ چیز قلیل ہو یا کثیر، فتاویٰ ہندیہ میں ہے کہ اگر کسی شخص نے دانت میں لگے ہوئے تل کو نگل لیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، اور اگر باہر سے لے کر نگل لیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

''وإذا ابتلع سمسمة بين أسنانه لا يفسد صومه لأنه قليل وإن ابتلع من الخارج يفسد'' (فتاویٰ ہندیہ ۲/ ۲۰۳)۔

اگر دانت میں لگے ہوئے تل کو نگل لیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا چونکہ وہ قلیل ہے، اور اگر

خارج سے نگلا تو ٹوٹ جائے گا۔

مولانا یوسف صاحب لدھیانوی لکھتے ہیں:

اگر باہر سے کوئی چیز منہ میں ڈال کر نگل لی تو خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ، اس سے روزہ جاتا ہے (آپ کے مسائل اوران کا حل: ۳/ ۲۸۴)۔

۳-روزہ کی حالت میں بھاپ لینا:

بحالت روزہ بھاپ لینا درست نہیں خواہ بھاپ لینے کا طریقہ قدیم ہو یا جدید، مشینی طریقہ سے بھاپ لی جائے یا سادہ طریقہ سے کہ ابلتے ہوئے پانی میں دوا ڈال دی جائے اور اس سے نکلنے والی بھاپ کو ناک اور منہ کے ذریعہ کھینچا جائے، شرط یہ ہے کہ بھاپ ناک یا منہ کے ذریعہ لی جائے اور وہ بھاپ ناک یا منہ میں پہنچے اور حلق یا دماغ اسکا اثر محسوس کرے، چونکہ بھاپ ایک مجسم شئی ہے اور اس کے ذریعہ دماغ کو ایک خاص قسم کی قوت حاصل ہوتی ہے، اور وہ ناک یا منہ کے راستہ سے اندر جاتی ہے اس لئے بھاپ لینے سے روزہ ٹوٹ جائیگا، اور فقہاء نے اس کی ایک نظیر پیش کی ہے کہ جس طرح عود اور بخور کا دھواں ایک مجسم شئی ہے اور اس سے دماغ کو ایک قسم کی فرحت اور سکون حاصل ہوتا ہے تو اگر کوئی شخص عود اور بخور کا دھواں بالقصد حلق میں لے جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

موسوعہ فقہیہ میں ہے:

''بخار القدر متی وصل للحلق باستنشاق أوجب القضاء لأن دخان البخور وبخار القدر کل منهما جسم یتکیف به الدماغ ویتقوی به کالتی تحصل من الأکل'' (موسوعہ فقہیہ ۲۸/ ۳۶)۔

(ہانڈی کی بھاپ جب ناک سے کھینچنے کے ذریعہ حلق میں پہنچ جائے تو قضا واجب ہو جائیگا، اسلئے کہ بخور کا دھواں اور ہانڈی کی بھاپ دونوں کے دونوں جسم ہیں جن سے دماغ کو ایک کیفیت حاصل ہوتی ہے اور تقویت ملتی ہے جیسے کھانے سے ملتی ہے)۔

۴- روزہ میں انجکشن لینا:

انجکشن کے ذریعہ دوا کسی خاص حصہ میں پہنچائی جائے یا رگوں میں پہنچائی جائے، پھر وہ انجکشن دوا کی ضرورت پوری کرے یا غذا کی ضرورت پوری کرے اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، اس لئے کہ انجکشن کے ذریعہ کوئی چیز براہ راست معدہ تک نہیں پہنچتی بلکہ دوائیں رگوں میں پہنچتی ہیں، اور رگوں کے ذریعہ پورے جسم میں پھیل جاتی ہیں اسلئے روزہ نہیں ٹوٹے گا، روزہ تو اسوقت ٹوٹے گا جب کوئی چیز براہ راست جوف معدہ میں پہنچے، مطلقاً کسی عضو کے جوف یا جوف عروق میں پہنچنا مفسد صوم نہیں۔فقہاء نے زخم پر دوا ڈالنے کو مطلقاً مفسد صوم نہیں کہا ہے بلکہ جائفہ یا آمہ کی قید لگائی ہے، کیونکہ انہیں دو قسم کے زخموں سے دوا دماغ یا بطن کے اندر پہنچتی ہے ورنہ جوف عروق میں تو دوسری قسم کے زخموں سے بھی دوا پہنچ جاتی ہے۔حضرت مفتی نظام الدین صاحبؒ نے انجکشن سے متعلق ایک استفتاء کا جواب مفصل تحریر فرمایا ہے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسکو بعینہ نقل کردیا جائے، وہ لکھتے ہیں:

مفسد صوم صرف وہ چیز ہوتی ہے کہ جوف معدہ میں غذا بعینہ پہنچ جائے، چاہے منفذ معتاد سے پہنچے یا منفذ غیر معتاد سے پہنچے، اور اگر دوا یا غذا بعینہ جوف معدہ میں نہ پہنچے بلکہ دوا یا غذا بعینہ صرف رگوں، پٹھوں تک رہ جائے اور صرف اس کا اثر ونفع جوف معدہ تک پہنچے تو بھی روزہ فاسد نہیں ہوگا۔پس ان تمام انجکشنوں میں جو شرائینی ہوں یا وریدی یا استعمال سلائینی ہو، دوا یا غذا بعینہ معدہ میں نہیں پہنچتی۔لہذا ان میں سے کوئی بھی مفسد صوم نہ ہوگا، ہاں اگر کسی تدبیر سے بعینہ دوا یا غذا جوف معدہ میں پہنچادی جائے جیسے حقنہ یا نلکی وغیرہ کے ذریعہ سے بعینہ دوا یا غذا جوف معدہ میں پہنچادی جائے یا پہنچادی جاتی ہے، تو ان صورتوں میں روزہ بلاشبہ ٹوٹ جاتا ہے اور ٹوٹ جائیگا (نظام الفتاوی ۲/ ۱۴۵)۔

علامہ کاسانی بدائع الصنائع میں تحریر فرماتے ہیں:

''وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف

والأذن والدبر بأن استعط أو احتقن أو أقطر في أذنه فوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ فسد صومه'' (بدائع الصنائع ۲؍۹۳)۔

وہ چیز جو جوف یا دماغ تک منفذ اصلیہ سے پہنچے جیسے ناک، کان اور پیچھے کی راہ، اس طریقہ پر کہ ناک یا پیچھے کے مقام میں کوئی دوا پہنچائی گئی یا کان میں دوا ڈالی گئی اور وہ جوف یا دماغ تک پہنچ گئی تو روزہ ٹوٹ گیا۔

خلاصہ یہ ہے کہ انجکشن کی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا، متاخرین فقہاء اور مفتیان کرام نے اسکی تصریح کی ہے اور قدیم فقہاء کے یہاں اسکی نظیر موجود ہے۔

۵-گلوکوز چڑھانا:

جسم میں نمکیات کی کمی کو پورا کرنے اور غذا سے مطلوبہ قوت فراہم کرنے کیلئے گلوکوز چڑھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اور اس کا بھی وہی حکم ہے جو انجکشن کا ہے، البتہ روزہ کی حالت میں محض تقویت کیلئے گلوکوز چڑھانا مکروہ ہے، چونکہ روزہ رکھنے کا مقصد کھانے پینے اور جماع سے رکنے کے ذریعہ نفس امارہ کو مغلوب کرنا ہے، اور انسان میں صفت تقوی پیدا کرنا ہے، اور گلوکوز چونکہ ایک حد تک غذا کا متبادل ہے اس سے بھوک کا احساس کم ہوجاتا ہے اور آدمی بھوک کی وجہ سے پیدا ہونیوالی کمزوری سے بھی محفوظ رہتا ہے اس لئے گلوکوز چڑھانا گویا جسم کی غذائی ضرورت کو پورا کرنا ہے، اسلئے محض تقویت کیلئے گلوکوز چڑھانا کراہیت سے خالی نہیں، ہاں اگر بیماری کی وجہ سے گلوکوز چڑھانا ضروری ہو اور ضعف بہت ہو تو پھر گلوکوز چڑھانے میں کوئی حرج نہیں، چونکہ روزہ بہر حال افطار سے بہتر ہے، مولانا یوسف صاحبؒ لدھیانوی لکھتے ہیں:

گلوکوز لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا بشرطیکہ یہ گلوکوز کسی عذر کی وجہ سے لگایا جائے، بلاعذر گلوکوز چڑھانا مکروہ ہے (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳؍۲۸۸)۔

۶-پیچھے کے راستہ سے اندر دوا پہنچانا:

پیچھے کی راہ سے اندر دوا پہنچانا خواہ سیال ہو یا غیر سیال، جمہور علماء کے نزدیک روزہ

ٹوٹنے کا سبب ہے۔حضرت عائشہؓ کی روایت ہے: ''إنما الإفطار مما دخل وليس مما خرج'' (مجمع الزوائد: ۳/۱۶۷)۔روزہ ان چیزوں سے ٹوٹتا ہے جو جسم کے اندر جاتی ہیں، ان چیزوں سے نہیں جو جسم سے خارج ہوتی ہیں، اور روزہ ٹوٹنے کی علت یہ ہے کہ دوا جوف معدہ تک منفذ مفتوح سے پہنچ رہی ہے۔بدائع میں علامہ کاسانی قاعدہ کلیہ کے طور پر لکھتے ہیں:

''وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف والأذن والدبر ...فسد صومه'' (بدائع الصنائع ۲/۹۳)۔

اور فقہاء اس مسئلہ کو احتقان کے لفظ سے بیان کرتے ہیں، یعنی حقنہ سے علاج کرنا، اور حقنہ ہر اس دوا کو کہتے ہیں جو مریض کی مقعد سے پیٹ صاف کرنے کیلئے چڑھائی جائے۔اور احتقان کے بارے میں جمہور علماء کا مسلک یہ ہے کہ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اور صرف قضاء واجب ہوتا ہے کفارہ نہیں۔

الموسوعۃ الفقہیہ میں ہے:

''الإحتقان: صبّ الدواء أو إدخال نحوه في الدبر..... يفسد الصوم ويوجب القضاء'' (الموسوعۃ الفقہیہ ۲۸/۳۸)۔

(احتقان وہ دوا یا اسی کے مثل کسی چیز کو مقعد میں داخل کرنا ہے..... یہ روزہ کو فاسد دیتا ہے اور قضا واجب کرتا ہے)۔

صاحب ہدایہ نے اس مسئلہ کو بڑے واضح انداز میں لکھا ہے اور نقلی اور عقلی دلیل بھی دی ہے، نیز یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ کفارہ کیوں نہیں واجب ہوگا، چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

''ومن احتقن ..... أفطر لقوله عليه السلام الفطر ممادخل ولوجود معنى الفطر وهو وصول مافيه صلاح البدن إلى الجوف ولا كفارة عليه لانعدامه صورة'' (ہدایہ: ۱/۲۲۰)۔

جس شخص کا حقنہ سے علاج ہوا اسکا روزہ ٹوٹ گیا چونکہ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد

ہے کہ روزہ ان چیزوں سے فاسد ہوتا ہے جو اندر جاتی ہیں، اور معنی افطار پایا جارہا ہے، اور وہ اس چیز کا جوف تک پہنچنا ہے جس میں بدن کا صلاح ہے، اور اس پر کفارہ نہیں صورۃً افطار نہ پائے جانے کیوجہ سے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ پیچھے کی راہ سے اندر دوا پہنچانا سیال ہو یا غیر سیال روزہ کیلئے مفسد ہے، اور اس پر قضاء واجب ہوگا کفارہ نہیں۔

بواسیر کے مرض میں اندرونی مسوں پر مرہم لگانا:

بواسیری مسّے موضع حقنہ سے نیچے ہوتے ہیں اور مقعد کے راستہ سے داخل ہونیوالی چیز جب تک حقنہ کی جگہ نہیں پہنچے گی روزہ فاسد نہیں ہوگا، لہذا صرف بواسیری مسوں پر مرہم لگانے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، خواہ وہ مرہم اندرونی مسوں پر لگایا جائے یا اوپری سطح پر، ہاں اگر روزہ کی حالت میں بواسیر کے مریض کو پانپ کے ذریعہ اندر تک دوا پہنچائی جائے یا از خود دوا یا پانی اس حد تک اندر پہنچ جائے جہاں سے معدہ اسے جذب کرلیتا ہو تو روزہ فاسد ہوجائیگا۔ امداد الاحکام میں مولانا ظفر عثمانیؒ اس طرح کے سوالوں کا مفصل جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

ہم کو طبیب حاذق کے قول سے جن پر ہم کو اعتماد ووثوق ہے، معلوم ہوا کہ حالت احتقان میں راس محقنہ پانچ چھ انگلی اندر پہنچایا جاتا ہے تب احتقان ہوسکتا ہے اس سے کم میں نہیں، اور بواسیری مسّے اتنے اندر نہیں ہوتے بلکہ ایک دو انگلی اندر رہوتے ہیں تو ان پر تری کا لگا رہنا اور اسی حالت سے اندر پہنچنا قدر محقنہ تک تری پہنچنے کو مستلزم نہ ہوگا، لہذا اس حالت میں روزہ بھی فاسد نہ ہوگا (امداد الاحکام ۳/۱۲۹)۔

مفتی رشید احمد تحریر فرماتے ہیں:

بواسیری مسّے موضع حقنہ سے بہت نیچے ہوتے ہیں اور براہ مقعد داخل ہونے والی چیز جب تک موضع حقنہ تک نہ پہنچے مفسد نہیں، لہذا مسوں کو پانی سے تر کرکے چڑھانے سے اور مسوں پر دوا لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ کانچ کو تر کرکے چڑھانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اس لئے

کہ یہ موضع حقنہ تک پہنچ جاتی ہے (احسن الفتاویٰ ۴؍۴۳۰)۔

مولانا تھانویؒ اگر چہ فساد صوم کے قائل ہیں اور انہوں نے شامی کی اس عبارت سے استدلال کیا ہے:" **خرج سرمة فغسله فإن قام قبل أن ينشفه فسد صومه وإلا لا**"۔ لیکن تحقیقی بات مولانا ظفر عثمانیؒ کی لگتی ہے جو خود امداد الفتاوی کے تتمہ میں مکتوب ہے۔

امراض معدہ کی تحقیق کے لئے بعض آلات کا اندر داخل کرنا:

اگر کوئی ڈاکٹر امراض معدہ کی تحقیق کیلئے کوئی آلہ اندر داخل کرے اور وہ آلہ اندر چھپ جائے تو احناف کے نزدیک روزہ فاسد ہو جائیگا، اور اگر اسکا کچھ حصہ باہر رہتا ہو اور کچھ اندر تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، جیسے کوئی خشک انگلی اندر داخل کرے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا (دیکھئے: الموسوعۃ الفقہیہ ۲۸؍۳۹)۔

درمختار میں ہے کہ کوئی عورت شرمگاہ میں روئی داخل کرے اور وہ چھپ جائے تو روزہ ٹوٹ جائیگا۔

"**ولو أدخلت قطنة إن غابت فسد وإن بقي طرفها في فرجها الخارج لا**" (درمختار علی ہامش رد المحتار ۲؍۱۰۸)۔

اگر کسی عورت نے شرمگاہ میں روئی داخل کرلیا، اگر وہ چھپ جائے تو روزہ فاسد ہو جائیگا، اور اگر اسکا کنارہ شرمگاہ کے باہر کے حصہ میں ہوتو نہیں فاسد ہوگا۔

یہ تفصیل تو اسوقت ہے کہ اس آلہ میں کوئی دوا نہ ہو، اور اگر آلہ میں کوئی دوا لگا کر اندر داخل کیا گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا، خواہ آلہ اندر چھپے یا نہ چھپے، کیونکہ فقہاء نے صراحت کی ہے کہ اگر خشک انگلی داخل کی گئی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور اگر پانی یا تیل سے تر انگلی داخل کی گئی تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

"**أما المبلولة بالماء والدهن يفسده**" (الموسوعۃ الفقہیہ ۲۸؍۳۹)۔

روئی یا آلہ کے اندر چھپنے کی شرط اس لئے لگائی گئی ہے کہ احناف کے نزدیک داخل

ہونے والی چیز کا جوف میں ٹھہرنا روزہ ٹوٹنے کیلئے شرط ہے، چنانچہ علامہ کاسانی تحریر فرماتے ہیں:

"الصائم إذا أدخل خشبة في المقعد أنه لا يفسد صومه إلّا إذا غاب طرفا الخشبة وهذا يدل على أن استقرار الداخل في الجوف شرط فساد الصوم" (بدائع الصنائع ۲/ ۹۳)۔

(روزہ دار نے اگر مقعد میں لکڑی داخل کرلی تو اسکا روزہ فاسد نہیں ہوگا مگر جبکہ لکڑی کا دونوں کنارہ چھپ جائے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ داخل ہونیوالی چیز کا جوف میں ٹھہرنا فساد صوم کیلئے شرط ہے)۔

جبکہ شافعیہ کے نزدیک دونوں صورتوں میں روزہ ٹوٹ جائے گا، چنانچہ علامہ نوویؒ تحریر فرماتے ہیں:

"لو أدخل الرجل إصبعه أو غيرها دبره وبقي البعض خارجاً بطل الصوم باتفاق أصحابنا" (لاتناع ۲/ ۳۳۰)۔

(اگر کسی مرد نے اپنی انگلی یا کوئی دوسری چیز اپنے مقعد میں کرلیا اور اسکا بعض حصہ باہر رہ گیا تو روزہ باطل ہوگیا، اس پر ہمارے تمام اصحاب شوافع کا اتفاق ہے)۔

۷-مرد کے پیشاب کی راہ سے دوا پہنچانا:

اگر مرد کے پیشاب کے راستہ سے دوا یا کوئی دوسری چیز اندر پہنچائی جائے تو امام ابوحنیفہؒ، امام محمدؒ، امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک اور حضرت امام شافعیؒ کے ایک قول کے مطابق روزہ نہیں فاسد ہوگا، چاہے وہ چیز مثانہ تک پہنچے یا نہ پہنچے، کیونکہ مثانہ اور جوف معدہ کے درمیان کوئی منفذ مفتوح نہیں ہے، اور پیشاب معدہ سے مثانہ میں ٹپک کر آتا ہے جیسے مٹی کا کوئی برتن چٹک جائے تو اس سے پانی ٹپکنے لگتا ہے حالانکہ کوئی سوراخ نہیں ہوتا، لہذا جو چیز پیشاب کی نالی میں ڈالی جائے گی وہ جوف تک نہیں پہنچے گی، اور جوف معدہ میں پہنچنے سے روزہ ٹوٹتا ہے نہ کہ مثانہ میں، یہ بالکل ایسا ہوگیا جیسے کوئی شخص کسی چیز کو منھ میں رکھے اور اسکو نگلے نہیں تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

الموسوعۃ الفقہیہ میں تبیین الحقائق اورفتاوی ہندیہ کے حوالہ سے لکھا ہے:

''التقطیر فی الإحلیل أی الذکر فذھب أبو حنیفةؒ ومحمدؒ ومالکؒ وأحمدؒ وھو وجه عند الشافعیة إلی أنه لا یفطر سواء أوصل إلی المثانة أم لم یصل لأنه لیس بین باطن الذکر وبین الجوف منفذ وإنما یمر البول رشحاً'' (الموسوعۃ الفقہیہ ۲۸/۴۰)۔

اورحضرت امام ابو یوسفؒ کے نزدیک روزہ ٹوٹ جائیگا اگر وہ چیز مثانہ تک پہنچ گئی ہو، اوراگر وہ چیز نالی میں رہ گئی اورمثانہ تک نہیں پہنچی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

''وذھب أبو یوسفؒ إلی أنه یفطر إذا وصل إلی المثانة أما مادام فی قصبة الذکر فلا یفسد بالإتفاق'' (مراقی الفلاح ص۶۶۱)۔

اور یہ اختلاف مبنی ہے اس پر کہ مثانہ اور جوف کے درمیان منفذ ہے یا نہیں، امام ابو یوسفؒ منفذ کے قائل ہیں جبکہ طرفین کے نزدیک کوئی منفذ نہیں ہے، اگر یہ بات متحقق ہوجائے کہ منفذ ہے تو طرفین کے نزدیک فساد صوم متعین جیسا کہ امام ابو یوسفؒ کا مسلک ہے، اگر یہ متحقق ہوجائے کہ منفذ نہیں ہے تو عدم فساد متعین جیسا کہ طرفین کا مسلک ہے، اسی وجہ سے جو چیز پیشاب کی نالی میں رہ جائے اورمثانہ تک نہ پہنچے تو بالاتفاق روزہ فاسد نہیں ہوتا، چونکہ اسکا جوف میں نہ پہنچنا متعین ہے۔

علامہ زیلعی نے لکھا ہے کہ اطبّاء کی تحقیق یہ ہے کہ مثانہ اورجوف کے درمیان کوئی منفذ نہیں ہے، مثانہ میں پیشاب ٹپک کرآتا ہے، علامہ ابن عابدین شامی ائمہ کے اختلاف کوذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''والاختلاف مبنی علی أنه ھل بین المثانة والجوف منفذ أو لا وھو لیس باختلاف علی التحقیق والأظھر أنه لا منفذ له وإنما یجتمع البول فیھا بالترشیح کذا یقول الأطبّاء، قال الزیلعی وأفاد أنه لو بقی فی قصبة الذکر لا

یفسد اتفاقاً" (رد المحتار ۲/۱۰۹)۔

اور جب مثانہ میں کسی چیز کے پہنچنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا تو آلہ داخل کرنے سے بدرجہ اولی نہیں ٹوٹے گا۔

خواتین کا اپنی شرمگاہ میں دوا رکھنا:

اگر کسی مرض میں خواتین کی شرمگاہ میں کوئی سیال یا جامد دوا رکھی جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائیگا، کیونکہ یہ حقنہ کے مشابہ ہے، اور حقنہ کی صورت میں بالاجماع روزہ ٹوٹ جاتا ہے، درمختار میں ہے: "**وأما في قبلها فمفسد اجماعاً لأنه كالحقنة**"۔

چونکہ عورت کی شرمگاہ اور جوف کے درمیان منفذ ہے تو جیسے کان میں دواڈالنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے اسی طرح شرمگاہ میں دواڈالنے سے روزہ فاسد ہوجائے گا۔

بدائع الصنائع میں ہے:

"**وأما الإقطار في قبل المرأة فقد قال مشائخنا أنه يفسد صومها بالإجماع لأن لمثانتها منفذاً فيصل إلى الجوف كالإقطار في الأذن**" (بدائع الصنائع ۲/۹۳)۔

(رہا عورت کی شرمگاہ میں دواٹپکانا تو ہمارے مشائخ نے فرمایا کہ اس کا روزہ بالاجماع فاسد ہوجائیگا، اس لئے کہ اس کے مثانہ کے لئے منفذ ہے جس سے وہ جوف تک پہنچ جاتی ہے جیسے کان میں کوئی دواٹپکانا)۔

اسی طرح اگر مرض کی تحقیق کے لئے کوئی آلہ رحم تک پہنچایا جائے تو اس سے روزہ فاسد ہوجائیگا بشرطیکہ آلہ چھپ جائے جیسا کہ درمختار میں ہے:

"**ولو أدخلت قطنةً إن غابت فسد**" (درمختار ۲/۱۰۸) ورنہ نہیں۔

☆☆☆

مفطرات صوم

مولانا عبدالتواب ناوی ☆

فقہائے کرام کی عبارتوں کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ بات واضح طور پر عیاں ہوجاتی ہے کہ مفطر صوم صرف اور صرف کسی چیز کا جوف معدہ میں داخل ہونا ہے خواہ وہ راستہ معتاد سے ہو یا غیر معتاد سے ہو، نیز انہیں کی عبارت سے یہ بھی واضح ہوجاتا ہے کہ بطن کا اطلاق بحالت صوم کہاں سے کہاں تک ہوتا ہے اور بطن تک کسی چیز کے پہنچنے کے معتاد اور غیر معتاد راستے کون ہیں اور کن اشیاء کا دخول اور کس طرح دخول مفطر صوم ہے۔

چنانچہ حلق سے لیکر موضع حقنہ تک اور خلیہ دماغ سے لیکر معدہ اور رحم ہوتے ہوئے فرج داخل تک تمام اندرونی حصہ بحالت صوم بطن شمار ہوتا ہے یعنی مذکورہ حصوں میں اگر کوئی چیز داخل ہوجاتی ہے تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔

پھر معتاد اور غیر معتاد راستوں کا تعین اس طرح ہوتا ہے کہ حلق، دماغ، فرج داخل اور موضع حقنہ یہ چار راستے معتاد ہیں ان کے علاوہ جو بھی راستے ہوسکتے ہیں وہ سب کے سب غیر معتاد ہوں گے، فقہاء کے یہاں ان کا تذکرہ جائفہ اور آمہ کے عنوان سے ملتا ہے۔

معتاد یا غیر معتاد راستوں سے داخل ہونے والی اشیاء چونکہ مختلف ہیئت کی ہوتی ہیں اور مختلف کیفیت کی حامل ہوتی ہیں اسلئے ان میں قدرے تفصیل ہے:

ا۔ وہ اشیاء جو دخانی ہوتی ہیں یعنی فضا میں اڑتی پھرتی ہیں جیسے دھواں، گرد وغیرہ، ان

☆ جامعہ اسلامیہ، بھتورا، باندہ۔

کے ازخود داخل ہونے سے روزہ متاثر نہیں ہوتا، البتہ داخل کرنا ممنوع ہے۔

۲۔ وہ اشیاء جن میں تراوٹ یا دہنیت ہو ان کا ہر طرح دخول مفطر صوم ہے۔

۳۔ وہ اشیاء جو خشک ہوتی ہیں ان کا مکمل دخول یا دوبارہ دخول صوم کو فاسد کر دیتا ہے۔

اسی طرح فقہاء کرام کی عبارت سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ جسم باطن کا اطلاق کہاں سے ہوتا ہے اور جسم خارج کیا ہے۔

جسم کا ہر وہ حصہ جو کھلا ہوا ہے وہ جسم ظاہر ہے، نیز حدود حلق سے اوپر کا حصہ یعنی پورا فم اور دبر کے اندر موضع حقنہ سے قبل اور قُبل میں حدود فرج داخل سے قبل کا حصہ جسم ظاہر ہے اور مابقیہ جسم باطن۔

غیر معتاد راستوں سے دخول کا مطلب اور قدرے تفصیل:

فقہاء کرام کے یہاں غیر معتاد راستوں کے بارے میں یہ تفصیل موجود ہے کہ کوئی بھی شئ جسم کے کسی بھی حصہ سے داخل ہو کر بلا واسطہ جوف معدہ یا راستہ معتاد میں پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہو جائیگا ورنہ نہیں۔ اور راستہ معتاد میں کسی شئ کا پہنچ جانا ہی فساد صوم کا سبب کیوں کر ہوا جبکہ شئ جوف معدہ میں نہیں پہنچی، اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ جو شئ ان چار معتاد راستوں میں پہنچ گئی اس کا معدہ تک پہنچنا گو یقینی نہیں لیکن ممکن ضرور ہے، اس لئے مفطر کے مقدمہ کا حکم بھی مفطر قرار دیا جائے گا (تفصیل کے لئے دیکھئے: بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۳، ردالمحتار ۳/ ۳۹۷، شرح النقایہ ۱/ ۲۱۵)۔

اب سوال نامہ میں درج شدہ بعض مسائل کی طرف رخ کیا جاتا ہے:

۱ – دل کے امراض عموماً پیچیدہ مسائل کے حامل ہوتے ہیں۔ بسا اوقات وقت پر دوا نہ ملنے کی صورت میں مریض کو انتہائی نازک اور خطرناک مراحل سے گذرنے کا اتفاق بھی پیش آتا ہے۔ یہاں تک کہ حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔

صورت مسئولہ میں یہ بات بھی ظاہر کی گئی ہے کہ مریض دوا کو زبان کے نیچے دبا کر

رکھے اور اس سے مترشح رطوبت نیز دوا اور لعاب نکلنے سے پرہیز کرے تو ظاہر ہے کہ صورت مسئولہ میں کوئی ایسی چیز نہیں پائی جاتی جس کے پیش نظر فساد صوم کا حکم لگایا جا سکے۔ زیادہ سے زیادہ کراہت صوم کا حکم ہوسکتا ہے۔لیکن الضرورات تبیح المحظورات کے تحت وہ بھی نہیں ہوگا۔

"قال وكره ذوق شيئ ومضغه بلا عذر كذا في الكنز وذكر في التجنيس قال إن كراهة الذوق في صوم الفرض وأما التطوع فلا بأس إلى أن قال ولو مص الهليلج فدخل البزاق حلقه لم يفسد مالم يدخل عينه" (فتاویٰ ہندیہ ۱/ ۲۰۳)۔

مولانا ظفر احمد تھانویؒ امداد الاحکام میں رقم طراز ہیں کہ تمبا کو کا مرکب سفوف (یعنی گل منجن) اس طرح دانتوں میں استعمال کرنا کہ حلق سے نیچے یقیناً نہ اترے مفسد صوم نہیں ہے، اور اگر ذرا سا بھی حلق سے نیچے اتر جائے تو روزہ فاسد ہے۔ اور اس طرح کے سفوف کا استعمال بحالت صوم بلاضرورت مکروہ ہے (امداد الاحکام ۲/ ۱۴۸)۔

مفتی عبد الرشید صاحب فرماتے ہیں کہ روزہ میں منجن، ٹوتھ پیسٹ، یا عورت کو مسی یا دندانہ لگانا بکراہت جائز ہے۔ اگر کوئی چیز حلق سے نیچے اتر گئی تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ (احسن الفتاویٰ ۴/ ۴۳۹، نیز دیکھئے: فتاویٰ دار العلوم)۔

مذکورہ بالا روایات فقہاء اور مفتیان عظام کے فتاویٰ سے یہی مستفاد ہوتا ہے کہ صورت مسئولہ میں اگر مریض زبان کے نیچے رکھی ہوئی صورت میں لعاب بھی نگلنے سے باز رہے تو روزہ فاسد قرار نہ دینا چاہیے۔

۲-انہیلر کا استعمال:

انہیلر ایک ایسی دوا کا نام ہے جو اپنی رقت ولطافت میں دخان سے کہیں زیادہ آگے ہے، میرے والد صاحب کو تنفس کا مرض ہے جس کی وجہ سے وہ انہیلر کا استعمال کرتے ہیں، بسا اوقات دن میں کئی مرتبہ ضرورت پڑتی ہے، اتفاق سے ایک دن ناچیز نے بھی اسے منھ میں لگایا اور بٹن دبا دیا، بس اتنا محسوس ہوا کہ منھ میں ایک زوردار ہوا کا دخول ہوا اور بس، نہ کوئی ذائقہ

محسوس ہوا نہ کوئی جسم جیسا کہ دخان میں ہوتا ہے، حقہ، بیڑی، سگریٹ پینے والے حضرات اندازہ کر سکتے ہیں کہ دھواں کا ایک جسم ہوتا ہے جیسا کہ جب وہ منھ میں یا پیٹ میں نیز ناک اور دماغ میں پہنچتا ہے تو اس کا دخول وخروج نیز اس کا قیام تک محسوس ہوتا ہے نیز اس میں مزہ بھی محسوس ہوتا ہے، انہیلر میں اس طرح کی کوئی کیفیت نہیں ہوتی، نیز صورت مسئولہ میں خود اس بات کی وضاحت ہے کہ انہیلر حلق کے راستے سے داخل ہوتا ہے لیکن جوف معدہ میں داخل نہیں ہوتا بلکہ اس کا دخول صرف پھیپھڑے تک ہوتا ہے، اور جس چیز کا جوف معدہ میں نہ پہنچنا یقینی ہو اس کو مفطر صوم قرار نہیں دیا جا سکتا، جیسے کہ کوئی چیز دھاگے میں باندھ کر حلق میں داخل کی جائے اور پھر اسے کھینچ لیا جائے تو وہ مفطر صوم نہیں ہوتی، کیونکہ مفطر صوم اصلاً دخول الشئی فی جوف معدہ ہے، اور حلق میں کسی چیز کا پہنچ جانا عامۃً معدہ تک پہنچنا ہوہی جاتا ہے، اس لیے کسی چیز کے حلق میں داخل ہونے کو بھی مفطر صوم قرار دیا گیا، ورنہ دخول تنہا مفطر صوم نہیں ہے، لہذا انہیلر کے استعمال سے روزہ فاسد نہ ہونا چاہیے۔ جیسا کہ اگر یقین ہوجائے کہ کوئی چیز اگر جوف دماغ میں داخل ہوکر وہیں رک جائے گی آگے نہیں بڑھے گی یعنی جوف معدہ میں نہ جائے گی تو اس صورت میں دخول الی جوف دماغ کو بھی مفطر صوم نہیں کہا جا سکتا۔

۳- بھپارہ لینا:

بھاپ کے ذریعہ جو علاج کیا جاتا ہے خواہ اس کا طریقہ قدیم ہو یا جدید، ابلتے پانی میں دوا ڈالکر اسے کھینچا جائے یا کسی مشین میں دوا پانی وغیرہ ڈال کر، کیونکہ بھاپ کے ذریعہ جو کچھ بھی کھینچا جاتا ہے وہ دوا نہیں ہوتی بلکہ دوا کا اثر ہوتا ہے بخلاف دخان کے کہ اس میں دوا کے ذرات بھی ہوتے ہیں، نیز دھواں باضابطہ ناک یا حلق کے راستے جوف معدہ میں داخل ہوتا ہے اور اپنے اندر سموئے ہوئے ذرات معدہ میں داخل کر دیتا ہے، بھاپ میں یہ کیفیت نہیں ہوتی، کیونکہ بھاپ میں اولاً دوا کے ذرات نہیں ہوتے بلکہ صرف اس کا اثر ہوتا ہے، اور کسی چیز کا اثر معدہ میں داخل ہونا مفطر صوم نہیں ہوا کرتا جیسا کہ مسامات یا نسوں کے ذریعہ کوئی چیز جوف معدہ میں

پہنچ جائے تو افطار کا حکم نہیں ہوتا۔نیز قدیم فقہاء کے زمانے میں بھی یہ طریقہ علاج مروج تھا، کسی نے بھی اس طریقہ علاج کو مفطر نہیں کہا۔

جیسا کہ مفتی محمود صاحبؒ نے فرمایا کہ یونانی اطباء بعض امراض کے علاج میں بپھارہ دیتے ہیں جس سے مسامات کھل کر دوا کے اثرات اندر داخل ہوتے ہیں، اور اکثر مسامات کے ذریعہ ہی پسینہ کے راستے امراض باہر آجاتے ہیں۔اور کبھی مادہ کثیفہ کو رقیق بنا کر بصورت اسہال یا پلٹس مادہ خارج کر دیا جاتا ہے۔غرض کہ جو فائدہ حلق کی راہ سے دوا جوف معدہ میں پہنچانے سے حاصل ہوتا ہے وہیں بپھارہ دینے سے حاصل ہوتا ہے، اور یہ طریقہ علاج طب قدیم میں موجود ہے جدید انکشاف نہیں۔فقہاء مجتہدین اس سے خوب واقف ہیں مگر اس کو مفسد صوم قرار نہیں دیا (فتاویٰ محمودیہ ۱۰/۱۴۹)۔

لہذا صورت مسئولہ میں بپھارہ کے ذریعہ طریقہ علاج کو مفطر صوم قرار نہیں دینا چاہیے خواہ ضرورت شدیدہ ہو یا غیر شدیدہ۔

۴، ۵-انجکشن لینا اور گلوکوز چڑھانا:

انجکشن کے ذریعہ دوا جو جسم کے اندر پہنچائی جاتی ہے وہ معدہ میں بحیثیت جسم کے داخل ہوتی ہے بحیثیت معدہ داخل نہیں ہوتی یعنی انجکشن سے جو دوا یا غذا جسم کے اندر داخل کی جاتی ہے خواہ اسکا دخول جسم کے کسی خاص حصے کیلئے ہو یا پورے جسم کے لئے ہو، اسی طرح اسکا دخول مسامات جسم سے ہو یا شرائین واوردہ کے ذریعہ، بہر صورت دوا یا غذا جسم کے اندر پہنچانا مقصود ہوتا ہے خواہ پورے جسم میں پہنچانا مقصود ہو یا جسم کے بعض حصے میں پہنچانا ہو لیکن بہر صورت معدہ کا وہی حکم ہوگا جو پورے جسم کا ہے یعنی جس طرح پورے جسم میں بذریعہ شرائین ومسام کسی چیز کا دخول مفطر صوم نہیں ہے، جسم معدہ میں بھی اس طرح کا دخول مفطر صوم قرار نہیں دیا جائے ہوگا کیونکہ افطار کیلئے جوف معدہ میں کسی چیز کا دخول لازم ہے، اور صورت مسئولہ میں دخول فی جوف معدہ ہے نہیں اس لئے دونوں صورتوں میں یعنی انجکشن خواہ دوائیہ ہو یا غذائیہ روزہ فاسد نہیں ہوگا،

کیونکہ روزہ فاسد اس وقت ہوتا ہے جبکہ دخول فی المعدہ راستہ معتاد سے ہو، یا راستہ غیر معتاد سے ہو مگر بلاواسطہ ہو، انجکشن کے ذریعہ جس دوا یا غذا کا دخول الی الجوف ہوا ہے وہ نہ راستہ معتاد سے ہے اور نہ بلاواسطہ ہے بلکہ مسامات بدن اور شرائین وغیرہ کے واسطے سے ہے اس لئے حکم فساد صوم کا نہ ہونا چاہئے (دیکھئے: شرح النقایہ ۱/۲۱۵)۔

مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں: ڈاکٹروں سے تحقیق کرنے سے نیز تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ انجکشن کے ذریعہ دوا جوف عروق میں پہنچائی جاتی ہے اور خون کے ساتھ شرائین یا اوردہ میں اسکا سریان ہوتا ہے، جوف دماغ یا جوف بطن میں دوا نہیں پہنچتی۔ اور فساد صوم کیلئے منفطر کا جوف دماغ یا جوف بطن میں پہنچنا ضروری ہے۔ مطلقاً کسی عضو کے جوف میں یا عروق (شرائین واوردہ) کے جوف میں پہنچنا نہیں، لہٰذا انجکشن کے ذریعہ سے جو دوا بدن میں پہنچائی جاتی ہے وہ مفسد صوم نہیں ہے (امداد الفتاویٰ ۲/۴۵)۔

فتاویٰ دار العلوم دیوبند میں ہے:

بدائع الصنائع کی عبارت: "وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف والأذن والدبر فوصل إلى الجوف أو الدماغ فسد صومه وأما ما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من غير المخارق الأصلية لا يفسد" کے حوالے سے ہے کہ انجکشن اور ٹیکہ لگوانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے (فتاویٰ دار العلوم دیوبند)۔

مفتی عبد الرشید صاحبؒ رقم طراز ہیں کہ روزہ اس چیز سے فاسد ہوتا ہے جو کسی منفذ کے ذریعہ معدہ یا دماغ میں پہنچ جائے، انجکشن سے دوا بذریعہ منفذ نہیں جاتی بلکہ عروق اور مسامات کے ذریعہ معدہ میں پہنچتی ہے اس لیے انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا (احسن الفتاویٰ، جلد ۴)۔

مفتی محمود صاحبؒ فرماتے ہیں کہ کھانا پینا بدیہی ہے، انجکشن کو کھانا پینا نہیں کہا جاتا۔ رگ کاٹ کر پانی رگوں میں پہنچانے سے جو فائدہ حاصل ہوتا ہے یعنی رگوں کو تر اور سیراب کرنا وہ فائدہ گو پورا نہ سہی لیکن کافی مقدار میں ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے، اس میں غوطہ لگانے،

ایرکنڈیشن میں داخل ہونے، سرسبز وشاداب مقام پر پہنچ جانے سے بھی حاصل ہوتا ہے، سر اور بدن پر تیل کی مالش سے بھی تیل جسم کے اندر پہنچتا ہے اور رگوں میں تراوٹ پیدا ہوتی ہے اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔کمافی الدرمختار وغیرہ (فتاویٰ محمودیہ ۱۰/۱۴۸)۔

مفتی نظام الدین صاحبؒ مفتی دارالعلوم دیوبندفرماتے ہیں کہ عام انجکشن جو رگوں میں یا گوشت میں لگائے جاتے ہیں ان سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، روزہ فاسد صرف اس انجکشن سے ہوتا ہے جس کے ذریعہ غذا یا دوا بعینہ معدہ میں پہنچ جاتے ہیں جیسے پاگل کتے کے کاٹے کا انجکشن۔اس لیے جو انجکشن رگوں اور گوشت میں لگائے جاتے ہیں ان کا لگوانا بالکراہت درست ہے، اور یہی حکم خون اور گلوکوز چڑھوانے کا ہے (نظام الفتاویٰ ۱/۱۳۳)۔

مولانا ظفر احمد تھانویؒ اپنی کتاب امداد الاحکام میں ایک تمہیدی مقدمہ قائم کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ اس تمہید کے بعد طاعونی ٹیکہ کا حکم ظاہر ہے کہ وہ مفسد صوم نہیں ہے (امداد الاحکام ۲/۱۳۲)۔

مذکورہ بالا عبارات اور فتاویٰ سے یہ بات صاف ہوجاتی ہے کہ عام انجکشن سے خواہ وہ گوشت میں لگائے جاتے ہوں یا نسوں میں، اسی طرح خواہ وہ دوا کا کام کرتے ہوں یا غذا کا، اگر دوا بعینہ معدہ میں نہیں پہنچتی تو یقیناً ان سے روزہ فاسد نہ ہونا چاہئے، اور یہی حکم گلوکوز اور خون کا بھی ہوگا۔

۶- احتقان:

پیچھے کے راستے سے دوا اندر پہنچانے میں اولاً یہ دیکھا جائے گا کہ وہ دوا جس کو اندر داخل کیا جارہا ہے اس کے پہنچنے کی مقدار کیا ہے جیسا کہ معروف ہے کہ حقنہ سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا دبر کے راستے داخل ہونے والی ہر شئی حقنہ ہے اور اسی طرح کسی چیز کا دخول فی الدبر ہی حقنہ ہے یا اس میں کچھ تفصیل ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ شرعی لحاظ سے کسی چیز کا مطلقاً دخول فی الدبر حقنہ نہیں ہے بلکہ

اندرون دبر ایک موضع خاص ہے جس کو موضع حقنہ کہتے ہیں جو تقریباً پانچ یا چھ انگل اندر رہتا ہے، اور ضابطہ یہ ہے کہ انتقال ان ادویہ سے ہوتا ہے جو متدہن ہوتی ہے اور ان دواؤں کا موضع حقنہ تک پہنچنا ہوتا ہے اور جب وہ اپنے مقام تک پہنچ جائیں گے تو بوجہ متدہن ہونے کے ان کا آگے بڑھنا یقینی ہوا جو مفسد صوم ہے، لہذا حقنہ مفسد صوم ہوا۔ لیکن اس کے علاوہ اگر کوئی چیز دبر میں داخل کی جائے اور وہ مقام حقنہ سے پہلے ہی رہے وہاں تک نہ پہنچے تو یقیناً روزہ فاسد نہ ہوگا، اسی طرح یہ بھی واضح ہے کہ بواسیری مسے بھی موضع حقنہ سے قبل ہی ہوتے ہیں لہذا ان پر بھی دوا لگانے سے دوا موضع حقنہ تک نہ پہنچے گی اس لئے اس سے روزہ فاسد نہ ہونا چاہئے۔

''قال فی الدر المختار (ولو إصبع مبتلة فسد)قید الشامی بما لو أدخل الإصبع إلى موضع الحقنة'' (شامی ۳/۳۹۵)۔

اور مبتلۃ کی قید سے یہ بات از خود صاف ہوجاتی ہے کہ اگر انگلی خشک ہو اور موضع حقنہ تک بھی پہنچ جائے یا اس کے آگے نکل جائے تو بھی روزہ فاسد نہ ہوگا، جیسا کہ ہندیہ میں ہے:

''ولو أدخل إصبعه من إسته او المرأة فی فرجها لا یفسد هو المختار'' (ہندیہ ۲/۱۰۴)۔

ظاہر ہے کہ معدہ کی جانچ کے لئے جو آلہ داخل کیا جائے گا وہ یقیناً خشک ہوگا، اس طرح اگر وہ موضع حقنہ سے آگے بھی بڑھ جائے تو بھی روزہ فاسد نہ ہوگا، نیز جو آلہ اندر داخل کیا جائے گا اگر وہ موضع حقنہ سے آگے بڑھ کر جوف تک پہنچ بھی رہا ہے لیکن اس کا ایک سرا تو خارج عن الدبر بھی ہوگا اور اس طرح کسی چیز کا دخول مفطر صوم نہیں ہوا کرتا۔

''کما فی الخلاصة و الهندیة و علی هذا لو ابتلع عنبامر بوطا بخیط ثم أخرجه لا یفسد صومه''۔

مولانا ظفر احمد تھانویؒ فرماتے ہیں کہ استنجے میں تری کا اندر پہنچنا اس وقت مفسد صوم ہے جبکہ تری قدر محقنہ پر پہنچ جائے، اس سے کم مقدار میں تری کا اندر پہنچنا مفسد صوم نہیں ہے......(امدادالاحکام ۲/۱۳۹)۔

مولانا عبد الرشید صاحب لکھتے ہیں: بواسیری مسے پر دوا لگانا مفسد نہیں کیونکہ بواسیری مسے موضع حقنہ سے بہت نیچے ہوتے ہیں اور براہ مقعد داخل ہونے والی چیز جب تک موضع حقنہ تک نہ پہنچے مفسد نہیں لہذا مسوں کو پانی سے تر کر کے چڑھانے سے یا مسوں پر دوا لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ کانچ کو تر کر کے چڑھانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ یہ موضع حقنہ تک پہنچ جاتا ہے (احسن الفتاوی)۔

مذکورہ عبارات اور فتاوی سے مستفاد ہوتا ہے کہ پیچھے کے راستے سے اگر کوئی چیز داخل کی جائے خواہ وہ تر ہو یا خشک اگر موضع حقنہ سے نیچے ہی رہتی ہے تو کسی حال میں روزہ فاسد نہ ہوگا، البتہ اگر موضع حقنہ تک یا اس سے آگے پہنچتی ہے تو اگر تر ہے تو روزہ فاسد، اور اگر تر نہیں تو اگر وہ آگے بڑھ کر معدہ میں داخل ہو جائے اور اس کا کوئی حصہ خارج میں نہ رہے تو روزہ فاسد ہو جائے گا ورنہ نہیں۔

بواسیری مسے چونکہ موضع حقنہ سے نیچے ہی ہوتے ہیں، اس لئے اس پر مرہم اور دوا رکھنے سے روزہ فاسد نہ ہوگا۔

۷- عورت کی فرج داخل میں اگر کوئی چیز داخل کی جائے اور وہ تر ہو تو روزہ فاسد ہوگا، اور اگر تر نہیں ہے تو اگر ایک مرتبہ داخل کر کے پھر کھینچ کر پھر داخل کیا گیا تو فساد صوم کا حکم ہوگا، اور اگر خشک شی فرج میں داخل ہو مثلاً آلات رحم وغیرہ تو اگر وہ مکمل فرج داخل کے اندر کر دیئے جائیں تو فساد صوم کا حکم ہوگا، اور اگر ان کا کچھ حصہ فرج خارج میں بھی رہے تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔ البتہ فرج خارج میں خواہ جامد شی رکھی جائے خواہ تر اگر فرج داخل میں نہ پہنچے تو روزہ فاسد نہ ہوگا (دیکھئے: مراقی الفلاح، ۳۹۴)۔

☆☆☆

روزہ کو توڑنے والی چیزیں

مولانا محمد عثمان ☆

مفطراتِ صوم:

مفطرات صوم کل تین ہیں: (۱) اکل (۲) شرب (۳) جماع۔

اور ان میں سے ہر ایک کی تین تین صورتیں ہیں: (۱) صورۃً ومعنیً (۲) فقط صورۃً (۳) فقط معنیً۔

۱-صورۃً ومعنیً: اس کا مطلب یہ ہے کہ منھ کے راستہ سے پیٹ تک ایسی چیز پہنچائی جائے جس سے غذائیت ودوائیت مقصود ہو۔یعنی اس کو عادۃً غذا یا دوا یا تلذذ کے قصد سے نوش کیا جاتا ہو، اور جماع صورۃً ومعنیً کا مطلب یہ ہے کہ انسان کی شرمگاہ کسی زندہ انسان کی شرمگاہ میں داخل کی جائے۔

۲-فقط صورۃً: اس کا مطلب یہ ہے کہ منافذ کے راستہ سے جوف تک کوئی چیز پہنچائی جائے خواہ اس سے غذائیت ودوائیت حاصل ہو یا نہ ہو۔

۳-فقط معنیً: اس کا مطلب یہ ہے کہ منافذ کے راستہ سے جوف تک کسی ایسی چیز کا پہنچ جانا جس سے غذائیت ودوائیت حاصل ہو۔ اور جماع کا مطلب یہ ہے کہ شہوت کو انسانی شرمگاہ کے علاوہ کسی اور محل میں مباشرت کے ذریعہ پورا کیا جائے (دیکھئے: بدائع الصنائع ۲/ ۲۳۷، ۲۴۲، ۲۵۲، حاشیہ تبیین الحقائق ۱/ ۳۲۹، فتح القدیر ۲/ ۳۴۲، شامی ۳/ ۳۷۲، ۳۸۶)۔

☆ مدرسہ ریاض العلوم گوریٰنی جونپور۔

مفطراتِ صوم کے شرائط:

مفطراتِ صوم کی کل چار شرط ہیں:

(۱)وصول یا ایصال (۲) منافذ (۳) جوف (۴) استقرار۔

۱-وصول یا ایصال:

جوف تک کسی ایسی چیز کے وصول یا ایصال سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے۔جس سے احتراز کرنا ممکن ہو،لہذا ثابت ہوا کہ جن چیزوں سے احتراز ممکن نہیں ہے ان کے اندر چلے جانے سے روزہ فاسد نہ ہوگا، جیسے دھواں،غبار وغیرہ۔

اور جن چیزوں سے احتراز ممکن ہے اس کی دو قسمیں ہیں:

۱-صالح للبدن، ۲-غیر صالح للبدن۔

۱-صالح للبدن: اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اشیاء جن کو لوگ غذاءً یا دواءً یا تلذذ کے قصد سے استعمال کرتے ہوں۔

۲-غیر صالح للبدن: اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اشیاء جن کو لوگ غذاءً یا دواءً یا تلذذ کے قصد سے استعمال نہ کرتے ہوں۔

جوف تک پہنچنے والی چیز اگر صالح للبدن ہے تو خواہ منھ کے راستے سے پہنچے یا اور کسی فطری راستے سے،تو چونکہ افطار کا معنی حاصل ہے لہذا یہ مفسد ہے۔اور اگر وہ ایسی چیز ہے جو غیر صالح للبدن ہے تو مفسد اور غیر مفسد ہونے میں اختلاف ہے،جیسے تیر برچھے کا پیٹ میں پہنچنا۔

بہر حال اگر ان چیزوں کو بالقصد داخل کیا جائے تو اگر چہ وہ غیر صالح للبدن ہیں پھر بھی مفسد ہیں جیسے کنکر پتھر وغیرہ کا چبانا،لکڑی یا اصبع مبلولہ وغیرہ کا شرمگاہ میں داخل کرنا، کیونکہ اس صورت میں بھی صورۃً افطار موجود ہے اگر چہ معنی نہیں ہے۔

خلاصہ: ’’ایصال‘‘ بہر صورت مفسد ہے، اور ’’وصول‘‘ بشرط صالح للبدن مفسد ہے،اور ’’إيصال الماء إلى الأذن‘‘ میں اختلاف ہے۔اور تصحیحات مختلف ہیں۔لہذا احوط

فساد اور اوسع عدم فساد ہے (امداد الفتاوی ۲/ ۱۴۸، شامی ۳/ ۳۶۷)۔

۲۔ فطری منافذ:

فطری منافذ کل پانچ ہیں: (۱) منہ (۲) ناک (۳) کان (۴) مقعد (۵) فرج۔

یہ پانچوں منافذ ائمہ احناف کے نزدیک متفق علیہ ہیں۔ البتہ مرد کی اگلی شرمگاہ منفذ ہے یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے۔ اس کے متعلق حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ بیان فرماتے ہیں کہ مرد کی پیشاب گاہ کے اندر دوا یا تیل وغیرہ چڑھانے سے بالاتفاق ائمہ ثلاثہ کے نزدیک روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

”كما صرّح به الشامي حيث قال وأفاد أنه لو ألقى في قصبة الذكر لايفسد اتفاقاً ولا شك في ذلك“ (شامی ۲/ ۱۰۳، ومثلہ فی الخلاصۃ: ۱/ ۲۵۳)۔

اگر دوا مثانہ تک پہنچ جائے تب بھی طرفین کے نزدیک مفسد نہیں ہے۔ اور حضرت امام ابو یوسف جو مثانہ میں پہنچ جانے پر مفسد قرار دیتے ہیں وہ بھی اس بنا پر کہ ان کو معلوم ہوا کہ مثانہ اور معدہ کے درمیان منفذ ہے، جس سے دوا معدہ میں پہنچ جاتی ہے۔ ورنہ نفس مثانہ میں پہنچنے کو وہ بھی مفسد نہیں قرار دیتے ہیں، اسی لئے صاحب ہدایہ نے اس اختلاف کے متعلق فرمایا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ طرفین اور امام ابو یوسفؒ کا اس میں اختلاف ہے کہ جوف اور مثانہ کے درمیان منفذ صالح للوصول الی الجوف ہے، یا نہیں حضرات طرفین کے نزدیک منفذ نہیں اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک منفذ ہے۔ لیکن اس کا تعلق فقہی امور سے نہیں، لہذا اگر اب جدید طبی تحقیق سے یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ ان کے درمیان منفذ صالح للوصول الی لجوف نہیں ہے تو روزہ بالاتفاق فاسد نہیں ہوگا، اور اگر منفذ ہونے کا قطعی علم ہو جائے تو بالاتفاق روزہ فاسد ہو جائے گا، ورنہ اختلاف علی حالہ باقی رہے گا، یعنی امام ابو یوسفؒ کے نزدیک مثانہ میں دوا پہنچانے سے فسادِ صوم کا حکم عائد ہوگا، اور حضرات طرفین کے نزدیک عدم فساد کا۔ لہذا معلوم ہوا کہ دوا وغیرہ پہنچنے کا تحقیقی حکم تشریح الاعضاء پر مبنی ہے (دیکھئے: جواہر الفقہ ۵/ ۱۵۴، فتح القدیر ۲/ ۳۴۴)۔

غیر فطری منافذ:

حضرات فقہاء نے مذکورہ فطری منافذ کے علاوہ دو غیر فطری منافذ کا بھی ذکر کیا ہے:

(۱) جائفہ وہ زخم جو جوف تک پہنچ جائے، (۲) آمہ وہ زخم جو دماغ تک پہنچ جائے۔

ان دونوں زخموں سے پہنچنے والی دوا وغیرہ کے سلسلہ میں امام صاحب اور حضرات صاحبین کے درمیان اختلاف ہے۔ صاحبین کے نزدیک ان زخموں سے دوا وغیرہ کا جوف تک پہنچنا چونکہ مشکوک ہے، اور کوئی حکم شک وشبہ پر نہیں لگایا جائے گا۔ اور امام صاحب کے نزدیک یہ دونوں زخم چونکہ منافذ کی طرح سے وصول الی الجوف کے سبب ہیں اور جب سبب ظاہر موجود ہو اور مسبب مخفی ہو تو سبب ظاہر پر حکم لگا دیا جاتا ہے، لہذا امام صاحب کے نزدیک ظاہر پر مدار رکھتے ہوئے ان منافذ سے سیال دواؤں کو واصل الی الجوف مان لیا جائے گا۔ لیکن خشک دواؤں کو ان منافذ سے واصل الی الجوف نہیں مانا جائے گا۔ لیکن یہ اختلاف حقیقت میں تر وخشک دواؤں کا نہیں ہے بلکہ بناء اختلاف واصل الی الجوف ہونے اور نہ ہونے کا ہے، لہذا اگر ان منافذ ہی سے چاہے خشک دوائیں پہنچیں چاہے تر بہر صورت مفسد صوم ہیں، اور اگر نہ پہنچیں تو مفسد نہیں چاہے خشک دوا ہو یا تر (شامی ۳/۳۶۷، فتح القدیر مع عنایہ ۲/۳۴۳)۔

۳-جوف:

حضرات فقہاء کے نزدیک جوف انسان سے مراد بدن کا ہر وہ حصہ ہے جس کو شریعت باطن کا حکم دیتی ہے۔ لہذا منہ میں حلق سے اور ناک میں خیشوم کے اوپر سے لے کر موضع حقنہ اور فرج داخل تک کا حصہ جوف ہے، اور موضع حقنہ کے نیچے اور فرج خارج اور منہ میں حلق تک اور ناک میں خیشوم تک شرعاً جوف نہیں ہے، کیونکہ اگر منفذ اور جوف کے درمیان کوئی حاجز اور مانع موجود نہیں ہے مثلاً فرج داخل اور موضع حقنہ تو شرعاً ان منافذ کا حکم جوف ہی کا حکم ہوگا۔ اور اگر مانع اور حاجز موجود ہے تو اس کو جوف کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ جیسے قصبۂ ذکر، منہ اور ناک میں جوف اور منافذ کے درمیان اگر چہ حاجز موجود نہیں ہے لیکن چونکہ شریعت نے ان کو باب صوم میں

خارج بدن کا حکم دیا ہے اس لئے ان کو جوف کا حکم نہیں ملے گا۔ لہذا اگر دوا وغیرہ حلق سے نیچے اور خیشوم سے اوپر، اور فرج داخل وموضع حقنہ تک پہنچ جائے تو ان کو واصل الی الجوف مان کر فساد صوم کا حکم عائد کیا جائے گا۔

تنبیہ: حضرات فقہاء جوف کی دو قسمیں بیان کرتے ہیں: (۱) جوف بطن (۲) جوف راس (دماغ) لیکن درحقیقت دونوں الگ الگ مراد نہیں کیونکہ جوف راس سے جوف بطن تک منافذ اصلیہ موجود ہیں لہذا جوف راس بھی جوف بطن ہی کا ایک حصہ ہوگا (کما قالہ الفقہاء)۔ نیز ترمذی وغیرہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جوف راس تک پہنچنے والی چیز مفسد صوم ہے۔ لہذا اگر بالفرض مان لیا جائے کہ راس میں جوف موجود نہیں یا راس اور جوف کے درمیان منافذ موجود نہیں تو بھی نص کی وجہ سے فساد صوم کا حکم عائد ہوگا (تفصیل کے لئے دیکھئے: معارف السنن ۵/ ۵۱۰)۔

''والجوف هو الباطن سواء كان مما يحيل الغذاء أو الدواء، اى يغيرهما كالبطن والأمعاء أم كان مما يحيل الدواء كباطن الرأس والأذن أم كان مما لايحيل شيئاً كباطن الحلق'' (الموسوعۃ الفقہیہ ۲۸/ ۳۰)۔

''قال في البحر: والتحقيق أن بين جوف الرأس وجوف المعدة منفذاً أصلياً فما وصل إلى جوف الرأس يصل إلى جوف البطن'' (شامی ۳/ ۳۷۶ مطبوعہ زکریا، بدائع ۲/ ۲۴۳، الموسوعۃ ۲۸/ ۳۸، نیز دیکھئے: شامی ۳/ ۳۹۶، بدائع ۲/ ۲۴۳)۔

۴- استقرار:

اس کا مطلب یہ ہے کہ جوف تک پہنچنے والی چیز اس میں اس طرح چھپ جائے کہ اس کا یا اس سے ملی ہوئی چیز کا کوئی حصہ خارج از جوف نہ رہے۔ لہذا اگر اس کا یا اس سے ملی ہوئی چیز کا سرا جوف سے باہر ہو تو شرعاً استقرار نہیں مانا جائے گا، اس طرح سے پہنچنا مفسد بھی نہیں ہوگا بشرطیکہ جوف میں پہنچنے والی چیز کے اجزاء وغیرہ جوف میں نہ رہ جائیں مثلاً دھاگے وغیرہ میں باندھ کر گوشت کا کوئی ٹکڑا وغیرہ نگلنا اور اس کو باہر کھینچ لینا، اگر پورا گوشت صحیح سالم نکل آئے تو وہ

مفسد صوم نہیں ہے، اس کی تصریح تمام کتب فقہ میں موجود ہے۔

''في ردالمحتار: دخل في الجوف إن غاب فيه فسد وهو المراد بالاستقرار وإن لم يغب بل بقى طرف منه في الخارج أو كان متصلاً بشيء خارج لايفسد لعدم استقراره'' (شامی ۳/۳۶۹، بدائع ۲/۲۴۴)۔

خلاصہ: مذکورہ بالا شرائط اربعہ'' (۱) ایصال یا وصول مغذی (۲) منافذ (۳) جوف (۴) استقرار کا ایک ساتھ پایا جانا فساد صوم کے لئے شرط ہے، لہذا اگر ان شرائط میں سے کوئی شرط موجود نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

جزئیات مسئولہ کے جوابات:

۱- زبان کے نیچے رکھی جانے والی دواؤں کے ذرات اگر حلق کے نیچے نہ پہنچنے پائیں تو روزہ فاسد نہیں ہوگا (امداد الفتاوی ۲/۱۳۷)، ''لعدم الوصول إلى الجوف بالمنافذ وهذا هو شرط لفساد الصوم. وفي الشامية. والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ'' (شامی ۳/۳۶۷)، وفيه: أما الواصل إلى الحلق من المسام فالظاهر أنه مثل الريق فلا يفطر وإن وجد طعمه في جميع فمه. تأمل'' (شامی ۳/۳۷۸)۔

۲- حلق بھی حکماً جوف میں داخل ہے۔ لہذا انہیلر وغیرہ سے روزہ فاسد ہوجائے گا۔ اگرچہ دوا معدہ میں نہ پہنچے۔

''في الدر: أو دخل حلقه مطر أو ثلج، بنفسه لإمكان التحرز عنه بضم فمه. وفي الرد: اعتبر في الخانية الوصول إلى الحلق'' (شامی ۳/۳۷۸)۔

''وفي الموسوعة الفقهية: والجوف هو الباطن سواءً كان مما يحيل........ أم كان مما لايحيل شيئاً كباطن الحلق'' (الموسوعۃ الفقہیہ ۲۸/۳۰، خیر الفتاویٰ ۴/۹۸)۔

۳- بھاپ کو بالقصد اندر داخل کرنا خواہ منہ کے راستہ سے ہو یا ناک کے راستہ سے ہو مفسد

صوم ہے (امداد الفتاویٰ ۲/۱۳۹)۔

''في الدر: لو أدخل حلقه الدخان أفطر أى دخان كان ولو عوداً أو عنبراً لوذاكراً لإمكان التحرز عنه. وفي الرد: بأى صورة كان الإدخال حتى لو تبخر ببخور فآواه إلى نفسه واشتمه ذاكراً لصومه أفطر لإمكان التحرز عنه وهذا مما يغفل عنه كثير من الناس'' (شامی ۳/۳۶۶)۔

۴- اس میں کوئی تفصیل نہیں، انجکشن خواہ رگ میں لگوایا جائے یا گوشت میں مفسد صوم نہیں، لیکن بلا کسی عذر شدید کے ایسا انجکشن یا گلوکوز لگوانا جس سے بھوک و پیاس کا احساس باقی نہ رہے اور مقصدِ صوم فوت ہوجائے کراہت سے خالی نہیں (امداد الفتاوی ۲/۱۴۴، فتاوی دارالعلوم ۶/۴۰۸، فتاوی رحیمیہ ۷/۲۵۷)۔

''والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ، للاتفاق على أن من اغتسل في ماء فوجد برده في باطنه أنه لايفطر'' (شامی ۳/۳۶۷)۔

۵- اس سے بھی روزہ فاسد نہ ہوگا، اور اس کا بھی حکم وہی ہے جو انجکشن لگوانے کا ہے۔

۶- الف: موضع حقنہ کو حضرات فقہاء نے جوف کا حکم دیا ہے۔ اور وہاں تک پہنچنے والی ہر دوا وغیرہ کو مفسد مانا ہے جس کی صحیح تعیین اطباء ہی کرسکتے ہیں، لہذا جو دوا وغیرہ موضع حقنہ تک پہنچ جائے وہ مفسدِ صوم ہے (فتاوی دارالعلوم ۶/۳۶۹)۔

''إن الدبر والفرج الداخل من الجوف إذ لاحاجز بينهما وبينه فهما في حكمه (شامی ۳/۳۷۳) في الدر: أو أدخل عوداً ونحوه في مقعدته وطرفه خارج وإن غيبه فسد، وكذا لو ابتلع خشبة أو خيطاً ولو فيه لقمة مربوطة إلا أن ينفصل منها شيء، ومفاده أن استقرار الداخل في الجوف شرط للفساد. بدائع، أو أدخل إصبعه اليابسة فيه أى دبره أو فرجها لم يفسد، ولو مبتلة فسد، ولو أدخلت قطنة إن غابت فسد وإن بقي طرفها في فرجها الخارج لا، ولو بالغ

في الاستنجاء حتی بلغ موضع الحقنة فسد'' (ردالمحتار مع الدرالمختار ۳/ ۳۶۹)۔

(ب) بواسیری مسّے چونکہ موضع حقنہ سے بہت نیچے ہوتے ہیں اس لئے ان پر دوا وغیر ہ لگانا مفسدِ صوم نہیں ہے (احسن الفتاوی ۴/ ۴۴۰، حاشیہ امدادالفتاوی ۲/ ۱۵۰، مفتی محمد شفیع صاحبؒ)۔

(ج) جو آلات معدہ کی جانچ کے لئے اندر داخل کئے جاتے ہیں اگر ان پر کوئی سیال وتر دوا لگی ہو تو اس کا مفسدِ صوم ہونا مصرح ہے۔ کالإصبع المبلولة والمدهونة اور اگر خشک دوا لگی ہو تو اس میں اعتبار دوا کے وصول إلی موضع حقنہ وعدم وصول إلی موضع حقنہ کا ہے۔ لہذا اگر آلہ کے اوپر لگی خشک دوا موضع حقنہ تک پہنچ جائے تو مفسدِ صوم ہے۔ ورنہ نہیں لعدم الوصول إلی الجوف۔ اور اگر آلہ پر کوئی دوا نہ لگی ہو تو آلہ کا داخل کرنا مفسدِ صوم نہیں لعدم الاستقرار۔

''المعتبر حقيقة الوصول، حتی لو علم وصول اليابس أفسد أو عدم وصول الطري لم يفسد'' (شامی ۳/ ۳۷۶)۔

۷ - الف: مرد کا قصبہ ذکر اور عورت کا فرج خارج حضرات فقہاء کے نزدیک جوف نہیں، لہذا مرد کے قصبہ ذکر میں کوئی دواڈالنا اسی طرح عورت کے فرج خارج میں کوئی ایسی دواڈالنا جو فرج داخل تک بالکل نہ پہنچے مفسدِ صوم نہیں۔ نیز بغیر کسی دوا وغیرہ کے صرف نلکی وغیرہ مثانہ یا رحم تک پہنچانا بھی مفسد نہیں۔

''بخلاف قصبة الذكر فإن المثانة لامنفذ لها علی قولهما، وعلی قول أبي يوسف: وإن كان لها منفذ إلی الجوف إلا أن المنفذ الآخر المتصل بالقصبة منطبق لاينفتح إلا عند خروج البول فلم يعط للقصبة حكم الجوف'' (شامی ۳/ ۳۷۲)۔

(ب) مثانہ بذات خود جوف نہیں، لیکن مثانہ اور جوف کے درمیان منفذِ صالح للوصول إلی الجوف ہے یا نہیں؟ یہ حضرات فقہاء کے یہاں مختلف فیہ ہے، اسی لئے اس کا

حکم بھی مختلف فیہ ہے۔ البتہ یہ اختلاف فقہی نہیں بلکہ طبی ہے۔ لہذا اگر آج کی جدید طبی تحقیق میں مثانہ اور جوف کے درمیان **منفذ صالح للوصول إلی الجوف** کا ہونا متحقق ہوگیا ہو تو مثانہ کا وہی حکم ہوگا جو فرجِ داخل اور موضعِ حقنہ کا ہے، یعنی اگر کوئی دوا وغیرہ مثانہ تک پہنچائی جائے گی تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔ اور اگر اور مثانہ جوف کے درمیان **منفذ صالح للوصول إلی الجوف** کا نہ ہونا متحقق ہوگیا ہے تو اس کا حکم بھی قصبہ ذکر کا ہوگا، یعنی اس میں دوا وغیرہ کا پہنچانا اور پہنچنا مفسد نہیں۔ عورت اور مرد کے مثانہ کے حکم میں **من حیث المثانۃ** کوئی فرق نہیں۔ البتہ اگر عورت کے مثانہ میں کوئی نلکی یا دوا کے پہنچاتے وقت دوا کے ذرات و اجزاء فرج داخل میں چلے جائیں تو اس کا روزہ فاسد ہوجائے گا (دیکھئے: فتح القدیر ۲/ ۳۴۴)۔

(ج) عورت کے فرجِ داخل کو فقہاء نے جوف کا حکم دیا ہے، لہذا اس میں کوئی سیال دوا وغیرہ ڈالنا، اسی طرح جامد دوا ایسے طریقہ سے رکھنا کہ اس میں بالکل چھپ جائے، اس دوا یا اس سے متعلق چیز کا سر فرج داخل سے باہر نہ رہے تو یہ مفسد صوم ہے۔ نیز اگر دوا یا اس سے متعلق چیز کا سرا باہر رہے، لیکن دوا کے اجزاء فرج میں چلے جائیں تو بھی روزہ فاسد ہوجائے گا۔ البتہ دوا یا اس سے متعلق چیز کا کچھ حصہ باہر ہو اور دوا کے اجزاء بھی فرج کے اندر نہ جائیں تو روزہ فاسد نہیں ہوگا (دیکھئے: رد المحتار ۳/ ۳۶۹، فتح القدیر ۲/ ۳۴۴)۔

☆☆☆

صوم اور مفطرات صوم

مولانا منور سلطان ندوی ☆

۱- امراض قلب سے متعلق بعض دوائیں جنھیں نگلا نہیں جاتا بلکہ زبان کے نیچے دبا کر رکھا جاتا ہے، اگر اس کے اجزاء کو نگلنے سے بچا جائے تو اس سے روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ لیکن اگر اس کے اجزاء اندر داخل ہو گئے تو پھر اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ فقہ کی اکثر کتابوں میں مذکور ہے کہ روزہ کی حالت میں بلا عذر رکھانا یا چکھنا، یا چبانا مکروہ ہے، اور عذر کے ساتھ مکروہ نہیں۔ اس طرح فقہاء نے بعض صورتیں ذکر کی ہیں جن میں سے یہ ہے کہ کوئی چیز منہ میں موجود ہے، اس کو چوسا بھی گیا، مگر اس سے روزہ پر اثر نہیں پڑتا۔ علامہ حصکفی ''علک'' (گوند) چبانے سے متعلق لکھتے ہیں:

''وكره مضغ علك أبيض ممضوغ ملتئم وإلا فيفطر'' (درمختار مع الرد ۳/ ۳۹۰)۔

(اور سفید چبایا ہوا ملائم گوند (یا اس جیسی چیز) کا چبانا فقہاء کے نزدیک مکروہ ہے، ورنہ بصورت دیگر روزہ ختم کر دے گا)۔

فتاوی ولوالجیہ میں اس کی ایک اور مثال ملتی ہے جو زیادہ واضح ہے:

''الصائم إذا غسل الهليلجة اليابسة وجعل يمضغها ولا تدخل عينها في جوفه لايفسد صومه لأنه لم يدخل عينه في جوفه والفطر مما دخل ولو فعل

☆ دار الافتاء دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔

هذا بالغا فيه يفسد صومه لأنه يدخل عينه في جوفه" (الفتاوی الولوالجیہ ۱/ ۱۴۸)۔

امام نووی نے "علک" والی مثال کی مزید وضاحت کی ہے کہ اس سے پیدا ہونے والا تھوک اندر داخل ہوجائے یا اس کا مزہ بھی داخل ہوجائے تب بھی یہ مفسد صوم نہیں ہے جب تک کہ اس کے اجزاء نہ داخل ہوجائیں، اور اسے جمہور علماء کا مسلک بتایا ہے (دیکھئے: المجموع شرح المہذب ۶/ ۲۵۵)۔

انٹرنیشنل اسلامی فقہ اکیڈمی جدہ کی تجویز بھی یہی ہے (دیکھئے: انٹرنیشنل اسلامک فقہ اکیڈمی جدہ کے شرعی فیصلے، مترجم: مولانا ڈاکٹر فہیم اختر ندوی ص/ ۲۸۲)۔

مولانا تھانویؒ نے بھی دانت کے درد کی دوا کو منہ میں رکھنے کو مفسد نہیں لکھا ہے، حتی کہ اندر حلق میں نہ چلا جائے (امداد الفتاوی، جدید مبوب ۲/ ۱۳۷)۔

منہ میں تمباکو کا سفوف رکھنے سے متعلق اسی طرح کا فتوی مولانا ظفر احمد تھانوی کا بھی ہے (امداد الاحکام ۳/ ۱۴۸)۔

مذکورہ بالا عبارتوں سے واضح ہوجاتا ہے کہ محض منہ میں کسی چیز کو رکھنا یا اس کو چبانا، اور چوسنا مفسد صوم نہیں ہے، لیکن بے عذر ایسا کرنا کراہت سے خالی نہیں ہوگا۔ لیکن اس کے اجزاء اگر اندر داخل ہوتے ہیں تو اس سے ورزہ ٹوٹ جائے گا، مذکورہ سوال میں یہی صورت پائی جاتی ہے، لہذا اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

۲- انہیلر میں جو گیس ہوتی ہے وہ دوا کی ترقی یافتہ شکل ہے، نیز اس میں دوا کے ذرات یا سفوف بھی ہوتے ہیں جو فطری منفذ یعنی منہ سے داخل کئے جاتے ہیں۔ فقہاء نے کھانے، پینے میں معروف طریقہ کے علاوہ ظاہری کھانے اور معنوی کھانے سب کو شامل کیا ہے (دیکھئے: بدائع الصنائع ۲/ ۲۲۷)، اسی طرح دھواں سے متعلق مسئلہ ہے کہ قصداً دھواں اندر داخل کیا جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، درمختار میں ہے:

"ومفاده أنه لو أدخل حلقه الدخان أفطر أي دخان كان ولو عوداً أو عنبراً لو ذاكراً لإمكان التحرز عنه" (۳/ ۳۶۶)۔

روزہ کی حالت میں مطلق دوا لینے کو بھی فقہاء نے مفسد قرار دیا ہے۔اور انہیلر بھی دوا ہے۔فتاوی ہندیہ میں ہے:

''إذا أکل متعمداً ما یتغذی به أو یتداوی به یلزم علیه الکفارة وهذا إذا کان مما یوکل للغذاء أو للدواء'' (الفتاوی الہندیہ ۱/۳۸۶)۔

نیز اس گیس یا ہوا کو خوشبو پر قیاس کرنا بھی درست نہیں ہوگا، علامہ شامی نے دھواں لینے اور خوشبو سونگھنے کے درمیان فرق کیا ہے۔وہ تحریر فرماتے ہیں:

''ولایتوهم أنه کشم الورد وماءه والمسک لوضوح الفرق بین هواء طیب بریح المسک وشبهه وبین جوهر دخان وصل إلی جوفه بفعله'' (ردالمحتار ۳/۳۶۶)۔

اب رہی بات اس کی کہ انہیلر کی ہوا اور دوا پیٹ کے بجائے پھیپھڑے میں جاتی ہے تو میرے ناقص خیال میں اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا، کیونکہ سگریٹ وغیرہ کا دھواں بھی پیٹ تک پہنچتا ہے، بلکہ پھیپھڑے تک، مگر اس کا مفسد ہونا متعین ہے۔

۳- بھاپ کے ذریعہ جو دوائیں لی جاتی ہیں اس میں بھی دوا گیس کی شکل میں ناک یا منہ کے راستے سے اندر پہنچتی ہے اور اس کا اثر ہوتا ہے۔یہ مسئلہ بھی دھواں کی طرح ہے۔اور اس سے متعلق فقہاء کی عبارتیں اوپر گزر چکی ہیں، ''بخور'' سے متعلق علامہ شامی لکھتے ہیں:

''قوله إنه لو أدخل حلقه الدخان اي بأي صورة کان الإدخال حتی لو تبخر ببخور فآواه إلی نفسه أو اشتمه ذاکراً لصومه أفطر لإمکان التحرز عنه وهذا مما یغفل عنه کثیر من الناس'' (ردالمحتار ۳/۳۹۶)۔

لہذا بھاپ لینے کے لئے پرانا طریقہ استعمال کیا یا جدید طریقہ پر بہرصورت اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔البتہ بھول کر ایسا عمل کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا جیسا کہ فقہی عبارتوں سے واضح وظاہر ہے۔

۴- غیر فطری منفذ سے کوئی چیز اندر داخل کی جائے اور وہ پیٹ یا دماغ تک پہنچ جائے تب اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، ورنہ نہیں، فقہاء نے آمہ (سر کے زخم) اور جائفہ (پیٹ کا زخم) زخموں میں دوا ڈالنے کو مفسد قرار دیا ہے کہ اس کے ذریعہ دوا دماغ یا پیٹ تک پہنچ جاتی ہے۔ اس کے علاوہ کے زخموں میں دوا ڈالنے سے دوا پیٹ یا دماغ تک نہیں پہنچتی۔ اس بنیاد پر صرف آمہ اور جائفہ میں دوا ڈالنا ہی مفسد صوم ہے۔

جب کہ انجکشن کے ذریعہ جو دوا جسم میں داخل کی جاتی ہے وہ رگوں، پٹھوں یا گوشت کے ذریعہ بدن میں پہنچتی ہے۔ اور پھر وہاں سے پورے جسم میں پھیلتی ہے۔ اس لئے انجکشن خواہ رگوں میں لگائے جائیں یا جلد میں یا پٹھوں میں، بہر صورت اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، البتہ بہتر یہ ہے کہ اگر انجکشن لینا ضروری نہ ہو تو اس کو شام تک مؤخر کر لے، اسلامی فقہ اکیڈمی جدہ میں اس مسئلہ پر بحث و تحقیق ہو چکی ہے۔ اور اس کی تجویز بھی یہی ہے (شرعی فیصلے رص ۲۸۲)، عام معاصر فقہاء کی رائے بھی یہی ہے۔ ان میں سے اکثر حضرات نے مذکورہ بالا طریقہ پر استدلال کیا ہے۔ معروف فقیہ علامہ قرضاوی نے اس مسئلہ پر اس طرح استدلال کیا ہے کہ انجکشن لینے کو نہ عرفاً کھانا پینا کہتے ہیں اور نہ لغۃً، جبکہ کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی بھی یہی رائے ہے، البتہ انھوں نے استدلال کیا ہے کہ روزہ دین کے بنیادی ارکان میں سے ہے۔ اس سے متعلق معلومات کی ضرورت ہر عام وخاص کو ہے، لہذا اگر کھانے پینے اور جماع کے معروف طریقہ کے علاوہ کسی چیز سے روزہ ٹوٹتا تو آپ ﷺ اس کی وضاحت فرماتے۔ مگر احادیث کی ذخیرہ میں اس سے متعلق کوئی صحیح تو کیا مرسل اور ضعیف روایت بھی نہیں ملتی (فتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیہ ۲۵ر ۲۳۴)۔

جبکہ دوسری رائے یہ ہے کہ ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا، اور محتاط قول یہی ہے، ادارۃ الاوقاف والبحوث، دبئی کا فتوی بھی یہی ہے (فتاوی شرعیہ رص ۳۸)۔

معاصر فقیہ شیخ صالح بن فوزان کی بھی یہی رائے ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

''وأخذ المغذي عن طريق الوريد وحقن الدم في الصائم كله يفسد الصوم لأنه تغذية له ومن ذلک أيضا حقن الصائم بالإبرة المغذية لأنها تقوم مقام الطعام وذلک يفسد الصوم، أما الإبرة غير المغذية فينبغي للصائم أن يتجنبها محافظة على صيامه، ولقوله عليه السلام دع مايريبک إلى مالايريبک ويؤخرها إلى الليل'' (الملخص الفقہی رص ۲۷۶)۔

رگوں کے ذریعہ طاقت والی دوا لینے اور خون چڑھانے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے، اس لئے کہ یہ روزہ دار کے حق میں غذا کے مانند ہیں، اسی طرح انجکشن کے ذریعہ طاقت کی دوائی لینا روزہ کے لئے مفسد ہے۔ کیونکہ یہ کھانے کے قائم مقام ہوجاتا ہے۔بغیر طاقت والے انجکشن لینے سے بھی بچنا چاہئے اور اس کو رات کے لئے مؤخر کرنا چاہئے، یہ دوسرا قول احتیاط پر مبنی ہے۔ اور اسی کے مطابق فتوی دیا جانا چاہئے، ورنہ روزہ کے مقاصد فوت ہوجائیں گے۔

۵- گلوکوز چڑھانے کا وہی حکم ہوگا جو طاقت پہنچانے والی انجکشن لینے کا ہے، کیونکہ اس کے ذریعہ بدن کو قوت ملتی ہے۔ اور جب مریض غذا کو قبول کرنے کی صلاحیت کو کھودے تو انسانی جسم میں غذا گلوکوز کے ذریعہ پہنچائی جاتی ہے۔لہذا گلوکوز اگر مرض کی وجہ سے لے رہا ہے تو یہ دوا کے حکم میں ہوگا، اور اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ ورنہ عام حالت میں بلاعذر گلوکوز لینے سے روزہ فاسد ہوجائے گا۔

۶- الف: پیچھے کے راستے سے اندر دوا پہنچانے کو حقنہ یا احتقان کہا جاتا ہے۔ یہ علاج کا بہت پرانا طریقہ ہے، پیچھے کا راستہ بھی پیٹ تک پہنچانے کا منفذ ہے۔ اس لئے اس راستے سے دوائیں اندر داخل کرنے کی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا۔ جمہور علماء کی یہی رائے ہے (دیکھئے: المجموع شرح المہذب ۶/ ۳۲۰، ہدایہ مع فتح القدیر ۳/ ۲۴۵)۔

اس صورت میں سیال اور غیر سیال کا فرق نہیں ہوگا۔ کیونکہ پیٹ تک پہنچنا مفسد ہے، خواہ پہنچنے والی شئی سیال ہو یا غیر سیال۔ فقہاء نے حقنہ کو مطلق مفسد قرار دیا ہے۔ سیال کی قید نہیں

لگائی ہے، جس سے واضح ہوتا ہے کہ سیال اور غیر سیال دونوں یکساں ہیں۔ صرف امام مالکؒ کے نزدیک سیال کی قید ہے (دیکھئے: الموسوعۃ الفقہیہ ۲/۸۲، مادۂ احتقان)۔

(ب) بواسیر کے بیرونی مسّوں پر دوا یا مرہم لگانے سے روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اندرونی مسّوں پر مرہم لگایا اور یہ مرہم حقنہ کی جگہ تک پہنچ گیا تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ علامہ شامی لکھتے ہیں:

''قوله: ولو مبتلة فسد لبقاء شيء من البلة في الداخل وهذا لو أدخل الإصبع إلى موضع الحقنة مما يعلم كما بعد ومحله إذا كان ذاكراً للصوم وإلا فلا فساد'' (ردالمحتار ۳/۳۶۹)۔

بواسیر کے اندرونی مسوں پر مرہم لگانے کی صورت میں اگر حقنہ کی جگہ تک پہنچ جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، جیسا کہ علامہ شامی نے وضاحت کی ہے، لیکن مولانا ظفر احمد عثمانی کی تحقیق ہے کہ بواسیر کے اندرونی مسّے حقنہ کی جگہ سے پہلے ہوتے ہیں۔ لہذا مسوں پر مرہم لگانے سے ضروری نہیں کہ مرہم احتقان کی جگہ پہنچ جائے (امدادالاحکام ۳/۱۲۹)۔

اس سے معلوم ہوا کہ بواسیری مسّوں پر مرہم لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے، البتہ احتیاط اسی میں ہے کہ اگر مرہم لگانا ضروری نہ ہو تو دن کے وقت اس کو استعمال کرنے سے پرہیز کرے۔

شیخ یوسف قرضاوی کی رائے بھی یہی ہے کہ اس صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا (دیکھئے: فتاوی معاصرۃ ۱/۳۰۵)۔

ج- امراض معدہ کی تحقیق کے لئے جو آلات اندر داخل کئے جاتے ہیں اگر اس میں دوا نہ لگی ہو تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ فقہاء نے پیٹ تک پہنچنے والی اشیاء کے لئے پیٹ میں رکنے کی قید لگائی ہے (دیکھئے: فتاوی ہندیہ ۱/ص ۲۰۴، ردالمحتار ۳/۳۶۹)۔

فقہ وفتاوی کی کتابوں میں اسی طرح کی مثالیں موجود ہیں کہ پیٹ کے اندر ایسی چیز

داخل کی جس کا ایک سرا پیٹ کے اندر ہے اور دوسرا سرا باہر، فقہاء نے اس صورت کے بارے میں صراحت کی ہے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، علامہ ابن نجیم مصری نے اس کی متعدد صورتیں ذکر کی ہیں، وہ لکھتے ہیں:

''ولو شد الطعام بخيط وأرسله فی حلقه وطرف الخيط في يده لايفسد الصوم إذا الفصل...... وفي الظهيرية: ولو أدخل حشبة أو نحوها وطرف منها بيده لم يفسد، قال في البدائع: وهذا يدل على أن استقرار الداخل في الجوف شرط لفساد الصوم'' (البحر الرائق ۲۸۷/۳)۔

الفتاوی التاتارخانیہ میں بھی یہ صورتیں نقل کی گئیں ہیں (دیکھئے: ۲۱۷/۱)، اور انٹرنیشنل اسلامک فقہ اکیڈمی جدہ کی تجویز بھی یہی ہے (دیکھئے: شرعی فیصلے، ص ۲۸۲)۔

۷ – **الف:** عورت کے آگے کی راہ سے کوئی چیز داخل کی جائے اور وہ مثانہ تک پہنچ جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اگر مثانہ تک نہ پہنچے تو نہیں ٹوٹے گا۔ جمہور علماء کا یہی مسلک ہے (دیکھئے: الموسوعۃ الفقہیہ ۲/۷۰۸، فتح القدیر ۳۲۸/۲، فتاوی تاتارخانیہ ۲۱۸/۱)۔

لیکن سوال میں جو شکل ذکر کی گئی ہے وہ اس سے الگ ہے۔ عورت کے جسم میں آگے کی راہ سے جو نلکی داخل کی جاتی ہے اس کا ایک سرا ضرور اندر داخل ہوتا ہے اور مثانہ یعنی اندرونی حصہ تک پہنچتا ہے، مگر اس کا دوسرا حصہ باہر ہی رہتا ہے۔ اور اس طرح داخل ہونے کی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹتا ہے جیسا کہ جواب نمبر ٦ کی عبارتوں سے واضح ہے۔ مذکورہ شکل کے متعلق بھی ایک جزئیہ درمختار مع الرد میں ملتا ہے، ذکر کیا جاتا ہے:

''ولو أدخلت قطنة إن غابت فسد وإن بقی فی فرجها الخارج لا''
(درمختار مع الرد ۳۶۹/۳)۔

(آگے کی شرمگاہ میں روئی داخل کرے اور وہ اندر غائب ہوجائے تو یہ مفسد ہے۔ اور اگر روئی مکمل غائب نہ ہو بلکہ شرمگاہ کے بیرونی حصہ میں نظر آئے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا)۔

ب-مرض کی تحقیق کے لئے رحم تک آلات پہنچانے کا بھی یہی حکم ہوگا کہ اگر ان حالات میں دوا نہیں لگی ہے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، شیخ وہبہ زحیلی لکھتے ہیں:

"وعلی هذا لایفسد عندهم الصوم بالفحص النسائی بادخال آلة منظار وبقاء طرفها خارجاً" (الفقہ الاسلامی وأدلتہ ۲/ ۱۷۸)۔

(اس بنیاد پر فقہاء احناف کے نزدیک عورتوں کے مرض کی تحقیق کے لئے خوردبین داخل کیا جائے اور اس کا دوسرا سرا باہر ہو تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا)۔

نیز شرمگاہ میں دوا رکھنے کا حکم اسی سے ظاہر ہے کہ اگر اندرونی حصہ میں رکھی گئی تو روزہ ٹوٹ جائے گا، خواہ دوا سیال ہو یا جامد، باہری حصہ میں رکھی گئی جامد دوا کے اندر پہنچنے کا اندیشہ نہیں ہے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

ج-مرد کے آگے کی راہ سے کوئی چیز داخل کی جائے اور وہ مثانہ تک پہنچ جائے تو اس مسئلہ میں فقہاء حنفیہ کے نزدیک اختلاف ہے، امام ابوحنیفہ اور امام محمد کی رائے یہ ہے کہ روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

اور امام ابو یوسفؒ کی رائے ہے کہ روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اس صورت میں اختلاف کی بنیاد اس پر ہے کہ مثانہ پیٹ کا منفذ ہے یا نہیں۔ فقہاء حنفیہ کی طرح ائمہ اربعہ کے درمیان بھی اس مسئلہ میں اختلاف رائے ہے (دیکھئے: الموسوعۃ الفقہیہ ۲/ ۸۲)۔

اس تناظر میں صاحب ہدایہ علامہ مرغینانی کی رائے زیادہ بہتر معلوم ہوتی ہے، کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ فقہ کا نہیں بلکہ طب کا ہے، ڈاکٹر اپنی تحقیق کی روشنی میں طے کرے گا کہ دونوں کے درمیان منفذ ہے یا نہیں (دیکھئے: ہدایہ مع الفتح ۱/ ۳۴۸)۔

لہذا اس مسئلہ میں جدید طبی سائنس کی طرف رجوع کرنا چاہئے اور پھر اس کی تحقیق کے مطابق فیصلہ ہونا چاہئے۔

☆☆☆

مختصر تحریر:

مفطرات صوم اور بعض نئے مسائل

مفتی شبیر علی گجراتی ☆

۱- یہ دوائی ایسی ہے کہ اس کا کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچتا ہے، اور جو فائدہ پہنچتا ہے وہ دوائی کے اجزاء سے ہوتا ہے، یہ مشکل ہے کہ لعاب کے ذریعہ سے ان کا کچھ اثر حلق سے نیچے نہ چلا جاوے ورنہ فائدہ کیسے ہوا، اس لئے بندہ کے خیال میں ایسی دوائی کا استعمال مفسد صوم ہونا چاہئے۔

''لأنهم ذكروا أن الكفارة لا تجب إلا بالفطر صورةً ومعنىً، نفي الأكل، الفطر صورة هو الابتلاع، والمعنى كونه مما يصلح به البدن من غذاء أو دواء'' (شامی ۳/ ۳۸۷، بیروت)۔

۲- روزہ کی حالت میں انہیلر کا استعمال درست نہ ہوگا اور اس سے روزہ فاسد ہو جائیگا، کیونکہ بیان کردہ صورت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دھواں کے مانند ہے، اور دھواں کو بھی منہ کے ذریعہ اوپر کھینچنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے، اور اس لئے بھی کہ منہ سے داخل ہونے والی چیز کے لئے پیٹ تک پہنچنا ضروری نہیں، بلکہ اگر صرف اندر غائب ہو جائے تو روزہ ٹوٹ جائیگا۔

''وفيما ذكرنا أشارة إلى أنه من أدخل بصنعه دخانا حلقه بأی صورة كان الإدخال فسد صومه سواء كان دخان عنبر أو عود أو غيرهما'' (مراقی الفلاح/ ۳۱۱)۔

☆ دار العلوم فلاح دارین ترکیسر، گجرات

۳- بھاپ لینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا، یہ دوائی منفذ (ناک، منہ) وغیرہ سے پہنچائی جاتی ہے اور اس میں مفید دوائی بھی ہوتی ہے لہذا روزہ ٹوٹ جائیگا، ہاں اگر بلا ارادہ بھاپ اندر چلا جائے تو پھر روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

''ومفاده أنه لو أدخل الدخان أفطر أي دخان كان ولو عوداً أو عنبراً لو ذاكراً لإمكان التحرز عنه'' (الدر المختار ۳/۳۶۶، بیروت)۔

۴- انجکشن کے مسئلہ میں تھوڑی تفصیل ہے کہ اگر انجکشن گوشت میں لیا ہے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ وہ گوشت ہی میں تحلیل ہوکر ختم ہوجاتا ہے، اور اگر دوائی معدہ تک پہنچتی بھی ہے تو وہ خون کے ساتھ مل کر معدہ تک پہنچتی ہے، لہذا روزہ نہیں ٹوٹے گا، ایک انجکشن ایسا بھی ہے جو ہاتھ کے گوشت میں دیا جاتا ہے اور حلق میں دوا کا کڑواپن محسوس ہوتا ہے، اس انجکشن سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوگا، اس لئے کہ یہ کڑواپن جسم کے مسامات کے ذریعہ حلق تک پہنچتا ہے اور اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔ ''لأن الموجود في حلقه أثر داخل من المسام الذي هو خلل البدن، والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ'' (شامی ۳/۳۶۷)۔

ایک انجکشن براہ راست پیٹ میں لیا جاتا ہے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائیگا، اس لئے کہ براہ راست دوا معدہ تک پہنچ رہی ہے (مستفاد من جواہر الفقہ ۳/۳۷۶)، وفي الشامي: أو داوی جائفة أو آمة فوصل الدواء حقيقة إلى جوفه ودماغه'' (شامی ۳/۳۷۶)۔

۵- گلوکوز سے روزہ ٹوٹ جائیگا، اس لئے کہ یہ معدہ تک پہنچتا ہے اور اس لئے کہ اس سے پیشاب بھی آتا ہے، تو یہ پیشاب کا آنا دلیل ہے کہ گلوکوز معدہ تک پہنچتا ہے، لہذا گلوکوز سے روزہ ٹوٹ جائیگا۔

''الفطر معنی کونه مما یصلح به البدن من غذاء أو دواء'' (شامی ۳/۳۸۷)۔

۶- سیال یا غیر سیال کی صورت میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

"ومن احتقن أو استعط أو أقطر في أذنه دهنا أفطر ولا كفارة عليه هكذا في الهداية" (الہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

"أو احتقن أو استعط..... قضى فقط" (الدرالمختار ۳/ ۳۷٦)۔

اور رہی بات آلات کی تو اس پر اگر تیل یا پانی کچھ نہ لگا ہوتو پھر روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ "أو أدخل إصبعه اليابسة فيه أى دبره أو فرجها ولو مبتلة فسد" (الدرالمختار ۳/ ۳٦۹)۔

اور بواسیری مرہم کا حکم یہ ہوگا کہ اگر یقین ہو کہ مرہم کا مادہ پیٹ میں پہنچ گیا ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور شک ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، اور اگر مرہم کا اثر پیٹ میں پہنچتا ہے نہ کہ مادہ تو روزہ نہیں ٹوٹے گا (رمضان کے شرعی احکام ۱۹۹)۔

۷- عورت کے لئے آگے کی راہ سے کسی بھی قسم کی دوائی ڈالنا مفسد صوم ہے۔

"وفي الإقطار في إقبال النساء يفسد بلا خلاف وهو الصحيح" (الہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

اور مرد کے لئے آگے کی راہ سے دوا ڈالنا مفسد صوم نہیں ہے۔

"أو صبّ في إحليله ماء أو دهناً قيد بالإحليل لأنها لو صب في قبلها ذلک تفسد بلا خلاف في الأصح، قاله السيد: والأظهر أنه لا منفذ له أى كما هو قولهما كذا تقوله الأطباء، إنما أسنده إليهم لأن هذا المقام يرجع إليهم فيه لكونه من علم التشريح" (حاشیۃ الطحطاوی ۳٦۲)۔

اور آلات پر اگر تیل یا پانی کچھ نہ لگا ہوتو پھر روزہ نہیں ٹوٹے گا، لیکن ان آلات کے داخل کرنے کے بعد جب رطوبت وغیرہ کی وجہ سے تر ہوجائیں تو پھر دوبارہ ان کو داخل کرنا چاہے، ان کو باہر نکال کر یا ان کے کچھ حصہ کو باہر نکال کر، پھر اس حصہ کو اندر ڈالتا ہے، ان صورتوں میں روزہ فاسد ہو جائے گا۔

"أو أدخل إصبعه اليابسة فيه أى دبره أو فرجها ولو مبتلة فسد" (شامی ۳/ ۳٦۹)۔

روزہ کو توڑنے والی بعض نئی صورتیں

مولانا ڈاکٹر ظفر الاسلام صدیقی ☆

۱- امراض قلب سے متعلق جو دوائیں زبان کے نیچے رکھی جاتی ہیں وہ انتہائی زود اثر ہوتی ہیں اور تحت اللسان شرائین سے متصل ہوکر خون میں بہت جلد اثر رساں ہوجاتی ہیں، ایسی دواؤں کا استعمال جب کہ اس کے اجزاء کو نگلا نہ جائے مفسد صوم نہیں ہونا چاہئے۔

''ولو مص الهليلج وجعل يمضغها فدخل البزاق حلقه ولا يدخل عينها في جوفه لايفسد صومه'' (بحرالرائق ۲/۳۲۷)۔

(اگر کسی نے ہلیلہ کو چوسا دراں حالیکہ تھوک اس کے حلق میں چلا گیا تو روزہ فاسد نہ ہوگا)۔

نیز منھ کی بدبو ختم کرنے کی غرض سے مصطگی منھ میں لینا مفسد صوم نہ ہوگا، یہاں بغیر عذر اس کا استعمال کراہت سے خالی نہ ہوگا ''ولكن يستحب للرجال تركه إلا لعذر مثل أن يكون في فمه بخر'' (بحر ۲/۲۸۰)۔

''قلت ولأن العادة مضغه خصوصا للنساء لأنه سواكهن كما يأتي فكان مظنة عدم الكراهة في الصيام لتوهم أن ذلک عذر'' (شامی ۲/۴۱۶) ''ومن ذاق شيئا بفمه لم يفطر''۔ کے تحت ہدایہ کی عبارت پیش ہے:

''وقال بعضهم إن كان الزوج سيئ الخلق لابأس للمرأة أن تذوق المرقة بلسانها''۔

☆ دارالعلوم مئو۔

جب شوہر کی بد خلقی کے باعث زبان سے نمک وغیرہ (جبکہ کوئی دوسرا غیر صائم موجود نہ ہو) چکھ کر تھوک دینے کی اجازت ہے، تو اتنی اہم بیماری کے باعث کہ جس سے زندگی سے ہی مایوسی ہوسکتی ہے اس کی اجازت بدرجہ اولی ملنی چاہئے لیکن اس کا خیال رہے کہ جب سر وغیرہ بھاری ہونے لگے، درد میں کمی ہوجائے، بے چینی وغیرہ رفع ہوجائے (جو نارمل ہونے کی علامت ہے) تو دوا کو فوراً نکال دینا چاہئے، اس پر مزید تاخیر کراہت سے خالی نہ ہوگی، کیونکہ اس کے استعمال کی ضرورت عذر کے باعث ہے۔

۲- اولاً انہیلر کے ذریعہ دوا چڑھانے کی بابت علماء کرام کی آراء پیش ہیں، ڈاکٹر وہبہ زحیلی "**فی بیان ما یفسد الصوم ویوجب القضاء**" کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں:

"لکن لو استخدم مریض الربو بخاخة الھواء عند ضیق النفس فإنه یفطر ومثل ذلک تناول حب تصلب الشرائین عند الاحساس بالضیق" (الفقہ الاسلامی ۳/۱۷۱۹)۔

ڈاکٹر صاحب کی تحریر سے فساد صوم معلوم ہوتا ہے، بعینہ یہی رائے **مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ** کی بھی ہے: "روزہ کی حالت میں اس دوا کا استعمال صحیح نہیں، اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا" (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳/ ۲۸۸)۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی تحریر فرماتے ہیں: انہیلر کے ذریعہ اجزاء دوا حلق کے نیچے پہنچتے ہیں یا یہ گیس میں تبدیل ہو کر حلق سے نیچے جاتے ہیں، بعض ڈاکٹروں سے گفتگو میں یہ بات واضح نہ ہوسکی اس لئے راقم الحروف یہ رائے دیا کرتا ہے کہ انہیلر لیتے ہوئے روزہ رکھ لیا جائے کہ اپنی طاقت وصلاحیت کے مطابق حکم خداوندی کی اطاعت ہوجائے اور جو لوگ صاحب استطاعت ہوں وہ فدیہ بھی ادا کردیں کہ اگر روزہ کافی نہ ہو تو فدیہ سے اس کی تلافی ہوجائے (کتاب الفتاوی ۳/ ۳۹۴)۔

احقر اولاً ترجمہ شرح اسباب ۲/ ۴۴۹ سے چند اقتباسات بالترتیب پیش کرتا ہے:

مری کی رفتار بالکل سیدھی نہیں ہے، بلکہ پہلے گردن میں سیدھی خط وسطانی میں ہوتی ہے، گردن کے زیریں حصہ میں کسی قدر بائیں طرف مڑ جاتی ہے، پھر لوٹ کر خط وسطانی میں آجاتی ہے اور اس کے بعد حجاب حاجز کے سوراخ میں داخل ہونے کے لئے سامنے کی طرف بڑھتی ہے پھر بائیں طرف مڑ کر معدہ سے متصل ہوجاتی ہے، اس کے پیچھے ریڑھ ہے اور سامنے گردن میں ہوا کی نالی اور سینہ میں ہوا کی نالی اور قلب اور غلاف قلب ہے۔

ابو سہل مسیحی کا قول ہے کہ پیٹ کی ساری تجویف دو حصوں میں منقسم ہے: ایک اوپر والا حصہ (جوف صدر) جو پھیپھڑے ودل وغیرہ کو محیط ہے (دل دونوں پھیپھڑوں کے درمیان ہوتا ہے)، اور دوسرا نیچے والا حصہ (جوف بطن) جو غذا کے اعضاء (معدہ، جگر، گردے، طحال، بانقراس وغیرہ) کو گھیرے ہوئے ہے، اور ان دونوں جوفوں (سینہ وشکم) کے درمیان حجاب حاجز حائل ہے، حجاب حاجز سینہ کی ہڈی کے سرے (غضروف خنجری کی نوک) سے شروع ہوکر ترچھے طور پر دونوں طرف سے نیچے اور پیچھے کو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ پشت کے بارہویں مہرہ تک پہنچ جاتا ہے، اور زیریں حصہ کے متعلق اوپر ہی معلوم ہوچکا کہ وہ حجاب حاجز سے حاصل ہوتی ہے جو بالکل بند رہتی ہے۔

غشاء الصدر وغشاء الریہ وغشاء الاضلاع: اس جوف کے اندر جو جھلی استر کرتی ہے اس کو غشاء الصدر (سینہ کی جھلی) کہتے ہیں، یہ جھلی نہ صرف سینہ کی تمام دیواروں پر استر کرتی ہے بلکہ یہی جھلی لوٹ کر پھیپھڑے پر آجاتی ہے اور پھیپھڑے کو ہر طرف سے گھیر لیتی ہے، یہی جھلی قلب کے غلاف پر حجاب حاجز کی بالائی سطح پر اور پھیپھڑے کی زیریں سطح پر استر کرتی ہے۔

اب ناچیز عرض کرتا ہے کہ اس طرح کے مریضوں کے لئے بہتر ہے کہ رخصت پر عمل کریں "فعدة من أيام أخر" کیونکہ جن مریضوں کے لئے افطار کی اجازت دی گئی ہے ان میں سے وہ مریض بھی ہے جو مشقت شدیدہ کا شکار ہوجائے یا اسے ہلاکت کا خوف ہو یا ازدیاد مرض یا دیر سے صحت ہونے کا امکان ہو۔

”وضابط المرض المبيح المفطرهو الذى يشق معه الصوم مشقة شديدة أو يخاف الهلاک منه إن صام أو يخاف بالصوم زيادة المرض أوبطء البرء أى تأخره“ (الفقہ الاسلامی وادلتہ ۳؍ ۱۶۹۸)۔

انہیلر والا مریض ہلاک تو نہ ہوگا مگر مشقت شدیدہ کا شکار ہوگا اس لئے اسے دوسرے ایام میں قضا کر لینی چاہئے، کیونکہ دمہ کی بیماری گھٹتی بڑھتی رہتی ہے، ڈاکٹروں سے رجوع کرنے نیز شرح اسباب کے مطالعہ اور اس طرح کے مریضوں سے گفتگو کے بعد یہ سمجھ میں آتا ہے کہ انہیلر کا کام صرف سانس کی نالیوں کی تنگی کو ختم کرنا ہے، پھر بھی اگر کسی طرح کا شبہ ہو تو حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی رائے پر عمل انسب معلوم ہوتا ہے۔

۳- ابلتے ہوئے گرم پانی میں دوائیں ڈالکر بھاپ لینا مفسد ہوگا، ”وفى حكم المائع البخور وبخار القدر إذا استنشقهما فوصلا إلى حلقه“ (الفقہ الاسلامی وادلتہ ۳؍ ۱۷۱۴)۔

آج کل کے مشینی طریقے سے آکسیجن وغیرہ ہو سکتی ہے، آکسیجن تو ایک طرح کی ہوا ہی ہوتی ہے، اس کو گیس پر قیاس کیا جا سکتا ہے، گیس کو بالقصد سونگھنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے اس لئے اس سے بھی روزہ فاسد نہ ہوگا، حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی بھی گیس سے عدم فساد کے قائل ہیں (دیکھئے: کتاب الفتاوی ۳؍ ۳۹۷)۔

۴، ۵- جب کوئی چیز کسی منفذ کے ذریعہ معدہ یا دماغ میں پہنچ جائے تو اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے، لیکن صرف صورت مسئولہ میں روزہ فاسد نہ ہوگا کیونکہ انجکشن سے دوا بذریعہ منفذ نہیں جاتی بلکہ رگوں اور مسامات کے ذریعہ معدہ میں پہنچتی ہے۔

”لأن الموجود فى حلقه أثر داخل من المسام الذى هو خلل البدن والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ للاتفاق على أن من اغتسل فى ماء فوجد برده فى باطنه أنه لا يفطر“ (رد المحتار ۳؍ ۳۶۷)۔

”لأن الواصل إليه ليس من منفذ وإنما من المسام وقد روى البيهقى

أنه ﷺ كان يكتحل بالاثمد وهو صائم فلا يكره الاكتحال للصائم" (الفقہ الاسلامی وادلتہ ۳/ ۱۷۲۰)۔

مولانا رحمانی صاحب تحریر فرماتے ہیں: اب غور کیجئے تو انجکشن گلوکوز کے ذریعہ معدے تک کوئی چیز براہ راست نہیں پہنچتی بلکہ دوائیں رگوں میں پہنچتی ہیں اور رگوں کے ذریعہ پورے جسم میں پھیل جاتی ہیں اس لئے انجکشن گلوکوز کو کھانا یا پینا نہیں کہا جاتا، اس لئے انجکشن و گلوکوز کی وجہ سے روزہ نہ ٹوٹے گا (کتاب الفتاوی ۳/ ۳۹۲)۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی آپ کے مسائل اور ان کا حل میں تحریر فرماتے ہیں: گلوکوز لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

ایک جگہ اور تحریر فرماتے ہیں: گلوکوز لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا بشرطیکہ یہ گلوکوز کسی عذر کی وجہ سے لگایا جائے، بلا عذر گلوکوز چڑھانا مکروہ ہے (۳/ ۲۸۸) مولانا موصوف انجکشن کی بابت رقم طراز ہیں: کسی بھی انجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ عذر کی وجہ سے رگ میں بھی انجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مفتی رشید احمد صاحب کی بھی یہی رائے ہے (دیکھئے احسن الفتاوی ۴/ ۴۲۲)۔ بندہ کی بھی یہی رائے ہے کہ روزہ کی حالت میں طاقت وغیرہ کے انجکشن نیز غذائی ضرورت پوری کرنے کی غرض سے گلوکوز چڑھانا مفسد صوم تو نہ ہوگا مگر بدون عذر کراہت ضرور پائی جائے گی۔

۶ – سیال دوائیں موضع حقنہ تک پہنچ جانے کے بعد مفسد ہوں گی، "ولو بالغ في الاستنجاء حتى بلغ موضع الحقنة فسد" (درمختار علی الرد ۳/ ۳۶۹) "أو احتقن أو استعط يوجب القضاء فقط" (ردالمحتار ۳/ ۳۷۶) اگر دوا یا مرہم بواسیر کے اندرونی مسوں پر وہاں تک نہ پہنچے جہاں سے معدہ اسے جذب کرسکتا ہو تو ایسی صورت میں وہ مفسد نہیں، اس کے اندرونی مسّوں پر بطریق مخصوص دوا یا مرہم لگایا جاسکتا ہے،" دخول شيء مادي من منفذ إلى الجوف...... والحقنة في الدبر يوجب القضاء" (الفقہ الاسلامی وادلتہ ۳/ ۱۷۲۵)۔

بواسیری مسئے موضع حقنہ سے بہت نیچے ہوتے ہیں، اور براہ مقعد داخل ہونے والی چیز جب تک موضع حقنہ تک نہ پہنچے مفسد نہیں، لہذا مسّوں کو پانی سے تر کر کے چڑھانے سے اور مسوں پر دوا لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا (احسن الفتاوی ۴؍۴۳۰)۔

امراض معدہ کی تحقیق کے لئے اگر خشک آلات بدون دوا داخل کئے جائیں تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہونا چاہئے، لیکن اگر آلات پانی یا گلیسرین وغیرہ سے تر ہوں تو مفسد ہوں گے۔

''وفی تنویر الأبصار أو أدخل إصبعه الیابسة فیه أی دبره أوفرجها ولو مبتلة فسد'' (تنویر الابصار علی الرد ۳؍۳۶۹)۔

عورت ومرد کی پچھلی شرمگاہ کے احکام یکساں ہیں: ''ویلحق به ما إذا أدخل إصبعه مبلولة بماء أودهن فی دبر أو استنجی فوصل الماء إلی داخل دبره'' (الفقہ الاسلامی وادلتہ ۳؍۱۷۰۸)۔

اس لئے دونوں کی پچھلی شرمگاہ سے سیال دواؤں کا پہنچانا مفسد ہوگا۔

''ووصول الجامد لها لا تفسد إلا إذا کان المنفذ عالیا'' (الفقہ الاسلامی ۳؍۱۷۱۴)۔

اس پر ایک صریح روایت بھی مسند ابویعلی میں حضرت عائشہؓ کی سند سے موجود ہے۔

''إنما الا الإفطار مما دخل ولیس مما خرج'' (نصب الرایہ)۔

لہذا معلوم ہوا کہ آلات اگر تر نہ ہوں، ان پر دوا وغیرہ لگی نہ ہو، اور ایک بار داخل کرنے کے بعد دوبارہ اسی آلہ کو داخل نہ کیا جائے تو ان شرطوں کے ساتھ مفسد صوم نہ ہوگا۔

۷- مرد وعورت کی اگلی شرمگاہ کے احکام جداگانہ ہیں، اگر مرد کی احلیل میں پانی وتیل وغیرہ ٹپکایا گیا تو مثانہ تک پہنچ جانے کے باوجود روزہ فاسد نہ ہوگا، کیونکہ مثانہ اور عضو تناسل کا تعلق پیٹ سے نہیں ہوتا ''أو أقطر فی إحلیله ماء أو دهنا وإن وصل إلی المثانة علی المذهب'' (الدر المختار علی الرد ۳؍۳۷۲)۔

''فإن المثانة لا منفذ لها على قولهما'' (ردالمحتار ۳/ ۳۷۲)۔

لیکن عورت کی اگلی شرمگاہ کے فرج داخل میں دوا وغیرہ پہنچنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

''و أما فی قبلها فمفسد إجماعا لأنه کالحقنة'' (الدر المختار علی الرد ۳/ ۳۷۲)۔

بندہ کے خیال میں اس طرح کے آلات کا ایک سرا تو تشخیص کنندہ کے ہاتھ میں ضرور ہوگا، اگر ایسا ہے تو اسے اس جزئیہ پر قیاس کیا جاسکتا ہے کہ اگر کسی مرد یا عورت نے اپنے پاخانہ کے مقام میں یا عورت نے اپنے پیشاب کے مقام میں لکڑی یا اس طرح کی کوئی دوسری چیز داخل کی اور اس کا ایک سرا اس کے ہاتھ میں رہا تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔

'' وفی الظهیریة ولو أدخل خشبة أو نحوها وطرفا منها بیده لم یفسد صومه قال فی البدائع وهذا یدل علی أن استقرار الداخل فی الجوف شرط لفساد الصوم'' (البحر الرائق ۲/ ۲۷۹)۔

ظہیریہ میں ہے کہ اگر لکڑی وغیرہ جوف میں داخل کیا اور اس کا ایک سرا اس کے ہاتھ میں ہو تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔

فقیہ ابو اللیث سمرقندی اپنی کتاب فتاوی النوازل (ص/ ۱۵۱) میں تحریر فرماتے ہیں:

''ولو ابتلع سلکة وطرفها فی یده لا یفسد''۔

بہر حال مذکورہ دلائل اور آلات کے استعمال کے لئے عاجز نے جو تین شرطیں بتلائی ہیں ان کی روشنی میں امراض معدہ کی تشخیص کے لئے ان کا استعمال صحیح ہونا چاہئے۔

☆☆☆

افطار صوم سے متعلق نئے مسائل

مفتی جمیل احمد نذیری ☆

۱- روزہ کی حالت میں جو دوا زبان کے نیچے دبا کر رکھی ہو، اگر وہ دوا یا لعاب میں مل جانے والے اس دوا کے اجزاء حلق کے نیچے نہیں گئے تو روزہ فاسد نہ ہوگا، لیکن مکروہ ہوگا، اور اگر بیمار کے لئے وہ دوا ایسا ضروری ہو اور اس کے بغیر سخت پریشانی لاحق ہوتی ہو تو مکروہ بھی نہ ہوگا، "وکرہ له ذوق شيء وكذا مضغه بلا عذر" (درمختار ۲/ ۱۴۲) (مکروہ ہے کسی چیز کو چکھنا یا کسی چیز کو چبانا بلا عذر کے)۔

۲- دوا یا غذا یا صلاح بدن میں سے باہر کی جو چیز بھی حلق کے راستے اندر چلی جائے گی مفسد صوم ہوگی، لہذا دوا کا جو جز بھی حلق کے راستے سے پھیپھڑے میں پہنچایا جائے گا وہ روزہ کو فاسد کردے گا۔

" وحاصله أن الإفساد منوط بما إذا كان بفعله أو فيه صلاح بدنه ويشترط أيضا استقراره داخل الجوف" (ردالمحتار ۲/ ۱۰۷) اس کا حاصل یہ ہے کہ فساد کا تعلق اس چیز سے ہے جو اس کے فعل سے ہو یا اس میں بدن کی درستگی وفائدہ ہو، اور یہ بھی شرط ہے کہ وہ چیز جوف کے اندر مستقر ہوگئی ہو۔

۳- بھاپ لینے سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔

"ومفاده أنه لو أدخل حلقه الدخان أفطر أي دخان كان ولو عودا

☆ جامعہ عربیہ احیاء العلوم، مبارکپور، اعظم گڑھ۔

أوعنبرا لو ذاکرا لإمکان التحرز عنه (وفي رد المحتار)حتی لوتبخر ببخور فآواہ إلی نفسه واشتمه ذاکرا لصومه أفطر لإمکان التحرز عنه "(درمختار و ردالمختار ۲/۱۰۶)۔

(اس سے یہ نتیجہ معلوم ہوا کہ اگر خود سے دھواں اپنے حلق سے داخل کرے گا تو روزہ ٹوٹ جائے گا خواہ کوئی بھی دھواں ہو، عود کا ہو یا عنبر کا، بشرطیکہ روزہ یاد ہو، کیونکہ اس سے بچنا ممکن ہے، (اور اس کی شرح ردالمختار میں ہے) یہاں تک کہ اگر کسی بخور کی دھونی لی اور اسے اپنے تک پہنچایا اور روزہ یاد رکھنے کے باوجود اسے سونگھا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا، کیونکہ اس سے بچنا ممکن تھا)۔

۴- انجکشن کے ذریعہ جسم میں دوا پہنچانا خواہ وہ دوا کی جگہ پر ہو یا غذا کی جگہ پر، یہ مفسد صوم نہیں ہے، اس مسئلہ کی بہت تحقیق ہو چکی ہے، مزید تحقیق کی ضرورت نہیں، تفصیل کے لئے ملاحظہ کیجئے: امداد الفتاوی (۲/ ۱۴۴)، فتاوی دارالعلوم دیوبند مکمل ومدلل (۶/ ۴۰۸)، احسن الفتاوی (۴/ ۴۲۲)، فتاوی رحیمیہ (۱۰/ ۱۶۹)، فتاوی محمودیہ (۳/ ۱۲۶)، نظام الفتاوی (۱/ ۱۳۲)۔

۵- گلوکوز کا بھی حکم نمبر ۴ والا ہے۔

"و المفطر إنما هو الداخل من المنافذ" (حوالہ مذکورہ)۔

(روزہ کو توڑنے والی چیز وہی ہے جو منافذ سے داخل ہو)۔

۶- بواسیر کے مسّے موضع حقنہ سے بہت نیچے ہوتے ہیں، اور براہ مقعد داخل ہونے والی چیز جب تک موضع حقنہ تک نہ پہنچے مفسد صوم نہیں، لہذا مسوں پر مرہم لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا (احسن الفتاوی ۴/ ۴۳۰)، اسی طرح جو دوا بھی سیال یا غیر سیال داخل کی جائے اگر وہ موضع حقنہ تک پہنچ جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اور نہ پہنچے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، درمختار میں ہے:

"ولو بالغ في الاستنجاء حتی بلغ موضع الحقنه فسد" (درمختار ۲/ ۱۰۸)۔

(اگر استنجاء میں مبالغہ کیا یہاں تک کہ موضع حقنہ تک پہنچ گیا تو روزہ فاسد ہوگیا)۔

ردالمحتار میں ہے:''و ھذا لو أدخل الإصبع إلی موضع المحقنۃ''۔

(یہ مسئلہ اس صورت میں ہے جب انگلی کو خود سے موضع حقنہ تک داخل کرے)۔

یہ تو تر انگلی داخل کرنے کا معاملہ تھا۔ آلات کے داخل کرنے کو بھی اسی پر قیاس کیا جاسکتا ہے، اگر تر آلات ہوں تو موضع حقنہ تک پہنچنے پر روزہ فاسد ہوگا، ورنہ نہیں، اور خشک آلات، موضع حقنہ تک پہنچ جائیں تو بھی روزہ فاسد نہیں ہوگا، بشرطیکہ پورے اندر نہ چلے گئے ہوں دلیل نمبر ۷ کے تحت درج ہے، درمختار میں روزہ نہ توڑنے والی چیزوں کے بیان کے تحت ہے کہ:

''(أو أدخل إصبعه الیابسة فیه) ای دبره أو فرجها'' (ردالمحتار ۲/۱۰۷)۔

(یا اگر اپنی خشک انگلی اپنے پاخانہ کی جگہ میں داخل کی یا عورت نے پیشاب کی جگہ میں داخل کیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا)۔

۷- مثانہ تک دوا پہنچانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، اسی طرح عورت کی شرمگاہ کے باہری حصہ میں دوا لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، لیکن اندر کے حصے میں دوا رکھنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا خواہ سیال ہو یا جامد، درمختار میں ہے:

" (أو اقطر فی إحلیله) ماء أو دهنا وإن وصل إلی المثانة علی المذهب و أما فی قبلها فمفسد إجماعا لأنه كالحقنة" (درمختار ۲/۱۰۹)۔

(یا اپنے عضو تناسل کے سوراخ میں پانی یا تیل کا قطرہ ڈالا اور وہ مثانہ تک پہنچ گیا تو مفتی بہ مذہب کے مطابق روزہ نہیں ٹوٹے گا، اور عورت کی پیشاب کی جگہ میں ڈالا تو بالاجماع روزہ ٹوٹ جائے گا، کیونکہ یہ حقنہ کی طرح ہے)۔

لیکن اگر مرض کی تحقیق کے لئے رحم تک آلات پہنچائے گئے اور وہ آلات اندر غائب ہو گئے، ان کا کچھ حصہ بھی باہر نہیں ہے تو بھی روزہ فاسد ہو جائے گا، اور اگر کچھ حصہ باہر ہو تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، یہ محض آلات کی بات تھی، لیکن اگر آلات میں دوا بھی لگی ہے تو آلات خواہ پورے اندر رہوں یا کچھ حصہ اندر اور کچھ باہر ہو، ہر صورت میں روزہ فاسد ہو جائے گا، کیونکہ دوا اندر چلی

گئی۔ درمختار میں ہے:

''(**أو أدخل عودا**) **أونحوه** (**فی مقعدته وطرفه خارج**) ،**وإن غیبه فسد** .....**ومفاده أن استقرار الداخل فی الجوف شرط للفساد بدائع**" (درمختار مع ردالمحتار ۲/۱۰۷)۔

(یا کوئی لکڑی یا اس کے مثل کوئی چیز اپنے پاخانہ کے مقام میں داخل کی اور اس کا ایک کنارہ باہر ہے تو روزہ فاسد نہیں، اور اگر اسے غائب کردیا تو روزہ فاسد ہوجائے گا....، اس کا مفاد یہ ہے کہ روزہ کے فساد کے لئے اندر جانے والی چیز کا جوف میں استقرار شرط ہے)۔

☆☆☆

مفطرات صوم کی بعض قسموں کا شرعی حکم

مفتی حبیب اللہ قاسمی ☆

فساد صوم کے سلسلہ میں فقہی نظائر سے چند بنیادی چیزیں سامنے آتی ہیں: ۱-فطری منفذ کا ہونا، ۲- اندر جانے والی چیز کا جوف دماغ یا جوف بطن تک پہنچنا، ۳- اندر جانے والی چیز کا مصلح للجسم ہونا، ۴-داخل ہونے والی چیز کا جوف میں مستقر ہونا۔

ان کلیات کے تناظر میں عصری مسائل کا جو حل مفہوم ہوتا ہے وہ درج ذیل ہے:

۱- وہ دوا جو زبان کے نیچے رکھی جائے اور اسے نگلا نہ جائے وہ مفسد صوم نہیں، اسکی نظیر روزہ کی حالت میں نمک چکھنا اور سخت غذا کو نرم کر کے بچہ کو کھلانا ہے۔

''ولو مضغ حبة حنطة لا يفسد صومه لأنها تتلاشى" (ہندیہ ۱/۲۰۳)۔
''وقول النبي ﷺ إنما الإفطار مما دخل وليس مما خرج'' (ملتقی ۱/۱۹۹)''وفي الشامي إذا ذاق شيئا بفمه وإن كره لم يفطر" (شامی ۲/۱۰۱)۔

۲- روزہ کی حالت میں انہیلر کا استعمال مفسد صوم ہے چونکہ اسکا دخول منفذ اصلی (حلق) کے ذریعہ ہوتا ہے، اس کی نظیر حقہ کا دھواں ہے جو مفسد صوم ہے۔

''وإن دخل في حلقه غبار أو دخان أو ذباب لا يفطر لعدم إمكان التحرز عنه وهذا يفسد أنه لو أدخل الدخان حلقه أفطر أي دخان كان .... فلو تبخر ببخور واستشم دخانه فأدخله حلقه ذاكراً صومه فسد صومه سواء

☆ جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور، اعظم گڈھ۔

كان عوداً أو عنبراً أو غيرهما لإمكان التحرز عنه" (مجمع الانہر ۱/ ۵ ۲۴، الشامی ۲/ ۹۷)۔

۳- گرم پانی میں دوا ڈال کر اس کی بھاپ کو مشین کے ذریعہ یا بلا واسطہ منھ ناک کے ذریعہ اندر پہنچانا مفسد صوم ہے "كما في الشامي: وبه علم حكم شرب الدخان"۔

۴- جو چیز منفذ اصلی کے علاوہ رگوں وغیرہ کے ذریعہ اندر پہنچائی جائے خواہ دواء ہو یا غذاء اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا جیسے گلوکوز وغیرہ۔

"وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف والأذن والدبر فوصل إلى الجوف أو الدماغ فسد صومه، وأما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من غير المخارق الأصلية لا يفسد" (بدائع ۲/ ۹۳)۔

۵- جسم میں نمکیات کی توانائی کے لیے ضرورۃً گلوکوز کا چڑھانا مفسد صوم نہیں۔

"لأنه يدخل من غير المخارق الأصلية"۔

لیکن صرف غذائی قوت کے حاصل کرنے کے لیے گلوکوز روزہ کی حالت میں چڑھانے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ اگر چہ اس کے داخل من غیر المخارق الاصلیہ ہونے کی وجہ سے فساد صوم کا حکم نہیں لگایا جاسکتا۔

۶- دبر کے راستہ دوا کا اندر پہنچانا خواہ سیال ہو یا غیر سیال مفسد صوم ہے، اس کی نظیر حقنہ ہے۔

"ومن احتقن أو استعط أو أقطر في أذنه أفطر" (البنایہ ۳/ ۱۷۱)۔

بواسیری مسوں پر لگائی جانے والی دوا مفسد صوم نہیں، چونکہ بواسیری مسے موضع حقنہ سے دور ہوتے ہیں، اور مقعد کے راستے داخل کی جانے والی چیز جب تک موضع حقنہ تک نہ پہنچے روزہ فاسد نہیں ہوگا (احسن الفتاوی ۴/ ۴۴۰)۔

امراض معدہ کی تحقیق کے لئے جو آلات پیٹ میں داخل کئے جاتے ہیں چونکہ اس کا دوسرا سرا باہر رہتا ہے اس لئے وہ مفسد صوم نہیں، اس کی نظیر گوشت کا وہ ٹکڑا ہے جسے دھاگہ میں باندھ کر پیٹ کے اندر داخل کرلیا جائے اور پھر اس کو باہر نکال دیا جائے۔

''ومن ابتلع لحماً مربوطاً علی خیط ثم انتزعه من ساعته لا یفسد وإن ترکه فسد'' (ہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

البتہ اگر وہ آلات پانی یا دوا سے تر ہوں تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

''أو أدخل إصبعه الیابسة فیه أی دبره أو فرجها ولو مبتلة فسد لبقاء شئ من البلة فی الداخل'' (۹۹/۴ در مع الرد)۔

نیز آلہ کو اندر داخل کرنے کے بعد کل یا بعض حصہ نکال کر پھر اندر داخل کر دیا جائے تو اس صورت میں بھی روزہ فاسد ہو جائے گا (احسن الفتاوی ۴/ ۴۵۵)۔

۷- مرد کے اگلے راستہ سے کسی چیز کا اندر پہنچنا مفسد صوم نہیں، البتہ عورت کی شرمگاہ سے کسی چیز کا اندر پہنچنا مفسد صوم ہے۔

''إذا أقطر فی إحلیله لا یفسد صومه عند أبی حنیفة ومحمد وفی الإقطار فی إقبال النساء یفسد بلا خلاف وهو الصحیح'' (کذا فی الظہیریہ و ہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

عورت کے قبل میں تحقیق مرض کے لئے آلات داخل کرنے کا وہی حکم ہے جو جواب نمبر ۶ کے تحت گزر چکا ہے۔

☆☆☆

روزہ سے متعلق بعض جدید مسائل

مولانا بدر احمد مجیبی ☆

۱ – قلب کے مرض کی بعض دوائیں ایسی ہیں جن کو دیگر دواؤں کی طرح حلق میں داخل کر کے معدہ تک نہیں پہنچایا جاتا بلکہ ان کو زبان کے نیچے دبا کر رکھا جاتا ہے اور اسی سے فائدہ ہوتا ہے، روزے کی حالت میں ایسے ٹیبلٹ کو زبان کے نیچے دبا کر رکھا جائے اور اس دوا کو یا اس کے لعاب میں مل جانے والے اجزاء کو حلق سے آگے نہ بڑھنے دیا جائے اور نہ اس کا مزا حلق میں محسوس ہو تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ منہ کی حیثیت خارج بدن کی ہے، حلق کے اندر کسی چیز کے جانے سے روزہ ٹوٹتا ہے، کسی چیز کو محض منہ میں رکھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اس کی واضح مثال کلی کرنا ہے، پانی منہ میں جاتا ہے اور کلی کر کے اس کو نکال دیا جاتا ہے، مسواک کر کے کلی کر لی جاتی ہے، اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

اسی طرح اگر کسی قلیل چیز کو منہ میں رکھ کر صرف چبایا جائے نہ وہ حلق سے آگے جائے اور نہ اس کا مزہ حلق میں محسوس ہو تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

فقہائے کرام نے سمسم (تل) اور علک (گوند کے ٹکڑے) کے بارے میں اس کی صراحت فرمائی ہے، البتہ بغیر ضرورت ایسا کرنے میں کراہت ضرور ہے، کیونکہ اس میں اندیشہ ہوتا ہے کہ اس کا کوئی جز حلق سے آگے نہ بڑھ جائے یا حلق تک اس کا مزہ نہ پہنچ جائے، لیکن جب

☆ المعہد العالی للتدریب فی القضاء والافتاء، پھلواری شریف، پٹنہ۔

ضرورت اور عذر موجود ہے اور دوا کے طور پر یہ عمل کیا جارہا ہے تو کراہت بھی نہیں ہوگی۔

''والفم والأنف وإن لم يكن بينهما وبين الجوف حاجز إلا أن الشارع اعتبرهما في الصوم من الخارج'' (ردالمحتار ۳/ ۳۳۳)۔

''ويكره مضغ العلك للصائم لأنه تعريض الصوم للفساد من غير ضرورة ولايفسد صومه'' (فتاویٰ قاضی خاں ۱/ ۲۰۴)۔

''وفي الكافي في السمسمة قال: إن مضغها لايفسد إلا أن يجد طعمها في حلقه وهذا حسن جدا فليكن الأصل في كل قليل مضغه'' (فتح القدیر ۲/ ۳۳۸، ہندیہ ۱/ ۲۰۳، حاشیہ تبیین الحقائق للشلبی ۲/ ۱۷۳)۔

''وإذا أوجرفما دام في فمه لايفسد صومه وإذا وصل إلى الجوف يفسد صومه...... وفي الخانية: لو مضغ حبة الحنطة لايفسد صومه لأنها تتلاشى بالمضغ كما قلنا في السمسم'' (تاتارخانیہ ۲/ ۳۷۴)۔

۲- تنفس کے مریضوں کو انہیلر کے استعمال کی ضرورت پڑتی ہے، انہیلر کے ذریعہ مختصر سی دوا سفوف کی صورت میں یا گیس کی شکل میں حلق سے ہوکر پھیپھڑے تک پہنچتی ہے، یہ دوا حلق کے راستے سے ہی جاتی ہے لیکن معدہ میں نہیں جاتی بلکہ پھیپھڑے تک جاتی ہے۔

روزے کی حالت میں انہیلر کے ذریعہ یا کسی بھی ذریعہ سے دوا حلق میں داخل ہوگی تو روزہ ٹوٹ جائے گا، کیونکہ دوا جسم کے اندر داخل ہوچکی ہے۔ یہ یقینی طور سے کیسے معلوم ہوگا کہ دوا پھیپھڑے تک ہی گئی ہے معدہ میں نہیں پہنچی ہے اس لئے حلق کے اندر جانے سے ہی روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۳- بعض بیماریوں میں کچھ دوا بھاپ کے ذریعہ اندر لی جاتی ہے، اس طور سے کہ ابلتے ہوئے گرم پانی میں دوا ڈال دی جاتی ہے اور اس سے نکلنے والی بھاپ کو ناک اور منہ کے ذریعہ جسم کے اندر کھینچا جاتا ہے، یا کسی مشینی طریقہ سے دوا کی بھاپ ناک اور منہ کے ذریعہ جسم کے اندر داخل کی جاتی ہے۔ روزہ کی حالت میں منہ یا ناک سے جسم کے اندر بھاپ کے ذریعہ دوا پہنچانے

سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ یہ دوا کا بھاپ ہوتی ہے جس میں دوا کے اجزاء بھی شامل ہوتے ہیں اور یہ بھاپ منہ کے ذریعہ سے معدہ تک یا ناک کے راستے سے دماغ تک پہنچائی جاتی ہے، اس کی سب سے واضح نظیر دھواں ہے۔دھواں کے بارے میں فقہاء کرام تحریر فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے روزہ یاد رہتے ہوئے دھواں کو حلق کے اندر داخل کرلیا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا (مراقی الفلاح/۳۶۲)۔

۴- روزے کی حالت میں دوا کا انجکشن لینے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ اس سے دوا فطری منافذ (ناک، منہ، کان، شرم گاہ) سے جسم میں داخل نہیں ہوتی ہے بلکہ گوشت اور رگوں کے ذریعہ جسم میں داخل ہوتی ہے، فقہاء کرام تحریر کرتے ہیں کہ فطری منافذ سے جسم میں کسی چیز کے داخل ہونے سے روزہ ٹوٹتا ہے، مسامات سے کوئی دوا وغیرہ جسم میں جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اس لئے انجکشن خواہ وہ علاج کے لئے دوا کی ضرورت پوری کررہا ہو یا جسمانی طاقت وتوانائی کے لئے غذا کی ضرورت پوری کررہا ہو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، البتہ روزہ میں غذا کے لئے انجکشن لینے میں کراہت ضرور ہوگی، کیونکہ کھانے پینے سے پرہیز کرنے کی وجہ سے جو کیفیت پیدا ہوتی ہے روزہ میں وہی مطلوب ہے، اور غذا کے لئے انجکشن لینے سے وہ مطلوبہ کیفیت حاصل نہیں ہو پاتی بلکہ بھوک اور پیاس کا احساس ہی نہیں ہوتا۔

''والداخل من المسام لاينافي كما لو اغتسل بالماء البارد'' (ہدایہ)۔

''والمفطر الداخل من المنافذ كالمدخل والمخرج لا من المسام الذي هو خلل البدن للاتفاق فيمن شرع في الماء يجد برده في بطنه ولا يفطر'' (فتح القدیر ۲/۲۵۷)۔

۵- جسم میں نمکیات کو پورا کرنے کے لئے اور غذا کی مطلوبہ قوت حاصل کرنے کے لئے گلوکوز چڑھایا جاتا ہے، یہ ایک حد تک غذا کا متبادل ہوتا ہے، اس سے بھوک کا احساس کم ہوتا ہے، اور بھوک کی وجہ سے پیدا ہونے والی کمزوری سے بھی آدمی محفوظ رہتا ہے۔

روزہ کی حالت میں جسم میں گلوکوز چڑھانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ گلوکوز فطری

منافذ ناک، منہ، کان، شرمگاہ سے جسم میں داخل نہیں کیا جاتا بلکہ رگوں کے ذریعہ جسم میں جاتا ہے، اور مسامات وغیرہ کے ذریعہ جسم میں کسی چیز کے داخل ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے، البتہ غذا کی نیت سے گلوکوز چڑھانے سے کراہت ضرور ہوگی، کیونکہ اس کی وجہ سے روزہ میں مطلوب ترک اکل وشرب کی خاص کیفیت حاصل نہیں ہوپاتی۔

''وما دخل من مسام البدن من الدهن لایفطر، هکذا فی شرح المجمع، ومن اغتسل فی ماء وجد برده فی باطنه لا یفطر، هکذا فی النهر الفائق'' (ہندیہ ۱/۲۰۳)۔

''والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ للاتفاق علی أن من اغتسل فی ماء فوجد برده فی باطنه أنه لایفطر'' (ردالمحتار ۳/۳۶۷)۔

۶ - کچھ بیماری کے علاج کے لئے بعض سیال اور غیر سیال دوائیں سرین کے راستے اندر پہنچائی جاتی ہیں، ان سے روزے کے ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے کے بارے میں وضاحت یہ ہے کہ اگر یہ دوائیں موضع حقنہ تک پہنچ جاتی ہیں تو روزہ ٹوٹ جائیگا، اور اگر وہاں تک نہیں پہنچتیں بلکہ اس سے نیچے رہتی ہیں تو ان سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

بواسیر کے مرض میں اندرونی مسوں پر جو مرہم وغیرہ لگایا جاتا ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، کیونکہ یہ مسّے موضع حقنہ سے بہت نیچے ہوتے ہیں، اور وہاں پر لگائی گئی دوا موضع حقنہ تک نہیں پہنچتی۔ امراض معدہ کی تحقیق کے لئے جو آلات معدہ تک پہنچائے جائیں ان سے روزہ ٹوٹ جائیگا، کیونکہ معدہ تک فطری منفذ سے کوئی چیز پہنچ جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

''الحقنة توجب القضاء...أما الحقنة والوجور فلأنه وصل إلی الجوف مافیه صلاح البدن'' (فتاویٰ قاضی خاں ۱/۲۱۰)۔

''وإذا احتقن یفسد صومه'' (تاتارخانیہ ۲/۳۶۵)۔

۷ - آگے کی شرمگاہ سے مثانہ میں ضرورت کے وقت پیشاب کا پائپ لگایا جاتا ہے، عورت

کو پیشاب کا پائپ لگانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا، مرد کو پائپ لگانے سے روزہ کے ٹوٹنے میں اختلاف ہے، امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹے گا، اور امام ابویوسف کے نزدیک روزہ ٹوٹ جائیگا۔

اس اختلاف کی تفصیل یہ ہے کہ ان حضرات کے مابین اس میں اختلاف ہے کے مثانہ اور جوف کے درمیان منفذ (راستہ) ہے یا نہیں، امام ابو یوسف کے نزدیک منفذ ہے، اس لئے مثانہ میں کسی چیز کے جانے سے وہ چیز جوف تک پہنچ جائے گی۔ امام اعظمؒ اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ دونوں کے درمیان کوئی راستہ نہیں ہے، پیشاب ترشح کے ذریعہ آتا ہے، اس لئے مثانہ میں پہنچنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

لیکن فقہاء کرام تحریر کرتے ہیں کہ یہ اختلاف تشریح الابدان اور طب سے متعلق ہے، طب سے جو بات معلوم ہو جائے اسی کا اعتبار ہوگا، بعد کے فقہاء نے طرفین کے قول کو ترجیح دی ہے اور اسی کو مذہب قرار دیا ہے، اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ اطباء کے اقوال سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے کہ مثانہ اور جوف کے درمیان منفذ نہیں ہے۔

"قال الفقيه أبوبكر البلخي الخلاف فيما إذا وصل إلى المثانة أما مادام في قصبة الذكر لايفسد صومه بالاتفاق لأبي حنيفة أن المثانة ليس لها منفذ وإنما يخرج البول منها بطريق الترشح وهذا الكلام يرجع إلى الطب"

(فتاوی قاضی خان ۱/۲۱۱، نیز دیکھئے: تبیین الحقائق للزیلعی ۲/۱۸۴۳)۔

روزے کی حالت میں خواتین کی شرمگاہ کے اندرونی حصے میں سیال یا جامد دوا رکھنے سے بھی روزہ ٹوٹ جائیگا، اسی طرح کسی مرض کی تحقیق کے لئے کوئی آلہ اس راستے سے رحم تک پہنچانے سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔

"وتكلم المشايخ في الإقطار في إقبال النساء منهم من قال هو على هذا الخلاف ومنهم من قال يفسد الصوم بلاخلاف كالحقنة وهوالصحيح"

(تاتارخانیہ ۲/۳۶۵، نیز دیکھئے: ردالمحتار ۳/۳۳۳، تبیین الحقائق ۲/۱۸۴)۔

مفطرات صوم کے شرعی احکام

مفتی انور علی اعظمی ☆

۱- امراض قلب کی وہ دوائیں جنہیں نگلا نہیں جاتا بلکہ زبان کے نیچے دبا کر رکھا جاتا ہے، اگر اس دوا کا استعمال اسی انداز پر کیا گیا اور اس کو یا اس کے لعاب میں ملے ہوئے اجزاء کو نگلنے سے بچا گیا تو بظاہر فساد صوم کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی، لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دل کا ایسا مریض لعاب روکنے پر کتنی دیر تک کنٹرول کر سکتا ہے، درد اٹھنے کے بعد ایک پریشان حال بلکہ بے قابو مریض اپنی جان بچانے کی فکر کرے گا یا روزہ بچانے کی؟

دوا لعاب کی وجہ سے گھلے گی اور اس کے اجزاء لعاب کے ساتھ اندر جائیں گے، ایک صحت مند بھی بہت دیر تک لعاب کو اندر جانے سے نہیں روک پاتا تو مریض آدمی کیسے روک سکتا ہے، جب کہ روزہ کی حالت میں پیاس کی وجہ سے اس کا تقاضہ اور زیادہ ہوتا ہے، اس لئے یہ صرف ایک مفروضہ ہے کہ دوا زبان کے نیچے رہے گی اور اس کے اجزاء اندر نہیں جائیں گے، لہذا احقر کی رائے یہ ہے کہ ایسا مریض اپنی جان بچانے کے لئے دوا کا استعمال کر لے اور بعد میں قضا کرے، کیونکہ فقہاء کے نزدیک باہر سے داخل کی جانے والی اشیاء کا یہی حکم ہے۔ عالمگیری کی عبارت ملاحظہ فرمائیں:

”عمل عمل الابريسم فأدخل الأبريسم فى فيه وخرجت منه خضرة الصبغ أو صفرته أو حمرته واختلط بالريق فصار الريق أخضر أو أصفر أو

☆ دار العلوم مئو۔

أحمر فابتلعه وهو ذاكر صومه ففسد صومه هكذا في الخلاصة"

(عالمگیری ۱/ ۲۰۴)۔

۲- انہیلر کے ذریعہ دوا کا اندر پہنچانا بھی مفسد صوم ہے، کیونکہ فقہاء کے نزدیک سمسمہ جیسی معمولی چیز بھی اگر باہر سے منھ میں داخل کی جائے اور اسے حلق سے نیچے اتار لیا جائے تو یہ مفسد اور مفطر ہے۔

"(و أكل مثل سمسمه) من خارج (يفطر)" (درمختار علی ہامش الشامی ۲/ ۱۵۳)۔

اس لئے انہیلر کے ذریعہ داخل کی جانے والی دوا اگر چہ مختصر ہو اور استعمال کرنے والا اگر چہ اس کو پھیپھڑے میں پہنچانا چاہتا ہو پھر بھی روزہ ٹوٹ جائے گا، کیونکہ دخان کو اپنے عمل سے داخل کرنا روزہ فاسد کردیتا ہے، انہیلر کے ذریعہ ہوا اور دوا جو اندر جارہی ہے وہ اسی کے مثل ہے اس لئے روزہ کی حالت میں انہیلر کا استعمال مفسد اور مفطر ہوگا، جس مریض کو مجبوری اور پریشانی لاحق ہو وہ اس کا استعمال کرلے اور بعد میں اس کی قضا کرلے۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے "آپ کے مسائل اور ان کا حل میں" ایک سائل کو یہی جواب دیا ہے، سائلہ جو خود انہیلر استعمال کرنے والی ہیں لکھتی ہیں کہ اس عمل سے زیادہ تر دوا سانس کے ساتھ پھیپھڑے میں داخل ہوتی ہے لیکن کچھ مقدار حلق میں چپک جاتی ہے، اور ظاہر ہے کہ بعد میں پیٹ میں جاتی ہے (آپ کے مسائل اور ان کا حل ۳/ ۲۱۴)۔

سائلہ جو خود مبتلیٰ بہ ہیں ان کا تجربہ ہے کہ کچھ دوا پیٹ میں بھی جاتی ہے اس صورت میں روزہ ٹوٹنے میں تو کچھ شبہ ہی نہیں، اور اگر بالفرض دوا معدے میں نہ جاکر پھیپھڑے ہی میں جائے جب بھی روزہ ٹوٹ جائیگا، کیونکہ دخان کی صورت میں فقہاء کے نزدیک یہی حکم ہے۔

۳- ناک اور منھ کے ذریعہ بھاپ کو کھینچنا یا کسی مشینی طریقہ سے بھاپ کو اندر داخل کرنا روزہ کے لئے مفسد ہے، کیونکہ فقہاء کے نزدیک دھوئیں کا خود بخود داخل ہوجانا تو مفطر نہیں لیکن اپنے عمل اور اپنی کوشش سے داخل کرنا مفسد اور مفطر ہے، درمختار (۲/ ۱۳۳) میں مذکور ہے:

''ومفاده أنه لو أدخل حلقه الدخان أفطر أى دخان كان ولوعوداً أو عنبراً لوذاكراً لإمكان التحرز عنه'' ،اس عبارت کی تشریح میں علامہ شامی تحریر فرماتے ہیں:
''حتیٰ لو تبخر ببخور فآواه إلى نفسه واشتمه ذاكراً لصومه أفطر لإمكان التحرز عنه'' (شامی ۲/ ۱۳۳)۔

۴- دوا علاج کی ضرورت سے انجکشن لگوانا مفسد نہیں، چاہے وہ گوشت میں لگایا جائے یا رگ میں، البتہ غذا کی ضرورت پوری کرنے کے لئے یا محض طاقت کے لئے انجکشن لگوانا مکروہ ہے، اس لئے کہ یہ عمل مقصد صوم کے منافی ہے، کیونکہ روزہ نام ہے کھانے پینے اور جماع سے نیت کے ساتھ ایک مخصوص وقت تک رکنے کا، اب اگر روزہ دار کو بھوک اور پیاس کا احساس ہو اور وہ اس کے ازالہ کی کوشش کرے تو اس کا کوئی عمل روزہ جیسی عبادت کے ساتھ ہرگز میل نہیں کھاتا، روزہ دار اللہ کا حکم سمجھ کر بھوک پیاس کے احساس کو برداشت کرتا ہے، اسی پر وہ اجر کا مستحق ہوتا ہے، لہذا اگر ایک روزہ دار اس احساس کو مٹانے کے لئے انجکشن لگواتا ہے تو وہ یقیناً روزہ کی مقصدیت کو ختم کرنا چاہتا ہے، اس لئے محض طاقت کے حصول کی غرض سے یا غذائیت کی کمی کو پورا کرنے کے لئے انجکشن لگوانا اس کے روزہ کو مکروہ کردے گا (آپ کے مسائل اور ان کا حل ۳/ ۲۱۵)۔

۵- جسم میں نمکیات کی کمی کو پورا کرنے کے لئے اور مطلوبہ قوت فراہم کرنے کے لئے گلوکوز چڑھانا اگرچہ روزہ کو فاسد نہیں کرے گا لیکن مکروہ ضرور بنادے گا، چونکہ گلوکوز فطری منفذ سے داخل نہیں کیا جاتا، انجکشن کے ذریعہ اندر جارہا ہے اس لئے فقہاء کے اصول کے مطابق اس کو مفسد تو نہیں کہا جاسکتا، لیکن مقصد صوم کے منافی ہونے کی وجہ سے اس کے مکروہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں، کیونکہ روزہ کا مقصد ہی یہ ہے کہ کھانا پینا چھوڑنے کی وجہ سے بھوک پیاس کا احساس ہو، اور روزہ دار اللہ کا حکم پورا کرنے کے لئے اس پر صبر کرے۔

جدید فقہی مسائل میں مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی عبارت سے اس کی اجازت کا رجحان ظاہر ہوتا ہے لیکن روزہ داروں کو ایسی چیزوں کی کھلی اجازت دینا مناسب نہیں، اس سلسلے

میں مولانا یوسف لدھیانوی تحریر فرماتے ہیں: گلوکوز لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا بشرطیکہ یہ گلوکوز کسی عذر کی وجہ سے لگایا جائے، بلا عذر گلوکوز چڑھانا مکروہ ہے (آپ کے مسائل اوران کا حل ۳/ ۲۱۵)۔

۶- پیچھے کے راستے سے سیال یا غیر سیال دوا کا اندر داخل کرنا روزہ کے لئے مفسد ہے، اسی لئے فقہاء نے اس مسئلہ میں انتہائی احتیاط کا حکم دیا ہے۔ عالمگیری میں مذکور ہے: ''وإذا خرج دبره وهو صائم ينبغي أن لا يقوم من مقامه حتى ينشف ذلک الموضع بخرقة كي لا يدخل الماء جوفه فيفسد صومه؛ ولهٰذا قالوا لا يتنفس في الاستنجاء إذا كان صائماً كذا في محيط السرخسي'' (عالمگیری ۱/ ۱۰۴)۔

نیز فقہاء کے یہاں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ اگر اپنی مقعد میں لکڑی یا اس طرح کی بے کار چیز بھی داخل کیا اور اس کو غائب کردیا تو روزہ فاسد ہوجائے گا ''أو أدخل عوداً ونحوه في مقعدته وطرفه خارج وإن غيبه فسد'' (درمختار علی ہامش الشامی: ۲/ ۱۳۵)۔

عالمگیری میں مذکور ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی انگلی دبر میں یا عورت اپنی شرمگاہ میں داخل کرلے تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا، لیکن اگر انگلی میں تیل لگا ہو تو روزہ فاسد ہوجائیگا، اس لئے ان جزئیات کی روشنی میں یہ فیصلہ کرنا مشکل نہیں ہے کہ پیچھے کے راستے سے داخل کی جانے والی سیال یا غیر سیال دوا روزہ کے لئے مفسد ہے۔ رہا مسئلہ امراض معدہ کی تحقیق کے لئے بعض آلات کے اندر داخل کئے جانے کا تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر اس آلہ پر دوا وغیرہ نہیں لگی ہے اور آلہ کا سرا باہر ہے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اس سلسلے میں بھی فقہاء کے یہاں صراحت موجود ہے۔

''ولو طعن برمح أو أصابه سهم وبقي في جوفه فسد وإن بقي طرفه خارجاً لا يفسد كذا في التبيين'' (عالمگیری ۱/ ۱۰۴)۔

البتہ اگر آلہ پر دوا لگی ہو تو دوا کا اندر پہنچنا روزہ کے لئے مفسد ہوگا، اس کی تائید درمختار کی اس عبارت سے بھی ہوتی ہے: ''ولو أدخل قطنة إن غابت فسد وإن بقي طرفها في فرجه الخارج لا'' (درمختار علی ہامش الشامی ۲/ ۱۳۵)۔

بواسیری مسّے موضع حقنہ سے بہت نیچے ہوتے ہیں، اور مقعد کے راستے سے اندر جانے والی چیز جب تک موضع حقنہ تک نہ پہنچے مفسد نہیں، لہذا مسّوں پر دوا لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا (احسن الفتاوی ۴/۴۳۰)۔

۷- فقہاء کی عبارتوں سے مرد اور عورت کے آگے کے راستے کا حکم الگ الگ معلوم ہوتا ہے، مثلاً اگر احلیل میں پانی یا تیل ٹپکایا جائے اور وہ مثانہ تک پہنچ جائے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، اس لئے کہ مثانہ اور جوف کے درمیان منفذ نہیں ہے، علامہ شامی نے اس مسئلہ میں امام ابو یوسف کا طرفین سے اختلاف نقل کیا ہے، اور اطباء کے قول کو بنیاد بنا کر طرفین کی رائے کو ترجیح دی ہے۔" (أو أقطر في إحليله) ماءً أو دهناً وإن وصل إلى المثانة على المذهب الدر المختار قال الشامي: والاختلاف مبني على أنه هل بين المثانة والجوف منفذ أو لا، وهو ليس باختلاف على التحقيق، والأظهر أنه لا منفذ له وإنما يجتمع البول فيها بالترشيح كما يقول الأطباء، زيلعي" (شامی ۴/۱۳۷)۔

لہذا مرد کے مثانہ تک نلکی پہنچانے میں روزہ فاسد نہیں ہوگا، اس معاملہ میں عورت کا حکم بھی یہی ہے، اس لئے کہ نلکی اگر چہ اندر ہے لیکن اس کا ایک سرا باہر رہتا ہے لہذا اس کا حکم تشخیص مرض کے لئے آلہ کے داخل کرنے کا ہے، البتہ خواتین کی شرمگاہ میں سیال یا جامد دوا رکھنے کا حکم الگ ہے، اس لئے کہ فقہاء نے دبر اور فرج داخل کو جوف کے حکم میں رکھا ہے اور اس کے اندر داخل کی جانے والی اشیاء کو مفسد قرار دیا ہے، چنانچہ درمختار میں یہ عبارت مذکور ہے:

"فأما في قبلها فمفسد إجماعاً" علامہ شامی اس کی وضاحت میں تحریر فرماتے ہیں: "بأن الدبر والفرج الداخل من الجوف إذ لا حاجز بينهما وبينه فهما في حكمه وهذا بخلاف قصبة الذكر فإن المثانة لا منفذ لها على قولهما" (شامی ۴/۱۳۸)۔

البتہ اگر مرض کی تحقیق کے لئے کوئی آلہ دوا کے بغیر رحم تک پہنچایا جائے اور اس کا ایک سرا باہر ہو تو یہ مفسد صوم نہیں۔

مفطرات صوم کی نئی صورتیں

قاضی عبدالجلیل قاسمی ☆

۱- اگر امراض قلب سے متعلق کوئی دوا زبان کے نیچے رکھی جائے اور اس دوا کو یا لعاب میں جانے والے اس کے اجزاء کو نگلنے سے بچا جائے تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا۔ اور اگر ضرورت کی بنیاد پر ہو تو کراہت بھی نہ ہوگی۔ روزہ کی حالت میں منہ میں دوا وغیرہ کے رکھنے کے بارے میں ایک سوال وجواب امداد الفتاوی میں ہے:

سوال (۱۹۸): اگر کسی شخص کے دانت میں درد ہو، اس کے دفعیہ کے لیے کوئی دوا استعمال کرے بایں طور کہ وہ دوا حلق کے اندر نہ جائے، یا پان کھانے والا پان گلوری منہ میں رکھ کر چبائے اور لعاب اندر نہ جانے دے یا نسوار (یعنی ناس) جو تمباکو پیس کر بناتے ہیں اور پنجاب کے لوگ اکثر منہ میں ڈالتے ہیں اور بعض لوگ ناک سے سونگھتے ہیں۔ اس کو یعنی نسوار صرف منہ میں رکھ کر عادت پوری کرے تو روزہ ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟ جواب مدلل عنایت فرمائیے۔ بینوا توجروا۔

''الجواب : في الدر المختار وكره له ذوق شيء وكذا مضغه بلا عذر قيد فيهما الخ ثم عد عذرا مست إليها الحاجة في الحال ككون الزوج سيء الخلق وخوف الغبن في الشراء ''۔

اس سے معلوم ہوا کہ صور مسئول عنہا سب مکروہ ہیں،'' لا سيما وقد أيد الكراهة الحديث من قوله عليه السلام أفطر الحاجم والمحجوم، وقوله عليه السلام من

☆ دار القضاء امارت شرعیہ، پھلواری شریف، پٹنہ۔

وقع حول الحمی أو شک أن یقع فیہ'' (امداد الفتاوی ۱۳۷/۲)۔

۲- منہ کے ذریعہ یا ناک کے ذریعہ کسی چیز کو حلق سے نیچے پہنچانا روزہ کو فاسد کر دیتا ہے، اس لئے اگر انہیلر کے ذریعہ منھ یا ناک کے راستہ سے دوا حلق کے نیچے پہنچائی جائے گی تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ یہ کہنا کہ دوا صرف پھیپھڑے تک پہنچتی ہے معدہ تک نہیں جاتی ہے محض ظن وتخمین ہے۔ البتہ جو مریض ایسے ہوں کہ ان کے لیے انہیلر کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو ان کو چاہئے کہ روزہ رکھ لیں اور ساتھ ہی فدیہ بھی ادا کرتے رہیں۔ تاکہ حکم خداوندی پر اپنی طاقت کے مطابق عمل بھی ہو جائے اور روزہ کے فاسد ہونے کی صورت میں اس کی تلافی ہو جائے۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ صحت دے تو اس کی قضا کرلیں۔

۳- منہ یا ناک کے ذریعہ حلق کے نیچے تک بھاپ کو پہنچانا بھی روزہ کو فاسد کر دے گا۔

۴- انجکشن کے ذریعہ جسم کے اندر دوا پہنچانے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

۵- گلوکوز چڑھانے سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ البتہ بلاضرورت گلوکوز چڑھانا کراہت سے خالی نہ ہوگا۔

اوپر کے جوابات کے لیے حضرت تھانوی کی امداد الفتاوی سے ایک فتوی نقل کیا جاتا ہے جس کو حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب علیہ الرحمہ نے مرتب فرمایا ہے اور حضرت تھانوی نے اس کی تصویب فرمائی ہے:

سوال (۲۱۱): کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ آج کل جو انجکشن کے ذریعہ دوا بدن میں پہنچائی جاتی ہے یہ مفسد صوم ہے یا نہیں۔ ادلہ شرعیہ سے جواب عنایت فرمایا جائے۔

جواب: ڈاکٹروں سے تحقیق کرنے سے نیز تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ انجکشن کے ذریعہ دوا جوف عروق میں پہنچائی جاتی ہے اور خون کے ساتھ شرائین یا اوردہ میں اس کا سریان ہوتا ہے جوف دماغ یا جوف بطن میں دوا نہیں پہنچتی، اور فساد صوم کے لیے مفطر کا جوف دماغ یا جوف بطن میں پہنچنا ضروری ہے۔ مطلقاً کسی عضو کے جوف میں یا عروق (شرائین

واوردہ) کے جوف میں پہنچنا مفسد صوم نہیں۔لہذا انجکشن کے ذریعہ جو دوا بدن میں پہنچائی جاتی ہے،مفسد صوم نہیں،فقہاء کی عبارتیں دوطرح پر تقریباً بلکہ حقیقتاً اس دعوی کی تصریح کرتی ہیں، اول تو یہ کہ فقہاء نے زخم پر دوا ڈالنے کو مطلقاً مفسد نہیں فرمایا بلکہ جائفہ یا آمہ کی قید لگائی ہے۔کیونکہ انہیں دو قسم کے زخموں سے دوا جوف دماغ یا جوف بطن کے اندر پہنچتی ہے، ورنہ جوف عروق کے اندر تو دوسری قسم کے زخموں سے دوا پہنچ جاتی ہے۔

دوسرے بہت سی جزئیات فقہ مسلمات فقہاء میں سے ایسی ہیں جن میں دوا غیرہ مطلقاً جوف بدن میں تو پہنچ گئی لیکن چوں کہ جوف دماغ یا جوف بطن میں نہیں پہنچی اس لیے اس کو مفطر ومفسد صوم نہیں قرار دیا۔جیسے مرد کی پیشاب گاہ کے اندر دوا یا تیل وغیرہ چڑھانے سے باتفاق ائمہ ثلاثہ روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

۶- سیال یا غیر سیال دوا پیچھے کے راستہ سے اندر پہنچائی جائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔ امراض معدہ کی تحقیق کے لیے بعض آلات اندر داخل کئے جائیں اور وہ اندر چھپ جائیں تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔

''أو احتقن .... قضي (الدر المختار علی ھامش رد المحتار، باب ما یفسد الصوم و ما لا یفسد ۳/۳۷۶)

وكذا روى عن محمد في الصائم إذا أدخل خشبة في المقعد أنه لا يفسد صومه إلا إذا غاب طرفا الخشبة'' (بدائع الصنائع ۲/۲۴۴)۔

۷- اگر مرد کے آگے کی راہ میں کوئی دوا ڈالی جائے یا مثانہ تک نلکی پہنچائی جائے تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔اگر عورت کی شرم گاہ میں دوا ڈالی جائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔

''أو أقطر في إحليله ماء أودهنا وإن وصل إلى المثانة على المذهب وأما في قبلها فمفسد اجماعًا لأنه كالحقنة ......لم يفطر'' (الدر المختار علی رد المحتار ۳/۳۷۲)۔

''وأما الإقطار في قبل المرأة فقد قال مشائخنا: إنه يفسد صومها

بالإجماع لأن لمثانتها منفذاً فيصل إلى الجوف كالإقطار في الأذن'' (بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۳)۔

'' كماصرح به الشامي حيث قال: وأفاد أنه لو بقي في قصبة الذكر لايفسد اتفاقا ولا شك في ذلک (شامی ۲/ ۱۰۳)ومثله في الخلاصة (۱/ ۲۵۳) نقلا عن أبي بكر البلخي''۔

اگر دوا مثانہ تک پہنچ جائے تب بھی امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک مفسد صوم نہیں ۔ امام ابو یوسف جو مثانہ میں پہنچ جائے اس کو مفسد قرار دیتے ہیں، وہ بھی اس بنا پر کہ ان کو یہ معلوم ہوا کہ مثانہ ومعدہ کے درمیان منفذ ہے جس سے دوا معدہ میں پہنچ جاتی ہے ورنہ نفس مثانہ میں پہنچنے کو وہ بھی مفسد نہیں فرماتے ۔اسی لیے صاحب ہدایہ نے اس اختلاف کے متعلق فرمایا ہے:

''فكأنه وقع عند أبي يوسف أن بينه وبين الجوف منفذا ولهذا يخرج منه البول ووقع عند أبي حنيفة أن المثانة بينهما حائل والبول يترشح منه وهذا ليس من باب الفقه''۔

الغرض اسی طرح اگر کان میں پانی ڈالے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا ۔کما صرح بہ فی الدر المختار والخلاصۃ ، حالانکہ کان بھی ایک جوف ہے ۔اسی طرح اگر کوئی انگور وغیرہ کو ایک دھاگے میں باندھ کر نگل جائے اور پھر معدہ میں پہنچنے سے پہلے کھینچ لے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے ۔

''كما قال في الخلاصة وعلى هذا لو ابتلع عنبا مربوطا بخيط ثم أخرجه لايفسد صومه'' (۱/ ۲۶)۔

''ومثله في العالمگيرية (۱/ ۲۰۲): ومن ابتلع لحمامربوطا على خيط ثم انتزعه في ساعته لايفسد وإن تركه فسد كذا في البدائع''۔

اگر مطلق جوف بدن میں کسی شئی کا پہنچنا مفسد ہوتا تو خود پیشاب گاہ بھی ایک جوف

ہے اور مثانہ تو بدرجہ اولی جوف ہے، کان اور حلق بھی جوف ہیں، ان میں پہنچنا بالاخلاف مفسد صوم ہوتا۔

اس سے معلوم ہوا کہ مطلقاً جوف بدن میں مفطر چیزوں کا پہنچنا مفطر صوم نہیں بلکہ خاص جوف دماغ یا جوف بطن مراد ہیں۔ بلکہ جوف دماغ بھی اس میں اصل نہیں۔

وہ بھی اس وجہ سے لیا گیا ہے کہ جوف دماغ میں پہنچنے کے بعد بذریعہ منفذ جوف معدہ میں پہنچ جانا عادت اکثریہ ہے۔ جیسا کہ صاحب بحر کی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے:

''قال في البحر: والتحقيق أن بين جوف الرأس وجوف المعدة منفذا أصليا فما وصل إلى جوف الرأس وصل إلى جوف البطن'' (منحۃ الخالق ۲/۱۰۶)۔

اس عبارت سے اس مقصد کی بالکل صراحت ہوگئی کہ جوف سے مراد صرف جوف بطن ہے اور جوف دماغ سے چونکہ جوف بطن میں پہنچنا لازمی ہے اس لئے اس میں پہنچنے کو بھی تبعا لجوف المعدہ مفسد قرار دیا ہے۔ اسی طرح حقنہ وغیرہ کو تبعا لجوف المعدہ مفسد کہا گیا ہے۔

☆☆☆

مفسدات صوم سے متعلق بعض نئے مسائل

مولانا سید اسرار الحق سبیلی ☆

۱-امراض قلب کی بعض دوائیں:

امراض قلب سے متعلق بعض دوائیں ایسی ہیں جنہیں نگلا نہیں جاتا، بلکہ زبان کے نیچے دبا کر رکھا جاتا ہے۔ اگر یہ دوا زیادہ مقدار میں ہو تو روزہ فاسد ہو جائے گا، اور اگر یہ دوا تھوڑی مقدار میں ہو اور اس دوا کو یا لعاب میں مل جانے والے اس کے اجزاء کو نگلنے سے بچا جائے، اور حلق میں دوا کا مزہ بھی محسوس نہ ہو تو یہ مفسد صوم نہیں ہوگا، فتاویٰ ہندیہ میں اس طرح کی کئی نظریں پیش کی گئی ہیں، ان سے رہ نمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔

"وإذا ابتلع سمسمة بين أسنانه لا يفسد صومه، لأنه قليل، وإن ابتلع من الخارج يفسد، وتكلموا في وجوب الكفارة، والمختار أنها تجب إذا ابتلعها ولم يمضغها ......" (الفتاویٰ الہندیہ ۲۰۲-۲۰۳)۔

جب کوئی دانتوں کے درمیان اٹکا ہوا تل نگل جائے تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ وہ تھوڑا ہے، اور اگر باہر سے لے کر نگل جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، البتہ کفارہ واجب ہونے کے بارے میں کئی اقوال ہیں، مختار قول یہ ہے کہ کفارہ واجب ہوگا جب کہ بغیر چبائے نگل گیا ہو، جیسا کہ فتاویٰ غیاثیہ، اور فتاویٰ قاضی خان میں ہے، یہی زیادہ صحیح قول ہے، جیسا کہ سرخسی کی "محیط" میں ہے۔ اور اگر تل کو چبایا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، مگر یہ کہ حلق میں اس کا مزہ

☆ رفیق المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد۔

محسوس کرے، اور یہ بہت بہتر ہے، اور چاہیے کہ ہر چبائی ہوئی تھوڑی سی چیز کے بارے میں یہی اصول ہو جیسا کہ فتح القدیر میں ہے، اور اگر گیہوں کا ایک دانہ چبا لیا تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ وہ معدوم ہو گیا، اسی طرح فتاویٰ قاضی خان میں ہے۔

علامہ قاضی خاں نے اس کی وجہ بتاتے ہوئے لکھا ہے:

"فإن مضغها لایفسد صومه لأنها تلتزق بأسنانه، فلا یصل إلی جوفه شیء" (فتاویٰ قاضی خاں علی الہندیہ ۱/۲۰۹)۔

اگر اس کو چبا گیا تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ وہ دانت میں چپک جاتا ہے، اس کے پیٹ میں کوئی چیز نہیں پہنچتی۔

۲-تنفس کے مرض میں انہیلر کا استعمال:

تنفس کے مریض کو بعض اوقات انہیلر استعمال کرنا پڑتا ہے، انہیلر کے ذریعہ ہوا اور اس کے ساتھ دوا جو غالباً سفوف کی شکل میں ہوتی ہے، کا نہایت مختصر جز پھیپھڑے تک پہنچایا جاتا ہے، اس صورت میں روزہ ٹوٹ جانا چاہیے، کیونکہ یہ دوا خواہ تھوڑی ہی مقدار میں حلق کے ذریعہ پھیپھڑے میں پہنچتی ہے، فقہاء نے حلق میں کوئی چیز داخل ہونے پر مفسدِ صوم کا حکم لگایا ہے، جب کہ یہ دوا حلق سے آگے پھیپھڑے تک پہنچ جاتی ہے۔

"وإن کان نائما فصب الماء فی حلقه فسد صومه عندنا، خلافا للزفر والشافعی رحمهما الله تعالی" (فتاویٰ قاضی خاں علی الہندیہ ۱/۲۰۹)۔

(اگر روزہ دار سویا ہوا ہو اور اس کے حلق میں پانی چلا جائے تو ہمارے نزدیک اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا، برخلاف امام زفر اور امام شافعیؒ کے)۔

اور فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

"والمطر والثلج إذا دخل حلقه یفسد صومه وهو الصحیح کذا فی الظهیریة" (الفتاویٰ الہندیہ ۱/ ۲۰۳)۔

بارش اور اولے جب اس کے حلق میں داخل ہوجائیں تو اس کا روزہ فاسد ہوجائے گا، اور یہی صحیح قول ہے، جیسا کہ فتاویٰ ظہیریہ میں ہے:

۳- بھاپ لینے والی دوائیں:

بعض دوائیں بھاپ کے ذریعہ اندر لی جاتی ہیں کہ ابلتے ہوئے گرم پانی میں دوا ڈال دی جاتی ہے، اور اس سے نکلنے والی بھاپ کو ناک اور منھ کے ذریعہ کھینچا جاتا ہے، آج کل اس کے لئے بعض مشینی طریقے بھی ایجاد ہوئے ہیں، روزہ کی حالت میں اس طرح بھاپ لینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

"لو أدخل حلقه الدخان أفطر ، أی دخان كان ، ولو عودا ، أو عنبرا ، لو ذاكرا ، لإمكان التحرز عنه" (الدر المختار علی رد المحتار ۳/۳۶۶)۔

(اگر اپنے حلق میں دھواں داخل کرے تو روزہ ٹوٹ جائے گا چاہے کون سا بھی دھواں ہو، اگر چہ عود یا عنبر کا دھواں ہو، جب کہ اس کو روزہ یاد ہو، کیونکہ اس سے بچنا ممکن ہے)۔

۴- روزہ کی حالت میں انجکشن لینا:

بعض انجکشن محض دوا کی ضرورت پوری کرتے ہیں اور بعض انجکشن جسم کی غذائی ضرورت بھی پوری کرتے ہیں، لیکن انجکشن کا اصل مقصود دوا کی ضرورت پوری کرنا ہوتا ہے، اور غذائی ضرورت کی حیثیت ضمنی ہوتی ہے، اور یہ دوا منفذ معتاد اور فطری راستہ سے نہیں پہنچتی، بلکہ رگوں کے واسطہ سے باطنی حصہ تک پہنچتی ہے، اس لئے روزہ کی حلت میں انجکشن کا استعمال درست ہے، اور اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ اس سلسلہ میں فقہاء کی پیش کردہ ذیل کی نظائر سے استدلال کیا جا سکتا ہے، جہاں فقہاء نے دواؤں کے اندرون جسم داخل ہونے کے باوجود مفسد صوم قرار نہیں دیا ہے۔ امام فخر الدین اوزجندی (م ۲۹۵ھ) لکھتے ہیں:

''وإن أقطر فی إحليله لا يفسد صومه فی قول أبی حنيفة و محمد رحمهما الله تعالیٰ......'' (فتاویٰ قاضی خان علی الہندیہ ۱/۲۱۱)۔

(اگر کسی مرد نے اپنے عضو تناسل کے سوراخ میں کوئی چیز ٹپکائی تو امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کے قول کے مطابق اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

اور فتاوی ہندیہ میں ہے:

''ولو أقطر شيئا من الدواء في عينه لا يفطر صومه عندنا، وإن وجد طعمه في حلقه، وإذا بزق فرأى أثر الكحل ولونه في بزاقه عامة المشائخ على أنه لا يفسد صومه، كذا في الذخيره وهو الأصح هكذا في التبيين'' (الفتاوی الہندیہ ۱/۲۰۳)۔

(اور اگر اپنی آنکھ میں کوئی دوا ٹپکائے تو ہمارے نزدیک اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا، اگرچہ اپنے حلق میں اس کا مزہ محسوس کرے، اور جب تھوک میں سرمہ اور اس کے رنگ کا اثر ہو تو عام مشائخ کا خیال ہے کہ اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا، جیسا کہ ''ذخیرہ'' میں ہے، اور یہی زیادہ صحیح ہے، اسی طرح ''تبیین الحقائق'' میں بھی ہے)۔

۵- روزہ کی حالت میں گلوکوز چڑھانا:

جسم میں نمکیات کی کمی کو پورا کرنے اور غذا سے مطلوبہ قوت فراہم کرنے کے لئے گلوکوز چڑھایا جاتا ہے، یہ ایک حد تک غذا کا متبادل ہے، اس لئے بھوک کا احساس کم ہوتا ہے، اور بھوک کی وجہ سے پیدا ہونے والی کمزوری سے بھی آدمی محفوظ رہتا ہے، اس لئے روزہ کی حالت میں گلوکوز کا استعمال مکروہ ہوگا، کیونکہ یہ روزہ کی روح (ترک اکل وشرب) کے خلاف ہے، لیکن اس سے روزہ بھی نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ یہ معدہ کے منفذ سے پیٹ میں داخل نہیں ہوتا، فتاوی ہندیہ میں ہے:

''وما يدخل من مسام البدن من الدهن لا يفطر،هكذا في شرح المجمع .ومن اغتسل في ماء وجد برده في باطنه لا يفطره، هكذا في النهر الفائق، ولوأقطر شيئا من الدواء في عينه لا يفطر صومه عندنا وإن وجد طعمه

فی حلقه'' (الفتاوی الہندیہ ۱/ ۲۰۳)۔

(بدن کے مسامات سے تیل اندر داخل ہوتا ہے، وہ مفطر نہیں ہے، اسی طرح شرح مجمع میں ہے، اور جس نے پانی میں غسل کرنے کے بعد جسم کے اندر اس کی ٹھنڈک محسوس کی، تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا، اسی طرح النہر الفائق میں ہے، اور اگر اپنی آنکھ میں دوا ٹپکائی تو ہمارے نزدیک اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا، اگر چہ اپنے حلق میں اس کا مزہ محسوس کرے)۔

۶ - پیچھے کے راستہ سے دوا پہنچانا:

بعض سیال یا غیر سیال دوائیں پیچھے کے راستہ سے اندر پہنچائی جاتی ہیں، اسی طرح بواسیر کے مرض میں اندرونی مسوں پر مرہم لگایا جاتا ہے اور وہ دوا اندر چلی جاتی ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، فتاویٰ قاضی خاں میں ہے:

''**الحقنة توجب القضاء، وإن كان لبنا لا يثبت الرضاع، وكذا السعوط والوجور والقطور في الأذن، أما الحقنة والوجور فلأنه وصل إلى الجوف ما فيه صلاح البدن**'' (فتاویٰ قاضی خان علی الہندیہ ۱/۲۱۱)۔

(حقنہ یعنی پیچھے کے راستہ سے دوا پہنچانے سے قضا واجب ہوگی، اگر دودھ پہنچایا گیا ہو تو حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوگی، اسی طرح ناک، منہ اور کان میں دوا ڈالنے کا حکم ہے۔ حقنہ اور منہ میں دوا ڈالنے کا حکم تو اس لئے ہے کہ پیٹ میں ایسی چیز پہنچ رہی ہے جو بدن کے لئے مفید ہے)۔

اور درمختار میں ہے:

''**وفي الفتح خرج سرمه فغسله فإن قام قبل أن ينشفه فسد صومه وإلا فلا**'' (الدر المختار ۳/۳۶۹)۔

(فتح القدیر میں ہے کہ پاخانہ کے مقام کا کچھ حصہ باہر نکلا ہوا ہو اور اس کو دھو دیا گیا ہو تو اگر اس کو پونچھنے سے پہلے کھڑا ہو گیا تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا ورنہ نہیں)۔

اور فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

''ولو أدخل إصبعه في إسته أو المرأة في فرجها لا يفسد وهو المختار إلا إذا كانت مبتلة بالماء أو الدهن فحينئذ يفسد لوصول الماء أو الدهن هكذا في الظهيرية'' (الفتاویٰ الہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

(اگر کسی نے اپنے مقعد میں انگلی داخل کی یا عورت نے اپنی شرمگاہ میں تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، یہی مختار قول ہے، مگر یہ کہ وہ پانی یا تیل میں بھیگی ہوئی ہو تو پانی یا تیل کے پہنچ جانے کی وجہ سے روزہ فاسد ہو جائے گا)۔

البتہ امراض معدہ کی تحقیق کے لئے جو آلات اندر داخل کئے جاتے ہیں اگر یہ آلات داخل کر کے نکال لئے جائیں تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

''ولو ابتلع خشبة وطرفها في يده ثم أخرجها لا يفسد صومه ولو ابتلع كلها فسد صومه كذا في الخلاصة'' (الفتاویٰ الہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

(اگر لکڑی نگل لی اور اس کا ایک کنارہ ہاتھ میں ہو پھر اس کو نکال لیا تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور اگر اس نے پورا نگل لیا تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا، اسی طرح خلاصۃ الفتاویٰ میں ہے)۔

۷- مثانہ میں نلکی پہنچانا:

مرد و عورت کے جسم میں مثانہ تک نلکی پہنچانے سے یا مرض کی تحقیق کے لئے بعض آلات رحم تک پہنچانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ اس بارے میں درمختار کی ان عبارتوں سے استدلال کیا جا سکتا ہے:

''(أو طعن بر مح فوصل إلى جوفه) وإن بقي في جوفه كما لو ألقى حجر في الجائفة أونفذ السهم من الجانب الآخر، ولوبقي النصل في جوفه فسد (أو أدخل عودا) ونحوه (في مقعدته وطرفه خارج) وإن غيبه فسد'' (الدر

المختار مع رد المحتار ۳/۳۶۸-۳۶۹)۔

(یا نیزہ مارا اور پیٹ میں پہنچ گیا، اگر چہ اس کے پیٹ میں باقی رہا ہو (تو روزہ فاسد نہیں ہوگا) جیسا کہ پیٹ کے زخم میں پتھر ڈال دیا گیا ہو، یا تیر دوسری جانب سے چھید کر کے پار ہوگیا، اور اگر تیر کا سرا اس کے پیٹ میں رہ گیا تو روزہ فاسد ہوجائے گا، یا لکڑی وغیرہ اپنے مقعد میں داخل کیا اور اس کا کنارہ باہر ہو (تو روزہ فاسد نہیں ہوگا)، اگر لکڑی اندر غائب ہوگئی تو روزہ فاسد ہوجائے گا)۔

البتہ نسوانی اعضاء تناسل میں سیال یا جامد دوا رکھنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ فتاوی ہندیہ میں ہے:

''وفی الإقطار فی إقبال النساء یفسد بلا خلاف وهو الصحیح هکذا فی الظهیریة'' (الفتاوی الہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

(خواتین کی شرمگاہ میں قطرہ ٹپکانے سے بالاتفاق روزہ فاسد ہوجائیگا، یہی صحیح قول ہے، اسی طرح فتاوی ظہیریہ میں ہے)۔

☆☆☆

مفطر صوم- چند تحقیق طلب صورتیں

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی ☆

۱- وہ دوائیں جن کے ذرات حلق سے نیچے نہیں جاتے، جیسے امراض قلب کی بعض دوائیں، تو ان سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، یہی حکم ان دواؤں کا ہے جو دانت کے درد کے لئے استعمال کی جاتی ہیں، اور ان کے ذرات حلق سے نیچے نہیں اترتے، پھر چونکہ یہ چیزیں ضرورتاً استعمال کی جارہی ہیں، اس لئے کراہت بھی نہیں ہے، لیکن روزے کی حالت میں کوئلے، منجن اور ٹوتھ پیسٹ کے استعمال کو اس پر قیاس نہیں کرنا چاہئے، کیونکہ ان کا متبادل مسواک موجود ہے جو سنت ہے اس لئے روزہ کی حالت میں ان کا استعمال مکروہ ہوگا۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

''وکرہ ذوق شیٔ ومضغہ بلا عذر'' (۱۰۲/۱)۔

(کسی چیز کا چکھنا اور چبانا بلا عذر مکروہ ہے)۔

لیکن حضرت تھانویؒ نے تمباکو سے بنے نسوار (جسے پیس کر ناک سے سونگھتے اور پنجاب کے لوگ منہ میں رکھتے ہیں) اور پان منہ کے اندر رکھنے کو اس صورت میں جب کہ لعاب اندر نہ جائے مفطر صوم نہیں مانا ہے، البتہ اس کے استعمال کو مکروہ لکھا ہے (امداد الفتاویٰ ۱۴۶/۲ کتاب الصوم)۔

۲- تنفس کے مرض میں جو دوا انہیلر کے ذریعہ پھیپھڑے تک پہنچائی جاتی ہے وہ چونکہ حلق

☆ امارت شرعیہ، پھلواری شریف، پٹنہ۔

کے ذریعہ جاتی ہے اس لئے ڈاکٹروں کی تحقیق کے مطابق اس کا بیشتر حصہ سانس کی نالی کے ذریعہ پھیپھڑے تک پہنچتا ہے، البتہ یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ اس کا کوئی حصہ جوف معدہ اور جوف بطن تک نہیں پہنچتا، بلکہ دوا کا بعض حصہ غذا کی نالی کے ذریعہ جوف معدہ تک بھی پہنچتا ہے مگر اس کی مقدار کم ہوتی ہے۔اس لئے یہ بھی مفطر صوم ہے، اور اس باب میں کہ دوا کہاں تک پہنچتی ہے ڈاکٹروں ہی کی رائے معتبر ہے۔

"وهذا اليس من باب الفقه قال العيني: لأنه متعلق بشتريح الأبدان"۔

۴، ۵- فقہاء کی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ بدن کے اندر کسی چیز کے محض داخل ہونے یا کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا بلکہ اس کا منفذ اصلی کے ذریعہ جوف دماغ یا جوف معدہ تک پہنچنا مفطر صوم ہے اور اس میں بھی اصل جوف معدہ ہے جوف دماغ کا ذکر محض اس لئے کیا جاتا ہے اس کا منفذ جوف معدہ کی طرف ہے۔

شامی میں ہے:

"قال في البحر والتحقيق أن بين جوف الرأس و جوف المعدة منفذاً أصليا ما وصل إلى جوف الرأس وصل إلى جوف البطن" (۱۶/۲)۔

(واقعتاً جوف معدہ اور جوف راس کے مابین ایک منفذ اصلی ہے، اس لئے جو چیز جوف راس تک پہنچتی ہے وہ جوف معدہ تک بھی چلی جاتی ہے)۔

بدائع میں ہے:

"وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف والأذن و الدبر بان أستعط أواحتقن أو أقطر في أذنه فوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ فسد صومه" (بدائع ۲/۱۰۱۴)۔

(جو چیز جوف بطن یا جوف دماغ میں مخارق اصلیہ جیسے ناک، کان، اور بول وبراز کے راستے سے پہنچے بایں طور کہ اس نے سوٹھ مارا، حقنہ کیا یا کان میں دوا ٹپکائی اور وہ جوف بطن یا دماغ

تک پہنچ گئی تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا)۔

انجکشن کے ذریعہ دوا جوف معدہ میں براہ راست نہیں پہنچتی ہے اور نہ ہی منفذ اصلی کے واسطے سے جاتی ہے اس لئے کسی قسم کے انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، اگر چہ وہ جسم کی غذائی ضرورت کو ہی پوری کرتے ہوں جیسے گلوکوز وغیرہ۔لیکن اگر منفذ اصلی سے نلکی وغیرہ کے ذریعہ کوئی دوا یا غذا جوف معدہ میں پہنچائی گئی تو روزہ ٹوٹ جائے گا،بعض حالتوں میں مریض کے منہ یا ناک میں نلکی لگی رہتی ہے، اور انجکشن کے ذریعہ جوس اور کوئی غذا جوف معدہ میں پہنچائی جاتی ہے اس میں چونکہ منفذ اصلی اور ایصال جوف معدہ دونوں پایا جاتا ہے اس لئے روزہ ٹوٹ جائے گا،گلوکوز جب رگوں کے ذریعہ چڑھایا جاتا ہے تو اس سے ترک اکل وشرب سے پیدا ہونے والی کیفیت میں کمی آتی ہے، لیکن اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اس کی مثال غسل للتبرید کی طرح ہے، غسل سے پانی مسامات کے ذریعہ اندر جاتا ہے اور اس سے پیاس کی شدت میں کمی آتی ہے مگر روزہ نہیں ٹوٹتا۔

فتاوی ہندیہ میں ہے:

''بدن کے مساموں سے جو تیل اندر داخل ہوجاتا ہے، اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اسی طرح سے پانی سے نہایا اور اس کی سردی جسم کے اندر محسوس ہوئی تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا''۔

۶- بواسیر کے مرض میں اندرونی مسوں میں مرہم لگایا جاتا ہے، یہ مسے اگر موضع حقنہ تک عادتاً نہیں پہنچے ہوں تب تو بواسیر کے مسوں پر یہ دوا لگانا مفسد صوم نہیں ہوگا، اسی طرح مسے باہر نکل آئیں اور ان کو تر کر کے اندر کیا جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اگر یہ تری موضع حقنہ تک نہ پہنچی ہو، حضرت مفتی شفیع صاحبؒ کی یہی تحقیق ہے، لکھتے ہیں:

''بخلاف مسہ بواسیر کے کہ مبرز کے اوپر پیدا ہوجاتے ہیں، کبھی باہر، کبھی اندر، وہ موضع حقنہ تک عادتاً نہیں پہنچتے اس لئے جو تری ان تک رہی وہ موضع حقنہ تک نہیں جاتی، اس لئے مفسد صوم نہیں (حاشیہ امداد الفتاوی ۲/۱۶۱ کتاب الصوم)۔

فقہاء نے ایک لفظ سرم استعمال کیا ہے یہ بواسیر کے مسوں سے ایک الگ چیز ہے

اسے اردو میں کانچ کا نکلنا کہتے ہیں، اس کانچ کو اگر دھویا اور بغیر خشک کئے اندر ڈال دیا تو روزہ فاسد ہوجائے گا، کیونکہ یہ موضع حقنہ تک پہنچ جاتی ہے، ردالمحتار میں ہے:

''وفی الفتح خرج سرمه فغسله فإن قام قبل أن ینشفه فسد صومه'' (۲/۲۵۸)۔

(فتح میں ہے کہ روزدار کو کانچ نکلا اور اس نے اسے دھویا، پھر اسے پونچھنے کے پہلے کھڑا ہوگیا تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا)۔

اسی بنیاد پر فقہاء نے روزہ کی حالت میں استنجاء کرتے وقت اگر پانی حقنہ کے مقام تک پہنچ جائے تو اسے مفسد صوم لکھا ہے۔ سیال غیر سیال دوائیں جو پیچھے کے راستہ سے اندر پہنچائی جاتی ہیں یہ جوف معدہ تک منفذ اصلی کے ذریعہ پہنچتی ہیں اس لئے ان سے روزہ فاسد ہوجائے گا، اس معاملہ میں اعتبار دوا کے اندر پہنچنے کا ہے، اس کے خشک یا تر ہونے کا نہیں، یہاں تک کہ اگر معلوم ہوا کہ خشک دوا اندر پہنچ گئی تو روزہ فاسد ہوجائے گا، اور اگر یہ معلوم ہوا کہ تر دوا اندر نہیں پہنچی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور اگر ان دونوں میں سے کچھ نہ معلوم ہو اور دوا تر تھی تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک روزہ ٹوٹ جائے گا، اس لئے کہ عادت یہی ہے کہ تر دوا اندر پہنچ جاتی ہے، اور صاحبین کے نزدیک نہیں ٹوٹے گا، اس لئے کہ اندر پہنچنا معلوم نہیں، اور شک میں روزہ نہیں ٹوٹتا، اور اگر دوا خشک ہو تو بالاتفاق روزہ نہیں ٹوٹے گا (فتاوی ہندیہ کتاب الصوم باب چہارم مفسدات روزہ، ص ۱۸)۔

بعض صورتوں میں امراض معدہ کی تحقیق کے لئے بعض آلات اندر داخل کئے جاتے ہیں اگر یہ آلات تر نہ ہوں اور جوف معدہ تک تحقیق کے لئے کوئی دوا اندر نہ پہنچائی گئی ہو صرف آلات اندر ڈال کر مرض کا پتہ چلایا جاتا ہو تو یہ صورت مفطر صوم نہیں ہوگی، کیونکہ یہ قبل یا دبر میں انگلی داخل کرنے کی طرح ہے۔

(روزہ نہیں ٹوٹے گا، اور اگر تر انگلی داخل کیا تو اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا)۔

فتاوی ہندیہ میں ہے:

''ولو أدخل اصبعه فی مسته أو المرأة فی فرجها لا یفسد وهو المختار إلا إذا کانت مبتلة بالماء أو الدهن فحینئذ یفسد لوصول الماء أو الدهن'' (۱/۱۰۴)۔

(اگر مرد نے انگلی مقعد میں اور عورت نے اپنی شرمگاہ میں ڈالا تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور یہی مختار ہے، البتہ اس نے اگر تر انگلی ڈالی خواہ یہ تری پانی کی ہو یا تیل وغیرہ کی تو روزہ پانی یا تیل کے پہنچنے کی وجہ سے فاسد ہوجائے گا)۔

آلات خشک ہی داخل کئے گئے تھے، لیکن انہیں نکال کر دوبارہ اندر کیا گیا تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، درمختار میں ہے کہ اگر کسی ضرورت سے دائی نے پیشاب کی جگہ انگلی ڈالی یا خود اس نے اپنی انگلی ڈالی پھر ساری انگلی یا تھوڑی سی انگلی نکالنے کے بعد دوبارہ داخل کرلیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۷- یہ دوائیں اگر مخرج بول سے اندر تک پہنچائی جائیں تو مرد وعورت میں فقہاء نے اس بنیاد پر تفریق کی ہے کہ مرد کے عضو تناسل اور معدہ کے درمیان براہ راستہ کوئی منفذ نہیں ہے، لیکن عورتوں کی شرمگاہ سے معدہ تک منفذ موجود ہے، اس لئے مرد کے عضو تناسل میں دوا ڈالنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، اور عورتوں کی شرمگاہ میں دوا ڈالنے سے روزہ فاسد ہوجائے گا۔

فتاوی ہندیہ میں ہے:

''إذا أقطر فی إحلیله لا یفسد صومه عند أبی حنیفة و محمد......وفی الإقطار فی إقبال النساء یفسد بلا خلاف وهو الصحیح'' (۱/۱۰۴)۔

(جب مرد کے پیشاب کے راستہ میں قطرہ ڈالا تو امام ابوحنیفہ اور امام محمدؒ کے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹے گا، البتہ اگر عورت کی شرمگاہ میں کچھ ٹپکائیں تو بلا اختلاف روزہ ٹوٹ جائے گا)۔

بدائع میں ہے:

''واما الاقطار فی قبل المرأة فقد قال مشائخنا انه یفسد صومها بالاجماع لان لمثالتها منفذا فیصل الی الجوف کالاقطار فی الاذن'' (۲/ ۴۴۴)۔

(عورت کے مخرج بول میں قطرہ ٹپکانے سے ہمارے مشائخ کے نزدیک بالاجماع روزہ فاسد ہوجائے گا، اس لئے کہ اس کے مثانہ سے منفذ موجود ہے، جس کے ذریعہ جوف تک پہنچ جائے گا، تو یہ کان میں قطرہ ڈالنے کی طرح ہے)۔

میں نے تشریح الابدان کے ماہر ڈاکٹروں سے اس مسئلہ پر تبادلہ خیال کیا، ان کے بقول جدید تحقیق کے مطابق مخرج بول کا سرا مرد وعورت دونوں میں مثانہ تک پہنچتا ہے، اور مرد و عورت کے مثانے میں تخلیقی اعتبار سے کوئی فرق نہیں ہے، جس طرح مرد کے مثانہ اور جوف میں منفذ نہیں ہے، اور پیشاب تقاطر سے مثانے میں جمع ہوتا ہے، اسی طرح عورتوں میں بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب پیشاب بند ہوجائے تو اس کے نکالنے کے لئے نلی مخرج بول میں ڈالتے ہیں اندام نہانی میں نہیں، البتہ عورتوں کے عضو تناسل اور جوف میں منفذ ہے، اگر ڈاکٹروں کی یہ تحقیق صحیح ہے تو مخرج بول میں کوئی دوا ڈالنے کا حکم دونوں میں یکساں ہوگا، یعنی روزہ نہیں ٹوٹے گا، البتہ عورتوں کے اندام نہانی میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا، اس لئے کہ وہ جوف معدہ تک پہنچ سکتا ہے۔

جن حضرات کے نزدیک عورتوں کے رحم اور مثانہ میں منفذ نہیں ہے، ان کے نزدیک اندام نہانی میں بھی دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

☆☆☆

روزہ کوتوڑنے والی چیزیں اوراس کے احکام

مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی ☆

کتب فقہ میں یہ جزئیہ صراحۃً مذکور ہے کہ روزہ دار کے لئے بلاعذر کسی چیز کو اس طرح چکھنا یا چبانا کہ اس کے اجزاء اور ذرات حلق میں نہ جائیں مکروہ ہے۔ فتاوی کی مشہور کتاب الفتاوی الہندیہ میں ہے: ''وکرہ ذوق شئ ومضغہ بلا عذر'' (الفتاوی الہندیہ ۱/۱۹۹) (روزہ دار کے لئے کسی چیز کو چکھنا اوراس کو چبانا بلاعذر مکروہ ہے)۔ اس کے مکروہ ہونے کی علت یہ ہے کہ روزہ دار کسی چیز کو چبائے گا یا چکھے گا تو پورے وثوق اور اعتماد کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ اس کے ذرات حلق میں نہ پہنچے ہوں۔

''وکرہ أبو حنیفة أن یمضغ الصائم العلک لأنه لایؤمن أن ینفصل شيء منه فیدخل حلقه فکان المضغ تعریضاً لصومه للفساد فیکرہ ولوفعل لا یفسد صومه'' (بدائع الصنائع ۲/۱۰۴۳)۔

اس کے مکروہ ہونے کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں حضور ﷺ نے ارشادفرمایا:

''من وقع في الشبهات وقع في الحرام کالراعی یرعی حول الحمی یوشک أن یرتع فیه ألا وإن لکل ملک حمی ألا وإن حمی الله محارمه '' (مشکوۃ المصابیح: کتاب البیوع، باب الکسب وطلب الحلال ۱/۲۴۱)۔

☆ دارالافتاءامارت شرعیہ، پھلواری شریف، پٹنہ۔

علامہ علاء الدین حصکفیؒ الدر المختار میں لکھتے ہیں: چبانا یا چکھنا کسی عذر کی وجہ سے ہو تو یہ بلا کراہت جائز و درست ہے، اور عذر کی مثال دیتے ہیں کہ شوہر یا آقا بدمزاج ہو تو اس کے خوف سے بیوی یا باندی شوربا چکھ سکتی ہے، یہ بلا کراہت جائز ہے۔

''ککون زوجها أو سيدها سيء الخلق فذا قت'' (الدر المختار ۲/ ۱۱۲)۔

''قوله ککون زوجها الخ بيان للعذر في الأول'' (رد المحتار ۲/ ۱۱۲)۔

اور علامہ علاء الدین حصکفیؒ بدائع الصنائع میں رقمطراز ہیں: روزہ دار عورت اپنے بچے کو کھانا چبا کر دے سکتی ہے جبکہ اس کے لئے اس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ ہو، اور یہ ضرورۃً بلا کراہت جائز و درست ہے۔

''ويكره للمرأة تمضغ لصبيها طعاما وهي صائمة لأنه لا يؤمن أن يصل شئ منها إلى جوفه إلا إذا كان لا بد لها من ذلک فلا يكره للضرورة'' (بدائع الصنائع ۲/ ۱۰۴۴)۔

اس تمہید کے بعد سوال کے جواب ملاحظہ فرمائیں:

۱- امراض قلب کی بعض دوائیں جو زبان کے نیچے رکھی جاتی ہیں ان کے ذرات حلق میں نہیں جاتے، بحالت روزہ اس کے استعمال سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور چونکہ یہ مرض کی وجہ سے ہے جو ایک عذر شرعی ہے لہذا اس کا استعمال بلا کراہت جائز و درست ہوگا۔

اس کی تائید فتاوی دار العلوم میں مذکور اس جواب سے بھی ہوتی ہے: جائز ہے (مگر منجن مل کر فوراً منہ دھو لے اور کلی کر لے تاکہ اس کا اثر پیٹ میں نہ جائے، اور منجن ایسا ہو کہ عادۃً پیٹ میں نہ پہنچتا ہو مگر بچنا اچھا ہے) (فتاوی دار العلوم جدید ۶/ ۴۰۳)۔

۲- انہیلر کے ذریعہ ناک یا منہ سے جو دوا حلق میں پہنچائی جائے گی تو اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا، چونکہ ڈاکٹروں کی تحقیق کے مطابق انہیلر کے ذریعہ جو دوا پھیپھڑے تک پہنچائی جاتی ہے وہ حلق کے ذریعہ پھیپھڑے تک پہنچتی ہے، اور منہ یا ناک کے ذریعہ کسی چیز کو حلق سے نیچے

پہنچانے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے، نیز یہ کہنا کہ دوا معدہ تک نہیں جاتی ہے یہ محض ظن ہے اور ظن پر احکام شرعی کی بنیاد نہیں رکھی جاسکتی ہے، اس لئے کہ اصول فقہ کا مسلمہ ضابطہ ہے کہ یقین شک سے زائل نہیں ہوتا ہے۔ ''اليقين لا يزول بالشک'' (الاشباہ والنظائر ۱۰۰)۔

۳- منہ یا ناک کے ذریعہ ابلتے ہوئے گرم پانی میں دوا ڈال کر اس کے بھاپ کو حلق کے نیچے پہنچانے سے روزہ فاسد ہوجائے گا، خواہ یہ فطری طریقہ پر ہو یا کسی مشین کے ذریعہ، لہذا بحالت روزہ اسطرح بھاپ لینا شرعاً جائز ودرست نہیں ہوگا، اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا، اس لئے کہ کتب فقہ میں یہ جزئیہ صراحۃً مذکور ہے کہ اگر دھواں خود بخود حلق میں داخل ہوجائے تو روزہ فاسد نہ ہوگا، البتہ اگر بالقصد اس کو حلق میں داخل کیا جائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔

أودخل حلقه غبار أوذباب أودخان ولوذاكراً استحسانا لعدم إمكان التحرز عنه ومفاده أنه لو أدخل حلقه الدخان أفطر أى دخان كان ولوعوداً أوعنبراً لو ذاكراً لإمكان التحرز عنه'' (الدرالمختار ۲/۹۷)۔

روزہ یاد رہتے ہوئے حلق میں خود بخود گرد یا مکھی یا دھواں داخل ہوجائے تو استحساناً اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، اس لئے کہ اس سے بچنا ممکن نہیں ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ روزہ یاد رہتے ہوئے حلق میں دھواں بالقصد داخل کرلیا جائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا، گرچہ وہ دھواں عود یا عنبر کا ہو، اس لئے کہ اس سے بچنا ممکن ہے۔

۴، ۵- فقہاء کرام نے روزہ کے فاسد ہونے کے لئے یہ شرط رکھی ہے کہ کوئی چیز منفذ اصلی (منہ، ناک، کان، دبر، عورت کی شرمگاہ) کے ذریعہ جوف معدہ یا جوف دماغ تک پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔

''وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف والأذن والدبر بأن استعط أواحتقن أو أقطرفي أذنه فوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ فسد صومه'' (بدائع الصنائع ۲/۱۰۱۴)۔

اسی طرح دو قسم کے زخم ہیں جن میں دوا ڈالنے سے روزہ فاسد ہوجائے گا: ایک آمہ، دوسرے جائفہ۔ آمہ سر کے اس گہرے زخم کو کہتے ہیں جو اصل دماغ تک پہنچ گیا ہو۔ جائفہ پیٹ کے زخم کو کہتے ہیں جو معدہ تک گہرا ہو۔ اس طرح گویا یہ دونوں زخم براہ راست معدہ اور دماغ تک پہنچنے کے لئے منفذ پیدا کردیتے ہیں اس لئے ان میں دوا ڈالنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے۔

"ولو داوی جائفة أو آمة بدواء فوصل إلی جوفه أو دماغه أفطر عند أبی حنیفة والذی یصل هو الرطب" (ہدایہ ۱/ ۲۰۰)۔

الحاصل مذکورہ بالا تمہید سے یہ بات واضح ہوگئی کہ منفذ اصلی کے علاوہ سے کوئی دوا یا غذا جسم میں داخل ہو تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا گرچہ وہ جوف معدہ یا جوف دماغ تک پہنچ جائے، لہٰذا عام انجکشن جو گوشت یا رگوں میں دیا جاتا ہے اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: امداد الفتاوی ۲/ ۱۵۴، جواہر الفقہ ۱/ ۳۶۷، درس ترمذی ۲/ ۶۲۶، کفایت المفتی ۴/ ۲۳۹)۔

البتہ خاص قسم کا انجکشن جو پیٹ میں دیا جاتا ہے جس سے دوا براہ راست معدہ میں پہنچتی ہے جیسے کہ کتا کے کاٹنے پر جو انجکشن لگایا جاتا ہے، اس سلسلہ میں احقر کا رجحان جائفہ پر قیاس کرتے ہوئے یہ ہے کہ اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا۔

بحالت روزہ گلوکوز چڑھانے سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوگا، البتہ بلاضرورت کراہت سے خالی نہ ہوگا۔

اس کی تائید مفتی عبدالرحیم لاجپوریؒ کے جواب سے بھی ہوتی ہے، وہ تحریر فرماتے ہیں:
بذریعہ انجکشن جسم میں دوا یا غذا پہنچانے سے روزہ ٹوٹتا نہیں ہے (فتاوی رحیمیہ ۲/ ۳۹)۔

۶- کتب فقہ کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ پیچھے کے راستہ سے سیال یا غیر سیال دوا داخل کی جائے اور وہ موضع حقنہ تک پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا ورنہ نہیں، چنانچہ محقق ابن الہمام شرح فتح القدیر میں لکھتے ہیں:

"والحدّ الذی یتعلق بالوصول إلیه الفساد قدر المحقنة" (شرح فتح القدیر ۲/ ۳۳۱)۔

اسی طرح دوا یا اسیر کے مسہ پر لگائی جائے اور مسہ موضع حقنہ تک نہ پہنچتا ہو جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے، جس کی وضاحت امداد الفتاوی کے حاشیہ پر حضرت مفتی محمد شفیعؒ نے کی ہے (حاشیہ امداد الفتاوی ۲/ ۱۶۱) تو اس پر دوا لگانے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا خواہ سیال یا غیر سیال دوا لگائی جائے، اور اگر مسہ موضع حقنہ تک پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

آگے علامہ ابن ہمام سرم جسے اردو میں کانچ کہا جاتا ہے اس کے احکام شرعی کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اگر کانچ کو دھویا اور خشک کئے بغیر اندر ڈال لیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا، اس لئے کہ کانچ حقنہ لگانے کی جگہ تک پہنچ جاتی ہے۔

"**لو خرج سرمه فغسله ثبت ذلک الوصول بلا استبعاد فإن قام قبل أن ینشفه فسد صومه**" (شرح فتح القدیر ۲/ ۳۴۲)۔

اور جہاں تک امراض معدہ کی تحقیق کے لئے بعض آلات کے اندر داخل کرنے کا سوال ہے تو اس کا شرعی حکم یہ ہے کہ اگر اس آلہ پر دوا وغیرہ لگانے کے بعد پیچھے کے راستہ سے یا عورت کی شرمگاہ سے داخل کیا جائے جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے تو اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا، اور اگر بغیر دوا وغیرہ لگائے خشک آلہ داخل کیا جائے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، اس کی نظیر کتب فقہ میں وہ جزئیہ ہے جس میں اس بات کی صراحت ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی انگلی دبر یا عورت کی شرمگاہ میں ڈالے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور اگر تر انگلی ڈالی جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

"**أو أدخل إصبعه الیابسة فیه ای دبره أو فرجها ولو مبتلة فسد...... لم یفطر**" (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ۲/ ۹۹، ۱۰۱)۔

۷- اگر مرد کے عضو تناسل میں دوا ڈالی جائے تو گرچہ وہ مخرج بول سے اندر تک پہنچ جائے پھر بھی روزہ فاسد نہیں ہوگا، اس لئے کہ مرد کے عضو تناسل اور معدہ کے درمیان براہ راست منفذ نہیں ہے۔

''إذا أقطر في إحليله لا يفسد صومه عند أبي حنيفه و محمد وفي الإقطار في إقبال النساء يفسد بلا خلاف'' (الفتاوی الہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

''وأما الإقطار في قبل المرأة فقد قال مشائخنا أنه يفسد صومها بالإحماع لأن لمثانتها منفذاً فيصل إلى الجوف'' (بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۴)۔

☆☆☆

عصر حاضر میں مفطرات صوم کے نئے مسائل

مولانا اشتیاق احمد اعظمی قاسمی ☆

۱- امراض قلب سے متعلق بعض دوائیں وہ ہیں جنہیں نگلا نہیں جاتا بلکہ زبان کے نیچے دبا کر رکھا جاتا ہے، اگر روزہ کی حالت میں اس طریقہ پر مذکورہ دوا کا استعمال کیا جائے اور اس دوا کو یا لعاب میں مل جانے والے اس کے اجزاء کو نگلنے سے بچا جائے تو اس صورت میں فساد صوم کی کوئی وجہ نہیں، اس کی نظیر درمختار میں مذکور اس جزئیے میں موجود ہے: ''کطعم أدوية ومص إهليلج'' اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ شامیؒ رقم طراز ہیں:

''أی لو دق دواء فوجد طعمه فی حلقه، زيلعی وغيره، وفی القهستانی: طعم الأدوية وريح العطر إذا وجد فی حلقه لم يفطر كما فی المحيط، قوله ومص إهليلج أی بأن مضغها فدخل البصاق حلقه وأدخل من عينها فی جوفه لا يفسد صومه كما فی التاتارخانية وغيرها'' (الدر المختار مع رد المحتار ۳؍۳۶۷)۔

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ دوا کو کوٹنے والے کے حلق میں دوا کا مزہ پہنچے، نیز اہلیلج کو چبانے والے نے چبایا اور اس کا لعاب اس کے حلق میں پہنچا لیکن عین اہلیلج کو حلق کے راستے سے جوف تک نہیں داخل ہونے دیا تو اس صورت میں فساد صوم نہیں ہوتا۔

۲- تنفس کے مریضوں کے لئے انہیلر کا استعمال فساد صوم کا باعث ہوگا، کیونکہ انہیلر کے

☆ دار العلوم مئو (یوپی)۔

ذریعہ لی جانے والی دوا خواہ کیپسول توڑ کر دوا کو کھینچا جائے یا بشکل گیس کھینچا جائے، دونوں صورتوں میں جہاں دوا پھیپھڑے میں جاتی ہے، وہیں کچھ نہ کچھ دوا کے حصہ کا حلق کے راستے معدہ تک پہنچنا مشکل نہیں، کیونکہ سانس کی نالی اور غذا کی نالی، دونوں ہی حلق سے شروع ہوتی ہے، اس لئے یہ فرض کرلینا کہ انہیلر کے ذریعہ دوا صرف پھیپھڑے ہی میں جائے گی معدہ میں نہیں، یہ صحیح نہیں، انہیلر کا حکم دخان جیسا ہے کہ فقہاء نے دخان کے ادخال کو مفطر صوم قرار دیا ہے، لیکن خود بخود دخان یا غبار کسی کے حلق کے راستے اندر داخل ہوجائے تو فساد صوم کا باعث نہیں، کیونکہ اس قسم کی چیزوں سے بچنا مشکل ہے، درمختار میں مذکور ہے:

''أو دخل حلقه غبار أو ذباب أو دخان ولو ذاكراً استحساناً لعدم إمكان التحرز عنه ومفاده أنه لو أدخله الدخان أفطر، أي دخان كان ولو عوداً أوعنبراً لو ذكراً لإمكان التحرز عنه'' (۳۶۶/۳)۔

انہیلر کے بارے میں یہی رائے مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے اختیار فرمائی ہے (دیکھئے آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳/ ۲۱۴)۔

۳- کسی دوا کو قدیم طرز پر گرم پانی میں ڈال کر اس کی بھاپ کو ناک اور منہ کے ذریعہ کھینچا جائے یا مشینی طریقے پر بھاپ اندر لی جائے، دونوں صورتیں فساد صوم کا موجب ہوں گی، کیونکہ دخان اور غبار وغیرہ کا حکم اوپر گزر چکا ہے کہ خود بخود ان کے داخل ہونے سے فساد صوم نہیں آتا، لیکن ان کا اپنے فعل سے داخل کرنا موجب فساد صوم ہے، علامہ شامی نے درمختار کی عبارت: ''أنه لو أدخل حلقه الدخان'' کی تشریح میں تحریر فرمایا ہے کہ: بأي صورة كان الإدخال، حتى لو تبخر ببخور فآواه إلى نفسه واشتمه ذاكرا لصومه أفطر لإمكان التحرز عنه'' (الدر مع الرد ۳۶۶/۳)۔

موسوعہ فقہیہ میں بھی بھاپ لینے کو موجب قضاء صوم قرار دیا ہے، اس کی عبارت یوں ہے:

"بخار القدر متی وصل للحلق باستنشاق أوجب القضاء لأن دخان البخور وبخار القدر كل منهما جسم يتكيف به الدماغ ويتقوى به" (الموسوعة الفقهية الكويتية ۳۶/۲۸)۔

۴- انجکشن کا استعمال دوا اور علاج کے طور پر خواہ جسم کے کسی حصہ میں گوشت میں لگا کر ہو یا رگ کے ذریعہ ہو، فساد صوم کا باعث نہیں، ہاں انجکشن کے ذریعہ غذا کی ضرورت کو پورا کرنا یا طاقت اور قوت کو حاصل کرنے یا برقرار رکھنے کے لئے انجکشن کا استعمال، صوم کے مقصد کے منافی ضرور ہے، اس لئے اس قسم کے انجکشن لگوانے سے روزہ میں کراہت ضرور آئے گی، جیسا کہ فقہاء عصر حاضر نے اسی رائے کو اختیار فرمایا ہے (دیکھئے: آپ کے مسائل اور ان کا حل ۲۱۵/۳)۔

۵- جسم میں نمکیات کی کمی کو پورا کرنے اور غذا سے مطلوبہ قوت فراہم کرنے کے لئے گلوکوز کا چڑھانا چونکہ فطری منفذ سے نہیں ہوا کرتا، اس لئے فقہاء کے اصول کے مطابق اسے مفطر صوم نہیں قرار دیا جاسکتا، البتہ مقصد صوم کے منافی ہونے کے باعث یہ عمل کراہت سے ہرگز خالی نہیں ہوسکتا، اس لئے گلوکوز بلا عذر مرض چڑھانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی، اور بلا عذر اس کے چڑھانے سے روزہ کراہیت سے خالی نہیں ہوگا۔ یہی رائے مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی بھی ہے (دیکھئے: آپ کے مسائل اور ان کا حل ۲۱۵/۳)۔

۶- پیچھے کے راستے سے سیال یا غیر سیال دواؤں کے پہنچائے جانے کی صورت میں جمہور فقہاء کے نزدیک فساد صوم ہوجایا کرتا ہے۔ الموسوعة الفقہیہ میں یہ مسئلہ صراحت کے ساتھ یوں مذکور ہے:

"الإحتقان: صبّ الدواء أو إدخال نحوه في الدبر وقد يكون بمائع أو بغيره، فالإحتقان بالمائع من الماء وهو الغالب أوغير الماء يفسد الصوم ويوجب القضاء فيما ذهب إليه الجمهور" (۳۸/۲۸)۔

امراض معدہ کی تحقیق کے لئے بعض آلات اندر داخل کئے جاتے ہیں چونکہ ادخال آلہ

کی مختلف صورتیں ہوسکتی ہیں، اس لئے متعلقہ احکام درج ذیل فقہی جزئیات کی روشنی میں طے کئے جاسکتے ہیں،موسوعہ فقہیہ میں یہ عبارت مذکور ہے:

''ذهب الحنفية إلى أن تغييب القطن ونحوه من الجوامد الجافة، يفسد الصوم وعدم التغييب لا يفسده كما لوبقي طرفه خارجا لأن عدم تمام الدخول كعدم دخول شيئ بالمرأة كإدخال الإصبع غير المبلولة، أما المبلولة بالماء والدهن فيفسده'' (۳۹/۲۸)۔

اب امراض معدہ کی تحقیق کے لئے جو آلہ اندر داخل کیا جاتا ہے، اگر اس آلہ پر دوا لگا کر یا دوا کے بغیر دبر کے اندر مکمل داخل کردیا جاتا ہے تو فساد صوم ہوگا، اگر دوا کے بغیر آلہ کا ایک سرا اندر اور دوسرا باہر رکھا جاتا ہے تو مفسد صوم نہیں ہوگا، اور اگر دوا لگا کر ایک سرا اندر اور دوسرا باہر ہو تو فساد صوم ہوگا، ہاں فساد صوم کے لئے اس صورت میں ایک شرط یہ ہے کہ دوا لگا ہو، آلہ کم از کم موضع حقنہ تک پہنچایا جائے، جیسا کہ درمختار کی عبارت ''ولو مبتلة فسد'' کے بعد علامہ شامی تحریر فرماتے ہیں: ''هذا لو أدخل الإصبع إلى موضع الحقنة'' (درمختار مع الشامی ۳/۳۶۹)۔

بواسیر کے مرض میں اندرونی مسوں پر مرہم لگانے کا حکم بھی اوپر کے مسئلہ کی روشنی میں واضح ہوجاتا ہے، اگر مسوں پر دوا لگانے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ تو چونکہ مسے، مقام حقنہ سے پہلے ہی ہوتے ہیں، اس لئے اس صورت میں فساد صوم نہیں ہونا چاہئے، جیسا کہ اس کی وضاحت احسن الفتاوی (۴/۴۳۰) میں موجود ہے، اور اگر بواسیر کا مریض مرہم کے ٹیوب کو دبر میں داخل کرکے مقام حقنہ تک پہنچادیتا ہے، یا اس سے بھی آگے داخل کردیتا ہے، تو فساد صوم یقیناً ہونا چاہئے۔

۷- آگے کے راستے سے بھی اشیاء اندر تک پہنچائی جاتی ہیں، جیسے مرد وعورت کے جسم میں مثانہ تک نلکی پہنچائی جاتی ہے، بعض امراض میں خواتین کی شرمگاہ میں سیال یا جامد دوا رکھی جاتی ہے، یا مرض کی تحقیق کے لئے بعض آلات رحم تک پہنچائے جاتے ہیں۔

کتب فقہ کی عبارتوں سے احلیل ذکر اور عورت کی فرج میں دوا کے ڈالے جانے کے احکام میں فرق کیا گیا ہے، موسوعہ میں مذکور ہے: احلیل کے اندر تقطیر کی صورت میں جمہور فقہاء (ابوحنیفہ، محمد مالک، احمدؒ اور امام شافعیؒ کی ایک روایت) کے یہاں مفطر صوم نہیں ہے، خواہ مثانہ تک پہنچے یا نہ پہنچے، کیونکہ باطن ذکر اور جوف کے درمیان کوئی منفذ نہیں ہے، امام ابو یوسفؒ کی رائے یہ ہے کہ دوا احلیل کے راستے مثانہ تک پہنچ جائے تو مفطر ہوگا، اور اگر قصبۃ الذکر (ذکر کی نالی) میں ہی رہ جائے، مثانہ تک نہ پہنچے تو فساد صوم نہیں ہوگا (الموسوعہ ۲۸/۴۰)۔

امام شافعیؒ سے اس مسئلہ میں موسوعہ میں تین اقوال نقل کئے گئے ہیں:

۱-مثانہ تک نہ پہنچے تو عدم افطار ہوگا ''وهو أصح الأقوال''۔

۲-مفطر نہ ہوگا۔

۳-دوا حشفہ سے آگے بڑھ جائے تو فساد ہوگا ورنہ نہیں۔

عورت کی شرمگاہ میں تقطیر کا حکم:

حنفیہ کا اصح مسلک فساد صوم کا ہے، نیز مذہب مالکیہ میں منصوص روایت بھی فساد صوم ہی کی ہے، اور شافعیہ وحنابلہ کے مذاہب سے بھی یہی ماخوذ ہوتا ہے، موسوعہ میں ہے:

''الأصح عند الحنفية والمنصوص من مذهب المالكية والذي يؤخذ من مذهب الشافعية والحنابلة، الذين نصوا على الإحليل فقط، هو فساد الصوم وعلله الحنفية بأنه شبيه بالحقنة'' (۸/۴۱)۔

عورت کے رحم میں تحقیق مرض کے لئے کوئی آلہ بغیر دوا کے پہنچایا جائے اور اس آلہ کا ایک سرا اندر رہے اور دوسرا باہر تو اس صورت میں فساد صوم نہیں ہونا چاہئے، چنانچہ درمختار میں مذکور ہے:

''لو أدخلت قطنة إن غابت فسد وإن بقي طرفها في فرجها الخارج لا'' (درمختار مع الشامی ۳/۳۶۹)۔

عورت کے مثانہ میں نلکی ڈالنے سے بھی فساد صوم نہیں ہونا چاہئے، کیونکہ اس کا ایک سرا اندر رہا کرتا ہے اور دوسرا سرا باہر، جیسا کہ درمختار کی مذکورہ بالا عبارت سے معلوم ہوتا ہے۔

مفطرات صوم اور بعض جدید مسائل

مولانا سلطان احمد اصلاحی ☆

اس سوال نامہ کے جوابات بہ ترتیب درج ذیل ہیں:

۱- سوال نامہ میں مذکور تفصیل کے مطابق امراض قلب سے متعلق ان دواؤں کا استعمال مفسد صوم نہیں ہوگا۔ اس کے حق میں فقہ حنفی کے اس جزئیہ کی نظیر ہے:

"**ومضغ العلک لایفطر الصائم ویکرہ**" (مختصر القدوری مع حاشیۃ الشیخ الطهروری، ۵۳)۔

(مستگی چوسنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، البتہ ایسا کرنا مکروہ ہوگا)۔

اسی طرح اس جزئیہ کی ابتداء میں ہے:

"**ومن ذاق شیئا بفمه لم یفطر ویکرہ له ذلک**" (حوالہ سابق)۔

(زبان سے کوئی چیز چکھنے سے آدمی کا روزہ نہیں ٹوٹے گا، البتہ اس کے لیے ایسا کرنا مکروہ ہوگا)۔

اوپر مستگی جس چیز کو (علک) کہا گیا ہے وہ آج کے زمانہ کا چنگم (Chewing gum) ہے، اس سے متعلق صراحت ہے کہ اس کے چوسنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ البتہ ایسا کرنا مکروہ ہوگا۔ اسی طرح بعد کے جزئیہ میں کہا گیا ہے کہ زبان سے کسی چیز کے چکھنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا اگر چہ یہ مکروہ ہوگا۔ ظاہر ہے روزے کی حالت میں ان دونوں چیزوں کا منہ میں ڈالنا اور چوسنا بلاضرورت ہے اس لئے بجا طور پر ان کو مکروہ کہا گیا ہے، لیکن یہی چیز اگر

☆ ادارہ تحقیق وتصنیف اسلامی، دودھ پور، علی گڑھ۔

ضرورت کے تحت ہوتو نہ صرف یہ کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا بلکہ اس اوپر کی جزئیات کی مذکورہ کراہت بھی نہیں رہے گی۔اس کے سلسلے میں تیسرے جزئیہ کا حوالہ ہے:

"**ویکره للمرأة أن تمضغ لصبیها الطعام إذا کان لها منه بدّ**" (حوالہ بالا)۔

(عورت کے لئے مکروہ ہوگا کہ وہ اپنے بچے کو کھانا چبا کر کھلائے بشرطیکہ وہ اس کے لئے مجبور نہ ہو)۔

جس سے اپنے آپ ظاہر ہے کہ عورت کے لئے بوجوہ اگر اس کے بغیر چارہ نہ رہے تو اس کے لئے ایسا کرنا بلا کراہت جائز ہوگا یعنی کہ اگر عورت اپنے بچے کو اپنے منہ سے کھانا چبا کر کھلانے کے لئے مجبور ہوتو اس کے اس عمل سے نہ صرف یہ کہ اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا بلکہ ایسا کرنے میں اس کے لئے کراہت کا کوئی پہلو بھی نہیں ہوگا، اسی سے یہ نکلتا ہے کہ جب ضرورت کے تقاضے سے بچے کے کھانے کو چبا کر دینا بلا کراہت جائز ہے تو اس کے لئے کوئی چیز تیار کرتے وقت پیشگی اس کا زبان سے چکھ لینا بدرجہ اولی جائز اور درست ہوگا، جیسا کہ بعد میں اسی پر قیاس کر کے عورت کا شوہر اگر بدمزاج ہوتو اس کے کھانے کو بھی اسی طرح پیشگی چکھنے کو بحالت روزہ جائز رکھا گیا ہے۔

اس تفصیل کی روشنی میں سوال نامہ کی تشریح کے بموجب امراض قلب کی دواؤں کے استعمال سے نہ صرف یہ کہ روزہ نہیں ٹوٹے گا بلکہ مبتلیٰ بہ کے لئے اس کا استعمال بلا کراہت جائز ہوگا۔

ضمناً عرض ہے کہ اس طرح کے مریضوں کے لئے اس رخصت کے ساتھ سورہ بقرہ کی آیت کریمہ متعلقہ صوم "**وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين**" (سورۂ بقرہ/ ۱۸۴) (اور جن لوگوں کیلئے (رمضان کا) روزہ رکھنے میں غیر معمولی مشقت ہے وہ ایک مسکین کو کھلا کر اس کی تلافی کر سکتے ہیں) کی بنیاد پر فدیہ کے متبادل کو کھلا رکھا جائے، روزہ رکھنے میں منقول عذر سے جس کے لئے غیر معمولی مشقت ہو اس کیلئے کتاب اللہ کی اس رخصت کا دروازہ قیامت تک کے لئے کھلا ہوا ہے۔آج کے دور کا دل کا مریض ترجیحی طور پر اس زمرہ میں آتا ہے۔حضرات علماء کرام کو اس رخصت کے بیان میں بخل سے کام نہیں لینا چاہئے، جیسا کہ عام طور پر اس وقت

دیکھنے میں آتا ہے۔

۲- سوال نامہ میں مذکور تفصیل کے مطابق تنفس کے مریض کے لئے آج کے مروجہ انہیلر کا استعمال بلا کراہت جائز ہے۔

۳- بھاپ کے ذریعہ اندر لی جانے والی دوائیں خواہ وہ سادہ طریقے سے ہوں یا مشین کے ذریعہ جیسا کہ سوال نامہ میں اس کی تفصیل ہے، دونوں ہی صورتوں میں روزہ کی حالت میں ان دواؤں کا اندر لینا درست اور بلا کراہت جائز ہے۔

کُہرے کے جزئیہ سے ان دونوں مسئلوں کو حل کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اگر کوئی شخص بحالت روزہ سخت کہرے میں گھر سے باہر نکلے تو اس کی ہزار کوشش کے باوجود یہ کہرہ اس کی ناک اور حلق سے اس کے پھیپھڑے اور پیٹ میں لگاتار داخل ہوگا، اس سے روزہ ٹوٹنے کی رائے کسی صورت میں نہیں دی جاسکتی۔ اوپر کی دونوں جزئیات کو بھی اسی پر قیاس کرنا چاہئے، البتہ جیسا کہ جواب (۱) کے تحت درج کیا گیا سورہ بقرہ کی آیت ۱۸۴ کی رخصت کے دروازے کو ان دونوں صورتوں کے لئے بھی کھلا رکھنا چاہئے۔ تنفس کا مرض اگر سخت ہو یا ایسی ہی کسی سخت تکلیف کے لئے بھاپ کی دوا لینے کی مسلسل احتیاج ہو تو ایسے مریضوں کے لئے آیت بالا کے حوالہ سے فدیہ کے متبادل کی بھی نشاندہی کرنی چاہئے۔

۴- جواب (۱) کی تفصیل کی روشنی میں انجکشن اگر دوا کی ضرورت سے ہو تو یہ مفسد صوم نہ ہوگا اور بلا کراہت جائز ہوگا، البتہ اگر یہ غذا کے مقصد سے ہو تو روزہ تو اس سے فاسد نہ ہوگا، لیکن یہ مکروہ ہوگا یہ اسلئے کہ روزہ دار کے جسم کو کچھ نہ کچھ طاقت تو وضو اور غسل سے بھی حاصل ہوتی ہے، اسی لئے بہت سے فقہاء دوپہر کے بعد روزہ دار کے لئے غسل کو مکروہ کہتے ہیں، اسی لئے بذریعہ انجکشن غذا کے حصول کو مکروہ تو یقیناً کہا جانا چاہئے لیکن بغرض علاج انجکشن اور اس انجکشن میں چونکہ عملاً کوئی فرق نہیں ہے اس لئے پہلے کی طرح اس کو بھی مفسد صوم نہیں کہا جاسکتا ہے۔

۵- گلوکوز بھی عملاً انجکشن ہی کی ایک صورت ہے جس میں دوا کی نوعیت بدل جاتی

ہے، اس لئے تفصیل بالا کے مطابق اگر یہ دوا کے مقصد سے ہوتو بلا کراہت اور غذا کے مقصد سے ہوتو بکراہت روزہ دار کے لئے اس کا استعمال جائز ہوگا۔

البتہ جیسا کہ اس سے پہلے گزرا (۵،۴) کی زیر نظر صورت کے لئے بھی سورۂ بقرہ آیت ر ۱۸۴ کی رخصت قرآنی کے دروازے کو حاجت مندوں کے لئے کھلا رکھنا چاہئے۔

۶- سوال نامہ میں مذکور تفصیل کے مطابق پیچھے کے راستے میں دوا کے استعمال سے روزہ دار کا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ طرفین یعنی کہ امام ابوحنیفہ اور امام محمد کی رائے میں اگر پیچھے کے راستے میں کوئی دوا ٹپکائی جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ ''وإن أقطر في إحليله لم يفطر عند أبي حنيفة و محمد''۔

امراض معدہ کی تحقیق کے لئے کسی آلے کے اندر داخل کرنے سے روزہ دار کا روزہ نہیں ٹوٹے گا، اس لئے کہ یہ سادہ ہوتا ہے اور اسکے ساتھ کوئی دوا نہیں ہوتی ہے جبکہ اس سے پہلے کے جزئیہ کے مطابق روزہ صرف حقنہ لگانے یعنی کہ بتی یا پچکاری کے ذریعہ انیما لگانے سے ٹوٹتا ہے۔ ''و من احتقن ... أفطر ''اور زیر نظر جزئیہ میں یہ صورت نہیں پائی جاتی۔

۷- مرد وعورت کے آگے کے راستے میں دوا اور علاج کی یہ صورتیں بھی ناقض صوم نہ ہوں گی۔ اس سلسلے میں علامہ ابن تیمیہ (م ۷۲۸ھ) کے ایک جواب سے رہنمائی ملتی ہے۔ علامہ سے سوال یہ کیا گیا ہے کہ اگر کوئی عورت منع حمل کے مقصد سے مباشرت سے قبل اپنے اندام نہانی میں کوئی دوا رکھے اور غسل کے بعد بھی اس کا کوئی حصہ اس کے اندر باقی رہ جائے تو اس کے باوجود بھی نماز کی طرح اس کا روزہ رکھنا درست ہوگا؟

''فأجاب أما صومها و صلاتها فصحيحة و إن كان ذلك الدواء في جوفها الخ'' (فتاوی ابن تیمیہ ۲۷۱/۳۲)۔

مرض کی تحقیق کے لیے سادہ آلے کا رحم میں پہنچانا اس سے بہت ہلکا ہے اس لیے یہ بدرجۂ اولی ناقض صوم نہ ہوگا۔ یہی حکم مرد وعورت کے مثانہ میں نلکی پہنچانے کا ہوگا۔

مفطرات صوم سے متعلق نئے مسائل

مفتی محمد سلمان منصورپوری ☆

۱- روزہ ٹوٹنے کے لئے شرط یہ ہے کہ طبعی منافذ سے کوئی چیز جوف میں داخل ہو، اگر منافذ کے علاوہ مسامات یا رگوں کے ذریعہ دوا یا غذا اندر جاتی ہے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، ماہر ڈاکٹروں سے تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ امراض قلب میں جو دوا زبان کے نیچے رکھی جاتی ہے وہ وہیں رگوں میں جذب ہو کر اپنا اثر دکھاتی ہے، گویا بدن میں اس کے اثرات طبعی منافذ سے داخل نہیں ہوتے، بلکہ مسامات اور رگوں کے واسطے سے داخل ہوتے ہیں، لہذا محض زبان کے نیچے دوا رکھنے سے روزے کے فساد کا حکم نہ ہوگا، البتہ اگر اس دوا کے اجزاء لعاب کے ساتھ مل کر حلق کے نیچے اتر جائیں تو روزہ فاسد ہو جائے گا، اور چونکہ عام حالات میں اس طرح کے لعاب کو اندر جانے سے روکنا ایک مشکل کام ہے اور روزے کو خطرے میں ڈالنے کے مرادف ہے، اس لئے بلا شدید عذر کے روزے کی حالت میں ایسی دوا کا استعمال یقیناً مکروہ ہوگا، البتہ عذر کے وقت کراہت نہ ہوگی۔

''لو دق دواء فوجد طعمه في حلقه، زيلعي وغيره، وفي القهستاني: طعم الأدوية وريح العطر إذا وجد في حلقه لم يفطر، كما في المحيط'' (شامی ۳؍۳۶۷ زکریا)۔

''وكذا إذا ذاقت شيئاً بلسانها لأن فيه تعريض الصوم للفساد'' (بحوالہ عالمگیری ۴؍۲۰۴)۔

☆ مدرسہ شاہی مرادآباد۔

''وكره له ذوق شئ وكذا مضغه بلا عذر''(البحر الرائق ۲/۴۹۷، شامی ۳/ ۳۹۵ زکریا)۔

''والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ للاتفاق على أن من اغتسل في ماء فوجد برده في باطنه أنه لا يفطر'' (شامی ۳/ ۳۶۷ زکریا)۔

۲- انہیلر کے ذریعہ جو دوا آمیز ہوکر پھیپھڑے تک جاتی ہے اس کا حکم دھوئیں کے مانند ہے، جس کو قصداً داخل کرنے کو فقہاء نے مفسد قرار دیا ہے، لہٰذا انہیلر سے یقیناً روزہ ٹوٹ جائے گا۔

''لو أدخل في حلقه دخانا بأي صورة كان الإدخال حتى لو تبخر ببخور فآواه إلى نفسه واشتمه ذاكراً لصومه لإمكان التحرز عنه'' (شامی ۳/ ۳۶۶ زکریا، نیز مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی/ ۶۶۰)۔

۳- بھپارا لینے یا مشین کے ذریعہ سے دوا آمیز بھاپ منہ یا ناک کے راستے اندر داخل کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا، اس لئے کہ اگر اس بھاپ کو ہوا کے درجہ میں رکھا جائے تو دوا آمیز ہونے کی وجہ سے اس کا حکم دھوئیں کے مانند ہوگا، جس کا قصداً داخل کرنا مفسد صوم ہے، علاوہ ازیں بھاپ کے اندر خود پانی کے ذرات شامل ہوتے ہیں اور اندر جاکر ان کا پانی کے قطرات میں تبدیل ہونا متیقن ہے، اس بنا پر بھی قصداً بھاپ لینے سے روزہ فاسد ہوجائے گا۔

''ومن أدخل بصنعه دخاناً حلقه بأي صورة كان الإدخال فسد صومه سواء كان دخان عنبر أو عود أو غيرهما حتى من تبخر ببخور فآواه إلى نفسه واشتم دخانه ذاكراً لصومه أفطر لإمكان التحرز عن إدخال المفطر جوفه أو دماغه'' (مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی/ ۶۶۰)۔

۴- غذائی ضرورت کی تکمیل کے لئے روزے کی حالت میں طاقت کے انجکشن کا استعمال اگرچہ روزہ کی مصلحت اور حکمت کے خلاف ہے، لیکن چونکہ فساد صوم کی مقررہ علت (منافذ طبعیہ کے ذریعہ جوف تک دوا یا غذا وغیرہ کا پہنچنا) انجکشن کی صورت میں عام طور پر نہیں پائی جاتی، اس لئے بذریعہ انجکشن رگوں یا گوشت تک دوا یا غذا پہنچانے سے روزہ فاسد نہ ہوگا، البتہ اگر کسی

انجکشن سے براہ راست جوف معدہ یا جوف دماغ میں غذا یا دوا پہنچائی جائے تو ایسی صورت میں روزہ کے فساد کا حکم ہوگا۔

''أما ما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من غير المخارق الأصلية بأن دواى الجائفة والآمة فإن دواها بدواء يابس لا يفسد لأنه لم يصل إلى الجوف ولا إلى الدماغ ولو علم أنه وصل يفسد في قول أبي حنيفة وإن داواها بدواء رطب يفسد عنده وعندهما لا يفسد، هما اعتبرا المخارق الأصلية لأن الوصول من المخارق الأصلية متيقن به ومن غيرها مشكوك فيه فلا يحكم بالفساد'' (بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۳ زکریا)۔

''لو أوصل الدواء إلى داخل الساق أو غرز فيه سكيناً أو غيرها فوصلت مخه لم يفطر بلا خلاف لأنه لا يعد عضواً مجوفاً'' (شرح مہذب للنووی ۵/ ۳۱۴)۔

۵- روزے کی حالت میں گلوکوز چڑھوانا مفسد صوم نہیں ہے، اس لئے کہ اس میں گلوکوز کا پانی یا دوا رگوں کے ذریعہ بدن میں جاتی ہے، منافذ اصلیہ کے ذریعہ نہیں جاتی اور براہ راست جوف میں نہیں پہنچتی، تاہم بلا شدید عذر کے روزے کی حالت میں گلوکوز نہیں چڑھوانا چاہئے، کیونکہ یہ روزے کی حکمت کے خلاف ہے (دیکھئے: بدائع الصنائع زکریا ۲/ ۲۴۳ کی مذکورہ بالا عبارت)۔

۶- پیچھے کے راستہ سے داخل کی گئی چیز اگر موضع حقنہ سے آگے بڑھ جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اور خارج دبر سے موضع حقنہ کا فاصلہ تقریباً پانچ انچ ہے (جیسا کہ اطباء کی تحقیق سے معلوم ہوا ہے)، لہذا اگر کوئی خشک یا سیال دوا پیچھے کے راستہ سے اندر ڈالی جائے یا بواسیر کے اندرونی مسوں پر دوا لگائی جائے تو اس سے روزہ یقیناً ٹوٹ جائے گا، اس لئے کہ اس دوا کا یا مرہم کا موضع حقنہ تک پہنچنا تقریباً یقینی ہے، اور اگر پیچھے کے راستہ سے کوئی آلہ اندر داخل کیا جائے اور وہ تر ہو یا اس پر مرہم وغیرہ لگا ہوا ہو، اگر وہ تین انچ سے تجاوز کر جائے گا تو روزہ فاسد ہو جائے گا، اور اگر اس سے پیچھے ہی پیچھے ہو اور اس میں لگی ہوئی تری کے موضع حقنہ تک پہنچنے کا غالب گمان نہ

ہوتو روزہ فاسد نہ ہوگا، اسی طرح اگر یہ آلہ بالکل خشک کرکے اندر ڈالا جائے، اس میں کوئی تری مرہم وغیرہ نہ ہو اور اس کا ایک سرا باہر رہے، تو اس سے مطلقاً روزہ نہ ٹوٹے گا، خواہ کتنا ہی اندر چلا جائے۔

''ولو بالغ في الاستنجاء حتى بلغ موضع الحقنة فسد'' (شامی ۳/۳۶۹)۔

''ولو أدخل إصبعه في إسته والمرأة في فرجها لا يفسد إلا إذا كانت مبتلة بالماء أو الدهن فحينئذ يفسد لوصول الماء أو الدهن'' (ہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

''وهو أن ما دخل في الجوف إن غاب فيه فسد وهو المراد بالاستقرار وإن لم يغب بل بقي طرف منه في الخارج أو كان متصلا بشئ في الخارج لا يفسد لعدم استقراره ولو مبتلا فسد لبقاء شئ من البلة في الداخل'' (شامی زکریا ۳/۳۶۹)۔

۷- آگے کی راہ سے کوئی چیز اندر پہنچانے کے سلسلہ میں مرد اور عورت کے حکم میں فرق ہے کہ اگر عورت کی آگے کی راہ میں کوئی دوا وغیرہ اندر داخل کی گئی تو مطلقاً روزہ ٹوٹ جائے گا، لیکن مرد کی پیشاب کی نالی میں کوئی چیز اگر داخل کی گئی تو جب تک وہ مثانہ سے آگے نہ بڑھے، اس وقت تک روزے کے فساد کا حکم نہ ہوگا، اسی تفصیل کے اعتبار سے اگر کوئی آلہ دوا یا پانی سے تر کرکے آگے کی راہ سے اندر داخل کیا گیا اور وہ موضع فساد تک پہنچ گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا، البتہ اگر بالکل خشک داخل کیا گیا یا موضع فساد تک نہیں پہنچا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

''ولو أدخل إصبعه اليابسة فيه أي في دبره أو فرجها الخارج لو مبتلة فسد، قال الشامي: لبقاء شئ من البلة في الداخل'' (شامی ۳/۳۶۹ زکریا)۔

''إذا أقطر في إحليله لا يفسد صومه عند أبي حنيفة ومحمد ......وفي الإقطار في إقبال النساء يفسد بلا خلاف وهو الصحيح'' (ہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

☆☆☆

روزہ کو توڑنے والی بعض جدید قسمیں

مفتی نعمت اللہ قاسمی ☆

سوال کے مختلف اجزاء کا جواب دینے سے قبل اس امر کی طرف متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرات فقہاء کرام نے جوف بطن کی کوئی تشریح نہیں فرمائی ہے کہ جوف بطن سے کیا مراد ہے، آیا جوف بطن صرف معدہ اور آنت کا نام ہے جہاں غذا پہنچ کر تحلیل ہوتی ہے اور جوہر وفضلہ کی شکل اختیار کرنے کے بعد جوہر جسم کی قوت ونشونما کے لئے باقی رہ کر فضلہ جسم سے خارج ہوجاتا ہے، گویا غذا کی صالحیت کا کام درحقیقت معدہ اور آنت ہی میں انجام پذیر ہوتا ہے اور غذا اپنی اسی صالحیت اور جسم کے لئے باعث قوت ونشوونما ہونے کے مفسد صوم ہوتی ہے، یوں فقہاء کرام نے غیر غذا اور غیر دوا کے جوف میں پہنچنے کو بھی مفسد صوم فرمایا ہے لیکن یہ بر بنائے احتیاط ہے جیسا کہ بدائع کے حوالہ سے یہ بات گذر چکی "**حکمنا بفساد الصوم احتیاطا**" یا جوف بطن نام ہے مرد وعورت دونوں کے حق میں حلق سے لے کر موضع حقنہ تک کی تمام چیزوں کا اور صرف مرد کے حق میں حلق سے لے کر آنت بشمول آنت تمام چیزوں کا اور صرف عورت کے حق میں حلق سے لے کر مثانہ تک بشمول مثانہ تمام چیزوں کا۔

حضرات فقہاء کرام کے بیان سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے علم تشریح ابدان کی روشنی میں مثانہ کو اصلا جوف بطن سے خارج مانا ہے، خواہ عورت کا مثانہ ہو یا مرد کا، البتہ عورت کے مثانہ کے سلسلہ میں علم تشریح ابدان کی روشنی میں انہوں نے فرمایا کہ عورت کے مثانہ میں ناک

☆ جامعہ اسلامیہ دار العلوم، کھگاڑیا۔

کان کے منفذ کے مشابہ کوئی منفذ ہے جہاں کوئی چیز پہنچ کر اس منفذ کے ذریعہ جوف بطن میں پہنچ جاتی ہے، پس جو دوا وغیرہ اندام نہانی کے داخلی حصہ میں رکھی جائے گی وہ مثانہ کے راستہ جوف بطن میں پہنچ جائے گی اس لئے روزہ فاسد ہوجائے گا، گویا عورت کا مثانہ حقیقتاً جوف تو نہیں لیکن جوف کے حکم میں ہے، برخلاف مرد کے مثانہ کے کہ اس میں ناک کان کے منفذ کے مشابہ کوئی منفذ نہیں ہے کہ آلہ تناسل میں ڈالی گئی دوا یا تیل وغیرہ اس منفذ کے ذریعہ جوف میں پہنچ جائے، رہا پیشاب کا مثانہ میں پہنچنا تو وہ جوف سے کسی منفذ کے ذریعہ مثانہ میں نہیں آتا ہے بلکہ جوف سے چھن چھن کر یا رس رس کر مثانہ میں پہنچتا ہے، پس مرد کا مثانہ نہ حقیقتاً جوف میں داخل ہے نہ حکماً۔

اب مثانہ سے آگے کیا چیز ہے جس کو فقہاء نے جوف فرمایا ہے، اگر وہ علم تشریح ابدان کی روشنی میں آنت ہے تو گویا فقہاء کرام نے آنت کو جوف کا ایک حصہ تسلیم فرمایا۔

اسی طرح دبر کے راستے موضع حقنہ میں دوا وغیرہ ڈالنے کو فقہاء کرام نے مفسد صوم قرار دیا اور یوں فرمایا کہ اس عمل سے آنت میں دوا وغیرہ پہنچائی جاتی ہے، اس لئے مفسد صوم ہے۔ یہاں گویا صراحتاً تسلیم فرمایا کہ آنت جوف کا ایک حصہ ہے، اس طرح مثانہ کا حقیقتاً جوف سے خارج ہونا اور آنت کا جوف میں داخل ہونا حضرات فقہاء کے یہاں تسلیم شدہ ہوا۔

لیکن عورت کا رحم بھی جوف کا ایک حصہ ہے یا نہیں اس سلسلہ میں کوئی صراحت تو نہیں ملتی، البتہ مثانہ سے آگے کی چیز کو جوف قرار دینا اس بات کی دلیل ہے کہ عورت کا رحم حضرات فقہاء کے یہاں جوف ہی میں شامل ہے، اس لئے کہ رحم مثانہ سے اوپر ہے نہ کہ نیچے، گرچہ رحم کے ذریعہ غذا کی صالحیت کا کام انجام پذیر نہیں ہوتا ہے، لیکن اگر رحم میں بھی اوپر نیچے دونوں جانب منفذ ہے اور غالب گمان یہی ہے جیسا کہ اطباء بتائیں گے، تو اس منفذ کے ذریعہ دوا وغیرہ آنت اور معدہ میں پہنچ جائے گی، اس لئے حضرات فقہاء نے عورت کے مثانہ کی طرح اس کے رحم کو بھی جوف کے حکم میں تسلیم فرماتے ہوئے مطلقاً فرمایا کہ اندام نہانی کے داخلی حصے میں کسی چیز

کے پہنچنے سے روزہ فاسد ہوجائے گا، آپ حضرات محققین سے یہ بات مخفی نہیں ہے کہ شریعت کے بہت سے احکام سد ذرائع کے طور پر ہیں، ممنوع لعینہ قصداً اور ممنوع لغیرہ تبعاً کی بحث بھی آپ حضرات کے پیش نظر ہوگی۔

حضرات فقہاء نے مسائل کے بیان میں ان تمام اصولوں کو پیش نظر رکھا ہے، بہر کیف اب تک کی اس بحث کا تعلق تو نیچے کی راہ سے جوف میں کسی چیز کے پہنچنے سے ہے، رہی بات اوپر کی راہ ناک، کان، دماغ اور حلق سے جوف میں کسی چیز کے پہنچنے کی تو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ حضرات فقہاء نے منافذ کے تعلق سے تو علم تشریح ابدان سے استفادہ کیا اور فرمایا کہ دماغ اور جوف بطن کے درمیان ایسا منفذ ہے کہ دماغ میں پہنچ کر کوئی دوا وغیرہ جوف میں پہنچ جاتی ہے اسی طرح ناک کان میں بھی ایسا منفذ تسلیم فرمایا کہ ان میں تیل یا دوا وغیرہ ڈالنے سے یہ چیزیں جوف بطن میں پہنچ جاتی ہیں، جیسا کہ بدائع میں آیا ہے، لیکن ان منافذ ثلاثہ کے لئے مجمع المنافذ حلق ہی ہے یا اور کچھ اس کی وضاحت نہیں فرمائی۔ اب ماہرین تشریح ابدان ہی بتائیں گے کہ ان منافذ ثلاثہ کے لئے مجمع المنافذ اور مرکزی شاہراہ جوف بطن تک پہنچنے کے لئے حلق کے سوا کچھ اور بھی ہے یا صرف حلق ہے۔

بہر صورت حضرات فقہاء کرام نے جہاں منافذ ثلاثہ کے مرکزی شاہراہ کی وضاحت نہیں فرمائی وہیں اس بات کی بھی وضاحت نہیں فرمائی کہ اوپر کی راہ سے جوف کی ابتداء کہاں سے ہے، آیا جوف میں دل، گردہ پھیپھڑا وغیرہ بھی شامل ہیں یا جوف نام صرف معدہ اور آنت کا ہے، تاہم مختلف مثالوں کے ذریعہ فقہاء کرام کی یہ تصریحات ضرور ہیں کہ حلق سے نیچے اگر کوئی چیز اس طرح اتر جائے کہ اب اس کو حلق سے باہر نہیں کھینچا جا سکتا ہے تو روزہ فاسد ہوجائے گا اور جوف میں قرار پاجانے کا مطلب بھی یہی ہے، اگر جوف میں کوئی چیز اس طرح پہنچائی گئی کہ اس کا ایک سرا باہر ہے یا وہ باہر کی چیز سے اس طرح بندھی ہوئی ہے کہ کھینچنے پر وہ چیز جوف سے باہر آجائے تو اس طرح پہنچائی گئی چیز جوف میں قرار پذیر نہیں کہلائے گی اس لئے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

بہر کیف فقہاء کرام کی ان تصریحات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرات فقہاء نے حلق سے نیچے کی تمام چیزوں کو جوف ہی میں شمار فرمایا ہے، اور غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ عام طور پر حلق سے نیچے اترنے کے بعد چیزیں معدہ میں پہنچ جاتی ہیں جو چیزوں میں جسم کو طاقت پہنچانے، سدھارنے اور بڑھانے کی قوت پیدا کرنے والی مشین ہے، پس جس طرح معدہ میں چیزوں کا پہنچانا روزہ کی حالت میں ممنوع ہے حلق میں پہنچانا بھی ممنوع ہوگا، گویا یہ ممانعت سد ذرائع کے طور پر ہے، پس اگر کسی صائم نے اس کا ارتکاب کیا تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا۔

ان اصولی اور تمہیدی بحثوں اور تجزیہ کے بعد اب سوالوں کے مختلف اجزاء کا جواب ذیل میں لکھا جاتا ہے:

۱- روزہ فاسد نہیں ہوگا، اس لئے کہ دوا حلق سے نیچے نہیں اتری بلکہ روزہ مکروہ بھی نہیں ہوگا، اس لئے کہ ایسا کرنا عذر کے سبب ہے۔

''(وکرہ) له (ذوق شئ و) کذا (مضغه بلا عذر)'' (الدرالمختار ۳/۳۹۵)۔

۲- فساد صوم کے لئے حلق سے نیچے چلا جانا کافی ہے، اس لئے اس صورت میں روزہ فاسد ہو جائے گا۔

۳- اگر بھاپ کے ساتھ دوا حلق سے نیچے اتری تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ صاحب درمختار غیر مفطرات صوم کو شمار کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''(أو دخل حلقه غبار أو ذباب أو دخان) ولو ذاكرا استحسانا لعدم إمكان التحرز عنه ومفاده أنه لو أدخل حلقه الدخان أفطر أى دخان كان ولو عودا أو عنبرا لو ذاكرا لإمكان التحرز عنه''۔

علامہ شامی رقم طراز ہیں:

''قوله (ومفاده) اى مفاد قوله ''دخل'' اى بنفسه بلاصنع منه قوله (انه لو أدخل حلقه الدخان) أى بأى صورة كان لادخال حتى لو تبخر ببخور فآواه

إلى نفسه واشتمه ذاكرا لصومه أفطر لإمكان التحرز عنه وهذا مما يغفل عنه كثير من الناس ولا يتوهم أنه كشم الورد ومائه والمسک لوضوح الفرق بين هواء تطيب بريح المسک و شبهه وبين جوهر دخان وصل إلى جوفه بفعله امداد وبه علم حکم شرب الدخان''(۳۶۶/۳)۔

۴، ۵- فسادصوم میں جومنافذ فقہاء کرام کے یہاں معتبر ہیں ان منافذ کے ذریعہ یہ گلوکوز یا دوا یا غذا جسم میں نہیں پہنچائی گئی ہے اس لئے ان دونوں صورتوں میں روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

۶- اگر دوا موضع حقنہ تک پہنچائی گئی ہے تو روزہ فاسد ہوجائے گا، اسی طرح معدہ تک داخل کئے جانے والے **آلات** کے ساتھ اگر پانی یا دوا کے کچھ اجزاء اندر (موضع حقنہ تک یا اس سے آگے) داخل ہو گئے ہیں تو روزہ فاسد ہوجائے گا، اور اگر **آلات** کے ساتھ پانی یا دوا وغیرہ اجزاء اندر داخل نہیں ہوئے ہیں، **آلات** خشک کر کے داخل کئے گئے اور پھر نکال لئے گئے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ علامہ حصکفیؒ غیر مفطرات صوم کے باب میں تحریر فرماتے ہیں:

''(أو أدخل عوداً) ونحوه (في مقعلته وطرفه خارج) وإن غيبه فسد وكذا لو ابتلع خشبة أو خيطا ولو فيه لقمة مربوطة إلا أن ينفصل منها شئ ومفاده أن استقرار الداخل في الجوف شرط للفساد بدائع (او أدخل اصبعه اليابسة فيه) اى دبره أو فرجها ولو مبتلة فسد، ولو أدخلت قطنة إن غابت فسد وإن بقي طرفها في فرجها الخارج لا، ولو بالغ في الاستنجاء حتى بلغ موضع الحقنة فسد'' (ردالمحتار ۳۶۹/۳)۔

۷- عورت کے اندام نہانی کے داخلی حصے تک یا اس سے آگے دوا پہنچائی گئی ہے تو روزہ فاسد ہوجائے گا، اسی طرح نلکی کے ساتھ پانی یا دوا کے کچھ اجزاء اندام نہانی کے داخلی حصے تک یا اس سے آگے پہنچ گئے ہیں تو ایسی صورت میں بھی روزہ فاسد ہوجائے گا، اور اگر نلکی کے ساتھ پانی یا دوا وغیرہ کے کچھ اجزاء اندر داخل نہیں ہوئے ہیں تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، یہ حکم تو عورتوں کے تعلق سے ہے، باقی مرد کے مثانہ تک دوا یا نلکی پہنچانے سے مرد کا روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

مفطرات صوم اور اس کے احکام

مولانا ابوسفیان مفتاحی ☆

۱- مریض قلب نے مرض قلب سے بچاؤ کی خاطر طبیب حاذق کے مشورہ سے وہ دوا زبان کے نیچے دبا کر رکھی جسے زبان کے نیچے رکھ کر دبایا جاتا ہے، اور اس کو اس طریقہ سے استعمال کیا جائے کہ اس دوا کو یا لعاب میں مل جانے والے اس کے اجزاء کو نگلنے سے بچا جاتا ہے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ عذر کی وجہ سے ایسا کیا جاتا ہے۔

۲- جن لوگوں کو تنفس کا مرض ہے، ان کو بعض اوقات انہیلر استعمال کرنا پڑتا ہے، انہیلر کے ذریعہ ہوا اور اس کے ساتھ دوا (جو اکثر سفوف کی شکل میں ہوتی ہے) کا نہایت مختصر جز پھیپھڑے تک پہنچایا جاتا ہے اگر چہ یہ حلق کے راستہ ہی سے جاتا ہے لیکن معدہ میں نہیں جاتا، بلکہ پھیپھڑے میں جاتا ہے، تو روزہ کی حالت میں انہیلر کا استعمال درست نہ ہوگا، لہذا اس کے استعمال سے روزہ فاسد ہو جائے گا کیونکہ حلق کے ذریعہ جانا مفسد صوم ہے جیسے فقہ میں ایک جزئیہ یہ ہے کہ اگر روزہ کی حالت میں حلق میں دھواں داخل کردے تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے، چنانچہ درمختار و شامی (۱۰۶/۲) میں ہے:

”لو أدخل حلقه الدخان أفطر أی دخان کان أی بأی صورة کان الادخال لو عوداً أوعنبراً لو ذاکراً لإمکان التحرز عنه“

۳- بعض دوائیں بھاپ کے ذریعہ اندر لی جاتی ہیں، اس کا ایک سادہ طریقہ تو وہی ہے کہ

☆ جامعہ مفتاح العلوم مئو۔

ابلتے ہوئے گرم پانی میں دوا ڈال دی جاتی ہے، اور اس سے نکلنے والی بھاپ کو ناک اور منہ کے ذریعہ کھینچا جاتا ہے، آج کل اس کے لئے بعض مشینی طریقے بھی ایجاد ہوئے ہیں تو اس طرح بھاپ کا لینا درست نہ ہوگا بلکہ روزہ کے لئے مفطر ہوگا، چنانچہ علامہ شامی لکھتے ہیں:

''حتی لو تبخر ببخور فآواه إلی نفسه واشتمه ذاكراً لصومه أفطر لإمكان التحرز عنه وهذا مما يغفل عنه كثير من الناس ولا يتوهم أنه كشم الورد ومائه والمسک لوضوح الفرق بين هواء تطيب بريح المسک وشبهه وبين جوهر دخان وصل إلی جوفه بفعله'' (رد المحتار ۲/۱۰۶، نیز جدید فقہی مسائل ۱/۱۸۷-۱۸۸)۔

۴- انجکشن کے ذریعہ جسم کے اندر دوا پہنچانا مفسد صوم نہیں اور وہ انجکشن جو جسم کی غذائی ضرورت پوری کرے، پس اگر وہ معدہ میں پہنچ جائے تو مفسد صوم ہوگا ورنہ نہیں، کیونکہ فساد صوم کے لئے مفطر کا جوف دماغ یا معدہ میں پہنچنا ضروری ہے، چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے:

''إن العبرة للوصول إلی الجوف والدماغ'' (۱/۲۵۳)۔

اور بدائع الصنائع میں ہے:

''وما وصل إلی الجوف أو إلی الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف، والأذن، والدبر فإن استعط أو احتقن أو أقطر في أذنه فوصل إلی الجوف أو إلی الدماغ فسد صومه وأما إذا وصل إلی الدماغ لأنه له منفذاً إلی الجوف فكان بمنزلة زاوية من زوايا الجوف إلی قوله وأما إذا وصل إلی الجوف أو إلی الدماغ من غير المخارق الأصلية بأن داوی الجائفة والآمة فإن داواها بدواء يابس لا يفسد صومه لأنه لم يصل إلی الجوف ولا إلی الدماغ الخ'' (۲/۹۳)۔

۵- جسم میں نمکیات کی کمی کو پورا کرنے اور غذا سے مطلوبہ قوت فراہم کرنے کے لئے گلوکوز چڑھایا جاتا ہے، تو روزہ کی حالت میں اس طرح گلوکوز کا استعمال درست ہے اس سے روزہ

فاسد نہ ہوگا، اس لئے کہ یہ فطری منفذ سے داخل نہیں کیا جاتا، اور فساد صوم کے لئے فطری منفذ سے داخل ہونا ضروری ہے، جیسا کہ بدائع الصنائع (۲/ ۹۳) کی عبارت ابھی اوپر گذری۔

اور علامہ شامیؒ رقم طراز ہیں:

''والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ للاتفاق علی أن من اغتسل في ماء فوجد برده في باطنه أنه لا يفطر'' (۲/۱۰۶، نیز دیکھئے: جدید فقہی مسائل ۱/ ۱۸۲)۔

۶- سیال یا غیر سیال دوائیں جو سرین کے راستہ سے اندر پہنچائی جاتی ہیں، اسی طرح بواسیر کے مرض میں اندرونی مسوں پر مرہم لگایا جاتا ہے، اور امراض معدہ کی تحقیق کے لئے بعض آلات اندر داخل کیے جاتے ہیں تو ان صورتوں میں اگر اندر اس حد تک دوا پہنچ جائے یا پانی جہاں سے معدہ اسے جذب کرلیتا ہے یا وہ خود معدہ میں پہنچ جاتا ہے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، اور اگر ایسا نہیں تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، واللہ اعلم (کذا فی فتاوی دار العلوم دیوبند ۶/ ۱۱۴)۔

احسن الفتاوی (۴/ ۴۳۰) میں ہے: بواسیری مسے موضع حقنہ سے بہت نیچے ہوتے ہیں اور براہ مقعد داخل ہونے والی چیز جب تک موضع حقنہ تک نہ پہنچے مفسد نہیں، لہذا مسوں کو پانی سے تر کر کے چڑھانے سے اور مسوں پر دوا لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ کانچ کو تر کر کے چڑھانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اسلئے کہ یہ موضع حقنہ تک پہنچ جاتی ہے۔

جدید فقہی مسائل (۱/ ۱۸۵) میں ہے: روزہ کی حالت میں اگر بواسیر کے مریض کو پائپ کے ذریعہ دوا اندر تک پہنچائی جاتی ہے تب تو اس کی وجہ سے روزہ ٹوٹ ہی جائے گا کہ قوی امکان دوا کے معدہ تک پہنچنے کا ہے، لیکن اگر صرف بواسیری مسوں پر یا اوپری سطح پر مرہم لگایا جائے تو میرا خیال ہے کہ معدہ میں چونکہ ایک حد تک جذب کرنے کی صلاحیت ہے، لہذا اس سے احتیاط کرنا بہتر ہے، تاہم محض شک کی وجہ سے ظاہر ہے کہ روزہ ٹوٹ جانے کا حکم نہیں لگایا جاسکتا۔

۷- ۱- آگے کی راہ سے بعض اشیاء اندر تک پہنچائی جاتی ہیں جیسے مرد و عورت کے جسم میں مثانہ تک نلکی پہنچائی جاتی ہے۔

۲-بعض امراض میں خواتین کی شرمگاہ میں سیال یا جامد دوا رکھی جاتی ہے۔
۳-یا مرض کی تحقیق کے لئے بعض آلات رحم تک پہنچائے جاتے ہیں، یہ تین صورتیں ہیں:

پہلی صورت میں اگر مرد کے آگے کی راہ سے جسم میں مثانہ تک نلکی پہنچائی جاتی ہے تو مفتی بہ قول کے اعتبار سے یہ صورت ناقض صوم نہیں ہے، چنانچہ درمختار (۲/۱۰۹) میں ہے:

''أقطر في إحليله ماء أو دهنا وإن وصل إلى المثانة لا يفطر على المذهب أي قول أبي حنيفة ؒ ومحمد معه في الأظهر وقال أبو يوسف يفطر، والاختلاف مبني على أنه هل بين المثانة والجوف منفذ أو لا والأظهر أنه لا منفذ له وإنما يجتمع البول فيها بالترشيح كذا يقول الأطباء زيلعي وأفاد أنه لو بقي في قصبة الذكر لا يفسد اتفاقاً''

اور اگر عورت کے آگے کی راہ سے جسم میں مثانہ تک نلکی پہنچائی جائے تو یہ ناقض صوم ہے، اس لئے کہ عورتوں کے اندر یہ فطری منفذ موجود ہے جو بطن تک پہنچتا ہے (جدید فقہی مسائل ۱/۱۸۱)۔

دوسری صورت میں خواتین کی شرمگاہ میں رکھی جانے والی دوا اگر سیال ہے جیسے تیل تو یہ ناقض صوم ہے اجماعاً، کیونکہ یہ مثل حقنہ ہے، اور حقنہ مفطر صوم ہے، چنانچہ شامی (۲/۱۰۹) میں ہے:

''قلت الأقرب التخلص بأن المدبر والفرج الداخل من الجوف إذ لا حاجز بينهما فهما في حكمه والفم والأنف وإن لم يكن بينهما وبين الجوف حاجز إلا أن الشارع اعتبرهما في الصوم من الخارج بخلاف قصبة الذكر فإن المثانة لا منفذ لها على قولهما وعلى قول أبي يوسف، وإن كان لها منفذ إلى الجوف إلا أن المنفذ الآخر المتصل بالقصبة منطبق لا ينفتح إلا عند خروج

البول فلم يعط للقصبة حكم الجوف"۔

اور فتاوی عالمگیری (۱/۲۰۴) میں ہے:

"وفي الإقطار في إقبال النساء يفسد بلا خلاف وهو الصحيح"۔

اور اگر جامد و خشک ہو تو ناقض صوم نہیں اور فتاوی دار العلوم دیوبند (۱۰/۴۱۰) میں ہے کہ روزہ میں اس سے احتیاط کی جائے۔ اور فتاوی عالمگیری (۱/۱۹۱) میں ہے:

"لو أدخل إصبعه في إسته والمرأة في فرجها لا يفسد وهو المختار إلا إذا كانت مبتلة بالماء والدهن فحينئذ يفسد لوصول الماء أو الدهن"۔

اور شامی (۲/۱۳۵) میں ہے: "ولو أدخلت قطنة إن غابت فسد وإن بقي طرفها في فرجي الخارج"۔

اور تیسری صورت میں مرض کی تحقیق کے لئے بعض آلات جیسے نلکی رحم تک پہنچائے جاتے ہیں تو یہ ناقض صوم نہیں ہے۔

جدید فقہی مسائل (۱/۱۸۶) میں ہے: مزید اس سلسلہ میں عرف ہے کہ آج کل معدہ کے بعض امراض کی شناخت کے لئے معدہ تک منہ کے ذریعہ نلکی پہنچائی جاتی ہے، جو بعض دفعہ گوشت کا ٹکڑا اکتر کر اپنے ساتھ لاتی ہے، اور اس پر تحقیق ہوتی ہے، ایسی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا، اصل میں روزہ ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کا مدار اس پر ہے کہ معدہ میں داخل ہونے والی چیز اندر ٹھہر گئی ہے یا واپس آ گئی ہے، اگر ٹھہر گئی ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں۔

☆☆☆

مفطرات صوم اور عصر حاضر کے بعض مسائل

مولانا ابوالبقاء ندوی ☆

۱- اگر سوال میں مذکور طریقہ پر دوا استعمال کی جائے اور اس دوا کو یا لعاب میں مل جانے والے اس کے اجزاء کو نگلنے سے بچا جائے تو یہ مفسد صوم نہیں ہوگا:

مندرجہ ذیل فقہی عبارات اسکی تائید کرتی ہیں:

"فی الدر المختار: کطعم أدویة ومض إهليلج، وقال فی ردالمحتار أی بأن مضغها فدخل البصاق حلقه ولایدخل من عینها فی جوفه لایفسد صومه کما فی التاترخانیه وغیرها" (ردالمحتار ۳/ ۳۶۷)۔

"وقال فی الهدایة: ومن ذاق شیئا بفمبه لم یفطر ویکره له ذلک لما فیه من تعریض الصوم علی الفساد" (ہدایہ ۱/ ۲۰۰، نیز ردالمحتار ۳/ ۳۷۳)۔

مذکورہ بالا عبارات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ کسی چیز کے مفطر ہونے کیلئے اس کا حلق سے نیچے اترنا ضروری ہے، اور ظاہر ہے کہ بہ طریقہ مذکورہ فی السوال دوا استعمال کرنے کی صورت میں دوا کا کوئی جز حلق سے نیچے نہیں اترتا اس لئے روزہ فاسد نہ ہوگا۔

ہاں البتہ اس صورت میں روزہ کے ٹوٹنے کا خطرہ موجود ہے اس لئے بلاضرورت شدیدہ دوا کے استعمال سے اجتناب کیا جائے جیسا کہ صاحب ہدایہ کے کلام سے واضح ہوتا ہے۔

۲- روزہ کی حالت میں انہیلر کا استعمال درست نہیں ہے، کیونکہ علامہ ابن الہمام کی تحقیق

☆ جامعۃ الفلاح بلیریا گنج، اعظم گڑھ۔

کے مطابق فسادِ صوم کیلئے کسی چیز کا حلق سے نیچے جانا کافی ہے۔
چنانچہ وہ فتاوی قاضیخاں کے حوالے سے رقمطراز ہیں:

''لو دخل دمعه أو عرق جبينه أو دم رعافه حلقه فسد صومه ....علقه بوصوله إلى الحلق'' (فتح القدیر ۲/۳۳۷)۔

۳- سوال میں مذکور طریقے سے بھاپ لینا درست نہیں۔ درج ذیل فقہی عبارتیں اس سلسلے میں واضح روشنی ڈال رہی ہیں:

''لو أدخل حلقه الدخان أفطر أي دخان كان ولو عوداً أو عنبراً لو ذاكرا لإمكان التحرز عنه، وقال في الرد: حتى لو تبخر ببخور فآواه إلى نفسه واشتمه ذاكراً لصومه أفطر لإمكان التحرز عنه إلى أن قال وبه علم حكم شرب الدخان (ردالمحتار ۳/ ۳۶۶، وكذا في الفقه الحنفي في ثوبه الجديد للشيخ عبدالحميد محمود وطهماز (۱/ ۴۰۸)، مطبوعه دارالقلم (دمشق)۔

''وفي موضع آخر من ردالمحتار: ولا يتوهم أنه كشم الورد ومائه والمسک لوضوح الفرق بين هواء تطيب بريح المسک وشبهه وبين جوهر دخان وصل إلى جوفه بفعله'' (ردالمحتار ۳/۳۶۶)۔

۴- اگر انجکشن کے ذریعہ دوا رگوں میں پہنچائی جائے تو وہ مفسد صوم ہے، ہاں اگر گوشت میں انجکشن لگایا جائے تو وہ مفسد نہ ہوگا، کیونکہ جو دوا بذریعہ انجکشن رگوں میں پہنچائی جاتی ہے وہ چند منٹوں میں تمام اجزائے جسم تک پہنچ کر بدن میں استقرار حاصل کرلیتی ہے، چنانچہ استاذ عبدالحمید فرماتے ہیں:

''وأرى على ضوء ماتقدم أن ما يدخل إلى الجوف بواسطة الزرق بالإبر تحت الجلد في داخل العضلات أو في الأوعية الدموية مفسد للصوم لأنه يستقر في البدن وينقل بزمن يسير إلى كل أجزاء الجسم وفيه صلاح

البدن......والوسائل الحديثة في المعالجات الطبية تجعلنا نستيقن وصول الدواء فلابد من القول بفساد الصوم في مثل هذه الحالات فلا يعقل أبداً أن نقول بفساد الصوم بالإصبع المبلولة بالماء إذا أدخلت في الدبر ولا نقول بفساد صوم الذي تدخل الوسائل الطبية الحديثة كميات كبيرة من مياه السيروم المغذية إلى بدنه أو الذي يعطى دماء جديدة تسري في كل أنحاء بدنه'' (الفقہ الحنفی فی ثوبہ الجدید ۱/ ۴۱۳)۔

اس طویل عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ:

۱-انجکشن بہر دو صورت مفسد صوم ہے یعنی گوشت میں لگایا جائے یا رگوں میں۔

۲-وجہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ دوا یقینی طور پر جسم میں داخل ہو کر تمام اجزائے جسم میں منتشر ہو جاتی ہے۔نیز وہ بدن میں استقرار بھی حاصل کر لیتی ہے، اور ظاہر ہے کہ اس میں صلاح بدن موجود ہی ہے۔

۳-قدیم فقہاء نے جو بذریعہ دوا فساد صوم کیلئے زخم کے گہرے ہونے کی شرط لگائی ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ دوا داخل بدن میں پہنچنے اور استقرار کا یقین حاصل ہو جائے، کیونکہ زمانہ قدیم میں ایسا کوئی طریقہ موجود نہیں تھا جسکے ذریعہ دوا اندرونی جسم تک اسطرح پہنچایا جاسکے کہ وہ چند منٹوں پر پورے جسم میں پھیل جائے۔

۴-خلاصہ بحث یہ کہ اصل اعتبار دوا کے یقینی طور پر جسم کے اندر پہنچنے اور نہ پہنچنے کا ہے، اور ظاہر ہے کہ انجکشن کے ذریعہ دوا کا جسم کے اندر پہنچنا یقینی ہے لہذا اسے مفسد ہونا چاہئے۔

اگر چہ علامہ عبدالحمید کی رائے دونوں صورتوں میں فساد صوم کی ہے لیکن راقم الحروف کی رائے میں اس انجکشن کو مفسد صوم ہونا چاہیے جو رگوں میں لگایا جائے، کیونکہ اس صورت میں دوا کا جسم کے تمام اجزاء تک پہنچنا اس کا بدن کے اندر استقرار اور اصلاح کا عمل کرنا بالکل یقینی اور ناقابل تردید ہے۔

۵۔گلوکوز کا استعمال روزہ کی حالت میں درست نہیں ہے، اس کی ایک وجہ تو جواب نمبر ۴ میں گذر چکی کہ اس کی وجہ سے ایک مصلح بدن چیز بدن کے اندر قرار پاتی ہے، اور دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ روزہ کے مقصد کے منافی ہے، کیونکہ روزہ کا بنیادی مقصد "قهر الطبع الباعث على الفساد"، یعنی نفس امارہ اور شہوات نفسانیہ کو مغلوب ومقہور کرنا ہے جس کا حصول گلوکوز کے استعمال کی صورت میں ناممکن ہے، چنانچہ علامہ کاسانی فرماتے ہیں:

"المقصود من الصوم معناه وهو كونه وسيلة إلى الشكر والتقوى وقهر الطبع الباعث على الفساد ولايحصل شئ من ذلك إذا وصل الغذاء إلى جوفه" (بدائع الصنائع ۲/۱۰۲)۔

۶-الف: امراض معدہ کی تحقیق کیلئے بعض آلات کا اندر داخل کیا جانا مفسد صوم نہیں ہے۔

ب- ہاں البتہ سیال یا غیر سیال دواؤں کا پیچھے کے راستے سے اندر پہنچایا جانا، اسی طرح بواسیر کے مرض میں اندرونی مسوں پر مرہم لگایا جانا مفسد صوم ہے۔

درج ذیل فقہی جزئیات سے اسکی تائید ہوتی ہے:

الف-"قال في الرد: أو أدخل عوداً ونحوه في مقعدته وطرفه خارج وإن غيبه فسد" (رد المحتار ۳/۳۶۹)۔

"وقال في الفقه الحنفي: ما يدخل إلى الجوف ولا يستقر فيه لايفسد الصوم وقال أيضاً لا يفسد صومه لو أدخل ميزان الحرارة بشرط أن يكون جافا لأن قسما منه يبقى في الخارج" (الفقہ الحنفی ۱/۴۱۱)۔

ب-"قال في الدر المختار أو احتقن أو داوى جائفة أو آمة فوصل الدواء حقيقة إلى جوفه أو دماغه" (الدر المختار ۳/۳۷۶)۔

"وقال في الفقه الحنفي: التحاميل الطبيه التي تدخل إلى الجوف عن طريق دبر الرجل والمراة أوقبل المرأة تفسد الصوم سواء أدخلها الصائم

بنفسه أو أدخلت له لأن فيها صلاح بدنه'' (الفقہ الحنفی ۱/ ۲۱۳)۔

''إذا احتقن بدواء و وصل إلى جوفه أو دماغه أفطر قال و أطلق الدواء فشمل الرطب واليابس لأن العبرة للوصول لا لكونه رطبا أويابسا'' (البحر الرائق ۲/ ۲۷۹، وکذا فی بدائع الصنائع ۲/ ۶۰۶، وھکذا فی الہدایہ ۲/ ۳۴۵ مع فتح القدیر)۔

۷ -**الف:** مرض کی تحقیق کیلئے آلات کو رحم تک پہنچایا جانا، اسی طرح مرد و عورت کے جسم میں مثانہ تک نلکی داخل کیا جانا ناقض صوم نہیں ہے۔

ب- البتہ خواتین کی شرمگاہ میں سیال یا جامد دوا ڈالنا ناقض صوم ہے۔

مندرجہ ذیل فقہی جزئیات اس مسئلے کی وضاحت کیلئے کافی وشافی ہیں:

(الف) ''حاصله أن الافساد بما إذا كان بفعله أوفيه صلاح بدنه ويشترط أيضا استقراره داخل الجوف فيفسد بالخشبة إذا غيبها لوجود الفعل مع الاستقرار وإن لم يغيبها فلا لعدم الاستقرار'' (رد المحتار ۳/ ۳۶۸، ۳۶۹)۔

''وقال في الفقه الحنفي: إذا أدخل الطبيب آلة طبية جافة إلى جوف الصائم ثم أخرجها لا يفطر الصائم'' (الفقہ الحنفی ۱/ ۴۱۲)۔

(ب) ''وقال في الفقه الحنفي: أما المرأة الصائمة إذا أدخلت شيئا من طريق قبلها فإن صومها يفسد'' (الفقہ الحنفی فی ثوبہ الجدید ۱/ ۴۱۳)۔

''وقال في البحر: إن أفطر في إحليله لا۔ أى لا يفطر وقيد بالإحليل لأن الإقطار في قبل المرأة يفسد الصوم بلا خلاف على الصحيح'' (البحر الرائق ۲/ ۲۷۹)۔

''وقال في البدائع: الإقطار في قبل المرأة فقد قال مشائخنا انه يفسد صومها بالاجماع'' (۲/ ۶۰۷)۔

☆☆☆

بعض جدید وسائل کے روزہ پر اثرات

مفتی محمد جعفر ملی رحمانی ☆

اکیڈمی کی طرف سے مفطرات صوم اور عصر حاضر کے بعض مسائل کے عنوان سے جو سوالنامہ موصول ہوا اس کے جواب دفعہ وار حسب ذیل ہیں:

۱- امراض قلب سے متعلق وہ دوائیں جنہیں نگلا نہیں جاتا بلکہ زبان کے نیچے دبا کر رکھا جاتا ہے اگر روزہ کی حالت میں اس دوا کو اس طریقہ پر استعمال کیا کہ دوا یا لعاب میں مل جانے والے اجزاء کو نگلنے سے بچا جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ اس صورت میں دوا کی کوئی شئی پیٹ میں داخل نہیں ہوتی ہے، مریض کو جو افاقہ ملتا ہے وہ دوا کا اثر ہے اور محض اثر مفسد صوم نہیں ہے (موقع علماء الشریعہ مفطرات الصیام المعاصرۃ)۔

علامہ شامیؒ فرماتے ہیں کہ دوا کے مزہ کا حلق میں پایا جانا مفسد صوم نہیں۔

”كطعم أدوية أى لودق دواء فوجد طعمه فى حلقه زيلعي وغيره وفى القهستانى طعم الأدوية وريح العطر إذا وجد فى حلقه لم يفطر كما فى المحيط“ (ردالمحتار ۳/ ۳۶۷)۔

اور طعمیت اثر کا ایک فرد ہے، کیونکہ اثر میں تین چیزیں داخل ہیں: رنگ بو اور مزہ۔

۲- جن لوگوں کو تنفس کا مرض ہوتا ہے انہیں بعض اوقات انہیلر یا Spray Asthma یا گیس پمپ استعمال کرنا پڑتا ہے جس کے ذریعہ ہوا اور اس کے ساتھ دوا جو غالباً سفوف کی شکل

☆ جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا، مہاراشٹر۔

میں ہوتی ہے، کا نہایت مختصر جز پھیپھڑے تک پہنچ جاتا ہے، یہ حلق ہی کے راستہ سے جاتا ہے لیکن معدہ میں نہیں جاتا، اگر چہ یہ بات جدید تحقیق سے یقینی طور پر ثابت ہے کہ سفوف کا یہ جز معدہ تک نہیں پہنچتا تب بھی روزہ فاسد ہوگا، کیونکہ ہمارے نزدیک قصداً وارادۃً دھوئیں یا غبار کو حلق میں داخل کرنے سے بھی روزہ فاسد ہوتا ہے جبکہ یہ دھواں معدہ تک نہیں پہنچتا۔

تنویر الابصار کی متن ''أو دخل حلقه غبار أو ذباب أو دخان'' کی تشریح میں صاحب درمختار قمطراز ہیں:

''ومفاده أنه لو أدخل حلقه دخان أفطر أی دخان كان'' (ردالمحتار ۳/ ۳۶۶)۔

مفتی محمود الحسنؒ کا رجحان بھی کچھ اس طرح معلوم ہوتا ہے، آپ اسی سلسلہ کے ایک جواب میں لکھتے ہیں کہ:

''ہوا منہ کے اندر جانے سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا، اگر چہ پمپ سے پہنچائی جائے جبکہ اس میں کوئی اور چیز نہ ہو'' مطلب یہ ہوا کہ پمپ کے اندر اگر دوا ہے تو روزہ فاسد ہوگا (فتاوی محمودیہ ۱۰/ ۱۵۴، خیر الفتاوی ۴/ ۹۸)۔

۳- بعض دوائیں بھاپ کے ذریعہ اندر لی جاتی ہیں، اس کا ایک سادہ طریقہ تو وہی ہے جو زمانہ قدیم سے چلا آرہا ہے کہ ابلتے ہوئے گرم پانی میں دوا ڈال دی جاتی ہے اور اس سے نکلنے والی بھاپ کو ناک کے ذریعہ کھینچا جاتا ہے، آج کل اس کے لئے مشینی طریقے ایجاد ہوئے ہیں، اس طرح بھاپ لینا روزہ کو فاسد کردے گا۔

علامہ شامی درمختار کی عبارت ''انه لو ادخل حلقه الدخان'' کی شرح فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''ای بأی صورة كان الإدخال حتى لو تبخر ببخور فآواه إلى نفسه واشتمه ذاكرا لصومه أفطر لإمكان التحرز عنه وهذا مما يغفل عنه كثير من الناس'' ولا يتوهم أنه كشم الورد ومائه والمسك لوضوح الفرق بين هواء تطيب بريح

المسک و شبهه و بین جوهر دخان وصل إلى جوفه بفعله......اھ" (ردالمحتار ۳/ ۳۶۶، نیز دیکھئے: حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۳۶۱، ۳۶۲، وکذا فی الفقہ الاسلامی وادلتہ ۲/ ۶۵۷)۔

۴- موجودہ دور میں جسم کے اندر دوا پہنچانے کی ایک صورت انجکشن کی اختیار کی گئی ہے جو جسم کے مختلف حصوں میں لگائے جاسکتے ہیں، انجکشن کے ذریعہ دوا کسی خاص حصہ میں بھی پہنچائی جاتی ہے اور رگوں میں بھی پہنچائی جاتی ہے تاکہ خون کے ساتھ پورے جسم میں اس کی رسائی ہوجائے۔

انجکشنوں کی دو قسمیں ہیں، بعض محض دوا کی ضرورت پوری کرتے ہیں اور بعض جسم کی غذائی ضرورت پوری کرتے ہیں، ہر دو قسم کے انجکشن مفسد صوم نہیں، کیونکہ دوا ہو یا غذا ہر دو کا منافذ اصلیہ سے پیٹ میں پہنچنا ضروری ہے، جبکہ انجکشنوں میں یہ بات نہیں پائی جاتی ہے۔

جیسا کہ علامہ شامی "نہر" کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں:

"والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ" کہ منافذ اصلیہ سے داخل ہونے والی شی ہی روزہ کو توڑتی ہے (ردالمحتار ۳/ ۳۶۷)۔

نیز صاحب بدائع الصنائع فرماتے ہیں:

"وأما ماوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ عن غير المخارق الأصلية بأن داوى الجائفة والآمة فإن داوا ها بدواء يابس لا يفسد لأنه لم يصل إلى الجوف ولا إلى الدماغ ولو علم أنه وصل يفسد في قول أبي حنيفة، وإن داواها بدواء رطب يفسد عند أبي حنيفة وعندهما لا يفسد، هما اعتبرا المخارق الأصلية لأن الوصول إلى الجوف من المخارق الأصلية متيقن به ومن غيرها مشكوك فيه فلا نحكم بالفساد مع الشک ولأبي حنيفة أن الدواء إذا كان رطبا فالظاهر هو الوصول لوجود المنفذ إلى الجوف فيبنى الحكم على الظاهر" (بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۳ مکتبہ زکریا)۔

فتاوی ہندیہ میں ہے:

"وفي دواء الجائفة والآمة أكثر المشائخ على أن العبرة للوصول إلى

الجوف والدماغ لا لكونه رطبا أو يابسا حتى إذا علم أن اليابس وصل يفسد صومه ولو علم أن الرطب لم يصل لم يفسد هكذا في العناية" (الفتاوی الہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

علامہ شامی اسی سلسلے کی بحث میں فرماتے ہیں:

''فالمعتبر حقيقة الوصول حتى لو علم وصول اليابس أفسد أو عدم وصول الطرى لم يفسد" (ردالمحتار ۳/ ۳۷۶، خلاصۃ الفتاوی ۱/ ۵۳، حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح / ۳۶۸، امداد الفتاوی ۱/ ۱۴۷، احسن الفتاوی ۴/ ۴۳۲، فتاوی حقانیہ ۴/ ۱۶۲، فتاوی محمودیہ ۱۰/ ۱۵۳، فتاوی رحیمیہ ۷/ ۲۵۷، فتاوی مفتی محمود ۳/ ۴۸۹، فتاوی دار العلوم ۶/ ۴۰۸، ۴۰۹)۔

۵- جسم میں نمکیات کی کمی پورا کرنے اور غذا سے مطلوبہ قوت فراہم کرنے کے لیے جو گلوکوز چڑھایا جاتا ہے، یہ چونکہ ایک حد تک غذا کا متبادل ہے اس لئے اس سے بھوک کا احساس کم ہوجاتا ہے اور بھوک کی وجہ سے پیدا ہونے والی کمزوری سے بھی آدمی محفوظ رہتا ہے، روزہ کی حالت میں اس طرح گلوکوز کو چڑھانے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ فساد صوم کے لئے کسی بھی شئ کا انسانی پیٹ میں منافذ اصلیہ سے پہنچنا ضروری ہے جیسا کہ علامہ شامیؒ کی عبارت: ''والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ" ۔(مفطر صوم وہی چیز ہے جو جوف میں منافذ اصلیہ سے داخل ہو) سے یہی مفہوم ہوتا ہے (ردالمختار ۳/ ۳۶۶)، اور گلوکوز چڑھانے میں یہ بات نہیں پائی جاتی خواہ گلوکوز چڑھانے سے بھوک کا احساس کم ہوجاتا ہو یا بھوک سے پیدا ہونے والی کمزوری دور ہوجاتی ہو، فساد صوم کا حکم نہیں دیا جائے گا، کیونکہ اکل وشرب امر بدیہی ہے، اور گلوکوز چڑھانے پر اکل کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا (فتاوی محمودیہ ۱۰/ ۱۴۸، منتخبات نظام الفتاوی ۱/ ۱۳۳)۔

شرح مہذب کی یہ عبارت:

''لو وصل الدواء إلى داخل الساق أو غرز فيه سكيناً أو غيرها فوصلت مخه لم يفطر بلا خلاف لأنه لا يعد عضواً مجوفاً" (شرح مہذب ۵/ ۳۱۴)۔

بھی اس پر شاہد ہے کہ جسم کے کسی بھی حصہ میں دوا وغیرہ کا داخل کرنا مفطر صوم نہیں،

بلکہ افطار کیلئے دو شرطیں ہیں:

۱۔دخول منافذ اصلیہ سے ہو۔

۲۔داخل ہونے والی شئی جوف میں مستقر ہو (دیکھئے:بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۳-۲۴۴، ردالمحتار ۳/ ۳۶۹،البحر الرائق ۲/ ۴۳۸)۔

۶- (الف) بعض سیال یا غیر سیال دوائیں اینما یا کسی اور طریقہ سے اندر پہنچائی جاتی ہیں، یہ دوائیں جوف تک پہنچتی ہیں اس لئے مفسد صوم ہیں خواہ سیال ہو یا غیر سیال، اس لئے کہ اعتبار سیال غیر سیال کا نہیں بلکہ وصول الی الجوف کا ہے جیسا کہ صاحب بحر الرائق لکھتے ہیں:

"أطلق الدواء فشمل الرطب واليابس لأن العبرة للوصول لا لكونه رطباً أو يابساً وإنما شرطه القدوری لأن الرطب هو الذی يصل إلى الجوف عادة حتى لو علم أن الرطب لم يصل لم يفسد ولو علم أن اليابس وصل فسد صومه كذا في العناية" (البحر الرائق ۲/ ۴۳۸، الفتاوی الہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

شیخ الاسلام قاضی القضاۃ ابی الحسن علی بن الحسن بن محمد السغدی "النتف فی الفتاوی" میں فرماتے ہیں:

"وأما من الدبر فواحدة وهي الاحتقان فلا يفسد منه الصوم في قول أبی عبد الله ويفسد فی قول أبی حنيفة وأصحابه" (النتف فی الفتاوی ۱/ ۱۰۳)۔

حقنہ لگانے سے ابو عبداللہ کے نزدیک روزہ فاسد نہیں ہوتا، البتہ امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کے نزدیک روزہ فاسد ہوجاتا ہے۔

علامہ شامیؒ نے تنویر الابصار کی متن: "أو احتقن أو استعط أو أقطر في أذنه دهناً أو داوی جائفة أو آمة" کے ذیل میں بڑی اچھی بات ذکر فرمائی کہ احتقان پیچھے کی راہ سے دوا کا اندر پہنچانا، استعاط ناک میں دواء چڑھانا، اقطار کان میں دوا ٹپکانا کو فقہاء نے وصول کی قید کے ساتھ اس لیے مقید نہیں فرمایا کہ ظاہر یہ ہے کہ ان تینوں صورتوں میں وصول ہو ہی جاتا ہے،

اس لئے روزہ فاسد ہوگا (ردالمحتار ۳/ ۳۷۶)۔

’’و إذا احتقن یفسد صومه‘‘ (الفتاوی التاتارخانیہ ۲/ ۳۶۵، حاشیہ الطحاوی علی مراقی الفلاح / ۳۶۷) ’’باب ما یفسد صوم ویوجب القضاء من غیر کفارة‘‘ (فتاوی قاضیخان علی ہامش الہندیہ ۲/ ۲۱۰)۔

خلاصۃ الفتاوی میں ہے:

’’وما وصل إلی جوف الرأس والبطن من الأذن والأنف والدبر فهو مفطر بالاجماع وفیه القضاء‘‘ (خلاصۃ الفتاوی ۲/ ۲۵۳)۔

(ب) بواسیر کے مرض میں ان مسّوں پر مرہم لگانا جو باہر ہی رہتے ہیں دوا لگانے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، ان مسوں کو ظاہر بدن کا حکم حاصل ہوگا، اور ظاہر بدن پر دوا لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔

اسی طرح وہ مسّے جو بوقت استنجا باہر آتے ہیں اور فراغت پر انہیں پانی سے تر کرکے انگلی وغیرہ کی مدد سے اوپر چڑھانا ہوتا ہے، پر دوا لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ یہ مسّے موضع حقنہ سے بہت نیچے ہوتے ہیں اور مقعد کی راہ سے داخل ہونے والی چیز اسی وقت مفسد صوم ہوتی ہے جب موضع حقنہ تک پہنچے (احسن الفتاوی ۳/ ۵۹)۔

علامہ شامیؒ فرماتے ہیں:

’’قوله ولو مبتلة فسد لبقاء شئ من البلة فی الداخل وهذا لو أدخل الإصبع إلی موضع الحقنة‘‘ (ردالمحتار ۳/ ۳۶۹)۔

(ج) امراض معدہ کی تحقیق کے لیے بعض جدید آلات معدہ میں داخل کیے جاتے ہیں، اگر اس پر کوئی سیال مادہ وغیرہ نہ لگایا گیا ہو تو محض اس آلہ کو داخل کرکے نکالنے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، جیسا کہ بحر الرائق کی اس عبارت سے مفہوم ہوتا ہے:

’’ولو شد الطعام بخیط وأرسله فی حلقه وطرف الخیط فی یده

لایفسد الصوم" (البحر الرائق ۲/ ۴۳۸)۔

اگر کھانا دھاگے سے باندھے اور اس کو اپنے حلق میں چھوڑ دے اور دھاگے کا ایک کنارہ اس کے ہاتھ میں ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

صاحب درمختار علامہ حصکفی کی عبارت:

علامہ شامی فرماتے ہیں:

''قوله (مفاده)ماذكر متنا وشرحا وهو أن ما دخل في الجوف إن غاب فيه فسد وهو المراد بالاستقرار وإن لم يغب بل بقي طرف منه في الخارج أو كان متصلا بشيئ خارج لا يفسد لعدم استقراره" (ردالمحتار ۳/ ۳۶۹)۔

لیکن اگر اس داخل کئے جانے والے آلہ پر کسی قسم کا کوئی سیال Liquid وغیرہ لگایا گیا ہو جس سے اس آلہ کا داخل ہونا وغیرہ آسان ہو جاتا ہے تو اس آلہ پر لگے Liquid کے معدہ میں داخل ہونے کی وجہ سے روزہ فاسد ہونا چاہئے، کیونکہ اس پر تو غیبوبت فی الجوف صادق آرہا ہے۔ جو فساد صوم کی شرط ہے، جیسا کہ شامی کی عبارت جو اوپر گذری، اس پر شاہد ہے۔

۷- جو چیزیں آگے کی راہ سے اندر تک پہنچائی جاتی ہیں اس سلسلے میں قدرے تفصیل ہے۔

(الف) اگر مرد یا عورت کے آگے کے راستے میں مثانہ تک صرف نلکی ڈالی جائے اور اس پر کوئی Liquid وغیرہ نہ لگی ہو تو دونوں کا روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

''وكذا لو أدخل إصبعه في إسته أو أدخلت المراة في فرجها هو المختار" (البحر الرائق ۲/ ۴۳۸)۔

''أو أقطر في إحليله ماء أو دهناً وإن وصل إلى المثانة على المذهب" (ردالمحتار ۳/ ۳۷۴)۔

اگر مرد کے آگے کے راستے میں نلکی ڈالی جائے اور اس پر کوئی Liquid وغیرہ لگی ہو تو طرفین کے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ مثانہ اور معدہ کے مابین کوئی منفذ نہیں جس سے یہ

Liquidیا دوا معدہ تک پہنچ کر مفسد صوم بن جائے، البتہ امام ابو یوسف کے نزدیک اس صورت میں روزہ فاسد ہوگا، کیونکہ وہ فرماتے ہیں: مثانہ اور معدہ کے مابین منفذ ہے جس سے یہ دوایا Liquidمعدہ تک پہنچ جائے گی۔

''وإن أقطر في إحليله أي لا يفطر أطلقه فشمل الماء والدهن وهذا عندهما خلا فا لأبي يوسف رحمه الله'' (البحر الرائق ۲/ ۴۳۸)۔

(ج) اگر عورت کے آگے کے راستے میں نلکی ڈالی جائے اور اس پر Liquidیا کوئی دوا وغیرہ لگی ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

''إلا إذا كانت الإصبع مبتلة الماء أو الدهن فحينئذ يفسد لوصول الماء أو الدهن'' (البحر الرائق ۲/ ۴۳۸۹)۔

فتاوی ہندیہ میں ہے:

''ولو أدخل إصبعه في إسته أو المرأة في فرجها لا يفسد وهو المختار إلا إذا كانت مبتلة بالماء أو الدهن فحينئذ يفسد لوصول الماء أو الدهن هكذا في الظهيرية'' (الفتاوی الہندیہ ۱/ ۲۰۴، نیز دیکھئے: ردالمحتار ۳/ ۳۶۹)۔

''وأما في قبلها فمفسد إجماعا لأنه كالحقنة (درمختار) قلت الأقرب التخلص بأن الدبر والفرج الداخل من الجوف إذ لا حاجز بينهما وبينه فهما في حكم'' (ردالمحتار ۳/ ۳۷۲)۔

(د) اگر بحالت صوم عورت کی شرمگاہ میں سیال یا جامد دوا رکھی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

''وتكلم المشائخ في الإقطار في إقبال النساء منهم من قال على الخلاف ومنهم من قال تفسد بلا خلاف وهو الصحيح'' (خلاصۃ الفتاوی ۱/ ۲۵۳)۔

علامہ شامی فرماتے ہیں:

''بأن الدبر والفرج الداخل من الجوف إذ لا حاجز بينهما وبينه فهما

فی حکم'' (رد المحتار ۳/ ۳۷۴، فتاوی حقانیہ ۴/ ۱۶۸)۔

فتاوی ہندیہ میں ہے:

''**وفی الإقطار فی إقبال النساء یفسد بلا خلاف وهو الصحیح هكذا فی الظهیریة**'' (الفتاوی الہندیہ ۱/ ۲۰۴، البحر الرائق ۲/ ۴۳۸)۔

(ھ) بسا اوقات تحقیق مرض کیلئے بعض آلات عورت کے آگے کی راہ سے رحم تک پہنچائے جاتے ہیں، اگر ان آلات پر کوئی دوا وغیرہ نہ لگائی گئی ہو تو روزہ فاسد نہیں ہونا چاہئے جیسا کہ بحر الرائق کی اس عبارت سے مفہوم ہوتا ہے:

''**ولو شد الطعام بخیط وأرسله فی حلقه وطرف الخیط فی یده لا یفسد الصوم**'' (البحر الرائق ۲/ ۴۳۸، رد المحتار ۳/ ۳۶۹)۔

اگر کھانا دھاگے سے باندھے اور اس کو اپنے حلق میں چھوڑ دے اور دھاگے کا ایک کنارہ اس کے ہاتھ میں ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

اور اگر ان آلات پر کوئی دوا وغیرہ لگائی گئی ہو تو دوا کا کچھ نہ کچھ جز اندر باقی رہے گا اس لئے روزہ فاسد ہوگا، جیسا کہ بحر الرائق کی اس عبارت سے مفہوم ہوتا ہے:

''**إلا إذا كانت الأصبع مبتلة بالماء أو الدهن فحینئذ یفسد لوصول الماء أو الدهن**'' (البحر الرائق ۲/ ۴۳۸)۔

جب انگلی پانی یا تیل سے تر ہو تو روزہ فاسد ہوگا، پانی یا تیل کے پہنچنے کی وجہ سے۔

فقیہ عصر شیخ ابن عثیمینؒ کا بھی یہی خیال ہے، آپ فرماتے ہیں:

''**إن المنظار لا یفطر إلا إذا وضع مع المنظار مادة دهنیة مغذیة تسهل دخول المنظار فهنا یفطر الصائم بهذه المادة لا بدخول المنظار لأنه لا یفطر إلا المغذی**'' (موقع علماء الشریعۃ: مفطرات الصیام المعاصرۃ)۔

☆☆☆

روزہ پر اثر ڈالنے والے بعض جدید وسائل

مولانا ارشاد احمد اعظمی ☆

علماء متقدمین تقریباً متفق ہیں کہ اکل وشرب وجماع صورۃً ومعنیً ہوں یا صرف صورۃً یا صرف معنیً، اگر نسیان کے ساتھ نہیں ہیں تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔

بدائع میں ہے: "وذلک (أی الفساد) بالأکل و الشرب والجماع سواء کان صورة ومعنی أو صورة لا معنی أومعنی لا صورة وسواء کان بغیر عذر أوعذر وسواء کان عمداً أو خطأ، طوعاً أوکرهاً بعد أن کان ذاکراً لصومه لا ناسیا ولا فی معنی الناسی" (بدائع الصنائع للکاسانی ۲؍۲۳۷)۔

ابن قدامہ کہتے ہیں:

"أنه یفطر بکل ما أدخله إلی جوفه أومجوف فی جسده کدماغه وحلقه ونحو ذلک مما ینفذ إلی معدته إذا وصل باختیاره وکان مما یمکن التحرز منه" (المغنی لابن قدامہ ۴؍۳۵۴ طبع دار عالم الکتب)۔

"لافی معنی الناسی" سے کاسانی کی مراد وہ صورتیں ہیں جن سے روزہ دار کا بچنا ممکن ہے، جن سے احتراز ناممکن ہو ان کو نسیان کے درجے میں مانا ہے، جیسے گرد وغبار اور دھواں جو خود اندر چلا جائے، دانتوں میں موجود مختصر چیزیں بھی اسی درجہ میں آتی ہیں۔

اگر کوئی چیز خود اندر نہ پہنچے اور نہ ہی اس کے اجزاء داخل ہوسکیں، صرف اس کا مزہ یا

☆ جامعہ اسلامیہ نہر والی مسجد، سوتیا پارک، بھوپال۔

اثر محسوس ہو رہا ہو تو اس کا اعتبار نہیں، کیونکہ یہ حالت بھی ان حالتوں جیسی ہے جن سے انسان کا بچنا ممکن نہیں ہے۔

لفظ جوف عربی زبان میں کثرت سے استعمال ہوتا ہے، اس سے مراد عموماً وہ جگہ ہوتی ہے، جہاں کوئی چیز اپنی خصوصیات برقرار رکھتے ہوئے اپنا وجود باقی رکھ سکے، اس کے لئے مجوف اور تجویف کا لفظ بھی استعمال کیا جاتا ہے، لفظ جوف جب مطلق بولا جاتا ہے تو جوف معدہ کی طرف خود بخود ذہن چلا جاتا ہے، دوسرے موقعوں پر استعمال کیلئے جوف کو اضافت کے ساتھ بولا جاتا ہے، ہم خود بھی اس تحریر میں اس لفظ کا استعمال موقعہ بہ موقعہ کریں گے۔

منفذ کے تعلق سے بھی علماء متقدمین کے الگ الگ اقوال ہیں، بہتر ہوگا اپنے علم کی روشنی میں پہلے ہم غذا اور جسم کے مختلف حصوں میں اس کے پہنچنے پر گفتگو کرلیں۔

طبی تحقیق کے مطابق جو چیز جسم کے تمام خلیوں کو لازمی توانائی فراہم کرتی ہے اس کو غذا کہتے ہیں، غذا کے عمل کے لئے جسم میں چار نظام ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں، وہ چار نظام یہ ہیں:

۱- نظام ہضم جو منھ کے آخری حصہ سے ایک نالی کی شکل میں شروع ہوتا ہے، اور شرج (نیچے وہ حلقہ جو بندش کا کام کرتا ہے) پر جاکر ختم ہوتا ہے، اس میں پانچ چیزیں اہم ہیں: ۱-بلعوم ۲-مری، ۳-معدہ، ۴-پتلی آنتیں، موٹی آنتیں، ۵- اور مستقیم۔

۲- نظام تنفس، ناک کے دونوں سوراخوں کے ذریعے ہوا بلعوم تک پہنچ کر مخصوص نالیوں سے پھیپھڑوں تک جاتی ہے، اور آکسیجن کشید ہو کر باہر نکل جاتی ہے۔

۳- نظام دوران دم، غذا کو خون میں پہنچا کر رگوں کے ذریعے پورے جسم میں پہنچایا جاتا ہے۔

۴- نظام اخراج، خون سے پیشابی مادوں کو الگ کر کے دو نالیوں کے ذریعے مثانہ میں جمع کرتا ہے اور پھر اس کو وقفہ وقفہ سے باہر نکالتا ہے۔

انسان جب غذائی اشیاء تناول کرتا ہے تو دانتوں سے چبانے کے بعد اس کو بلعوم اور پھر مری کے راستے معدہ تک پہنچا کر اسٹور کرلیتا ہے، وہ چیزیں ناک کے ذریعے پہنچنے والے آکسیجن سے مزید گھل جاتی ہیں، اور تھوڑی تھوڑی مقدار میں پتلی آنتوں میں داخل ہوتی ہیں، جہاں دوسرے مادوں کے تعامل سے اس کا زیادہ تر حصہ ہضم ہوکر گلوکوز اور دوسرے سیال کی شکل اختیار کرلیتا ہے جن کو بے شمار خلیوں کے ذریعے خون میں پہنچادیا جاتا ہے، باقی ماندہ اشیاء آگے موٹی رگوں میں منتقل ہوجاتی ہیں، اور ہضم کا کچھ عمل مکمل وہاں ہوتا ہے، اور جو توانائی میں تبدیل نہیں ہوپاتا موٹی آنتوں سے اس حصہ میں چلا جاتا ہے جو مستقیم کہلاتا ہے، اور بوقت ضرورت اس کا اخراج ہوجاتا ہے، غذا جب خون میں پہنچ جاتی ہے تو پورے جسم میں پہنچنے کے لئے رگوں کی شکل میں اس کو راستہ مل جاتا ہے، اور اس طرح جسم کے ہر حصہ کو مناسب غذا ملتی رہتی ہے۔

اس عمل میں خون میں جو مضر مواد پیدا ہوجاتے ہیں، گردوں کے ذریعے ان کو الگ کرکے پیشاب کی شکل میں دونالیوں کے ذریعہ مثانہ تک پہنچادیا جاتا ہے اور وہاں سے وقفہ وقفہ سے اس کا اخراج ہوتا ہے (ملخصاً من مقرر مادة العلوم لوزارة المعارف فی المملكة العربية السعودية)۔

اس تفصیل سے واضح ہوجاتا ہے کہ جسم کو غذائیت کی فراہمی کے لئے ایک مربوط نظام ہے جس میں مذکورہ چاروں نظام اپنا اپنا کام کرتے ہیں، اور کسی ایک نظام میں خلل واقع ہونے سے سارا نظام تغذیہ مفلوج ہوجاتا ہے، اس نظام میں جو اہمیت غذائی اشیاء کی ہے دواؤں کو بھی وہی یا کبھی کبھی اس سے زیادہ اہمیت حاصل ہوتی ہے۔

اس وضاحت کے بعد علماء سلف کے اصولوں کی روشنی میں اب ہم ترتیب وار سوالوں پر غور کرتے ہیں:

۱- تجویف فم خارجی چیزوں کے تعلق سے جسم کا خارجی حصہ مانا جاتا ہے، اور علماء کا اتفاق ہے کہ جسم کے خارجی حصہ پر دوا، غذا یا کسی بھی چیز کے لگ جانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، اس

لئے اگر کوئی ایسی دوا ہے جو صرف زبان کے نیچے دبا کر رکھی جاتی ہے اور اس کا کوئی جز لعاب کے ساتھ حلق میں داخل نہیں ہوتا تو روزہ دار کو اس کے استعمال کی گنجائش ہے، اس کے مزہ اور اثر کے اندر پہنچنے کا لحاظ نہیں کیا جائے گا، جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا ان کی مثال دیتے ہوئے فقہاء نے کہا ہے: "**كطعم أدوية ومص اهليليج**" جیسے دواؤں کا مزہ اور ہڑ کا چوسنا (رد المحتار علی در المختار ۴/۱۰۷، بدائع الصنائع)۔

۲- روزہ دار کے لئے انہیلر کا استعمال قطعاً درست نہیں ہے، اگر روزہ رکھتے ہوئے اس طرح دوا پھیپھڑوں تک پہنچائے گا تو نہ صرف روزہ فاسد ہوگا بلکہ مذہب حنفی کی رو سے اس پر کفارہ لازم آئے گا، پچھلی وضاحتوں سے یہ بات صاف ہو چکی ہے کہ پھیپھڑے بھی جوف کا حصہ ہیں اور غذائیت کے عمل میں ان کا ایک کردار ہے۔

۳- کتب فقہ میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے:

"**لو أدخل حلقه الدخان اى بأى صورة كان الإدخال حتى لو تبخر ببخور فآواه إلى نفسه واشتمه ذاكراً لصومه أفطر**" (رد المحتار علی الدر المختار ۴/۱۰۶، نور الایضاح وحاشیہ مراقی الفلاح ص ۴۳۸)۔

اگر کسی نے خود دھواں حلق میں داخل کرلیا چاہے جس ترکیب سے داخل کیا ہو، یہاں تک کہ اگر اس نے بخور سلگائی اور اس کا دھواں اپنی طرف کر کے ناک کے ذریعے اندر لے گیا جب کہ اس کو معلوم ہے کہ وہ روزہ سے ہے تو روزہ جاتا رہے گا۔

۴- انجکشن کے معاملے میں کچھ لوگ مطلقاً جواز کا فتوی دیتے ہیں، اور اس کو **لسع العقرب ولدغ الحية** پر قیاس کرتے ہیں، لیکن یہ صحیح نہیں ہے، روزہ کے فساد اور عدم فساد کے لئے علماء متقدمین نے ایک ضابطہ بنایا ہے، جس کو انہوں نے دخول **مایمکن الاحتراز عنه ومالا یمکن الاحتراز عنه** سے تعبیر کیا ہے، اس کے ساتھ دوا و غذا اور غیر دوا و غذا کا فرق بھی ملحوظ رکھنا چاہئے۔

علماء سلف کے ضابطوں کی روشنی میں انجکشن کے مسئلہ میں تفصیل ہوگی۔

اگر انجکشن کی دوا کسی خاص حصہ تک رہ جاتی ہے، صرف اس کا اثر دوسرے حصوں تک

پہنچتا ہے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

لیکن اگر انجکشن کے ذریعے دوا رگوں تک پہنچائی جاتی ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، ''وکذلک لو جرح نفسه أو جرحه غيره باختيار فوصل إلى جوفه'' (المغنی لابن قدامہ ۴/ ۳۵۳)۔

امام ابوحنیفہؒ اسی بنیاد پر پیٹ کے گہرے زخم میں تر دوا کے استعمال سے روزہ ٹوٹنے کے قائل ہیں:

۵- پہلے گزر چکا کہ اشیائے خورد ونوش کو ریقائن کرنے کی غرض سے منھ کے راستے معدہ تک پہنچایا جاتا ہے، آنتوں میں پہنچنے کے بعد ان اشیاء کا بھی غالب حصہ گلوکوز اور کچھ دوسری چیزوں میں تبدیل ہوجاتا ہے۔

اب اگر انسان اپنی محنت اور تحقیق سے گلوکوز خود تیار کرلیتا ہے، اور سیدھے اس کو رگوں میں پہنچادیتا ہے تو یہ غذا کی ترقی یافتہ شکل ہوگی جس کے لئے مخارق کے استعمال کی بھی ضرورت نہیں ہوگی بصرف منافذ ومجاری سے مقصد حاصل ہوجائے گا، زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ اکل وشرب صرف معنی ہے صورۃً نہیں ہے، اسلئے روزہ فاسد ہوگا اور صرف قضا لازم آئے گی۔

۶- پیچھے کے راستے سے جو چیز بھی اندر داخل کرکے چھوڑ دی جائے، مذہب حنفی کے مطابق مفسد صوم ہوگی، دوا اور غیر دوا، سیال غیر سیال سے کوئی فرق نہیں پڑتا، اور اس کی توجیہ کچھ لوگ صورت جماع سے کرتے ہیں، اور کچھ اس کو ''دخول الشيء إلى الجوف من المخارق العادية'' پر محمول کرتے ہیں جو اقرب الی الصواب ہے۔

بواسیر کی بیماری میں اندرونی مسوں پر مرہم لگانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا، کیونکہ وہ جگہ ایسی ہے جہاں سے اندر جذب کی قوت پائی جاتی ہے، اور بواسیر کے مرہم کی ٹیوب خاص طور پر اس انداز سے بنائی جاتی ہے کہ اس کا معتد بہ حصہ آسانی سے اندر چلا جاتا ہے اور اس کے اطراف سے مرہم نکل کر اندر پھیل جاتا ہے، فتح القدیر میں ہے:

”لو خرج سرمه فغسله فإن قام قبل أن ينشفه فسد صومه“ (فتح القدیر ۲/ ۷۳، وکذا فی رد المحتار ۲/ ۱۰۸)۔

(اگر مقعد کا اندرونی حصہ باہر آجائے اور اس کو پانی سے دھل کر خشک کئے بغیر اٹھ جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا)۔

امراض معدہ کی تحقیق کے لئے جو آلات اندر داخل کئے جائیں اگر باہر سے ان کا تعلق ہمہ وقت برقرار رہتا ہے اور ان پر کوئی ایسا مادہ نہیں ہے جس کے چھوٹ کر اندر رہ جانے کا خطرہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، بصورت دیگر روزہ جاتا رہے گا، بہر حال دخول یا استقرار فی الداخل کی شکل پیدا نہیں ہونی چاہئے جو موجب فساد ہے۔

۷- آگے کے راستے سے اشیاء کے داخل کرنے کے معاملہ میں مرد اور عورت کے مابین فرق ہے، اگر عورت کی شرمگاہ کے اندرونی حصہ میں کوئی چیز رکھ کر چھوڑ دی جائے، اور باہر سے اس کا ربط باقی نہ رہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، لیکن مرد کے عضو میں ڈالی جانے والی دوا جب تک مثانہ تک نہیں پہنچتی بالاتفاق روزہ نہیں ٹوٹتا، کیونکہ مثانہ کا وہ حصہ جو عضو تناسل سے جڑا ہوتا ہے بند رہتا ہے، اس لئے عضو تناسل کی حیثیت خارج کی ہے، یا اس کی حیثیت اس مقام کی ہے جہاں سے اشیاء دوسری جگہ سرایت نہیں کرتیں، مثانہ تک دوا وغیرہ پہنچنے کی صورت میں ائمہ کے درمیان اختلاف پیدا ہوجاتا ہے، کہا جاتا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ اس کے بعد بھی روزہ ٹوٹنے کے قائل نہیں، کیونکہ مثانہ کے اوپر کسی چیز کے جانے کا راستہ نہیں ہے، پیشاب صرف رس رس کر مثانہ میں جمع ہوتا ہے، لیکن دوسرے ائمہ مثانہ تک دوا پہنچ جانے کی صورت میں عورت کی طرح مرد کے روزہ ٹوٹ جانے کا فتوی دیتے ہیں، اور یہ بجا بھی ہے، کیونکہ مثانہ تک دوا پہنچ جانے کے بعد مرد اور عورت میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا ہے، گردوں سے مثانہ تک پیشاب جانے کے راستے دونوں کے لئے ایک جیسے ہیں۔

مرض کی تحقیق کے لئے آلات کے استعمال میں سابقہ تفصیل کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

مفطرات صوم کی بعض صورتوں کا حکم

مولانا عبدالقیوم پالنپوری ☆

۱- اگر قلب کا مریض روزہ کی حالت میں کسی دوا کو زبان کے نیچے دبا کر اس طرح رکھتا ہے کہ اس دوا اور لعاب میں مل جانے والے اس دوا کے اجزاء کو نگلنے سے بچائے رکھے تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور ضرورۃً ایسا کرنے کی گنجائش ہے، فتاوی عالمگیری میں لکھا ہے:

''ولو مص الهليج فدخل البزاق حلقه لم يفسد مالم يدخل عينه كذا في الظهيرية'' (الفتاوی الہندیہ وکذا فی ردالمحتار ۲/ ۱۳۴)۔

حضرت مولانا ظفر احمد تھانوی تحریر فرماتے ہیں کہ سفوف تمباکو کا مرکب اس طرح دانتوں میں استعمال کرنا کہ حلق سے نیچے یقیناً نہ اترے مفسد صوم نہیں ہے، اور اگر ذرا سا بھی حلق سے نیچے اتر جائے گا تو روزہ فاسد ہو جائے گا، اس سفوف کا استعمال بحالت صوم بلاضرورت مکروہ ہے (امداد الاحکام ۳/ ۱۳۱)۔

۲- اگر روزہ کی حالت میں پمپ یا انہیلر کے ذریعہ حلق کے راستہ سے پھیپھڑے یا معدہ میں صرف ہوا پہنچائی جائے اور اس میں کسی دوا کا جز شامل نہ ہو تو بلاشبہ روزہ فاسد نہ ہوگا، حضرت مفتی محمود صاحب گنگوہی تحریر فرماتے ہیں: ''ہوا منہ کے اندر جانے سے بھی روزہ فاسد نہ ہوگا اگرچہ پمپ کے ذریعہ پہنچائی جائے جبکہ اس میں کوئی چیز نہ ہو (فتاوی محمودیہ ۱۰/ ۱۵۴)۔

اور اگر روزہ کی حالت میں یا انہیلر کے ذریعہ ہوا کے ساتھ دوا کا مختصر سفوف بھی حلق

☆ جامعہ مظہریہ کاکوسی، گجرات۔

کے راستہ صرف پھیپھڑے تک پہنچایا جائے اور اس بات کا پورا یقین ہو کہ یہ دوا جوف معدہ میں بالکل نہیں پہنچتی ہے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، جیسا کہ فقہاء کرام کی حسب ذیل عبارات اور حضرت مفتی شفیع صاحب کی تحریر سے سمجھ میں آتا ہے۔

عالمگیری میں ہے: "**في دواء الجائفة والآمة أكثر المشائخ على العبرة للوصول إلى الجوف والدماغ**" (نیز دیکھئے: رد المحتار مع الدر ۲/۱۴۰)۔

درمختار میں ہے:

"**أو خرج الدم من بين أسنانه ودخل حلقه يعني ولم يصل إلى جوفه، أما إذا وصل فإن غلب أو تساويا فسد وإلا لا، إلا إذا وجد طعمه**" (درمختار ۲/۱۳۴)۔

حضرت مفتی شفیع صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ یہ صحیح ہے کہ کسی چیز کا محض منہ کے اندر پہنچ جانا مفطر نہیں، کیونکہ دوسرا جز یعنی ابتلاع کا فساد صوم کے لئے موقوف علیہ ہونا قابل غور ہے، کیونکہ بتصریح فقہاء مدار فساد صوم یہ ہے کہ کوئی مفطر چیز جوف دماغ یا جوف معدہ میں پہنچ جائے، خواہ ابتلاع (نگلنے) کے ساتھ یا بغیر ابتلاع الخ (امداد المفتیین سوم چہارم/۱۷)۔

اور حضرت مفتی شفیع صاحب دوسری جگہ پر تحریر فرماتے ہیں: فساد صوم کے لئے مفطر کا جوف دماغ یا جوف بطن میں پہنچنا ضروری ہے، مطلقاً (بدن کے) کسی عضو کے جوف میں یا عروق کے جوف میں پہنچنا مفسد صوم نہیں ہے الخ (امداد الفتاوی ۲/۱۴۵)۔

اور بدائع میں ہے:

"**ولو وصل إلى الرأس ثم خرج لا يفسد، بأن استعط بالليل ثم خرج بالنهار لأنه لما خرج علم أنه لم يصل إلى الجوف أو لم يستقر فيه**" (بدائع الصنائع ۲/۲۴۳)۔

اور اگر پھیپھڑے ہی میں پہنچنا یقینی نہیں بلکہ اس کا کوئی جز جوف بطن میں پہنچ جاتا ہے تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔

۳- روزہ کی حالت میں کوئی دوا بھاپ کے ذریعہ سے منہ یا ناک کے راستہ سے اندر پہنچانا درست نہیں، اور اس طرح دوا پہنچانے سے روزہ فاسد ہوجائے گا، اس لئے کہ بھاپ دھواں یا دھواں کے مانند ہے، نیز اس میں پانی کا بھی کچھ حصہ ہوتا ہے، یہ صرف ہوا نہیں ہے، اور فقہاء کرام نے حلق یا ناک میں قصداً دھواں پہنچانے کو مفسد صوم قرار دیا ہے، علامہ شامیؒ تحریر فرماتے ہیں:

''من أدخل بصنعه دخاناً حلقه بأى صورة كان الإدخال فسد صومه لا يتوهم أنه كشم الورد ومائه والمسک لوضوح الفرق بين هواء تطيب بريح المسک وشبهه، وبين جوهر دخان وصل إلى جوفه بفعله امداد'' (۱۳۳/۲)۔

۴،۵- انجکشن کے ذریعہ جسم کے اندر دوا پہنچانا یا جسم کی غذائی ضرورت پوری کرنا یا تمکیات پوری کرنے اور غذا سے مطلوبہ قوت فراہم کرنے کیلئے گلوکوز چڑھانا یا خون چڑھانا مفسد صوم نہیں ہے، اور اس مسئلہ پر ماضی قریب کے تقریباً تمام علماء ہندوپاک کا اتفاق ہے (امداد الفتاوی ۱۴۵/۲، فتاوی دار العلوم قدیم، سوم چہارم ۶۸ تا ۷۰، امداد الاحکام ۱۳۲/۳-۱۳۳، فتاوی رحیمیہ ۳۸/۲، احسن الفتاوی ۴۳۲/۴، فتاوی محمودیہ ۱۴۹/۱۰، کفایت المفتی ۲۳۹/۴، آپ کے مسائل اور ان کا حل ۲۸۵/۳)، اور اس سے روزہ اس لئے فاسد نہیں ہوگا کہ روزہ کے فاسد ہونے کا دارومدار منافذ اصلیہ سے دماغ یا جوف معدہ میں کسی مفطر کے پہنچنے پر ہے، اور امام اعظمؒ کے نزدیک اگر کوئی مفطر منافذ اصلیہ (حلق، ناک، کان فرج، دبر) کے علاوہ سے بھی دماغ یا جوف معدہ میں بلاواسطہ پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہوجاتا ہے، انجکشن کے ذریعہ جو چیز بدن میں پہنچائی جاتی ہے وہ نہ تو منافذ اصلیہ سے دماغ یا جوف معدہ میں پہنچتی ہے، اور نہ غیر منافذ اصلیہ سے بلاواسطہ دماغ یا جوف معدہ میں پہنچتی ہے، بلکہ غیر منافذ اصلیہ سے بواسطہ مسامات وعروق پہنچتی ہے۔

حضرت مفتی شفیع صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں: ڈاکٹروں کی تحقیق اور تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ انجکشن کے ذریعہ دوا جوف عروق میں پہنچائی جاتی ہے، اور خون کے ساتھ

شرائین اور اوردیہ میں اس کا سریان ہوتا ہے، جوف دماغ یا جوف بطن میں دوا نہیں پہنچتی ہے، اور فساد صوم کے لئے مفطر کا جوف دماغ یا جوف بطن میں پہنچنا شرط ہے، مطلقاً کسی عضو کے جوف میں یا عروق کے جوف میں پہنچنا مفسد صوم نہیں، فقہاء کی عبارتیں دوطرح پر تقریباً بلکہ حقیقۃً اس دعویٰ کی تصریح کرتی ہیں الخ (فتاویٰ دارالعلوم قدیم سوم چہارم ۲۶۸ تا ۲۷۰)۔

اور حضرت مولانا ظفر احمد عثمانیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ افطار کا مدار دخول من المنفذ پر ہے، صاحبینؒ کے نزدیک تو منافذ اصلیہ سے دخول مفطر ہے اور امام صاحب مخارق اصلیہ کے سوا دیگر مخارق کو بحکم مخارق اصلیہ اس وقت مانتے ہیں جبکہ وہ مخارق اصلیہ کی طرح بلاواسطہ جوف دماغ تک متصل ہوں (امداد الاحکام ۳/ ۱۳۲)، البتہ بلاضرورت روزہ کی حالت میں انجکشن اور گلوکوز چڑھانے کے ذریعہ قوت حاصل کرنا اور بدن کی غذائی یا دیگر ضروریات پوری کرنا، امام صاحب کے قول کے قیاس پر مکروہ ہے، اور امام ابو یوسفؒ کے مفتی بہ قول کے قیاس پر مکروہ بھی نہیں ہے، اور حضرت تھانویؒ نے دونوں قول میں اس طرح تطبیق دی ہے کہ ان کاموں سے روزہ پر بے صبری کا اظہار ہوتا ہو تو مکروہ ہیں، اور اگر ان کاموں سے عبادت میں سہولت پیدا کرنا اور ان سے عبادتوں میں مدد حاصل کرنا ہے تو مکروہ نہیں ہے (دیکھئے: امداد الفتاویٰ ۲/ ۱۴۰)۔

۶- اس سوال میں ذیلی تین سوال ہیں: (۱) بواسیری مسوں پر روزہ کی حالت میں مرہم یا دوا لگانے سے روزہ فاسد ہوگا یا نہیں، اس کا جواب یہ ہے کہ بواسیری مسے موضع حقنہ سے بہت نیچے ہوتے ہیں اور براہ مقعد داخل ہونے والی چیز جب تک موضع حقنہ تک نہ پہنچے مفسد نہیں، لہذا بواسیری مسوں پر روزہ کی حالت میں لگانے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ حضرت مولانا ظفر احمد تھانویؒ تحریر فرماتے ہیں:

یہ فساد صوم مقید ہے موضع حقنہ تک تری پہنچ جانے سے، اور وہ موضع بہت بعید ہے، معمولاً وہاں تک تری نہیں پہنچتی، اس لئے فساد کا حکم نہ کیا جائے گا (امداد الفتاویٰ ۲/ ۱۴۹، وکذا فی احسن الفتاویٰ ۴۳۰ جلد چہارم)۔

درمختار میں ہے:

''أو أدخل إصبعه اليابسة في دبره أو فرجها ولو مبتلة فسد، وهذا قلما يكون، ولو كان فيورث داء عظيم''

ردالمحتار میں ہے: ''(قوله ولو مبتلة فسد، لبقاء شيء من البلة في الداخل، وهذا ولو أدخل الإصبع إلى موضع الحقنة كما يعلم مما بعده'' (الدرالمختار مع ردالمحتار ۲/۳۹۷)۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ سیال یا غیر سیال دوا پیچھے کے راستہ سے اندر پہنچائی جائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا یا نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ سیال یا غیر سیال دوا موضع حقنہ تک پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا، ''وإذا احتقن يفسد صومه'' (ردالمحتار ۲/۴۰۱)۔

''وفي المحيط البرهاني: وإذا استنجى وبالغ حتى وصل الماء إلى موضع الحقنة يفسد صومه من غير كفارة'' (المحیط البرہانی ۳/۳۴۷)۔

تیسرا سوال یہ ہے کہ امراض معدہ کی تحقیق کے لئے کوئی آلہ پیچھے کے راستہ سے اندر داخل کیا جائے تو روزہ فاسد ہوگا یا نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر داخل کیا جانے والا آلہ تر ہو یا اس پر مرہم، تیل یا دوا کا سفوف وغیرہ لگا ہوا ہو تو اس کے موضع حقنہ تک پہنچ جانے سے روزہ فاسد ہوجائے گا، اور جب کہ اس داخل کئے جانے والے آلہ کا ایک کنارہ باہر رہتا ہے اگر وہ خشک ہو اور موضع حقنہ یا اسکے آگے تک پہنچایا جائے تو بھی روزہ فاسد نہ ہوگا، علامہ شامی تحریر فرماتے ہیں:

''أو أدخل عوداً ونحوه في مقعدته وطرفه خارج (أي لا يفسد)'' (شامی ۲/۳۹۷)۔

۷- اس سوال میں بھی تین سوال ہیں، تینوں کے جواب یہ ہیں:

روزہ دار مرد کی پیشاب گاہ میں تر یا خشک نلکی مثانہ تک پہنچائی گئی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

''إذا أقطر في إحليله ماء أو دهنا وإن وصل إلى المثانة على المذهب

(أي لا يفسد)" (شامی ۲/۳۷۷)۔

روزہ کی حالت میں خواتین کی شرمگاہ میں (یعنی فرج داخل میں) کوئی سیال یا جامد دوا رکھی گئی تو روزہ فاسد ہو جائے گا، " أو أقطر في إحليله ماء ودهنا ... وأما في قبلها فمفسد إجماعا لأنه كالحقنة " (شامی ۲/۳۸۷)۔

روزہ کی حالت مین خواتین کی شرمگاہ میں رحم یا مثانہ تک کوئی پانی سے تر یا دوا یا سفوف لگا ہوا آلہ یا نلکی پہنچائی گئی تو روزہ فاسد ہو جائے گا (شامی ۲/ ۳۸۷)۔

لیکن اگر خشک آلہ یا نلکی روزہ کی حالت میں اندر پہنچائی گئی یا اس کا ایک کنارہ باہر رہتا ہے تو روزہ فاسد نہ ہوگا، اور اگر داخل کر کے پورا یا کچھ حصہ باہر کھینچ کر پھر اندر کر دیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا (دیکھئے: شامی ۲/ ۳۸۷)۔

حضرت مولانا رشید احمد صاحب لدھیانوی تحریر فرماتے ہیں کہ فرج میں خشک انگلی داخل کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا......... البتہ اگر انگلی گیلی ہو یا خشک انگلی فرج میں ڈال کر پوری یا کچھ حصہ باہر کھینچ کر پھر اندر کر دی تو روزہ فاسد ہو جائے گا (احسن الفتاوی ۴/ ۴۵۵)۔

☆☆☆

مفطرات صوم کی نئی پیش آمدہ صورتیں

مولانا حفیظ الرحمن مدنی ☆

فسادِ صوم یا عدم فساد سے متعلق کوئی رائے قائم کرنے سے قبل تمہیدی طور پر فقہائے کرام کے چند اصول کو سامنے رکھنا ضروری ہے جو ہدایہ، بدائع الصنائع، البحر الرائق، الدر المختار، فتاوی شامی، اور عالمگیری کی عبارتوں سے ماخوذ ہوتے ہیں، نیز ان کی جانب رہنمائی مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی کتاب ''جواہر الفقہ''، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی کتاب ''فقہی مسائل'' اور ''کتاب الفتاوی'' کے مطالعے سے حاصل ہوتی ہے۔

فقہائے کرام کے چند اصول:

۱۔ درحقیقت اکل وشرب مفطرِ صوم ہے، جو حلق کی فطری راہ یعنی منفذ سے وجود میں آتا ہے، لیکن فقہائے کرام نے احتیاطاً وضرورۃً اکل وشرب پر ایسی تمام صورتوں کو قیاس کیا ہے، جن کے ذریعہ داخل ہونے والی شے براہِ راست پیٹ یا دماغ تک پہنچ جائے۔

۲۔ اصل شے نہ پہنچے بلکہ اس کا اثر پہنچے، تو یہ مفسد صوم نہیں، اگر ہوتا تو حلق تر کرنے کے لئے صرف کلی کرنے یا جسم میں ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے غسل کرنے سے فسادِ صوم لازم آتا، حالانکہ بالاتفاق کلی وغسل سے فساد لازم نہیں آتا ہے۔

۳۔ اکل وشرب کا موضع مستقر جوفِ بطن اور جوفِ دماغ ہے نہ کہ پورا جسم، اور نہ ہی عروق وشرائین، اور نہ ہی گوشت کے اجزاء۔

☆ مدرسہ عربیہ منبع العلوم خیرآباد، مئو (یوپی)۔

۴۔ جائفہ پیٹ کے گہرے زخم اور آمہ سر کے گہرے زخم پر لگائی جانے والی دوا بھی تر ہونی چاہئے، کیونکہ خشک دوا جوف بطن ودماغ تک نہیں پہنچ سکتی۔ "ولو داوی جائفة أو آمة بدواء فوصل إلی جوفه أو دماغه أفطر عند أبی حنیفةؒ والذی یصل هو الرطب" (ہدایہ ۱/۲۲۰، مفسدات صوم)۔

"وما وصل إلی الجوف أو الدماغ من المخارق الأصلیة کالأنف والأذن والدبر بأن استعط أو احتقن أو أقطر فی أذنه فوصل إلی الجوف أو الدماغ" (بدائع الصنائع ۲/۹۳)۔

۵۔ فطری منفذ سے پہنچنے والی شے بہر حال مفسد ہے بشرطیکہ جوف میں قرار حاصل کرے۔

۶۔ غیر منفذ سے پہنچنے والی وہی شے مفسد صوم ہوگی جس میں بدن کی اصلاح ہو، چنانچہ صاحب ہدایہ نے کان میں ڈالنے والی دوا کو مفسد قرار دیا ہے مگر پانی کو نہیں (دیکھئے: فتاوی الشامی ۲/۹۹)۔

۷۔ اصل صرف جوف بطن ہے لیکن جوف دماغ کو اس لئے اس میں شامل کیا گیا کہ جوف دماغ میں پہنچنے کے بعد بذریعہ منفذ جوف معدہ میں پہنچ جانا عادت اکثریہ ہے۔

"قال فی البحر الرائق: والتحقیق أن بین جوف الرأس وجوف المعدة منفذاً أصلیاً فما وصل إلی جوف الرأس وصل إلی جوف البطن" (جواہر الفقہ: ۴/۶۷، بحوالہ شامی: ۳/۱۶)۔

۸۔ امام ابو یوسفؒ کی تحقیق یہ ہے کہ مثانہ اور معدہ کے درمیان منفذ ہے اور طرفینؒ کے نزدیک منفذ نہیں ہے، اسی لئے امام ابو یوسفؒ مثانہ میں پہنچنے کو مفسد مانتے ہیں اور طرفینؒ نہیں مانتے۔

۹۔ مفتی محمد شفیعؒ نے جواہر الفقہ میں لکھا ہے کہ ڈاکٹروں کی تحقیق اور تجربے سے یہ بات

ثابت ہوئی کہ انجکشن کے ذریعہ دوا جوف عروق میں پہنچائی جاتی ہے اور خون کے ساتھ شرائین یا اوردہ میں اس کا سریان ہوتا ہے، جوف دماغ یا بطن میں دوا نہیں پہنچتی، اور فساد صوم کے لئے منفطر کا جوف دماغ یا بطن میں پہنچنا ضروری ہے۔ مطلقاً کسی عضو کے جوف میں یا عروق کے جوف میں پہنچنا مفسد صوم نہیں۔ لہذا انجکشن کے ذریعہ جو دوا بدن میں پہنچائی جاتی ہے مفسد صوم نہیں۔

۱۰۔ گلوکوز بیماری کے علاج کے علاوہ چڑھایا جائے تو اس میں غذا مقصود ہوتی ہے جو اصلاح بدن کے لئے ہے، لہذا علاج کے علاوہ چڑھانا مفسد ہوگا۔

اس تمہید کے بعد بالترتیب سوالوں کے جوابات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

۱۔ امراض قلب کی دوا کا زبان کے نیچے دبانا مفسد صوم نہیں جب کہ اس سے ملے ہوئے اجزائے لعاب کو نگلنے سے بچا جائے۔ باری تعالیٰ نے زبان اور تالو کے اندر ایسی قوت اخذ و احساس رکھی ہے کہ دوا کے اس سے مس کرنے کا اثر پورے جسم پر پڑتا ہے، چنانچہ ہومیوپیتھک دواؤں کا علاج اکثر اسی طریقے سے ہوتا ہے۔ لیکن اس سے نفس دوا نہیں پہنچتی بلکہ جوف تک صرف اس کا اثر پہنچتا ہے جب کہ فساد صوم کے لئے نفس منفطر شے کا پہنچنا ضروری ہے۔

۲۔ انہیلر کے ذریعہ دوا اور ہوا صرف پھیپھڑے تک پہنچتی ہے جو جوف دماغ اور بطن دونوں سے خارج ہے، اور فساد صوم کے لئے جوف تک پہنچنا شرط ہے۔ اور وہ مفقود ہے، لہذا مفسد صوم نہیں ہوگا۔

۳۔ بھاپ یا جدید آلات کے ذریعہ اندر لے جانے والی دواؤں سے روزہ فاسد ہوجائے گا، کیونکہ ہوا اور بھاپ کی شکل میں دوا براہ راست جوف معدہ تک پہنچتی ہے جو مفسد ہے، جیسا کہ اصول نمبر ۵ کے تحت بدائع الصنائع کی عبارت سے یہی سمجھ میں آتا ہے۔

۴۔ اس میں تفصیل ہے، عروق کے انجکشن سے فساد صوم لازم نہیں آتا جیسا کہ ڈاکٹروں کی تحقیق اور تجربہ اصول نمبر ۹ کے تحت ذکر کیا گیا، کہ دواؤں کے اثرات صرف پہنچتے ہیں وہ بھی غیر منفذ سے۔

انجکشن مفسد صوم نہیں۔ اگر انجکشن سے دوا سینہ یا پیٹ تک نہ پہنچے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا (کفایت المفتی ۴؍۲۴۰)۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب لکھتے ہیں: ''انجکشن کے ذریعہ جو چیزیں جسم میں داخل کی جاتی ہیں وہ عموماً رگوں کے واسطے سے قلب و دماغ یا معدہ تک پہنچتی ہیں، اور ایک ایسی راہ سے جو منفذ نہیں ہے، مختلف نظائر کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ فقہاء کرام ایسی صورتوں کو مفسد نہیں مانتے'' (جدید فقہی مسائل ۱؍۸۵)۔

البتہ وہ انجکشن جو غذا کے لئے لگائے جاتے ہیں اس سے چونکہ اصلاحِ بدن متعلق ہے جو فسادِ صوم کا سبب ہے لہذا اس سے فسادِ صوم لازم آئے گا۔

۵- گلوکوز کا چڑھانا چونکہ اصطلاحاً اکل و شرب سے خارج ہے، کیونکہ اس سے براہ راست دوا جوف بطن تک نہیں پہنچتی بلکہ رگوں کے ذریعہ خون کے ساتھ پورے جسم میں پھیل جاتی ہے، اور روزہ اصل شے کے جوف بطن یا دماغ تک پہنچنے سے ٹوٹتا ہے نہ کہ کسی شے کا اثر پہنچنے سے۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی لکھتے ہیں کہ گلوکوز سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اور بلاعذر چڑھانا مکروہ ہے، اور اسی طرح طاقت کے انجکشن سے روزہ مکروہ ہوجاتا ہے (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۲۸۸)۔

۶- (الف) سیال یا غیر سیال اگر دبر سے اندر داخل کی جائے اور جوف معدہ یا دماغ تک پہنچ جائے تو مفسد ہے، کیونکہ دبر عند الفقہاء فطری منافذ میں سے ہے، اور جوف تک نہ پہنچنے کی صورت میں مفسد نہیں ہے۔

پاخانہ کے مقام میں دوا پہنچانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، البتہ احلیل میں دوا ڈال سکتا ہے (کفایۃ المفتی ۴؍۲۴۰)۔

(ب) بواسیر کے مسّوں کے بارے میں تفصیل ہے، مسّوں کو دبانے سے یا ہاتھ کو پانی میں تر کر کے، یا مسّوں کی طہارت پانی سے کر کے مسّوں کو دبانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اس کی وجہ دو ہے:

۱- اس واسطے کہ مسّوں کا محل دبر کا کنارہ ہے، اس جگہ پر پانی پہنچنے سے روزہ نہیں

ٹوٹتا۔نہ معذور کا نہ غیر معذور کا۔

۲-اس واسطے کہ جو رطوبت پانی کی مسّوں پر رہ جائے گی وہ مسّوں کے ساتھ جوف میں داخل ہوگی لیکن اس سے احتراز ممکن نہیں، یہ اضطرار کی ایک صورت ہے، لہذا مفسد نہیں ہوگی، جیسے پانی کی رطوبت جو بعد کلی کے منہ میں رہ جاتی ہے وہ مفسد صوم نہیں۔

''قال في الدر المختار:إذا أكل الصائم أو شرب أو جامع ناسياً أو دخل حلقه غبار أو ذباب أو دخان ولو ذاكراً استحساناً لعدم إمكان التحرز عنه أو بقي بلل فيه بعد المضمضة وابتلعه مع الريق انتهى مختصراً فقط" (فتاوی الشامی ۲/ ۹۷، تالیفات رشیدیہ/ص ۳۶۷)۔

مفتی عبدالرشید صاحب ایک استفتاء کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں: ''بواسیری مسّے موضع حقنہ سے بہت نیچے ہوتے ہیں اور براہ مقعد داخل ہونے والی شئی جب تک موضع حقنہ تک نہ پہنچے مفسد نہیں، لہذا مسّوں کو پانی سے تر کر کے چڑھانے سے اور مسّوں پر دوا لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ کانچ کو تر کر کے چڑھانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اس لئے کہ یہ موضع حقنہ تک پہنچ جاتی ہے (احسن الفتاوی ۴/ ۴۴۰)۔

۷- عورتوں کی شرمگاہ کے اندرونی حصے میں کوئی چیز رکھی جائے تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے، اس لئے کہ عورتوں کے اندر یہ فطری منفذ موجود ہے، جو بطن تک پہنچ جاتا ہے، اس کے برخلاف اگر مردوں کے عضو تناسل میں کوئی چیز ڈالی جائے تو طرفین کے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹتا، اس لئے کہ معدہ اور اس کی نالی کے درمیان براہ راست منفذ نہیں ہے، بلکہ مثانہ کا واسطہ ہے، اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک روزہ ٹوٹ جاتا ہے، جیسا کہ اصول (۸) کی روشنی میں واضح ہے۔

اور جب عورت کی شرمگاہ منفذ ہے تو سیال یا جامد دوا یا بعض آلات کا رحم تک پہنچنا فطری منفذ سے پہنچنا قرار پایا، البتہ اگر پورا آلہ اندر غائب ہوگیا تو استقرار کے حکم میں ہو کر مفسد صوم ہوگا، ورنہ نہیں، اسی طرح جامد دوا کا جوف تک پہنچنا محتمل ہے لہذا جوف معدہ تک پہنچنا مفسد صوم ہوگا، ورنہ نہیں ہوگا۔

روزہ اور نئے وسائل کا استعمال

مفتی محمد شوکت ثنا قاسمی ☆

۱-امراض قلب سے متعلق بعض دواؤں کا حکم:

امراض قلب سے متعلق بعض دوائیں جنہیں نگلا نہیں جاتا بلکہ زبان کے نیچے دبا کر رکھا جاتا ہے اگر دوا کے اجزاء لعاب کے ساتھ اندر داخل نہ ہوتے ہوں بلکہ صرف اس کا اثر اندر پہنچتا ہو تو اس صورت میں روزہ فاسد نہیں ہوگا، چنانچہ فقہاء کرام نے بلا عذر کسی چیز کے چکھنے کو مکروہ اور عذر ہو تو جائز قرار دیا ہے۔

''کره ذوق شئ ومضغه بلا عذر لما فيه من تعريض الصوم للفساد، ولا يفسد صومه لعدم الفطر صورة ومعنى قيد بقوله بلا عذر لأن الذوق بعذر لا يكره'' (البحر الرائق ۲/ ۲۷۹، حاشیہ ابن عابدین ۳/ ۳۵۲)۔

اسی طرح فقہاء نے بدمزاج شوہر کی بیوی کے لئے سالن چکھنے کی اجازت دی ہے (حاشیہ ابن عابدین ۳/ ۳۵۲)۔

علامہ شامی ہلیلہ چوسنے کے مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''ومص إهليلج أى بأن مضغها فدخل البصاق حلقه ولا يدخل من عينها في جوفه لايفسد صومه'' (حاشیہ ابن عابدین ۳/ ۳۲۸)۔

☆ جامعہ عائشہ نسواں، مادنا پیٹ، حیدرآباد۔

(ہلیلہ کا چوسنا یعنی اس طور پر کہ اس کو چبائے پھر لعاب حلق میں داخل ہو جائے بعینہ وہ چیز اندر داخل نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں ہوگا)۔

۲- تنفس کے مریض کے لئے روزہ کی حالت میں اُنہیلر لینے کا حکم:

روزہ کی حالت میں اُنہیلر لینے سے روزہ فاسد ہوجائیگا کیونکہ فقہاء نے عمداً کسی چیز کے دھواں لینے سے روزہ کو فاسد قرار دیا ہے: چنانچہ علامہ حصکفی لکھتے ہیں:

''**لو أدخل حلقه الدخان أفطر أى دخان كان ولو عوداً أو عنبراً لو ذاكراً لإمكان التحرز عنه**'' (الدرالمختار مع الرد ۳/۳۶۷)۔

(اگر دھواں اپنے حلق میں داخل کیا تو روزہ فاسد ہوجائیگا، کسی قسم کا بھی دھواں ہو خواہ عود وغیرہ کا ہی کیوں نہ ہو بشرطیکہ روزہ کا ہونا یاد ہو، اس لئے کہ اس سے بچنا ممکن ہے)۔

اگر مریض ایسا ہو کہ سال کے بعض حصے میں اُنہیلر لینے کی ضرورت نہ پڑتی ہو اور روزہ رکھنے کی استطاعت ہو تو ان دنوں میں رمضان کے روزہ کی قضا کر لے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''**فمن شهد منكم الشهر فليصمه، ومن كان مريضاً أو على سفر فعدة من أيام أخر**'' (البقرۃ ۱۸۵)۔

اور اگر سال بھر اُنہیلر کے بغیر چارہ نہ ہو تو اُنہیلر لیتے ہوئے روزہ رکھ لیا جائے تا کہ اپنی طاقت واستطاعت کے مطابق حکم خداوندی کی اطاعت ہو جائے، اور جو لوگ صاحب استطاعت ہوں وہ فدیہ بھی ادا کر دیں، اور اگر صاحب استطاعت نہ ہوں تو اُنہیلر لیتے ہوئے روزہ کا رکھ لینا کافی ہوگا، انشاء اللہ۔

۳- روزہ کی حالت میں بھاپ لینے کا حکم:

روزہ کی حالت میں جوشاندہ یا کسی دوا کا بھاپ لینے یا مشین کے ذریعہ ناک اور منہ سے بھاپ اندر پہنچانے سے روزہ فاسد ہو جائے گا، جیسا کہ روزہ دار اگر ناک یا منہ کے ذریعہ جان بوجھ کر دھواں اندر کھینچتا ہے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔(دلیل گذر چکی)

۴،۵-روزہ کی حالت میں انجکشن وگلوکوز لینے کا حکم:

شریعت میں روزہ کی حالت میں جن چیزوں سے منع کیا گیا وہ کھانا پینا ہے جو حلق کے فطری راستہ سے انسان کے معدہ تک پہنچتی ہے، اور فقہاء نے بطور احتیاط کھانے اور پینے پر ایسی تمام صورتوں کو قیاس کیا گیا ہے جس میں کوئی چیز انسان کے پیٹ یا دماغ تک براہ راست پہنچ جائے، اس لئے فقہاء نے ایسے زخم جو پیٹ اور سر میں ہو اور معدہ اور دماغ تک زخم کے ذریعہ راستہ بن گیا ہو ان میں دوا ڈالنے کو روزہ فاسد ہو جانے کا باعث قرار دیا ہے، کیونکہ اس صورت میں دوا براہ راست دماغ اور معدہ تک پہنچ جاتی ہے۔

علامہ برہان الدین مرغینانیؒ فرماتے ہیں:

''ولو داوى جائفة أو آمة بدواء فوصل إلى جوفه أو دماغه أفطر'' (ہدایہ ۱/۲۰۰، حاشیہ ابن عابدین ۳/۳۶)۔

اور فقہاء نے یہ بھی صراحت کی ہے کہ روزہ اس وقت فاسد ہوتا ہے جب کہ کوئی چیز فطری راستہ سے پیٹ یا دماغ تک پہنچے۔ چنانچہ علامہ کاسانی رقم طراز ہیں:

''وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف والأذن والدبر بأن استعط أو احتقن أو أقطر في أذنه فوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ فسد صومه'' (البدائع ۲/۲۴۳)۔

فقہاء کی ان تصریحات کو سامنے رکھتے ہوئے انجکشن اور گلوکوز کے مسئلہ پر غور کیا جائے تو یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ گلوکوز اور انجکشن کے ذریعہ معدے تک کوئی چیز براہ راست نہیں پہنچتی ہے بلکہ دوائیں رگوں اور مسامات کے ذریعہ پورے جسم میں پھیلتی ہیں، اس لئے انجکشن اور گلوکوز پر دوا کھانے پینے کا اطلاق نہیں ہوتا ہے، لہذا انجکشن کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، اور اس مسئلہ کو اس پر قیاس کیا جا سکتا ہے کہ روزہ کی حالت میں پانی پینے سے روزہ فاسد ہو جاتا، لیکن اگر ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے غسل کیا جائے یا حلق خشک ہو رہا ہو تو تراوٹ پیدا

کرنے کے لئے کلی کیا جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے، کیونکہ حلق میں پانی نہیں پہنچتا ہے بلکہ پانی کا اثر پہنچتا ہے۔

چنانچہ صحابی رسول ﷺ کا بیان ہے:

رأیت رسول الله ﷺ بالعرج یصبّ الماء علی رأسه وهو صائم من العطش أو من الحر" (موطا امام مالک: باب ماجاء الصوم فی السفر، ابوداؤد: ۲۳۶۵)۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کو مقام عرج میں دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنے سر پر پیاس یا گرمی کی وجہ سے پانی ڈالا تھا حالانکہ آپ روزہ سے تھے۔

الحاصل یہ کہ مرض و بیماری کی وجہ سے انجکشن یا گلوکوز لینا جائز ہے، لیکن محض تقویت کے لئے گلوکوز لینا کراہت سے خالی نہیں ہوگا۔

۶-پیچھے کے راستہ سے سیال یا غیر سیال دوا چڑھانے کا حکم:

روزہ کی حالت میں سیال یا غیر سیال دوائیں پیچھے کے راستہ سے اندر پہنچائی جائیں تو روزہ فاسد ہوجائیگا، چنانچہ تاتارخانیہ میں ہے:

"وإذا احتقن یفسد صومه" (تاتارخانیہ ۲/۳۶۵، دیکھئے: البحر الرائق ۲/۲۷۸)۔

روزہ دار جب حقنہ لگوائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"ولو أدخل إصبعه فی إسته أو المرأة فی فرجها لا یفسد وهو المختار إلا إذا کانت مبتلة بالماء أو الدهن فحینئذ یفسد لوصول الماء أو الدهن"

(الفتاوی الہندیہ ۱/۲۰۴، حاشیہ ابن عابدین ۳/۳۶۹)۔

(اور اگر روزہ دار نے اپنی انگلی سرین میں یا عورت نے اپنی شرمگاہ میں داخل کیا تو صحیح قول کے مطابق روزہ فاسد نہیں ہوگا، البتہ اگر انگلی پانی یا تیل سے تر ہو تو پانی یا تیل کے اندر پہنچنے کی وجہ سے روزہ فاسد ہوجائے گا)۔

بواسیر کے مرض میں اندرونی مسوں پر مرہم لگانے کا حکم:

روزہ کی حالت میں بواسیری مسوں پر مرہم لگانے کی صورت میں یہ یقین ہو کہ مرہم کا مادہ پیٹ میں پہنچ گیا تو روزہ ٹوٹ جائیگا، اور اگر شک ہے تو صرف شک کی بنیاد پر روزہ کے فاسد ہونے کا حکم نہیں لگایا جائیگا، چنانچہ علامہ کاسانی روزہ کے ایک مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"**لا نحکم بالفساد مع الشک**" (البدائع ۲/ ۲۴۳)۔

(شک کے ساتھ فساد کا حکم نہیں لگائیں گے)۔

اسی طرح اگر صرف مرہم کا اثر پیٹ تک پہنچتا ہو نہ کہ خود مرہم کا مادہ تب بھی روزہ فاسد نہیں ہوگا، اس لئے کہ صرف اثر کے پہنچنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے۔

علامہ کاسانیؒ رقم طراز ہیں:

"**ولو ادھن رأسه أو أعضائه فتشرب فیه أنه لا یضره لأنه وصل إلیه الأثر لا عینه**" (البدائع ۲/ ۲۴۴)۔

(اگر کسی نے اپنے سر یا دوسرے اعضاء میں تیل لگایا اور وہ تیل جسم میں سرایت کر گیا تو کوئی مضائقہ نہیں، اس لئے کہ اندرونی جسم میں تیل کا اثر گیا ہے نہ کہ خود تیل)۔

امراض معدہ کی تحقیق کے لئے آلات کا اندر داخل کرنا:

امراض معدہ وغیرہ کی تحقیق کے لئے اگر کوئی آلہ اندر داخل کیا جائے اور اس کے ساتھ دوا اندر داخل نہ کیا جائے تو صرف **آلات** کے داخل کرنے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ چنانچہ فقہاء نے صراحت کی ہے کہ اگر کسی شخص نے روزے کی حالت میں لکڑی منھ کے راستے یا پیچھے کے راستہ سے اندر داخل کرلیا اور اس کا دوسرا کنارہ باہر رکھا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور اگر پوری طرح اندر داخل کرلیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

علامہ کاسانیؒ لکھتے ہیں:

''إن الصائم إذا أدخل خشبة في المقعد أنه لا يفسد صومه إلا إذا غاب طرفا الخشبة'' (البدائع ۲/ ۲۴۴، حاشیہ ابن عابدین ۲/ ۳۲۹)۔

(روزہ دار جب لکڑی کو پیچھے کے راستہ میں داخل کر لے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا مگر جبکہ لکڑی کے دونوں کنارے غائب ہوجائیں)۔

فتاوی ہندیہ میں ہے:

''لو ابتلع خشبة وطرفها في يده ثم أخرجها لا يفسد صومه ولو ابتلع كلها فسد صومه'' (الفتاوی الہندیہ ۱/ ۲۰۴، حاشیہ ابن عابدین ۳/ ۳۲۹)۔

(اگر لکڑی کو نگل گیا اور اس کا دوسرا کنارہ اس کے ہاتھ میں ہے، پھر اس کو نکال دیا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور اگر پوری لکڑی نگل گیا تو روزہ فاسد ہوجائے گا)۔

۷-آگے کی راہ سے بعض اشیاء کا اندر تک پہنچانے کا حکم:

(الف) عورت کی شرمگاہ میں سیال دوا ڈالنے کی صورت میں بالاتفاق احناف کے نزدیک روزہ فاسد ہوجائے گا۔ فتاوی ہندیہ میں ہے:

''وفي الإقطار في إقبال النساء يفسد بلا خلاف وهو الصحيح'' (الفتاوی الہندیہ ۱/ ۲۰۴، البدائع ۲/ ۲۴۴، حاشیہ ابن عابدین ۳/ ۳۳۳)۔

(عورتوں کی شرمگاہ میں کسی چیز کا قطرہ ٹپکانے سے بالاتفاق روزہ فاسد ہوجائیگا، یہی صحیح رائے ہے)۔

(ب) اور اسی طرح اگر کسی عورت کے فرج داخل میں کوئی جامد دوا رکھی گئی تو روزہ فاسد ہوجائیگا، اس لئے کہ فقہاء نے فرج داخل کو جوف کا حصہ قرار دیا ہے۔ کیونکہ ان دونوں کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہے۔

چنانچہ علامہ ابن عابدین لکھتے ہیں:

''إن الدبر والفرج الداخل من الجوف إذ لا حاجز بينهما وبينه فهما

فی حکمه''(حاشیہ عابدین ۳؍ ۳۳۳)۔

(ج) اور اگر مرد کی شرمگاہ سے دوا نلکی کے ذریعہ مثانہ تک پہنچائی گئی تو اس صورت میں روزہ فاسد ہوگا یا نہیں، اس سلسلے میں سیدنا امام ابوحنیفہؒ اور ایک روایت کے مطابق امام محمدؒ کی رائے یہ ہے کہ روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور علامہ شامیؒ نے اسی قول کو ترجیح دی ہے (حاشیہ ابن عابدین ۳؍ ۳۳۳)۔

اور امام ابو یوسف کے نزدیک روزہ فاسد ہوجائیگا، صاحب بدائع کا رجحان بظاہر اسی طرف معلوم ہوتا ہے (بدائع الصنائع ۲؍ ۲۴۳)۔

اختلاف کی بنیاد در حقیقت اس بات پر ہے کہ مثانہ اور جوف کے درمیان کوئی سوراخ ہے یا نہیں، طرفین ان دونوں کے درمیان سوراخ تسلیم نہیں کرتے ہیں، جبکہ امام ابو یوسفؒ ان دونوں کے درمیان منفذ کے قائل ہیں، اس لئے ان کے نزدیک مثانہ تک دوا پہنچانے کی صورت میں روزہ فاسد ہوجائے گا۔

علامہ کاسانیؒ نے امام ابو یوسفؒ کے قول کو ترجیح دی ہے، چنانچہ علامہ کاسانی اختلاف اور وجہ اختلاف پر روشنی ڈالتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''و الظاهر أن البول يخرج منه خروج الشي من منفذه'' (البدائع ۲؍ ۲۴۲)۔

(اور ظاہر بات یہ ہے کہ پیشاب اپنے منفذ سے ایسا ہی نکلتا ہے جیسا کہ عام چیزیں اپنے منفذ سے نکلتی ہیں)۔

طبی طور پر امام ابوحنیفہ کی رائے کی تائید ہوتی ہے کہ مثانہ اور جوف کے درمیان کوئی سوراخ نہیں ہے، اس لئے مرد کی شرمگاہ میں دوا ڈالنے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، اگر چہ کہ دوا مثانہ تک پہنچ جائے۔

(د) مرض کی تحقیق کے لئے بعض آلات کا رحم تک پہنچانے کی صورت میں روزہ کے فاسد ہونے یا نہ ہونے کا حکم وہی ہے جو اس سے پہلے امراض معدہ کی تحقیق کے لئے بعض آلات کے اندر داخل کئے جانے کی صورت میں گذر چکا۔

مفطرات صوم اور عصر حاضر کے بعض مسائل کے شرعی احکام

مولانا محمد مصطفی قاسمی آدا پوری ☆

۱-روزہ کی حالت میں زبان کے نیچے دوا دبا کر رکھنے کا شرعی حکم:

امراض قلب سے متعلق بعض دوائیں وہ ہیں جنہیں نگلا نہیں جاتا بلکہ زبان کے نیچے دبا کر رکھا جاتا ہے، اگر روزہ کی حالت میں اسی طریقہ پر مذکورہ دوا کا استعمال کیا جائے اور اسی دوا کو یا لعاب میں مل جانے والے اس کے اجزاء کو نگلنے سے بچا جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، اگر مریض اس دوا کو یا لعاب آمیز اجزاء کو نگل گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا، قضا لازم ہوگی کفارہ واجب نہ ہوگا۔

”ولو شدّ الطعام بخيط وأرسله في حلقه وطرف الخيط في يده لا يفسد الصوم إلا إذا انفصل“ (البحر الرائق ۲/۳۰۰)۔

(اگر کھانا کو دھاگہ میں باندھ کر اس کو اپنے حلق میں ڈال لیا اور دھاگہ کا آخری حصہ اپنے ہاتھ میں لیا ہوا ہے تو اس صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا، مگر جب دھاگہ ہاتھ سے چھوٹ کر پیٹ میں چلا جائے تو اس صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا)۔

”عن عائشة إنما الإفطار مما دخل وليس مما خرج“ (مجمع الزوائد ۳/۱۶۷، نیز السنن الکبری للبیہقی ۱/۱۱۶)۔

☆ مدرسہ اسلامیہ شکرپور بھروارہ، دربھنگہ۔

(حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ روزہ اس چیز سے ٹوٹ جائے گا جو چیز پیٹ میں پہنچ جائے، اور روزہ اس صورت میں نہیں ٹوٹے گا جب کہ پیٹ سے باہر کوئی چیز نکلے)۔

۲-روزہ کی حالت میں انہیلر استعمال کرنے کا شرعی حکم:

آج کل دمہ (Asthama) کے علاج کے لئے انہیلر (Inhaler) کا استعمال کیا جاتا ہے، اس کو منہ کے پاس لے جا کر پچکاری کی طرح دبایا جاتا ہے، جس سے خشک پاؤڈر کی طرح نکلتا ہے، مریض اسے ناک کے ذریعہ کھینچتا ہے، اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، کیونکہ دھواں کی طرح صاف نظر آتا ہے، اور دھواں ناک سے اوپر کی طرف کھینچنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اگر کوئی ایسا مریض ہے کہ جسے بار بار انہیلر لینا پڑتا ہے، اگر وہ نہ لے تو تنفس میں اس قدر اضافہ ہونے لگتا ہے کہ بدحال ہوجائے تو ایسی صورت میں اس کے لئے روزہ نہ رکھ کر فدیہ ادا کرنے کی گنجائش ہے (الموسوعۃ الفقہیہ ۲۸/۲۹ تا ۳۱)۔

خلاصہ یہ کہ انہیلر جامد ہو یا سیال، خشک پاؤڈر و سفوف کی طرح ہو یا گیلا ہو، پھیپھڑے یا گردے، یا دل، یا تلی، یا آنت و معدہ یا دماغ تک پہنچایا جائے، یا صرف پھیپھڑے تک پہنچتا ہے اور معدہ میں نہیں جاتا ہے، یا دونوں جگہوں پر پہنچتا ہے، ہر حال میں روزہ ٹوٹ جائے گا، قضا لازم ہوگی کفارہ واجب نہ ہوگا۔

۳-روزہ کی حالت میں بھپارہ لینے کا شرعی حکم:

بعض اوقات مریض کو بھپارہ لینے کی ضرورت پڑتی ہے، خواہ وہ جوشاندہ کا ہو یا کیپسول (Capsule) کے سفوف کا، جسے ناک کے ذریعہ اوپر کی طرف کھینچا جاتا ہے، اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، ہاں اگر بلا ارادہ بھاپ اندر چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، جیسا کہ روزہ دار اگر ناک کے ذریعہ عمداً دھواں اوپر کی طرف کھینچتا ہے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اور اگر راستہ چلتے ہوئے دھواں اندر چلا گیا، اس نے خود اوپر کی جانب نہیں کھینچا تو روزہ نہیں ٹوٹتا ہے، اس لئے کہ یہ انسان کا غیر اختیاری عمل ہے، اس سے بچنا ناممکن ہے (اس کی تفصیلی معلومات کے لئے دیکھئے: الموسوعۃ

الفقہیہ ۲۸/ ۶۲، الرد المحتار ۴/۱۰۶، الدر المختار ۴/ ۱۰۶، رمضان کے شرعی احکام ص ۱۸۴، جدید فقہی مسائل ص ۱۸۷-۱۸۸)۔

حاصل یہ کہ بعض دوائیں بھاپ کے ذریعہ لی جاتی ہیں، اس کا ایک سادہ طریقہ تو وہی ہے جو قدیم زمانہ سے چلا آرہا ہے کہ ابلتے ہوئے گرم پانی میں دوا ڈال دی جاتی ہے اور اس سے نکلنے والی بھاپ کو ناک اور منہ کے ذریعہ کھینچا جاتا ہے، آج کل اس کے لئے بعض مشینی طریقے ایجاد ہوئے ہیں، اس کے ذریعہ بھاپ کو ناک اور منہ کے راستہ اندر پہنچایا جاتا ہے، روزہ کی حالت میں عصر قدیم اور عصر حاضر کے طرز پر بھاپ لینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا، قضا لازم ہوگی، کفارہ واجب نہ ہوگا (الموسوعۃ الفقہیہ ۲۸/ ۳۶)۔

۴- روزہ کی حالت میں انجکشن لینے کا شرعی حکم:

انجکشن کے بارے میں علماء عصر کا اختلاف رہا ہے، لیکن راجح اور مفتی بہ قول یہ ہے کہ وہ مفسد صوم نہیں ہے، جس کی وجہ مختصراً یہ ہے کہ روزہ اسی وقت فاسد ہوجاتا ہے جب کہ کوئی چیز جوف بطن یا جوف دماغ تک پہنچائی جائے (درس ترمذی ۲/ ۶۲۶ تا ۶۲۸)۔

اس بات کو مفتی شفیع صاحبؒ مزید وضاحت کے ساتھ اس طرح تحریر فرماتے ہیں:

''ڈاکٹروں سے تحقیق کرنے اور تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ انجکشن کے ذریعہ دوا جوف عروق میں پہنچائی جاتی ہے اور خون کے ساتھ شریانوں یا وریدوں میں اس کا سریان ہوتا ہے، جوف دماغ یا جوف بطن میں براہ راست دوا نہیں پہنچتی، اور فساد صوم کے لئے مفطر کا جوف دماغ یا جوف بطن میں منفذ اصلی کے ذریعہ پہنچنا ضروری ہے، کسی عضو کے جوف میں یا عروق (شریانوں اور وریدوں) کے جوف میں پہنچنا مفسد صوم نہیں، لہذا انجکشن کے ذریعہ جو دوا بدن میں پہنچائی جاتی ہے مفسد صوم نہیں، فقہاء کی عبارتیں دو طرح پر تقریباً بلکہ حقیقۃً اس دعوی کی صراحت کرتی ہیں: اول تو یہ کہ فقہاء نے زخم پر دوا ڈالنے کو مطلقاً مفسد نہیں فرمایا، بلکہ جائفہ یا آمہ کی قید لگائی ہے، کیونکہ انہیں دو قسم کے زخموں سے دوا براہ راست جوف دماغ یا جوف بطن کے

اندر پہنچتی ہے، ورنہ جوف عروق کے اندر تو دوسری قسم کے زخموں سے بھی دوا پہنچ جاتی ہے، دوسرے، بہت سی جزئیات فقہیہ مسلمات فقہاء میں ایسی ہیں جن میں دوا وغیرہ مطلقاً جوف بدن میں تو پہنچ گئی لیکن چونکہ جوف دماغ یا جوف بطن میں منفذ اصلی سے نہیں پہنچی اس لئے اس کو مفسد صوم نہیں قرار دیا، جیسے مرد کی پیشاب گاہ کے اندر دوا یا تیل وغیرہ چڑھانے سے باتفاق ائمہ ثلاثہ روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ ''کما صرح به الشامي حيث قال: وأفاد أنه لو ألقى في قصبة الذكر لا يفسد اتفاقا ولا شک في ذلک'' (شامی ۲/ ۱۰۳، ومثلہ فی الخلاصہ ۱/ ۲۵۳، نقلاً عن ابی بکر البلخی، درس ترمذی ۲/ ۶۲۶)۔

۵- روزہ کی حالت میں گلوکوز چڑھانے کا شرعی حکم:

روزہ کی حالت میں گلوکوز چڑھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے، کیونکہ روزہ کے ٹوٹنے کے لئے ضروری ہے کہ جوف بطن یا جوف دماغ تک پہنچنے والی چیز منافذ اصلیہ کے ذریعہ پہنچے، اور غیر منافذ اصلیہ سے کسی چیز کا پہنچنا صوم نہیں، اور ظاہر ہے کہ گلوکوز سے جو دوا جوف میں پہنچتی ہے وہ منافذ اصلیہ کے ذریعہ نہیں پہنچتی لہذا مفسد صوم نہ ہوئی (ردالمحتار ۲/ ۱۰۶، بدائع الصنائع ۲/ ۹۳، فتح القدیر ۲/ ۲۶۷، کتاب الفتاوی ۳/ ۳۹۱- ۳۹۲، رمضان کے شرعی احکام ص ۱۸۵- ۱۸۶)۔

اس مسئلہ میں مولانا یوسف لدھیانوی تحریر فرماتے ہیں:

''گلوکوز لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا بشرطیکہ یہ گلوکوز کسی عذر کی وجہ سے لگایا جائے، بلاعذر گلوکوز چڑھانا مکروہ ہے'' (آپ کے مسائل اوران کا حل ۳/ ۲۸۸)۔

۶- روزہ کی حالت میں حقنہ لگانے کا شرعی حکم:

بعض سیال یا غیر سیال دوائیں پیچھے کے راستے سے اندر پہنچائی جاتی ہیں اسی کو حقنہ اور اینما کہتے ہیں۔ روزہ کی حالت میں حقنہ لگانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا، اس لئے کہ حقنہ کے ذریعہ دوا سیال ہو یا غیر سیال ہو براہ راست مخارق اصلیہ سے گذر کر جوف بطن تک پہنچتا ہے (تفصیلی معلومات کے لئے دیکھئے: موسوعہ فقہیہ ۲۸/ ۳۸- ۴۰، بدائع الصنائع ۲/ ۹۳، البحر الرائق ۲/ ۲۹۹،

رمضان کے شرعی احکام ص۱۹۹)۔

روزہ کی حالت میں بواسیری مسوں پر مرہم لگانے کا شرعی حکم:

روزہ کی حالت میں اگر بواسیر کے مریض کو پائپ کے ذریعہ دوا اندر تک پہنچائی جائے تب تو اس کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جائے گا، کیونکہ براہ راست دوا کے معدہ تک پہنچنے کا قوی امکان ہے (جدید فقہی مسائل ص ۱۸۵)۔

روزہ کی حالت میں بواسیر کا مریض اگر اندرونی مسوں پر مرہم لگائے تو اس صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ مرہم کا کوئی مادہ پیٹ میں نہیں پہنچتا ہے بلکہ مرہم کا اثر پیٹ میں پہنچتا ہے۔

''**فإن داوا ها بدواء يابس لايفسد، لأنه لم يصل إلى الجوف و لا إلى الدماغ**'' (بدائع الصنائع ۲/۹۳، احسن الفتاوی ۴/۴۳۰، رمضان کے شرعی احکام ص۱۹۹، جدید فقہی مسائل ص ۱۸۵-۱۸۶)۔

(اگر کوئی خشک وجامد دوا سے علاج کیا یعنی مرہم لگایا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا کیونکہ وہ دوا اور مرہم پیٹ میں اور دماغ میں نہیں پہنچتا ہے)۔

روزہ کی حالت میں (Endoscopy) کے استعمال کرنے کا شرعی حکم:

امراض معدہ کی تحقیق کے لئے بعض آلات بھی اندر داخل کئے جاتے ہیں۔ ''امراض کی شناخت کا ایک طریقہ انڈوسکوپی بھی ہے''۔ یہ پیچھے کے راستہ سے کیا جاتا ہے، اور اس کے ذریعہ پیٹ کے اندر اور پیشاب اور پاخانہ کے راستہ کا معائنہ کیا جاتا ہے، تو روزہ کی حالت میں بھی یہ درست ہے، کیونکہ اس میں محض ایک پتلا پائپ ہوتا ہے، اس پائپ میں چھوٹا سا بلب لگاتے ہیں، اس پائپ کے ذریعہ پیٹ کا پورا معائنہ کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ کوئی اور دوا وغیرہ اندر داخل نہیں کی جاتی، پھر پائپ نکال لیتے ہیں، اس سلسلے کی نظیر علامہ ابن نجیم یوں نقل کرتے ہیں:

"ولو أدخل خشبة أو نحوها وطرفا منها بيده لم يفسد صومه، قال في البدائع وهذا يدل على أن استقرار الداخل في الجوف شرط لفساد الصوم" (البحر الرائق ۲/۳۰۰ دارالمعرفہ بیروت، بدائع الصنائع ۲/۹۳ رشیدیہ ردالمحتار ۲/۱۰۷، رمضان کے شرعی احکام/ص ۱۹۸)۔

بہرحال جو کوئی پیچھے کے راستہ میں لکڑی وغیرہ داخل کرے اور اس کا دوسرا کنارہ باہر رہے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، اور اگر پوری طرح اندر چھپ گئی کہ باہر کچھ نہیں تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔

روزہ کی حالت میں معدہ میں نلکی ڈالنے کا شرعی حکم:

آج کل معدہ کے بعض امراض کی شناخت کے لئے معدہ تک منہ کے ذریعہ نلکی پہنچائی جاتی ہے جو بعض دفعہ گوشت کا ٹکڑا کتر کر اپنے ساتھ لاتی ہے اور اس پر تحقیق ہوتی ہے، ایسی صورت میں اس شخص کا روزہ نہیں ٹوٹے گا، اصل میں روزہ ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کا مدار اس بات پر ہے کہ معدہ میں داخل ہونے والی چیز اندر ٹھہر گئی ہے یا واپس آ گئی ہے؟ اگر ٹھہر گئی ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں۔

ابن عابدین شامی اس سلسلہ میں تحریر فرماتے ہیں:

"ما دخل في الجوف إن غاب فيه فسد وهو المراد بالاستقرار وإن لم يغب بل بقي طرف منه في الخارج أو كان متصلا بشئ خارج لا يفسد لعدم استقراره" (ردالمحتار ۲/۱۰۷، بدائع الصنائع ۲/۹۳، البحر الرائق ۲/۳۰۰، رمضان کے شرعی احکام/ص ۲۱۷، جدید فقہی مسائل/ص ۱۸۶، کتب خانہ نعیمیہ دیوبند)۔

(جو کچھ پیٹ میں داخل ہو، اگر وہ پیٹ میں رہ جائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا، اور یہاں استقرار سے مراد یہی ہے، اور اگر پیٹ میں رہ نہیں گیا بلکہ ایک کنارہ باہر ہے یا باہر کسی شی سے کنکشن ہے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ اس شی کا استقرار نہ پایا گیا)۔

۷-روزہ کی حالت میں مرد کے آلہ تناسل میں دوا یا نلکی پہنچانے کا شرعی حکم:

روزہ کی حالت میں مرد اپنے آلہ تناسل کے سوراخ میں زخم یا کسی دیگر مرض کی بناپر دوا لگائے یا تیل ڈالے کبھی حبس البول کی بناپر ڈاکٹر نلکی ڈال کر پیشاب کا اور پیشاب کے راستہ کا معائنہ کرتا ہے، پھر نلکی کے ذریعہ سیال یا غیر سیال دوا پہنچائی جاتی ہے تاکہ پیشاب کھل کر جاری ہوجائے تو اس صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ براہ راست آلہ تناسل اور جوف بطن تک کوئی منفذ نہیں ہے، بلکہ مثانہ اور آلہ تناسل کے درمیان ایک حوض ہے مثانہ سے ایک پائپ اوپر اوپر ہوتا ہوا حوض پر آکر لٹکا ہوا ہے اس سے پیشاب ترشح ہوکر حوض میں جمع ہوتا رہتا ہے، مثانہ اور حوض کے درمیان بھی براہ راست کوئی منفذ نہیں ہے۔ ہاں حوض اور آلہ تناسل کے درمیان براہ راست منفذ ہے، آلہ تناسل حوض میں لگا ہوا ہے، جب حوض بھر جاتا ہے تب آلہ تناسل کے سوراخ سے پیشاب نکلتا ہے۔

''**إذا أقطر في إحليله لا يفسد صومه عند ابي حنيفة ومحمد**......'' (فتاویٰ ہندیہ ۱/ ۲۰۴، شرح الوقایہ ۱/ ۲۴۸، الموسوعۃ الفقہیہ ۲۸/ ۴۰، الدرالمختار ۲/ ۱۰۹، بدائع الصنائع ۲/ ۹۳، البحر الرائق ۲/ ۳۰۰تا ۳۰۱، المغنی علی مختصر الخرقی ۳/ ۸۰دارالکتب بیروت)۔

روزہ کی حالت میں عورت کی اندام نہانی میں دوا اور ہاتھ ڈالنے اور اسٹیر سکوپ استعمال کرنے کا شرعی حکم:

اگر عورت کی اندام نہانی میں روزہ کی حالت میں زخم وکھجلی یا اور کوئی خطرناک مرض کی بناپر دوالگائی جائے یا سفوف رکھی جائے دوا سیال ہو یا جامد ہو ہر حال میں روزہ ٹوٹ جائے گا، اس لئے کہ عورت کی اندام نہانی سے جوف بطن تک براہ راست فطری منفذ موجود ہے اس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ عورت کی اندام نہانی میں کسی بھی قسم کی دوا ڈالنا مفسد صوم ہے (درمختار ۲/ ۱۰۷-۱۰۸تا ۱۱۰، بدائع الصنائع ۲/ ۹۳، البحر الرائق ۲/ ۳۰۱، جدید فقہی مسائل، ص ۱۸۳)۔

اور اگر انگلیاں بالکل خشک تھیں، یا پلاسٹک کا خشک دستانہ پہن کر اندام نہانی میں ہاتھ

ڈالا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، فتاوی ہندیہ میں ہے:

''وفی الإقطار فی إقبال النساء یفسد بلا خلاف وھو الصحیح'' (فتاوی ہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

(عورت کی اندام نہانی میں کسی چیز کا قطرہ ٹپکانے سے بالاتفاق روزہ فاسد ہوجائے گا، یہی صحیح رائے ہے)۔

''ولو أدخل إصبعه فی إسته أو المرأة فی فرجها لا یفسد وھو المختار إلا إذا کانت مبتلة بالماء او الدھن فحینئذ یفسد لوصول الماء أو الدھن'' (فتاوی ہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

(اور اگر مرد اپنی سرین میں یا عورت اپنی اندام نہانی میں انگلی داخل کرے تو روزہ فاسد نہ ہوگا، یہی مختار قول ہے، سوائے اس کے کہ انگلی پانی یا تیل میں تر ہو، ایسی صورت میں پانی یا تیل پہنچ جانے کی وجہ سے روزہ فاسد ہوجائے گا)۔

اگر آلات کے اوپر دوا لگا کر عورت کی اندام نہانی اور رحم میں پہنچائی گئی ہے تو اس صورتحال میں روزہ ٹوٹ جائے گا، قضا لازم ہوگی، اور اگر بغیر دوا کے صرف آلات ہی اندام نہانی میں پہنچائی گئی، اندام نہانی اور رحم کے اندرونی حالات معلوم کرنے کے لئے یا کسی بیماری کی تشخیص کے لئے تو اس صورت حال میں روزہ نہیں ٹوٹے گا (البحر الرائق ۲/ ۳۰۰ تا ۳۰۱، الموسوعۃ الفقہیہ ۲۸/ ۳۱، رمضان کے شرعی احکام ص ۲۲۷)۔

☆☆☆

مفطرات صوم کی بعض جدید صورتوں کا حکم

مولانا غیاث الاسلام صدیقی ندوی ☆

۱- شریعت میں جہاں کہیں کسی بات کا قوی امکان پایا جاتا ہے اور عملاً اس بات کی تحقیق دشوار ہوتی ہے کہ وہ بات واقع ہوگی یا نہیں وہاں امکان کو واقع کا درجہ دیدیا جاتا ہے، نیند کو اسی لئے ناقض وضو مانا گیا ہے کہ اس میں خروج ریح کا قوی امکان ہے اور یقینی طور پر اس کی تحقیق دشوار ہے۔

امراض قلب سے متعلق بعض دوائیں جن کو نگلا نہیں جاتا بلکہ زبان کے نیچے دبا کر رکھا جاتا ہے اگر روزہ کی حالت میں ان کو اس طرح استعمال کیا جائے کہ اس دوا کو یا لعاب میں مل جانے والے اس کے اجزاء کو نگلنے سے بچا جائے تب بھی قوی امکان ہے کہ وہ حلق تک پہنچ جائے اور عملاً اس بات کی تحقیق دشوار ہے کہ حلق تک دوا یا اس کے لعاب زدہ اجزاء پہنچے یا نہیں، لہذا اس دوا کو مفسد صوم شمار کیا جائے گا۔

”لأنه لا يخلو عن وصوله إلى الحلق والجوف عادة والعادة محكمة“۔

۲- ”قال رسول الله ﷺ أسبغ الوضوء وخلل بين الأصابع وبالغ في الاستنشاق إلا أن تكون صائما (ترمذی ابواب الصیام)۔

روزے کی حالت میں مبالغہ فی الاستنشاق سے اس لئے روکا گیا ہے کہ اس سے پانی

☆ سنادینر ل جوگابائی ایکسٹینشن جامعہ نگر نئی دہلی۔

کے دماغ یا حلق تک پہنچنے کا خطرہ ہوتا ہے۔

انہیلر کے ذریعہ دوا اگرچہ پھیپھڑے تک پہنچتی ہے اور معدہ تک نہیں پہنچتی لیکن حدیث بالا کے دلالۃ النص سے یہ بات ثابت ہورہی ہے کہ تا امل اکل وشرب چیزوں کا حلق تک پہنچنا مفسد صوم ہوگا، نیز انہیلر کی دوا جبکہ وہ حلق سے بھی گزرتی ہے کوئی یقینی بات نہیں کہ اس کا کچھ بھی حصہ معدہ تک نہ پہنچے، لہذا انہیلر کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۳- حدیث استنشاق سے فقہاء نے یہ اصول مستنبط کیا ہے کہ اگر کوئی چیز جوف دماغ یا جوف بطن تک پہنچ جائے تو وہ مفسد صوم ہوتی ہے، اس اصول کی روشنی میں گرم پانی میں دوا ڈال کر اس سے نکلنے والے بھاپ کو ناک اور منہ کے ذریعہ کھینچنا یا اسی عمل کو کسی مشین کے ذریعہ کرنا مفسد صوم ہوگا، علامہ شرنبلالی لکھتے ہیں:

"من أدخل بصنعه دخاناً حلقه بأی صورة كان الإدخال فسد صومه سواء كان دخان عنبر أو عود أو غيرهما" (درمختار علی الہامش، باب ما یفسد الصوم و ما لا یفسد)۔

۴- جس انجکشن کے ذریعہ دوا کسی خاص حصہ میں پہنچائی جاتی ہے، اور رگوں میں بھی پہنچائی جاتی ہے تاکہ خون کے ذریعہ پورے جسم میں اس کی رسائی ہوجائے وہ مفسد صوم نہیں، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

"وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف، والأذن، والدبر فإن استعط أو احتقن أو أقطر فی أذنه فوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ فسد صومه ......وأما ما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من غير المخارق الأصلية بأن داوى الجائفة والآمة فإن داواها بدواء يابس لا يفسد لأنه لم يصل إلى الجوف ولا إلى الدماغ ولو علم أنه وصل يفسد فی قول أبی حنيفة" (بدائع)۔

مفتی شفیع صاحبؒ علامہ کاسانی کی مذکورہ عبارت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''بدائع کی مذکور الصدر عبارت سے دو باتیں ثابت ہوئیں، اول یہ کہ کسی چیز کا بدن کے کسی حصہ کے اندر داخل ہوجانا مطلقاً روزہ کو فاسد نہیں کرتا، بلکہ اس کے لئے دو شرطیں ہیں، اول یہ کہ وہ چیز جوف معدہ میں یا دماغ میں پہنچ جائے، دوسرے یہ کہ یہ پہنچنا بھی مخارق اصلیہ یعنی منفذ اصلی کے راستہ سے ہو، اگر کوئی چیز مخارق اصلیہ کے علاوہ کسی دوسری کیمیاوی طریق سے جوف معدہ یا دماغ میں پہنچادی جائے تو وہ بھی مفسد صوم نہیں، انجکشن کے ذریعہ بلاشبہ دوا یا اس کا اثر پورے بدن کے ہر حصہ میں پہنچ جاتا ہے مگر یہ پہنچنا منفذ اصلی کے راستہ سے نہیں، بلکہ عروق کے راستہ سے ہوتا ہے اور یہ راستہ منفذ اصلی نہیں، لہٰذا مفسد صوم نہیں (آلات جدیدہ: ۱۵۶)۔

مفتی صاحبؒ نے انجکشن کے مفسد صوم نہ ہونے کو ایک مثال سے بھی واضح کیا ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

یہ ظاہر ہے کہ انجکشن کا طریقہ نہ عہد رسالت میں موجود تھا نہ ائمہ مجتہدین کے زمانہ میں، اس لئے اس کا کوئی صریح حکم نہ تو کسی حدیث میں مل سکتا ہے نہ ائمہ دین کے کلام میں، البتہ فقہی اصول وقواعد اور نظائر پر قیاس کرکے ہی اس کا حکم شرعی معلوم کیا جاسکتا ہے، سو اس کی واضح مثال یہ ہے کہ اگر کسی کو بچھو یا سانپ کاٹ لے تو یہ مشاہدہ ہے کہ زہر بدن کے اندر جاتا ہے، سانپ کا زہر تو اکثر دماغ پر اثر انداز ہوتا ہے، بدن کے اندر جاتا ہے اور بعض جانوروں کے کاٹنے سے بدن پھول جاتا ہے، جس سے زہر کا بدن کے اندر جانا یقینی ہوجاتا ہے مگر دنیا کے کسی فقیہ عالم نے اس کو مفسد صوم نہیں قرار دیا، یہ انجکشن کی ایک واضح مثال ہے، اس کی وجہ وہی ہوسکتی ہے جو بدائع کے حوالے سے ابھی گزری ہے کہ یہ زہر اگرچہ بدن کے سب حصوں میں پہنچ گیا مگر مخارق اصلیہ یعنی منفذ اصلی کے راستہ سے نہیں پہنچا اس لیے مفسد صوم نہیں ہے (آلات جدیدہ: ۱۵۷)۔

ان تفصیلات سے معلوم ہوا کہ انجکشن مفسد صوم نہیں ہے، لیکن جس انجکشن سے غذائی ضرورت پوری کی جائے وہ اپنے حکم میں گلوکوز کی طرح ہے جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

۵- روزہ کا ایک اہم مقصد ہے کہ بھوک پیاس اور غذائی کمی کا احساس دلا کر قوت شہوانیہ کو توڑا جائے تاکہ تقوی پیدا ہو، نیز فقراء و مساکین کے فقر و فاقہ کا احساس دل میں پیدا ہو، جب انجکشن سے یا گلوکوز کے ذریعہ غذائی ضرورت پوری کردی جائے اور ترک اکل و شرب سے پیدا ہونے والی کیفیت انسان میں متحقق نہ ہو تو مذکورہ مقصد صوم کا فوت ہونا لازم آتا ہے، اسی لئے فقہاء نے افطار کے وقت اس طرح سیر ہو کر کھانے کو کہ تلافی مافات ہو جائے منافی روح صوم قرار دیا ہے (دیکھئے: إحیاء علوم الدین، کتاب الصوم، حجۃ اللہ البالغہ ۲/۴۹)۔

پھر اگر انجکشن کے مفسد صوم نہ ہونے کے دلائل کو بنیاد بنا کر گلوکوز اور غذائی انجکشن کو حالت صوم میں جائز قرار دے دیا جائے تو ایک بڑے فتنہ کا دروازہ کھل جائے گا۔ ہر ایک اس سے استفادہ کرنے لگے گا اور صوم کا کوئی مطلب نہیں رہ جائے گا۔ اس پر یہ اشکال درست نہیں ہوگا کہ حالت صوم میں غسل کرنا ثابت ہے جس کی وجہ سے بھوک و پیاس کا احساس کم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ احساس کم کرنے اور بالکلیہ ختم کر دینے میں بڑا فرق ہے۔

لہذا انجکشن کے ذریعہ جسم کی غذائی ضرورت پوری کرنا اور جسم میں نمکیات کی کمی کو پورا کرنے اور غذا سے مطلوبہ قوت فراہم کرنے کے لئے گلوکوز چڑھانا مفسد صوم ہوگا۔

۶- بعض سیال یا غیر سیال دوائیں پیچھے کے راستے سے اندر پہنچائی جاتی ہیں۔ اسی طرح بواسیر کے مرض میں اندرونی مسوں پر مرہم لگایا جاتا ہے اس سلسلہ میں علامہ ابن نجیم کی وضاحت قابل لحاظ ہے:

''وأطلق الدواء مشتمل الرطب واليابس لأن العبرة للوصول لا لكونه رطبا ويابسا وإنما شرطه القدوري لأن الرطب هو الذي يصل إلى الجوف عادة حتى لو علم أن الرطب لم يصل لم يفسد ۔ ولو علم أن اليابس وصل فسد صومه'' (البحر الرائق ۱/۲۷۹)۔

(مصنف نے دوا مطلق کہا ہے، اس میں خشک و تر دونوں شامل ہیں، کیونکہ پہنچنے کا

اعتبار ہے نہ کہ خشک وتر ہونے کا، البتہ صاحب قدوری نے تر ہونے کی شرط لگائی ہے، اس لئے کہ تر دوا عام طور پر پیٹ میں پہنچ جاتی ہے، یہاں تک کہ اگر دوا نہ پہنچنے کا علم ہوجائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور اگر خشک دوا کے پہنچ جانے کا یقین ہوتو روزہ فاسد ہوجائے گا)۔

معلوم ہوا کہ فساد صوم میں اصل اعتبار دوا کے معدہ تک پہنچ جانے کا ہے، دوا سیال ہو یا غیر سیال، یا مسوں پر لگایا جانے والا مرہم ہو اگر معدہ تک پہنچنے کا علم ہوگیا تو مفسد صوم ہے ورنہ نہیں۔ چونکہ اس کی تحقیق دشوار ہے اس لئے حالت صوم میں ایسی دواؤں سے احتیاط ہی بہتر ہے۔

امراض معدہ کی تحقیق کے لئے بعض آلات بھی اندر داخل کئے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں علامہ ابن نجیم کی یہ عبارت قابل لحاظ ہے:

''ولو شدّ الطعام بخيط وأرسله في حلقه و طرف الخيط في يده لا يفسد الصوم''(اگر کھانا دھاگہ سے باندھے اور اس کو اپنے حلق میں چھوڑ دے اس طور پر کہ دھاگہ کا ایک کنارہ خود اس کے ہاتھ میں ہوتو روزہ نہیں ٹوٹے گا)۔

علامہ کاسانیؒ نے اس سلسلہ میں ایک اصولی بات فرمائی ہے:

''وهذا يدل على أن استقرار الداخل في الجوف شرط لفساد الصوم'' (بدائع الصنائع ۲/۹۳)۔

(یہ اس بات کی دلیل ہے کہ داخل ہونے والی چیز کا معدہ میں ٹھہرنا فاسد ہونے کے لئے شرط ہے)۔

معلوم ہوا کہ یہ آلات اگر تر نہیں ہیں اور جوف میں انہیں ٹھہرنا بھی نہیں ہے، تو مفسد صوم نہیں ہیں۔ بہر حال احتیاط بہتر ہے۔

۷ - عورتوں کے اندر اگلا حصہ ایک فطری منفذ ہے جو بطن تک پہنچتا ہے، لہذا اگر غیر سیال دوا اس میں رکھی جائے تو منفذ اصلی میں ہونے کی وجہ سے اس کا جوف معدہ میں پہنچنے کا قوی

امکان پایا جاتا ہے، اور عملاً اس کی تحقیق دشوار ہے، لہذا امکان کو واقع کا درجہ دے دیا جائے گا اور سیال کے ساتھ ہی غیر سیال کو بھی مفسد صوم مانا جائے گا۔

''**وفی الإقطار فی إقبال النساء یفسد بلا خلاف و ھو الصحیح**'' (الفتاوی الہندیہ ۱/ ۲۰۴ مفسدات الصوم)۔

مرد و عورت کے جسم میں مثانہ تک نلکی پہنچائی جائے یا مرض کی تحقیق کے لئے بعض آلات رحم تک پہنچائے جائیں اگر ان میں تری نہ ہوتو ان کا ناقض صوم نہ ہونا سمجھ میں آتا ہے۔

☆☆☆

جدید وسائل اور روزہ پر پڑنے والے اثرات

مفتی محمد فیاض احمد قاسمی ☆

کتب فقہ کی مختلف نظائر سے فساد صوم کے سلسلہ میں چند بنیادی چیزیں سامنے آتی ہیں: (۱) فطری منفذ کا ہونا (۲) جوف دماغ یا جوف معدہ تک پہنچنا (۳) بذریعہ منہ داخل کی جانے والی چیزیں ماکول معتاد ہوں یا غیر معتاد (۴) منہ کے علاوہ راستے سے داخل کی جانے والی چیز مصلح للجسم ہوں (۵) شئی مدخول کا جوف دماغ یا جوف بطن میں استقرار ہو۔

سوالنامہ میں پوچھے گئے سوالوں کے جوابات انہیں اصولوں کی روشنی میں پیش ہیں:

۱- زبان کے نیچے رکھی جانے والی دوا جسے نگلا نہیں جاتا اور نہ ہی لعاب میں مل جانے والے اس کے اجزاء کو نگلا جاتا تو روزہ کی حالت میں اس کا استعمال درست ہے، اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، جیسے اگر روزہ دار نے زبان سے کوئی چیز چکھ کر تھوک دیا تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ اندر کوئی چیز نہیں گئی۔

''**قالت عائشة رضي الله عنها دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: يا عائشة هل من كسرة؟ فأتيته بقرص فوضعه على فيه فقال: يا عائشة هل دخل بطني منه شيء؟ كذلك قبلة الصائم إنما الإفطار مما دخل وليس مما خرج**'' (ملتقی الابحر ۱/۱۹۹)۔

''**وفي الشامي أو ذاق شيئا بفمه وإن كره لم يفطر**'' (شامی ۲/۱۰۱)۔

۲- انہیلر میں چونکہ دوا سفوف کی شکل میں بھاپ نما ہوتی ہے جسے حلق تک پہنچایا جاتا ہے

☆ جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور، اعظم گڑھ۔

اور اس عمل سے کو زیادہ تر دوا سانس کے ذریعہ پھیپھڑوں میں جاتی ہے، لیکن وہ جاتی تو ہے منفذ اصلی (حلق) سے ہی، اور حلق میں دو راستے اندر کی طرف نکلتے ہیں: ایک پھیپھڑے کی نلی، دوسرے پیٹ کی نلی۔ تو یہ حلق میں جانے والا بھاپ کیا یقین کہ وہ صرف پھیپھڑے ہی میں جائے اور معدہ میں نہ جائے، لہذا اس غیر یقینی تفریق کا کوئی اعتبار نہیں، بہر حال یہ مفسد صوم ہوگا، اس کی نظیر یہ ہے کہ فقہاء نے حقہ پینے کو مفسد قرار دیا ہے، اسی طرح اگر کسی چیز کی دھونی لے اور اس کا دھواں حلق میں داخل کر لے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، حالانکہ جب یہ دھواں ہے تو صرف پھیپھڑے ہی میں جاتا ہوگا، پھر بھی فقہاء نے اسے مفسد قرار دیا ہے، معلوم ہوا کہ اصل مدار منفذ اصلی سے دخول ہے، اس لئے جب انہیلر والا بھاپ حلق سے اندر پہنچایا گیا تو اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا اور روزہ کی حالت میں اس کا استعمال درست نہیں ہوگا۔

ومفاده أنه لو أدخل حلقه الدخان أفطر أىّ دخان كان ولو عودا أوعنبرا لو ذاكراً لإمكان التحرز عنه فليتنبه، قوله انه لو أدخل حلقه الدخان، أى بأى صورة كان الإدخال حتى لو تبخر ببخور فآواه إلى نفسه واشتمه ذاكراً لصومه أفطر لإمكان التحرز عنه الخ (درمع الشامی ۲/ ۹۷، وکذا فی مجمع الانہر ۱/ ۲۴۵)

۳- گرم پانی میں ڈالی گئی دوا کا بھاپ ناک اور منہ کے ذریعہ کھینچنے سے جوف دماغ یا جوف معدہ میں منفذ اصلی کے ذریعہ اندر تک پہنچتا ہے جو کہ مصلح للجسم بھی ہے اس لیے اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، اسی طرح اس عمل کے لیے کسی مشین کا استعمال بھی روزہ کی حالت میں درست نہ ہوگا کیونکہ یہ بھی مفسد صوم ہے، كما في الشامي وبه علم حكم شرب الدخان الخ (۲/ ۹۷)

۴- انجکشن کے ذریعہ جو چیزیں جسم کے اندر پہنچائی جاتی ہیں وہ عام طور پر ایک ایسی راہ سے گزرتی ہیں جو ان کا منفذ اصلی نہیں ہوتا، اس سلسلہ میں فقہاء کی عبارتیں دو طرح کی ہیں: اول یہ کہ فقہاء نے مطلقاً زخم پر دوا ڈالنے کو مفسد نہیں فرمایا بلکہ اس میں بھی جائفہ یا آمہ کی قید لگائی ہے،

''ولو داوی جائفة أو آمة بدواء فوصل إلی جوفه أو دماغه أفطر عند أبی حنیفة والذی یصل هو الرطب'' (ہدایہ ۱/ ۲۰۰)۔

کیونکہ انہی دو قسموں کے زخم سے دوا جوف دماغ یا جوف بطن کے اندر پہنچتی ہے، ورنہ صرف جوف بدن اور جوف عروق کے اندر تو دوسری قسم کے زخموں سے بھی دوا پہنچ جاتی ہے۔

دوم یہ کہ بہت سی مسلّمات فقہاء ایسی ہیں جن میں دوا وغیرہ مطلقاً جوف بدن میں تو پہنچ گئی لیکن جوف دماغ یا جوف معدہ میں نہیں پہنچی اس لیے اس کو مفطر صوم نہیں قرار دیا۔

''کما فی الشامی وأفاد أنه لو ألقی فی قصبة الذکر لا یفسد اتفاقا ولا شک فی ذلک'' (۲/ ۱۰۳)۔

خلاصہ یہ ہے کہ مفسد صوم وہ چیز ہے جو جوف معدہ یا دماغ میں پہنچ جائے، اور انجکشن کے ذریعہ جو دوا اندر پہنچائی جاتی ہے وہ رگوں کے اندر ہی رہتی ہے، جوف معدہ یا جوف دماغ میں نہیں جاتی اس لیے مفسد صوم نہیں، یا بذریعہ انجکشن پہنچنے والی چیز جو معدہ یا دماغ میں اگر پہنچ بھی جائے تو بھی مفسد نہیں، کیونکہ وہ اصل جوف معدہ یا دماغ میں نہیں پہنچتی بلکہ معدہ و دماغ میں جو شرائین اور رگیں ہیں ان کے اندر دوا پہنچتی ہے قعر معدہ یا جوف معدہ میں نہیں پہنچتی۔

''وما وصل إلی الجوف أو إلی الدماغ من المخارق الأصلیة کالأنف،والاذن، والدبر فوصل إلی الجوف أو إلی الدماغ فسد صومه، وأما إذا وصل إلی الجوف أو إلی الدماغ من غیر المخارق الأصلیة لا یفسد'' (بدائع الصنائع ۲/ ۹۳)۔

۵- غذا سے مطلوبہ قوت فراہم کرنے کے لیے جو گلوکوز چڑھایا جاتا ہے چونکہ وہ طبعی منفذ سے داخل نہیں کیا جاتا اس لیے مفسد صوم نہیں، البتہ بلا عذر گلوکوز چڑھانے کو علماء نے مکروہ لکھا ہے (آپ کے مسائل اور ان کا حل ۳/ ۲۸۸)۔

اس لیے میری رائے میں بھی اس طرح کا گلوکوز جو صرف جسم کی نمکیات کو پورا کرے

اوراس سے قوت غذائی حاصل کی جائے اور اس کے ذریعہ بھوک کے احساس کوختم کیا جائے، روزہ کی حالت میں اس کے استعمال کی اجازت نہ ہونی چاہئے۔

۶- کان، ناک اورسرین کے راستہ سے معدہ یا دماغ تک پہنچنے والی چیزوں کوفقہاء نے مفسد قرار دیا ہے، کیونکہ یہ ایسے فطری منافذ ہیں جہاں سے دوائیں یا غذائیں اندر تک پہنچ جاتی ہیں، علامہ کاسانی فرماتے ہیں:

''وما وصل إلی الجوف أو إلی الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف، والأذن، والدبر بأن استعط أو احتقن أو أقطر في أذنه فوصل إلی الجوف أو إلی الدماغ فسد صومه'' (بدائع الصنائع ۲/ ۹۳)۔

لہذا پیچھے کے راستے سے اندر تک پہنچائی جانے والی سیال یا غیر سیال دوا سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

مقعد کے راستے داخل کی جانے والی چیز جب تک موضع حقنہ تک نہ پہنچے وہ مفسد نہیں، لہذا بواسیری مسوں پر لگائی جانے والی دواؤں سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، البتہ اگر اندر اس حد تک پہنچ جائے جہاں سے معدہ اسے جذب کرلیتا ہے یا خود وہ معدہ میں پہنچ جاتا ہے تو روزہ فاسد ہوجائے گا، اس لیے احتیاط بہتر ہے (فتاوی دارالعلوم ۶/ ۴۱۱)۔

" كما في الشامي لو أدخل إصبعه اليابسة فيه اى في دبره أو فرجها ولو مبتلة فسد الخ ولو بالغ في الاستنجاء حتی بلغ موضع الحقنة فسد" (درمختار ۲/ ۹۹)۔

امراض معدہ کی تحقیق کے لیے جو آلات اندر مقعد میں داخل کیے جاتے ہیں اگر اس کا دوسرا سرا باہر رہتا ہے تو وہ مفسد صوم نہیں ہوگا۔

اس کی نظیر فقہ کا یہ جزئیہ ہے کہ کسی نے مقعد میں لکڑی داخل کیا اور اسکا دوسرا سرا باہر رہا تو وہ مفسد نہیں۔

''كما في الدر المختار أو أدخل عوداً ونحوه في مقعده وطرفه خارج

وإن عيبه فسد'' (شامی ۲/۹۹)۔

اسی طرح وہ آلات داخل کرنے کے بعد پورا یا کچھ حصہ باہر کی جانب کھینچ کر پھر اندر کیے جائیں تو بھی اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۷- مرد کے آگے کی راہ سے دوا یا دیگر چیزیں اندر مثانہ تک پہنچانے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور عورتوں کی شرمگاہ میں سیال یا جامد کسی قسم کی دوا رکھنے سے روزہ فاسد ہوجائے گا کیونکہ یہ ایسا راستہ ہے جہاں سے چیزیں جوف معدہ تک پہنچ جاتی ہیں۔

''وإذا أقطر في إحليله لا يفسد صومه عند أبي حنيفة ومحمد وفي الإقطار في إقبال النساء يفسد بلاخلاف وهو الصحيح هكذا في الظهيرية'' (عالمگیری ۱/ ۲۰۴)۔

عورتوں کی شرمگاہ میں مرض کی تحقیق کے لیے جو آلات داخل کیے جاتے ہیں، اس کے مفسد اور عدم مفسد کے سلسلہ میں وہی تفصیلی حکم ہے جو جواب (۶) میں گذرا ہے۔

☆☆☆

روزہ اور جدید وسائل کا استعمال

مفتی محمد جمال الدین قاسمی ☆

قرآن وحدیث میں جس چیز سے روزہ کی حالت میں منع کیا گیا ہے وہ کھانا پینا ہے، جب انسان کھاتا پیتا ہے تو حلق کے فطری راستے سے کھانے پینے کی چیزیں معدہ تک پہنچتی ہیں، اسی بنا پر کھانے پینے کو مفطرات صوم قرار دیا گیا ہے، پھر فقہاء کرام نے بطور احتیاط کھانے پینے پر ایسی تمام صورتوں کو قیاس کیا ہے جس میں کوئی چیز انسان کے پیٹ یا دماغ تک براہ راست پہنچائی جائے، اسی لئے ایسے زخم جو سر اور پیٹ میں ہو، اور دماغ ومعدہ تک زخم کے ذریعہ راستہ بن گیا ہو تو ان میں دوا ڈالنے کو روزہ ٹوٹ جانے کا سبب قرار دیا ہے، اس زخم کو فقہاء جائفہ اور آمہ سے تعبیر کرتے ہیں، کیونکہ اس طرح دوا دماغ اور معدہ تک پہنچ جاتی ہے، اسی لئے ہندیہ میں ہے:

''إن العبرة للوصول إلی الجوف والدماغ'' (ہندیہ ۱؍ ۲۰۴)۔

مگر دماغ اور پیٹ تک دوا یا غذائی چیزیں فطری منفذ سے داخل ہونا روزہ ٹوٹنے کا باعث ہے، اگر ان دونوں جوفوں میں غذا یا دوا کے قبیل کی چیزیں پہنچیں، لیکن فطری منفذ کے علاوہ رگوں یا مسامات بدن کے واسطے سے پہنچیں تو وہ مفطرات صوم میں داخل نہ ہوں گی، یہی وجہ ہے کہ اگر تبرید کیلئے کوئی شخص غسل کرے اور مسامات بدن میں پانی گھسنے کی وجہ سے جسم تروتازہ ہوجائے، اور ایک قسم کا نشاط پیدا ہوجائے، یا پانی سے تر کپڑا جسم پر ڈال کر کوئی ٹھنڈک

☆ دار العلوم حیدرآباد۔

حاصل کرے، جبکہ مسامات بدن کے واسطے سے اندر تک پانی کے اثرات پہنچتے ہیں، لیکن فقہاء کی تصریح ہے کہ روزہ ان امور سے فاسد نہ ہوگا۔ درج بالا امور کو سامنے رکھتے ہوئے، سوالات کے جوابات یہ ہیں:

۱- امراض قلب سے متعلق جو دوائیں ایسی ہوں جنہیں زبان تلے صرف دبایا جاتا ہو، اور اس دوا کے جو اجزاء لعاب سے مل جاتے ہوں، ان کے نگلنے سے پوری طرح بچا جاتا ہو، اور حلق کے نیچے اسکا کوئی جز نہ اترتا ہو تو ظاہر ہے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ معدہ یا دماغ میں براہ راست کوئی چیز داخل نہیں ہوئی، حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں:

"الفطر ممادخل" (ابن ابی شیبہ/۵۱)۔

اور مجمع الزوائد میں ہے:

"إنما الإفطار مما دخل وليس مما خرج" (مجمع الزوائد ۳/ ۱۶۷)۔

۲- انہیلر کے بارے میں جیسا کہ سوال میں صراحت ہے، اور ڈاکٹروں سے تحقیق کرنے سے بھی معلوم ہوا کہ اس میں دوا سیال صورت میں موجود ہوتی ہے۔ اور حلق میں دوا کا ذائقہ بھی محسوس ہوتا ہے، اور اسے بالقصد حلق سے نیچے اتارا جاتا ہے، اس لئے اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، فقہاء لکھتے ہیں:

"لو تبخر ببخور فآواه إلى نفسه واشتمه ذاكرا لصومه أفطر" (شامی ۳۶۶/۲)۔

اور حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کی صراحت ہے: "الفطر مما دخل" (ابن ابی شیبہ ۵۱/۳)۔

۳- بھاپ لینا چاہے قدیم طرز کے مطابق ہو، یا جدید آلات کی مدد سے ہو، اسکا حکم بھی دھواں اور بخور جیسا ہوگا، جس طرح بالقصد دھواں اور بخور لینے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے، اسی طرح بھاپ لینے سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا، موسوعہ فقہیہ میں بھی اسے مفسدات صوم میں سے قرار دیا گیا ہے (دیکھئے: موسوعہ فقہیہ ۲۸/ ۳۶) کیونکہ دھواں کی طرح بھاپ بھی ذی جرم ہے۔

۴- جسم کے اندر انجکشن کے ذریعہ دوا پہنچانا خواہ دوا کی ضرورت سے ہو، یا جسم کی غذائی

ضرورت پوری کرنے کی نیت سے ہو، روزہ بہر صورت نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ روزہ اسی وقت ٹوٹتا ہے جب کوئی چیز بعینہ فطری منفذ کے ذریعہ پیٹ یا دماغ تک پہنچے، انجکشن کے ذریعہ کوئی چیز معدہ تک پہنچتی ہے اور نہ ہی دماغ تک براہ راست، بلکہ دوائیں رگوں میں پہنچتی ہیں، اور پھر رگوں کے واسطے سے پورے جسم میں پھیل جاتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ انجکشن کو عرف عام میں کھانا پینا نہیں بولتے، پانی پینے سے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے، لیکن روزے کی حالت میں اگر ٹھنڈک حاصل کرنے کیلئے غسل کیا جائے تو اگر چہ پانی کا اثر مسامات بدن کے واسطے سے جسم کے اندر تک پہنچتا ہے، لیکن فقہاء اسے ناقض صوم قرار نہیں دیتے، ہندیہ میں ہے:

''ومن اغتسل في ماء وجد برده في باطنه لا يفطر'' (عالمگیری ۱؍۲۰۳)۔

اور اس عبارت سے پہلے ایک اور جزئیہ شرح مجمع کے حوالے سے ہندیہ میں ہے:

''وما يدخل في مسامات البدن من الدهن لا يفطر'' (ہندیہ ۱؍۲۰۳)۔

۵- گلوکوز سے قوت ضرور پہنچتی ہے، لیکن وہ منفذ اصلی سے نہیں پہنچتا، اسلئے اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا، البتہ غذا کی مطلوبہ قوت فراہم کرنے کی نیت سے گلوکوز نہیں چڑھانا چاہئے، کیونکہ روزہ کے مقاصد میں سے ہے خود کو غذا سے محروم رکھنا، اسلئے محض تقویت کے لئے روزہ کی حالت میں گلوکوز چڑھانے سے بچنا چاہئے۔

۶- پیچھے کے راستہ سے سیال یا غیر سیال دوائیں پہنچائی جائیں، تو اس میں موضع حقنہ یا اس سے آگے تک یہ دوائیں پہنچ جاتی ہیں تو یہ صورت روزہ کو فاسد کردے گی، ورنہ نہیں، اور جہاں تک بواسیری مسّے کی بات ہے تو وہ چونکہ موضع حقنہ سے بہت نیچے ہوتے ہیں اس لئے ان پر دوا لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، موضع حقنہ کو روزہ کے فاسد ہونے یا نہ ہونے کا معیار جو فقہاء نے قرار دیا ہے اسی بنیاد پر جس شخص کو کانچ نکل آنے کا مرض ہو، اس کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اگر کانچ کو تر کرکے اندر کیا جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، فتح القدیر میں ہے:

''إن خرج سرمه فغسله فإن قام قبل أن ينشفه فسد صومه وإلا لا، لأن

الماء اتصل بظاهره ثم زال قبل أن يصل إلى الباطن بعود المقعدة"
(شامی ۲/ ۱۰۸)۔

اور صاحب درمختار لکھتے ہیں:

"ولو بالغ في الاستنجاء حتى بلغ موضع الحقنة فسد وهذا قلما يكون ولو كان فيورث داء أعظيماً" (درمختار مع الشامی ۲/ ۱۰۸)۔

امراض معدہ کی تحقیق کے لئے براہ مقعد اگر کوئی آلہ داخل کیا جائے، اور کچھ دیر کے بعد پھر اسے نکال لیا جائے، تو دیکھا جائے گا کہ ان آلات پر دوایا کوئی اور چیز ڈال کر معدہ یا موضع حقنہ تک پہنچایا جارہا ہے، یا صرف خشک حالت میں وہ آلات ان جگہوں تک پہنچائے جاتے ہیں، اگر پہلی صورت ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اگر دوسری صورت ہے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، چنانچہ صاحب بدائع لکھتے ہیں:

"ولو ابتلع لحما مربوطا على خيط ثم انتزعه من ساعته لا يفسد وإن تركه فسد" (عالمگیری ۱/ ۲۰۳)۔

۷ – آگے کی راہ خواہ مرد کی ہو یا عورت کی، اگر اس سے مثانہ تک، یا رحم تک، یا پھر عورت کی شرمگاہ میں نلکی، آلات یا دوا وغیرہ ڈالی جائے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ مثانہ یا رحم کا تعلق پیٹ سے نہیں ہے، جیسا کہ علامہ زیلعی نے مثانہ کے تعلق سے یہی بات اطباء کے حوالے سے لکھی ہے، پھر اس پر علامہ شامی کا تبصرہ بھی لائق توجہ ہے، انہوں نے بھی فرج داخل میں دوا وغیرہ رکھنے کو زیلعی کی بات کی روشنی میں غیر مفسد قرار دیا ہے، ادھر فقہاء کی تصریح ہے کہ جوف دماغ یا جوف بطن میں جب کوئی چیز قرار پکڑے تب وہ مفسد صوم ہے (ہندیہ ۱/ ۲۰۳) بنابریں ابن ہمام، زیلعی اور ابن عابدین کے تبصرے سے یہ بات صحیح معلوم ہوتی ہے کہ ان صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹے گا (دیکھئے: شامی ۲/ ۱۰۹)۔

☆☆☆

مفطرات صوم کی بعض شکلیں اور ان کا حکم

مولانا اقبال احمد ٹنکاروی ☆

نیت کے ساتھ إمساک عن الأکل والشرب والجماع من طلوع الفجر إلی غروب الشمس کو شرعاً صوم کہتے ہیں، لہذا یہ تینوں روزہ کے رکن ہوئے، اب اگر ان میں خلل پایا جائے، یعنی کھانے، پینے یا جماع کا بجائے امساک کے وجود پایا جائے تو وہ مخل بالصوم ومفسد صوم ہوگا، چاہے وہ خلل صورۃً ومعنیً ہو یا صرف معنیً ہو۔

۱- صورۃً ومعنیً ہونے کا مطلب یہ ہے کہ معتاد طریقہ سے کوئی ایسی چیز جس کا تعلق بدن کی صلاحیت کے ساتھ ہے جوف دماغ یا جوف بطن تک پہنچائی جائے، دماغ میں جوف کا وجود چاہے مختلف فیہ ہو یا بالفرض وجود ہی نہ ہو پھر بھی ہمارے ان مسائل پر کوئی فرق نہیں پڑتا، کیونکہ بقول علامہ کاسانیؒ وعلامہ ابن نجیم مصریؒ دماغ اور بطن کے درمیان ایک منفذ ہے لہذا جو چیز دماغ میں پہنچے گی وہ بالضرور بطن میں پہنچے گی۔

۲- جو چیز جوف میں جاری ہے اس کا استقرار شرط ہے، اور استقرار کا مطلب یہ ہے کہ وہ چیز جوف میں غائب ہو جائے، اس کا کوئی حصہ خارج میں نہ رہے اور نہ ہی کسی خارجی چیز کے ساتھ اس کا اتصال ہو، ہاں اگر جوف میں داخل ہونے والی اس چیز پر تری یا دوا وغیرہ ہو تو اس صورت میں روزہ فاسد ہو جائے گا۔

"وعلی هذا الأصل يبنی بيان مايفسد الصوم وينقضه وذلک بالأکل

☆ دار العلوم اسلامیہ عربیہ ماٹلی والا بھروچ گجرات۔

والشرب والجماع سواء كان صورة ومعنى أوصورة لا معنى أو معنى لا صورة" (بدائع ۱/ ۹۰)۔

''وكذا وصل إلى الدماغ لأن له منفذا إلى الجوف فكان بمنزلة زاوية من زوايا الجوف" (بدائع ۲/ ۹۳)۔

''والتحقيق أن بين جوف الرأس وجوف المعدة منفذا أصليا فما وصل إلى جوف الرأس يصل إلى جوف البطن" (شامی ۲/ ۴۰۳)۔

۳۔صرف معنیٰ کا یہ مطلب ہے کہ غیر معتاد طریقہ سے کوئی شئی ما فيه صلاح البدن دماغ یا پیٹ میں پہنچائی جائے۔

اب انہی اصولوں کی رشنی میں ہم مسئولہ صورتوں کا جائزہ لیتے ہیں:

۱- امراض قلب میں مستعمل دوا جسے صرف زبان کے نیچے دبایا جاتا ہے نگلا نہیں جاتا تو ظاہر ہے کہ جب نہ اسے نگلا جائے نہ لعاب میں ملنے والے اجزاء کو نگلا جائے تو یہ مفسد صوم نہیں ہے، نہ صورۃً نہ معنیً، پھر بھی احتیاط اولی ہے، کہ اس صورت میں اپنے روزہ کو خواہ مخواہ معرض فساد میں لانا ہے کہ ہر مریض اس کا خیال نہیں رکھ سکتا، اور اگر اس کے اجزاء لعاب میں مل کر نیچے چلے جاتے ہیں تو یہ مفسد صوم ہے۔

أو مص إهليلج بخلاف نحو سكر اى بأن مضغها فدخل البصاق حلقه ولايدخل من عينها في جوفه لا يفسد صومه" (شامی ۲/ ۳۹۶)۔

۲- انہیلر کی جو صورت ذکر کی ہے کہ اس میں دوا بھی ڈالی جاتی ہے پھر وہ ناک سے ہوکر پھیپھڑے تک پہنچتی ہے تو یہ مفسد صوم ہے، کیونکہ ما فیہ صلاح البدن مخارق اصلیہ سے جوف میں پہنچائی گئی، رہ گئی یہ بات کہ وہ تو پھیپھڑے میں پہنچی ہے نہ کہ معدہ میں، تو فقہاء کی مختلف عبارات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جوف سے وہ پیٹ مراد لیتے ہیں جس میں معدہ، گردے، پھیپھڑے، آنت سب شامل ہیں، کیونکہ لوبان عود وغیرہ کی دھونی کا جو مسئلہ بیان کیا ہے ظاہر ہے اسے بھی تو

سونگھا ہی جاتا ہے، اور سونگھنے کا تعلق سانس کی نلی سے ہے نہ کہ کھانے کی نلی سے، اور سانس کی نلی پھیپھڑے تک ہی جاتی ہے نہ کہ معدہ میں، پھر بھی وہ مفسد صوم ہے۔ اسی طرح نیزہ وغیرہ کے جو مسائل بیان کئے ہیں وہاں پیٹ کا ذکر کیا ہے، معدہ، پھیپھڑے وغیرہ کی تفصیل نہیں کی ہے، نیز احتقان کی صورت میں بھی تو دوا آنت میں جاتی ہے سیدھی معدہ میں نہیں جاتی، لہذا چاہے یہ دوا پھیپھڑے میں پہنچی ہے پھر بھی مفسد صوم ہے، نیز یہ بھی جاننا چاہئے کہ عامۃً مسائل شرعیہ کی بنیاد ایسی چیزوں پر رکھی گئی ہے جسے عام آدمی سمجھ سکے اور عمل کر سکے جیسے چاند وغیرہ کے مسائل، فلکی وطبی باریکیاں عوام کی دسترس سے باہر ہیں، اور باہر نہ ہوں تو دشوار تو ضرور ہیں، لہذا ایسی چیزوں پر مسائل کی بنیاد نہیں رکھ سکتے۔

''وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف، والأذن، والدبر بأن استعط أواحتقن أو أقطر في أذنه فوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ فسد صومه (بدائع الصنائع ۲/ ۹۳)۔

(او طعن برمح فوصل إلى جوفه) وإن بقي في جوفه كما لو ألقى حجر في الجائفة أونفذ السهم من الجانب الآخر ولو بقي النصل في جوفه فسد'' (شامی ۲/ ۳۸۷)۔

۳- بھاپ کے ذریعہ دوا کا اندر لینا چاہے سادہ طریقہ سے ہو یا مشین سے ہو جبکہ وہ ناک کے ذریعہ بھاپ کے ساتھ اندر پہنچ جاتی ہے، تو یہ صورت مفسد صوم ہے، جیسے کہ لوبان، عود، اگر بتی وغیرہ سونگھنے کی صورت میں روزہ نہیں رہتا۔

''لو أدخل حلقه الدخان اى بأى صورة كان الإدخال حتى لو تبخر ببخور فآواه إلى نفسه واشتمه ذاكرا لصومه أفطر۔ الى قوله لوضوح الفرق بين هواء تطيب بريح المسک وشبهه وبين جوهر دخان وصل إلى جوفه بفعله'' (شامی ۲/ ۳۹۵)۔

۴- وہ انجکشن جو سیدھا پیٹ میں مارا جائے جیسے کتے کے کاٹنے کے وقت، یا سیدھا دماغ میں لگایا جائے اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ بقیہ انجکشنوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا خواہ انجکشن غذائی ہو یا دوائی۔ البتہ بغیر ضرورت کے غذائی انجکشن لینا کراہت سے خالی نہ ہوگا کیونکہ اس صورت میں اظہار ضجر ہے۔

۵- گلوکوز چڑھانے سے بھی روزہ میں کوئی فساد نہیں آئے گا چاہے غذاء ہو یا دواء گو ملا کر ہو، مگر یہ بھی بلا ضرورت نہ چڑھائے کیونکہ اس میں بھی اظہار ضجر ہے۔

"(وإن وجد طعمه فی حلقه) لأن الموجود فی حلقه أثر داخل من المسام الذی هو خلل البدن والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ" (شامی ۳۹۵/۲)۔

۶- **الف:** دوا کا پیٹ میں پہنچانا چاہے سیال ہو کہ غیر سیال جبکہ وہ اندر پہنچائی ہے تو یہ مفسد صوم ہے۔

ب- بواسیر کے مسوں پر جو دوا رکھی جائے وہ مفسد صوم نہیں ہے، کیونکہ یہ مقام حقنہ سے بہت نیچے ہے اور فاصل مقام حقنہ ہے۔

ج- امراض معدہ کی تحقیق کے لئے جو آلات اندر اتارے جائیں اگر وہ تر نہیں ہے، نہ اس پر کوئی دوا لگی ہوئی ہے تو یہ مفسد صوم نہیں، ورنہ مفسد صوم ہے۔

"أو أدخل إصبعه فيه ای دبره أو فرجها ولو مبتلة فسد" (شامی ۳۹۷/۲)۔

"أوداوی جائفة أو آمة فوصل الدواء حقيقة أشار إلى أن ماوقع فی ظاهر الرواية من تقييد الإفساد بالدواء الرطب مبنی علی العادة من أنه يصل وإلا فالمعتبر حقيقة الوصول" (شامی ۴۰۲/۲)۔

"ولو بالغ فی الاستنجاء حتی بلغ موضع الحقنة فسد" (شامی ۳۹۷/۲، نیز امداد الفتاوی ۱۴۹/۲ مع حاشیہ مفتی شفیع صاحب)۔

۷- آگے کی راہ میں جہاں تک دوا وغیرہ ڈالنے کا مسئلہ ہے تو مرد کی شرمگاہ میں دوا وغیرہ ڈالنے سے روزہ فاسد نہ ہوگا، کیونکہ محقق قول کے مطابق اس کے اور جوف کے درمیان منفذ نہیں ہے، البتہ عورت کی فرج داخل میں دوا وغیرہ پہنچانے سے روزہ فاسد ہو جائے گا، رہی بات رحم میں آلات وغیرہ داخل کرنے کی تو اگر ان آلات پر پانی محلول یا دوا وغیرہ نہیں لگائی گئی ہے تو روزہ فاسد نہ ہوگا، ورنہ فاسد ہو جائے گا۔

''أو أقطر في إحليله ماء ا ودهنا وإن وصل إلى المثانة على المذهب و أما في قبلها ففسد إجماعا لأنه كالحقنة'' (درمع الرد ۲/ ۴۰۰)۔

''ولو أدخلت قطنة إن غابت فسد و إن بقي طرفها في فرجها الخارج لا، إن استقرار الداخل في الجوف شرط للفساد'' (درمع الرد ۲/ ۳۹۷)۔

☆☆☆

مفطرات صوم کی بعض جدید صورتیں

مفتی عبدالکریم بھیری ☆

۲-آکسیجن اور انہیلر کا روزہ کی حالت میں استعمال کرنا:

انہیلر کا استعمال عموماً دمہ کا مریض ہی کرتا ہے، جس کو دمہ کا مرض ہوتا ہے اس کو سانس لینے میں بڑی دقت ہوتی ہے اور پھیپھڑوں میں کچھ کمزوری آتی ہے اور وہ اپنا کام کرنا بند کر دیتے ہیں۔ انہیلر کا استعمال کرنے کے بعد دوا کے ذرات پھیپھڑوں میں پہنچ جاتے ہیں جس سے پھیپھڑے کھل جاتے ہیں اور مریض کی سانس تسلسل کے ساتھ شروع ہو جاتی ہے، اب سوال یہ ہے کہ روزہ میں انہیلر کے استعمال کرنے سے روزہ کا حکم کیا ہے؟

اس کو سمجھنے سے پہلے یہ واضح ہو کہ سانس کی نالی الگ ہوتی ہے اور غذا کی نالی الگ ہوتی ہے، معدہ الگ ہوتا ہے اور پھیپھڑے الگ ہوتے ہیں، اور جزئیات فقہیہ کی روشنی میں اوپر یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ معدہ یا دماغ میں بالواسطہ کوئی شئی داخل ہو جائے تو مفسد صوم نہیں ہے، اور یہ بھی واضح ہو گیا ہے کہ مطلق جوف بدن میں کسی شئی کا پہنچنا بھی مفسد صوم نہیں ہے بلکہ جوف معدہ یا دماغ میں پہنچنا شرط ہے۔

”لو ألقی فی قصبة الذکر لا یفسد اتفاقاً“ (شامی ۲/ ۱۰۳، ومثلہ فی الہندیہ ۲/ ۲۰۴)۔

یہاں اگر چہ منفذ اصلی سے دوائی پہنچائی جارہی ہے مگر معدہ میں نہیں پہنچائی جارہی

☆ الجامعۃ الاسلامیہ دارالعلوم نیپانی، بیلگام، کرناٹک۔

ہے بلکہ سانس کی نالی کے ذریعہ سے پھیپھڑوں میں پہنچائی جارہی ہے، اس لئے انہیلر کے استعمال سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ سانس کی نالی سے متصل غذائیں نالی ہونے کی وجہ سے اس نالی میں ذرات پہنچ جاتے ہوں مگر یقینی نہیں ہے بلکہ یہ بات مشکوک ہے، اور محض شک کی وجہ سے صاحبینؒ کے یہاں روزہ فاسد نہیں ہوتا، اور ضرورۃً صاحبینؒ کے قول کو لیا جاسکتا ہے، اسی وجہ سے ہدایہ: ۱/ ۲۲۰ کے حاشیہ نمبر ۷ میں لکھا ہے:

''علی أن العبرة للوصول إلی الجوف والدماغ لا لکونه رطباً أو یابساً وقالا لا لعدم العلم به فلا یفطر بالشک'' (ومثلہ فی الہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

اور صاحبینؒ کا قول کیوں نہیں لیا جاسکتا جبکہ متاخرین علماء کرامؒ نے مذہب شافعیہ، مالکیہ اور حنابلہ پر کئی مسائل میں ضرورۃً عمل کیا ہے اور اس کو ترجیح دی ہے۔

حاصل یہ ہے کہ بندہ کے نزدیک روزہ کی حالت میں انہیلر کا استعمال مفسد صوم نہیں ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۳-بحالت صوم دواؤں اور زنڈ وبام وغیرہ کا بھپارہ لینا:

بعض حکیمی، زنڈ وبام اور دیگر دواؤں کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ ان کو جوش کئے ہوئے پانی میں ڈالکر اس کا بھاپ لیا جاتا ہے جس کا اثر بلا تاخیر حلق بلکہ سینہ تک پہنچ جاتا ہے، اس کو بھپارہ لینا کہتے ہیں، اس طرح بھپارہ لینے سے روزہ جاتا ہے بشرطیکہ بالیقین یہ معلوم ہوجائے کہ دوائیں یا بھاپ معدہ یا دماغ میں پہنچ گئی ہیں۔

فقہائے کرام کی کچھ عبارتیں موجود ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ اس طرح سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، چنانچہ ایک عبارت ہے: ''من أدخل بصنعه دخانا حلقه بأی صورة کان الإدخال فسد صومه سواء کان دخان عنبر أو عود أو غیرهما '' (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ۲/ ۳۹۰)۔

لیکن بندہ کو کسی قدر اس سلسلہ میں تامل ہے، کیونکہ کچھ ڈاکٹروں سے بندہ نے تحقیق کی کہ دوائیں زنڈ وبام وغیرہ کا بھپارہ لینے سے اس کا اثر معدہ میں پہنچتا ہے یا پھیپھڑوں میں پہنچتا ہے، تو ڈاکٹروں نے کہا کہ غذا کی نالی اور سانس کی نالی پر ایک پردہ ہوتا ہے جب غذائیں استعمال کی جاتی ہیں تو غذا کی نالی کا پردہ کھل جاتا ہے اور سانس کی نالی کا پردہ بند رہتا ہے، اور جب بھپارہ لیا جاتا ہے یا کسی دوا والے آلہ سے سانس لی جاتی ہے تو سانس کی نالی کا پردہ کھل جاتا ہے اور دوائیں سیدھے سانس کی نالی سے پھیپھڑوں پر اثر انداز ہوتی ہیں، اس وقت غذا کی نالی کا پردہ بند رہتا ہے۔

لہٰذا اوپر بیان کردہ اصولوں، عبارات فقہیہ اور ڈاکٹروں کے قول کی روشنی میں بندہ کی تحقیق یہ ہے کہ بھپارہ لینے سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

''علی أن العبرة للوصول إلی الجوف والدماغ لا لکونه رطباً أو یابساً وقالا: لا لعدم العلم به فلا یفطر بالشک'' (ومثلہ فی الہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

۴، ۵- انجکشن اور سلائن کے ذریعہ دوا، خون اور گلوکوز چڑھانے کا حکم:

انجکشن اور سلائن کے ذریعہ سے دوا، خون اور گلوکوز وغیرہ جسم میں داخل کی جاتی ہیں، وہ عموماً رگوں کے واسطہ سے قلب ودماغ یا معدہ تک پہنچتی ہیں اور ایک ایسی راہ سے داخل ہوتی ہیں جو اس کی حقیقی راہ اور فقہاء کرام کی لسانی منفذ نہیں ہے، فقہاء کرام کی مختلف عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی صورتوں سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے، مثلاً:

۱- ہدایہ کی عبارت ہے:

''ولو داوی جائفةً أو آمّة بدواء فوصل إلی جوفه أفطر عند أبی حنیفةؒ والذی یصل هو الرطب'' (ہدایہ ۱/ ۲۲۰)۔

(اگر پیٹ یا دماغ کے اندر پہنچے ہوئے زخم کا دوا کے ذریعہ علاج کرے، پھر دوا اس کے دماغ تک پہنچ جائے تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک روزہ ٹوٹ جائے گا، اس طرح مرطوب دوا ہی

پہنچ سکتی ہے)۔

گویا صرف دو قسم کے زخم ہیں جن میں دوا ڈالنے کو فقہائے کرام نے مفسد صوم قرار دیا ہے، ایک آمہ اور دوسرے جائفہ۔ آمہ سر کے گہرے زخم کو کہتے ہیں جو اصل دماغ تک پہنچ گیا ہو اور اس کے ذریعہ دوا بھی وہاں تک پہنچ جاتی ہو۔ جائفہ پیٹ کے اس زخم کو کہتے ہیں جو معدہ تک گہرا ہو اور اس کے ذریعہ سے دوا پیٹ تک پہنچ جاتی ہو۔ اس طرح گویا یہ زخم پیٹ یا دماغ تک پہنچنے کیلئے بلاواسطہ راہ اور منفذ پیدا کردیتے ہیں، اس لئے ان میں دوا ڈالنا مفسد صوم ہے۔

اس کے برخلاف دوسرے زخموں پر دوا ڈالنا مفسد صوم نہیں ہے، چاہے وہ کوئی بھی زخم ہو، حالانکہ کوئی بھی زخم جو جسم کے اندرونی حصہ تک پہنچتا ہو اس پر ڈالی گئی دوائیں بالواسطہ معدہ یا دماغ تک پہنچ ہی جاتی ہیں مگر اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، کیونکہ مطلق جوف بدن میں دوائیں پہنچنے سے مفسد صوم نہیں ہوتا بلکہ منفذ اصلی سے جوف دماغ یا معدہ میں پہنچنا شرط ہے۔

بعینہ اسی طرح انجکشن وغیرہ کے ذریعہ سے جو کچھ معدہ یا دماغ تک پہنچایا جاتا ہے وہ رگوں کے واسطہ سے پہنچایا جاتا ہے بلاواسطہ نہیں پہنچایا جاتا، اس لئے انجکشن، سلائن وغیرہ سے دوائیں خون اور گلوکوز چڑھائی جائے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور وجہ ظاہر ہے کہ دوا کا مطلق جوف بدن میں پہنچنا مفسد صوم نہیں ہے۔

البتہ گلوکوز کا استعمال انتہائی مجبوری میں ہونا چاہیے، کیونکہ گلوکوز کے ذریعہ جسم میں غذا کی طرح تقویت پہنچتا ہے، اور روزہ کا رکن اپنے آپ کو غذا سے محروم رکھنا ہے، بلامجبوری گلوکوز استعمال کرنے سے روزہ مکروہ ہوگا۔

۲- اسی طرح دوسری عبارت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلقاً جوف بدن میں دوا پہنچائی جائے تو مفسد صوم نہ ہوگا، اور جوف معدہ یا دماغ تک دوائی پہنچائی جائے مگر منفذ اصلی سے نہیں بلکہ اس کے علاوہ کسی دوسرے راستہ سے پہنچائی جائے تو وہ بھی مفسد صوم نہ ہوگا، چنانچہ ہندیہ میں مذکور ہے:

''إذا أقطر في إحليله لا يفسد صومه عند أبي حنيفةؒ ومحمدؒ وفي الإقطار في إقبال النساء يفسد بلا خلاف وهو الصحيح'' (ہندیہ ۱؍۲۰۴)۔

(مرد کے پیشاب کی راہ میں قطرہ ڈالے تو امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے یہاں روزہ نہیں ٹوٹے گا، البتہ عورت کی شرم گاہ میں قطرہ ٹپکانے کی صورت میں بلا اختلاف روزہ ٹوٹ جائے گا، اور یہی صحیح ہے)۔

اس عبارت سے معلوم ہورہا ہے کہ مرد کی پیشاب کے اندر دوا یا تیل وغیرہ چڑھانے سے امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے یہاں بلکہ بتحقیق علامہ شامیؒ باتفاق ائمہ ثلاثہ روزہ فاسد نہیں ہوتا، کیونکہ مرد کے ذکر اور معدہ کے مابین منفذ نہیں ہے بخلاف عورت کے وہاں منفذ موجود ہے۔

۳-تیسری عبارت ہے:

''من ابتلع لحماً مربوطاً على خيط ثم انتزع من ساعته لا يفسد صومه'' (ہندیہ ۱؍۲۰۴)۔

۴-چوتھی عبارت ہے جس سے یہ بات بالکل واضح ہوتی ہے کہ کوئی شئی مطلقاً بدن کے اندر داخل ہوجائے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا، بلکہ اس کیلئے دو شرطیں ہیں: اول یہ کہ وہ شئی جوف معدہ یا دماغ تک پہنچ جائے، دوسری یہ کہ پہنچنا مخارق اصلیہ یعنی منفذ اصلی سے ہو، اگر کوئی شئی مخارق اصلیہ کے علاوہ کسی دوسرے کیمیاوی طریق سے جوف معدہ یا دماغ میں پہنچادی جائے تو بھی مفسد صوم نہیں ہے۔ انجکشن، سلائن وغیرہ سے جو کچھ بھی چڑھایا جاتا ہے بلاشبہ دوا کا اثر جسم میں پہنچ جاتا ہے مگر یہ پہنچنا منفذ اصلی سے نہیں بلکہ رگوں کے واسطہ سے ہے اور یہ منفذ اصلی نہیں ہے، چنانچہ ملک العلماء علامہ کاسانیؒ رقم طراز ہیں:

''وما وصل إلى الجوف أو الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف والأذن والدبر بأن استعط أو أقطر في أذنه فوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ فسد صومه..... وكذا إذا وصل إلى الدماغ لأن له منفذا إلى الجوف فكان

منزلة زواية من زوايا الجوف (إلى قوله) وأما ما وصل إلى الجوف أو الدماغ عن غير المخارق الأصلية بأن داوى الجائفة والآمة فإن داواها بدواء يابس لا يفسد لأنه لم يصل إلى الجوف ولا إلى الدماغ ولو علم أنه وصل يفسد في قول أبي حنيفة" (بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۳)۔

حاصل کلام یہ ہے کہ انجکشن اور سلائن کے ذریعہ چاہے خون پہنچایا جائے یا دوائیں یا گلوکوز مفسد صوم نہ ہوگا، اسی طرح شوگر کا انجکشن (انسولین) لیا جائے تو بھی مفسد صوم نہ ہوگا۔

۶ -بحالت صوم بواسیری دواؤں کا استعمال:

بواسیر کے بعض مریضوں کو دبر کے راستے سے بذریعہ پائپ اندر تک دوا پہنچائی جاتی ہے اس سے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، کیونکہ دوا معدہ تک یقیناً پہنچ ہی جاتی ہے۔

اور اگر صرف بواسیری مسوں یا اوپری سطح پر مرہم لگایا جائے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ معدہ تک اس کا اثر نہیں پہنچتا ہے۔

"ولو داوى جائفة أو آمة فوصل إلى جوفه أو دماغه أفطر" (ہدایہ ۱/ ۲۲۰)۔

عبارت سے معلوم ہورہا ہے کہ صرف جائفہ اور آمہ کی قید ہے، بقیہ زخم اس سے مستثنیٰ ہیں، کما مر، اور اگر یہ شک ہو کہ پہنچ گیا ہو تو محض شک کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جانے کا حکم نہیں لگایا جاسکتا (دیکھئے: ہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

۷ -معدہ میں نلکی ڈالی جائے:

آج کل معدہ کے بعض امراض کی شناخت کیلئے معدہ تک منہ کے ذریعہ نلکی پہنچائی جاتی ہے جو بعض دفعہ گوشت کا ٹکڑا کتر کر اپنے ساتھ لاتی ہے ایسی صورت میں روزہ فاسد نہ ہوگا۔

اصل میں روزہ ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کا مدار اس بات پر ہے کہ معدہ میں داخل ہونے والی چیز اندر ٹھہر گئی ہے یا واپس آگئی ہے، اگر ٹھہر گئی ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں، علامہ ابن نجیم

مصریؒ رقم طراز ہیں:

''ولو شد الطعام بخیط و أرسله فی حلقه وطرف الخیط فی یده لا یفسد الصوم'' (البحر الرائق ۲/ ۲۷۹، ومثلہ فی الہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

علامہ کاسانیؒ نے اس سلسلہ میں ایک اصولی بات فرمائی ہے:

''وهذا یدل علی أن استقرار الداخل فی الجوف شرط لفساد الصوم''

(بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۴)۔

ہاں اگر منہ یا ناک میں نلکی ڈال کر غذائیں پہنچائی جائیں تو یقیناً روزہ فاسد ہوگا جسے آج کل رائس ٹیوب سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

☆☆☆

روزہ کوتوڑنے والی بعض نئی شکلیں

مولانا عبداللطیف پالنپوری☆

۱- امراض قلب سے متعلق وہ دوائیں جن کوزبان کے نیچے دبا کر رکھا جاتا ہے، اگر اس دوا کو یا لعاب میں مل جانے والے اس کے اجزاء کو نگلنے سے احتراز کیا جائے تو اس صورت میں روزہ فاسد نہ ہوگا، البتہ بلاعذر ایسا کرنا مکروہ ہے، امداد الاحکام میں ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے:

''سفوف تمباکو اس طرح دانتوں میں استعمال کرنا کہ حلق سے نیچے یقیناً نہ اترے مفسد صوم نہیں، اور اگر ذرا سا بھی حلق سے نیچے اتر جائے گا تو روزہ فاسد ہے، اور اس سفوف کا استعمال بحالت صوم بلاضرورت مکروہ ہے (امداالاحکام ۳/ ۱۲۸)۔

''أو ذاق شيئا بفمه وإن كره لم يفطر'' (الدرالمختار علی ردالمختار ۲/ ۱۰۱)۔''وكره له ذوق شيئ وكذا مضغه بلا عذر'' (الدرالمختار ۲/ ۱۱۲)۔

۲- انہیلر کے ذریعہ ہوا حلق کے اندر جانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے، البتہ انہیلر کے ذریعہ سفوف کی شکل میں جو دوا حلق کے راستے اندر پہنچائی جاتی ہے، اس کا معدہ میں پہنچنا یقینی ہوتا ہے، لہذا اس کے استعمال سے روزہ فاسد ہوجائے گا، اسی لئے فقہاء نے قصداً حلق میں دھواں داخل کرنے پر فساد صوم کا حکم لگایا ہے، کیونکہ اس کا معدہ میں پہنچنا یقینی ہے۔

''لو أدخل حلقه الدخان أفطر اي دخان كان (درمختار) أي بأي صورة كان الادخال حتى لو تبخر ببخور فآواه إلى نفسه واشتمه ذاكراً لصومه أفطر

☆ جامعہ نذیریہ کاکوسی، گجرات۔

لإمكان التحرز عنه وهذا مما يغفل عنه كثير من الناس ولا يتوهم أنه كشم الورد ومائه والمسک لوضوح الفرق بين هواء تطيب بريح المسک وشبهه وبين جوهر دخان وصل إلى جوفه بفعله امداد وبه علم حكم شرب الدخان"
(ردالمحتار علی الدرالمختار ۲/ ۹۷)۔

ہاں اگر یہ بات یقینی طور پر محقق ہو جائے کہ وہ دوا سیدھی پھیپھڑے میں جاتی ہے، اور پھیپھڑے سے معدہ تک کوئی منفذ نہیں ہے، اس لئے معدہ میں اس کے اجزاء نہیں پہنچتے تو روزہ فاسد نہیں ہونا چاہئے۔

۳- وہ دوائیں جو بھاپ کے ذریعے اندر پہنچائی جاتی ہیں، اس کے لئے اگر وہی قدیم طریقہ اپنایا جائے یعنی ناک اور منہ کے ذریعے بھاپ اندر کھینچی جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، اور اگر مسامات کے ذریعے بھاپ اندر پہنچائی جاتی ہو جس سے دوا کے اثرات بھی اندر پہنچتے ہوں تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، مشینی طریقہ میں ان دو صورتوں میں سے جو صورت ہوگی وہ حکم مرتب ہوگا۔

"أو ادّهن أو اكتحل أو احتجم وإن وجد طعمه في حلقه (درمختار) لأن الموجود في حلقه أثر داخل من المسام الذي هو خلل البدن والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ للاتفاق على أن من اغتسل في ماء فوجد برده في باطنه أنه لا يفطر" (شامی ۲/ ۹۸ بیروت)۔

۴، ۵- انجکشن کے ذریعے جسم کے اندر دوا پہنچانا یا گلوکوز وغیرہ کے ذریعے جسم کی غذائی ضرورت پوری کرنا مفسد صوم نہیں ہے، کیونکہ یہ فطری منفذ سے داخل نہیں کیا جاتا (حوالہ بالا)۔ رہی بات کہ گلوکوز چڑھانے کی وجہ سے انسان کے اندر بھوک کی کیفیت متحقق نہیں ہوتی تو اصل یہ ہے کہ شریعت نے قانون پر عمل کی جو صورت تجویز کر دی ہے اس پر عمل کیا جائے، مقصد قانون کو پورا کرنے کے لئے اپنی طرف سے دوسری صورت تجویز کرنا شرعاً قانون پر عمل شمار نہیں ہوگا، اسی طرح جو صورت حدود قانون کے اندر جائز ہے اس کو مقصد قانون کے خلاف قرار دیکر حدود جواز

سے خارج نہیں کیا جائے گا (فتاویٰ محمودیہ ۱۰/۱۵۱ جدید محبوب)۔

۶- پیچھے کے راستے سے جو سیال یا غیر سیال دوائیں اندر پہنچائی جاتی ہیں، ان سے روزہ جب فاسد ہوگا کہ حقنہ کی جگہ تک پہنچ جائیں، اور حقنہ کی جگہ پانچ یا چھ انگل اندر ہوتی ہے، لہذا اگر دوا وہاں تک پہنچ گئی تو روزہ فاسد ہوگا ورنہ نہیں، اور بواسیری مسے ایک دو انگل اندر ہوتے ہیں، اوران پر مرہم لگانا موضع حقنہ تک پہنچنے کو مستلزم نہیں ہے، لہذا اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا (امداد الاحکام ۳/ ۱۲۸)۔

اور امراض معدہ کی تحقیق کے لئے جو آلات اندر داخل کئے جاتے ہیں، عموماً ان کا ایک طرف خارج میں ہوتا ہے اور ایک طرف اندر داخل کیا جاتا ہے، اس صورت میں اگر وہ آلہ خشک ہے تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا، اگر چہ موضع حقنہ تک پہنچ جائے، اور اگر پانی یا تیل وغیرہ سے تر کر کے وہ آلات اندر داخل کئے جائیں اور وہ موضع حقنہ تک پہنچ جائیں تو روزہ فاسد ہو جائے گا، چاہے اس کا ایک طرف خارج میں ہو۔

''إذا أدخل إصبعه مبلولة بماء أو ادهن فی دبره أو استنجی فوصل الماء إلی داخل دبره أو فرجها الداخل بالمبالغة فيه والحد الفاصل الذی يتعلق بالوصول إليه الفساد قدر المحقنة وقلما يكون ذلک'' (مراقی الفلاح، باب ما يفسد الصوم ويوجب القضاء)۔

''أو أدخل عوداً ونحوه فی مقعدته وطرفه خارج وإن غيبه فسد وكذا لو ابتلع خشبة أو خيطا ومفاده إن استقرار الداخل فی الجوف شرط للفساد'' (درمختار علی رد المحتار بیروت ۳/ ۹۹، امداد الاحکام ۳/ ۱۲۹، ۱۲۸)۔

۷- عورتوں کی شرمگاہ میں جو دوا رکھی جاتی ہے اگر وہ دوا فرج داخل میں پہنچ جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، دوا چاہے سیال ہو یا جامد، مستطیل سوراخ کے آخر میں گول سوراخ سے فرج داخل شروع ہوتا ہے، اور مرض کی تحقیق کے لئے جو آلات رحم تک پہنچائے جاتے ہیں،

یا مثانہ تک نلکی پہنچائی جاتی ہے اگر وہ تر ہے تو اس سے بھی روزہ فاسد ہوجائے گا، اور اگر خشک ہے تو روزہ فاسد نہ ہوگا، لیکن یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ آلات اور نلکی کا ایک کنارہ اندر داخل کیا ہو اور دوسرا باہر ہو، اور اگر کوئی آلہ ایسا ہے کہ اس کو پورا ہی فرج داخل میں رکھ دیا تو روزہ فاسد ہوجائے گا، چاہے وہ آلہ تر ہو یا خشک۔

''أو أدخل إصبعه اليابسة فيه أى دبره أو فرجها ولو مبتلة فسد، ولو أدخلت قطنة إن غابت فسد وإن بقي طرفها في فرجها الخارج لا'' (درمختار علی ردالمحتار ۲/۹۹ بیروت)۔

''أو أدخل قطنة أوخرقة أوخشبة أوحجراً فى دبره أو أدخلته في فرجها الداخل وغيبها لأنه تم الدخول بخلاف ما لو بقي طرفه خارجاً لأن عدم تمام الدخول كعدم دخول شئ بالمرة'' (مراقی الفلاح)۔

☆☆☆

نواقض صوم کی نئی صورتیں

مولانا افتخار احمد مفتاحی ☆

۱ – قلب کا مریض روزہ کی حالت میں زبان کے نیچے اگر دوا رکھے تو اس کا روزہ ٹوٹے گا یا نہیں؟

اس سلسلہ میں عرض ہے کہ اگر زبان کے نیچے دوا دبایا اور اس دوا کو یا لعاب میں مل جانے والے اس کے اجزاء کو نگلنے سے بچا تو دیکھا جائے گا کہ یہ دوا جوف معدہ تک پہنچی یا نہیں، اگر جوف معدہ تک پہنچ گئی تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اگر نہیں پہنچی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ حضرات فقہاء نے واضح کیا ہے کہ روزہ کسی چیز کے مطلقاً بدن میں پہنچ جانے سے نہیں ٹوٹتا بلکہ اس وقت ٹوٹتا ہے جب روزہ کو توڑنے والی چیز فطری منافذ منہ، کان، ناک، اور مقعد، فرج، شکم (پیٹ) اور کھوپڑی کے اندرونی زخم کی راہ سے جوف معدہ یا جوف دماغ تک پہنچ جائے۔

"وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف، والأذن، والدبر فإن استعط أو احتقن أو أقطر في أذنه فوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ فسد صومه" (بدائع ۲/ ۹۳ کتاب الصوم)۔

بعض شہری ڈاکٹروں سے تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ زبان کے نیچے رکھی جانے والی دوا جوف معدہ تک نہیں پہنچتی بلکہ انجکشن کی طرح پورے بدن میں اثر انداز ہوتی ہے، اگر یہ تحقیق درست ہے تو زبان کے نیچے دوا دبانا مفسد صوم نہیں ہونا چاہئے۔

☆ جامعہ مفتاح العلوم، مئو۔

۲-روزہ میں اَنہیلر کا استعمال:

اَنہیلر ایسا آلہ ہے جس میں دوا اور ہوا بھری ہوتی ہے، دمہ کے مریضوں کو جب منہ کھول کر دیا جاتا ہے تو ہوا کے مانند اس سے کچھ نکلتا ہوا محسوس ہوتا ہے اور حلق اور پھیپھڑوں میں پہنچ جاتا ہے تو چونکہ اس سے دوا بشکل ہوا پہنچتی ہے اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا، کیونکہ یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص قصداً حلق میں دھواں داخل کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے، یہی حکم اَنہیلر کا معلوم ہوتا ہے، علامہ شرنبلالی لکھتے ہیں:

''من أدخل بصنعه دخانا حلقه بأی صورة کان الإدخال فسد صومه سواء کان دخان عنبر أو عود أو غیرهما'' (مراقی الفلاح علی الطحطاوی ۳۶۱)۔

مولانا تھانویؒ نے دھوئیں کے بارے میں لکھا ہے کہ اگر روزہ دار کو ایسے فعل سے بچنا اور احتراز کرنا بغیر نقصان وحرج کے ممکن ہو جو اس کے حلق میں غبار یا دھوئیں کے داخل ہونے کا باعث ہو باوجود اس کے اس فعل کو کرے تو روزہ فاسد ہوجائے گا (امداد الفتاوی ۲/ ۱۳۸)۔

اس لئے اَنہیلر کے بجائے اس انجکشن کو استعمال کرنا چاہئے جو سانس کی تکلیف میں مفید ہوتا ہے، کیونکہ انجکشن کی دوا اگر براہ راست معدہ یا دماغ میں نہ پہنچے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۳-روزہ کی حالت میں دواؤں کا بھاپ کے ذریعہ اندر لینا:

چونکہ بعض دوائیں پانی میں ڈال کر ابالی جاتی ہیں، اور اس سے نکلنے والی بھاپ کو ناک اور منہ کے ذریعہ کھینچا جاتا ہے جس کا اثر حلق بلکہ معدہ تک پہنچتا ہے، اس لئے روزہ ٹوٹ جائے گا، کیونکہ یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص قصداً حلق میں دھواں داخل کرلے تو اس سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے، ظاہر ہے کہ یہی حکم بھپارہ کا بھی ہوگا۔ درمختار میں ہے کہ روزہ کے یاد ہوتے ہوئے حلق میں دھواں جائے عنبر یا عود ہی کا کیوں نہ ہو روزہ فاسد ہوجائے گا (رد المحتار ۲/ ۱۳۴، باب ما یفسد الصوم)۔

۴- روزہ میں انجکشن کا حکم:

مفسدات صوم میں فقہاء نے واضح کیا ہے کہ روزہ کسی چیز کے مطلقاً بدن یا جوف میں پہنچ جانے سے نہیں ٹوٹتا بلکہ اس وقت ٹوٹتا ہے جبکہ روزہ کو توڑنے والی چیز جوف معدہ یا جوف دماغ میں منفذ اصلی کے ذریعہ پہنچ جائے۔

''إن العبرة للوصول إلى الجوف أو الدماغ'' (عالمگیری ۱/ ۲۰۴)۔

اگر منفذ اصلی کے بجائے مسامات یا رگوں سے پہنچے تو وہ مفسد نہیں ہوگا۔

''أما ما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من غير المخارق الأصلية بأن داوى الجائفة أو الآمة فإن داواها بدواء يابس لا يفسد لأنه لم يصل إلى الجوف ولا إلى الدماغ'' (بدائع الصنائع کتاب الصوم ۲/ ۹۳)۔

اس اصول پر انجکشن کا مسئلہ حل ہوجاتا ہے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، کیونکہ اس سے دوا منفذ اصلی (اصلی راستہ) سے نہیں پہنچتی، انجکشن کے ذریعہ دوا یا غذا اصل میں رگوں میں پہنچائی جاتی ہے، پھر وہ وہاں سے خون کے ذریعہ بدن میں پھیلتی ہے، ہاں اگر انجکشن اس طور پر دیا جائے کہ اس سے دوا براہ راست جوف معدہ میں پہنچ جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، الحاصل عام طور پر جو انجکشن لگایا جاتا ہے اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

۵- روزہ میں گلوکوز چڑھانے کا حکم:

گلوکوز کو چڑھانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، کیونکہ گلوکوز رگوں کے ذریعہ پہنچائے جاتے ہیں، معدہ یا دماغ کے کسی منفذ کے ذریعہ نہیں پہنچایا جاتا اسلئے روزہ نہیں ٹوٹے گا، پھر بھی روزہ کی حالت میں بلاضرورت گلوکوز چڑھانے سے احتراز کرنا مناسب ہے۔

۶- روزہ کی حالت میں سیال یا غیر سیال دواؤں کا پیچھے کے راستہ سے اندر پہنچانا، بواسیر کے مرض میں اندرونی مسوں پر مرہم لگانا مفسد صوم ہے یا نہیں؟ فقہاء کی تصریحات سے واضح ہے کہ سیال یا غیر سیال دوا اگر پیچھے کے راستہ سے اندر پہنچائی گئی اور وہ معدہ تک پہنچ گئی تو اس سے

روزہ ٹوٹ جائے گا، کیونکہ مقعد ایسا فطری راستہ ہے جس سے دوا یا غذا معدہ تک پہنچائی جاسکتی ہے، صاحب البحر الرائق نے لکھا ہے:

''و أطلق الدواء فشمل الرطب و اليابس لأن العبرة للوصول لا لكونه رطباً ويابساً و إنما شرطه القدوري لأن الرطب هوالذي يصل إلى الجوف عادة حتى لو علم أن الرطب لم يصل لم يفسد ولوعلم أن اليابس وصل فسد صومه'' (البحر الرائق ۲/۲۷۹)۔

مصنفؒ نے مطلقاً دوا لکھا ہے، اس میں تر اور خشک دونوں شامل ہیں، کیونکہ معدہ تک پہنچنے کا اعتبار ہے نہ کہ خشک و تر ہونے کا، البتہ قدوری نے تر ہونے کی شرط لگائی ہے، اس لئے کہ تر دوا عام طور پر پیٹ میں پہنچ جاتی ہے، یہاں تک کہ اگر یہ معلوم ہوجائے کہ تر دوا معدہ تک نہیں پہنچی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور اگر خشک دوا کے پہنچنے کا یقین ہوتو روزہ فاسد ہوجائے گا۔بواسیری مسے چونکہ موضع حقنہ سے بہت نیچے ہوتے ہیں، اور مقعد کی راہ سے داخل ہونے والی چیز جب تک موضع حقنہ تک نہ پہنچے مفسد نہیں، لہذا مسوں کو پانی سے تر کرکے چڑھانے سے اور مسوں پر دوا لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ کانچ کو تر کرکے چڑھانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اسلئے کہ یہ موضع حقنہ تک پہنچ جاتی ہے (احسن الفتاوی ۴/۴۳۰)۔

صاحب درمختار لکھتے ہیں:

''أو أدخل إصبعه اليابسة فيه أي في دبره أو فرجها ولو مبتلة فسد الخ''۔

''ولو بالغ في الاستنجاء حتى بلغ موضع الحقنة فسد'' (درمختار)، ''قوله ولو مبتلة فسد لبقاء شئ من البلة في الداخل وهذا لو أدخل الإصبع إلى موضع الحقنة'' (ردالمحتار ۲/۱۳۵)۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ اگر بواسیری مسوں پر اس حد تک دوا یا پانی پہنچ جائے جہاں سے معدہ اسے جذب کرلے یا وہ خود معدہ میں پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔

امراض معدہ کی تحقیق کے لئے بعض آلات کا اندر داخل کرنا:

شکم کے مرض کی تحقیق کرنے کے لئے بعض آلات منہ کے ذریعہ معدہ تک پہنچائے جاتے ہیں، جس کا ایک سرا اندر رہتا ہے اور دوسرا سرا ڈاکٹر کے ہاتھ میں ہوتا ہے، جس میں دوربین ہوتی ہے اور ڈاکٹر اس آلہ سے معدہ کے مرض کی نوعیت معلوم کرتے ہیں، اور بعض دفعہ وہ آلہ گوشت کا ٹکڑا کاٹ کر اپنے ساتھ لاتا ہے، اور اس پر تحقیق ہوتی ہے، یہ صورت فقہاء کی تصریحات کی رو سے مفسد صوم نہیں ہے، کیونکہ روزہ کو فاسد کرنے والی چیز وہ ہوتی ہے جو بدن میں داخل ہو نہ کہ وہ جو خارج ہو جیسے حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً طبرانی نے روایت کی ہے کہ روزہ کا ٹوٹ جانا ان چیزوں سے ہے جو داخل ہونے والی ہیں، نہ کہ ان سے جو خارج ہونے والی ہیں (معارف السنن ۱؍۲۸۷)۔

آلہ چونکہ گوشت کا ٹکڑا کاٹ کر باہر لاتا ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

علامہ ابن نجیم مصریؒ لکھتے ہیں:

''**ولو شد الطعام بخيط وأرسله في حلقه وطرف الخيط في يده لا يفسد الصوم**'' یعنی اگر کھانا دھاگہ سے باندھے اور اس کو اپنے حلق میں چھوڑ دے اور دھاگہ کا ایک کنارہ خود اس کے ہاتھ میں ہو تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا (البحر الرائق ۲؍۲۷۹)۔

اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ روزہ ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کا مدار اس بات پر ہے کہ معدہ میں داخل ہونے والی چیز اگر اندر ٹھہر گئی تو روزہ ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں۔

چونکہ جو آلات امراض معدہ کی تحقیق میں اندر داخل کئے جاتے ہیں وہ تحقیق کے بعد نکال لئے جاتے ہیں اس لئے وہ مفسد صوم نہیں ہوں گے۔

۷- مرد وعورت کے جسم میں آگے کی راہ سے مثانہ تک نلکی پہنچانا مفسد صوم ہے یا نہیں؟ عرض یہ ہے کہ نلکی کا ایک سرا اگر مثانہ، معدہ یا رحم تک پہنچا اور دوسرا سرا ہاتھ میں ہے تو وہ مفسد نہیں ہوگا، اس کی نظیر یہ ہے کہ ''**لو أدخلت قطنة إن غابت فسد وإن بقي طرفها**

فی فرجها الخارج لا" (درمختار ۳۹۷/۲)۔

اگر روزہ دار عورت کی شرمگاہ میں **لوپ** چڑھایا (جس سے رحم کا منہ بند ہوجاتا ہے) تو وہ مفسد صوم ہے، کیونکہ اس کو فرج میں داخل کردیا جاتا ہے اور فرج خارج میں اس کا کوئی حصہ نہیں رہتا، لہذا یہ **لوپ** جوف تک پہنچ جاتا ہے کیونکہ فرج داخل جوف ہی کا ایک حصہ ہے (شامی ۴۰۰/۲)۔

خواتین کی شرمگاہ میں دوا رکھنا:

عورتوں کی شرمگاہ میں روزہ کی حالت میں کسی بھی قسم کی دوا ڈالنا مفسد صوم ہے جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں موجود ہے کہ عورت کی شرمگاہ میں کسی چیز کا قطرہ ٹپکانے سے بالاتفاق روزہ فاسد ہوجائے گا، صحیح رائے یہی ہے (فتاوی ہندیہ ۲۰۴/۱)۔

اگر مرد اپنی سرین میں یا عورت اپنی شرمگاہ میں انگلی داخل کرے تو روزہ فاسد نہ ہوگا، سوائے اس کے کہ انگلی پانی یا تیل میں تر ہو، ایسی صورت میں پانی یا تیل پہنچ جانے کی وجہ سے روزہ فاسد ہوجائے گا، چونکہ عورتوں کی اندرونی شرمگاہ فطری منفذ ہے، اور یہ منفذ بطن تک پہنچتا ہے۔

☆☆☆

نواقض صوم اور ان کی بعض جدید شکلیں

مفتی شاہد علی قاسمی ☆

۱- اگر دوا کو زبان کے نیچے رکھا جائے اور اتنی احتیاط کی جائے کہ دوا کے اجزاء اور لعاب دہن میں مل جانے والے اس کے اجزاء کو نگلنے سے بچا جائے تو اس کی وجہ سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ فقہاء نے صراحت کی ہے کہ اگر روزہ دار عورت بچہ کو ایسا کھانا کھلانے پر مجبور ہو جس کو اپنے منہ سے چبائے بغیر بچہ کو نہ کھلا سکتی ہو تو اس کی گنجائش ہے کہ عورت کھانا اپنے منہ میں چبائے اور پھر بچہ کو کھلائے، چنانچہ علامہ ابن نجیمؒ فرماتے ہیں:

"والمضغ بعذر بأن لم تجد المرأة من یمضغ لصبیها الطعام من حائض أو نفساء ......لا بأس به للضرورة" (البحر الرائق ۲/۴۸۹)۔

اسی طرح فقہاء نے اس کی بھی صراحت کی ہے کہ کسی چیز کو چکھنا بلا عذر مکروہ ہے، اور عذر کے وقت مکروہ نہیں ہے، اسی طرح گوندھ کو چبانا بھی بلا وجہ مکروہ ہے، چنانچہ صاحب کنز فرماتے ہیں:

"کره ذوق شئ و مضغه بلاعذر و مضغ العلک" (کنز علی ہامش البحر ۲/۴۸۹)۔

کسی چیز کو چکھنا اور اس کو چبانا بلا عذر مکروہ ہے، اسی طرح گوندھ کو چبانا بھی مکروہ ہے، ظاہر ہے صورت مسئولہ میں علاجاً دوا کا استعمال مقصود ہے، جو ایک اہم عذر ہے، اس لئے ایسی دوا سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، البتہ تھوڑی بھی بے احتیاطی روزہ فاسد ہونے کا سبب بن سکتی ہے،

☆ المعہد العالی الاسلامی، حیدرآباد۔

اس لئے مفتی حضرات کے لئے مناسب ہوگا کہ سائل کو فتوی دیتے ہوئے بتلادیں اگر اس نے احتیاط نہیں کی، اور دوا کا معمولی جز بھی حلق میں چلا گیا تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔

۲- فقہاء نے صراحت کی ہے کہ کوئی بھی چیز حلق میں داخل ہو، اور اندر ہی مستقر ہوجائے، جیسے کوئی دھواں قصداً منہ میں داخل کرے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ چنانچہ علامہ شرنبلالیؒ فرماتے ہیں:

''من أدخل بصنعه دخاناً حلقه بأي صورة كان الإدخال فسد صومه سواء كان دخان عنبر أو عود أو غيرهما'' (مراقی الفلاح مع الطحطاوی ۱/۳۶۱)۔

جو شخص اپنے عمل سے قصداً دھواں اپنے حلق میں داخل کرے خواہ کسی طور داخل کرے اس کا روزہ فاسد ہوجائے گا، چاہے وہ عنبر یا عود یا ان کے علاوہ کسی اور چیز کا دھواں ہو۔

اس طرح کی جزئیات میں فقہاء نے ایسی کوئی قید نہیں لگائی ہے کہ وہ چیز معدہ میں ضرور پہنچے، تب ہی روزہ فاسد ہوگا، غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ حلق سے نیچے کسی چیز کے اترنے کے بعد اس کا کچھ نہ کچھ حصہ معدہ میں ضرور ہی پہنچتا ہے، بہر حال صورت مسئولہ میں انہیلر کے استعمال سے روزہ فاسد ہوجائے گا، کیونکہ اس میں آکسیجن کے ساتھ ساتھ دوا کے باریک سفوف بھی ہوتے ہیں، اور معمولی چیز بھی حلق سے نیچے جائے تو اس سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے۔

۳- بھپارہ لینے سے بھی روزہ فاسد ہوجائے گا، کیونکہ جس بھاپ کو منہ یا ناک سے کھینچا جاتا ہے، وہ عام ہواؤں سے مختلف ایک جوہر لطیف ہے، چنانچہ علامہ شامیؒ دھواں کھینچنے کو مفسد صوم قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ (دھواں)، گلاب کا پھول، گلاب کا پانی اور مشک سونگھتے ہوئے آدمی اس ہوا کو کھینچتا ہے، جو مشک وغیرہ سے معطر ہوگئی ہے، اور دھواں بہ ذات خود ایک جوہر ہے، علامہ شامیؒ کے الفاظ اس طرح ہیں:

''لو تبخر ببخور فآواه إلى نفسه واشتمه ذاكراً لصومه أو أفطر لإمكان التحرز عنه وهذا مما يغفل عنه كثير من الناس ولا يتوهم أنه كشم

الورد ومائه والمسک لوضوح الفرق بین هواء تطیب بریح المسک وشبهه وبین جوهر دخان وصل إلی جوفه بفعله'' (ردالمحتار ۳/ ۷۵ طبع مکتبہ نعمانیہ دیوبند)۔

اس لئے دھواں پر قیاس کرتے ہوئے بھپارہ لینے کو بھی مفسد صوم قرار دیا جائے گا۔

۴- روزہ ٹوٹنے کے بارے میں اصول یہ ہے کہ کوئی چیز فطری منفذ جیسے منہ، ناک، کان اور پچھلے راستہ (دبر) سے معدہ یا دماغ میں پہنچے، چنانچہ علامہ کاسانیؒ فرماتے ہیں:

''وما وصل إلی الجوف أو الدماغ من المخارق الأصلیة کالأنف والأذن والدبر بأن استعط أو احتقن أو أقطر فی أذنه فوصل إلی الجوف أو إلی الدماغ'' (بدائع الصنائع ۲/ ۹۳)۔

(وہ دوائیں جو فطری راستے سے معدہ یا دماغ تک پہنچیں، جیسے ناک، کان اور سرین، بایں طور کہ ناک کے ذریعہ دوا چڑھائی جائے، یا حقنہ دیا جائے، یا کان میں قطرے ڈالے جائیں اور معدہ یا دماغ تک پہنچ جائیں)۔

انجکشن کے ذریعہ دوائیں رگوں میں پھیل جاتی ہیں اور ممکن ہے کہ وہ معدہ اور دماغ میں بھی پہنچ جائیں، اس کے باوجود روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ علامہ کاسانیؒ فرماتے ہیں:

''لو أدهن رأسه أو أعضائه فتشرب فیه، أنه لا یضره، لأنه وصل إلیه الأثر لا عینه،......وما وجد طعمه فذلک أثره لا عینه و أنه لا یفسد''۔

(اگر کسی نے اپنے سر یا دوسرے اعضاء پر تیل لگایا، اور تیل جسم کے اندر سرایت کر گیا، تو یہ نقصاندہ نہیں ہے، اس لئے کہ اندر تیل کا اثر گیا ہے نہ کہ بعینہ تیل، اور جو کچھ اندر مزہ محسوس کیا گیا وہ اثر ہے نہ کہ عین شئی، اور اثر پہنچنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، بلکہ جسم میں بعینہ دوا پہنچ بھی جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا)۔

چنانچہ علامہ نوویؒ فرماتے ہیں:

''لو أوصل الدواء إلی داخل الساق أوغرز فیه سکیناً أو غیرها

فوصلت مخه لم يفطر بلا خلاف، لأنه لا يعد عضواً مجوفاً'' (شرح مہذب ۵/ ۳۴۲)۔

اگر دوا پنڈلی کے اندرونی حصہ تک پہنچائی یا چھری یا کوئی دوسری چیز اس میں چبھودی اور وہ گودے تک پہنچ گیا، تو بغیر کسی اختلاف کے روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ وہ عضو مجوف شمار نہیں کیا جاتا۔

لہذا انجکشن کے ذریعہ جسم کے اندر دوا پہنچانا مفسد صوم نہیں ہے، اسی طرح ایسا انجکشن دینا بھی مفسد صوم نہیں ہے جس سے غذائی ضرورت کی تکمیل ہوتی ہو، البتہ محض بھوک و پیاس مٹانے کے لئے ایسا انجکشن دینا مکروہ ہوگا، کیونکہ روزہ کا مقصد ہی نفس کو بھوکا رکھ کر اس کی قوت بہیمیت کو توڑنا ہے، اور یہ مقصد اس طرح کے انجکشن سے فوت ہو رہا ہے۔ ہاں اگر واقعی مجبوری ہو اور ڈاکٹر اس طرح کے انجکشن لگانے کو مرض کی خاص نوعیت کے پیش نظر ضروری سمجھتا ہو تو بلا کراہت اسکی اجازت ہوگی۔

البتہ ایسا انجکشن جو پیٹ میں دیا جائے جیسا کہ کتا کاٹنے پر دیا جاتا ہے، اور اب غالباً کینسر کے مرض میں بھی بعض انجکشن پیٹ میں جاتا ہے، تو اس طرح کے انجکشن سے روزہ ٹوٹ جائے گا، کیونکہ اس سے دوا براہ راست معدہ تک پہنچ جاتی ہے۔

چنانچہ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں:

''ولو داوى جائفة أو آمة بدواء فوصل إلى جوفه أو دماغه أفطر عند أبي حنيفة'' (ہدایہ ۱/ ۲۰۰)۔

(اگر پیٹ یا دماغ کے اندر پہنچے ہوئے زخم کا دوا کے ذریعہ علاج کرے، پھر دوا اس کے پیٹ یا دماغ تک پہنچ جائے تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک روزہ ٹوٹ جائے گا)۔

۵- سوال (۴) کے جواب میں تفصیل آچکی ہے کہ غیر منفذ سے جسم کے اندر داخل ہونے والی دواؤں سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے، گلوکوز کہ خالص غذائی ضرورتوں کی تکمیل کرتا ہے، لیکن چونکہ غیر فطری منفذ سے گلوکوز جسم کے اندر پہنچتا ہے اس لئے اس کی وجہ سے روزہ فاسد نہیں

ہوگا، البتہ ضرورت شدیدہ کے بغیر اس کا استعمال مکروہ ہوگا، ضرورت شدیدہ سے مراد ایسی مجبوری ہے کہ اگر گلوکوز نہیں چڑھایا گیا تو مریض کی حالت ناگفتہ بہ ہوجائے گی، یا اس کا مرض بڑھ جائے گا، حاصل یہ کہ اس سلسلے میں ڈاکٹر کے مشورہ پر عمل کرنا چاہئے محض بھوک وپیاس کی شدت کم کرنے کے لئے گلوکوز چڑھانا مکروہ ہوگا۔

۶- (الف) سیال یا غیر سیال دوائیں پیچھے کے راستے سے اندر پہنچائی جائیں، اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا، جیسا کہ فقہاء نے حقنہ لگانے کو مفسد صوم قرار دیا ہے، حقنہ ایک علاج ہے جس میں پچھلے راستہ سے پیٹ صاف کرنے کے لئے دوا چڑھائی جاتی ہے، چنانچہ فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے:

''وإذا احتقن فسد صومه'' (تاتارخانیہ ۲/۳۶۵)۔

(روزہ دار جب حقنہ لگوائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا)۔

اس صورت میں فساد صوم کی وجہ ظاہر ہے کہ دوا معدہ تک پہنچ جائے گی، اور پچھلا راستہ منفذ اصلی ہے، اور منفذ اصلی سے دوا کا پہنچانا مفسد صوم ہے۔

(ب) بواسیر کے مرض میں اندرونی مسوں پر مرہم لگانا مفسد صوم ہے یا نہیں؟ اس کا مدار مرہم کی رطوبت کے اندر پہنچنے اور نہ پہنچنے پر ہے، اگر مرہم کی رطوبت اندر جاتی ہوتو روزہ فاسد ہوجائے گا، جیسا کہ حقنہ لگانے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے، اور اگر اندر نہ جاتی ہوتو روزہ فاسد نہیں ہوگا، تاہم اس صورت میں دوا کے اندر پہنچ جانے کا مظنہ ضرور ہے، اس لئے احتیاط کرلینا بہتر ہے، اس سلسلے میں بہتر ہے کہ ڈاکٹر سے مشورہ کرلیا جائے، اگر ڈاکٹروں کی تحقیق کے مطابق دوا کا کچھ حصہ اندر چلا جاتا ہوتو روزہ فاسد ہوجائے گا۔

بہرحال اس سلسلے میں مدار مرہم کی رطوبت کے اندر جانے اور نہ جانے پر ہے، جیسا کہ علامہ ابن نجیم نے البحر الرائق (۲/۲۷۹) میں اس کی تفصیل بیان کی ہے۔

(ج) اگر امراض معدہ کی تحقیق کے لئے بعض آلات براہ منہ یا سرین اندر داخل کئے

جائیں تو اگر ان آلات پر دوا لگی ہوئی نہ ہوتو اس کی وجہ سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، جیسا کہ فقہاء لکھتے ہیں کہ اگر کوئی کھانا دھاگے سے باندھ لے اور اس کو اپنے حلق میں چھوڑ دے اور دھاگہ کا کنارہ اس کے ہاتھ میں ہوتو اس کی وجہ سے روزہ فاسد نہیں ہوگا (البحر الرائق ۲/ ۲۷۹)۔

اگر آلات پر دوائیں لگی ہوئی ہوں تو روزہ فاسد ہوجائے گا، جیسا کہ حقنہ میں روزہ فاسد ہوجاتا ہے۔

۷- (الف) اگر مرد کے عضو تناسل میں کوئی چیز داخل کی جائے خواہ وہ نلکی ہو یا دوا، بہر دو صورت روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ عضو تناسل اور معدہ کے درمیان منفذ نہیں ہے، چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

”**إذا أقطر في إحليله لا يفسد صومه عند أبي حنيفة ومحمد رحمهما الله**“ (الفتاوی الہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

(مرد کے پیشاب کی راہ میں قطرہ ڈالے تو امام ابوحنیفہؒ اور محمدؒ کے نزدیک روزہ فاسد نہیں ہوگا)۔

(ب) اگر عورت کی شرمگاہ میں سیال یا جامد دوا ڈالی جائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا، کیونکہ شرمگاہ اور جوف کے درمیان فطری منفذ موجود ہے، فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر عورت پانی یا تیل سے تر انگلی شرمگاہ میں داخل کرے تو اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا، چنانچہ فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

”**لو أدخل إصبعه في إسته أو المرأة في فرجها لا يفسد وهو المختار إلا إذا كانت مبتلة بالماء أو الدهن فحينئذ يفسد بوصول الماء أو الدهن**“ (فتاوی ہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

(ج) اگر مرض کی تحقیق کے لئے بعض آلات براہ شرمگاہ رحم تک پہنچائے جائیں تو اس کی وہی تفصیل ہوگی جو جواب -۶ (ج) میں گذر چکی ہے کہ اگر آلات پر دوائیں لگی نہ ہوں تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور دوائیں لگی ہوں تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔

نواقض صوم اور اس کے شرعی احکام

مفتی محمد مقصود رامپوری ☆

۱- صورت مذکورہ میں اگر دوا کے اجزاء حلق کے اندر نہیں جائیں تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اگر چہ دوا کا اثر حلق کے اندر محسوس ہو، کیونکہ فقہاء کرام نے شئی کے اجزاء کو حلق میں چلے جانے کو مفسد صوم مانا ہے، بحرالرائق (۲/ ۴۷۷) میں ہے:

''لو صب في فيه و عينه لبن أو دواء مع الدهن فوجد طعمه أو مرارته في حلقه لا يفسد صومه، ولو مص الهليلج وجعل يمضغها فدخل البزاق حلقه ولايدخل عينها في جوفه لايفسد صومه“۔

شرح وقایہ (۱/ ۲۴۸) میں ہے: ''وكره اى يكره تنزيها للصائم ذوق شيء ومضغه بلا عذر فإن كانت هناک ضرورة يجوز“۔

۲- فقہی نظائر کو سامنے رکھتے ہوئے دو منفذ ایسے معلوم ہوتے ہیں، جن تک کسی چیز کے پہنچنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے، ایک آمہ ہے جو اصل دماغ تک پہنچتا ہے، دوسرا جائفہ ہے جو معدے تک پہنچتا ہے۔ ان دونوں منفذوں تک اگر دوا وغیرہ پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہوگا ورنہ نہیں۔ پھیپھڑے کا تعلق جائفہ سے نہیں ہے اس لئے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ بحرالرائق (۲/ ۴۸۶) میں ہے: "أو داوى جائفة أو آمة بدواء ووصل إلى جوفه أو دماغه أفطر“۔ پس اگر چہ انہیلر کے ذریعہ وہ دوا حلق سے پھیپھڑے تک پہنچائی جاتی ہے مگر جائفہ سے

☆ جامع العلوم فرقانیہ، رامپور۔

الگ رہتی ہے اس لئے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

۳- بھاپ کا حکم ابلتے ہوئے پانی سے جو دھواں نکلتا ہے اس جیسا ہے کہ اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا مگر کسی مشین کی مدد سے دوا کا اثر حاصل کرنا اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ بھاپ کا وجود ہوتا ہے اور مشین سے اثر لینے میں دوا کا وجود نہیں پایا جاتا، لہٰذا اس کا حال خوشبو کی طرح ہے کہ گلاب وغیرہ کی خوشبو سونگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

درمختار بر حاشیہ رد المحتار (۲/ ۳۳۴) میں ہے:

"لو أدخل حلقه الدخان أفطر، ولا يتوهم أنه كشم الورد ومائه والمسک لوضوح الفرق بين هواء تطيب بريح المسک وشبهه وبين جوهر دخان وصل إلى جوفه بفعله"۔

اس سے معلوم ہوا کہ کسی مشینی آلہ کے ذریعہ دوا کا اثر حاصل کرنے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

۴- اس کا حکم بھی وہی ہے جو جواب نمبر دو کا ہے کہ اگر وہ دوا انجکشن کے ذریعہ مقام آمہ یا جائفہ تک پہنچے تو روزہ فاسد ہوگا ورنہ نہیں۔ اور مزید اس بارے میں ہمیں فقہ کا کوئی جزئیہ نظر نہیں آیا۔

۵- اصل میں گلوکوز کا مسئلہ اطباء کی تحقیقات پر منحصر ہے، اگر ان کی تحقیقات کے مطابق یہ دونوں چیزیں ان مقامات تک پہنچتی ہیں جن پر پہنچنے کو شریعت نے مفسد صوم قرار دیا ہے، جب تو روزہ فاسد ہوگا، اور اگر ان مقامات سے الگ رہتی ہیں تو روزہ فاسد نہیں ہوگا خواہ وہ فطری منفذ سے داخل ہوں یا نہ ہوں، لیکن یہ مسئلہ ضرورت مند مریض کے لئے ہے، عام شخص کے لئے اس سے استفادہ کرنا درست نہیں ہے، کیونکہ اس سے روزہ کی روح متاثر ہوتی ہے۔

۶- صورت مذکورہ میں جو چیز پیچھے کے راستہ سے داخل کی جائے گی اگر بہنے والی ہے جب تو بلاشبہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک روزہ فاسد ہوگا، کیونکہ عام طور پر سیال چیز جوف تک پہنچتی ہے،

البتہ صاحبین کے نزدیک اگر وہ جوف تک نہیں پہنچ رہی ہے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور اگر وہ چیز بہنے والی نہیں ہے تو دیکھا جائے گا کہ وہ چیز جوف تک پہنچ رہی ہے یا نہیں؟ اگر جوف تک پہنچ رہی ہے تو روزہ فاسد ہوگا، ورنہ نہیں ہوگا۔ یہی حکم بواسیر کے اندرونی مسوں پر مرہم لگانے کا ہے مگر احتیاطاً مسوں پر مرہم نہ لگایا جائے، کیونکہ فقہ کی عبارات سے استنجاء کرنے میں مبالغہ کرنا مکروہ معلوم ہوتا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ مقام خاص کے اندر شئی کے جذب کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے جس سے شئی کا جوف کے اندر پہنچنے کا اندیشہ ہے، اس بنا پر روزہ میں اندرونی مسوں پر مرہم لگانے سے احتیاط کرنا چاہئے مگر یہ فیصلہ کہ روزہ فاسد ہوگا یا نہیں؟ تو یہ بھی اطباء کی تحقیقات پر مبنی ہے، رہا مسئلہ معدہ کی تحقیقات کے لئے آلات کا اندر داخل کرنا تو اگر ان آلات کے ساتھ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو معدے میں ٹھہر جائے جب تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور اگر ایسی چیز ہے جو معدہ میں ٹھہر جائے اور نکلی باہر آجائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

البحر الرائق (۴۸۶/۲) میں ہے:

''أو احتقن أو استعط أو أقطر فی أذنه أو داوی جائفة أو آمة بدواء ووصل إلی جوفه أو دماغه أفطر''۔

اور (ص ۴۸۷) میں ہے:

''ولو شد الطعام بخیط وأرسله فی حلقه وطرف الخیط فی یده لا یفسد الصوم إلا إذا انفصل ......''۔

۷- اس صورت میں اگر عورت کی شرمگاہ کے اندر کوئی چیز رکھی خواہ وہ جامد ہو یا سیال، یا نلکی ڈالی جس کے ذریعہ کوئی چیز پہنچائی، ان سب صورتوں میں روزہ فاسد ہو جائے گا، البتہ مرض کی تحقیقات کے لئے جو آلہ شرم گاہ سے داخل کیا جائے اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا کیونکہ اس سے کوئی چیز جوف تک نہیں پہنچ رہی ہے، اور اسے فقہاء کے قاعدے پر قیاس کیا جائے گا کہ عورت اپنی شرم گاہ میں انگلی داخل کرے تو روزہ فاسد ہوگا بشرطیکہ انگلی پر تیل وغیرہ نہ ہو۔

البحر الرائق (۲/۴۸۷) میں ہے:

''أو أدخلت المرأة فی فرجها هو المختار إلا إذا كانت الإصبع مبتلة بالماء أو الدهن فحينئذ يفسد لوصول الماء أو الدهن وقيل إن المرأة إذا حشت الفرج الداخل فسد صومه''۔

رہا مسئلہ مرد کی پیشاب گاہ میں دوا ڈالنے اور نلکی ڈالنے کا تو طرفین کے نزدیک دوا ٹپکانے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، مگر امام ابو یوسفؒ کے نزدیک فاسد ہو جائے گا، اور نلکی لگا کر دوا ڈالنے سے بالاتفاق روزہ فاسد ہوگا جیسا کے اوپر جوف تک دوا وغیرہ کے پہنچنے کا حکم گزر چکا۔

''وإن أقطر فی إحليله لا، ای لا يفطر أطلقه فشمل الماء والدهن وهذا عندهما خلافا لأبی يوسف''۔

اور یہ اختلاف ائمہ ثلاثہ کا اس صورت میں ہے جب کہ دوا مرد کے مثانہ تک پہنچے، لیکن اگر صرف عضو تناسل میں ہی رہ جائے تو بالاتفاق روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

☆☆☆

مفطرات صوم کے بعض نئے پہلو

مولانا محمد ابوبکر قاسمی ☆

۱-امراض قلب کی دوا کو زبان کے نیچے بحالت صوم رکھنے کا حکم:

امراض قلب سے متعلق وہ دوائیں جن کو بظاہر نگلا تو نہیں جاتا البتہ زبان کے نیچے رکھ کر دبایا جاتا ہے جس کے سبب وہ دوا منہ میں گھل جاتی ہے اور اس کا اثر فوراً دماغ تک پہنچ جاتا ہے اور وہ خون کے دوران کو تیز کردیتا ہے، اگر روزہ کی حالت میں کوئی شخص اس دوا کو مذکورہ طریقے کے مطابق استعمال کرے گا تو اس سے روزہ ٹوٹ جائیگا، کیونکہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''إنما الإفطار مما دخل'' (مجمع الزوائد ۳/۱۶۷، نصب الرایہ ۲/۴۵۳)۔

جسم کے اندر (منافذ اصلیہ کے ذریعہ) داخل ہونے والی شئی مفسد صوم ہے۔

اسی طرح فتاوی شامی میں ہے:

''والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ'' (شامی ۲/......)۔

منافذ اصلیہ کے ذریعہ جسم میں داخل ہونے والی شئی مفطر ومفسد صوم ہے۔

۲-حالت صوم میں دمہ کے مریض کا انہیلر (گیس پمپ) کا استعمال کرنا:

جن لوگوں کو تنفس بالفاظ دیگر دمہ کا مرض ہو انہیں بعض اوقات ڈاکٹر کے مشورے سے

☆ جامعہ اسلامیہ شکرپور بھروارہ دربھنگہ بہار۔

گلے کی نالیوں کو صاف رکھنے کے لئے اور تنفس کے عارضہ کو کم کرنے کے لئے انہیلر (گیس پمپ) کا استعمال کرنا پڑتا ہے، انہیلر کے ذریعہ ہوا اور اس کے ساتھ دوا جو سفوف کی شکل میں ہوتی ہے کا نہایت مختصر سا جز پھیپھڑے تک پہنچایا جاتا ہے، اس صورت میں بظاہر دوا کا حصہ معدہ میں نہیں جاتا بلکہ پھیپھڑے تک جاتا ہے، لیکن چونکہ حلق کے ذریعہ اصلاح بدن ہی کے لئے ہوا یا دوا کو جسم میں داخل کیا جاتا ہے لہذا حالت صوم میں انہیلر کا استعمال بلاشبہ مفطر صوم ہوگا، اور اس مسئلہ کی اور امراض قلب والی دوا کے مفطر صوم ہونے کی واضح نظیر حضرات فقہاء کی وہ واضح تصریح ہے جو انھوں نے سگریٹ کے دھواں کے منہ میں داخل کرنے اور عود وغیرہ کی دھوئیں والی خوشبو کے سونگھنے کے مفسد صوم ہونے کے سلسلہ میں ذکر فرمائی ہے، جسے صاحب درمختار نے یوں نقل کیا ہے:

"لو أدخل حلقه الدخان أفطر أی دخان کان ولو عوداً أو عنبراً لو ذاکراً لإمکان التحرز عنه الخ" (شامی ۲/۱۰۶)۔

(اگر کسی نے کسی قسم کا دھواں خواہ عود یا عنبر کی لکڑی والا دھواں ہو یا کسی اور چیز کا ہو، حلق میں داخل کیا روزہ کو یاد رکھتے ہوئے تو اس سے روزہ ٹوٹے گا، کیونکہ (یہ عمل اختیار سے کیا گیا ہے اور اصلاح بدن کے لئے کیا گیا ہے) اس سے بچنا ممکن تھا)۔

خیر الفتاوی جلد چہارم ص ۹۹ میں حالت صوم میں انہیلر کے استعمال کو مفسد صوم لکھا ہے، ساتھ ہی یہ بھی تحریر کیا ہے کہ:

اگر دوسرے ایام میں بغیر انہیلر استعمال کئے ہوئے روزہ رکھ سکتا ہو تو قضا کرے ورنہ فدیہ دے۔"فإن عجز عن الصوم لایرجی برءه أو کبر أطعم" (درمختار ۲/۳۳، خیر الفتاوی ۴/۹۹)۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے کتاب الفتاوی (۳/ ۳۹۵) میں حالت صوم میں انہیلر کے استعمال سے متعلق قدرے مفصل بحث کرتے ہوئے یہ تحریر فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص انہیلر کے بغیر روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو وہ انہیلر لیتے ہوئے روزہ رکھ لے اور احتیاطاً اس روزہ کا فدیہ بھی

ادا کرتا رہے، ایک روزہ کا فدیہ ایک مسکین کو دو وقت کھانا کھلانا ہے۔

یہاں یہ بات اچھی طرح یاد رہے کہ منافذ اصلیہ منہ، ناک، شرمگاہ کے ذریعہ جسم میں بالقصد غذا یا دوا کا پہنچانا جو مصلح بدن بھی ہو مفسد صوم ہے۔ فتاویٰ شامی میں ہے:

''والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ للاتفاق على أن من اغتسل في ماء فوجد برده في باطنه أنه لا يفطر اھ'' (شامی ۲/۹۶ مطبوعہ بیروت)۔

روزہ کے لئے مفسد وہ چیزیں ہیں جو اصلی راستے سے جسم میں داخل ہوں، کیونکہ فقہاء کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص غسل کرے اور اس کی ٹھنڈک کا اس کو اپنے باطن میں احساس ہو تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ حالت غسل میں ٹھنڈک کا احساس اور جسم میں پانی کا دخول مسامات کے ذریعہ ہوتا ہے نہ کہ منافذ کے ذریعہ، مذکورہ تصریحات کی روشنی میں حالت صوم میں انہیلر کا استعمال بلاشبہ مفسد صوم ہے۔

۳- حالت صوم میں منہ یا ناک کے ذریعہ دواؤں کا بھاپ لینا مفسد صوم ہے:

اگر حالت صوم میں بھاپ کے ذریعہ کسی قسم کی دوا اندر داخل کی جائے خواہ اس سادہ طریقہ سے جو قدیم زمانہ سے چلا آرہا ہے کہ ابلتے ہوئے گرم پانی میں دوا ڈال دی جاتی ہے اور اس سے نکلنے والے بھاپ کو ناک اور منہ کے ذریعہ اندر کھینچا جاتا ہے، یا دور حاضر میں ایجاد ہونے والی بعض مشینوں کے ذریعہ سے دواؤں کا بھاپ جسم کے اندر پہنچایا جائے، بہر صورت دواؤں کا جسم کے اندر بالقصد پہنچانا اور اصلاح بدن کے لئے منافذ اصلیہ کے ذریعہ حالت صوم میں اس عمل کو انجام دینا مفسد صوم ہے، جیسا کہ حضرات فقہاء نے حالت صوم میں اگر بتی وغیرہ کے دھوئیں کو قصداً سونگھنے کو مفطر صوم قرار دیا ہے، چنانچہ درمختار میں ہے:

''لو أدخل حلقه الدخان بأي صورة كان الإدخال حتى لو تبخر ببخور فآواه إلى نفسه واشتمه ذاكراً لصومه أفطر لإمكان التحرز عنه'' (شامی ۲/۱۰۶)۔

اگر کسی شخص نے اپنے حلق میں دھواں کسی بھی طریقے سے بشرطیکہ اس کو روزہ یاد ہو

داخل کیا تو اس کا روزہ فاسد ہوگیا کیونکہ اس سے بچنا اس کے لئے ممکن تھا، یہاں تک کہ کسی نے خوشبودار چیز کی دھونی لی اور قصداً اس کو سونگھ کر اپنے پیٹ میں لے گیا تو شرعاً یہ مفسد صوم عمل ہے۔

خیر الفتاوی جلد چہارم صفحہ ۴۷ پر ایک فتوی درج ہے جس پر مرتب فتاوی نے عنوان قائم کیا ہے: نسوار کا استعمال مفسد صوم ہے۔ اس مصرح عنوان سے بھی حالت صوم میں دواؤں کے بھاپ لینے کے مفطر سوم ہونے کی تائید ہوتی ہے۔

۴- حالت صوم میں انجکشن کا شرعی حکم:

دور حاضر میں جسم کے اندر مسامات کے ذریعہ دواؤں کے پہنچانے کے لئے جو انجکشن دیا جاتا ہے باوجودیکہ یہ انجکشن جسم کے مختلف حصے میں لگائے جاتے ہیں اور مختلف قسم کی دوائیں جسم میں پہنچائی جاتی ہیں، پھر کبھی یہ انجکشن رگوں میں دیا جاتا ہے اور کبھی گوشت کے حصے میں تاکہ اس عمل کے ذریعہ خون کے ساتھ دوا پورے جسم میں پھیل جائے اور جلد از جلد سارے بدن میں دوائی کی رسائی ہوجائے، پھر خواہ وہ انجکشن دوا کی ضرورت کو پورا کرے یا غذا کی ضرورت کی تکمیل کرے شرعاً باتفاق فقہاء مفسد صوم نہیں ہے، کیونکہ اس عمل کے ذریعہ جو کچھ کیا جاتا ہے غیر فطری اور اصلی راستہ اور قدرتی منفذ کو چھوڑ کر مسامات کے ذریعہ کیا جاتا ہے جسے کسی بھی فقیہ نے مفسد صوم اور مفطر روزہ نہیں مانا ہے، اور اس کی نظیر حالت صوم میں غسل کرنا ہے جس سے حصول تبرید کے باوجود شرعاً روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

خیر الفتاوی جلد چہارم میں وریدی انجکشن کے مفسد صوم نہ ہونے کے سلسلے میں جو کچھ مرقوم ہے اس کا خلاصہ ذیل میں مکتوب ہے:

مفسد صوم وہ چیز ہے جو جوف معدہ یا دماغ تک پہنچ جائے، اور وریدی انجکشن کے ذریعہ جو دوا جسم میں پہنچائی جاتی ہے وہ رگوں کے اندر رہتی ہے جو معدہ یا دماغ تک نہیں پہنچتی، اور اس کا ناک یا منہ میں ڈالی جانے والی دوا پر قیاس کرنا درست نہیں ہے، کیونکہ ناک و منہ میں ڈالی جانے والی دوا براہ راست جوف تک پہنچ جاتی ہے (خیر الفتاوی ۴؍ ۴۷)۔

اسی طرح فتاوی شامی معروف بہ رد المحتار میں مصرح ہے:

''والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ للاتفاق على أن من اغتسل في ماء فوجد برده في باطنه أنه لا يفطر اه''۔

روزہ کو توڑنے والی چیز شریعت میں وہ ہے جو اصلی منفذ اور قدرتی سوراخ کے ذریعہ داخل کی جائے، کیونکہ حضرات فقہاء کا اتفاق ہے کہ اگر کسی شخص نے روزہ کی حالت میں غسل کیا اور اس نے پانی کی ٹھنڈک کو محسوس بھی کیا تو اس عمل سے روزہ شرعاً نہیں ٹوٹتا ہے (فتاوی شامی ۲/ ۹۸ مطبوعہ بیروت)۔

۵- حالت صوم میں گلوکوز چڑھانا:

جسم میں نمکیات کی کمی کو پورا کرنے اور غذا کی ضرورت کی تکمیل کی خاطر غذا سے مطلوبہ قوت فراہم کرنے کیلئے گلوکوز چڑھانا اگر بلاضرورت ہو تو مکروہ عمل ہے، کیونکہ روح صوم تجویع نفس اور شہوت کو توڑنے کے منافی ہے، نیز گلوکوز چڑھانا ایک حد تک غذا کے متبادل کے طور پر کیا جاتا ہے جس سے بھوک کا احساس کم ہونے کے ساتھ بھوک کی وجہ سے پیدا ہونے والی کمزوری وضعف سے انسان محفوظ رہتا ہے، جس کے نتیجہ میں اگر روزہ سے مقصود تقوی کی صفت پیدا نہ ہو تو بلاشبہ اسے ناپسندیدہ عمل کہا جائیگا، البتہ اسے مفسد صوم عمل بھی نہیں کہا جا سکتا، کیونکہ یہ عمل فطری منفذ کے ذریعہ نہیں کیا جاتا بلکہ مسامات کے ذریعہ اس عمل کو انجام دیا جاتا ہے جو ہرگز مفسد صوم عمل نہیں ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اگر حالت صوم میں یہ عمل بلاضرورت کیا جائے تو مکروہ ہے، اور اگر بیماری کے بڑھنے کا خطرہ ہو یا روزہ دار شخص بے ہوش ہو گیا ہو جسکے سبب جان کی حفاظت کی خاطر اضطراری احوال میں گلوکوز چڑھانے کی نوبت آجائے تو شرعاً درست ہے، لیکن اگر کسی نے نہیں چڑھایا اور مر گیا تو ہرگز وہ شخص گنہ گار بھی نہ ہوگا۔

''قال في الشامية ويؤجر لو صبر ومثله سائر حقوقه تعالى كإفساد

صوم وصلوۃ ''(شامی ۲/۱۵۸،مستفاد از خیر الفتاوی ۴/۴۲)۔

۶-پچھلی شرمگاہ میں دوا چڑھانے وغیرہ کا شرعی حکم:

جو دوائیں پیچھے کے راستہ سے یعنی شرمگاہ کے ذریعہ اندر پہنچائی جائے خواہ وہ سیال ہو یا غیر سیال، اسی طرح بواسیری مسوں میں دوائیں لگائی جائیں یا مرہم کا لیپ لگایا جائے اور وہ مرہم اندر چلا جائے، چونکہ مذکورتمام صورتوں میں دوائیں اندر پہنچ گئیں لہذا حالت صوم میں ایسا کرنے سے روزہ فاسد ہوگا، چنانچہ اس مسئلہ کی واضح نظیر حقنہ ہے، حقنہ کے عمل میں پیٹ صاف کرنے کیلئے مقعد کے ذریعہ جسم میں دوا چڑھائی جاتی ہے۔حضرات فقہاء نے بالاتفاق حقنہ کے عمل کو مفسد صوم لکھا ہے۔اسی طرح فتاوی عالمگیری میں مرقوم ہے کہ اگر کسی نے استنجا کرتے ہوئے موضع حقنہ تک پانی کو پہنچا دیا تو اس عمل سے روزہ ٹوٹ جائیگا، اسی طرح شرمگاہ میں تر انگلی داخل کرنے کو جن فقہاء نے مفسد صوم لکھا ہے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ حقنہ کی جگہ تک پہنچادے۔

''قال فی الهندية والصائم إذا استقصى فی الاستنجاء حتى بلغ الماء مبلغ الحقنة يفسد صومه هكذا فی البحر الرائق ''(عالمگیری ۱/۲۰۵)۔

''قال فی الفتح والحد الذی يتعلق بالوصول إليه الفساد قدر الحقنة'' (شامی ۲/۴۳۵)۔

البتہ امراض معدہ کی تحقیق کے لئے جو خشک آلات منہ کے ذریعہ یا پائخانہ کے راستہ کے ذریعہ جسم کے اندر داخل کئے جاتے ہیں ان سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ جسم کے اندر کسی چیز کے منفذ اصلی کے ذریعہ پہنچانے سے اسی وقت ٹوٹتا ہے جبکہ اس عمل کے ذریعہ بدن کی اصلاح ہو اور وہ جسم میں پورے طور سے چھپ جائے جبکہ جسم میں خشک آلہ داخل کرنے سے ایسا نہیں ہوتا، ہاں اگر آلہ میں دوا لگا کر یا کسی چیز سے تر کر کے اس کو اندر ڈالا جائے یا سرجری کے ذریعہ جسم میں کسی چیز کی پیوندکاری کی جائے تو اس سے روزہ فاسد ہوگا، بشرطیکہ دماغ یا جوف بطن کے آپریشن

میں ایسا کیا، اور اگر جسم کے کسی اور حصہ میں سرجری کا عمل کیا جائے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا (دیکھئے: ردالمحتار ۲/ ۲۶۷)۔

۷- اگلی شرمگاہ میں نلکی یا دوا پہنچانے کا شرعی حکم:

اگر آگے کی راہ سے شرمگاہ میں صرف نلکی ڈالی جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، لیکن اگر سیال یا جامد دوا عورت کی شرمگاہ میں ڈالا جائے تو اس سے روزہ فاسد ہوگا، کیونکہ دوا سے بدن کی اصلاح ہوتی ہے، ساتھ ہی منفذ اصلی کے ذریعہ دوا جسم میں پہنچائی گئی ہے، ہاں مرض کی تحقیق کے لئے خشک آلات رحم کا پہنچانا شرعاً مفسد صوم نہیں ہے۔

☆☆☆

جدید وسائل اور روزہ پر ان کے اثرات

مولانا محمد فاروق احمد بزالی ☆

۱- اس کا حکم جاننے کے لئے پہلے ہمیں یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ منہ کی حیثیت کیا ہے، خارج بدن ہے یا اندرون بدن، اس بارے میں فقہاء کی تصریحات سے پتہ چلتا ہے کہ منہ خارج بدن کی حیثیت رکھتا ہے۔

''**والفم والأنف وإن لم يكن بينهما وبين الجوف حاجز إلا أن الشارع اعتبرهما في الصوم من الخارج كمافي ردالمختار**''یعنی منہ اور ناک اگر چہ ان کے اور جوف کے درمیان کوئی چیز حاجز نہیں ہے پھر بھی شارع نے روزے کے باب میں ان کا اعتبار خارج سے کیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی شخص کنکر یا روٹی کا ٹکڑا یا پانی صرف منہ میں داخل کرے اور اندر نہ لے جائے تو اسکا روزہ نہیں ٹوٹتا ہے، ایسے ہی اگر کوئی شخص گوند صرف چبائے اور اسکو حلق سے آگے جانے نہ دے اور اسکا مزہ حلق میں محسوس نہ ہوجائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے، البتہ بلاعذر ایسا کرنے میں کراہت ضرور ہے۔

''**ويكره مضغ العلك للصائم لأنه تعريض الصوم للفساد من غير ضرورة ولا يفسد صومه**'' (فتاوی قاضی خان علی الہندیہ ۱/ ۲۰۴، زکریا)۔

فتح القدیر میں ہے:

☆ دار العلوم بلالیہ لعل بازار، احمد کدل (سری نگر)۔

"وفی الکافی فی السمسمة قال: مضغها لا یفسد إلا أن یجد طعمها فی حلقه وهذا حسن جدا فلیکن الأصل فی کل قلیل مضغه" (فتح القدیر ۲/ ۳۳۸، مکتبہ زکریا)۔

فقہاء کی ان تصریحات سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ اگر کوئی چیز منہ میں رکھ دی جائے اور اسکے اجزاء اور مزہ داخل حلق نہ ہوں تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ یہی حکم ان دواؤں کا ہونا چاہیے جنہیں نگلا نہیں جاتا ہے بلکہ زبان کے نیچے دبا کر رکھا جاتا ہے بشرطیکہ لعاب میں مل جانے والے اسکے اجزاء کو نگلنے سے بچا جائے (دیکھئے: البحر الرائق ۲/ ۷۷ ۲، شامی ۳/ ۳۶۷)۔

ایک ماہر طب کے کہنے کے مطابق یہ دوائیں زبان کے نیچے گوشت کے اندر جذب ہوکر شریانوں کے ذریعہ انسان کے قلب تک پہنچ جاتی ہیں، منفذ اصلی کے ساتھ اسکا کوئی تعلق نہیں لہذا ایصال من الخارق الاصلیۃ کے فقدان کی وجہ سے روزہ فاسد نہیں ہونا چاہیے۔

"وما یدخل فی مسامات البدن من الدهن لا یفطر" (شامی)۔

۲- دمہ (Asthama) کے مریض کو اگر روزہ کی حالت میں آکسیجن پہنچائی جائے اور اس کے ساتھ کوئی دوا نہ ہو تو روزہ فاسد نہ ہوگا، کیونکہ یہ سانس لینے کی طرح ہے، اور اسی کے قائم مقام ہے، سانس لینے سے نہ روزہ فاسد ہوتا ہے اور نہ ہی اس پر اکل اور شرب کا اطلاق ہوتا ہے، البتہ اگر اس کے ساتھ کسی دوائی کے اجزاء بھی ہوں تو روزہ ٹوٹ جائے گا، کیونکہ منفذ اصلی کے ذریعہ روزہ یاد ہوتے ہوئے دوائی جوف بطن میں پہنچ جاتی ہے۔

رہا مسئلہ انہیلر (Inhelar) کے استعمال کا تو اس کے استعمال کرنے سے روزہ فاسد ہوجائے گا، کیونکہ انہیلر کے ذریعہ دوائی جو کبھی گیس اور کبھی سفوف کی شکل میں ہوتی ہے جوف بطن میں پہنچ جاتی ہے، یہ اعتراض نہ کیا جائے کہ یہ دوائی معدہ میں نہیں جاتی ہے بلکہ پھیپھڑے کے اندر پہنچ جاتی ہے کیونکہ انسانی جسم کے تجزیہ سے یہ بات سامنے آجاتی ہے کہ اس دوائی کے کچھ نہ کچھ اجزاء کے معدہ میں پہنچنے کا قوی امکان ہے، انسان جب کوئی چیز کھاتا ہے یا پیتا ہے تو

ہوا لینے کی نلکی کے اوپر چھوٹا سا ڈھکن جیسا گوشت کا ٹکڑا اس نلکی کو بند کردیتا ہے، جس کی وجہ سے کھانے اور پینے کے اجزاء پھیپھڑے میں نہیں جاتے، اس کے برخلاف جب انسان سانس لیتا ہے تو کھانے پینے کی نلکی کا کوئی ایسا ڈھکن نہیں ہے جو اس کو بند کرتا تا کہ Inhale کی ہوئی چیز کھانے کی نلکی سے نہ جانے پائے، لہذا اس بات کا قوی امکان ہے کہ انہیلر (Inhelar) سے لی ہوئی دوائی کے اجزاء کھانے کی نلکی میں ضرور داخل ہوں گے۔

یہی صورتحال حقنہ کی ہے کہ دوائی کا معدہ کے اندر پہنچنے کا قوی امکان ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کو تبعاً **لجوف المعدہ** مفسد قرار دیا گیا حالانکہ حقنہ میں کوئی چیز معدہ کے اندر نہیں پہنچائی جاتی ہے، جب حقنہ کو تبعاً **لجوف المعدہ** مفسد قرار دیا گیا تو انہیلر کے ذریعہ دوائی انہیل کرنے کو بھی حقنہ پر قیاس کرتے ہوئے تبعاً **لجوف المعدہ** قرار دیا جانا چاہئے۔

"اما الحقنة والوجور فلأنه وصل إلى جوف ما فيه صلاح البدن وفي القطور والسعوط لانه وصل إلى رأس ما فيه صلاح البدن" (خانیہ علی الہندیہ ۱/۲۱۰ مکتبہ زکریا)۔

اس کی نظیر وضو میں بھی مل جاتی ہے کہ نیند سے وضو کے ٹوٹ جانے کا حکم لگایا گیا ہے، کیونکہ نیند میں بھی ہوا وغیرہ کے خارج ہونے کا قوی امکان ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کو ناقض وضو قرار دیا گیا ہے۔

۳- بھاپ کے ذریعہ دوائیں خواہ قدیم طریقہ سے اندر لی جائیں یا جدید مشینی طریقہ سے دونوں صورتوں میں "الإيصال إلى الجوف والدماغ من المخارق الأصلية" کے پائے جانے کی وجہ سے روزہ فاسد ہوجائے گا، فقہاء کرام نے بھی قصداً حلق میں دھواں داخل کرنے کو مفسد صوم قرار دیا ہے۔

"أدخل حلقه الدخان أفطر أي دخان كان ولو عوداً أو عنبراً لو ذاكراً لإمكان التحرز عنه" (درمختار مع الشامی ۳/۳۶۶)۔

بدائع میں ہے:

"ما وصل إلى الجوف أوالدماغ من المخارق الأصلية كالأنف والأذن...... فسد صومه" (بدائع ۲/۲۴۳)۔

۴- انجکشن کے ذریعہ رگوں کے واسطے انسانی جسم کے اندر دوائیں پہنچائی جاتی ہیں اور پورے جسم میں ان دواؤں کی رسائی ہوجاتی ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے، کیونکہ یہ انجکشن ایسی راہ سے جسم کے اندر پہنچایا جاتا ہے جو فقہاء کے یہاں منفذ اصلی نہیں کہلاتی ہے۔

"الايصال من المخارق الأصلية" کے فقدان کی وجہ سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

"وما وصل إلى الجوف أو الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف والأذن والدبر بأن استعط أو احتقن أو أقطر في أذنه فوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ فسد صومه" (بدائع ۲/۲۴۳)۔

فقہاء نے صرف دو قسموں کے زخموں میں دوا ڈالنے کو مفسد صوم قرار دیا ہے: الجائفہ اور الآمہ۔

جائفہ پیٹ کے اس زخم کو کہا جاتا ہے جو معدہ تک گہرا ہو اور اسکے ذریعہ دوائیں پیٹ تک براہ راست پہنچ جاتی ہوں۔

آمہ سر کے اس گہرے زخم کو کہا جاتا ہے جو دماغ تک پہنچتا ہو اور اسکے ذریعہ دوائیں بھی براہ راست پہنچ جاتی ہوں۔

"ولوداوى جائفة أو آمّة بدواء فوصل إلى جوفه أودماغه أفطر عند أبي حنيفة" (ہدایہ ۱/۲۲۰۹)۔

اس کے برخلاف دوسرے زخموں پر دوا ڈالنا مفسد صوم نہیں ہے اگر چہ جسم کے اندرونی حصہ تک پہنچتے ہوں، کیونکہ ان پر ڈالی گئی دوائیاں بالواسطہ دماغ یا معدہ تک پہنچ جاتی ہیں نہ کہ بلاواسطہ۔

ولو أوصل الدواء إلى داخل الساق أو غرز فيه سكيناً أو غيرها فوصلت مخه لم يفطر بلا خلاف لأنه لم يعد عضوا مجوفاً" (شرح المہذب ۵/ ۳۱۴)۔

البتہ اگر کوئی انجکشن ایسا ہوجسکو براہ راست پیٹ یا دماغ کے اندر پہنچایا جائے تو یہ مفسد صوم ہوگا، جیسے کتے کے کاٹنے پر پیٹ میں انجکشن لگایا جاتا ہے۔

۵- جسم میں نمکیات کی کمی کو پورا اور غذا سے مطلوبہ قوت فراہم کرنے کے لئے میڈیکل سائنس نے گلوکوز (Glucose) چڑھانا سکھایا جو ایک حد تک غذا کا ایسا متبادل ہے کہ اس سے نہ صرف بھوک کا احساس ہی کم ہوجاتا ہے بلکہ بھوک کی وجہ سے پیدا ہونے والی کمزوری سے بھی آدمی محفوظ رہتا ہے۔

اس کا حکم برابر انجکشن کی طرح ہے کہ مفسد صوم نہیں ہے، کیونکہ یہ بھی رگوں (Veins) کے ذریعہ اندر پہنچایا جاتا ہے، جو فقہاء کی اصطلاح میں منفذ اصلی نہیں ہے۔"الایصال من المخارق الاصلیۃ" کے فوت ہونے کی وجہ سے روزہ فاسد نہ ہوگا۔

"وما يدخل في مسامات البدن من الدهن لا يفطر" (شامی)۔

گلوکوز کے متبادل غذا ہوا روزہ کے باب میں اس کے مفسد یا غیر مفسد ہونے پر مؤثر نہ ہوگا، جس طرح روزہ یاد نہ ہوتے ہوئے کھانا پیا روزہ پر اثر انداز نہیں ہوجاتا ہے، جو کہ صورۃ و معنی اکل وشرب ہے، تو گلوکوز جو صرف معنی اکل وشرب ہے یہ روزہ پر کیسے اثر انداز ہوسکتا ہے، حالانکہ الایصال من المخارق الأصلیۃ کا فقدان ہے۔"فان الله عزوجل أطعمه وسقاه" (الحدیث)۔

البتہ بغیر عذر کے گلوکوز چڑھانا روزہ کی حالت میں کراہت سے خالی نہیں ہے۔

۶ -الف: کسی بھی قسم کی سیال یا غیر سیال دوائی پیچھے کے راستہ سے اندر پہنچائی جائے تو اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا، علامہ کاسانیؒ فرماتے ہیں:

"وما وصل إلى الجوف أو الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف

والاذن والدبر بأن استعط أو أحتقن أو أقطر في اذنه فوصل إلى جوف أو إلى الدماغ فسد صومه"(بدائع ۲/ ۲۴۳ طبع زکریا)۔

ب- ایسے ہی اگر بواسیر (Piles) کے مریض کو پائپ یا مشین کے ذریعہ دوائی اندر تک پہنچائی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اگر اوپری اور بیرونی حصہ (External Portion) پر مرہم لگایا جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، بشرطیکہ دوائی اندر نہ چلی جائے۔

"**ولو أدخل اصبعه في استه ......لا يفسد وهو المختار الا إذا كانت مبتلة بالماء أو الدهن فحينئذ يفسد لوصول الماء والدهن**"(ہندیہ ۱/ ۲۰۴ طبع زکریا)۔

دوائی کے خشک یا تر ہونے سے اس میں کوئی فرق نہیں آجاتا کیونکہ یہاں اعتبار دوائی کے اندر پہنچنے اور نہ پہنچنے کا ہے، اگر اندر پہنچ گئی تو روزہ ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں۔

"**حتى لو علم ان الرطب لم يصل لم يفسد ولو علم أن اليابس وصل فسد صومه**" (بحر الرائق ۲/ ۴۸۷ دار الکتاب)۔

ج- امراض معدہ (جیسے کینسر وغیرہ) کی تحقیق کے لئے جو **آلات** (جیسے Endoscope وغیرہ) اندر داخل کئے جاتے ہیں ان میں تفصیل یہ ہے کہ اگر یہ **آلات** پوری طرح اندر غائب ہوجائیں کہ باہر کچھ بھی نہ دکھائی دے تو اس سے مطلقاً روزہ ٹوٹ جائے گا، خواہ اس پر دوائی لگی ہو یا نہ ہو۔

"**ويشترط ايضاً استقراره داخل الجوف فيفسد بالخشبة اذا غيبها لوجود الفعل مع الاستقرار وإن لم يغيبها فلا لعدم الاستقرار**" (شامی ۳/ ۳۶۸ مکتبہ زکریا)۔

اگر مذکورہ **آلات** انسان کے جسم کے اندر غائب نہیں ہوجاتے ہیں بلکہ ان کا کچھ حصہ باہر ہی رہتا ہے تو دیکھا جائے گا کہ اگر ان **آلات** کے اوپر دوائی لگائی گئی ہو اور وہ دوائی جسم کے

اندر چلی گئی تو روزہ فاسد ہوگا ورنہ نہیں۔

علامہ ابن نجیم مصریؒ فرماتے ہیں:

''ولو شد الطعام بخيط وأرسله في حلقه وطرف الخيط في يده لا يفسد الصوم'' (البحر الرائق ۲/ ۴۸۷)۔

کیونکہ استقرار نہیں پایا گیا جو فساد صوم کیلئے شرط ہے۔

''وكذا لو ابتلع خشبة أو خيطاً ولو فيه لقمة مربوطة إلا أن ينفصل منها شيء'' (درمختار)۔

عالمگیری میں ہے:

''من ابتلع لحماً مربوطاً على خيط ثم انتزعه من ساعته لا يفسد وإن تركه يفسد كذا في البدائع'' (فتاوی عالمگیری ۱/ ۲۰۴، مکتبہ زکریا)۔

۷ - اگر مرد اور عورت کے پیچھے کی راہ یا عورت کے آگے کی راہ سے مرض وغیرہ کی تحقیق کے لئے کوئی آلہ اندر تک پہنچایا جائے اور بالکل غائب ہوجائے کہ استقرار پا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

''أو أدخل عوداً ونحوه في مقعدته وطرفه خارج وإن غيبه فسد'' (درالمختار ۳/ ۳۶۸)۔

اور اگر مذکورہ آلات غائب نہ ہوجائیں بلکہ اسکا کچھ حصہ باہر ہی رہتا ہے تو دیکھا جائے گا کہ اگر ان آلات پر دوائی نہ لگائی گئی ہو تو روزہ نہیں ٹوٹ جائیگا، بخلاف اس کے کہ اگر ان پر دوائی لگائی گئی ہو اور اندر داخل کردئے گئے اور دوائی بھی اندر لگ گئی تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔

''أو أدخل إصبعه اليابسة فيه أي دبره أو فرجها ولو مبتلة فسد، ولو أدخلت قطنة إن غابت فسد وإن بقي طرفها في فرجها الخارج لا'' (الدرالمختار علی الشامی ۳/ ۳۶۹، نیز دیکھئے عالمگیری ۱/ ۲۰۴)۔

اب رہا مسئلہ مرد کے آگے والے راستہ عضو تناسل سے کوئی چیز داخل کرنے کا تو طرفین (امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ) کے نزدیک ایسا کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، اور یہی صحیح ہے، اس لئے کہ معدہ اور مرد کی اس نلکی کے درمیان براہ راست منفذ نہیں ہے بلکہ مثانہ کا واسطہ ہے جہاں سے ٹپک ٹپک کر کے پیشاب نیچے آ کر جمع ہو جاتا ہے، بخلاف عورتوں کے کہ ان کے اندر فطری طور پر ایسا منفذ موجود ہے جو پیٹ تک پہنچ جاتا ہے۔

''**إذا أقطر في إحليله لا يفسد صومه عند أبي حنيفةؒ ومحمدؒ..... وفي الإقطار في إقبال النساء يفسد بلا خلاف وهو الصحيح**'' (عالمگیری ۱/ ۲۰۴)۔

☆☆☆

مفطرات صوم اور جدید وسائل

مولانا اشتیاق احمد قاسمی ☆

۱- امراض قلب میں جو دوا زبان کے نیچے دبائی جاتی ہے وہ دو حال سے خالی نہیں، یا تو اس کا وجود پگھلتا ہوگا یا کنکر کی طرح باقی ہوگا، دونوں صورتوں میں اس میں میٹھا یا نمکین یا کوئی اور مزا ہوگا یا نہیں، اگر اس کا وجود اصلی مکمل باقی رہتا ہو اور کوئی مزا نہ ہو تو روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، اور اگر اس کا وجود پگھلتا ہو تو خواہ کوئی مزا نہ بھی ہو تب بھی اگر اس دوا کو منہ میں رکھ کر تھوک نگل لیا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اس لئے کہ اس صورت میں فطری منفذ سے پیٹ میں دوا کا پہنچنا پایا جائے گا، اور اگر تھوک نہ نگلا جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

''الفطر إنما هو الداخل من المنافذ'' (ردالمحتار ۲/۱۰۶ رشیدیہ پاکستان)۔

اگر اس میں کوئی مزا ہو تو پھر اس کی دو صورت ہوگی، یا تو منہ میں رکھ کر فوراً نکال لیا جاتا ہوگا، اگر فوراً نکال لیا جاتا ہو اور ساتھ ہی منہ کے مزا کو تھوک دیا جاتا ہو تو روزہ باقی رہے گا، اس کی نظیر بدمزاج شوہر کی بیوی کا نمک چکھنا ہے، یہ بحاجت اور بقدر حاجت ہی جائز ہے، اور اگر اس میں مزا ہو اور دیر تک منہ میں رکھا جائے تو لعاب سے چونکہ مزا مل کر حلق میں ضرور پہنچے گا اس لیے روزہ کے ٹوٹنے کا کیا حکم لگے گا، لعاب میں ملے ہوئے مزہ کا دیر تک منہ میں باقی رکھنا اور حلق تک نہ پہنچنے دینا بہت دشوار بلکہ عادۃً محال ہے، ایسی صورت میں روزہ ٹوٹنے کا حکم لگانا ہی ناچیز کے نزدیک احوط ہے، چہ جائے کہ بار بار تھوکتا رہے۔

☆ دار العلوم حیدرآباد۔

۲- تنفس کے مریض کی ایک دوا سفوف اور گرد کی شکل میں ہوتی ہے، یہ سفوف سانس لینے کے آلے انہیلر کے ذریعہ ہوا کے دباؤ سے حلق کے ذریعہ اندر داخل کئے جاتے ہیں، پھیپھڑے کے گرد سانس لینے کے بند مسامات کو یہ دوا اندر پہنچ کر کھول دیتی ہے جس سے چند لمحات کے بعد ہی تنفس کا مریض آسانی سے سانس لینے لگتا ہے، اس سے روزہ کا ٹوٹ جانا بالکل ظاہر ہے، اس لیے کہ فطری واضح منفذ یعنی حلق کے ذریعہ یہ سفوف اندر داخل کیے جاتے ہیں۔ فقہاء کرام کی عبارتوں میں اس کی نظیر غبار، بھاپ اور دھواں ہے، اگر کوئی ان کو قصداً داخل کرے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

”لو تبخر ببخور فآواه إلى نفسه واشتمه ذاكرا لصومه أفطر لإمكان التحرز عنه“ (ردالمحتار ۲/۱۰۶)۔

بیڑی سگریٹ پینے سے بھی اسی وجہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

۳- بھاپ لینے کا قدیم طریقہ جس طرح سے مفسد صوم ہے اسی طرح جدید مشینی طریقہ بھی مفسد صوم ہوگا، دھواں، غبار اور بھاپ تینوں کا حکم قصد کی صورت میں ایک ہی ہے، اور طریقہ کے بدلنے سے حکم نہیں بدلے گا۔

موسوعہ فقہیہ (۲۸/۳۶) میں بھی اسے مفسدات صوم میں داخل کیا ہے۔ علامہ شامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

”أنه لو أدخل حلقه الدخان اى بأى صورة كان الإدخال“ (ردالمحتار ۲/۱۰۶ طبع رشیدیہ)۔

۴- گوشت میں انجکشن دے کر جسم میں دوا پہنچائی جائے یا جسم میں موجود خون کی نالیوں، نسوں اور رگوں میں انجکشن کے ذریعہ دوا پہنچائی جائے دونوں صورتوں میں دوا چوں کہ غیر واضح منافذ سے جسم میں داخل ہوتی ہے اور وہ معدہ یا دماغ کے بجائے جسم کی نسوں اور گوشت میں باقی رہ کر اپنا اثر جسم کے سارے اطراف میں پہنچاتی ہے اس لئے اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، خواہ

دوائی ضرورت سے ہو یا غذائی ضرورت سے، عدم فساد میں دونوں کا حکم یکساں ہے۔

رہے ایسے انجکشن جو غذائی ضرورت پوری کرنے کے لیے گوشت میں یا نس میں لیے جاتے ہیں، ان کی تفصیل یہ ہے کہ اگر آدمی اتنا کمزور یا مریض ہو کہ روزہ رکھنا اس کے لیے سخت دشوار ہو یا مرض کے بڑھنے کا خطرہ ہو تو اس کی ایک صورت تو شیخ فانی دائم المرض کے لیے فدیہ ادا کرنا ہے (بقرہ/ ۱۸۴)۔ اور عام کمزور مریض کے لیے قضاء کا حکم قرآن میں مصرح ہے (بقرہ/ ۱۸۴)۔

لیکن اگر ایسا مریض غذائی قوت والے انجکشن کے ذریعہ اپنی کمزوری دور کرنے کی تدبیر کرنے کے ساتھ روزہ رہنا چاہے تو اس کے انجکشن لینے میں حرج نہیں، بلکہ روزہ رکھنے کے لیے یہ صورت اختیار کرنا بہتر ہے۔

اور اگر آدمی میں قابل ذکر کمزوری نہیں ہے، محض ضعف روزہ کی تلافی کے لیے غذائی انجکشن گوشت یا نس میں لیتا ہے تو اس کا یہ عمل مکروہ ہوگا، اس لیے کہ روزہ کا مقصد بھوکا رہنا قوت شہوانیہ کو کم کرنا، بھوک و پیاس کا حقیقی مزہ لینا ہے، اس صورت میں یہ مقصد فوت ہو رہا ہے۔ اگر جسم میں روزہ برداشت کرنے کی معتد بہ قوت ہوتے ہوئے بھی انجکشن لیتا ہے تو یہ عمل مکروہ تحریمی ہوگا، اور شدت ضعف دور کرنے اور ادنی بیماریوں کے حملوں سے بچنے کے لیے لیتا ہے تو مکروہ تنزیہی ہوگا۔

۵- جسم میں نمکیات کی کمی دور کرنے کے لیے گلوکوز چڑھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اس لیے کہ نسوں سے چڑھایا جاتا ہے، البتہ اگر روزہ سے پیدا شدہ کمزوری دور کرنے کی نیت سے ہو تو مکروہ ہوگا جیسا کہ غذائی انجکشن کے بارے میں اوپر ذکر کیا گیا۔

۶- جو دوا بھی پیچھے کے راستے سے اندر پہنچائی جاتی ہے خواہ وہ سیال ہو یا غیر سیال، اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، بواسیر کے مسّے چوں کہ باہر ہوتے ہیں یعنی موضع حقنہ سے نیچے ہوتے ہیں اس لیے ان مسوں پر دوا لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

البتہ اگر دوا اس حد تک اندر پہنچ جائے جہاں سے معدہ اسے جذب کر لے تو روزہ فاسد ہوجائے گا، اسی وجہ سے وہ آدمی جس کا کانچ (مقعد کا گوشت) پاخانہ کرتے وقت باہر نکل آتا ہو اگر وہ نکلے ہوئے کانچ کو تر کر کے خشک کیے بغیر اندر کرے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

''خرج سرمه فغسله فإن قام قبل أن ينشفه فسد صومه وإلا فلا'' (رد المحتار ۲/ ۱۰۸ رشیدیہ پاکستان)۔

البتہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے نزدیک بواسیر کے مسوں کو پانی سے پاک کر کے تر ہونے کی حالت میں دبا کر اندر کرنے سے روزہ باقی رہے گا، روزہ میں کسی طرح کا نقصان نہ ہوگا (فتاوی رشیدیہ/ ۵۹ م/ ۴۶۰)، فتاوی رشیدیہ کی یہ بات صحیح معلوم ہوتی ہے، اس میں مریض کے لیے آسانی بھی ہے، البتہ یہ بات صرف استنجاء کی حد تک ہے، دوا لگانے کے سلسلہ میں اوپر وضاحت آ گئی ہے۔

بواسیر کے مریض کو روزہ کے دنوں میں رات کے اوقات میں ہی مسوں پر دوا لگانے کا مشورہ چاہیے، اسی میں احتیاط ہے، فتاوی دار العلوم دیوبند میں احتیاط کو ہی بہتر بتایا گیا ہے (دیکھئے: ۱/ ۴۱۱)۔

جو آلات امراض معدہ کی تحقیق کے لئے مقعد سے داخل کیے جاتے ہیں وہ دو حال سے خالی نہیں، یا تو ان آلات پر کوئی دوا لگائی گئی ہوگی یا نہیں، اگر دوا لگا کر داخل کی جائے گی تو روزہ بلاشبہ ٹوٹ جائے گا، اور اگر محض آلہ تحقیق بغیر دوا لگائے داخل کئے جائیں تو بھی یہ دو حال سے خالی نہیں ہوں گے، یا تو آلہ تحقیق کا پورا حصہ اندر داخل ہوگا اس طرح سے کہ اس کا کوئی حصہ باہر نہ ہو تو ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اس کی نظیر فقہائے کرام کا ذکر کردہ وہ مسئلہ ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اگر کسی نے دبر میں لکڑی داخل کی اس طرح کہ اس کا کوئی حصہ باہر نہ رہا تو روزہ فاسد ہوجائیگا۔

اور اگر آلہ تحقیق کا کچھ حصہ داخل کیا گیا اور کچھ حصہ باہر ہے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

''وفي الظهيرية: ولو أدخل خشبة أونحوها وطرفاً منها بيده لم يفسد صومه'' (البحر الرائق ۲/ ۲۸۷ دیوبند، ردالمحتار ۲/ ۱۰۷، رشیدیہ پاکستان، بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۴ دیوبند)۔

اور فتاوی عالمگیری میں ہے کہ:

اگر کوئی آدمی کسی دھاگے میں مربوط گوشت کو نگل لیا تو اگر فوراً ہی اسے نکال لیا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور اگر چھوڑ دیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

''ولو ابتلع لحما مربوطا على خيط ثم انتزعه من ساعته لا يفسد وإن تركه فسد'' (ہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

۷- علامہ محمد امین شامیؒ نے یہ بحث ذکر کی ہے کہ آیا مثانہ (پیشاب کی تھیلی) اور جوف کے درمیان منفذ ہے یا نہیں، پھر راجح قول کی نشاندہی کی ہے کہ دونوں کے درمیان کوئی منفذ نہیں ہے۔

''والأظهر أنه لا منفذ له'' (ردالمحتار ۲/ ۱۰۹ رشیدیہ)۔ اس سے یہ بات سمجھ میں آئی کہ اگر کوئی طبی آلہ مرد کی شرمگاہ سے مثانہ تک پہنچائی جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، خواہ آلہ طب پر کچھ لگا کر اندر داخل کیا جائے یا بلا کچھ لگائے۔

''أقطر في إحليله ماء ا أو دهنا وإن وصل إلى المثانة على المذهب'' (تنویر الابصار مع الدر المختار علی ہامش ردالمحتار ۲/ ۱۰۹ طبع رشیدیہ)۔

اور جب یہ بات محقق ہے کہ مثانہ اور جوف کے درمیان منفذ نہیں ہے تو اس سے یہ حکم بھی سمجھ میں آ گیا کہ عورت کے مثانہ تک طبی آلات کے پہنچانے سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوگا، البتہ عورت کی داخل شرمگاہ میں اگر کوئی طبی آلہ رحم تک داخل کیا جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، اس لیے کہ فرج داخل جوف کے حکم میں ہے، دونوں کے درمیان کوئی آڑ نہیں ہے۔

''قلت: الأقرب التخلص، بأن الدبر والفرج الداخل من الجوف إذ لا حاجز بينها و بينه فهما في حكمه'' (ردالمحتار ۲/ ۱۰۹ رشیدیہ)۔

جب فرج داخل جوف کے حکم میں ہے تو اس سے یہ بھی سمجھ میں آ گیا کہ اس میں سیال یا جامد دوا رکھے جانے سے اصح قول کے مطابق روزہ فاسد ہو جائے گا۔

''و أما فی قبلها ففسد إجماعا لأنه كالحقنة'' (الدر المختار ۲/ ۱۱۰)۔

☆☆☆

روزہ پر اثر انداز ہونے والے نئے مسائل

مولانا شمس الدین مظاہری ☆

۱- فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق جب تک غذا یا دوا یا لعاب میں مل جانے والے اجزاء غذا او دوا حلق کے اندر نہ پہنچیں روزہ فاسد نہیں ہوتا، لہذا امراض قلب سے متعلق جن دواؤں کو زبان کے نیچے دبا کر رکھا جاتا ہے اگر روزہ کی حالت میں ان دواؤں کا استعمال کیا جائے اور دوا یا لعاب میں مل جانے والے اجزاء کو نگلنے سے احتراز کیا جائے تو اس صورت میں روزہ فاسد نہیں ہوگا، تاہم اس صورت میں چونکہ اجزاء کے اندر جانے کا خطرہ رہتا ہے اس لئے حتی الامکان بچنا مناسب ہے: ”وإن مضغها لا يفسد إلا أن يجد طعمها في حلقه“ (عالمگیری ۱/ ۲۰۳)۔

۲- تقریباً تمام ہی فقہاء اس پر متفق ہیں کہ حلق سے کوئی غذا یا دوا اندر جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے، لہذا انہیلر کے ذریعہ دوا وغیرہ جب حلق ہی سے اندر جاتا ہے خواہ معدہ میں پہنچے یا کہیں اور پہنچے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

”إنه لو أدخل حلقه الدخان ای بأی صورة كان الإدخال حتی لو تبخر ببخور فآواه إلى نفسه واشتمه ذاكرا لصومه أفطر لإمكان التحرز عنه“ (ردالمحتار ۳/ ۳۲۷)۔

۳- ”المفطر إنما هو الداخل من المنافذ“ لہذا گرم پانی میں دوا ڈال کر اس سے

☆ جامعہ اسلامیہ جلالیہ ہوجائی، آسام۔

نکلنے والے بھاپ کو ناک اور منہ کے ذریعہ کھینچا جائے یا مشینی طریقہ سے منافذ اصلیہ سے بھاپ اندر داخل ہو دونوں صورتوں میں روزہ ٹوٹ جائے گا۔

''حتی لو تبخر ببخور فآواہ إلی نفسه ذاکرا لصومه أفطر'' (ردالمحتار ۳/ ۳۶۷)۔

۴، ۵- تقریباً ہمارے تمام اکابر فقہ وفتوی اس بات پر متفق ہیں کہ روزہ کی حالت میں انجکشن لینے سے یا گلوکوز چڑھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے، اور یہ مسئلہ تقریباً تمام اردو فتاوی میں موجود ہے، اس لئے کہ روزہ اس چیز سے فاسد ہوتا ہے جو کسی منفذ کے ذریعہ معدہ یا دماغ میں پہنچ جائے، انجکشن یا گلوکوز سے بذریعہ منفذ نہیں جاتی بلکہ عروق ومسامات کے ذریعہ معدہ میں پہنچتی ہے، لہذا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

''قال فی الدر :أو ادھن أو اکتحل أو احتجم وإن وجد طعمه فی حلقه، وفی رد المحتار لأن الموجود فی حلقه أثر داخل من المسام الذی ھو خلل البدن والمفطر إنما ھو الداخل من المنافذ للاتفاق علی أن من اغتسل فی ماء فوجد برده فی باطنه أنه لا یفطر'' (ردالمحتار ۳/ ۳۶۷)۔

البتہ بلاضرورت صرف غذائی تقاضا کو پورا کرنے کے لئے انجکشن لینا یا گلوکوز چڑھانا جوکہ روزہ کی حقیقت اور روزہ سے مطلوبہ تقاضہ کے خلاف ہے، اس لئے بلاعذر کے مکروہ ہوگا۔

۶، ۷- آگے یا پیچھے کی راہ سے دوا یا غذا اندر تک پہنچنے کی صورت میں روزہ فاسد ہوگا یا نہیں، اس میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے، تاہم راجح اور احوط یہی ہے کہ روزہ فاسد ہوجاتا ہے، جیسا کہ درمختار کے اس جزئیہ سے بھی واضح ہے:

''أو أدخل إصبعه الیابسة أی دبرہ أو فرجھا ولو مبتلة فسد، ولو أدخلت قطنة إن غابت فسد'' (درمختار ۳/ ۳۶۹، دارالکتاب دیوبند)۔

☆☆☆

نواقض صوم کے بعض نئے مسائل

مفتی ظہیر احمد ☆

۱- اس طرح کی دوا کے استعمال سے روزہ مکروہ ہوگا ٹوٹے گا نہیں "حیث جاء فی رد المحتار: وابتلعه مع الريق لطعم أدوية (ومص إهليلج) بخلاف نحو سكر" (الدر مع الرد: ۳/ ۳۶۷) وجاء في الشامي: تحت هذا (كطعم أدوية) أى دق دواء فوجد طعمه فى حلقه زيلعي وغيره، وفي القهستاني: طعم الأدوية وريح العطر إذا وجد في حلقه لم يفطر، كما في المحيط (حوالہ سابق) وكذا جاء في الدر المختار في موضع آخر: أو ذاق شيئاً بفمه وإن كره لم يفطر" (حوالہ سابق ۳/ ۳۷۳)۔

۲- اس کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جائے گا، کیونکہ بالقصد دوا حلق کے نیچے پہنچائی جاتی ہے گو کہ بظاہر معدہ میں نہیں جاتی ہے بلکہ پھیپھڑے میں جاتی ہے۔

"وجاء في الرد المحتار: أنه لو أدخل حلقه الدخان اى بأى صورة كان الإدخال حتى لو تبخر ببخور فآواه إلى نفسه واشتمه ذاكرا لصومه أفطر لإمكان التحرز عنه وهذا مما يغفل عنه كثير من الناس ولا يتوهم أنه كشم الورد ومائه والمسک لوضوح الفرق بين هواء تطيب بريح المسک وشبهه وبين جوهر دخان وصل إلى جوفه بفعله، امداد، وبه علم حكم شرب الدخان" (شامی ۳/ ۳۶۶، نیز دیکھئے: کتاب الفتاوی للرحمانی ۳/ ۳۹۳)۔

☆ جامعہ اشاعت العلوم، تلی بازار، کانپور۔

۳- اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا" المرجع السابق ۳/۳۶۶، جدید فقہی مسائل ۱۸۸)۔

۴- اس صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ قطری منفذ سے دوا براہ راست معدہ یا دماغ میں نہیں پہنچائی جاتی۔

"وفی دواء الجائفة والآمة أکثر المشائخ علی أن العبرة بالوصول إلی الجوف والدماغ لا لکونه رطباً أو یابساً" (الفتاوی الہندیہ ۱/ ۲۰۴، نیز دیکھئے: بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۳، الدر والرد ۳/ ۳۷۶)۔

۵- اس سے بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا (الفتاوی الہندیہ ۱/ ۲۰۴، بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۳، الدر المختار ورد المحتار ۳/ ۳۷۶)۔

۶-الف: بعض سیال یا غیر سیال دوائیں پیچھے کے راستہ سے اندر پہنچائی جاتی ہیں اس صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا۔

"وما وصل إلی الجوف أو إلی الدماغ من المخارق الأصلیة کالأنف والأذن والدبر بأن استعط أو احتقن أو أقطر فی أذنه فوصل إلی الجوف أو إلی الدماغ فسد صومه" (بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۳، شامی ۳/ ۳۷۶)۔

(ب) بواسیر کے مرض میں اندرونی مسوں پر مرہم لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا مگر خلاف احتیاط ہے (دیکھئے: فتاوی دار العلوم ۶/ ۴۱۱) لیکن اگر اتنے اندر تک لگایا جہاں سے معدہ اس کو جذب کرسکتا ہے تو اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔

"ولو أدخل إصبعه فی إسته أو المرأة فی فرجها لا یفسد هو المختار، إلا إذا کانت مبتلة بالماء أو الدهن فحینئذ یفسد لوصول الماء أو الدهن (فتاوی ہندیہ ۱/ ۲۰۴، نیز دیکھئے: الدر والرد ۳/ ۳۶۹، بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۴)۔

(ج) پچھلے راستہ میں آلات کے داخل کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، بشرطیکہ آلات پر کچھ لگا ہوا نہ ہو، "ولو أدخل إصبعه فی إسته......" (الہندیہ ۱/ ۲۰۴، شامی ۳/ ۳۶۹،

بدائع ۲/ ۲۴۴)۔

۷- (الف) مرد وعورت کے جسم میں مثانہ تک نلکی پہنچانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا جب کہ نلکی پر کچھ دوا وغیرہ نہ لگی ہوئی ہو (سابقہ حوالجات)۔

''من ابتلع لحما مربوطا علی خیط ثم انتزعه من ساعته أنه لا یفسد وإن ترکه فسد'' (بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۴)۔

(ب) اگر کوئی دوا پہنچائی جائے تو مرد کے اگلے راستہ سے دوا پہنچانے میں روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ ''إذا أقطر فی إحلیله لا یفسد صومه'' (فتاوی ہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

(ج) عورت کے اگلے حصہ سے دوا پہنچانے میں روزہ ٹوٹ جائے گا۔

''وفی الإقطار فی إقبال النساء یفسد بلا بخلاف وهو الصحیح'' (فتاوی ہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

وأما الإقطار فی قبل المرأة فقد قال مشائخنا أنه یفسد صومها بالاجماع'' (بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۴)۔

(د) اگر دوا کا اثر شرم گاہ میں رکھنے سے جوف معدہ تک پہنچ سکتا ہے یا معدہ جذب کرسکتا ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

''لو أدخل إصبعه فی إسته أو المرأة فی فرجها لا یفسد هو المختار إلا إذا کانت مبتلة بالماء أو الدهن فحینئذ یفسد لوصول الماء أو الدهن'' (۱/ ۲۰۴، وکذا فی بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۴)۔

(ھ) مرض کی تحقیق کے لئے بعض آلات رحم تک پہنچانے کی صورت میں بھی حکم وہی ہوگا کہ اگر آلات پر کوئی چیز لگی ہوئی ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اگر آلات پر کوئی چیز لگی ہوئی نہیں ہے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا (الہندیہ ۱/ ۲۰۴، بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۴)۔

☆☆☆

نواقض صوم کے نئے مسائل کا حکم

مولانا عامر ظفر ایوبی مفتاحی ☆

۱- امراض قلب یا دیگر امراض کی وہ دوائیں جنہیں نگلا نہ جائے بلکہ زبان کے نیچے دبا کر رکھا جائے یا دوا کو یا لعاب میں مل جانیوالے اس کے اجزاء کو نگلنے سے بچا جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اس لئے کہ دوا کا وصول جوف بطن تک نہیں ہوا ہے جو کہ مفطر صوم کے لئے شرط ہے، لہذا جو حکم کسی شئی کے چبانے کا ہے وہی حکم زبان کے نیچے دوا رکھنے کا بھی ہے، ہدایہ میں ہے:

''ویکرہ للمرأة أن تمضغ لصبیها الطعام إذا کان لها منه بدّ لما بینا ولا بأس إذا لم تجد منه بداً صیانة للولد''۔

یعنی عورت کے لئے مکروہ ہے کہ اپنے بچے کے لئے کھانے کو چبائے جبکہ اس کے لئے کوئی تدبیر ہو جیسا کہ ہم نے بیان کیا، اور کوئی حرج نہیں جبکہ اس کے علاوہ کوئی دوسری تدبیر نہ ہو بچے کی حفاظت کی غرض سے۔

لہذا اگر زبان کے نیچے دوا رکھنے کے علاوہ کوئی دوسرا طریقہ علاج کارگر ثابت نہ ہو تو بلا کراہت جائز ہے، اور دوسرا طریقہ علاج پائے جانیکی صورت میں مع الکراہت جائز ہوگا، لیکن اگر مریض دوا کا مزہ حلق پر محسوس کرے تو روزہ فاسد ہو جائیگا جیسا کہ عِلک کے بارے میں ہے کہ اس کو چبانے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا مگر یہ کہ چبانے والا اس کا مزہ حلق پر محسوس کرے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، فتح القدیر میں الکافی کے حوالے سے مذکور ہے:

☆ محلہ کاوی پورہ، مئو (یوپی)۔

''وفي السمسمة قال إن مضغها لايفسد إلا أن يجد طعمه في حلقه''۔

اورصاحب فتح القدیر اس کے آگے لکھتے ہیں: ''وهذا حسن جداً فليكن الأصل في كل قليل مضغه''۔

یعنی یہ بہت عمدہ ہے، لہذا چاہیے کہ اصل ہو ہر اس قلیل شئی کے متعلق جس کو چبائے۔

اور دوا کا اثر حلق پر محسوس کرنیکا یہ مطلب ہے کہ اس کے اجزاء کا حلق تک پہنچنے کا احساس ہوجائے، اگر بہت ہلکی سی کڑواہٹ حلق پر محسوس کرے تو اس سے کچھ نقصان نہیں، جیسا کہ مسواک کرنے کے بعد اس کا ہلکا سا اثر باقی رہ جاتا ہے اور لعاب کے ساتھ حلق پر بھی چلا جاتا ہے پھر بھی روزہ نہیں ٹوٹتا اس لئے کہ اس سے تحرز ممکن نہیں۔

إذا أكل الصائم أو شرب أو جامع ناسياً أو دخل حلقه غبار أو ذباب أو دخان ولو ذاكراً استحساناً لعدم إمكان التحرز''۔

۲۔ تنفس کے مرض میں انہیلر کا استعمال ہوتا ہے، انہیلر کے ذریعہ ہوا اور سفوف کی شکل والی دوا کو پھیپھڑے تک پہنچایا جاتا ہے، سوالنامے کی عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ وہ دوا معدے تک نہیں پہنچتی بلکہ پھیپھڑے تک ہی جاتی ہے لیکن چونکہ پھیپھڑے اور معدے کے درمیان منفذ ہے اور اس منفذ کے واسطے سے دوا کا معدے تک پہنچنا ممکن ہے بلکہ اس منفذ سے دوا کا معدہ تک پہنچنا عادت اکثر یہ ہے جیسا کہ دماغ سے معدہ تک منفذ سے کسی شئی کے پہنچنے کا امکان ہے اور اسی وجہ سے کسی شئی کے دماغ تک پہنچ جانے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے، لہذا پھیپھڑے تک دوا کے پہنچنے سے روزہ فاسد ہوجائیگا۔

''قال في البحر والتحقيق أن بين جوف الرأس وجوف المعدة منفذاً أصلياً فما وصل إلى جوف الرأس وصل إلى جوف البطن''۔

اس لئے دوا کا پھیپھڑے تک پہنچنا بھی تبعاً مفسد صوم ہوگا، ہاں اگر یقین کی حد تک یہ بات ثابت ہوجائے کہ واقعی انہیلر کے ذریعے لی گئی دوا صرف پھیپھڑے تک پہنچتی ہے معدہ تک

کبھی بھی نہیں جاتی تو انہیلر کے ذریعے لی گئی دوا سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ فساد صوم کے لئے مفطر کا جوف دماغ تک یا جوف بطن تک پہنچنا ضروری ہے، مطلقاً بدن کے کسی جوف میں پہنچنا مفطر صوم نہیں، بہت سی جزئیات فقہیہ مسلمات فقہاء میں ایسی ہیں کہ جس میں دوا جوف بدن میں پہنچ گئی لیکن چونکہ جوف دماغ یا جوف بطن میں نہیں پہنچی اس لئے اس کو مفطر اور مفسد صوم نہیں قرار دیا، جیسے مرد کی پیشاب گاہ کے اندر دوا یا تیل وغیرہ چڑھانے سے باتفاق ائمہ ثلاثہ روزہ فاسد نہیں، شامی میں ہے:

''وأفاد أنه لو بقی فی قصبة الذکر لا یفسد اتفاقاً ولاشک فی ذلک''۔

۴- روزہ کی حالت میں انجکشن کے ذریعہ رگوں میں دوا پہنچائی گئی تو یہ مفسد صوم نہیں، کیونکہ رگوں میں انجکشن لگانے سے دوا جوف دماغ یا جوف بطن تک نہیں پہنچتی، اوپر گذر چکا کہ کسی شئی کا مفطر صوم ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ جوف دماغ یا جوف بطن تک پہنچے، ان دونوں جوف کے علاوہ کسی دوسرے جوف بدن میں داخل ہونے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، امام علاء الدین کاسانی رقم طراز ہیں:

''وما وصل إلی الجوف أو إلی الدماغ من المخارق الأصلية والأنف والأذن والدبر بأن استعط أو احتقن أو أقطر فی أذنه فوصل إلی الجوف أو إلی الدماغ فسد صومه'' (بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۳)۔

بوادر النوادر میں خلاصۃ الفتاویٰ کے حوالہ سے یہ عبارت منقول ہے:

''وما وصل إلی جوف الرأس والبطن من الأذن والأنف والدبر فهو مضطر بالاجماع وفیه القضاء وهی مسائل الافطار فی الأذن والسعوط والوجود والحقنة وکذا من الجائفة والآمة عند أبی حنیفة''۔

مذکورہ بالا عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ مفطر صوم کے لئے کسی شئی کا جوف بطن اور

جوف دماغ میں پہنچنا ضروری ہے، بلکہ جوف دماغ بھی اصل نہیں، وہ بھی اس وجہ سے مراد لیا گیا ہے کہ جوف دماغ میں پہنچنے کے بعد بذریعہ منفذ جوف معدہ میں پہنچ جانا عادت اکثریہ ہے، اس لئے جوف عروق میں انجکشن لگانے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور اگر انجکشن کے ذریعہ دوا رگوں کے علاوہ جسم کے دوسرے حصوں میں پہنچائی گئی تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مفطر صوم ہے، اور صاحبین کے نزدیک مفطر صوم نہیں، صاحبین رحمہما اللہ مخارق اصلیہ کا اعتبار کرتے ہیں، اس لئے کہ مخارق اصلیہ سے جوف تک پہنچنا یقینی ہے، اوران کے علاوہ مسامات وغیرہ سے جوف تک دوا کا پہنچنا مشکوک ہے، لہذا شک کی وجہ سے فساد کا حکم نہیں لگاتے، اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ رطوبت والی دوامیں مخارق اصلیہ کا اعتبار نہیں کرتے، اس لئے کہ مسامات کے منفذ ہونے کی وجہ سے دوا کا جوف تک پہنچنا ظاہر ہے، لہذا وہ ظاہر پر حکم لگاتے ہیں (دیکھئے بدائع الصنائع ۲؍ ۲۴۳)۔

۵- نمکیات کی کمی کو پورا کرنے کے لئے گلوکوز کو چونکہ جوف عروق میں ہی چڑھایا جاتا ہے اس لئے اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا جوف معدہ میں نہ پہنچنے کی وجہ سے، اور کمزور لوگ جنہیں روزہ رکھنے کی وجہ سے بلڈ پریشر کی کمی کی شکایت ہوجاتی ہے یا کوئی اور عارضہ لاحق ہوجاتا ہے تو ان کے لئے گلوکوز کا چڑھانا مکروہ بھی نہیں ہے جیسا کہ کسی چیز کا چبانا روزہ کو مکروہ کردیتا ہے، لیکن اگر عورت اپنے بچے کی حفاظت کی غرض سے اس کا کھانا چبائے تو کراہت بھی مرتفع ہوجاتی ہے۔

”کمافی الهداية: ويكره للمرأة أن تمضغ لصبيها الطعام إذا كان لها منه بدّ لما بينا ولا بأس إذا لم تجد منه بداً صيانة للولد“ (ہدایہ ۱؍ ۲۰۰)۔

۶- ائمہ ثلاثہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کسی شئی کا مفطر صوم ہونے کے لئے معدہ یا دماغ تک پہنچنا ضروری ہے لیکن کسی چیز کا معدہ یا دماغ تک پہنچنے کا علم طبی تحقیق سے متعلق ہے، بعض صورتیں ایسی ہیں کہ ہر آدمی کو احساس ہوجاتا ہے کہ شئی معدہ تک پہنچ گئی مثلاً کسی نے پانی پی لیا یا کھانا کھالیا تو حلق سے اترتے ہی بالاتفاق روزہ فاسد ہوجائیگا، اس لئے کہ کھانا اور پانی کے معدہ تک پہنچنے میں کوئی شبہ نہیں، اور بعض صورتیں ایسی ہیں کہ شئی معدہ تک پہنچ جاتی ہے لیکن عوام

الناس اس کا ادراک نہیں کرپاتے مثلاً کان، ناک یا دبر میں دوا لگائی تو اکثر وہ جوف تک پہنچ جاتی ہے لیکن ہر شخص اس کو محسوس نہیں کرپاتا، اسی جیسے مسئلہ کی طبی تحقیق میں اختلاف ہونے کی بناپر ائمہ کے درمیان فساد صوم اور عدم فساد صوم میں اختلاف ہوا، جیسا کہ پیشاب گاہ میں دوا لگائی اور وہ مثانہ میں چلی گئی تو امام ابو یوسفؒ کے نزدیک روزہ ٹوٹ جائیگا، کیونکہ وہ مثانہ اور معدہ کے درمیان منفذ مانتے ہیں جس سے دوا معدہ تک پہنچ جاتی ہے، اور طرفین کے نزدیک روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ وہ منفذ کے قائل نہیں، کبھی طبی تحقیق کی بناپر دوا کا معدہ تک پہنچنا ممکن ہوتا ہے ضروری نہیں، ایسی صورت میں بھی ہمارے ائمہ کے درمیان اختلاف پیدا ہوجاتا ہے، صاحبین شک کی بناپر فساد صوم کا حکم نہیں لگاتے، اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اگر شئ کا وصول کسی منفذ سے اکثر ہوجاتا ہے تو وہ فساد صوم کا حکم لگاتے ہیں، اور اگر عادت اکثر یہ جوف تک نہ پہنچنے کی ہے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

مندرجہ بالا تفصیل کے پیش نظر پیچھے کے راستہ سے جو دوائیں اندر پہنچائی جاتی ہیں، سیال ہوں یا غیر سیال، عوام الناس کو ان دواؤں کا جوف تک پہنچنے کا علم نہیں ہوپاتا، لیکن طبی تحقیق یہ ہے کہ دوائیں جوف تک پہنچ جاتی ہیں لہذا بلا اختلاف روزہ فاسد ہوجاتا ہے، ہدایہ میں ہے:

"ومن احتقن أو استعط أو أقطر فی أذنه أفطر لقوله ﷺ الفطر مما دخل ولوجود معنی الفطر وهو وصول ما فیه صلاح البدن إلی الجوف" (۲/۲۰۰، نیز دیکھئے: بدائع الصنائع ۲/۲۴۳)۔

صاحب ہدایہ کے اس جملے "وهو وصول ما فیه صلاح البدن إلی الجوف" سے صاف پتہ چلتا ہے کہ مذکورہ تینوں منافذ سے دوا کا جوف تک پہنچ جانا محقق ہے، ہاں اگر اس کے برخلاف دوا کا جوف تک نہ پہنچنا کسی طرح ثابت ہوجائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا جیسا کہ دیگر کتب فقہیہ میں "وصول إلی الجوف أو إلی الدماغ" کی قید لگی۔

خلاصہ کلام اس کا یہ ہے کہ سیال یا غیر سیال دوا پیچھے کے راستہ سے اندر پہنچائی اور

مریض کو دوا کا جوف تک نہ پہنچنے کا کسی طرح یقین ہوگیا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور اگر مریض کو شک ہے تو روزہ فاسد ہوجائیگا، کیونکہ اس منفذ (دبر) سے دوا اکثر جوف تک پہنچ جاتی ہے۔

اسی طرح سے جو **آلات** امراض معدہ کی تحقیق کے لئے پیچھے کے راستے سے داخل کئے جاتے ہیں اگر ان **آلات** پر رطوبت اورتری ہو، ان پر کوئی دوا لگی ہوئی ہوتو اندر داخل ہونے سے روزہ فاسد ہوجائیگا، کیونکہ اس صورت میں یقینی طور پر معدہ میں داخل ہوگئی، اور اگر وہ **آلات** خشک ہیں اور وہ بالکلیہ داخل نہیں ہوتے بلکہ اس کا دوسرا کنارہ باہر رہتا ہے اور آلہ باہر نکالنے کے بعد اس میں سے کچھ بھی اندر رہ نہیں جاتا بلکہ سب باہر آجاتا ہے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ اس کا معدہ میں استقرار نہیں ہوا، اور مفطر صوم کے لئے معدہ میں اس کا استقرار ہونا شرط ہے۔

''**أو أدخل عوداً ونحوه في مقعده وطرفه خارج وإن غيب فسد وكذا لو ابتلع خشبة أو خيطاً ولو فيه لقمة مربوطة إلا أن ينفصل منها شيئ ومفاده أن استقرار الداخل في الجوف شرط للفساد**'' (درمختار مع الشامی ۳؍ ۳۰۸، نیز دیکھئے: بدائع ۲؍ ۲۴۴)۔

۷- آگے کے راستہ سے نلکی یا دیگر **آلات** کا ڈالنا جبکہ وہ خشک ہوں مفطر صوم نہیں، اس لئے کہ اس صورت میں آلہ یا نلکی کا استقرار فی الجوف نہیں ہوتا، اور اگر نلکی یا آلہ بھیگے ہوئے ہوں یا ان پر دوا لگادی گئی ہوتو روزہ فاسد ہوجائیگا، کیونکہ اس صورت میں رطوبت اور دوا کا جوف میں استقرار ہوجاتا ہے، جیسا کہ درمختار میں ہے: ''**أو أدخل إصبعه اليابسة فيه أي دبره أو فرجها ولو مبتلة فسد**''۔

اپنی خشک انگلی اس میں یعنی اپنے پیچھے کے راستہ میں یا عورت نے اپنی شرمگاہ میں داخل کیا تو (مفسد نہیں)، اور اگر انگلی تر ہے تو فاسد ہوگیا، اور اگر عورت کے فرج میں کوئی بھی دوا ڈالی گئی تو روزہ فاسد ہوجائیگا، بدائع الصنائع میں ہے:

''**وأما الإقطار في قبل المرأة فقد قال مشائخنا إنه يفسد صومها**

بالإجماع و إن لمثانتها منفذاً فيصل إلى الجوف كالإقطار في الأذن''(بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۴)۔

مرد کی پیشاب گاہ کے اندر دوا یا تیل چڑھانے سے باتفاق ائمہ ثلاثہ روزہ فاسد نہیں ہوتا جیسا کہ شامی میں ہے:

''أنه لو بقي في قصبة الذكر لا يفسد اتفاقاً''(شامی ۳/ ۳۷۲)۔

یعنی اگر وہ پانی یا تیل وغیرہ ذکر کی نالی میں ہی رہ گیا تو بالاتفاق روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

اور اگر دوا مثانہ تک پہنچ گئی تو امام ابو یوسفؒ کے نزدیک روزہ فاسد ہوجائے گا اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک فاسد نہیں ہوگا، اور امام محمدؒ کا قول بعض لوگ امام ابوحنیفہؒ کے ساتھ نقل کرتے ہیں اور بعض لوگ امام ابو یوسفؒ کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔

درمختار میں ہے:

''أو أقطر في إحليله ماء أو دهناً وإن وصل إلى المثانة على المذهب و أما في قبلها فمفسد اجماعاً لأنه كالحقنة''(درمختار مع الشامی ۳/ ۳۷۲)۔

اپنے پیشاب گاہ میں پانی یا تیل ٹپکایا تو مفطر نہیں اگر چہ وہ مثانہ تک پہنچ جائے، ظاہر مذہب پر اور عورت کے آگے کے راستے میں پانی یا تیل وغیرہ کا ڈالنا بالاجماع مفسد ہے اس لئے کہ وہ حقنہ کی طرح ہے۔

☆☆☆

جدید وسائل کے روزہ پر اثرات

مولانا ابو عاصم اعظمی ☆

۱- ہارٹ کے مریض امراض قلب سے متعلق جو دوائیں زبان کے نیچے رکھتے ہیں جنھیں نگلا نہیں جاتا یا وہ دوا منھ میں گھل کر لعاب کے ساتھ مل گئی مگر اس نے لعاب کو بھی حلق کے اندر داخل نہیں ہونے دیا تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور اگر اس کے اجزاء حلق کے اندر چلے گئے تو روزہ فاسد ہو جائیگا، اسی طرح ہومیو پیتھ کی سیال دوائیں جو بسا اوقات زبان پر ٹپکائی جاتی ہیں حالت صوم میں شدید ضرورت کے وقت اسکا ایک قطرہ زبان پر ٹپکایا جو زبان پر ہی رہ گیا حلق میں نہیں گیا تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہونا چاہئے، جیسا کہ فتح القدیر (۳۳۴/۲) میں مذکور ہے: ''والی باطن فمه و أنفه لا يفسد'' یعنی اگر کسی چیز کو منھ یا ناک کے اندر رکھا اور وہ دماغ تک نہیں پہنچی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

اور مبسوط للسرخسی میں ہے: ''وإذا ذاق الصائم بلسانه شيئاً ولم يدخل حلقه لم يفطر لأن الفطر موصول شيء إلى جوفه ولم يوجد والفم في حكم الظاهر (۹۳/۳)، اور جب روزہ دار کسی چیز کو اپنی زبان سے چکھے اور وہ اسکے حلق میں نہ داخل ہو تو وہ مفطر نہیں ہے اسلئے کہ افطار کسی چیز کے جوف تک پہنچنے سے ہوتا ہے اور جوف تک پہنچنا نہیں پایا گیا اور منھ ظاہر کے حکم میں ہے۔

البحر الرائق (۴۸۹/۲) میں ہے: ''وكره ذوق شيء ومضغه بلا عذر'' کے تحت

☆ مدرسہ تعلیم القرآن، محسن پورہ، مئو۔

مذکور ہے: "قيد بقوله بلاعذر لأن الذوق بعذر لا يكره"، یعنی کسی چیز کا چکھنا اور اسکا چبانا حالت صوم میں بلاعذر مکروہ ہے اور عذر کی وجہ سے مکروہ نہیں ہے، ظاہر ہے کہ چکھنا یا چبانا زبان پر رکھنے یا منہ پر رکھنے سے ہی ہوگا، اور مریض قلب کے لئے اضافہ مرض کا عذر ہے، اور علامی شامی نے کرہ کے تحت لکھا ہے: ''الظاهر أن الكراهة في هذه الأشياء تنزيهية" (۳/۳۹۵)، یعنی ظاہر ہے کہ ان اشیاء میں کراہت تنزیہی ہے۔

۲- تنفس کے مریض جوانہیلر استعمال کرتے ہیں اس کے ذریعہ دوا یا سفوف حلق کے اندر جاتا ہے تو اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا، اس لیے کہ حلق منفذ جوف ہے، اس کے ذریعہ کوئی بھی چیز جوف تک پہنچ سکنے کا امکان قوی ہے، اور استعمال کرنے والے نے اس کا استعمال اگرچہ عذر کی وجہ سے کیا ہے مگر اسکی دوا حلق کے اندر داخل ہوتی ہے اور حلق کے اندر کسی بھی چیز کا داخل کرنا مفسد صوم ہے۔

"أنه لو أدخل حلقه الدخان اى بأى صورة كان الادخال حتى لو تبخر ببخور فآواه إلى نفسه و اشتمه ذاكرا لصومه أفطر لإمكان التحرز عنه" (شامی ۳/۳۶۶)۔

(اگر روزہ دار نے اپنی حلق میں دھواں داخل کرلیا یعنی کسی بھی شکل سے داخل کرتا ہو یہاں تک کہ خوشبو سلگائی گئی اور اس نے اسکو اپنی طرف سمیٹ لیا یا اسکو سونگھ لیا روزہ کو یاد رکھتے ہوئے تو اس نے افطار کرلیا، اس سے بچنا ممکن ہونے کی وجہ سے) حتی کہ جن چیزوں سے بچنا ممکن ہے وہ کسی طرح خود بخود حلق کے اندر چلی گئیں تو ان سے بھی روزہ فاسد ہو جاتا ہے، ''أودخل حلقه مطر أوثلج بنفسه لإمكان التحرز عنه بضم فمه" (الدرالمختار ۳/ ۳۷۸) یا اس کے حلق میں بارش یا برف خود بخود داخل ہو جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا اپنے منہ کو بند کر کے اس سے بچنا ممکن ہونے کی وجہ سے۔

لہذا انہیلر کے ذریعہ چونکہ دوا حلق کے اندر داخل ہو جاتی ہے اس لئے اس سے روزہ فاسد ہوگا۔

۳- بھاپ کے ذریعہ دواؤں کے لینے کا بھی وہی حکم ہے کہ حلق کے اندر جاتی ہیں اس لئے روزہ فاسد ہوگا، اس کے لیے وہی دلیلیں ہیں جو ابھی مذکور ہوئیں۔

۴- جسم کے اندر انجکشن کے ذریعہ بھی دوا پہنچائی جاتی ہے، بعض انجکشن رگوں میں داخل کئے جاتے ہیں اور بعض گوشت میں، نیز یہ انجکشن دوا کے طور پر بھی ہوتے ہیں اور کبھی غذا کی ضرورت بھی پوری کرتے ہیں، مگر چونکہ یہ فطری منافذ کے ذریعہ جوف تک نہیں پہنچتے ہیں بلکہ مسامات کے ذریعہ داخل ہوتے ہیں اور مسامات جسم منفذ جوف نہیں مانے گئے ہیں اسلئے انجکشن سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

ہدایہ کی شرح فتح القدیر میں علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

’’والمفطر الداخل من المنافذ کالمدخل والمخرج لا من المسام الذی ھو خلل البدن للاتفاق فیمن شرع فی الماء ویجد بردہ فی بطنہ ولا یفطر‘‘ (۲۵۷/۲)۔

(اور روزہ توڑنے والی وہ چیز ہے جو داخل ہونے والی ہو منافذ سے، جیسے داخل اور خارج ہونے کے راستے نہ کہ وہ مسام جو خلل بدن ہیں، اس شخص کے متعلق اتفاق کی وجہ سے جو پانی میں داخل ہوجائے اور برودت اپنے پیٹ میں محسوس کرے کہ وہ مفطر نہیں)۔

۵- گلوکوز کا چڑھانا بھی مفسد صوم نہیں، اس لئے کہ یہ بھی فطری منافذ سے نہیں لیا جاتا بلکہ مسامات جسم کے ذریعہ انجکشن کے ذریعہ پہنچایا جاتا ہے، اگرچہ اس سے جسم میں نمکیات کی کمی پوری ہوتی ہے، اور وہ قوت حاصل ہوجاتی ہے جو غذا سے ملتی ہے، البتہ بلاعذر محض بھوک کی کمی کو پورا کرنے کے لئے اس کا استعمال منشاء صوم کے خلاف ہے، ایک حدیث میں وارد ہے: ’’عن أبی بکر بن عبد الرحمٰن عن رجل من أصحاب النبی ﷺ قال: رأیت النبی ﷺ یصب الماء علی رأسہ من الحر وھو صائم‘‘ (رواہ ابوداؤد واحمد) (ابو بکر بن عبدالرحمٰن صحابہ رسول میں سے ایک صحابی سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: میں نے نبی

علیہ السلام کو گرمی کی وجہ سے سر پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا حالانکہ آپ روزہ سے تھے)، علامہ شوکانی لکھتے ہیں:

"فیه دلیل علی أنه یجوز الصائم أن یکسر الحرو یصب الماء علی بعض بدنه أو کله وقد ذهب إلی ذلک الجمهور" (نیل الاوطار ۴؍۲۸۸)۔

یعنی اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ روزہ دار کے لئے جائز ہے کہ گرمی کی شدت کو اپنے بعض یا پورے بدن پر پانی بہا کر توڑے، اور جمہور کا یہی مذہب ہے، احناف کے نزدیک بھی اس سے روزہ فاسد یا مکروہ نہیں ہوتا، لہذا گلوکوز کا استعمال جو غیر منفذ سے ہوتا ہے اس سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

۶ - کتب فقہیہ میں مفطر صوم اشیاء کے لئے جوف تک پہنچنے اور مدخل اور مخرج یا مخارق اصلیہ کے ذریعہ پہنچنے کی قیود ملتی ہیں، اس لحاظ سے سیال یا غیر سیال دوائیں جو پیچھے کے راستہ سے اندر پہنچائی جائیں، اور غالب گمان ان کے جوف تک پہنچنے کا ہے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، اور اگر یہ یقینی ہے کہ وہ دوا جوف یا حقنہ تک نہیں پہنچے گی تو روزہ فاسد نہیں ہونا چاہئے جب کہ بواسیری مسوں پر دوا لگانے کے متعلق مفتی رشید احمد صاحب نے احسن الفتاوی میں لکھا ہے:
بواسیری مسّے موضع حقنہ سے بہت نیچے ہوتے ہیں اور براہ مقعد داخل ہونے والی چیز جب تک موضع حقنہ تک نہ پہنچے مفسد نہیں، لہذا مسوں کو پانی سے تر کر کے چڑھانے سے اور مسوں پر دوا لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ کانچ کو تر کر کے چڑھانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اسلئے کہ یہ موضع حقنہ تک پہنچ جاتی ہے (احسن الفتاوی ۴؍۴۳۰)۔

اسی طرح وہ آلات جو امراض معدہ کی تحقیق کے لئے اندر داخل کئے جاتے ہیں ان میں یہ تفصیل ہے کہ اگر ان آلات پر دوا یا کسی اور شے کی رطوبت نہ ہو، خشک ہوں، اور ان کا دوسرا کنارہ باہر ہو تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور اگر ان پر کسی طرح کی رطوبت ہے تو داخل کرنے سے رطوبت اندر پہنچے گی اس لئے روزہ فاسد ہو جائے گا، یا وہ آلات پورے طور پر اندر داخل ہو گئے

اوران کا کچھ بھی حصہ باہر نہیں رہ گیا تب بھی روزہ فاسد ہو جائے گا(بدائع الصنائع ۲/۲۴۴)۔

شامی میں مذکور ہے: ''فيفسد بالخشبة إذا غيبها لوجود الفعل مع الاستقرار وإن لم يغيبها فلا، لعدم الاستقرار'' (۳/۳۶۸) نیز''أو أدخله إصبعه اليابسة فيه أى دبره أو فرجها ولو مبتلة فسد'' کے تحت لکھتے ہیں: لبقاء شئ من البلة في الداخل، وهذا لو أدخل الإصبع إلى موضع المحقنة'' (۳/۳۶۹)۔

۷- مرد کے پیشاب کے راستہ میں دوا ڈالنا مفسد صوم نہیں، البحر الرائق میں ہے:

''وإن أقطر في إحليله لا أى لا يفطر أطلقه فشمل الماء و الدهن'' (۲/۴۸۸)۔

احلیل پیشاب کے راستہ کو کہتے ہیں، امام ابوحنیفہ وامام محمد رحمہما اللہ کے قول کے مطابق اس میں اقطار یعنی کسی بھی شئ کا ڈالنا مفسد صوم نہیں، اس لئے کہ ان کے نزدیک مثانہ جوف کا منفذ نہیں ہے، اورامام ابو یوسفؒ کے نزدیک مفسد صوم ہے، اس لئے کہ وہ منفذ مانتے ہیں، اور اگر پیشاب کے راستے نلکی یا کوئی آلہ داخل کیا گیا تو بھی مفسد صوم نہیں۔

عورت کے آگے کے راستہ میں جو بھی دوا وغیرہ ڈالی جائے وہ مفسد صوم ہوگی، خواہ دوا سیال ہو یا جامد۔صاحب بحر لکھتے ہیں:

''وقيد بالإحليل الذى هو مخرج البول من الذكر لأن الإقطار في قبل المرأة يفسد الصوم بلا خلاف على الصحيح'' (۲/۴۸۸)۔

اوردرمختار میں ہے: ''ولو أدخلت قطنة إن غابت فسد وإن بقي طرفها في فرجها الخارج لا'' (۳/۳۶۹)۔

اوراگر آلات یا نلکی داخل کی جائے تو اس میں وہی تفصیل ہے کہ اگر اس پر کوئی دوا وغیرہ کی رطوبت ہو تو رطوبت کے اندر رہ جانے کے امکان کے سبب روزہ فاسد ہوگا، اوراگر وہ آلات خشک ہیں اوران کا دوسرا کنارہ باہر ہے تو اس نلکی یا آلہ کے اندر استقرار نہ پائے جانے کے سبب روزہ فاسد نہیں ہوگا، جیسا کہ مذکورہ عبارت: ''وإن بقي طرفها في فرجها الخارج لا'' سے ظاہر ہے۔

روزہ اور پیش آنے والے جدید مسائل

مولانا عطاء اللہ قاسمی ☆

۱- امراض قلب کی بعض دوائیں جنہیں نگلا نہیں جاتا بلکہ زبان کے نیچے دبا کر رکھا جاتا ہے، روزہ کی حالت میں ایسی دوا کا استعمال مکروہ ہے، کیونکہ اس دوا کا مزہ چکھا جارہا ہے۔

یہ کراہت بھی اس صورت میں ہے جبکہ اس دوا یا اس سے پیدا شدہ لعاب کے حلق میں نہ جانے کا مکمل اطمینان ہو، اگر خدشہ ہے کہ وہ دوا یا کم ازکم اس سے پیدا شدہ لعاب حلق میں جاسکتا ہے تو اس کا استعمال مفسد صوم ہوگا۔

"من ذاق شيئا بغمه لم يفطر ويكره ذلك لما فيه من تعريض الصوم على الفساد" (ہدایہ ۱/ ۲۲۰)۔

(منہ سے کوئی چیز چکھی تو روزہ نہیں ٹوٹا لیکن مکروہ ہوجائے گا، کیونکہ اس سے روزہ کے فاسد ہونے کا خطرہ پیدا کرتا ہے)۔

فقہاء کرام نے اس کی ایک اور وجہ یہ بھی لکھی ہے:

"لأن الجاذبة قوية إذا كان صائماً فلا يأمن من أن تجذب شيئاً منه إلى الباطن" (کفایہ علی ہامش فتح القدیر ۲/ ۳۴۸)۔

لہذا بموجب حدیث شریفہ **"من رعى حول الحمى يوشك أن يقع فيه"** ۔ ایسی دوا کا استعمال خطرہ سے خالی نہیں، اس لئے اس کا استعمال نہ کرنا ہی اولیٰ ہے۔

☆ جامعہ امداد العلوم کوپا گنج، مئو۔

۲- مرض تنفس میں جو دوا سفوف کی شکل میں استعمال کی جاتی ہے روزہ کی حالت میں اس کا استعمال درست نہیں ہے، اس دوا کے استعمال سے روزہ فاسد ہوجائے گا۔

''ومن احتقن أو استعط أو أقطر في أذنه أفطر'' (ہدایہ ۱/۲۱۶)۔

(دوا بطور حقنہ چڑھانے اور بذریعہ ناک چڑھانے اور کان میں ٹپکانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا)۔

البتہ مرض تنفس میں جو دوا انجکشن کی شکل میں استعمال ہوتی ہے چونکہ وہ دوا براہ راست معدہ یا دماغ میں نہیں پہنچتی اس لئے اس کا استعمال درست ہے۔

۳- بعض دوائیں بھاپ کے ذریعہ استعمال کی جاتی ہیں، آج کل اس کے لئے بعض مشینی طریقے بھی ایجاد ہوئے ہیں، اکیڈمی کے سوالنامہ میں اسکی وضاحت ہونی چاہئے تھی کہ وہ طریقہ کیا ہے، اور جدید مشینی طریقہ اور روایتی طریقہ میں کیا فرق ہے، اس وضاحت کے بغیر حکم لگانا ممکن نہیں۔

روایتی طریقہ یہ ہے کہ کھولتے ہوئے پانی میں دوا ڈالدی جاتی ہے اور اس سے نکلنے والی بھاپ کو ناک اور منہ کے ذریعہ کھینچا جاتا ہے۔ یہ طریقہ فقہی نقطہ نظر سے مفسد صوم ہے۔

''من أدخل دخاناً بصنعه حلقه بأي صورة كان الإدخال فسد صومه''

(مراقی الفلاح مع الطحطاوی:۳۶۱)۔

(جس نے قصداً دھواں حلق تک کسی بھی صورت میں پہنچالیا تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا)۔

۴- سوالنامہ میں دو طرح کے انجکشن کا تذکرہ کیا گیا ہے: (۱) بغرض دوا (۲) بغرض غذا۔ روزہ کی حالت میں ان دونوں طرح کے انجکشن کا استعمال درست ہے، اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اس کی وجہ یہ ہے کہ بذریعہ انجکشن دوا یا غذا براہ راست خون کی رگوں، شریانوں اور پٹھوں میں پہنچتی ہے، معدہ یا دماغ میں نہیں پہنچتی۔

دوا یا غذا معدہ یا دماغ میں فطری راستہ سے براہ راست پہنچے تو روزہ ٹوٹ جائے گا جبکہ

انجکشن میں ایسانہیں ہوتا۔

''هما اعتبرا المخارق الأصلية لأن الوصول إلى الجوف من المخارق الأصلية متيقن به ومن غيرهمامشكوک فيه فلا نحكم بالفساد مع الشک'' (بدائع الصنائع ۲/ ۹۳)۔

(صاحبین نے فساد صوم کے لئے دواوغیرہ کافطری راستوں سے معدہ تک پہنچنے کا اعتبار کیا ہے، کیونکہ فطری راستہ سے معدہ تک رسائی یقینی ہے جبکہ دیگر راستوں سے غیر یقینی ہے، اس لئے شک کی بنیاد پر فساد صوم کا حکم نہیں ہوگا)۔

فتوی صاحبین کے قول پر ہے۔

۵- گلوکوز بڑی حد تک غذا کا متبادل ہے، کیونکہ (الف) یہ جسم میں غذا سے مطلوبہ قوت فراہم کرتا ہے۔(ب) بھوک اور بھوک کے اثرات سے بچاتا ہے۔(ج) جسم میں مطلوبہ نمکیات کی مقدار عطا کرتا ہے۔

گلوکوز بصورت انجکشن بھی جسم میں چڑھایا جاتا ہے، روزہ کی حالت میں اس طرح گلوکوز کا استعمال بوقت ضرورت درست ہے، اس سے روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

البتہ صرف ترک اکل وشرب سے پیدا ہونے والی کیفیت سے بچنے کے لئے اس کا استعمال بلاضرورت استعمال ہے، اس لئے مکروہ ہوگا۔

فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ روزہ کے دوران پیاس کی شدت کو کم کرنے کے لئے بار بار منہ میں پانی بھر کر روکے رکھا جائے پھر کلی کی جائے تو مکروہ ہے۔

''وكذا يكره المبالغة في المضمضة والاستنشاق، قال شمس الأئمة الحلواني وتفسير ذلک أن يكثر إمساک في فمه ويملأ'' (ہندیہ ۱/ ۱۹۹)۔

(کثرت سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا مکروہ ہے، حلوانی نے اس کی صورت یہ بتائی ہے کہ بار بار منہ میں پانی بھر کر رکھا جائے اور دیر میں کلی کی جائے)۔

۶ - روزہ کی حالت میں بواسیر کے مسوں پر مرہم لگانا اسی طرح سیال دوائیں پیچھے کے راستے سے داخل کرنا روزہ کو فاسد کردے گا۔

"وإذا خرج دبره وهو صائم ينبغي أن لايقوم من مقامه حتى ينشف ذلك الموضع بخرقة كيلا يدخل الماء جوفه فيفسد صومه" (ہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

(روزہ دار کا پیچھے کا راستہ باہر آجائے تو اس کو کپڑے وغیرہ سے پونچھے بغیر نہیں کھڑا ہونا چاہئے، کیونکہ پانی اس کے ذریعہ سے اندر تک پہنچ جائے گا تو اس کا روزہ فاسد ہوجائے گا)۔

امراض معدہ کی تحقیق کے لئے آلات پیچھے کے راستہ سے داخل کرنا، اسی طرح جامد، غیر سیال دوائیں داخل کرنا، روزہ کو توڑ دیتا ہے۔

"أو أدخل قطنة أوخرقة أوخشبة أوحجرا في دبره" (مراقی الفلاح مع الطحطاوی ۳۷۰)۔

(روئی، کپڑا، لکڑی یا پتھر پیچھے کے راستہ سے داخل کرنا روزہ کو توڑ دیتا ہے)۔

۷ - روزہ کی حالت میں مثانہ تک نلکی پہنچانا، خواتین کے اندام نہانی میں سیال یا جامد دوا رکھنا، اسی طرح تحقیق مرض کے لئے آلہ رحم تک پہنچانا، ناقض صوم ہے، اگر یہ دوائیں اور آلات روزہ شروع کرنے سے پہلے رکھے گئے اور روزہ کے دوران جسم میں موجود رہیں تو اس سے روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

"أو أدخل قطنة أوخرقة أوخشبة أوحجرا في دبره أو أدخلته في فرجها الداخل وغيبها لأنه تم الدخول" (مراقی الفلاح ۳۷۰)۔

(اگر پیچھے کے راستے سے روئی یا کپڑا یا لکڑی یا پتھر داخل کرلیا یا عورت نے اندام نہانی رکھ کر چھپالیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا)۔

فتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ میں ایک سوال ہے کہ عورت اگر اندام نہانی میں بوقت مجامعت کوئی دوا رکھے اور بعد مجامعت اسی میں رہنے دے تو کیا غسل جنابت کرنے کے بعد اس

کا روزہ اور نماز صحیح ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اس کے جواب میں فرماتے ہیں:

''أما صومها وصلاتها فصحيحة وإن كان ذلك الدواء في فرجها''

(فتاوی ابن تیمیہ ۲۱/ ۲۹۷)۔

(مذکورہ عورت کا روزہ اور نماز صحیح ہے اگرچہ دوا اس کے اندرون میں موجود ہے)۔

☆☆☆

نواقض صوم کے بعض جدید پہلو

مولانا محمد شاہد قاسمی ☆

۱- اگر اس دوا کا کوئی جز براہ راست یا لعاب دہن کے ساتھ مل کر حلق سے نیچے اتر جائے تو روزہ کے فاسد ہونے میں کوئی کلام نہیں ہے، کیونکہ مفطرات ثلاثہ میں سے اکل اپنے متبادر مفہوم کے ساتھ پایا جارہا ہے، اور اگر اس کا کوئی حصہ حلق سے نیچے نہیں اترتا ہے بلکہ صرف منہ میں رہتا ہے تو ایسا کرنے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، البتہ اگر یہ عمل بلاعذر کیا گیا ہو تو روزہ مکروہ ہوگا، اور اگر عذر کی وجہ سے ہو مثلاً یہ کہ اس طریقہ کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ علاج کا نہ ہو اور مرض موذی ہو تو روزہ مکروہ نہیں ہوگا۔

کنز الدقائق میں ہے:

"وکره ذوق شيء ومضغه بلا عذر"

قوله "وکره ذوق......" لما فيه من تعريض الصوم للفساد، ولا يفسد صومه لعدم الفطر صورة ومعنى قيد بلا عذر، لأن الذوق بعذر لا يكره"

(البحر الرائق ۲/۴۷۹)۔

۲- فقہاء کے کلام سے یہ بات مستفاد ہوتی ہے کہ انہیلر کے استعمال سے روزہ فاسد ہوجائے گا، کیونکہ اکل پایا جارہا ہے، رہی یہ بات کہ وہ سفوف اور ہوا معدہ میں نہیں جاتے ہیں بلکہ پھیپھڑے میں جاتے ہیں، تو اس کا جواب یہ ہے کہ منہ کے راستے سے کسی چیز کو اندر پہنچانے

☆ جامعہ فیضان القرآن احمد آباد۔

میں فساد صوم کا حکم فقہاء نے محض حلق سے نیچے اتر نے پر لگایا ہے، حلق سے نیچے اتر نے کے بعد وہ کس جگہ پہنچی اس سے کسی نے بحث نہیں کیا ہے، یہی وجہ ہے کہ فقہاء نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص نے اپنے حلق میں دھواں داخل کیا تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے'' لو أدخل حلقه الدخان أفطر " (درمختار ۴/۱۰۶)۔

اور یہ بات فقہاء کے اس اصل پر مبنی ہے کہ جس حکم کی علت امر مخفی ہو، اس پر ہر شخص مطلع نہ ہوسکتا ہو، وہاں پر حکم کا مدار اس حقیقی علت پر نہیں رکھا جاتا ہے، بلکہ اس کی دلیل ظاہر پر حکم کا مدار ہوتا ہے، روزہ ٹوٹنے کی حقیقی علت ہے جوف میں کسی چیز کو پہنچانا، مگر یہ امر مخفی ہے، اس لیے اس کی دلیل ظاہر یعنی حلق سے نیچے اتارنے کو مفسد صوم قرار دیا گیا ہے۔

فقہاء کے یہاں اس کی بہت سی نظیریں ہیں مثلاً نیند ناقض وضو ہے، لیکن نقض وضو کی حقیقی علت نوم نہیں ہے بلکہ خروج ریح ہے، لیکن چونکہ بحالت نوم خروج ریح کا ادراک نہیں ہوسکتا ہے اس لیے نقض وضو کا مدار نیند کو قرار دیا گیا جو کہ خروج ریح کے لیے دلیل ظاہر ہے۔

۳- وہ بھاپ جس میں دوا کی آمیزش ہو، اس کو بحالت صوم اپنے منھ میں داخل کرنے سے روزہ کے فساد وعدم فساد کا حکم اس بات کی تحقیق پر لگایا جائے گا کہ اس بھاپ میں جوہریت آئی یا نہیں، اگر جوہریت آگئی ہو تو اس کو حلق سے نیچے اتارنا مفسد صوم ہے، جیسا کہ دھواں، لوبان اور بخور کی دھونی میں جوہریت ہے، اس کو اندر لینے سے فقہاء نے فساد صوم کا حکم لگایا ہے، اور اگر اس میں جوہریت نہیں آئی ہے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، جیسا کہ عرق گلاب یا عطر وغیرہ کی خوشبو سونگھنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے، احقر کی رائے میں بھاپ کی مشابہت دھواں وغیرہ سے زیادہ ہے بمقابلہ عطر وغیرہ کی خوشبو کے، اس لئے بھاپ لینے سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔

''قال علاء الدين الحصكفي: ومفاده أنه لو أدخل حلقه الدخان، أفطر، أي دخان كان ولو عوداً أو عنبراً لو ذكراً ......" (ردالمحتار ۴/۱۰۶)۔

۴- اگر انجکشن کے ذریعہ دوا بعینہ دماغ یا بطن میں براہ راست پہنچائی جائے تو روزہ فاسد

ہو جائے گا، جیسے پاگل کتے کے کاٹنے کا انجکشن لگایا جاتا ہے، اور اگر ان دونوں مقام میں براہ راست دوا نہیں پہنچائی جاتی ہے، بلکہ کسی اور حصے میں انجکشن لگایا جائے اور اس کا اثر دماغ یا بطن میں محسوس ہو تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور اس کی دلیل یہ ہے کہ فقہاء نے اس چیز کو مفسد صوم قرار دیا ہے کہ سر کے ایسے زخم میں دوا لگائی جائے جس سے دماغ تک سوراخ ہو، اسی طرح پیٹ کے زخم میں دوا لگانا مفسد صوم مانا گیا ہے، اور ان دونوں زخموں کے علاوہ کسی اور زخم کو مفسد نہیں قرار دیا گیا ہے، بعینہ یہی حکم انجکشن کا ہوگا۔

”قال في الدرالمختار: أو داوى جائفة أو آمة فوصل الدواء حقيقة إلى جوفه ودماغه“ (درمختار ۲/ ۱۱۱)۔

مفتی نظام الدین اعظمی تحریر فرماتے ہیں: عام انجکشن جو رگوں یا گوشت میں لگائے جاتے ہیں ان سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے، روزہ صرف اسی انجکشن سے فاسد ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے غذا یا دوا بعینہ قعر معدہ میں پہنچائی جائے، جیسے پاگل کتے کے کاٹے کا انجکشن (منتخب نظام الفتاوی ۱/ ۱۳۲-۱۳۳)۔ مفتی کفایت اللہ کی بھی یہی رائے ہے (کفایت المفتی ۴/ ۲۴۰)۔

۵- جو تفصیل انجکشن میں ہے بعینہ وہی تفصیل گلوکوز چڑھانے میں بھی ہے، اور عموماً گلوکوز رگوں کے اندر ہی چڑھایا جاتا ہے اس لئے اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا (منتخب نظام الفتاوی ۱/ ۱۳۳)۔

۶- (الف): مرد یا عورت کے پیچھے کے راستے سے دوا اندر موضع حقنہ تک پہنچانا مفسد صوم ہے، کیونکہ مقام حقنہ سے قعر معدہ تک منفذ ہے۔

”قال في الهندية: لو أدخل إصبعه في إسته أو المرأة في فرجها لا يفسد وهو المختار إلا كانت مبتلة بالماء أو الدهن، فحينئذ يفسد، لوصول الماء أو الدهن“ (۱/ ۲۰۴، وهكذا في كفايت المفتي ۴/ ۲۴۰)۔

”قال في الدرالمختار: لو بالغ في الاستنجاء حتى بلغ موضع الحقنة

فسد (درمختار علی ھامش ردالمحتار ۲/ ۱۸۸)۔

(ب) بواسیر کے مسّے کبھی باہر ہوتے ہیں اور کبھی اندر رہوتے ہیں، مگر اندر موضع حقنہ تک نہیں پہنچتے ہیں، اس لئے ان مسوں پر مرہم وغیرہ لگانا مفسد صوم نہیں ہے، البتہ بواسیری مسوں کے اوپر ایک چیز ہوتی ہے جس کو "کانچ" کہا جاتا ہے، اس پر دوا لگانا مفسد صوم ہے، کیونکہ وہ موضع حقنہ تک پہنچ جاتے ہیں (حاشیہ امداد الفتاوی ۲/ ۱۵۰، از مفتی محمد شفیع صاحب، احسن الفتاوی ۴/ ۴۴۰)۔

(ج) مرد یا عورت کے دبر کے راستے سے اگر کوئی آلہ اندر داخل کیا جائے تو اس کی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ وہ آلہ مکمل اندر چھپ گیا ہو، کچھ حصہ بھی باہر نہ ہو، اس صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اگر مکمل اندر نہ چھپا ہو بلکہ کچھ حصہ باہر بھی ہو، تو دیکھا جائے گا کہ اس آلہ پر کوئی دوا، تیل یا پانی وغیرہ میں سے کچھ لگا تھا یا نہیں، اگر لگا ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اگر نہ لگا ہو، تو نہیں ٹوٹے گا۔

"قال الحصكفي: أو أدخل عوداً ونحوه في مقعدته، وطرفه خارج (أي لا يفسد) وإن غيبه فسد" (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار ۲/ ۱۰۷، الہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

اور اگر منہ کے راستے سے کوئی آلہ امراض معدہ کی تحقیق کے لیے اندر ڈالا جاتا ہے، تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر وہ آلہ مکمل اندر چھپ جاتا ہے، اس کا کوئی بھی حصہ باہر نہیں ہے، تو روزہ فاسد ہو جائے گا، اور اگر کچھ حصہ باہر بھی ہو تو روزہ نہیں فاسد ہوگا، الا یہ کہ وہ آلہ دوا یا پانی وغیرہ سے تر ہو۔

"قال الحصكفي: وكذا لو ابتلع خشبة أو خيطا، ولو فيه لقمة مربوطة، إلا أن ينفصل منها شيئ" (درمختار علی ھامش ردالمحتار ۲/ ۱۰۷)۔

۷- (الف): ذکر کے سوراخ میں تیل، پانی، دوا وغیرہ میں سے کچھ اندر ٹپکانے میں دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ ذکر کے سوراخ ہی میں رک جائے، مثانہ تک نہ پہنچے، اس صورت میں

بالاتفاق روزہ نہیں ٹوٹے گا، دوسری صورت یہ ہے کہ مثانہ تک پہنچ جائے، اس میں اختلاف ہے، طرفین فرماتے ہیں کہ نہیں ٹوٹے گا، اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ ٹوٹ جائے گا، یہ اختلاف اس بات پر مبنی ہے کہ مثانہ اور جوف بطن کے درمیان منفذ ہے یا نہیں؟

''قال في الهندية: وإذا أقطر في إحليله لا يفسد صومه عند أبي حنيفة ومحمد كذا في المحيط، سواء أقطر فيه الماء أو الدهن، وهذا الاختلاف فيما وصل إلى المثانة، وأما إذا لم يصل بأن كان في قصبة الذكر بعد لا يفطر بالاجماع'' (ہندیہ ۱/ ۲۰۴، نیز دیکھئے: ردالمحتار ۲/ ۱۰۹)۔

عبارت بالا سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ طرفین کی تحقیق اظہر ہے، اس لیے مفتی بہ قول یہی ہوا کہ ذکر کے سوراخ میں دوا وغیرہ ڈالنا مفسد صوم نہیں ہے، اور جب دوا ڈالنا مفسد نہیں ہے تو آلہ یا نلکی ڈالنا مفسد نہیں ہوگا۔

(ب) عورت کے فرج میں دوا وغیرہ ٹپکانا مفسد صوم ہے۔

''قال في الدر المختار، وأما في قبلها فمفسد إجماعا، لأنه كالحقنة'' (۲/ ۱۰۹)۔

اور اگر کوئی آلہ رحم تک پہنچایا جائے تو اس کا وہی حکم ہے جو کہ مرد یا عورت کے دبر میں کوئی آلہ داخل کرنے کا ہے، جس کی تفصیل جواب نمبر ۶ میں گزر چکی ہے۔

(ج) فرج کے دو حصے ہوتے ہیں، ایک فرج خارج، دوسرا فرج داخل، پہلے حصے پر دوا لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے، اور دوسرے حصے پر لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے (احسن الفتاوی ۴/ ۴۳۸)۔

☆☆☆

جدید وسائل کا روزہ پر اثر

مولانا نعیم اختر قاسمی ☆

آج جبکہ دیگر میدانوں کی طرح طبی میدان میں بھی سائنس نے حیرت انگیز ترقی کر لی ہے اس لئے روزہ سے متعلق وہ اجتہادی مسائل جن کا تعلق انسانی اعضاء کی تشریح سے ہے جدید میڈیکل سائنس کی روشنی میں ان مسائل پر دوبارہ غور کیا جا سکتا ہے، اور آگے کی تحریر اسی انداز میں پیش کی گئی ہے۔

ماہرین کے مطابق انسان کا جسم لاتعداد خلیوں سے مرکب ہوتا ہے، حرارت کی وجہ سے یہ خلیے ہر وقت مرتے رہتے ہیں، جب ایک معتد بہ تعداد میں خلیے مر جاتے ہیں تو انسان کا جسم انسان کو بھوک کا احساس دلاتا ہے، چنانچہ غذا جب آنت اور معدہ میں پہنچتی ہے تو بدن اس کے مفید اجزاء کو کشید کرتا ہے اور مختلف قسم کی توانائی لئے ہوئے یہ مفید اجزاء کئی مراحل سے گزر کر مرے ہوئے خلیات کی جگہ لیتے ہیں اور انسانی بدن صحیح سلامت برقرار رہتا ہے، ناکارہ اور غیر مفید اجزاء کو انسانی جسم کارخانہ کی گندی مٹی کی طرح باہر نکال دیتا ہے۔

اس فطری نظام پر اگر غور کیا جائے تو بعض فقہاء کے ذریعہ بیان کردہ یہ جزئیہ کہ اگر کوئی آدمی گوشت کے ٹکڑے کو دھاگے سے باندھ کر حلق سے نیچے اتارے اور پھر فوراً کھینچ لے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا (بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۴)۔ یہ جزئیہ محل نظر ہو جائے گا، کیونکہ کسی چیز کے حلق سے نیچے اترتے ہی بدن کے اندر موجود مشینیں متحرک ہو جاتی ہیں، گویا انسانی بدن نے روزہ کی حالت میں

☆ مدرسہ عربیہ امداد العلوم، کوپا گنج، مئو۔

ایک ہی خارجی غذا کے ذریعہ ایک لمحہ کے لئے ہی سہی فائدہ اٹھالیا، اور ایسی صورت میں روزہ فاسد ہوجانا چاہئے۔

نیز اسی جزئیہ کی بناپر علامہ کاسانی کا یہ اصول بھی نظر ثانی کا محتاج ہوجائے گا جس میں انھوں نے فرمایا:

"**وهذا يدل على أن استقرار الداخل في الجوف شرط فساد الصوم**" (حوالہ سابق)۔

اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ روزہ ٹوٹنے کے لئے ضروری ہے کہ پیٹ میں جانے والی چیز قرار پاجائے۔

نیز مذکورہ نظام ہضم سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ سرین کا راستہ ناکارہ اور فاضل اجزاء کے باہر نکالنے کا ہے، اور اس حصہ میں قوت دافعہ پائی جاتی ہے، قوت جاذبہ (غذا کے مفید اجزاء کو کشید کرنے کی قوت) اس حصہ میں نہیں ہوتی، اسی لئے اس راستہ سے داخل کی گئی کسی چیز کو معدہ قبول نہیں کرتا اور نہ اس سے انسانی بدن اپنی غذائیت کی تکمیل کرپاتا ہے، اسی بناپر فقہاء نے یہ جزئیہ بیان کیا ہے کہ سرین کے راستے سے اگر کسی دودھ پیتے بچے کے پیٹ میں دودھ پہنچایا گیا تو رضاعت ثابت نہ ہوگی، صاحب ہدایہ اس کی وجہ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

"**فأما المحرم في الرضاع معنى النشوء ولا يوجد ذلك في الاحتقان لأن المغذي وصوله من الأعلىٰ**" (ہدایہ ۲/۳۵۳)۔

(رضاعت کی وجہ سے حرمت کی اصل وجہ نشوونما کا حاصل ہونا ہے، اور حقنہ کے ذریعہ دودھ پہنچانے میں یہ چیز نہیں پائی جاتی، کیونکہ غذائیت اوپری راستے سے پہنچانے سے ملتی ہے)۔

البتہ اس راستہ سے کسی چیز کے داخل ہونے سے روزہ فاسد ہونے کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں:

''أن المفسد في الصوم إصلاح البدن ويوجد ذلك في الدواء'' (حوالہ سابق)۔

(روزہ فاسد ہونے کی وجہ اصلاح بدن ہے، اور حقنہ کے ذریعہ دوا پہنچانے میں یہ چیز پائی جاتی ہے)۔

لیکن جیسا کہ بیان کیا گیا حلق کے راستہ اور سرین کے راستہ میں بنیادی فرق ہے، اس لئے دونوں کو محض مفضی الی المعدہ ہونے کی وجہ سے ایک کو دوسرے پر قیاس کرنا قابل غور ہوسکتا ہے، سرین کے راستہ داخل کی گئی دوا کو معدہ قبول نہیں کرتا اس لئے فساد صوم کے سلسلے میں مقعد کا راستہ حکماً خارج بدن قرار پانا چاہئے اور بدن کے بیرونی حصہ پر جس طرح کوئی دوا لگائی جائے یا غیر حسی منفذ سے کوئی دوا اندرون بدن پہنچائی جائے روزہ کے لئے مفسد نہیں، اسی طرح مقعد کے راستہ سے بھی پہنچائی جانے والی دوا وغیرہ سے روزہ فاسد نہیں ہونا چاہئے، اور یہی حال پیشاب کی نالی کا بھی ہے۔

فقہاء نے دو ایسے زخم کا تذکرہ کیا ہے جس پر سیال دوا لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے:

۱- آمۃ، سر کا وہ زخم جو بھیجے تک پہنچا ہوا ہو۔

۲- جائفۃ، وہ زخم جو پیٹ کے اندرونی حصہ تک پہنچا ہوا ہو (ہدایہ ۱/ ۲۰۰)۔

تاہم یہ مسئلہ بھی محض اجتہادی ہے، اور جیسا کہ سوالنامہ میں بیان کیا گیا ہے کہ جدید تحقیق کی روشنی میں اطباء دماغ کے اندر کوئی مجوف حصہ تسلیم نہیں کرتے جس میں جاکر کوئی چیز قرار پاجائے، اس لحاظ سے دوا کسی مجوف حصہ میں نہیں پہنچتی بلکہ غیر مجوف حصہ میں پہنچتی ہے اور اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، جیسا کہ ان کے گودے میں دوا پہنچانے کی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹتا (المجموع ۵/ ۳۱۴)۔

نیز اگر علامہ کاسانی کی یہ دلیل پیش نظر رکھی جائے کہ دماغ اور جوف کے درمیان ایک منفذ موجود ہے گویا وہ پیٹ ہی کا ایک گوشہ ہے۔

"لأن له منفذاً إلى الجوف فكان بمنزلة زاوية من زوايا الجوف" (بدائع الصنائع ۲/ ۲۴۳)۔

یا علامہ ابن نجیم کا یہ قول کہ "فما وصل إلى جوف الرأس يصل إلى الجوف" (شامی ۲/ ۱۱۲)۔

تو یہ قول بھی جدید تشریح کی تائید کا محتاج ہے، سر سے ناک کی نالی میں اترنے والے بلغم سے سر اور ناک کے درمیان ایک منفذ کا احساس ضرور ہوتا ہے، لیکن جو دوا سر کے اس حصہ میں لگائی جائے جسے ام الدماغ کہتے ہیں کیا وہ دوا بعینہ ناک کی نالی میں بھی پہنچ جاتی ہے یا پہنچ سکتی ہے؟ ماہرین طب کی وضاحت مطلوب ہے۔

جائفہ کے سلسلہ میں یہ بات غور کرنے کی ہے کہ لفظ جوف سے کیا مراد ہے، معدہ اور آنتیں یا مطلق پیٹ کے اندر کا خالی حصہ جس میں معدہ، دل اور جگر وغیرہ موجود ہوتے ہیں، جائفہ پر سیال دوا لگانے سے روزہ ٹوٹ جانے کے حکم سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد صرف معدہ نہیں بلکہ پورا خالی حصہ ہے، اسی بنا پر اگر عورت اپنی شرمگاہ میں کوئی دوا وغیرہ داخل کرے تو فقہاء روزہ کو فاسد قرار دیتے ہیں، کیونکہ باہر سے ایک چیز جوف کے اندر داخل ہوگئی (ہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

ظاہر ہے کہ عورت کی شرمگاہ کا تعلق معدہ اور آنت سے نہیں ہوتا، پھر بھی فقہاء نے جوف کے اندر پہنچنے کی وجہ سے روزہ کو فاسد قرار دیا ہے، نیز اس مسئلہ کو حقنہ پر بھی قیاس کیا گیا ہے، "وأما في قبلها فمفسد إجماعاً لأنه كالحقنة" (درمختار ۱/ ۱۱۰)۔

لیکن امام مالکؒ کے نزدیک جوف سے مراد آنت اور معدہ ہیں۔ چنانچہ زخم جائفہ کے سلسلہ میں علامہ جزیریؒ نے ان کا مسلک اور دلیل یوں بیان کیا ہے:

" سادسها أن يضع على جرح في بطنه متصلا بجوفه فإن ذلك لا يفطره لأن كل ذلك لا يصل للمحل الذى يستقر فيه الطعام والشراب"

(کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ۱/ ۵۶۷)۔

(چھٹی صورت یہ ہے کہ جوف سے متصل کسی زخم پر دوا رکھے تو روزہ فاسد نہ ہوگا، کیونکہ دوا اس جگہ نہیں پہنچتی جہاں کھانا اور پانی رہتا ہے)۔

حضرت امام مالکؒ کی یہ بات زیادہ مناسب معلوم ہوتی ہے، کیونکہ پیٹ کے خالی حصہ میں کسی چیز کے پہنچنے سے غذائیت کا کوئی تعلق ہوتا ہے اور نہ اس سے بدن میں کسی قسم کی اصلاح ہوتی ہے اور نہ اس طرح دوا یا غذا پہنچانے کا کوئی مقصد ہے۔

اسی طرح عورت کی شرمگاہ کا تعلق معدہ سے نہیں ہوتا بلکہ اس کا بڑا تعلق بچہ دانی سے ہے، اور اندر پیشاب کی نالی کے ذریعہ اس کا ایک تعلق مثانہ سے بھی ہے، اس بنا پر یہ بات کہی جاسکتی ہے، عورت اگر اپنی شرمگاہ میں کوئی دوا رکھے تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا کیونکہ وہ معدہ تک نہیں پہنچی۔

غیر فطری منفذ مثلاً نسوں اور رگوں کے ذریعہ کوئی بھی چیز دوا یا غذا جسم کے اندر پہنچائی جائے تو چونکہ وہ معدہ تک نہیں پہنچتی بلکہ وہ معدہ سے باہر ہی باہر رہ کر جسم کی ضرورت پوری کردیتی ہے اس لئے ایسی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹتا، جیسا کہ جزئیہ بیان کیا گیا کہ پنڈلی کے اندر اگر کوئی دوا پہنچائی گئی تو روزہ نہیں ٹوٹتا (المجموع ۵/ ۳۱۴)۔

چنانچہ اسی بنا پر متأخرین فقہاء نے روزہ کی حالت میں خون اور گلوکوز چڑھوانے اور انجکشن لگوانے کی اجازت دی ہے (جدید فقہی مسائل ۱۷۹)۔

اس تحریر کی روشنی میں سوالنامہ کے جواب نمبر وار اس طرح ہوں گے:

۱- جو دوا صرف زبان کے نیچے دبا کر رکھی جائے، حلق سے نیچے نہ اتاری جائے تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا۔

۲، ۳- انہیلر کے ذریعہ سفوف نما دوا کا پھیپھڑے میں پہنچنا مفسد صوم ہے جیسا کہ بیڑی، حقہ وغیرہ استعمال کرنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے، اسی طرح بھاپ کے ذریعہ کسی دوا کا استعمال بھی

مفسد صوم ہے۔

۴،۵- انجکشن خواہ وہ دوا کی ضرورت پوری کرے یا بدن میں غذا کی ضرورت پوری کرے اس کا استعمال درست ہوگا، کیونکہ دوا غیر فطری منفذ سے پہنچائی جاتی ہے، نیز وہ معدہ میں نہیں پہنچتی، یہی حکم گلوکوز چڑھانے کا بھی ہوگا۔

۶،۷- مرد یا عورت کے آگے اور پیچھے جس راستہ سے بھی دوا وغیرہ پہنچائی جائے یا آلات وغیرہ رکھے جائیں اس سے روزہ فاسد نہ ہونا چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب

☆☆☆

روزہ پر جدید وسائل کا اثر

مفتی محمد اکبر مظفر پوری ☆

۱- روزہ کی حالت میں دوا کا زبان کے نیچے اس طرح رکھنا کہ عین دوا یا اس کا لعاب حلق میں نہ جائے مفسد صوم نہیں ہے، فتاوی قاضیخان میں ہے: ''وإن أخذ الھلیلجة بفیه وجعل یمصھا ولا یدخل عینھا فی جوفه لا یلزمه القضاء'' (خانیہ علی الہندیہ ۱/ ۲۱۳)۔

علامہ ابن نجیمؒ فرماتے ہیں:

''وفی الولوالجیة والظھیریة ولو مص الھلیلج وجعل یمضغھا فدخل البزاق حلقه ولا یدخل عینھا فی جوفه لا یفسد صومه فإن فعل ھذا بالغا فیه أوالسکر یلزمه القضاء والکفارة" (البحر الرائق ۲/ ۲۶۶، شامی ۳/ ۲۶۷)۔

علامہ عبدالحی فرنگی محلیؒ کہتے ہیں:

''یکرہ تنزیھاً للصائم ذوق شیٔ ومضغه بلاعذر فإن کانت ھناک ضرورة یجوز کمافی إطعام الصبی " (عمدۃ الرعایہ علی شرح الوقایہ ۱/ ۲۴۸)۔

۲- روزہ کی حالت میں انہیلر کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، جو شخص تنفس کا دائمی مریض ہو اس کے لئے افطار درست ہے، روزہ کا فدیہ ادا کرے۔

''إذا أکل متعمدا ما یتغذی به أو یتداوی به یلزمه الکفارة وھذا مما یؤکل للغذاء أو للدواء فأما إذ لم یقصد لھما فلا کفارة وعلیه القضاء کذا فی

☆ کتاب منزل، ہاتھ منیاری، مظفر پور (بہار)۔

خزانة المفتين'' (ہندیہ ۱/ ۲۰۵)۔

شامی میں ہے:

''المريض إذا تحقق اليأس من الصحة فعليه الفدية لكل يوم من المرض'' (شامی ۳/ ۴۱۰)۔

۳- روزہ کی حالت میں ابلتے ہوئے گرم پانی میں دوا ڈال کر ناک اور منہ کے ذریعہ بھاپ لینا یا کسی اور نئے طریقے سے ناس لینا روزہ کو فاسد کر دیتا ہے۔

درمختار میں ہے:

''لو أدخل حلقه الدخان أفطر أي دخان كان ولو عوداً أو عنبراً لإمكان التحرز عنه'' (درمختار علی الشامی ۳/ ۳۶۶، نیز دیکھئے: مراقی الفلاح علی نور الایضاح: ۱۶۳ مطبوعہ زکریا دیوبند، کذا فی حاشیہ ہدایہ ۱/ ۲۱۸، عمدۃ الرعایۃ علی شرح الوقایہ ۱/ ۲۴۸)۔

۴- مفطرات صوم میں سے یہ بھی ہے کہ کوئی شئی پیٹ یا دماغ تک براہ راست پہنچ جائے، انجکشن کے ذریعہ دوا براہ راست معدہ تک نہیں پہنچتی ہے بلکہ جسم کے مسامات اور رگوں کے واسطے سے مؤثر ہوتی ہے، لہذا انجکشن کے ذریعہ جسم میں دوا پہنچانا مفسد صوم نہیں ہے، البتہ روزہ رکھنے کی فطری استطاعت کے باوجود محض تقویت کے لئے انجکشن لگوانا مکروہ ہے، علامہ ابن نجیم فرماتے ہیں: '' والداخل من المسام لا من المسالك فلا ينافيه كما لو اغتسل بالماء البارد وجد برودة في كبده وإنما كره الدخول في الماء والتلفف بالثوب المبلول لمافيه من اظهار الضجر في إقامة العبادة لأنه قريب من الإفطار وكذا في فتح القدير'' (البحر الرائق ۲/ ۴۷۶، مطبوعہ زکریا دیوبند، نیز دیکھئے: ہندیہ ۱/ ۲۰۳، شامی ۳/ ۳۶۷)۔

علامہ عبد الحیؒ فرماتے ہیں: ''والمفطر إنما هو وصول شي بعينه من منفذ إلى الباطن ولذا لا يفطر شم العطر ونحوه'' (عمدۃ الرعایہ ۱/ ۲۴۸)۔

۵- روزہ کی حالت میں جسم میں گلوکوز چڑھانا مفسد صوم نہیں ہے اگر چہ انسان اس کی وجہ

سے بھوک اور پیاس کی کیفیت سے بے نیاز ہوجائے، چونکہ گلوکوز جسم میں براہ راست نہیں پہنچتا بلکہ بدن کے مسامات اور رگوں کے واسطے سے پہنچتا ہے اس لئے اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، مگر بلاضرورت محض تقویت حاصل کرنے کے لئے جسم میں گلوکوز چڑھانا مکروہ ہے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: "وما يدخل من مسام البدن من الدهن لا يفطر هكذا في شرح المجمع" (فتاوی ہندیہ ۱/ ۲۰۳، نیز دیکھئے: البحر الرائق ۲/ ۲۷۶)۔

شامی میں ہے: ''لأن الموجود في حلقه أثر دخل من المسام الذي هو خلل البدن والمفطر إنما هوالدخل من المنافذ" (شامی ۳/ ۳۶۷، نیز دیکھئے: عمدۃ الرعایہ ۱/ ۳۴۸)۔

۶ - مقعد کے اندر سیال یا غیر سیال دوا ڈالنا، اسی طرح بواسیر کے اندرونی مسوں پر دوا لگانا مفسد صوم ہے، البتہ اگر مرض کی تحقیق کے لئے خشک آلہ ڈالیں تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، فتاوی عالمگیری میں ہے:

''لو أدخل إصبعه في إسته أو المرأة في فرجها لا يفسد وهو المختار إلا إذا كانت مبتلة بالماء أو الدهن فحينئذ يفسد لوصول الماء أو الدهن" (فتاوی ہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

دوسری جگہ ہے: ''إذا خرج دبره وهوصائم ينبغي أن لا يقوم من مقامه حتى ينشف ذلك الموضع بخرقة كي لا يدخل الماء جوفه فيفسد" (ہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

۷ - مرد کی شرمگاہ میں دوا ڈالنا یا مرض کی تحقیق کے لئے کسی آلہ کا ڈالنا مفسد صوم نہیں ہے۔

''وإذا أقطر في إحليله لا يفسد صومه عند أبي حنيفةؒ ومحمدؒ كذا في المحيط سواء أقطر فيه الماء أو الدهن'' (فتاوی ہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

اور عورت کی شرمگاہ میں دوا ڈالنا مفسد صوم ہے، دوا سیال ہو یا غیر سیال بہر صورت

روزہ ٹوٹ جائیگا، البتہ اگر مرض کی تحقیق کے لئے محض خشک آلہ پہنچائی جائے، اس میں دوا نہ ہوتو یہ مفسد صوم نہیں ہے، اگر آلہ مرطوب ہو یا اس میں دوا لگی ہوئی ہو تو اس سے روزہ ٹوٹ جائیگا، فتاوی عالمگیر ی میں ہے: ''وفی الإقطار فی إقبال النساء یفسد بلا خلاف وهو الصحیح هکذا فی الظهیریة'' (ہندیہ ۱/ ۲۰۴)۔

☆☆☆

نواقض صوم اور اس کے شرعی احکام

مولانا محفوظ الرحمن مفتاحی ☆

۱- امراض قلب کی بعض دوائیں جو زبان کے نیچے دبا کر رکھی جاتی ہیں روزہ کی حالت میں اس کے استعمال سے روزہ فاسد ہو جائے گا، شرح الوقایہ میں ہے:

''إذا أکل و شرب غذاء أو دواء عمداً.....قضی و کفر'' اور ہدایہ میں ہے:''ولو أکل أو شرب ما یتغذی به أو یداوی به فعلیه القضاء والکفارة'' اور تاتارخانیہ میں ہے: ''الصائم إذا أکل ما یتداوی به ویؤکل عادة أما مقصوداً بنفسه أو تبعا لغیره تلزمه الکفارة''۔

۲- روزہ کی حالت میں انہیلر کا استعمال روزہ کے لئے مفسد ہے، کیونکہ منفذ اصلی سے دوا کا اندر داخل کرنا ہے، اور ''ادخال بالمنفذ'' صوم ہے۔ مراقی الفلاح میں ہے:

''من أدخل بصنعه دخاناً حلقه بأی صورة کان الإدخال فسد صومه سواء کان دخان عنبر أو عود أو غیرهما حتی لو تبخر ببخور فآواه إلی نفسه واشتم دکانه ذاکراً لصومه أفطر''۔

۳- ناک اور منہ سے بھاپ وغیرہ کھینچنا مفسد صوم ہے۔

یہ ادخال فی الداخل بالمنفذ الاصلی ہے، درمختار میں ''أو دخل حلقه غبار'' کے بعد لکھتے ہیں:

☆ جامعہ مفتاح العلوم، مئو۔

"مفاده أنه لو أدخل حلقه الدخان أفطر"۔

اور ہدایہ کے حاشیہ میں ہے: "إدخال دخان التنباک المتعارف في زماننا مفسد لأنه إدخال لا دخول"۔

۴- انجکشن کے ذریعہ جسم کے اندر دوا داخل کرنا کسی مقصد کے لئے ہو وہ مفسد صوم نہیں ہے، کیونکہ مسامات کے ذریعہ جسم میں داخل ہونے والی چیزیں مفسد نہیں ہیں۔

کنز الدقائق کی شرح البحر الرائق میں ہے:

"الداخل في المسام لا من المسالک فلا ينافيه كما لو اغتسل بالماء البارد وجد برده في كبده"۔

۵- روزہ کی حالت میں گلوکوز یا اس جیسی مقوی دوا کو بذریعہ انجکشن جسم میں پہنچانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، یہ مسامات کے ذریعہ داخل ہونے والی چیزوں کے حکم میں ہے۔

۶- پیچھے کے راستہ سے دوا کا اندر پہنچانا اور بواسیر کے مرض میں اندرونی مسوں پر مرہم لگانا اور امراض معدہ کی تحقیق کے لئے آلات کو اندر داخل کرنا مفسد صوم ہے، ہدایہ میں ہے: "من احتقن أو استعط أو أقطر في أذنه أفطر"۔

۷- بحالت روزہ خواتین کی شرمگاہ میں سیال یا جامد دوا رکھنا یا آلات کو رحم تک پہنچانا مفسد صوم ہے، ہدایہ (۱/ ۲۳) کے حاشیہ میں ہے:

"الإقطار في إقبال النساء قيل على الخلاف و قيل يفسد بلا خلاف قال في المبسوط هو الأصح"۔

☆☆☆

مناقشہ:

مفطرات صوم اور عصر حاضر کے بعض مسائل

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی:

آپ حضرات اس سے واقف ہیں کہ جو سوالات اس وقت یہاں پر زیر بحث ہیں، اس پر کئی جہتوں سے گفتگو کی ضرورت ہے، ایک تو یہ ہے: ''الفطر مما دخل ولیس امما خرج'' کہ اندر داخل ہونے والی چیزوں سے روزہ ٹوٹتا ہے، جسم سے خروج سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

داخل ہونے سے جو روزہ ٹوٹتا ہے اس پر فقہاء نے مختلف جہتوں سے گفتگو کی ہے، ایک جہت تو اس کی یہ ہے کہ داخل ہونے والی چیز کیا ہے، وہ جسم کے لئے مصلح ہے یا مفسد ہے، وہ سیال ہے یا جامد ہے، اگر منافذ غیر فطریہ سے کوئی چیز داخل کی جائے تو آپ نے دیکھا ہوگا ''ہدایہ'' وغیرہ میں کہ مصلح اور غیر مصلح کے درمیان فقہاء نے فرق کیا ہے، اسی طرح جو بعض فطری منافذ ہیں، آنکھ، ناک، اس کے ذریعہ جو چیز جسم میں پہنچے، فقہاء مالکیہ نے اس میں سیال اور جامد کے درمیان فرق کیا ہے تو ایک جہت یہ ہے کہ جو چیزیں داخل ہونے والی ہیں وہ کس نوعیت کی ہیں۔

دوسری جہت یہ ہے کہ کس راستے سے داخل ہوئی ہیں، فقہاء نے جو تقسیم کی ہے منفذ اصلی، منافذ فطریہ اور منافذ غیر فطریہ کی، منفذ اصلی یہ اصل میں منہ ہے، جس کو اللہ نے بنایا ہی ہے چیزوں کے جسم میں داخل کرنے کے لیے، باقی جو جسم میں دوسرے منافذ ہیں کان، ناک اور جو دوسرے منافذ ہیں، یہ منافذ فطریہ تو ہیں اصلیہ نہیں ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو دخول شئی کے لیے نہیں بنایا ہے، خروج شئی کے لیے بنایا ہے، تو اس طرح فقہاء نے فرق کیا ہے، منفذ

اصلی سے داخل ہونے والی چیزیں، منافذ فطریہ سے داخل ہونے والی چیزیں اور منافذ غیر فطریہ، جیسے فقہاء نے جائفہ اور آمہ ان دو زخموں کا ذکر کیا، جو سر میں ہو اور پیٹ میں ہو اور جو دماغ اور آنتوں کی گہرائی تک زخم پہنچ گیا ہو، اس میں دوا کے ڈالنے کا کیا حکم ہوگا؟

تیسری جہت اس میں محل دخول کی ہے کہ چیز کس مقام تک داخل ہونے والی ہے، اس میں ایک بنیادی بات جو ہمارے فقہاء کے یہاں ملتی ہے وہ یہ کہ وہ جسم کے کسی مجوف حصہ میں داخل نہ ہو، ایسا مجوف حصہ جو استقرار شئی کا محل بن سکتا ہو، اور بعض فقہاء کے یہاں صراحت ہے کہ اگر گوشت میں کوئی چیز داخل کی جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

جسم کے کون سے حصہ کو مجوف مانا جائے گا اور کس کو جوف تسلیم کیا جائے گا، قدیم اطباء کی رائے کی روشنی میں فقہاء نے اس پر بحث کی ہے، اور عام طور سے دوسرے فقہاء کے یہاں اس بارے میں صراحتیں کم ملتی ہیں، لیکن فقہاء شوافع نے اس پر زیادہ شرح وبسط سے گفتگو کی ہے، امام نوویؒ نے تین حصوں کا ذکر کیا ہے اور اس کو جوف مانا ہے، ایک دماغ، دوسرا آنت اور تیسرے آنت سے نیچے کا حصہ معدہ۔ علامہ ابن حجر مکی ہیثمی نے ''تحفۃ المحتاج'' میں ایک جوف کا اضافہ کیا ہے، مثانہ، یہ تمام چیزیں وہ ہیں جو اپنی خلقی حیثیت کے اعتبار سے مجوف اشیاء ہیں اور جس میں یہ صلاحیت ہے کہ اس میں چیزیں جائیں اور وہاں اس کا استقرار ہو سکے۔ پھر یہی فقہ کی کتابوں میں باتیں آئی ہیں اور ابھی اس کی طرف اشارہ آیا کہ فقہاء یہ کہتے ہیں کہ مجوف حصہ میں چیزیں داخل ہوں اور وہاں اس کا استقرار ہو، وہ وہاں مستقر ہو جائے، تب اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، اور بعض فقہاء شوافع نے تو اس میں اور قیدیں بھی لگائی ہیں کہ مستقر ہونے والی چیزیں ایسی ہوں کہ جسم اس کو تحلیل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو، یعنی استقرار اور تحلیل بھی اس میں ضروری ہے، تو یہ شاذ اقوال ہیں، لیکن بعض فقہاء نے یہ بات بھی کہی ہے کہ جسم میں داخل ہونے والی شئی کیا ہے؟ کس راستے سے داخل ہو رہی ہے اور داخل ہونے کے بعد کس مقام اور محل تک پہنچ رہی ہے، اور اس میں چوتھا اضافہ کر سکتے ہیں داخل کرنے والے سے متعلق کہ جو شخص کسی شئی کو اپنے

جسم میں داخل کر رہا ہے اس کا مقصد کیا ہے، وہ بالارادہ جسم میں داخل کر رہا ہے یا بلا ارادہ داخل ہوگیا ہے، اور بالا رادہ داخل ہوگیا ہے تو اس سے اس کا بچنا ممکن تھا یا بچنا ممکن نہیں تھا، ان تمام پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے اس وقت آپ کو گفتگو کرنی ہے۔

اصل میں یہ موضوع بڑا اہم ہے، پھر اسی سے متعلق کان اور ناک کا مسئلہ بھی ہے، کان کا راستہ کیا دماغ کی طرف ہے، اور کیا دماغ کوئی ایسی مجوف شئی ہے کہ خارج سے آنے والی چیز کو قبول کر سکتی ہو، اسی طرح آنکھ میں جو دوا ڈالی جاتی ہے کیا وہ حلق تک نہیں پہنچتی، اور اس سلسلہ میں جو حدیث ہے وہ کس درجہ کی ہے، یہ سارے مسائل قابل بحث تھے، لیکن چونکہ بحث بہت طویل ہوجاتی، اس لیے چند سوالات جو کثیر الوقوع ہیں اور اس دور میں زیادہ پیش آتے ہیں ان کو اس بار زیر بحث لایا گیا ہے، پھر اگر آئندہ بھی موقع ہوا تو اور جو دوسرے مسائل ہیں ان مسائل کو بھی زیر بحث لانے کی کوشش کی جائے گی، میں آپ حضرات سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ ان مسائل پر اظہار خیال فرمائیں اور یہ گستاخی بھی کرتا ہوں کہ اختصار کو ملحوظ رکھیں اور ایسی بات فرمائیں جو ابھی کسی دوسرے بھائی نے نہ کہی ہو اور دوسرے بھائی نے کہہ دی ہو تو پھر اس کے تکرار کا فائدہ نہیں ہے۔

مفتی نذیر احمد کشمیری:

جن چیزوں کے کھانے پینے سے انسان کے جسم کو قوت حاصل ہوتی ہے، اگر وہ چیزیں انجکشن کے ذریعہ ان سے زیادہ تیز رفتار سے انسان کے جسم میں پہنچائی جائیں تو کیوں ان کو مفسد صوم قرار نہ دیا جائے، جبکہ مقصد دونوں سے برابر یعنی جسم کو قوت حاصل ہونا پایا جارہا ہے مثلاً ایک شخص کو اسہال کا مرض ہوگیا اور اس کے جسم سے بہت سارا پانی نکل گیا، اگر وہ منفذ فطری، یعنی منہ کے ذریعہ سے پانی پیتا ہے تو اتنا جلد اس کو اثر نہیں ہوسکتا، جتنا تیزی کے ساتھ وہ انجکشن نفع دیتا ہے، جس کے ذریعہ اس کے جسم میں پانی پہنچایا جارہا ہے، چند گھنٹوں میں مریض کو کھڑا کر دیتا ہے، تو اگر ہم پانی کے ایک قطرہ کو مفسد صوم قرار دے رہے ہیں، حالانکہ اس کے ذریعہ اس

کے بدن کو کوئی فائدہ نہیں ہے، تو اسی طرح انجکشنوں کے ذریعہ سے وہی چیزیں پہنچائی گئیں تو اس کو مفسد صوم قرار نہیں دیں گے، حالانکہ وہ زیادہ قوی چیز ہے، ایک پہلو یہ غور کرنے کا ہے۔

اور اس پر ایک پہلو غور کرنے کا یہ ہے کہ عام پڑھے لکھے آدمی کو مطمئن کرنا بہت مشکل ہے، اس سے یہ کہا جائے کہ مخرج اور قبل سے کوئی دوا داخل کی جائے تو اس سے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور انجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے، تو فوراً سوال کر بیٹھتا ہے کہ انجکشن کے ذریعہ تو بہت کچھ انسان کے جسم کے اندر پہنچایا جاتا ہے، اور یہ کیسی بات آپ لوگ کہتے ہیں کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

دوسری بات یہ عرض کرنی ہے کہ انہیلر کے متعلق یہ بات تقریباً طے ہے کہ اس کا کوئی اثر معدے تک نہیں پہنچتا، میں نے بار بار ڈاکٹروں سے پوچھا کہ انہیلر کا اثر کہاں تک پہنچتا ہے، تو انہوں نے یہی کہا کہ وہ ایک گیس ہے جس کا اثر صرف پھیپھڑے تک پہنچتا ہے، اس کا معدے سے کوئی تعلق نہیں ہے، اس لیے انہیلر کو خاص کر وہ مریض جو دمے کا شکار ہو یا تو اس کو ترک صوم میں مبتلا کر دیا جائے گا تو وہ بہت بڑی عبادت سے محروم ہوگا، یا پھر اس کو یہ کہا جائے گا کہ روزے رکھ سکتے ہیں اور انہیلر کا استعمال کریں گے تو اس سے آپ کے روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، بظاہر صورت حال یہی ہے کہ انہیلر سے انسان کے معدے میں کوئی فائدہ نہیں اس کا اثر صرف پھیپھڑے پر پڑتا ہے۔

اسی طرح قلب کی جو دوا جوف کے ذریعہ بدن میں پہنچائی جاتی ہے، وہ حلق سے نہیں، بلکہ مسوڑھوں کے ذریعہ سے پہنچتی ہے، حالانکہ ہمارے سامنے بار بار یہ چیزیں آتی ہیں کہ اگر آنکھ میں دوا ڈالی جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، جب کہ وہ منافذ کے ذریعہ بدن میں پہنچا، اس میں غور کرنے کی ضرورت جو ہے وہ یہ کہ قدیم تمام فقہاء منافذ فطریہ اور منافذ غیر فطریہ کی تقسیم کرتے تھے اور اس وقت منافذ فطریہ اور منافذ غیر فطریہ کی بحث کرتے تھے، لیکن یہ ساری چیزیں منصوص نہیں ہیں، اس کو سامنے رکھیں اور ''الفطر مما دخل'' کی بنیاد پر منافذ فطریہ اور غیر فطریہ

کی تقسیم بے معنی ہوجائے گی، لیکن قدیم فقہاء سے صاف انحراف بھی نہیں کرسکتے ہیں، قدیم فقہاء نے جب اس کو ملحوظ رکھا ہے تو اس کے مقابلہ یوں کہیں کہ بدن میں کہیں سے بھی کوئی چیز داخل ہوجائے اگر وہ مصلح بدن ہے تو وہ مفسد صوم ہے، اس لیے یہ مسئلہ بہت زیادہ اہمیت کے ساتھ غور کرنے کا ہے۔

یہ بات بہت اہم ہے کہ ان تمام امور کے متعلق کوئی ماہر معالج خاص طور سے رئیس الاعضاء کا کوئی ماہر ڈاکٹر تفصیل سے بتائے کہ کس چیز کا استقرار ہوجاتا ہے اور کس چیز کا نہیں ہوتا ہے، تو اس کے نتیجہ میں مسئلہ سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

ایک بات میں اور عرض کرنا چاہوں گا کہ اگر ایک قطرہ پانی بھی منہ کے اندر چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، لیکن ایک مریض جو کمزور ہو اس کے بدن میں خون داخل کیا گیا تو ظاہر ہے کہ پانی کا ویسا اثر اس کے بدن پر نہیں ہوسکتا، جیسا اثر خون کا ہوا، لیکن ہم خون کو مفسد صوم نہ کہیں، اور پانی کے قطرات کو مفسد صوم کہتے ہیں، حالانکہ چھوٹا سا ذرہ اگر منہ کے اندر داخل کیا گیا تو اسے تو مفسد صوم کہا جارہا ہے، لیکن دوسری طرف بہت بڑی اور طاقتور چیز جسم کے اندر داخل ہوگئی، نیز یہ کہ جتنی بھی طاقت کی چیزیں انجکشن کے ذریعہ بدن میں پہنچائی جاسکتی ہے، خواہ وہ گلوکوز ہو، وٹامن ہو سب کے سب منافذ غیر فطریہ سے بدن میں پہنچائے جاتے ہیں، اس لیے اس پہلو کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے تاکہ ہم صحیح فیصلے تک پہنچ سکیں۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی:

ماشاء اللہ ہمارے مفتی نذیر صاحب نے ہمارے سامنے بہت اہم نقاط اٹھائے ہیں اور غور کرنے والوں کے لیے قابل توجہ بھی ہیں، اب رہا یہ کہ بہر حال اس بات کو بھی دیکھنا ہوگا کہ روزہ ایک عبادت ہے اور عبادات میں تعبد ہے، اس میں قیاس اور مصالح کی بنیاد پر استدلال کی گنجائش کم ہوتی ہے، اور جہاں تک انہیلر والی بات آپ نے فرمائی بڑی اہم بات ہے، اس پر فقہاء نے بحث کی ہے کہ کسی چیز کا وصول الی الحلق یہ مفسد صوم ہے یا معدے تک پہنچنا مفسد صوم

ہے، اور ترجیح اس کو دی گئی ہے کہ حلق تک پہنچ جانا ہی مفسد صوم ہے۔ اگر حلق سے تجاوز ہوگیا تو یہ چیز فساد صوم کے لیے کافی ہوگا، اس لیے عادۃً اس کا ادراک بہت مشکل ہے کہ حلق تک ایک چیز پہنچ گئی ہو اور اس کے بعد وہ چیز آگے بڑھ پاتی یا نہیں بڑھ پاتی ہے تو یہ دیکھنا ہوگا کہ انہیلر کے ذریعہ دوا کے جو اجزاء جاتے ہیں وہ تو بہر حال حلق سے تجاوز کرتے ہیں، اس لیے اس بات کو بھی پیش نظر رکھنا ہوگا۔ اور خون والی بات جو آپ نے فرمائی وہ بھی بڑی اہم بات ہے، لیکن شریعت کا جو مزاج ہے کہ بھوک اور پیاس ایسی چیز ہے کہ جس سے آدمی کو ابتلا ہوتی ہے، اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کم من صائم لیس له إلا الجوع" تو حلق کے ذریعہ کوئی چیز جاتی ہے تو آدمی کی بھوک و پیاس کا دفعیہ ہوتا ہے، اور اگر خون آدمی کے جسم کے اندر داخل کیا جائے تو طاقت تو اس کو غذا سے بہت زیادہ ملتی ہوگی، لیکن غالباً بھوک اور پیاس اس سے دور نہیں ہوتی ہوگی، تو میں اس کا کوئی تجزیہ نہیں کررہا ہوں، بس یہ کہ ان دونوں پہلوؤں کو سامنے رکھا جائے۔

مفتی ارشد فاروقی:

عرض مسئلہ کے بعد حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب نے جو تمہیدی کلمات رکھے وہ بحث کرنے والوں کے لیے دلیل کی راہ ہیں۔

پہلا سوال یہ ہے کہ مریض قلب جو دوا اپنی زبان کے نیچے دبا رکھے یہ مفسد ہے یا نہیں، اس کے بہت سارے دلائل تلخیص میں آچکے ہیں، اس میں ایک حوالہ دینا مناسب ہوگا کہ انٹرنیشنل فقہ اکیڈمی جدہ کے دسویں فقہی سیمینار میں فیصلہ لیا گیا ہے کہ انجائنا کے علاج کے لئے زبان کے نیچے رکھی جانے والی دوا کی گولیوں کو بشرطیکہ انہیں نگلا نہ جائے مفطرات صوم میں شمار نہیں کیا جائے گا، تو یہ ایک حوالہ ہے اور "فتاوی علماء بلد الحرام" میں یہ عبارت موجود ہے:

"لا بأس بتذوق الطعام للحاجة، بأن يجعله على طرف لسانه ليعرف حلاوته وملوحته وضدها، ولكن لا يبتلع منه شيئاً، بل يمجه أو يخرجه من فيه

و لا یلسه بذلک علی المختار" یہ دوحوالہ ہوئے۔

دوسری بات انہیلر کے سلسلے میں ہے، ذرا مسئلہ طویل ہے، اس سلسلہ میں سب سے پہلے انہیلر کی تشخیص ہی مسئلہ بنا ہوا ہے، کیا اچھا ہوتا کہ اعضاء انسانی کے ماہرین اس کا خلاصہ پیش کردیتے، تو پھر بات کرنے میں آسانی ہوتی، اس سلسلہ میں ممبئی کے ایک مشہور ڈاکٹر محمد امین سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ انہیلر میں دو طرح کی دوا ڈالی جاتی ہے، ایک سفوف ہوتا ہے اور دوسرا سیال، اور یہ دونوں چیزیں اندر داخل کی جاتی ہیں، لیکن جس نلی سے جاتی ہیں وہ نلی معدے تک نہیں پہنچتی ہے، البتہ حلق سے ہوکر ضرور گذرتی ہے، لیکن معدے تک نہیں پہنچتی، مگر ایسا ہوسکتا ہے کہ دوا کے کچھ اجزاء لعاب میں رہ جائیں اور لعاب نگلنے کے باعث اس کا ذائقہ محسوس ہو اور معمولی ذرات معدے تک بھی پہنچ جائیں، اس وقت اس بات پر غور کرنا ہوگا کہ مسواک کی لذت یا بعض چیزوں کے معمولی اجزاء معدے تک پہنچ جاتے ہیں تو فقہاء اسے مفسد صوم نہیں قرار دیتے، دوسری بات یہ بھی میں عرض کروں گا کہ فقہ اکیڈمی جدہ نے اس مسئلہ کو ابھی تک ملتوی رکھا ہے، کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے۔

البتہ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے اس سلسلہ میں جو کچھ لکھا ہے، وہ ضرور ملاحظہ فرمایا جائے، وہ فرماتے ہیں کہ انہیلر کے ذریعہ دوا کے اجزاء حلق کے نیچے پہنچتے ہیں، یا یہ گیس میں تبدیل ہوکر حلق کے نیچے جاتی ہے، مجھے کماحقہ تحقیق نہیں ہے، راقم الحروف (خالد سیف اللہ) یہ رائے دیتا ہے کہ انہیلر لیتے ہوئے روزہ رکھ لیا جائے اور جو لوگ صاحب استطاعت ہوں وہ فدیہ بھی ادا کریں کہ اگر روزہ کافی نہ ہو تو فدیہ کے ذریعہ اس کی تلافی ہوجائے، جس طرح منہ کے ذریعہ حلق کے نیچے کسی چیز کا پہنچانا روزہ کو توڑ دیتا ہے، اسی طرح ناک کے ذریعہ بھی کسی چیز کا پہنچانا مفسد ہے، اس لئے انہیلر کی دونوں صورتوں کا حکم ایک ہی ہے (کتاب الفتاوی)۔

بطور استفسار یہ عرض ہے کہ مبتلا بہ روزہ بھی رکھے اور فدیہ بھی دے، کیا یہ فدیہ روزوں کے لئے سجدہ سہو ہے، کیا بدل اور مبدل منہ کا جمع ہونا لازم نہیں آتا؟ کیا مبتلا بہ کے لئے یہ حکم

باعث مشقت نہیں ہے، روزہ نہ ہونے کی امکانی صورت میں فدیہ کے بجائے قضا کا حکم کیوں نہیں دیا جائے گا؟

آپ کے قول کی نظیر فقہاء کے کلام میں موجود ہے، اس سلسلہ میں خاکسار کا تجزیہ ہے:

انہیلر کے ذریعہ استعمال ہونے والی دوا پھیپھڑے تک پہنچتی ہے، سفوف ہوتی ہے یا سیال، کچھ معمولی اجزاء لعاب میں شامل ہوکر معدے میں پہنچنے کا امکان ہے، فقہاء نے مفسد جوف بطن یا جوف دماغ میں پہنچنے والی چیزوں کو قرار دیا ہے، انہیلر کی دوا ان دونوں تک نہیں پہنچتی، اور حلق کے نیچے جس نلی کے ذریعہ یہ دوا پہنچائی جاتی ہے پھیپھڑے تک پہنچتی ہے، اس صورت میں انہیلر کو انجکشن اور عقرب کے ڈنک مارنے پر قیاس کیا جاسکتا ہے، اگر معمولی اجزاء لعاب میں شامل ہوکر معدے تک پہنچتے ہیں تو چنے سے کم مقدار نگلنے کی صورت پر قیاس کر سکتے ہیں، ارادۃً دانت میں پھنسے ہوئے اجزاء کے احکام معروف ہیں، اس لیے اس تجربہ کی روشنی میں میرا رجحان یہ ہے کہ انہیلر مفسد صوم نہیں ہے۔

مولانا خالد سیف اللہ:

مولانا ارشد فاروقی صاحب نے بڑے اہم نکات کی طرف رہنمائی فرمائی، رابطہ کا فیصلہ آپ نے بتایا وہ بھی تجویز مرتب کرنے والوں کے سامنے ہوگا، اور جہاں تک علماء بلد حرام کے فتوے کی بات ہے تو ان کا موقف یہ ہے کہ اکل وشرب حقیقی کے سوا کوئی بھی چیز مفسد صوم نہیں ہے، چونکہ نص میں اکل وشرب کا ذکر ہے تو اس لیے انہوں نے اس مسئلہ کو محل قیاس نہیں مانا ہے اور اس لئے وہ یہیں تک محدود رکھتے ہیں، صرف انہیلر ہی کا مسئلہ نہیں ہے، بلکہ اور بھی صورتیں وہ ہیں جن میں انہوں نے فتوی دیا ہے کہ اس کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، اور جہاں تک یہ بات ہے کہ کچھ ذائقہ محسوس ہوتا ہے جو مسواک کی لذت کو بھی معدہ محسوس کرتا ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ احساس لذت کا تعلق زبان سے ہے تو معدہ سے بھی ہے، اس لئے فقہاء نے یہ قید لگائی ہے کہ اگر کوئی چیز چبائی جائے اور آدمی اسے تھوک دے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، اگر اس کو نگل گیا تو

اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، جہاں تک میری رائے کا اس میں حوالہ دیا گیا تو واقعی مجھے کما حقہ اطمینان نہیں ہے، ڈاکٹروں کی تحقیق کے مختلف ہونے کی وجہ سے، تو یہ حکم اس کے لئے ہے کہ جس کی صحت اتنی خراب ہو کہ بغیر انہیلر کے وہ دن بھر نہیں رہ سکتا ہو، تو ظاہر ہے کہ اس کو قضاء کا حکم دینا تو بے معنی بات ہے، اگر وہ اس پر قادر ہوتا تو روزہ ادا ہی کر لیتا، اور فقہاء کے یہاں اس کی نظیر موجود ہے کہ بعض فقہاء نے قضاء اور کفارہ قضاء اور فدیہ دونوں واجب قرار دیا ہے، خود امام شافعی کے یہاں حاملہ اور مرضعہ کے لیئے مستقل یہی حکم ہے، قضاء بھی کرنی ہوگی اور اس کو فدیہ بھی دینا ہوگا، تو وہ حکم بطور احتیاط کے ہے، اور احتیاط کے حکم کے لیے ویسے بھی کوئی دلیل ضروری نہیں ہوتی، احتیاط خود ہی ایک دلیل ہے، بہر حال ہم شکر گذار ہیں اور الحمد اللہ مولانا ارشد فاروقی کے مناقشات اور گفتگو سے ہمیشہ ہم لوگ مستفید ہوتے رہتے ہیں۔

مفتی شیر علی گجراتی:

اس مسئلہ پر ہم جیسے لوگ کیا کلام کریں، فقہاء کرام کے استنباطات موجود ہیں، فقہاء نے کن دلائل کی بنیاد پر ان مسائل کو مستنبط کیا ہے، اس پر ہم لوگوں کو غور کرنا چاہئے، غور فرمائیے فقہاء کرام لکھتے ہیں کہ جب صائم استنجاء کرے تو کشادہ نہ بیٹھے، صرف بیٹھ جائے، تا کہ پانی اندر نہ جائے، ایک طرف تو فقہاء یہ لکھتے ہیں اور دوسری طرف مقالہ نگار حضرات نے یہ لکھا ہے کہ مثانہ کے اندر مرہم رکھ لے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، یہ تو عجیب بات ہے۔

فقہاء کرام یہ بھی لکھتے ہیں کہ اگر کسی نے تھوڑا سا نمک چکھ لیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور کفارہ بھی دینا پڑے گا، اگر مٹھی بھر کر کے نمک کھالیا تو صرف قضاء ہے، کفارہ نہیں ہے، کیونکہ تھوڑا سا جو ہے وہ نفع پہنچانے والا ہے، اس لئے کفارہ لازم آیا، نافع ہے وہ چیز، اور جو زیادہ کھالیا وہ اندر چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا، لیکن نافع نہیں ہے، اس لئے کفارہ ساقط ہو گیا، اور مسئلہ استنباط کا یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سرمہ لگانے کے بارے میں کہا روزہ نہیں ٹوٹے گا، تیل لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، ٹھنڈا پانی سے نہانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

اب ہم اس پر قیاس کرر ہے ہیں، فقہاء کہہ رہے ہیں کہ انجکشن لگادیا تو مسامات یا رگوں کے ذریعہ سے پہنچ گیا، اور پھر اس کی بنیاد کیا ہے نفع پہنچ گیا، تو غذا پہنچ گئی، سب کچھ ہوگیا، نافع ہوگیا، اس پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے۔

آدمی جون کے مہینہ میں دو گھنٹے میں پریشان ہوجاتا ہے اور سردی کے موسم میں دن بھر روزہ رہے کچھ بھی نہیں ہوتا، یہ تو ایک عجیب مسئلہ ہے، اصلاً اس میں اس بات کو سامنے رکھنا چاہئے کہ کس چیز کے استعمال سے بدن کو فائدہ پہنچانا ہے اور فائدہ کسی چیز سے بھی پہنچایا جائے تو روزہ ٹوٹ جانا چاہئے، یہ اصول ہمارے سامنے رہنا چاہئے اور اس پر غور کرنا چاہئے کہ اصل بنیاد کیا ہے؟

جہاں تک فقہاء کی بات ہے تو ان کے یہاں تو ایسے جزئیات آپ کو بہت ملیں گے اور گلوکوز کے مسئلہ میں ہمارے اکابرین نے بھی عدم فساد ہی کی بات کہی ہے حالانکہ اس سے تو پوری غذا پہنچتی ہے۔

غذا کے طور پر دیا جانے والا انجکشن کے بارے میں میرے خیال میں غور کرنے کی ضرورت ہے، روزہ ٹوٹ جانا چاہئے اور نہیں تو کم از کم احتیاط تو کرنی ہی چاہئے، تیل وغیرہ میں جو فائدہ پہنچتا ہے وہ اور چیز ہے، اور غذا کے طور پر گلوکوز یا انجکشن یہ اور چیز ہے، نہانا یہ الگ چیز ہے اور اندر پہنچانا یہ اور چیز ہے، ایک دوسرے پر قیاس کرنا میرے خیال میں تو سمجھ میں نہیں آتا، آپ لوگ علماء کرام ہیں غور فرمائیں۔

حافظ کلیم اللہ مدنی عمرآباد:

مفطرات صیام کے اصول یہ ہیں:

١-واقفیت، ٢-یادداشت، ٣-قصد وارادہ، ان تین اصولوں کے یکساں طور پر پائے جانے کی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا، مثلاً کسی روزہ دار کو اس بات کا علم ہے کہ کھانے پینے اور جماع وغیرہ سے روزہ ٹوٹتا ہے اور وہ مکمل حواس رکھتا ہو اور اس کے دل میں اس کا ارادہ بھی ہو،

کسی روزہ دار کے منہ میں گرد وغبار، کیڑے وغیرہ کے چلے جانے یا کلی کے دوران حلق کے نیچے پانی کے اتر جانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

مذکورہ چیزوں کے اصول وضوابط درج ذیل احادیث سے مستنبط ہیں: حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ ’’تین آدمیوں سے شرعی تکالیف اٹھالی گئی ہیں: سونے والا یہاں تک کہ بیدار ہوجائے، بچہ یہاں تک کہ بالغ ہوجائے، بے ہوش انسان یہاں تک کہ ہوش میں آجائے‘‘، اور ایک بات جس میں انہیلر کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں کہ انہیلر کا استعمال مفسد صوم نہیں ہے، مباح ہے، الا یہ کہ کوئی دلیل شرعی اسے حرام کرے، انہیلر میں ہوا کے ساتھ دوا تو غالباً سفوف کی شکل میں ہوتی ہے، جو پھیپھڑے تک پہنچائی جاتی ہے، اس کا مقصد علاج ہے نہ کہ تقویت اور غذائیت، اس صورت میں یہ مفسد صوم نہیں ہے، اس سے روزہ یا روزہ دار پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، جیسا کہ شیخ بن باز کا فتوی بھی ہے کہ اس کا حکم مباح ہے، جب انسان اس کے لئے مجبور ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

’’قد فصل لكم ما حرم عليكم إلا ما اضطررتم إليه‘‘۔

انہیلر کا استعمال کھانے پینے کے مشابہ نہیں ہے، اس کی صورت کسی انجکشن کی طرح ہے جو علاج کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی:

مولانا نے بڑی اصولی بات فرمائی ہے، اور اس پر استدلال کیا ہے۔

’’رفع القلم عن ثلاث‘‘ والی روایت سے، لیکن اس حدیث میں جہل کا ذکر نہیں ہے، بحث اس پر بھی قابل غور باقی رہ جاتی ہے کہ ناواقفیت میں کوئی چیز کھائی تو روزہ ٹوٹے گا یا نہیں ٹوٹے گا؟

ان چیزوں میں نہ روزہ دار کا اختیار شامل ہے اور نہ ارادہ، اسی طرح روزہ دار بھول کر کوئی چیز کھا پی لے تو یہ مفسد صوم نہیں ہوگا، نیز روزہ دار کو مسئلہ کی نوعیت سے واقفیت بھی ضروری

ہے، اگر روزہ دار مفسد صوم چیز کا ارتکاب کرے اور اس کو مسئلہ کی صحیح نوعیت کا علم نہ ہو تو اس کی جہالت کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

کیونکہ اس نص سے اس پر صریح استدلال شاید نہیں ہوسکتا ہے اور یہ بات کہ جو چیز بطور غذا کے نہیں کھائی جائے، بلکہ دوا کے کھائی جائے اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، یقیناً بعض بزرگ علماء کی یہ رائے ہے، لیکن حدیث میں اکل اور شرب کا جو لفظ آیا ہے، اس میں ''اکل غذاء اور اکل دواءً'' اس کی تفریق نہیں کی گئی ہے، تو اس لحاظ سے جس چیز کا بھی اکل وشرب پایا جائے خواہ اس کا مقصد غذا ہو یا اس کا مقصد تقویت جسم ہو، یا اس کا مقصد علاج ہو، سب کو اس میں شامل ہونا چاہئے، اب یہ سوال پیدا ہوگا کہ اکل کا اطلاق کس پر ہوتا ہے، کوئی بھی چیز اگر حلق سے نیچے اتاری جائے، اکل کی تعریف کیا کی جائے گی، اس کے دائرے میں یہ آئیں گی یا نہیں آئیں گی، تو اس پہلو کو بھی سامنے رکھنا ہوگا، اس پر ہمیں امید ہے کہ آپ حضرات توجہ اور غور فرمائیں گے۔

مولانا شوکت ثنا قاسمی:

جو بات عرض کرنی تھی اس میں سے کچھ تو مولانا فاروقی صاحب نے عرض کردیا، البتہ ایک بات یہ ہے کہ اگر کسی کو سال بھر انہیلر کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو، ایک تو یہ ہے کہ سردی میں انہیلر لینے کی ضرورت پڑتی ہو، گرمی میں لینے کی ضرورت نہ پڑتی ہو، ایسی صورت میں مسئلہ بالکل واضح ہے، کہ جن ایام میں انہیلر لینے کی ضرورت نہ پڑتی ہو، ان ایام میں روزے کی قضا کرلے، لیکن اگر سال بھر اس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو تو کیا اس صورت میں انہیلر لے کر روزہ رکھ لینے کی اجازت ہوگی، تاکہ استطاعت اور طاقت کے مطابق حکم خداوندی کی اطاعت ہوجائے، اور جو لوگ صاحب استطاعت ہوں، وہ فدیہ بھی ادا کردیں، بطور احتیاط کے، اور اگر انسان صاحب استطاعت نہ ہو تو انہیلر لیتے ہوئے روزہ رکھ لینا ان کے لئے کافی ہو، اس لیے کہ: "لا يكلف الله نفساً إلا وسعها"۔ میری رائے یہ ہے کہ ایسی صورت میں اس کو اجازت ہونی چاہئے۔

مولانا ریاض احمد قاسمی رحمانی:

میں خلاصہ کے طور پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مفطرات صوم والے مسئلہ میں بنیادی طور پر دو باتوں کی تحقیق اور اس پر بحث کی ضرورت ہے، پہلی بات تو یہ ہے کہ فطری منافذ سے دخول فقہاء کے یہاں بنیادی شرط کی حیثیت رکھتا ہے، یا محض امکانی صورت کا اس پر غور ہونا چاہئے، فقہاء کی حد تک اگر ہم غور کریں گے تو یہ بات راجح معلوم ہوگی کہ یہ بنیادی شرط کی حیثیت رکھتا ہے، لیکن احادیث اور نصوص کی حیثیت میں غور کریں گے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ بنیادی شرط کی حیثیت نہیں رکھتا ہے، بلکہ امکانی حیثیت رکھتا ہے، اس لیے فقہاء کے بیان اور نصوص کو جمع کرنے کی مناسب کوئی صورت نکلنی چاہئے۔

دوسری بات مفطرات صوم سے متعلق قابل تحقیق ہے وہ یہ ہے کہ استقرار فی الجوف کا کیا مقام و مرتبہ ہے، اس کے بارے میں بندہ کا خیال ہے کہ استقرار فی الجوف ایک امر باطنی ہے، لہذا حقیقی استقرار فی الجوف کے بجائے ظاہری وصول الی الجوف کا اعتبار کیا جانا چاہیے اور علامہ شامیؒ نے "**فکان مما یصل عادۃً حکم بالفساد**" کے ذریعہ اس کی صراحت کردی ہے۔

ایک بات اور عرض کرنی ہے جس کے بارے میں تلخیص کے اندر بھی اشارہ آیا کہ عام طور پر ہمارے مقالہ نگار حضرات نے عورت کے سلسلہ میں مخرج بول اور فرج داخل کے درمیان حد فاصل قائم کرنے کی کوشش نہیں کی ہے، اس پر بھی غور ہونا چاہئے کہ مخرج بول المرأۃ اور اس کے فرج داخل کا حکم اگر واضح طور پر معلوم ہوجائے کہ ایک ہے یا الگ تو بہتر ہوگا، اسی طریقہ سے آلات عورتوں کی شرمگاہ میں داخل کئے جائیں یا پچھلے راستے میں داخل کئے جائیں، اس کے بارے میں ڈاکٹروں سے ہم نے معلومات کی تو معلوم ہوا کہ کچھ نہ کچھ ملین دوائیں اس کے سرے تک جاتی ہیں، اگر یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے تو اس صورت میں ان آلات کے دخول سے بھی روزہ فاسد ہوجائے گا، کیونکہ یہ تر انگلی داخل کرنے کے مشابہ ہے۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی:

یہ بات میرے ذہن میں آئی کہ منافذ فطریہ سے جو دخول کی بات ہے یہ بیان واقعہ کے طور پر ہے یا شرط کے، اور فقہاء کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیان بطور واقعہ کے ہے، اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بطور بنیادی شرط کے ہے، ظاہر ہے کہ فقہاء جو رائے قائم کرتے ہیں ان میں بعض مصرح ہوتے ہیں اور بعض مستنبط ہوتے ہیں، تو جو فقہاء نے اصول بیان کئے ہیں خود افطار صوم کے سلسلہ میں اس میں ہر ایک کا انہوں نے نص سے مستدل بیان کیا ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ ان اصولوں کو منقح کر کے ہم دیکھیں، یہ بات مولانا نے صحیح فرمائی کہ مخرج بول اور فرج مرأۃ ان دونوں میں دواؤں کے ڈالنے کا حکم الگ ہوگا، یا یکساں ہوگا، جہاں تک آلات کی بات ہے تو مختلف مقالہ نگاروں نے یہ بات لکھی ہے کہ اگر ان آلات کے ساتھ ان پر کوئی چیز لگی ہوئی ہو تو خواہ ملین ہو یا کوئی اور مرطوب شئی ہو جس سے ان آلات کا جسم میں داخل کرنا آسان ہو جائے تو پھر اس کی وجہ سے روزہ فاسد ہو جائے گا، یہ فرق مختلف لوگوں نے اپنے مقالات میں لکھے ہیں اور عرض مسئلہ میں بھی یہ بات آ گئی ہے۔

مفتی عزیز الرحمٰن:

روزہ کے سلسلہ میں فقہاء نے یہ بات لکھی ہے کہ جو چیز دوا یا غذا بننے کی صلاحیت رکھتی ہو قصداً اس کو حلق سے نیچے داخل کیا جائے تو مفسد صوم ہونے کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی ہے، اور جو چیز دوا یا غذا بننے کی صلاحیت نہیں رکھتی، اس کو قصداً داخل کرنے کی صورت میں قضا تو واجب کرتا ہے کفارہ واجب نہیں کرتا ہے، یہ ایک بنیادی بات فقہاء سے ملتی ہے۔

اس کے علاوہ جو جزئیات ہیں ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ قصد وارادہ کا بطور خاص لحاظ کیا گیا ہے، دخان داخل ہو جائے تو مفسد صوم نہیں ہے، لیکن اگر داخل کیا جائے تو مفسد صوم ہے، اب فطری اور غیر فطری منافذ میں بھی کوئی چیز داخل کی گئی، غیر فطری راستوں سے حقنہ کی مثال ہے، اگر دوا بذریعہ حقنہ پہنچائی گئی مجھے جہاں تک یاد ہے سبھی لوگ اس کو مفسد صوم کہتے

ہیں، ان تمام چیزوں کو دیکھتے ہوئے کہ قصد وارادہ بھی ہے، دوا بھی ہے، دوا ہونا عذر تو ہوسکتا ہے ، روزہ نہ رکھے، مگر اس کی وجہ سے یہ کہہ دیں کہ روزہ فاسد نہیں ہوگا، یہ سمجھ میں آنے والی بات نہیں ہے۔ دانتوں میں پھنسی ہوئی چیز اگر اندر چلی گئی تو مفسد صوم نہیں ہے، لیکن اگر قصداً داخل کیا گیا تو مفسد صوم ہوجاتا ہے، تو اس سے چھوٹے بڑے کا فرق بھی ختم ہوجاتا ہے، کوئی چیز اگر ہم قصداً داخل کریں خاص طور سے منہ سے یا کسی اور راستہ سے اور استقرار ہوجائے، خاص طور سے بطن اور معدے میں تو اس کو مفسد صوم ہونا چاہئے، حضرت مفتی شفیع صاحب کا گلوکوز وغیرہ کے بارے میں بڑا تفصیلی فتوی موجود ہے، اس میں ساری بات آگئی ہے کہ وہ غذا کا بھی فائدہ دیتا ہے اور دوا کا بھی، یہ ساری باتیں اس میں موجود ہیں، اس کے باوجود گلوکوز اور انجکشن لینے کو مفسد صوم قرار نہیں دیا ہے، اور یہ بات بھی اس میں آئی ہے کہ خالی فائدہ حاصل ہوجانے سے فساد صوم ہوجائے تو فائدہ تو غسل طبعی سے بھی ہوتا ہے، آدمی جب ٹھنڈے پانی سے غسل کرے تو اس کی پیاس ختم ہوجاتی ہے، بہت سی چیزیں معدے تک نہیں پہنچتی ہوں، مگر ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ یہ چیزیں بھوک اور پیاس کے احساس کو کم کردیں، تو جہاں تک میں سمجھتا ہوں کہ انجکشن تو مفسد صوم نہیں ہے، الا یہ کہ اس کے ذریعہ ڈائریکٹ دوا معدہ تک پہنچے اور اس میں استقرار بھی پایا جاتا ہو ، اور یہ تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی قصداً گلوکوز استعمال کررہا ہے کہ بھوک پیاس کا احساس نہ ہو تب وہ غلط کررہا ہے، مگر اس میں فساد صوم نہیں پایا جاتا ہے۔

امراض قلب کی دوا جو تالو میں رکھی جاتی ہے، میں نے ڈاکٹروں سے معلومات کی تو انہوں نے کہا کہ وہ چھوٹی سی دوا ہے، تھوک کے ساتھ اس کے اجزاء حلق میں پہنچیں گے ہی، اور اگر یہ غور کریں کہ چھوٹی چیز کو بھی حلق میں پہنچنے کے بعد مفسد صوم مانا گیا ہے تو اگر روزہ دار یہ احتیاط کرتا ہے کہ تھوک بالکل نہ جانے پائے تب تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ روزہ نہیں ٹوٹتا ہے، لیکن اگر تھوک کے ساتھ اندر جاتا ہے اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہ اگر تھوک کر کے نگلا جائے تو اس کو بھی مفسد صوم کہا گیا ہے، اگر تھوک کے ساتھ اس کے ذرات چلے جاتے ہیں تو وہ بھی مفسد صوم ہے، یہ اور بات

ہے کہ اس کو کہا جائے کے جب شفا ہو جائے تو قضاء رکھ لیں۔

انہیلر کے تعلق سے چونکہ میں خود انہیلر کا استعمال کرتا ہوں جو ہمارا معالج ہے، ان سے میں نے چلتے وقت بھی گفتگو کی، تو اس نے کہا کہ یہ دوا سیال نہیں، بلکہ گیس کی شکل میں اندر جاتی ہے، سب پھیپھڑے میں رہتی ہے، ستر فیصد حصہ باہر چلا جاتا ہے ہوا کی شکل میں، لیکن کچھ حصہ یقیناً پیٹ میں پہنچتا ہے، دوسری بات یہ ہے کہ انہیلر کا استعمال عام طور سے مریض کو دو مرتبہ کرایا جاتا ہے، افطار کے بعد اور سحری سے پہلے، یا سحری کے وقت اس کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے، اس کے بعد روزہ دار کو کوئی ضرورت انہیلر کی نہیں رہتی، لیکن اگر دو مرتبہ سے زیادہ کی ضرورت ہے، تو اطباء اس کو روزہ رکھنے سے منع کر دیں گے، پھر وہ معذور کے درجہ میں آجائے گا وہ فدیہ دے یا جو بھی ہو، ایسے لوگوں کے لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ روزہ بھی رکھیں اور فدیہ بھی دیتے رہیں اور یہ نیت بھی رکھیں کہ اللہ نے صحت دیدی تو بعد میں قضاء کر لیں گے۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی:

مفتی صاحب نے دو بڑی قیمتی بات فرمائی ہے: ایک ہے کسی چیز کا قصد و ارادہ کے ساتھ جسم میں داخل کرنا، اور ایک ہے بلا قصد داخل ہو جانا، ان دونوں میں تو فرق ہے، لیکن کسی چیز کو بطور غذا استعمال کیا جائے یا بطور دوا استعمال کیا جائے، یا کسی چیز کا کثیر حصہ جسم کے اندر پہنچے یا اس کا بہت قلیل حصہ جسم کے اندر پہنچے، فساد صوم پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا، ہر صورت میں روزہ فاسد ہو جائے گا۔

مولانا محمد عثمان:

مجھے دو مسئلے سے متعلق کچھ عرض کرنا ہے: ایک تو یہ کہ سوال نامہ میں یہ ذکر کیا گیا کہ جوف راس اور جوف بطن، جوف راس کے اندر یہ لکھا گیا ہے کہ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے اندر مجوف حصہ موجود نہیں ہے جس میں کوئی چیز جائے اور ٹھہر سکے، اس لئے فقہاء کے ضابطہ کے مطابق اس میں پہنچنے والی کوئی دوا یا کوئی چیز اس کو مفسد نہ بنا سکے، لیکن اس سلسلہ میں فقہاء نے

یہ بات کہی ہے کہ درحقیقت جوف راس اور جوف بطن دونوں کے اندر منافذ اصلیہ موجود ہیں اور جو چیز جوف راس تک پہنچے گی اس کا جوف بطن تک پہنچ جانا لازم ہے، جیسا کہ: "إن بين جوف الرأس وجوف المعدة منفذاً أصلياً فما وصل إلى جوف الرأس يصل إلى جوف البطن" (شامی وبدائع) وغیرہ میں یہ عبارات موجود ہیں۔ دوسرے اس سلسلہ میں یہ عرض کرنا ہے کہ جوف راس اور جوف بطن کے درمیان منفذ اصلی موجود نہ ہوتو بھی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ جوف راس تک پہنچنے والی چیز مفسد صوم ہے، اس لیے کہ ترمذی میں ایک روایت ہے:

"عن عاصم عن سمرة عن أبيه قال: قلت :يا رسول الله! أخبرني عن الوضوء قال: أسبغ الوضوء وخلل بين الأصابع وغالب في الاستنشاق إلا أن تكون صائماً"۔

لہذا حالت صوم میں استنشاق میں مبالغہ کرنے سے منع کیا گیا ہے، حضرت بنوریؒ نے فرمایا کہ: "كراهية المبالغة في الاستنشاق لأجل الوصول إلى الجوف وهو مفسد للصوم عندنا"۔

تو جوف راس اور بطن کے درمیان منفذ اصلی موجود نہ بھی ہو تب بھی جوف راس تک پہنچنے کی چیز مفسد صوم ہے، جیسا کہ روایت سے معلوم ہوتا ہے، مجھے صرف یہ بات عرض کرنی ہے کہ ابھی یہ بات کہی جارہی ہے کہ منفذ اصلی سے اگر کوئی چیز اندر داخل کی جائے تو اگر غذا یا دواء ہو تو موجب فساد اور موجب کفارہ ہے، اس میں دو چیزوں ہی کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ ایک چیز اور ہے، اور وہ ہے تلذذ، کہ کوئی چیز منفذ اصلی سے اندر داخل کی جائے، چاہے وہ غذاءً ہو یا دواءً یا تلذذاً ہو، لہذا مفتی شبیر علی صاحب کا وہ مسئلہ کہ نمک اگر چکھا جائے تو موجب کفارہ ہے اور ڈھیر سارا کھالیا جائے تو صرف موجب قضاء ہے، اس سے فرق واضح ہوجاتا ہے کہ جب چکھا جائے تو تلذذ ہوگا، اسی طرح فقہاء نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ جو چیز اندر داخل کی جائے غذاءً اور دواءً تو وہ چیز مفسد صوم بھی ہے اور موجب کفارہ بھی ہے، اس سلسلہ میں کہ اگر کسی کو مٹی کھانے

کی عادت ہو اگر چہ یہ چیز نہ دوا ہے اور نہ غذا، لیکن چونکہ یہ چیز تلذذ اً استعمال کی جاتی ہے اس لئے یہ موجب کفارہ بھی ہے۔ تیسری چیز یہ عرض کرنی تھی کہ مثانہ چاہے مرد کا ہو یا عورت کا ہو، من حیث مثانہ اس سلسلہ میں فقہاء نے کوئی فرق نہیں کیا ہے، اور مولانا خالد صاحب کا یہ کہنا کہ فقہاء کی تصریحات سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں میں فرق ہے، اس کی دلیل موجود نہیں ہے۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی:

جہاں تک جوف دماغ والی بات ہے اس سوال کو ہم لوگ نوٹ کر لیں اور آج شام میں ڈاکٹر آئیں گے تو ان سے دریافت کیا جائے، ویسے بعض فقہاء نے اس پر گفتگو کی ہے۔

جہاں تک مولانا نے استنشاق والی روایت سے استدلال کیا ہے، ظاہر ہے کہ ناک کا منفذ حلق کی طرف بھی ہے، اور اس کو تو بہت نمایاں طور پر محسوس کیا جا سکتا ہے، بلغم وغیرہ کی بحث بھی اس میں آئی ہے، اور بعض لوگوں نے اس کا منفذ دماغ کی طرف بھی مانا ہے، تو یہ بنیادی طور پر طبی مسئلہ ہے، جو لوگ تشریح اعضاء کے فن سے واقف ہوں وہ انشاء اللہ اس پر تفصیل سے بحث فرما سکتے ہیں، مولانا نے تلذذ والی بات فرمائی، میرا خیال یہ ہے کہ تلذذ موجب کفارہ ہے، اور ادخال مطلقاً مفسد صوم ہے، جیسے فقہاء نے کنکری اور پتھر وغیرہ کی بحث کی ہے، اگر کوئی اس کو نگل جائے تو کفارہ تو اس پر واجب نہیں ہوگا، کیونکہ تلذذ اس سے حاصل نہیں ہوا، کیونکہ اس سے بدن کی اصلاح نہیں ہوتی لیکن روزہ اس سے فاسد ہو جائے گا۔

مولانا محمد حذیفہ:

اس سلسلہ میں پہلی بات تو یہ ہے کہ جب زیر بحث مسائل کا تعلق علم طب سے ہے تو پھر ضروری ہے کہ جن مسائل کی بنیاد کسی قدیم طبی تحقیق پر ہے اگر ان کی تشریح بدل چکی ہے، تو اگر جدید طبی تحقیق میں ان اعضاء کی تشریح میں تبدیلی ہو جائے تو ان سے متعلقہ احکام میں بھی تبدیلی ہونی چاہئے۔

میں نے اس موقع سے چند مسلم اور غیر مسلم ڈاکٹر سے تحقیق کی تو انہوں نے خاص طور

پر عورتوں کی شرمگاہ اور پیشاب گاہ سے متعلق ایک بات یہ فرمائی کہ پیشاب گاہ ایک چیز ہے اور شرمگاہ الگ چیز ہے، اور پیشاب گاہ سے متعلق یہ بتایا کہ اس میں مرد اور عورت کی پیشاب میں نیچے سے کوئی فرق نہیں ہے اور اوپر یعنی مثانہ سے اوپر کوئی فرق نہیں ہے، جس طرح مرد کے مثانہ سے اوپر کوئی چیز نہیں جاسکتی، اسی طرح عورت کے مثانہ سے بھی کوئی چیز نہیں جاسکتی ہے، اس لئے پیشاب سے متعلق تو مرد اور عورت دونوں کا حکم ایک ہونا چاہئے اور شرمگاہ سے متعلق ڈاکٹر کی تحقیق سے یہ بات معلوم ہوئی کہ شرمگاہ سے معدے تک جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے، اگر وہاں سے کوئی چیز داخل کی جائے تو زیادہ سے زیادہ رحم تک پہنچ سکتی ہے، گویا داخل کی گئی چیز کی آخری منزل رحم ہے اور رحم اور معدے کے درمیان کوئی راستہ نہیں ہے۔

اب تک جو کتابوں میں تحقیقات آرہی تھیں، وہ قدیم طبی تحقیقات کی روشنی میں آرہی تھیں، جن بنیادوں پر فقہاء قدیم نے باتیں لکھی تھیں وہ آج کی تحقیق کے مطابق بالکل الگ ہیں تو پھر مسئلہ بالکل بدل جانا چاہئے، اگر چہ قدیم فقہاء نے لکھا ہے کہ شرمگاہ میں دوا داخل کی گئی تو روزہ فاسد ہو جائے گا، لیکن آج یہ تحقیق سامنے آئی ہے کہ رحم سے آگے معدے تک جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے تو پھر احکام بدلنے چاہئیں اور شرمگاہ میں دوا یا کوئی مرطوب چیز کے ڈالنے سے روزہ فاسد نہیں ہونا چاہئے۔

نیز موضع حقنہ سے نیچے اگر کوئی دوا رکھی جائے تو مرد وعورت دونوں کی یہ قدرتی بات ہے کہ خشک دوا تو اندر جاتی نہیں، سیال دوا بھی اندر نہیں جاتی، بلکہ رگوں اور مساموں میں جذب ہوجاتی ہے، اس لئے اس صورت میں بھی روزہ فاسد نہیں ہونا چاہئے، اور عورت کی شرمگاہ میں دوا ڈالنے سے دوا اگر اندر بھی چلی گئی تو بھی روزہ فاسد نہیں ہونا چاہئے، کیونکہ جیسا کہ عرض کیا گیا کہ رحم کے راستہ سے معدہ تک کسی چیز کے پہنچنے کا کوئی راستہ نہیں ہے، البتہ اگر مقام حقنہ تک دوا پہنچائی جائے تو وہاں سے معدے تک پہنچنا آسان ہے، اس لئے اس سے روزہ فاسد ہونا چاہئے۔

دوسری بات انہیلر سے متعلق ہے، یہ بات عام طور سے پیش کی جارہی ہے کہ دوا جو انہیلر کے ذریعہ پہنچائی جاتی ہے وہ پھیپھڑے میں جاتی ہے، معدے میں نہیں جاتی، میری تحقیق یہ ہے کہ انہیلر کی دوا اصلاً تو سانس کی نلی سے پھیپھڑے تک جاتی ہے، لیکن دوا کوئی اتنی تربیت یافتہ نہیں ہوگی کہ وہ صرف سانس کی نلی ہی میں جائے، سانس کی نلی کے متصل کھانے کی نلی بھی ہے، اگر اسکا ایک کثیر حصہ سانس کی نلی میں جائے گا تو کھانے کی نلی میں بھی دوا کا کچھ نہ کچھ حصہ ضرور جائے گا تو جب کھانے کی نلی میں جائے گا تو اس کا سیدھا راستہ معدے تک کا ہے، اس بنیاد پر انہیلر سے بھی روزہ فاسد ہوجانا چاہئے۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی:

اصل میں یہ سارے مسائل ڈاکٹروں کی تحقیق کی طرف لوٹتے ہیں، اب جیسا کہ آپ نے بتایا کہ فرج مرأۃ کا راستہ معدہ کی طرف نہیں ہے رحم کی طرف ہے، اب یہ بات قابل تحقیق ہے کہ رحم کو جوف مانا جائیگا یا نہیں مانا جائے گا، اسلئے کہ رحم میں جو بچے کی پرورش ہوتی ہے تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے مجوف شیء ہے اور استقرار کی صلاحیت ہے، تو بہر حال یہ ایک تحقیق کا متقاضی مسئلہ ہے۔

مولانا محمد حذیفہ:

آپ نے فرمایا کہ رحم کو جوف مانا جائے، میرا سوال یہ ہے کہ مطلقاً کسی چیز کا جوف میں داخل ہونا مفسد صدم نہیں ہے، منہ بھی تو جوف ہے، رگیں بھی خالی جگہ رکھتی ہیں، فقہاء نے جس جوف کی بات کہی ہے اس سے دو جوف مراد ہے، ایک جوف بطن اور دوسرا جوف دماغ، تو اگر رحم جوف کا حصہ مانا جائے گا تو مثانہ بھی تو پیٹ کا ہی حصہ ہے، اسکو بھی جوف مان کر دوا پہنچانے کی صورت میں مفسد صدم ہونا چاہئے۔

مولانا عتیق احمد بستوی:

الحمد اللہ بہت سے نکات ہمارے سامنے ہیں اور ہم گہرائی تک پہنچنے کی کوشش کررہے

ہیں، اور نئے انداز سے مسائل پر غور کر رہے ہیں، یہ اصول ہمارے سامنے رہنا چاہیے کہ عبادات جن کا تعلق تعبدات سے ہے، ان میں قیاس کی گنجائش کہاں تک ہے یہ ایک اصولی بات ہے، یہ جو ہمارے نوجوان فضلاء ہیں، ماشاء اللہ توانائی بھی ہے، اور شوق بھی ہے ان سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو اصولی بحثیں ہیں اور ہماری اکیڈمی نے بہت سے اصولی موضوعات کو سمینار میں رکھا بھی ہے، تاکہ ان کے ذہن ودماغ میں اصول تازہ رہیں وہ ان اصولوں کو سامنے رکھیں۔

احکام جو عبادات اور تعبدات کی قبیل سے ہیں، ان میں قیاس کی گنجائش کہاں تک ہے، اس پر ہماری نظر ہونی چاہئے اور جو فیصلہ ہم کریں ان کا بھی لحاظ ہمارے فیصلے میں ہونا چاہئے کہ قیاس کا دخل تعبدی امور میں کہاں تک ہے۔

دوسری بات جو خاص طور سے مجھے عرض کرنی ہے کہ جو مسائل اس وقت یہاں زیر بحث ہیں جن میں یہ بات محسوس کی جارہی ہے کہ طب جدید کے ماہر ڈاکٹرز اور خاص طور سے وہ ڈاکٹر جو تشریح اعضاء کے متخصص ہیں ان کی موجودگی ضروری تھی بہت سے ڈاکٹرز سے رابطہ کیا گیا، لیکن نہیں ہوسکا، وغیرہ وغیرہ، لیکن یہ بات میں عرض کردینا چاہتا ہوں کہ ان سب میں سے ایک کا آنا بھی صرف کافی نہیں ہے، کیونکہ ان حضرات میں بھی کافی اختلافات ہوئے ہیں، کسی ایک ڈاکٹر کی تحقیق کو اور اس کی دوا کو پورے مرض کی دوا سمجھ لیں، یہ بات صحیح نہیں ہے، علماء تو بدنام ہوتے ہی ہیں کہ ان کے یہاں اختلافات ہوتے ہیں، ایک مسئلہ کی دورائیں بلکہ تین رائیں ہوئی ہیں۔ ہم لوگوں کا جب سابقہ پڑا ان سمیناروں میں ان علوم کے ماہرین سے، تو معلوم ہوا کہ اکثر وبیشتر ان کے یہاں بھی اختلافات ہوتے ہیں، تو اگر یہ بات ہو تو انہیں بھی ہمارے سامنے آنا چاہئے اور فیصلہ کرنے سے پہلے ان سے ہمیں معلومات لینی چاہئے اور ان سے فائدہ اٹھانا چاہئے، اس لئے اگر اس سمینار میں ایسے مسائل ہیں جن کا مبنی ان کی تحقیق پر ہے اور ہمارے سامنے ابھی تک وہ تحقیقات نہیں ہیں تو ہماری خود یہ رائے ہوگی کہ پہلے ہم ان حضرات سے اگلی کسی نشست میں رابطہ کریں۔

ایک بات اور میں عرض کردوں کہ مان لیجئے کہ گلوکوز چڑھانے سے یا انجکشن جو خاص قسم کے آتے ہیں، جن سے تقویت حاصل ہوتی ہے، یہ مفطر صوم ہیں کہ نہیں، مسئلہ پھر وہیں لوٹ کر آتا ہے کہ جو نصوص ہیں ان نصوص میں جن چیزوں کو مفسد قرار دیا ہے یعنی اکل وشرب کو، یہ چیزیں ظاہر ہیں منصوص ومصرح ہیں، اگر ہر گلوکوز کو یا اس طرح کی اور چیزوں کو مفطرات صوم میں شامل کرتے ہیں تو گویا ہم قیاس پر عمل کررہے ہیں، بات پھر وہیں قیاس پر آتی ہے کہ ان مسائل میں قیاس کی گنجائش کہاں تک ہے، اس پر پہلے سے ہمیں خود مطمئن ہونا چاہئے، مطالعہ کریں اور مطمئن ہوں، اور امور تعبدیہ میں احتیاط کا پہلو ہے اس کا لحاظ کرتے ہوئے اس اصول کو منقح کرلیں کہ کہاں قیاس کو دخل ہوسکتا ہے اور کہاں نہیں ہوسکتا، میرا خود احساس یہ ہے کہ خاص طور پر اس مسئلہ میں کوئی قطعی فیصلہ دینا کوئی ضروری نہیں ہے، انشاء اللہ ان تمام پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے کمیٹی اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ کوئی فقہی فیصلہ مناسب نہیں ہے، تو مسئلہ ملتوی بھی کیا جاسکتا ہے، لیکن اگر کچھ نکات ایسے ہیں جو متفق علیہ ہیں اور کچھ اختلاف ہے تو جن میں اتفاق ہے ان میں اتفاقی فیصلہ ہوجائے گا اور بعض چیزوں کو ہم آگے بڑھا سکتے ہیں، بہرحال یہ تو ذوق وشوق ہے ہمارے نوجوانوں کا جنہوں نے مقالات لکھے ہیں، اور بڑی تعداد میں لکھے ہیں، یہ بڑے ہی حوصلہ افزا ہیں، عمدہ انداز میں اور سلیقہ کے ساتھ مناقشات میں حصہ لے رہے ہیں، بہت ہی خوش آئند بات ہے۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی:

ماشاء اللہ مولانا نے جن نکات کی طرف اشارہ کیا ہے، وہ ہم نے اور اسی طرح ہمارے مقالہ نگار حضرات نے جن مسائل میں قیاس اور نظائر سے کام لیا ہے ان میں فقہاء کے قیاس ،نظائر اور مثال کو پیش نظر رکھا ہے، امید ہے کہ مولانا نے جو باتیں فرمائی ہیں، جو کمیٹی کے ارکان ہوں گے وہ اس پر توجہ دیں گے۔

مولانا صباح الدین ملک قاسمی:

مجھے چند باتیں عرض کرنی ہیں، اس سے پہلے میری ایک گذارش ہے کہ یہ لفظ مفطر صوم نہیں ہے، اور مکہ فقہ اکیڈمی کے دسویں سمینار میں یہی لفظ استعمال ہوا ہے۔

صوم کے لئے خاص طور سے تقوی کا لفظ آیا ہے، لیکن جو صورت گری ہوئی ہے کہ صوم ہے کیا، تو یہ اکل وشرب اور جماع تک محدود رہا، بعد میں فقہاء بیان کرتے ہیں کہ خواہشات پر پابندی لگائی جائے تا کہ تقوی کی صفت پیدا ہوتو روزہ کی جو اپنی حقیقی صورت ہے وہ اکل وشرب سے باز رہنا حقیقی ہے، جب فقہاء تک بات آئی تو انہوں نے "**مافی معناھما**" کا اضافہ کیا، تو اکل وشرب کے ساتھ ان تمام چیزوں کو شامل کیا جو اس کے معنی میں ہو، پھر فقہاء حنفیہ نے تجزیہ کیا، تو دوسری صورت گری ہوئی۔ روزے کی ایک بات تو یہ ہے اس تجزیہ میں، جو دوسرا جز ہے اس تجزیہ کا وہ منفذ کا ہے، منفذ اصلی میں حلق اور معدہ کو بتایا گیا ہے، منافذ کی تین تشریح کی ہیں، جیسا کہ آپ نے تذکرہ کیا، ان تمام چیزوں کو مرتب شکل میں لایا جائے تو وہ پانچ شکلیں بنتی ہیں، اب اس میں کون سی چیز مفطر بنے گی اور کون سی چیز نہیں بنے گی، اس کا تجزیہ پانچ صورتوں میں کیا گیا ہے، ایک صورت ارادہ کی ہے، اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اصل اختلاف جو ہے وہ ان پانچ صورتوں میں ہے۔ دوسری بات اس سلسلہ میں یہ ہے کہ جب منفذ اصلی کی تشریح ہوئی تو فقہاء احناف کے یہاں جوف تک معاملہ چلا گیا، صرف یہی نہیں رہا کہ منہ سے حلق میں جائے، اور حلق سے معدے میں جائے، معدے سے آگے بڑھ کر لوگ مجوف اور جوف تک چلے گئے، اور جب جوف کی تشریح کی جانے لگی تو جوف کو ڈھونڈا جانے لگا کہ جسم میں جوف کہاں کہاں ہے اور پھر جتنے جوف نکلے ان سب کا حکم وہی لگادیا گیا جو جوف معدہ کا ہے، اور معاملہ آگے بڑھا اور مثانہ بھی آگیا، اور پھر رحم بھی شروع ہوگیا، یہ بہت دور تک چلا گیا۔

میں دو تین باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں: ایک یہ کہ جب ہم فقہاء کی طرف جاتے ہیں اور جو عبارات ہم کو ملتی ہیں کہ ہم کسی بڑی شخصیت کی عبارتیں لے لیتے ہیں، مثلاً ہم حنفی ہیں تو حنفی

امام کی اور بجائے ہم کو جو کرنا چاہئے کہ عبارت کے ساتھ ان کی دلیل اٹھائیں، یعنی بجائے اس کے کہ یہ عبارت لیں اور شخصیت سے جوڑیں، ہم کو دلیل لینی چاہئے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہم دلیل تک نہیں پہنچتے، ہم صرف انہیں کی عبارت اور انہیں کی اختیار کردہ دلیل پر اکتفا کرتے ہیں، ہم اس قابل نہیں ہوتے کہ ہم خود سے دلیل سے مسئلہ استنباط کرسکیں، اگر ہم کسی فقیہ کی عبارت اور دلیل سے متعلق ہو جائیں تب ان کی اجتہاد کردہ دلیل کو بطور دلیل پیش کریں اور اگر نہ متفق ہوں تو دوسری بات جو موجود ہو اور اس سے ہم متفق ہوں تو اس کو اختیار کرنا چاہئے۔

دوسری بات یہ ہے کہ استنباط کرتے وقت اصل مبدأ کی طرف ہمیں دیکھنا چاہئے، مثلاً منافذ کے ساتھ جب کسی منفذ کو جوڑ رہے ہیں تو پھر پلٹ کر دیکھیں کہ اصل صوم تو عبادت ہے اور اس کے مقاصد و حکم پر ایک نظر ڈالیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کے مقصد سے ہٹ جائیں۔

اس سے یہ بات بھی معلوم ہوئی ہے کہ غیر حنفیہ نے ان امور کو دانستہ یا نا دانستہ ، ما ، دانستہ اپنے اصول اور امور میں ملحوظ رکھا ہے، یہی وجہ ہے کہ غیر حنفیہ ان مسائل کو بڑی آسانی کے ساتھ حل کر لیتے ہیں۔ نیز یہ بات بھی ہے کہ عبادات میں استنباط کے پہلو میں ہم زیادہ دور تک نہ جائیں، مثلاً احتیاط کی بات ہے کہ احتیاط کے نام پر وہ تمام چیزیں جو مفطرات میں شامل نہیں ہیں، ان کو بھی شامل کرلیا گیا ہے، اور یہودی احتیاط میں بہت آگے بڑھ گئے، یہاں تک تشدد تک پہنچ گئے، اور یہ پسند نہیں کیا گیا ہے، اور انہیلر والی جو بات ہے، میں طبیب نہیں ہوں، میں مریض ہوں کبھی کبھی استعمال کرتا ہوں، انہیلر کا دو طریقہ ہے، ایک تو دوا ہے، اور ایک ہے اس کا آلہ جس سے وہ دوا لی جاتی ہے اور اس کے لینے کے بعد میرا خیال یہ ہے کہ ایسا کچھ نہیں ہے کہ اس میں اختلاف در آئے، اس میں اور کوئی چیز نہیں ہے۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی:

کسی چیز کے مفسد ہونے یا نہ ہونے میں مقصد کو بھی پیش نظر رکھا جائے، آپ کی گفتگو سے میں نے یہ سمجھا کہ تغذی، یا تداوی ہے یا تلذذ ہے، اس کا کوئی مقصد نہیں ہے، بار بار ایک

بات آئی کہ اس میں حنفیہ قیاس میں بہت آگے نکل گئے ہیں، میں اپنے حقیر علم کی روشنی میں یہ بات کہوں کہ جتنی تحقیق اس میں احناف کی ہے اور قیاس کیا ہے، وہ تمام تحقیق بلکہ اس سے آگے بڑھ کر فقہاء شافعیہ کے یہاں بھی موجود ہے، مالکیہ کے یہاں بھی موجود ہے یہاں تک کہ حنابلہ کے یہاں بھی، آپ المغنی اٹھا کر دیکھ لیں۔ اور'' الانصاف'' دیکھ لیں، شاید عبارتیں بھی میرے پاس ہوں، بعینہ یہی قیاس اور اجتہاد ان کے یہاں بھی آگے بڑھا ہے، کیونکہ اصول یہ ہے کہ حقوق الناس میں احتیاط نہیں ہے اور حقوق اللہ میں احتیاط ہے، اور احتیاط کا پہلو خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔

''دع ما یریبک إلی ما لا یریبک'' کہ شک وشبہ کے مقام سے اپنے آپ کو بچانا ہے، تو اس لیے فقہاء نے بھی احتیاط کے پہلو کو ملحوظ رکھا ہے، اور اس کا خود حضور ﷺ نے اشارہ فرمادیا کہ اجتہاد اور استنباط کا (دروازہ ہے روزے میں)، جب اللہ کے رسول ﷺ سے ایک صحابی نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا بوسہ لے لے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، حضور ﷺ نے فرمایا: وضو میں مضمضہ کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں ٹوٹتا، تو پھر اس میں بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا، حضور نے سیدھے طور پر مسئلہ نہیں بتایا، بلکہ اس کی ایک وجہ قیاس کو واضح فرمایا، اس بات کی طرف اشارہ کرنے کے لئے کہ گو روزہ باب عبادات میں سے ہے، مگر اس میں اجتہاد کا دروازہ بند نہیں ہوا ہے، اب یہ گفتگو ہوسکتی ہے کہ اس میں کس حد تک احتیاط کی گنجائش ہے، اور جو فقہاء کی عبارات نقل کی جاتی ہیں، میں بھی عبارتیں نقل کرتا ہوں وہ تقویت کے لئے ہیں نہ کہ استدلال کے لئے ہیں، ادلہ شرعیہ ہمارے یہاں بھی پڑھائے جاتے ہیں، کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اجماع، قیاس، مصالح مرسلہ اور آثار صحابہ، لیکن جو اقوال نقل کئے جاتے ہیں ان کا مقصد استدلال نہیں ہے، بس تقویت ہے، کہ جو بات ہم نے سمجھی ہے دلائل سے، اس کی تائید فلاں بزرگ، عالم اور فلاں فقیہ کے قول سے بھی ہوتی ہے، تو میرا خیال یہ ہے کہ اس نقطۂ نظر سے استدلال کو دیکھنا چاہئے۔

مولانا عتیق احمد بستوی:

ایک بات مجھے عرض کرنی ہے وہ یہ کہ جو مسئلہ مفطرات اور مفطّرات کا ہے، تو لغوی لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ گنجائش دونوں کی ہے، مفطرات کا استعمال کریں یا مفطّرات کا باقی مجامع فقہیہ نے اگر کوئی اپنی اصطلاح طے کی ہو کہ ہم اس کے لئے مفطرات کا استعمال کریں گے، مفطّرات کا نہیں کریں گے تو یہ ان کی اپنی اصطلاح ہوسکتی ہے، لیکن لغوی طور پر دونوں کا استعمال درست ہے، مفطّرات صوم بھی آپ پڑھ سکتے ہیں، اور مفطرات صوم بھی آپ پڑھ کر سکتے ہیں بلکہ جہاں تک نصوص کا تعلق ہے تو اس میں بھی تفطیر کا استعمال، افطار کے مقابلہ میں کم ہوا ہے، یہ ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے جو قابل بحث ہو۔

دوسری بات مجھے یہ عرض کرنی ہے کہ مولانا نے جو بات شروع کی کہ گویا قرآن پاک میں صرف صوم کا حکم دیا گیا اور اس کا مقصد بیان کیا گیا ہے اور اس کے بعد گویا فقہاء نے اس کی صورت گری کی، یہ ایک اہم ترین کڑی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے فقہاء نے جو بھی گفتگو کی ہے ،مفطرات کے تعلق سے منافذ ظاہرہ اور طبعیہ کی ،اس کے تعلق سے آپ کو حدیثیں ملیں گی ،آپ اصول کو پڑھئے بہت سی حدیثیں مفطرات اور منافذ کے بارے میں آپ کو ملیں گی ، یہ خالی فقہاء کی صورت گری نہیں ہے، قرآن پاک کی آیات جو صوم سے متعلق ہیں ان کو سامنے رکھ کر صورت گری کی گئی، بلکہ رسول اللہ ﷺ کے جو فرامین اور ارشادات ہیں اور اس کے بعد جو آثار صحابہ ہیں ان سب کو سامنے رکھ کر صورت گری کی ہے، اس کو صرف ان کا ذہنی عمل کہنا گویا کتاب اللہ کے حکم کو لیکر انہوں نے صورت گری شروع کردی، یہ صحیح تعبیر نہیں ہے۔

ایک بات یہ بھی مولانا نے فرمائی اور صحیح فرمائی کہ کسی شخصیت اور فقیہ کا قول خود حجت نہیں ہے، ظاہر ہے کہ اصل ماخذ شریعت کے کتاب وسنت ہیں اور اس کے بعد اجماع اور قیاس، تو یہ مزاج ہمارا بننا چاہئے اور اس کا عادی ہونا چاہئے کہ ہم کسی بھی مسئلہ میں بحث کرنے میں ہم پہلے نمبر سے چلیں اور ہمارے یہاں یہ اسلوب رائج ہونا چاہئے اور اس کی ضرورت ہے،

الحمدللہ میں محسوس کرتا ہوں کہ ہمارے یہاں جو مقالات آتے رہے ہیں، اس سے یہ رجحان پروان چڑھا ہے، آپ تلخیص کو پڑھیں گے، عرض مسئلہ کو پڑھیں تو اس میں بھی ہر مسئلہ کے تعلق سے مقالہ نگار نے احادیث کا حوالہ کا دیا ہے، آثار کا حوالہ دیا ہے، اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ان کی رسائی صرف فقہاء کی عبارتوں تک نہیں ہے، بلکہ وہ احادیث وآثار اور تمام چیزوں کو سامنے رکھتے ہیں، البتہ مزید ہم کو اس میں ضرورت ہے کہ ہم وہاں تک پہنچیں اور گفتگو کا آغاز ہم وہاں سے کریں تو اچھی بات ہوگی، اور میں سمجھتا ہوں کے جو نکات ان کی گفتگو میں اٹھائے گئے ہیں انشاء اللہ اس کا خیال کریں گے۔

مولانا اعجاز احمد قاسمی:

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ جو حضرات انجکشن کے ذریعہ روزہ کے نہ ٹوٹنے کے قائل ہیں، انھوں نے عام طور پر اس طرح کی عبارت پیش کی:

"لأن الواصل إليه ليس بمنفذ و إنها من المسام"۔

اس کا تعلق مسامات بدن سے ہے، جبکہ عام مسامات بدن اور رگوں میں فرق ہونا چاہئے، کیونکہ مسام کے ذریعہ اشیاءِ عینہ اندرون جسم نہیں پہنچ پاتی، جبکہ رگوں کے ذریعہ دواعینہ اندرون جسم میں پہنچ جاتی ہے، اس کے لئے عام طور سے یہ حضرات اس طرح کی مثالیں پیش کرتے ہیں کہ جسم پر اگر تیل لگالیا جائے تو کچھ نہ کچھ اجزاء اس کے جسم کے اندر پہنچتے ہیں، میرا خیال یہ ہے کہ انجکشن اور دوائیں جو استفادے کی بات ہے اس میں فرق ہونا چاہیے کہ رگوں کے ذریعہ سے ظاہر ہے کہ دوا جسم میں پہنچتی ہے، جسم کو قرار بھی حاصل ہوجاتا ہے اور بدن کی اصلاح بھی ہوتی ہے جو دوا کھانے اور چڑھانے کا بنیادی مقصد ہے، تو اس سلسلہ میں اس نقطۂ نظر کو بہر حال سامنے رکھا جائے کہ رگوں کو جسم کے عام مسامات کے درجے میں نہ رکھا جائے، دونوں کو یکساں اور مساوی قرار دینا ذرا سا غیر مناسب معلوم ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ ایک چیز اور بھی غور کرنے کی ہے کہ مان لیجیے کہ کوئی دوا کی ٹکیہ کھائے،

ظاہر ہے دوا کی ٹکیہ بذریعہ حلق معدے تک پہنچتی ہے، بدن کی اصلاح بھی ہوتی ہے اور بنیادی مقصد بھی حاصل ہوتا ہے۔تو ظاہر ہے کہ اس جدید طریقہ کی وجہ سے دوا انجکشن کے ذریعہ جسم میں پہنچے یا یہ کہ اس سے زیادہ زوداثر اور اس سے زیادہ فائدہ اگر اس طرح سے حاصل ہورہا ہوتو ظاہر ہے کہ اس سے روزے کے فساد کے سلسلے میں سوچنا چاہیے اور اس پہلو کو بھی سامنے رکھنا چاہیے۔

مولانا جعفر ملی رحمانی:

مجھے صرف ایک بات عرض کرنی ہے، ارباب افتاء واصحاب علم وتحقیق کی طرف سے یہ بات کہی جارہی ہے کہ جوشئی نافع یا مصلح بدن ہے یا غذائیت کا فائدہ دیتی ہے، اگر وہ بدن میں داخل ہوتی ہے، خواہ کسی بھی طریقے سے ہو وہ مفسد صوم ہونی چاہئے، جیسا کہ مفتی نذیر صاحب اور حضرت مولانا شیر علی صاحب کی گفتگو سے معلوم ہوا۔ اس سلسلہ میں یہ عرض ہے کہ فساد صوم یا عدم فساد صوم میں نفع پہنچنے اور نفع نہ پہنچنے کو بنیاد بنانا علل شرعیہ اکل وشرب کا ابطال لازم آئے گا، کیونکہ احکام کی بنیاد علل پر ہوتی ہے، نہ کہ حکم اور منافع پر، لہذا یہ بات پیش نظر رہے تو بہتر ہے۔

مولانا قاضی مشتاق علی ندوی:

مفطرات صوم سے متعلق گفتگو ہورہی ہے، میں خاص طور سے انہیلر کے سلسلہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے یہاں بھوپال میں انہیلر کے سلسلہ میں سوالات ہوتے رہتے ہیں، بہت مضطر لوگوں نے سوال کیا کہ بتائیے کیا کرنا ہے؟ ہمارے یہاں ایک ڈاکٹر ہیں سید مقصود صاحب وہ امراض تنفس کے بھی ماہر ہیں اور صوم وصلوٰۃ کے بھی پابند ہیں، انہوں نے بتایا کہ اللہ رب العزت نے اپنا ایک نظام قائم کیا ہے۔ ایک نلی ہے سانس کی اور ایک نلی ہے کھانے کی، سب جانتے ہیں کہ کھانے کے وقت اگر تھوڑی سی بھی غذا کھانے کی نلی سے ہٹ کر سانس کی نلی میں چلی جائے تو کبھی کبھی تو موت بھی واقع ہوجاتی ہے، ڈاکٹر مقصود صاحب کی تحقیق یہ بھی ہے کہ انہیلر کا تعلق سو فیصد سانس والی نلی سے ہے اس کا تعلق کھانے کی نلی سے نہیں ہے اور جیسا کہ ہمارے ایک فاضل نے کہا کہ یہ تربیت یافتہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی تربیت

یا فتنہ ہے۔ "ذلک تقدیر العزیز العلیم" کہ اس میں ذرا بھی فرق پڑے گا تو انسانی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا، میری رائے بھی یہی ہے کہ انہیلر مفسد صوم نہیں ہونا چاہیے۔ اور اس میں یہ بھی بات آئی کہ قضا بھی کرے اور فدیہ بھی دے، مجھے یہ بات شریعت کے مزاج کے خلاف نظر آتی ہے۔ شریعت نے یسر کا پہلو غالب رکھا ہے، آپ نے یہ کہا کہ قضا بھی کرنا چاہیے، فدیہ بھی دینا چاہیے تو آپ اس کو احساس جرم میں مبتلا کر رہے ہیں، اس لیے ہماری تو یہی رائے معلوم ہوتی ہے کہ اس سلسلہ میں انہیلر کو مفطر صوم نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ اس کا تعلق سانس کی نلی ہے۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی:

آپ نے بڑے اہم نکات اٹھائے ہیں جب شام کو ڈاکٹر آئیں گے تو ان تمام چیزوں کی تحقیقات اور سانس اور غذا کی نالی کا جو فرق ہے ان سے استفسار ہوگا اور اس کو پیش نظر رکھا جائے گا، کسی عالم کے بارے میں یہ تصور نہیں کیا جا سکتا کہ جس معاشرے میں وہ رہتا ہو اس معاشرے میں وہ منکر کو روکنے اور معروف کی ترویج کی کوشش وہ نہیں کرتا ہو، چونکہ اس وقت اس کا یہ موضوع نہیں ہے، اس لیے ہم لوگ اس میں ان موضوعات کو زیر بحث نہیں لاتے ہیں، آپ کی توجہ دہانی اور آپ کے ان کلمات توجیہیہ کے لیے اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

مولانا ارشاد احمد اعظمی:

اس سے پہلے جو چیزیں میرے ذہن میں تھیں وہ اکثر و بیشتر یہاں پر آ گئی ہیں، کچھ چیزیں مولانا شیر علی صاحب نے بیان فرما دی ہیں۔ کچھ چیزیں میں آپ کے سامنے رکھ دوں گا، حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب نے فرمایا کہ خون چڑھانے سے نہ بھوک لگتی ہے اور نہ پیاس بجھتی ہے، اس لیے مفطرات صوم کا درجہ نہیں حاصل ہونا چاہیے۔ تو پھر میں عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ روزے کو توڑنے کے لئے صرف غذا ہی ضروری نہیں ہے، بلکہ دوا سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے، ہمارے مولانا عتیق احمد بستوی صاحب نے فرمایا کہ روزہ امر تعبدی ہے، اس میں قیاس کو دخل نہیں دینا چاہئے، آپ کا کہنا حق بجانب ہے، ہمیں عبادت کو اسی طرح انجام دینا ہے

جس طرح ہمیں اللہ اور اس کے رسول نے حکم دیا ہے، لیکن اللہ اور اس کے رسول نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ روزہ ٹوٹتا کیسے ہے۔

قرآن کریم میں روزہ کی فرضیت کا جہاں حکم دیا گیا ہے، وہاں اس کے تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے روزہ کیسے ٹوٹتا ہے اس میں بھی حکم دیا گیا ہے اور حدیث پاک میں اس کی وضاحت کردی گئی ہے۔ "**الفطر مما دخل**" روزہ کیسے ٹوٹتا ہے، ہم اپنے قیاس سے اس کا فیصلہ نہیں کرتے، بلکہ ہم اسی کے لیے مکلف ہیں جو ہمیں نبی پاک ﷺ نے بتلایا ہے، فقہاء نے فرمایا ہے کہ جسم کے اندر کسی چیز کے جانے سے روزہ ٹوٹتا ہے، ہم بھی وہی کہتے ہیں کہ جو جسم کے اندر جائے گی تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ بات یہاں پر آتی ہے کہ جسم کے اندر کا کیا مطلب ہے، کیا ہم معدے کو جسم کا اندرونی حصہ مانیں، چنانچہ ہمارے بہت احباب کا یہی کہنا ہے کہ "الفطر مما دخل" کا مطلب معدہ ہے، جب کوئی چیز معدے میں پہنچ جائے تب ہی روزہ ٹوٹے گا، نبیؐ نے یہ نہیں فرمایا، بلکہ یہ فرمایا: "**الفطر مما دخل**" جو جسم کے اندر جائے۔ میں نے اپنے مقالہ میں وضاحت کی تھی کہ جسم کا اندرونی حصہ کیا ہے؟ اور کون سے حصے جسم کے وہ ہیں جن کو ہم خارجی حصہ مانیں گے۔ ہمارے فقہاء نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ جسم کے جن حصوں کو ہم جسم کا خارجی حصہ مانیں گے اگر کوئی چیز وہیں تک رہ جاتی ہے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، لیکن جسم کا یہ اندرونی حصہ ہے اگر کوئی چیز پہنچ جاتی ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

کیا آپ پھیپھڑے کو جسم کا باہری حصہ مانتے ہیں؟ کیا آپ حلق کو جسم کا باہری حصہ مانتے ہیں، کیا حلق کے پاس سے جو رگیں نکلتی ہیں اور ادھر ادھر جاتی ہیں کیا آپ ان کو جسم کا باہری حصہ مانتے ہیں، ہم لفظ جوف کے تعلق سے بھی کسی واضح نتیجہ تک نہیں پہنچ پا رہے ہیں، یہ بھی سمجھ رہے ہیں اور جوف کا ترجمہ بھی وہی پیٹ کر رہے ہیں، ہمارے یہاں جوف کا ترجمہ پیٹ کردیا جاتا ہے اور اس سے مراد صرف معدہ کو لیتے ہیں، یہ جوف کی صرف ایک شکل ہے، مولانا نے اس کی وضاحت کی ہے اور بہت سے احباب نے کی کہ جسم کے اندر بہت سی چیزیں ایسی ہیں

جوجوف ہیں، بلکہ جوف راس کے تعلق سے علماء نے یہ وضاحت کردی کہ دماغ کی جھلی جو دماغ کو اپنے اندر لئے ہوتی ہے، اس کے پاس کوئی چیز پہنچ جائے تو اس کو ہم جوف راس مان لیتے ہیں، یہ بہت ہی برمحل چیز ہے، آخر جوف کو اللہ تعالیٰ نے وہاں رکھا ہے وہ بالکل مجوف ہے اور وہ جگہ اس کا مقام اور محل ہے، اس لحاظ سے سر کے اندر جوف نہیں ہوتا ہمیں یہ چیز ذہن سے نکال دینی چاہیے، خود دماغ جہاں پر ہے وہ دماغ کا جوف ہے اور دماغ اللہ تعالیٰ نے وہاں پر رکھا ہے جس طریقہ سے آپ کا معدہ ہے، اس میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی چیز موجود رہتی ہے، وہ بالکل خالی نہیں ہوتا، ایک چیز اور ہے استقرار کیا استقرار کا مطلب یہ ہے کہ کوئی چیز وہاں جاکر منجمد ہوجائے، وہاں کوئی حس اور حرکت نہ ہو، یہ چیز آپ کو جوف میں بھی نہیں ملے گی، یہ چیز اللہ کے بتائے ہوئے نظام کے مطابق جب کوئی چیز کھاتے ہیں تو وہ وہاں سے حرکت کرتی رہتی ہے، آگے بڑھتی رہتی ہے، اس کا اپنا ایک سسٹم ہے جو کام کرتا رہتا ہے، اس تعلق سے بھی میں نے اپنے مقالہ میں پوری وضاحت کردی تھی، بہرحال ہمیں خوشی ہے کہ جو باتیں ہمارے ذہن میں تھیں ہمارے بزرگوں نے اس کی وضاحت کردی اللہ جزائے خیر دے ان کو اور ساتھ ہی آپ لوگوں کو بھی کہ آپ نے رہنمائی فرمائی۔

مولانا سید نظام الدین:

مفطرات صوم کے تعلق سے کہ رگوں میں جو انجکشن دئے جاتے ہیں وہ انجکشن دو قسم کے ہوتے ہیں: ایک عضلاتی ہوتے ہیں اور ایک رگوں میں دئے جاتے ہیں اور میرے خیال میں ایک ریڑھ کی ہڈیوں میں دئے جاتے ہیں اور دوسرے جسم کے خاص عضو اور جگہ، جیسے ہاتھ پاؤں میں کہیں دئے جاتے ہیں، لیکن روزے توڑنے والے انجکشن کے سلسلہ میں مسئلہ زیر بحث ہے یعنی عضلاتی انجکشن کے بارے میں تو بات یہ ہے کہ یہ مفسد صوم نہیں ہے، کیونکہ یہ دوا گوشت میں دی جاتی ہے جو جسم کے معدے یا دوسرے حصہ میں نہیں پہنچتی، البتہ خون پر اس کا اثر ہوتا ہے اور اس سے بیماری میں فائدہ پہنچتا ہے، لیکن جو انجکشن رگوں کے ذریعہ دئے جاتے ہیں وہ پورے

جسم میں پہنچتے ہیں اور خاص کر جو پانی اور خون چڑھایا جاتا ہے وہ تو پورے جسم میں یہاں تک کہ معدے میں پہنچتے ہیں، خاص کر اگر کوئی ایسی بیماری ہے کہ خون کم ہورہا ہے، سوکھ رہا ہے یا آج کل جو خون کے تبادلہ اور ٹرانسفر کا عمل ہوتا ہے، ایک طرف سے خون نکالا جاتا ہے اور دوسری طرف سے خون داخل کیا جاتا ہے، پورے جسم میں اس کا عمل ہوتا ہے۔

اسی طرح گردے کی خرابی میں جب پیشاب بند ہوجائے اور بالکل نہ ہو تو پانی چڑھایا جاتا ہے، اس میں ایک دوا ڈالی جاتی ہے، پیشاب جاری ہوتا ہے اور پیشاب جاری ہونے کے لئے اس کا معدے سے ہوکر گذرنا اور گردے میں ہوکر جانا ضروری ہے، جب تک معدے سے ہوکر نہ جائے اس وقت تک پیشاب جاری نہیں ہوگا، میرا خیال یہ ہے کہ اس پر غور کرلیا جائے کہ روزہ ٹوٹے گا یا نہیں ٹوٹے گا؟ اس پر فیصلہ سنائیں گے، مریض کو یہ مشورہ دیجئے کہ وہ روزہ نہ رکھے، اس کے لئے اس میں روزہ کے ٹوٹنے کا امکان ہے، نصوص میں احادیث صحیحہ میں یا فقہاء کے اقوال میں جن وجوہ سے روزہ ٹوٹتا ہے وہ اس صورت میں پایا جاتا ہے تو مریض روزہ نہ رکھے اور صحت یاب ہونے کے بعد قضا کرلے تو زیادہ بہتر ہے۔

البتہ ایک بات جو انہیلر کے بارے میں کہی جارہی ہے اس کا مجھے بھی تجربہ ہوا کہ انہیلر کی شکل یہ ہوتی ہے کہ آپ سانس روک لیتے ہیں، ساری سانس باہر پھینک دیتے ہیں اور آپ کا منہ خالی ہوجاتا ہے، اس کے بعد منہ میں انہیلر ڈال کر اس کو ایک بار دبایئے تو ایک بھاپ سی چیز حلق میں جاتی ہے، تو اس کا ذائقہ ضرور محسوس ہوتا ہے پھر حلق کے بعد وہ کہاں گئی اس کا پتہ نہیں چلتا، اس کو ڈاکٹر تنفس کی اصلاح کے لئے استعمال کرتے ہیں، جن کو تنفس کا عارضہ ہوتا ہے، اچانک ہوجائے یا چلتے پھرتے اپنے پاس رکھنے کو کہتے ہیں، اس میں بھی میرے میں خیال میں دوا معدے میں تو جاتی ہے، البتہ پھیپھڑے تک اس کا اثر ضرور جاتا ہے اور پھیپھڑے تک جاتے ہی اس سے مریض کو فائدہ ہوتا ہے اور وہ گیس کی شکل ہوجاتی ہے، دوا اس کے اندر نہیں ہوتی ہے، ایک شیشی ہوتی ہے، اس میں پانی جیسا عرق ہوتا ہے اور وہ دوا ہے جو منہ میں پہنچتی ہے، اور پھر

اس کے آگے بھی وہ گیس بن جاتی ہے، حلق سے آگے اس کا اثر تو کوئی محسوس نہیں ہوتا، البتہ حلق میں تلخی ضرور محسوس ہوتی ہے، اب اس کو دیکھ لیجئے کہ اس کے استعمال سے روزہ ٹوٹے گا یا نہیں ٹوٹے گا، کیا علتیں اس کے اندر موجود ہیں۔

البتہ اس میں احتیاط ضروری ہے کہ شریعت کی طرف سے اس بات کی اجازت ہے کہ مریض افطار کرسکتا ہے اور دوبارہ روزہ رکھ سکتا ہے تو سنگین امراض میں جس میں خون اور پانی چڑھانے کی ضرورت ہے تو یا رگوں میں انجکشن کی ضرورت ہو تو یا آلہ کے ذریعہ سے دوا داخل کرنے کی ضرورت ہے تو، دیکھئے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی کام کے داخل کرنے سے یا دوا داخل کرنے سے تو ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر عورتوں کی رگوں کی جانچ کے لئے اپنی انگلی داخل کرتی ہے، اور اس پر دوا لگاتی ہے اور مرد کے بواسیر کی جانچ کے لئے پچھلے حصہ سے انگلی داخل کر کے اس کو دیکھتے ہیں، اگر روزہ کی حالت میں اس کی نوبت آئے تو کوئی چیز تو ایسی داخل نہیں کی گئی جس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، مگر انگلی کو چکنا کرنے کے لئے کوئی کریم لگاتے ہیں تو کیا ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا یا نہیں ٹوٹے گا، اگر روزہ دار ہے اور کوئی ایسا مریض نہیں ہے کہ اس کا چلنا پھرنا بند ہو گیا، ہم جیسے بواسیر کے مریض یا عورتیں جو امراض نسواں کی مریض ہوتی ہیں، اور روزہ ہیں تو ایسی صورت میں روزہ ٹوٹے گا یا نہیں، جبکہ اس صورت میں کوئی دوا داخل کرنے کی بات نہیں ہے، اس لئے جانچ کے طریقوں کو سامنے رکھنا چاہئے۔

اسی طرح جانچ کا ایک طریقہ یہ ہے کہ کبھی کبھی پیٹ کی بیماریوں کے لئے ڈاکٹر تار ڈالتا ہے، اور اس میں کیمرہ ہوتا ہے اور وہ بتا دیتا ہے کہ اس میں کوئی زخم ہے یا نہیں، یا کوئی بیماری ہے یا نہیں ہے، ایسی صورت میں نہ کوئی پانی بدن میں جاتا ہے اور نہ کوئی چیز، البتہ ایک مشین اندر جاتی ہے، اور اس مشین کے ساتھ کوئی دوا ہوتی ہے، یا نہیں ہوتی میں نے دیکھا نہیں، البتہ اس طرح جانچ کرتے ہوئے میں نے دیکھا ہے، اس لئے ان چیزوں کو سامنے رکھا جائے۔

جس میں لوگوں کے لیے آسانی ہو اس کو سامنے لایا جائے، اور جس میں عبادت کا پہلو

ہے اس میں عبادت کا احترام بھی رہے کہ ہم اس کو کھلونا نہ بنالیں کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور اس سے بھی نہیں اور اس سے بھی نہیں، اور ہر بات سے روزہ ٹوٹتا ہے، ان چیزوں کو سامنے رکھا جائے۔

مفتی زاہد علی:

یہ بہت عمدہ بات فرمائی گئی کہ امور تعبدیہ میں قیاس کو دخل نہیں ہے، یہ متفق معاملہ ہے، میرا خیال یہ ہے کہ حقیقت حال یا مشاہدہ کو بھی قیاس کہنا ہو جاتا ہے، جو میرے خیال میں درست نہیں ہے، دوسری بات آمہ اور جائفہ کے سلسلہ میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارے یہاں جو چیزیں ملتی ہیں، اس سے میں نے یہ سمجھا ہے کہ بعض چیزیں یا تو اضطراب کی فہرست میں آتی ہیں، یا اس میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔

ہمارے یہاں فقہ شافعی میں یہ بات موجود ہے، جائفہ کے سلسلہ میں کہا گیا کہ:

"لایفطر؛ لأن کل ذلک لا یصل إلی محل یستقر فیه الطعام والشراب"۔

تو اس طرح کی بات کہ یہاں تک نہیں پہنچتی اس لئے اس کو مفطر صوم نہیں کہنا چاہئے، فقہ شافعی میں یہ بات کہی گئی ہے کہ:

"یفسد صومه لو أدخل إصبعه ...... ولو کان جافا في قبل أو دبر بدون ضرورةً"

اس طرح یہ بات عجیب وغریب معلوم ہوتی ہے کہ ایک جگہ رائے قائم کی گئی اور دوسری طرف یہ رائے ،تو میرے خیال سے حضرت گنگوہیؒ نے لکھا ہے کہ بواسیری مسوں پر دوا لگانا یہ مفسد صوم نہیں ہے، یہ بات اپنی جگہ، دوسری طرف ہمارے یہاں یہ بات پائی جاتی ہے کہ اگر کوئی تر چیز مکمل داخل ہوگئی ہے تو مفسد صوم ہے، اور اگر اس کا معمولی حصہ باقی رہ گیا ہے تو مفسد صوم نہیں ہے، اس کے علاوہ ''احسن الفتاوی'' میں لکھا ہے کہ جب تک حقنہ تک نہ پہنچ جائے وہ چیز

مفسد صوم نہیں، تو یہ باتیں آپس میں کہیں ٹکرا رہی ہیں، میرا خیال یہ ہے کہ اختلاف رائے بھی اس میں کہیں کہیں پایا جا رہا ہے، تو اختلاف رائے جب ہمارے قدماء میں ہے اور بعض متاخرین میں ہے تو اس کا بھی دھیان رکھنا میرے خیال میں از حد ضروری ہوگا۔

قبل مرأۃ کے سلسلہ میں یہ کہا گیا کہ کوئی چیز اگر سوکھی ہے تو غیر ناقض صوم ہے اور اگر تر ہے تو ناقض صوم ہے، لیکن مرد کے سلسلہ میں ہے کہ اگر کوئی دوا اپنی احلیل میں ٹپکا تا ہے تو امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ ناقض صوم نہیں ہے، لیکن امام ابو یوسف کی رائے اس سے مختلف ہے تو اس طرح کے تمام معاملات کی یا تو معلومات میں کمی رہی ہے، یا اضطراب ہمارے یہاں پایا جاتا ہے، یا اس کے علاوہ کوئی اور بات پائی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ ایک بات اور یہ ہے کہ صرف دخول سے روزہ ٹوٹے گا خارج ہونے سے نہیں ٹوٹے گا، حنابلہ کے یہاں پچھنہ لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے تو یہ دخول کی شکل نہیں ہے، بلکہ خروج کی ہی ہے۔

امراض قلب کے سلسلہ میں جو زبان کے نیچے دوا رکھی جاتی ہے وہ براہ راست رگوں کے ذریعہ دل پہ حملہ کرتی ہے، رگیں اس کو چوس لیتی ہیں، معدے میں جانے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا، جو میں نے میڈیکل کے لوگوں سے بات کی تو پتہ چلا اس کا امکان ہے کہ تھوک میں کچھ حصہ مل جائے، لیکن اس کے بارے میں ہمارے فقہاء نے صراحت کی ہے کہ کوئی گوند کو چوس رہا ہے اور اس کا تھوک چلا جائے تو وہ مفسد صوم نہیں اور گوند چلا جائے تو مفسد صوم ہے، بہر حال یہ دو طرح کی باتیں ملتی ہیں۔

شرب دخان کے سلسلہ میں یہ بات ملتی ہے کہ وہ مفسد صوم ہے، لیکن دھواں اگر ہوا میں شامل ہے تو وہ ناقض صوم نہیں ہے، اس طرح دونوں کے درمیان فرق کیا گیا ہے، اسی طرح ہمارے یہاں اس معاملہ میں بھی فرق کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی شخص ناک میں دوا ڈالے یا تیل ڈالے کان میں تو روزہ ٹوٹ جائے گا لیکن پانی ہے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، اس کا مطلب یہ ہوا کہ

یہ مقاصد کے تحت یہ بات ہے نہ کہ اصول کے اعتبار سے، اسی طرح معاملات میں جیسا کہ ذکر چل رہا ہے غور کرنا چاہئے، مولانا مجیب اللہ صاحب یہ بات اپنی کتاب ''کتاب الفقہ'' کے اندر لکھی ہے گلوکوز اور دواؤں کے بارے میں بھی اس طرح کی بات معلوم ہوتی ہے، جو چیز بطور غذا یا بطور دوا رگوں کے اندر پہنچا رہے ہیں وہ براہ راست دماغ یا دل تک پہنچتی ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ اس کو مفسد صوم قرار دینا چاہئے، اسی طرح مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے فرمایا کہ اگر دماغ کی جھلی تک پہنچ جائے تو ناقض صوم ہونا چاہئے تو یہ اس طرح کی باتیں ہیں جو کہیں نہ کہیں ایک دوسرے سے متعارض ہیں۔

تو پہلے تو یہ بات کرنی چاہئے، یہ اختلاف رائے کا معاملہ ہے یا اس میں تضاد اور اضطراب پایا جاتا ہے یا معلومات کی کمی ہے، اگر معلومات کی کمی ہے تو پہلے معلومات حاصل کرلی جائے اور اس کے بعد فیصلہ کیا جائے، اگر اس کے باوجود اختلاف رائے ہے تو اس کو تسلیم کیا جائے، اس اختلاف کے باوجود اگر علماء کرام اور ہمارے مفتیان کرام کا اتفاق ہوجائے تو اس کو تسلیم کرلیا جائے، میں آخر میں یہ بات عرض کروں گا کہ صرف اور صرف فقہ حنفی کی رائے پر اکتفا نہ کیا جائے، بلکہ اس کے علاوہ فقہ سے بھی اس میں استفادہ کیا جائے، کبھی بھی باتیں صرف ایک فقہ سے متعلق ہوتی ہیں تو بات مربوط اور مدلل نہیں ہو پاتیں۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی:

ہمیں اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ جہاں تک ہوسکے اختلاف کو کم کریں اور الگ الگ محل اس کا تلاش کریں اور جن تعارضات اور تضاد کا آپ نے ذکر کیا ہے عام طور پر اس کا فقہاء نے سبب بھی بتایا ہے، جیسے احلیل میں کسی چیز کو ڈالنے کا مسئلہ ہے، تو اس میں فاعل اور غیر فاعل کے درمیان فرق کیا گیا ہے، اور اس میں امام ابو یوسف کا جو قول ہے تو اس میں کوئی فی نفسہ اضطراب نہیں ہے، بعض چیزوں میں تجاوز اور آگے بڑھنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے، اور ظن غالب ہوتا ہے کہ شاید آگے بڑھ گئی ہو اور جامد چیز میں اس کا امکان کم ہوتا ہے، اس لئے فقہاء نے

اس میں فرق کیا ہے، ایسے ہی دخان کا مسئلہ ہے کہ جس سے آدمی کے لئے بچنا ممکن نہیں ہے، اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور جس سے بچنا ممکن ہے اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا، کیونکہ اس کے ساتھ اجزاء بھی انسان کے اندر داخل ہوتے ہیں، یہی مسئلہ کان میں پانی کا اور دوا کا ہے جس کو فقہاء نے لکھا ہے کہ ایک چیز مصلح ہے اور ایک چیز غیر مصلح ہے، صاحب ''ہدایہ'' نے بھی لکھا ہے، اس لئے اس کے درمیان فرق کیا جائے گا۔

بنیادی طور پر یہاں مسائل پر غور کرنے میں ہم لوگ تمام فقہاء اور سلف صالحین کی آراء سے استفادہ کرتے ہیں، اس لئے کہ یہ سب ہم لوگوں کا مشترک اثاثہ ہے، لیکن مجھے افسوس ہوتا ہے کہ ہمارے کچھ احباب کی گفتگو سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ شاید یہ سمجھ رہے ہیں کہ مفطرات کے سلسلہ میں جزئیات ہیں وہ صرف حنفیہ کے یہاں ہیں، وہی تفصیلات وہی جزئیات اختلاف رائے کے ساتھ مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ سب کے یہاں موجود ہیں۔ اصول میں اکثر فقہاء متفق ہیں، اور اگر عبارتیں سب کی پڑھوں تو بات طویل ہو جائے گی، اسی طرح بار بار یہ تاثر آرہا ہے کہ فقہاء نے قیاس اور پھر قیاس پر دوسرا اور پھر قیاس پر تیسرا قیاس فرمایا ہے، یہ بات قطعاً درست نہیں ہے حالانکہ فقہاء نے نص کے عموم کو سامنے رکھا ہے: ''الفطر مما دخل و لیس مما خرج'' تو اب دخول شئی کا اطلاق کس کس چیز پر ہو سکتا ہے، دخول کا محل کیا کیا شئی ہو سکتی ہے، اس کو فقہاء نے سامنے رکھ کر مختلف جزئیات قائم فرمائی ہیں، یہ نہیں کہ صرف قیاس پر اس کی بنیاد ہے، اور جو مولانا عتیق احمد صاحب نے فرمایا۔ انہوں نے یہ نہیں فرمایا کہ اس میں قیاس کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے، اس لئے کہ خاص کر صوم کے باب میں تو بہت قیاسی مسائل مل جائیں گے، عبادات میں بھی قیاسی مسائل موجود ہیں اور اس کی اصل خود حضور ﷺ کے ارشادات میں موجود ہے بمقصد یہ تھا کہ کس حد تک تعبدی ہے اور کس حد تک اس میں قیاس کی گنجائش رکھی گئی ہے، یہ بات اس میں دیکھنے کی ہے، تو ہم تمام سلف صالحین کی آراء سے استفادہ کرتے ہیں، آپ دیکھئے تلخیص آراء اور عرض مسئلہ تو آپ دیکھیں گے کہ آیات سے، احادیث سے، آثار صحابہ سے، ائمہ اربعہ کی

آراء سے،محدثین کے افکار سے سب سے اس میں استفادہ کیا گیا ہے، ایسی کوئی تنگ ذہنی سے کبھی مسائل پر غور نہیں کیا گیا،لیکن یہ بات میں ضرور عرض کروں گا کہ جب آپ مذاہب کا مقارنہ کریں تو یہ ضروری ہے کہ پہلے سے آپ تمام مذاہب کی تفصیلات کو پڑھ لیں،تا کہ یہ بات محسوس ہو کہ کس فقہاء نے اس سلسلہ میں کیا حدود قائم کئے ہیں۔

ڈاکٹر محمد شمیم اختر قاسمی:

قرآن نے روزہ دار کے سلسلہ میں جو بیان کیا ہے وہ کس صورت میں اور کب روزہ نہیں رکھے گا اس کی صراحت نہیں کی گئی ہے،صرف مطلق کہا گیا ہے کہ :"فمن کان مریضا" اگر اس کی تحدید ہو جائے تو یہاں جتنے بھی مسائل زیر بحث ہیں اس کا حل آسانی سے نکالا جا سکتا ہے۔

مفتی اشرف علی:

حضرات علماء مجھے بہت شرمندگی ہے جہاں محققین نے پوری تحقیق کے ساتھ اپنے مسائل اور دلائل کا ذکر فرمایا ہے، جہاں مسائل پر گہری نظر رکھنے والے موجود ہیں، مجھ جیسے طالب علم کو صدارت بخشی گئی، یہ انکا کرم اور خوردنوازی ہے، ورنہ میں خود کو اس کا کسی طرح بھی اہل نہیں پاتا۔

بزرگان محترم!

فقہ اکیڈمی جدید مسائل اور قدیم احکام کے سلسلہ میں پیدا ہونے والے نئے حالات کے بارے میں سوچتی ہے،غور کرتی ہے اور آپ حضرات فیصلے تک پہنچنے کی کوشش کر لیتے ہیں، آج کے مسائل میں بھی آپ کی تحقیقات سے اس ناچیز نے استفادہ کیا، اور بہت اہم اہم باتیں سامنے آئیں، ایک بات یہ بھی سامنے آئی کہ کبھی کبھی ایک پہلو پر ہم اس لئے مطمئن رہتے ہیں کہ کوئی دوسری چیز ہمارے سامنے ہوتی ہی نہیں، مثلاً افطار اور تفطیر کے بارے میں کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ تفطیر میں کوئی چیز ہو سکتی ہے اور یہ مصدر بھی استعمال ہو سکتا ہے، لیکن پتہ چلا کہ کچھ

حضرات مستقل اس پر قائم ہیں اور انکار کو گویا غلط سمجھتے ہیں اور مفطرات کہنا ضروری سمجھتے ہیں، ہمارے ذہن میں بالکل نہیں تھا، تو کبھی کبھی دیرینہ روایات جو چلی آرہی ہیں اس ملاقات سے ان کے بارے میں بھی ایک نئی بات سامنے آجاتی ہے، اور فائدہ ہوتا ہے یا ان حضرات کے سامنے دوسرا پہلو آجاتا ہے جس سے ان کو فائدہ پہنچتا ہے۔

بزرگان محترم!

فقہ اکیڈمی کے قیام کا مقصد یہی تھا کہ جو نئے مسائل ہیں ان کے بارے میں حکم شرعی لوگوں کے سامنے لایا جائے اور بتایا جائے، لیکن اس سلسلہ میں فقہاء کرام کے جو ارشادات اور اجتہادات ہیں ان کو سامنے رکھنے میں یہ سوچنا کہ اس میں استدلال نہیں، حدیث نہیں اور بنیادی جو دلائل ہیں ان سے صرف نظر کیا جاتا ہے۔ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے بتایا کہ ایسا ہرگز نہیں ہے، یہ تقویت کے لئے ہیں، اور میں عرض کروں کے فقہاء نے جو عبارت تحریر کی ان کی بنیاد قرآن وسنت ہی تو ہے، قرآن وحدیث کے ہی ذریعہ انہوں نے یہ مسائل مستنبط کئے ہیں، دوسری بات یہ ہے کہ دوسرے فقہاء، اور ائمہ مجتہدین کے اقوال سے صرف نظر نہ کیا جائے، یہ صحیح ہے، لیکن فقہ اکیڈمی کا مقصد اگر کسی نئے مکتب فکر کو پیدا کرنا ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس مقصد کے لئے اکیڈمی قائم کی گئی ہے، عام طور پر فتویٰ میں حنفی مسلک سامنے رہتا ہے اور اس کے دلائل کے ذریعہ سے کسی نئے مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، لیکن اگر فقہ حنفی میں کوئی گنجائش نہیں ہے تو پھر حضرت تھانوی نے "الحیلۃ الناجزۃ" تحریر فرما کر اور تمام علماء، اور اصحاب افتاء سے تائید حاصل کر کے دوسرے مسالک کے اوپر فیصلہ کرنے کی بھی صورت ہمارے سامنے رکھی ہے، ابھی: "الفطر مما دخل ولیس مما خرج" کے مسئلہ میں فرمایا گیا کہ حنابلہ کے یہاں حجامت اور فصد لینے میں روزہ ٹوٹتا ہے، لیکن ضروری نہیں ہے کہ ہم اس کو مان لیں اور تسلیم کر لیں، فقہ حنفی سے باہر نکل کر فقہ حنبلی کے اس جزئیہ پر عمل کرنا شروع کردیں، احادیث سب کے سامنے تھیں، حضرات ائمہ کے سامنے تھیں۔

"أفطر الحاجم والمحجوم" حدیث میں موجود ہے،، امام احمد نے اس سے استدلال فرمایا کہ حجامت لینے والے کا بھی روزہ ٹوٹ گیا، لیکن فقہاء احناف اس سے نابلد تھے اور امام ابوحنیفہؒ نے یہ حدیث نہیں دیکھی تھی، ایسا نہیں ہے، دوسری حدیث موجود ہے کہ روزہ کی حالت میں حجامت لی گئی روزہ ٹوٹا نہیں، رسول اللہ ﷺ کا عمل ہے، صحابہ کا عمل ہے، تو پھر اس روایت کا کیا مطلب ہوگا؟ فقہاء احناف اس کا مطلب بیان فرماتے ہیں کہ اس میں خطرہ ہے روزے کے ٹوٹ جانے کا، خون نکالا جاتا ہے بدن سے تو اندیشہ ہے اس میں کہ ضعف پیدا ہوگا اور اس ضعف کے نتیجہ میں روزہ توڑنے پر مجبور ہوجانا پڑے گا اس لئے فرمایا گیا: "أفطر الحاجم والمحجوم"۔

کہ روزہ ٹوٹنے کے قریب ہو جانے کا خطرہ موجود ہے، اسی طرح منہ سے خون نکالا جاتا تھا، چوسا جاتا تھا، اندیشہ تھا اس بات کا کہ کہیں حلق کے اندر نہ چلا جائے، اس لیے یہ فرمادیا گیا: "أفطر الحاجم والمحجوم"۔

بزرگان محترم!

ائمہ مجتہدین ہم سب کے احترام اور عقیدت کے مستحق ہیں، ہم سب ان کی عظمتوں کو تسلیم کرتے ہیں، لیکن اصولی طور پر ایک مسلک اور مکتب فکر اختیار کرلیا گیا تو بلاضرورت ادھر ادھر جانے کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ اس دائرے میں رہا جائے، ہاں مجبوری ہے اور فقہ حنفی میں ہماری تحقیق کے مطابق کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے تو پھر امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد کے مسلک پر عمل کی بالکل گنجائش ہے، لیکن ان ائمہ مجتہدین سے باہر نکلنے کی خواہ مخواہ کی کوشش پسندیدہ ہوگی؟ اور میں نہیں سمجھتا ہوں کے ارباب فقہ اکیڈمی ایسا کرتے ہوں گے۔

یہ بھی فرمایا گیا کہ کھانے کی نالی الگ ہے اور سانس کی نالی الگ ہے، اور کھانا کھاتے ہوئے اگر کوئی حصہ سانس کی نالی میں چلا جائے تو جان پر بن آتی ہے بالکل صحیح ہے، جو انہیلر سانس کی نالی کے لئے استعمال ہوتا ہے کیا ضروری ہے کہ اس کا کوئی جزء کھانے کی نالی میں

نہیں جائے گا، تو جب یہ صورت سوچی جاتی ہے تو یہ بھی سوچنا چاہئے۔

بہر حال آپ حضرات نے جو تحقیق فرمائی، اور ہمارے سامنے پیش فرمایا ہم جیسے طالب علموں کے لئے بہت قابل رشک ہے کہ ایسی گہری نظر اور مطالعہ اور آج کے اس دور میں جب کہ لوگوں کو ذرا فرصت نہیں اپنے کاموں سے، آپ اللہ کے لئے، اللہ کے رسول کے لئے، دین کے لئے اس طرح آپ اپنا قیمتی وقت نکالتے ہیں، اس کے لئے فقہ اکیڈمی کے ذمہ داران مبارک باد کے مستحق ہیں، میں آپ سب کو مبارک باد دیتا ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں ذمہ داران کا کہ انہوں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی:

ہمارے یہاں تمام مکاتب فکر اور ائمہ مجتہدین سے استفادہ کا رجحان رہا ہے، آپ خود دیکھیں کہ امام محمد کی کتاب ''الحجۃ'' کا غالب حصہ یہاں تک کہ تعبیرات، ان سب پر ''کتاب الام'' میں امام محمد کی کتاب کا اثر ہے، تو امام شافعی نے فرمایا کہ جتنے لوگوں سے میری ملاقات ہوئی ان میں سے خاص طور سے سب میں امام محمد سے متاثر ہوا، کیونکہ جن سے بھی میں سوال کرتا ان کے چہرے پر کچھ نہ کچھ تغیرات ہوتے سوائے امام محمد کے کہ جب ان سے سوال کیا جاتا تو ذرا بھی ان کے چہرے پہ تغیر نہیں، اور اگر کبھی میں نے ان کے احترام میں سوال نہیں کیا تو وہ خود مجھ سے کہتے، یہ اللہ کا شکر ہے کہ عام طور پر اختلاف اور جدال کا فرق آدمی کے ذہن سے رخصت ہو جاتا ہے، لیکن اکیڈمی نے کھلے ماحول میں اختلاف رائے کا حوصلہ بھی دیا ہے اور اختلاف کا طریقہ بھی بتایا ہے کہ جہاں جو اختلاف رائے ہوتا ہے، ایک دوسرے کی پھر اس پر تعلیق و تحقیق ہوتی ہے یہ سب مخلصانہ جذبے سے ہوتے ہیں، ان سب کا مقصد احکام شرعیہ کی گہرائیوں تک اور رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے بیان کئے ہوئے مقاصد اور مطلوب کو واضح کرنا ہے، یہ کوئی مباحثہ یا مناظرے کی مجلس نہیں ہے، اسی تصور کے ساتھ ہمیں بیٹھنا چاہئے، اور اللہ کا شکر ہے کہ کئی دفعہ کسی صاحب نے کوئی رائے لکھی یا بیان کیا اور مدلل لکھی، لیکن جب انھوں نے دوسری رائے سنی تو کوئی تامل

نہیں ہوا، اور انھوں نے کہا کہ ٹھیک ہے اس مسئلہ میں اب میری رائے بدل گئی، تحقیق کے بعد یہ رائے زیادہ درست معلوم ہوتی ہے، پس ہمارے سلف صالحین کی اور بزرگوں کی شان یہی رہی ہے، امام مالک خود کہتے ہیں کہ چالیس سوال میں چھتیس کے جواب میں کہہ دیا: ''لا ادری'' ۔ اس سے علماء اصول نے یہ اخذ کیا ہے کہ ایک مجتہد کے لئے تمام قضایا سے واقف ہونا ضروری نہیں، ممکن ہے بعض قضایا سے واقف نہ ہو، بہر حال میرے کسی جملہ سے کسی صاحب کو یا کسی بزرگ کو تکلیف پہنچی ہو تو معذرت خواہ ہوں ۔

ڈاکٹر محمود صاحب سے سوال و جواب:

سوال: سوال یہ ہے کہ اگر مرد اور عورت کے مثانہ اور شرم گاہ میں دوا ڈالی جائے تو وہ مثانہ سے گذر کر آگے معدے تک جاسکتی ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں مرد و عورت دونوں کی تمام صورت یکساں ہے یا دونوں کی ایک دوسرے سے الگ ہے؟

ڈاکٹر صاحب: یہ سوال جو پوچھا گیا ہے اس میں سب سے پہلے میں یہ بات واضح کردوں کہ مرد اور عورت کی صورت یکساں ہے، جداگانہ نہیں ہے، اور دوا مثانہ میں رکھی جائے تو وہ وہیں تک محدود رہتی ہے، کسی صورت میں بھی معدے تک نہیں پہنچتی، کیونکہ ہمارا ڈائلسس سسٹم اور یورینل ٹریکٹ قدرتی طور سے بالکل علاحدہ ہیں ۔

سوال: اگر عورت کی شرمگاہ میں کوئی دوا ڈالی جائے، رحم تک یا معدے تک، کیا شرمگاہ سے معدے تک کسی چیز کے جانے کا کوئی راستہ موجود ہے؟

ڈاکٹر صاحب: جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ یہ تمام سسٹم ایک دوسرے سے بالکل الگ ہیں اور اس طرح کوئی بھی آلہ یا دوا رحم میں داخل کی جائے تو اس کا معدے تک پہنچنا کسی بھی صورت میں ممکن نہیں ہے ۔

سوال: اگر کوئی دوا عورت کی شرمگاہ میں ڈالی جائے تو معدے تک پہنچتی ہے یا وہیں اس کا انجذاب ہو جاتا ہے؟

ڈاکٹر صاحب: وہ دوا اس جگہ تک محدود رہتی ہے اور وہیں رگوں اور مسامات میں اس کا انجذاب ہوجاتا ہے، وہ اسی جگہ تک محدود رہتی ہے اور پھر خون میں شامل ہوکر اپنے اثرات دکھاتی ہے، معدے تک پہنچنے کا کوئی سوال نہیں ہے۔

سوال: عورت یا مرد کے پیچھے کے راستے سے مقام حقنہ سے نیچے کوئی سیال یا جامد دوا رکھی جائے تو کیا آگے بڑھ کر حقنہ تک پہنچ سکتی ہے، یا اندر کی قوت اس کو کھینچ سکتی ہے، یا جہاں رکھی گئی ہے وہیں اس کا انجماد رہے گا، حقنہ سے مراد یہ ہے کہ فضلات کے نکلنے کی نالی جہاں ختم ہوتی ہے اور جہاں سے آنت کا آخری حصہ شروع ہوتا ہے تو وہاں پر اگر دوا رکھی جائے تو کیا وہ دوا وہاں سے اوپر کی جانب جذب ہوجاتی ہے؟

ڈاکٹر صاحب: اسکا جواب یہ ہے کہ ہمارا ڈائزیشن سسٹم کھائی ہوئی چیزوں کو مسلسل نیچے کی جانب دھکیلتا رہتا ہے، جس کو ہم کسی چیز کو باہر پھینکنے والا سسٹم کہتے ہیں، اور اس کی بدولت وہ باہر کی طرف نکلتا رہتا ہے، اور یہ اپنا کام کرتا رہتا ہے، اس طرح یہ قوت آگے کی جانب کام کرتی ہے، اس لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ اگر کوئی چیز مقام حقنہ پر رکھی جائے تو وہ اوپر کھسکنے لگے، یا اوپر کی جانب کسی بھی صورت میں پہنچ جائے، کیونکہ اس کو اس دباؤ کا سامنا کرنا پڑے گا جو غذا کو نیچے لا رہا ہے، اس لیے کوئی بھی چیز اوپر کی جانب نہیں جاتی، بلکہ جہاں وہ رکھی گئی ہے وہیں موجود رہتی ہے اور خون میں شامل ہوکر اپنے اثرات ظاہر کرتی ہے۔

سوال: بواسیری مسے اگر کوئی مقام حقنہ سے نیچے ہو اور اس پر کوئی دوا لگائی جائے تو وہ وہیں تک رہے گا جہاں لگایا گیا ہے، یا پھر مقام حقنہ تک پہنچ جائے گا۔

ڈاکٹر: جیسا کہ عرض کر چکا ہوں کہ اندرونی قوت کے ذریعہ مسلسل اندر کے فضلات کو نیچے کی جانب دھکیلا جاتا ہے اور آنتوں کی (movement) ایک ہی (Direction) میں ہوتی ہے اور وہ ڈائریکشن ہوتی ہے اوپر سے نیچے کی جانب، نیچے سے اوپر کی جانب کوئی چیز نہیں پہنچ پاتی، ہاں جہاں پر وہ رکھی گئی ہے وہاں پر اس کا انجذاب ہوتا ہے، اور

جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ وہ خون میں شامل ہوتی ہے اور اسی سے وہ اپنے اثرات دکھاتی ہے۔

سوال: انہیلر میں ہوا سے مخلوط دوا صرف سانس کی نالی ہی میں جاتی ہے یا دوا کا کچھ حصہ معمولی ہی سہی سانس کے ساتھ کھانے کی نالی میں بھی جا سکتا ہے؟

ڈاکٹر صاحب: انہیلر میں جو دوائیں آج کل استعمال کی جاتی ہیں دراصل یہ دوائیں وہی ہوتی ہیں جو کسی زمانے میں یہ گولیوں کی شکل میں استعمال کیا کرتے تھے، مسئلہ یہ درپیش تھا کہ وہ گولیاں کھانے کے بعد ہمارے معدے میں پہنچتی تھی اور معدے کے ذریعہ پھر خون میں جذب ہوتی تھی اور اس کے بعد پھیپھڑے تک پہنچتی تھی اور پھر سانس میں راحت محسوس ہوتی تھی، مشکل یہ تھی کہ اس میں دوا کا ایک بڑا حصہ لینا پڑتا تھا اور پھر اس کے سائڈ افکٹ (side efects) ہوتے تھے، پھیپھڑے تک پہنچنے کا راستہ کافی طویل اور صبر آزما ہوتا تھا۔

ڈاکٹروں کو یہ تجویز دی گئی کہ اس کی کوئی ایسی شکل دی جائے کہ دوا (direct) ہوا کی شکل میں پھیپھڑے تک پہنچ جائے، اس کے لئے انھوں نے انہیلر ایجاد کئے اور دوا کی شکل کو بہت ہی باریک ذرات میں تبدیل کردیا گیا تاکہ جب مریض سانس لے تو سیدھے اس کے پھیپھڑوں میں داخل ہو، اور ایسا ہی ہوتا ہے اور سانس کے عمل کے دوران کوئی بھی چیز معدے میں نہیں جاتی، بلکہ سانس کے ذریعہ کوئی بھی دوا سیدھے پھیپھڑے تک پہنچتی ہے، وہاں اس کا انجذاب ہوتا ہے اور وہاں اس کی نالیوں کو کافی چوڑا کردیتی ہے، جس سے استھما یا دمے کے مریض کو راحت ملتی ہے۔

سوال: چونکہ سانس اور غذا کی نالیاں قریب قریب ہوتی ہیں تو اس سے کچھ نہ کچھ دوا کھانے کی نالی میں جائے کیا ایسا امکان ہے؟

ڈاکٹر صاحب: یقیناً اس کا کچھ نہ کچھ امکان رہتا ہے، کھانے کے دوران اس کے کچھ ذرات تنفس کی نالی میں داخل ہونے کی کوشش کرتے ہیں، اور ہم سب کا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ اگر اس میں چلا جائے تو جب تک کھانسی وغیرہ کے ذریعہ ان ذرات کو باہر نہ کردیں ہمیں چین

نصیب نہیں ہوتا، اس لیے یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ کھانے کے دوران کھانے کے ذرات یا پانی ہماری سانس کی نالی میں داخل ہونے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اس کے برعکس جب یہ سانس لیتے ہیں تو کوئی چیز ہمارے معدے میں نہیں جاتی سیدھے سانس کی نالی میں جاتی ہے۔

سوال: کتے کے کاٹنے کے وقت جو انجکشن ناف کے قریب لگایا جاتا تھا اس انجکشن کی دوا معدے میں جاتی ہے یا پیٹ کے پرت کے نیچے چربی میں جاتی ہے، تو کیا کوئی دوا تیار ہوئی ہے جو پیٹ یا معدے میں جاتی ہو؟

ڈاکٹر صاحب: جو انجکشن لگائے جاتے ہیں وہ چمڑے کے نیچے لگائے جاتے ہیں، دوا وہیں تک محدود رہتی ہے، کوئی آنت یا معدے تک نہیں پہنچتی، اس میں موجود جو بہت ہی باریک شریانیں ہیں ان کے ذریعہ جذب ہوکر وہ خون میں شامل ہوجاتی ہیں اور اس طرح اس پر اثر انداز ہوتی ہے، اور اسکا کوئی بھی حصہ آنتوں یا معدے تک نہیں پہنچ پاتے، رہا دوسرا سوال کہ معدے تک جاتی ہے تو اطلاعاً عرض ہے کہ اب تک کوئی دوا ایسی نہیں آئی کہ جو معدے تک جاتی ہو۔

سوال: گلوکوز یا پانی چڑھانے سے وہ معدے تک پہنچتا ہے یا نہیں اگر نہیں، تو پیشاب کیوں محسوس ہوتا ہے، یا کیا پیشاب کی شکل میں وہی پانی خارج ہوتا ہے؟

ڈاکٹر صاحب: جب ہم گلوکوز یا پانی رگوں کے ذریعہ کسی مریض کو دیتے ہیں تو وہ خون میں شامل ہوکر جاتی ہے اور معدے تک پہنچنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا، پیشاب ضرور محسوس ہوتا ہے، کیونکہ بہر حال وہ پانی ہے اور جب پانی ہمارے خون میں شامل ہوتے ہیں اور وہ خون جب ہمارے گردوں میں پہنچتا ہے اور گردے جب اس کی صفائی کرتے ہیں تو صفائی کا ایک حصہ پیشاب کی شکل میں خارج ہوتا رہتا ہے تو پانی تو وہی ہوتا ہے جو مریض کے جسم میں گذرنے کی شکل میں داخل کیا ہے اور وہی پانی پیشاب آنے کا سبب بنتا ہے لیکن وہ پانی معدے تک نہیں پہنچتا ہے۔

سوال: سر کا کوئی حصہ مجوف ہے یا نہیں، اگر ہے تو اس کا محل وقوع کس جانب ہے؟

ڈاکٹر صاحب: جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں کہ سر کا کوئی حصہ مجوف یا خالی نہیں ہوتا ہے، اور جب ایسا کوئی حصہ نہیں ہوتا ہے تو مجوف ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

سوال: عورت کے رحم کا تعلق کہاں سے ہے اور اوپر کوئی حصہ کھلا ہوا ہے یا نہیں ہے، اگر نہیں تو جنین کی غذا کے لئے خون کس کے ذریعہ سے فراہم کیا جاتا ہے؟

ڈاکٹر صاحب: رحم کا باضابطہ ایک سسٹم ہے پہلا فرج ہوتا ہے اور اس کے بعد رحم ہوتا ہے اور اس کے بعد دونوں پتلی پتلی ٹیوب ہوتی ہیں اور اس کے آخری سرے پر فارٹیلائز ہونے والے ادم جو پہنچتے ہیں، اور وہیں مادر رحم سے نکل کر جو انڈے ہیں وہ انڈے پہلے دونوں ان پتلی پتلی ٹیوب میں آتا ہے اور اس کے بعد وہ رحم تک پہنچتا ہے، وہاں وہ بارآور ہو جاتا ہے، یا اپنا مقام بنالیتا ہے اور اس کے بعد اس کی پرورش رحم میں موجود شریانوں سے آنے والے خون کے ذریعہ ہوتی ہے، وہ سپلائی ہوتا رہتا ہے اور وہ انڈے باقاعدہ ناڑ بن جاتا ہے جس کو ہم عرف عام میں آنول کہتے ہیں، اس کا ایک سرا ماں کے رحم سے اور دوسرا سرا بچے کی ناف سے جڑا ہوتا ہے، اور ماں کے خون سے مسلسل اس ناڑ کے ذریعہ غذا فراہم ہوتی رہتی ہے، اس طرح رحم کا معدے سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہوتا، بچے کا تعلق ماں کی شریانوں سے ہوتا ہے، اور اس ناڑ کے ذریعہ ماں کے جسم سے خون بچے کے جسم میں داخل ہوتا ہے، بچہ اس کے استعمال کرنے کے بعد دوبارہ واپس ناڑ کے ذریعہ ماں کے جسم تک پہنچا دیتا ہے، اس لئے اس سے معدے کا کہیں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

سوال: مثانہ میں پیشاب اوپر سے کس طرح پہنچتا ہے، کیا اس کے لئے کوئی باضابطہ راستہ ہے یا نہیں؟

ڈاکٹر صاحب: گردوں کے اندر ہمارے خون کی شریانیں داخل ہوتی ہیں اور ان میں ایک باقاعدہ پریشر ہوتا ہے، اس پریشر کے تحت فلٹریشن ہوتا ہے، فلٹریشن کے بعد کچھ

اجزاء پورے سسٹم میں سے دوبارہ (exhaust) کر لئے جاتے ہیں جو ضروری ہوتے ہیں، اور مختلف درجات سے گذرنے کے بعد جو حصہ فاضل ہے اسے جسم سے خارج ہوکر باہر کیا جاتا ہے، اور نیچے جو دونوں جانب نالیاں نکلتی ہیں، جنہیں پوریٹل کہتے ہیں ان کے ذریعہ مثانہ میں داخل ہوتے ہیں، ایک دائیں جانب سے، اور دوسرا بائیں جانب سے، وہ دونوں گردے مسلسل پیشاب کے قطرے مثانہ میں پہنچاتے ہیں، مثانہ کا کام ان کو جمع کرنا ہوتا ہے، اور جب ایک مقرر مقدار مثانہ میں جمع ہوجاتی ہے تو سمجھئے اس میں لینس لگے ہوتے ہیں، وہ اطلاع دیتے ہیں کہ اب وہ وقت آن پہنچا ہے کہ مثانہ کو خالی کیا جائے، وہ دوسرے کو احکامات جاری کرتا ہے اور ان احکامات کے ذریعہ مثانہ میں جو ایک وال (Volve) لگا ہوتا ہے وہ ڈھیلا ہوتا ہے اور مثانہ سکڑنے لگتا ہے جس سے پیشاب پر زور پڑتا ہے اور پھر پیشاب خارج ہوجاتا ہے، اور وہ وال چونکہ اس وقت ڈھیلا کردیا جاتا ہے تو آسانی سے پیشاب باہر آجاتا ہے، اس لئے کہ اس کا ایک نظام اور ایک الگ راستہ ہے۔

سوال: وہ دوائیں جو امراض قلب سے متعلق ہیں کیا ان کے جوہری اجزاء منہ میں رکھنے کے بعد سیال کی شکل اختیار کرتے ہیں یا بخارات کی شکل یا ٹھوس مادے ہے کو تھوک دیا جاتا ہے، اگر آخری شکل ہی تو کیا مریض کو صرف مزے سے فائدہ ہوجاتا ہے؟

ڈاکٹر صاحب: جو دوائیں امراض قلب میں استعمال کی جاتی ہیں وہ دوا بہت تیزی سے اثر انداز ہوتی ہیں، اس لئے ان دواؤں کا صرف زبان کے نیچے رکھ لینا کافی ہوتا ہے، جہاں سے وہ دوائیں بہت ہی سرعت کے ساتھ خون میں شامل ہوکر قلب تک پہنچ جاتی ہیں اور قلب کے مریضوں کو فائدہ پہنچاتی ہیں، معدے سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، ہاں اگر غلطی سے مریض ان دواؤں کو نگلنے کی کوشش کرے تو وہ دوائیں ضرور معدے تک پہنچ جائیں گی، اگر مریض وہ گولی یا کیپسول جو اس کو دی گئی ہے اس کو تھوک دے تو اس بات کا کوئی احتمال باقی نہیں رہتا کہ وہ اس کے معدے تک بھی پہنچی ہے، کیونکہ وہ دوائیں بہت تیزی سے گھل کر ہمارے خون میں شامل

ہوجاتی ہیں۔

سوال: سانس لیتے وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سانس کی کچھ ہوا معدے تک بھی جاتی ہے تب ہی تو پیٹ پھول جاتا ہے، اس کی کیا حقیقت ہے؟

ڈاکٹر صاحب: سانس لیتے وقت کوئی بھی ہوا پیٹ میں داخل نہیں ہوتی اس کے برعکس جب ہم غذا کو چباتے ہیں اور اس کو نگلنے کی کوشش کرتے ہیں تو نگلنے کے اس عمل کے وقت صرف غذا، بلکہ ہوا بھی معدے تک پہنچ جاتی ہے اور اس کی وجہ سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہمارا پیٹ پھول رہا ہے۔

سوال: انسان کے جسم کا کون کون سا حصہ مجوف ہے؟

ڈاکٹر صاحب: انسان کے منہ سے لیکر منہ، حلق، معدے، چھوٹی آنت، بڑی آنت کے علاوہ تمام اعضاء مجوف ہیں۔

سوال: آپ نے یہ بتایا کہ انہیلر کے ذریعہ جو دوا لی جاتی ہے وہ حلق میں نہیں جاتی، یہ آپ کی ذاتی رائے ہے کہ تمام ڈاکٹروں کا اتفاق ہے؟

ڈاکٹر صاحب: تمام ڈاکٹروں کا اتفاق ہونا بجائے خود وضاحت طلب ہے کہ ڈاکٹروں کی اس سلسلہ میں کوئی تشخیص نہیں ہے، اس دوا کا کوئی معمولی سا حصہ معدے میں چلا گیا تو ڈاکٹروں کو کوئی فرق نہیں پڑتا، یہ فرق ہم لوگوں کو یہاں پر پڑتا ہے، اس لئے میں یہ کہوں گا کہ فی الحال پریکٹکل معاملہ ہے کہ دوا کا کوئی حصہ معدے میں نہیں جاتا لیکن اگر کوئی امکان زیرو فیصد کہیں ہو تو انکار بھی نہیں کیا جاسکتا ہے، لیکن عملی طور پر ہم نظر انداز کریں گے، چونکہ وہ ہوا کی شکل میں ہوتی ہے، جس وقت آپ سانس لے رہے ہوتے ہیں، آپ خود بھی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ ہوا ہمارے پھیپھڑوں میں داخل ہورہی ہے، یا معدے میں داخل ہورہی ہے، ہر انسان اس کا اندازہ لگا سکتا ہے کہ جب سانس لیتے ہیں تو تمام ہوا ہمارے پھیپھڑوں میں داخل ہوتی ہے، ہوا کا کوئی حصہ ہمارے معدے میں نہیں جاتا، یہ دوا اس وقت ہمارے سانس کا ایک حصہ بنا چکی ہوتی

ہے، یہ ہم مانتے ہیں کہ جس وقت ہم سانس لے رہے ہوتے ہیں تو یہ ہوا ہمارے پھیپھڑوں میں داخل ہوتی ہے، معدے میں نہیں جاتی، اس لئے میں یہی رائے دوں گا کہ کسی طرح بھی معدے میں داخل نہیں ہوتی۔

سوال: کیا بیڑی اور سگریٹ وغیرہ صرف پھیپھڑوں تک ہی پہنچتی ہے یا معدے تک بھی جاتی ہے؟

ڈاکٹر صاحب: وہی بات ہے کہ جب ہم انہیلر کے ذریعہ دوا لیتے ہیں تو ہمارے پھیپھڑوں میں ہی پہنچے گی، اسی طرح بیڑی سگریٹ کا دھواں بھی پھیپھڑوں تک ہی جاتی ہے، معدے تک پہنچنے کا کوئی امکان نہیں ہے، دوا جتنی لطیف ہوتی ہے کہ وہ سانس کی نلی میں ہی جائیں گے۔

سوال: کیا مثانہ اور کان مجوف نہیں ہے؟

ڈاکٹر صاحب: جی بالکل مجوف ہیں اس میں کان بھی شامل ہے۔

سوال: کیا کان کا مجوف حصہ دماغ کی طرف بھی جاتا ہے؟

ڈاکٹر صاحب: جی ہاں کان ناک کا راستہ دماغ تک پہنچتا ہے اور اس سے اکثر جراثیم دماغ کے اندر داخل ہوجاتے ہیں، جب کسی چیز کے ذریعہ پیپ یا پس آتا رہتا ہے تو اکثر اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ باہر نکلنے کے بجائے دماغ میں داخل ہوجائے، اور کبھی کبھی یہ خطرناک شکل اختیار کرلیتے ہیں، اور جب کھانسی اور زکام وغیرہ ہوتے ہیں تو اس سے اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ کچھ جراثیم کان تک پہنچ جائیں، اس طرح کان میں ڈالی ہوئی چیز حلق تک نہیں پہنچتی، البتہ ناک میں ڈالی ہوئی چیز حلق تک پہنچتی ہے۔

سوال: ہم جو غذا کھاتے ہیں ان غذاؤں کی وجہ سے ہم لوگوں کے جسم میں کئی طاقتیں آتی ہے، پہلے وہ چیز ہضم ہوتی ہے پھر خون میں شامل ہوتی ہے اور پھر پورے جسم میں پھیلتی ہے اور جس حصہ کو ہماری ضرورت ہوتی ہے وہ پوری ہوجاتی ہے، یہ ساری چیزیں اگر بذریعہ

انجکشن پہنچائیں تو طاقت تو آ گئی، لیکن جس وقت ہم کو بھوک ہوتی ہے اس وقت ہم کو دو چیزوں سے سابقہ پڑتا ہے، ایک ہے کمزوری اور دوسرے اشتہاء، یعنی کھانے کی طلب انجکشن کے ذریعہ جو طاقت جسم کو پہنچائی گئی وہ تو مل گئی، لیکن کیا اس کے ذریعہ اشتہا بھی ختم کی جاسکتی ہے؟

ڈاکٹر صاحب: جی ہاں اشتہاء بالواسطہ اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ جسم کو اب کھانے کی ضرورت ہے، دماغ اس جسم کو احکامات جاری کرتا ہے، اس لئے کہ یہی خون جب دماغ سے گذرتا ہے تو دماغ کو بہت سی اطلاع حاصل ہوتی ہیں، اور دماغ یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ آپ کی جسمانی طاقت گھٹ رہی ہے، اور اس کے بعد جواب میں اشتہاء کی صورت میں وہ احساسات پیدا کردیتا ہے کہ آپ غذا واپس کھائیں کہ جسمانی قوت بحال ہوسکے، لیکن بغیر اشتہاء کے آپ نے کسی اور ذریعہ سے چاہے رگوں کے ذریعہ ہو یا کوئی اور ذریعہ ہو اگر غذا کی ضرورت کو مکمل کردیا تو ظاہر ہے کہ غذا کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔

سوال: وہ انجکشن جو رگوں میں دیئے جارہے ہیں اور وہ انجکشن جو جسم میں دیئے جارہے ہیں کیا دونوں میں فرق ہے؟

ڈاکٹر صاحب: جی ہاں دونوں میں بہت فرق ہے، مثال کے طور پر اگر کسی مریض کو گلوکوز دینا ہے تو گلوکوز اس کے گوشت میں داخل نہیں کی جاسکتی، اور اگر داخل کریں گے تو وہ مقدار اتنی قلیل ہوگی کہ اس کا کوئی فائدہ مریض کو نہیں ہوگا، لیکن اگر کوئی دوا دینا چاہیں جس کی مقدار بہت کم ہے مگر اس کے اثرات بہت تیزی سے اثر انداز ہوں تو ایسی دوائیں ہم گوشت میں بھی دے سکتے ہیں، لیکن اگر غذا کی شکل میں کوئی چیز دینا ہے، تو رگوں میں ہی دیا جاسکتا ہے، کیونکہ گوشت اتنی تیزی نہیں کرسکتا ہے، اور وہ گوشت میں اٹکی رہ جائے گی، اور بعد میں نقصانده بنادے گی۔

سوال: وہ بیماری جس میں خون نکالا جاتا ہے اور دوسری طرف سے خون چڑھایا جاتا ہے، اس خون نکالنے اور چڑھانے کے دوران اس کے معدے پر کیا اثرات پڑتے ہیں؟

ڈاکٹر صاحب: معدے اور دماغ پر کوئی اثرات نہیں پڑتے، اس بات کی احتیاط رکھی جاتی ہے، سارا خون ایک وقت نہیں نکالا جاتا اور سارا خون اس وقت بالکل خالی نہیں ہوجاتا، بلکہ یہ ایک بتدریج عمل ہے، جس میں ایک جانب سے دھیرے دھیرے خون کو نکالا جاتا ہے اور دوسری جانب سے خون کو داخل کیا جاتا ہے، اس لئے انسانی دماغ اور معدے پر اس کے اثرات نہیں پڑتے ہیں۔

سوال: گولی اور انجکشن دونوں میں کیا فرق ہے، یہ تو طے ہے کہ گولی معدہ تک جاتی ہے اور پھر خون میں ملتی ہے اور انجکشن براہ راست خون میں ملتے ہیں، مگر دونوں میں جسم پر پڑنے والے اثرات کے اعتبار سے کیا فرق ہے، ایسا لگتا ہے دونوں کا فائدہ برابر ہے؟

ڈاکٹر صاحب: جی ہاں کیونکہ کوہر چیز کو فائدہ پہنچانے یا اثر انداز ہونے کے لئے خون میں شامل ہونا نہایت ضروری ہے، اگر وہ چیز خون میں شامل ہوکر ان مقامات تک پہنچتی ہے جہاں اس کو کام کرنا ہے، وہ ہر جگہ اثر انداز نہیں ہوگی، وہ صرف ان خلیات اور سیلس پر اثر انداز ہوتی ہے جس پر اثر انداز ہونے کے لئے دروازے کھلے ہوں ان ہی دروازوں کے ذریعہ ان خلیات میں داخل ہوتی رہتی ہے، اس چیز کا بالآخر خون میں شامل ہونا ضروری ہے، کوئی دوا جو گولی کی شکل میں استعمال ہوتی ہے وہ معدے کے ذریعہ ہی وہاں تک پہنچے گی اور معدے پر اس کے اچھے برے اثرات ظاہر ہوں گے۔

سوال: انسان کو جب سخت پیاس لگتی ہے اور وہ غسل کرتا ہے تو اسے تراوٹ محسوس ہوتی ہے، کیا اس کو ہم یہ سمجھیں کہ مسامات کے ذریعہ پانی کے کچھ حصے جسم میں داخل ہورہے ہیں؟

ڈاکٹر صاحب: جی ہاں اگر آپ کسی حوض میں بیٹھ جائیں گے تو آپ کے جسم کی بہت حد تک ضرورت مکمل ہوجائے گی، اسی طرح تیل بھی انسانی جسم میں جذب ہوتا ہے۔

سوال: کیا کوئی چیز دماغ میں پہنچے تو اس کا معدے میں پہنچنا ضروری ہے، اور اگر

پہنچتی ہے تو حلق کے ذریعہ یا خون کے؟

ڈاکٹر صاحب: صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ راستہ ہے خون کے ذریعہ، خون کے ذریعہ معدے تک پہنچتی ہے، البتہ دماغ سے معدے تک کوئی چیز براہ راست نہیں پہنچتی ہے، البتہ برقی رو یا کیمیاوی مادے کے ذریعہ براہ راست پہنچنے کا دور دور تک کوئی امکان نہیں ہے، یہ صرف قدیم اطباء کے تخیلات ہیں کہ براہ راست کوئی چیز معدے تک پہنچتی ہے۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

انہیلر کے بارے میں ڈاکٹروں کی رائے سامنے آئی تھی کہ اس کے جو اجزاء ہیں وہ معدے تک نہیں جاتے ہیں، بلکہ وہ پھیپھڑے تک جاتے ہیں، لیکن فقہاء نے اس کو ترجیح دیا ہے کہ کسی چیز کا حلق سے تجاوز کر جانا ہی افطار صوم کے لیے کافی ہے، وصول الی المعدہ ضروری نہیں ہے، آپ تو صاحب نظر عالم ہیں، فقہ کی کئی کتابوں میں اس کی صراحت ہے اور اس پر بحث کی ہے کہ جو سبب ظاہر ہوتا ہے، منضبط ہوتا ہے، اس پر حکم کی بنیاد رکھی جاتی ہے اور اسی میں احتیاط بھی ہے۔

مولانا ارشد فاروقی:

فقہ اکیڈمی کا یہ معمول رہا ہے کہ جن مسائل میں ماہرین کی ضرورت ہوتی تھی ان میں ماہرین کی پوری ٹیم بلائی جاتی تھی، تاکہ اس میں اعتماد حاصل ہوجائے کہ ماہرین جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ بالکل صحیح ہے، اور جب تک اس خاص فن کا ماہر نہ ہو، انہیلر کا ماہر نہ ہو، پھیپھڑے کا ماہر نہ ہو، جبکہ یہ سارے علوم اب الگ الگ ہیں، ماہرین کے ساتھ بیٹھ کر علماء باضابطہ تبادلہ خیال کریں، ان سے صحیح اعتماد حاصل ہوگا، نہ یہ کہ ایک دو کو بلا کر پیش کر دیا گیا اور حل نکال لیا گیا۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی:

آپ کے مشورے کی قدر ہے، یہ فیصلے ایک ڈاکٹر کی رائے پر نہیں ہوئے ہیں، بلکہ کل مغرب بعد چار ڈاکٹر آئے تھے، آپ حضرات کے جتنے سوالات تھے، ان کو سامنے رکھتے ہوئے

قاری ظفر الاسلام اور دو تین حضرات کو ڈاکٹرز کے ساتھ بٹھایا گیا، جتنے سوالات آپ حضرات کے تھے ان پر ان سے دریافت کیا گیا، ان کے جوابات بھی وہی تھے جو ان ڈاکٹر حضرات کے تھے۔ اکیڈمی اس کا اہتمام ہمیشہ کرتی ہے اور اس بار بھی کیا گیا تھا، اتفاق سے وہ لوگ نہیں آپائے، آپ کے مشورے کو ان شاء اللہ ملحوظ رکھا جائے گا۔

مولانا صباح الدین ملک:

مجھے انہیلر کے مسئلہ میں یہ عرض کرنا ہے کہ آپ نے یہ وضاحت فرمائی کہ دراصل فقہاء کی اس بات کو بھی بنیاد بنایا گیا کہ حلق سے تجاوز ہی اس کی بنیاد بنتی ہے، لیکن اس میں دو بات ہے ایک یہ کہ حلق سے تجاوز اگر معدے کی طرف ہو تب تو یہ ٹھیک ہے، لیکن اگر پھیپھڑے کی طرف ہو تو اس صورت میں بنیاد ہے کیا؟

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی:

وہی تو میں عرض کر رہا ہوں کہ اس میں فقہاء نے دو قول لکھے ہیں اور اس پر شوافع نے زیادہ تفصیل سے گفتگو کی ہے کہ افطار صوم کے لیے تجاوز عن الحلق کافی ہوگا یا وصول الی المعدہ بھی ضروری ہوگا، جس بات کو ترجیح دی گئی ہے وہ یہ کہ تجاوز عن الحلق کافی ہوگا کیونکہ "الفطر مما دخل" تو یہ "دخل" حصہ جوف کی طرف تجاوز کر گیا، چاہے وہ جس طرف جائے وہ جوف پایا جاتا ہے، وہ روزہ کے مفسد ہونے کے لیے کافی ہے دوسری بات یہ ہے کہ ڈاکٹروں نے ابھی یہ بات کہی تھی کہ کچھ فیصد اس کا امکان ضرور موجود ہے کہ جس طرح کھانے کے کچھ اجزاء سانس کی طرف چلے جاتے ہیں، اسی طرح سانس کے کچھ اجزاء معدے کی طرف چلے جائیں، کچھ فیصد امکان اس کا ضرور رہتا ہے۔

مولانا صباح الدین ملک:

لیکن اعتبار تو اکثر کا ہوتا ہے، بعض کا نہیں ہوتا ہے۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی:

لیکن عبادات میں اور جہاں حلال وحرام کا مسئلہ ہوجائے تو وہاں "إذا اجتمع الحلال والحرام فقد غلب الحرام" آپ جانتے ہیں، تو وہ تو اس صورت میں ہے جب مباح دو چیزیں ہوں، لیکن حلال وحرام کے اجتماع کی صورت میں ایسا نہیں ہے۔

مفتی عزیز الرحمٰن:

تجویز نمبر ۲ ر میں آپ تنفس کے مریض کو کیا ہدایت دیں گے، روزہ رکھے کہ نہ رکھے، اس کی رہنمائی مکمل ہونی چاہیے۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی:

اس میں یہ بات صاف ہے کہ کوئی آدمی جب روزہ نہیں رکھ سکتا ہو، اور طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک کسی ناقض صوم کو استعمال کئے بغیر نہیں رہ سکتا ہو تو قضا کرے اور قضاء کی مہلت بھی نہیں ملتی تو فدیہ ادا کرے۔

مفتی عزیز الرحمٰن:

امراض قلب کے ماہر سے بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ یقینی طور پر پیٹ میں دوا جاتی ہے۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی:

تب بات اور واضح ہوگئی۔

مفتی سعید الرحمٰن قاسمی:

انہیلر کے سلسلہ میں ایک بات یہ ہے کہ جو گرد وغبار ہمارے حلق کے اندر داخل ہوتا ہے، اس میں ایک تو یہ ہے کہ بلا قصد گرد وغبار جیسے چلنے میں داخل ہوجاتے ہیں اور دوسرے یہ کہ کوئی بالقصد گرد وغبار حلق کے اندر داخل کرے، تو گرد وغبار کے جو اجزاء ہیں وہ انہیلر کی دوا سے کہیں

زیادہ ہیں، انہیلر کی دوا کے جو اجزاء ہیں ان کو اگر ناپا جائے تو ڈاکٹر کے بقول 0.5 مائنس میں ہوتے ہیں جس کی مقدار متعین کرنا مشکل ہے، اور گرد وغبار اس سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں، اگر قصداً علاج کے طور پر انہیلر کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے تو گرد وغبار کا اگر کوئی قصداً ارادہ کر لے کہ گرد وغبار آنے دو کوئی فرق نہیں پڑتا، تو ان دونوں میں اس شبہ کا ازالہ کیسے کر سکیں گے کہ اس کا روزہ نہیں ٹوٹا اور اس کا ٹوٹ گیا، اگر اس کی وضاحت فرما دی جائے تو بہتر ہوگا۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی:

آپ نے فرمایا کہ چلو ہم چلتے رہیں گے، مثلاً، تو یہ تو غبار کو لینا نہیں ہے، آپ راستہ سے گذر رہے ہیں، غبار اڑ رہا ہے، آپ کی ناک میں چلا گیا، دھویں کے مسئلہ میں فقہاء نے لکھا ہے کہ کوئی بھی دھواں ہو، اگر آپ نے قصداً لیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر بلا ارادہ چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

مفتی عزیز الرحمٰن:

انہیلر کی دوا میں تیس فیصد پھیپھڑے میں جاتا ہے، اور ستر فیصد اندر رجاتا ہے اور کچھ باہر ہو جاتا ہے۔

مفتی زاہد علی:

تجویز میں یہ بات کہی گئی کہ موضع حقنہ تک دوا پہنچنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور بواسیری مسّوں پر دوا لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ اس میں یہیں پر فقہاء نے استنجا کی بحث بھی کی ہے، وہ کہاں تک پہنچ سکتا ہے، ذرا اس کی وضاحت فرمائیں، اس کو مفسد مانا جائے گا یا نہیں؟

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی:

فقہاء نے یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ استنجا کرنے، اس میں مبالغہ کرنے کی وجہ سے روزہ

فاسد ہو جائے گا، فقہاء نے احتیاطی بات لکھی ہے کہ روزے کی حالت میں استنجا کرنے میں مبالغہ نہ کیا جائے، یہ احتیاطی حکم ہے۔

مولانا محمد حذیفہ:

یہ بتایا گیا تھا کہ فرج مرأة میں جب کوئی چیز داخل کی جائے تو وہ رحم تک پہنچتی ہے، وہ معدے تک نہیں پہنچتی ہے تو اس کا تقاضا تو یہ تھا کہ اگر شرمگاہ کے اندر دوا ڈالی جائے تو روزہ فاسد نہ ہو۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی:

تقریباً مذاہب اربعہ کی کتابوں میں اس کی صراحت موجود ہے کہ خواتین کے فرج داخل میں اگر دوا داخل کی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اب ایک ڈاکٹری تحقیق کی بنیاد پر تقریباً تمام فقہاء کے متفقہ قول کو چھوڑ دینا سمجھ میں نہیں آتا ہے، اور اس سے کوئی بڑی انسانی ضرورت متعلق نہیں ہے، ظاہر ہے اس میں احتیاط زیادہ ہے، اس لیے اس قول کو اختیار کیا گیا ہے۔

مولانا صباح الدین ملک:

جو انہیلر والا مسئلہ ہے اس سے مجھے اتفاق نہیں ہے۔

☆☆☆